مطبوعات حیدرآباد




اور اُس نے
لائف بوائے کی عادت
سیکھی ہے!
وہ اب ماں کا ہاتھ بٹانے لگی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی ضروری باتوں کو سیکھ رہی ہے لیکن ماں نے لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کے متعلق سبق دیکر اُس کی بڑی مدد کی ہے اور اس طریقہ سے میل کے اس خطرہ سے جو ہر گھر میں خوشحالی اور تندرستی کو لاحق رہتا ہے اُسے محفوظ کر دیا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED


اُس کی سب سے اہم ضرورت قوت بخش غذا ہے
... اگر اسے کار آمد او رچست وچالاک آدمی بننا ہے
آپ کے بچے کو ایسی غذا کی ضرورت ہے جو اسے طاقت سے سرشار کردے۔ جو کچھ اس نشوونما کے زمانے میں وہ کھاتا ہے وہ ایسا ہونا چاہئے کہ نہ فقط لڑکپن کے موجودہ شغل کیلئے کافی طاقت مہیا کرے بلکہ ایک قدرتی طاقت کا ذخیرہ بنائے۔ تب وہ یقیناً ایک تندرست بچے سے ایک کار آمد اور چست وچالاک آدمی بنے گا۔ لہذا یاد رکھئے کہ ڈالڈا ہر قسم کے کھانوں کو زیادہ قوت بخش بناتا ہے۔ ہمیشہ یہ خالص وٹامن دار روغن گھر کے سب کھانوں کیلئے استعمال کیجئے۔ کیونکہ طاقت کی ہر شخص کو ہر عمر میں ضرورت ہوتی ہے اور ڈالڈا بہت کافی مقدار میں غذا کے ان اجزا کو مہیا کرتا ہے جو طاقت کو زیادہ کرتے ہیں، اور اُس کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔
وٹامن آمیز
ڈالڈا
قوت بخش
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD.

فہرست مضامین

آذر سنہ ۱۳۵۰ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۰ف	۵
جنگی قیدیوں کی واپسی	۱۳
دستوری اصلاحات کا ارتقاء	۱۸
حسن کاری اور صنعت	۲۳
حیدرآباد کی غذائی پالیسی	۲۶
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ ..	۳۰

سرورق

جین مندر ۔ کنتھل گری ۔ عثمان آباد

نمایش مصنوعات مملکت آصفیہ

جلالت مآب حضرت سلطان العلوم خلداللہ ملکہ مد ظلہم العالی آٹھویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمائیں گے۔

نمائش یکم ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ ہجری مطابق ۳ ۔ دی سنہ ۱۳۵۵ ف مطابق ۷ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۵ع سے باغ عام بلدہ حیدرآباد میں منعقد ہوگی۔

تفصیلات دفتر مجلس نمائش (معاشی کمیٹی) باغ عام حیدرآباد دکن سے حاصل کی جائیں۔



معلومات حیدرآباد

جلد ۶ آذر سنہ ۱۳۵۵ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع شمارہ ۱

احوال و اخبار

ہمارا نیا سال - حیدرآباد کے سرکاری سنہ فصلی کا نیا سال نہایت مبارک اور سازگار حالات میں شروع ہو رہا ہے - عالمی جنگ، جس نے تقریباً چھ سال تک ساری دنیا کو متزلزل کردیا تھا، ختم ہوچکی ہے - حق کی قوتوں نے بالآخر باطل کی قوتوں پر فتح پائی - تاہم اس عالمگیر قہر نے ہر جگہ اپنے نقوش چھوڑے ہیں - اس کی وجہ سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا اور نوع انسانی کو جن آلام و مصائب سے دو چار ہونا پڑا ان کا ابھی ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جاسکا ہے - فی الحال ہمیں صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ یہ جنگ بنی نوع انسانی کی سب سے زیادہ قیمتی میراث — انسانی حریت و آزادی کے مقدس ادارہ — کو تباہ کرنے میں تقریباً کامیاب ہوچکی تھی -

متحدہ اقوام کے شریک کی حیثیت سے حیدرآباد کو بھی وہ مصائب برداشت کرنے پڑے جو دوسری عالمی جنگ کا لازمی نتیجہ تھے - اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس نے یہ سختیاں خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلیں - ان کا بہادری اور کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد اسے اب ایک اہم کام — معاشیات زمانہ جنگ کی معاشیات زمانہ امن میں تبدیلی — انجام دینا ہے - اس کام کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام وسائل استعمال کرنے پڑیں گے -

یہ فرض کرنا رجائیت اور خوش امیدی کی انتہا ہوگی کہ جنگ کے اختتام کے معنی ہماری مشکلات کے خاتمہ کے ہیں - واقعہ یہ ہے کہ کم سے کم کچھ عرصہ کے لئے ان میں کسی کمی کا بھی امکان نہیں ہے - جنگ کے چھ سالوں نے ایسے بے شمار مسائل پیدا کردیے ہیں جو یا تو ہمارے لئے بالکلیہ نئے ہیں یا نئی صورت میں ہمارے سامنے آئے ہیں - ان کو حل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے - اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو نہ صرف پر خلوص اشتراک عمل جاری رکھنا ہوگا بلکہ اگر ضرورت پڑے تو تمام امکانی قربانیوں کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا - حکومت سرکار عالی کی زمانہ جنگ کی حکمت عملی کا یہ بنیادی اصول رہا ہے کہ جہاں ممکن ہو ترغیب سے اور جب قطعی ضروری ہو جبر سے کام لیا جائے - وقت کے تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے اس اصول پر نظر ثانی یا اس میں کوئی کمی بھی مناسب نہیں ہے - جنگ کی وجہ سے نگرانی کے جن احکام کا نفاذ ضروری ہوگیا تھا انہیں اس وقت تک جاری رکھنا ہوگا جب تک حالات معمول پر واپس نہ آجائیں - اس لئے ہمیں اس معاملہ میں کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہ رہنا چاہئے بلکہ ہم سے جو بھی مطالبہ کیا جائے اس کو پورا کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے - صرف اسی طریقہ سے ہمارے مشترکہ مقصد کی تکمیل ہوسکتی ہے -

مثال کے طور پر ریاست کی غذائی صورت حال کو لیجئے - اگرچہ اس میں کافی اصلاح کی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ابھی تک معمول پر واپس نہیں ہوئی ہے - ایسا ہی ملک کے دوسرے حصوں کی طرح ہم ابھی تک پارچہ کی قلت سے دو چار ہیں - اس صورت حال سے نبٹنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ سماج کے غیر معاشرتی عناصر — نفع بازوں

اور ذخیرہ اندوزوں — کے خلاف مہم جاری رکھی جائے ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حکومت اپنی بہترین کوششوں کے باوجود عوام کی بے دریغ تائید و اشتراک عمل کے بغیر چور بازار کے تاجروں کی چالبازیوں کو نہیں روک سکتی ۔ پھر کیا یہ ہمارا اولین فریضہ نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کا قلع قمع کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں جو سماج دشمن سرگرمیوں میں حصہ لیتے اور انہیں آگے بڑھاتے ہیں ؟

حکومت ایک ایسے خاکہ پر عمل شروع کرچکی ہے جس کا مقصد ریاست کی زرعی معیشت کو امداد باہمی کے اصولوں پر منظم کرکے اس کی کایا پلٹ دینا ہے ۔ حکومت کا مطمح نظر یہ ہے کہ پیدا کنندہ اور صارف کے باہمی مفاد کے لئے حصول غذا کے نظام کو جمہوری بنیادوں پر قایم کیا جائے ۔ اس کے یہ معنی ہوئے ہیں کہ غلہ وصول کرنے کی موجودہ حکمت عملی میں امداد باہمی کے اصولوں کو شریک کرکے اسے ''تعمیری ،، حکمت عملی بنایا جائے ۔ تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات اور غلہ گوداموں کے ایک وسیع جال کے ذریعہ اس مقصد کو پورا کیا جا رہا ہے ۔ ان اداروں کے قیام کا بنیادی منشا یہ ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو بددیانت درمیانی آدمی کے پنجہ سے نجات دلائی جائے جس کی ریشہ دوانیاں انہیں اپنی آمدنی کے ایک بڑے حصہ سے محروم کردیتی ہیں ۔ اس لئے پیدا کنندہ اور صارف دونوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ان اداروں کے کامیاب انصرام میں امداد دیں ۔

اس کے علاوہ مستقبل قریب میں ریاست کی ہمہ جہتی ترقی سے متعلق منصوبوں کو بروئے کار لانے کا اہم مسئلہ بھی در پیش ہے ۔ حیدرآباد کو اپنی ترقی کے خاکے اپنے حال وماحول اور اپنے باشندوں کی فطری صلاحیتوں کے لحاظ سے موزوں ترین اصولوں پر مرتب کرنے ہیں ۔ یہ ریاست قدرتی دولت سے مالا مال ہے اور اس طرح معاشی ترقی کے زبردست امکانات رکھتی ہے ۔ حکومت ، ریاست کی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے منصوبے تیار کرچکی ہے ۔ اندازہ ہے کہ ان پر اگلے دس سالوں میں ۲۵۰ کروڑ روپے کے مصارف عاید ہوں گے ۔ اگر چہ وافر مقدار میں محفوظات جمع کئے گئے ہیں پھر بھی یہ بجائے خود آبپاشی ، برقابی ، سڑکوں کی تعمیر اور رسل و رسائل کے ان دوسرے ذریعوں سے متعلق وسیع اسکیموں کو رو بہ عمل لانے کے لئے کافی نہ ہوں گے جو حیدرآباد جیسی بڑی وحدت کے لئے اس قدر ضروری ہیں ۔ اس کے علاوہ تعلیمات اور صحت عامہ جیسے قومی تعمیری محکموں کی روز افزوں سرگرمیوں کے لئے بھی کثیر رقمیں مہیا کرنی ہوں گی ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے فوجی اور غیر فوجی اشخاص کے لئے پھر سے روزگار فراہم کرنے کا پیچیدہ مسئلہ بھی مابعد جنگ ترقی کی اسکیموں کا جزو لاینفک ہے ۔ انہیں نفع بخش پیشوں میں جذب کرنے کے لئے نئی راہیں دریافت کرنی ہوں گی ۔ ہمیں جو وسیع کام در پیش ہے اس کے لئے ہماری آمدنی کے موجودہ ذرائع کافی نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں خاطر خواہ لچک موجود ہے ۔ اس کے معنی لازمی طور پر آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کرنے کے ہوں گے تا کہ ان مختلف اسکیموں کی مالی ضروریات کی تکمیل کے لئے سرمایہ کا قابل لحاظ حصہ فراہم کیا جاسکے جن کا مقصد حیدرآباد کو ایک ایسے رتبہ پر پہونچانا ہے جس کا وہ اپنے کثیر قدرتی وسائل کی وجہ سے مستحق ہے ۔

اس مشترکہ مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے بالخصوص ہم میں سے زیادہ دولت مند طبقوں کو ایثار سے کام لینا ہوگا ۔ ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ ان معاملات میں اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم ہم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری عاید ہوتی ہے جتنی کہ حکومت پر ۔ اس ناقابل انکار اور اٹل حقیقت سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ یہاں حیدرآباد میں عوام اور حکومت کے مفادات بالکل ایک ہیں ۔ ہمیں ایثار نفس کے اس بلند اور اعلی معیار کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جو ہمارے اس محبوب اور شفیق فرمانروا نے قایم فرمایا ہے جن کی زندگی ان لاکھوں نفوس کی خدمت کے لئے وقف ہے جو ان کے سایۂ عاطفت میں رہتے بستے ہیں ۔ ان گرانبہا اثاثوں سے مالا مال ہوکر ہم یقین اور اعتماد کے ساتھ آسودہ حالی اور اقبال مندی کی شاہراہ پر گامزن ہوسکتے ہیں ۔

ہم قارئین کو سال نو کی مبارک باد دیتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ یہ سال ان کے لئے خوش آیند ثابت ہو۔

* * * * * *

ہفتہ دودھ،، - حفظ صحت غذا کے ایک جزو کی حیثیت سے دودھ کمزور قوی والوں کے لئے عام طور پر اور خاص حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے خاص طور پر نہایت اہمیت رکھتا ہے - دیگر اقطاع ہند کی طرح حیدرآباد میں ہر سال نومولود بچوں کی ایک بڑی تعداد غذا کی خرابی کے باعث موت کا شکار ہوتی ہے - اندیشہ ہے کہ جنگ کے مخصوص حالات کی وجہ سے صورت حال زیادہ خراب ہوگئی ہے - خالص دودھ کی شدید قلت محسوس کی جارہی ہے - یہ بازار میں ایسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتا جس کی ادائی کم آمدنی والے خاندانوں کے لئے ممکن ہو - یہ صورت حال فوری توجہ کی محتاج ہے - اس کی موثر اصلاح کے ذرائع اور طریقے معلوم کرنے کے لئے پچھلے سال اگسٹ میں شہر کی متعدد نسوانی انجمنوں کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا تھا اور اس غرض سے ایک دودھ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا کہ دودھ کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے ممکن الحصول بنایا جائے - اپنے اس مقصد کی پیش رفت میں اس کمیٹی نے ،، ہفتہ دودھ ،، منانے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا - اس ،، ہفتہ ،، کا افتتاح شہزادی نیلوفر صدر انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دست مبارک سے عمل میں آیا -

ہرھائی نس شہزادی برار صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ اور مسز سروجنی نائڈو کی طرف سے پیامات وصول ہوئے جن میں اس ،، ہفتہ ،، کی کامیابی کی تمنا ظاہر کی گئی ہے - اپنے پیام میں ہرھائی نس شہزادی برار نے امید ظاہر کی ہے کہ ،، مناسب تائید سے اس کمیٹی کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی جو ہمارے شہریوں اور خاص طور پر غریبوں کے لئے جن کی جسمانی فلاح و بہبود پر ریاست کی مادی خوش حالی کا بڑی حد تک دارومدار ہے عملی فائدہ اور تعلیمی افادیت کا ذریعہ ثابت ہونگی - ،،

پروگرام میں نمائش مویشیان ، نمائش اطفال ، نمائش اغذیہ اور دودھ کی غذائی اہمیت پر متعدد لکچر شامل تھے - شہزادی نیلوفر نے جنھیں ریاست کی عورتوں کی فلاح و بہبود سے گہری دلچسپی اور تعلق خاطر ہے شہر میں دودھ کے مراکز قایم کرنے کے لئے انجمن امداد طبی کے سرمایہ سے دس ہزار روپے کا گرا نقدر عطیہ مرحمت فرمایا - اس سمت میں پہلا قدم حشمت گنج میں دودھ کا ایک مرکز قایم کرکے اٹھایا جاچکا ہے جہاں دو سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے فی روپیہ چار سیر دودھ فروخت کیا جاتا ہے - اس مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے مسز سیاویج نے (جو منصرم صدر المہام مال کی اہلیہ ہیں) اس بات کا انکشاف فرمایا کہ حکومت نے دودھ کمیٹی کی اس درخواست پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ ایک اور مرکز قایم کرنے کے لئے بارہ ہزار روپے کی منظوری عطا فرمائی جائے -

ہم ،، ہفتہ دودھ ،، کے منتظمین کو ان کی کوششوں کی ابتدائی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ بہت جلد یہ کمیٹی شہر میں دودھ کے مرکزوں کی ایک بڑی تعداد قایم کرنے کے قابل ہو جائے گی - ہم عوام سے اور خاص طور پر ان لوگوں سے جنھیں انسانی ہمدردی کے کاموں سے دلچسپی ہے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس انسانی مقصد کو آگے بڑھانے میں ممکنہ سعی کریں -

* * * * *

ہمارے نئے صدر المہام فینانس - حیدرآباد کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس کے محکمہ فینانس کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے اعلی درجہ کے ماہرین مالیات کی خدمات حاصل ہوتی رہی ہیں - اس سلسلہ کی تازہ ترین کڑی آنریبل مسٹر زاہد حسین سی - آئی - ای ہیں - آپ کا تعلق ،، انڈین آڈٹ اینڈ اکاونٹس سروس ،، سے ہے جس میں آپ نے سنہ ۱۹۱۸ع میں شرکت کی - حیدرآباد میں صدر المہامی کے عہدہ کا جائزہ لینے سے پہلے آپ ہندوستانی ریلوے بورڈ کے مالیاتی کمشنر تھے - یہ حکومت ہند کے تحت ان عہدوں میں سے ایک ہے جن پر فائز ہونا خاص

امتیاز سمجھا جاتا ہے - آنریبل مسٹر زاھد حسین تیسرے ہندوستانی ہیں جو اس عہدہ پر فائز ہوئے - ہمارے نئے صدرالمہام فینانس نے جن دوسرے اہم عہدوں کی ذمہ داری سنبھالی ان میں محکمہ رسد حکومت ہند کے مشیر مالیات اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے کنٹرولر حسابات و تنقیح کے عہدے بھی شامل ہیں - موصوف کی سرکاری زندگی کے اس اجمالی تذکرہ سے معلوم ہوگا کہ آنریبل مسٹر زاھد حسین کو مالیاتی کام انجام دینے اور اس کی گتھیوں کو سلجھانے کے کثیر مواقع حاصل رہے ہیں - اس طرح وہ سب سے بڑی ہندوستانی ریاست میں اپنے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تمام ضروری صلاحیتوں سے لیس ہیں -

حیدرآباد موصوف کی صلاحیتوں کے لئے ایک وسیع میدان فراہم کرتا ہے - یہاں انہیں جو سب سے زیادہ اہم کام انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ ما بعد جنگ ترقی سے متعلق حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ وسیع لائحۂ عمل کو روبہ عمل لانے کے لئے مناسب سرمایہ فراہم کرنے کے ذریعے اور طریقے معلوم کئے جائیں - موصوف کو ان قومی تعمیری محکموں کے روز افزوں مطالبوں کو بھی پورا کرنا ہوگا جن کی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے -

حکومت سرکارعالی لائق ستانش ہے کہ جنگ کی وجہ سے عاید شدہ غیرمعمولی بار اور دوسری اہم مالیاتی ذمہ داریوں کے باوجود ریاست کے زمانہ جنگ کے ساتوں سوازنے فاضلات پر مشتمل رہے - صرف یہی نہیں بلکہ حکومت نے کثیر محفوظات (تقریباً ۲۰ کروڑ روپے) جمع کرلئے ہیں جن کی بدولت وہ ما بعد جنگ ترقی کی بعض اسکیموں کو شروع کرسکے گی - یہ پچھلے ۲۰ سالوں میں ریاست کے مالیاتی وسائل کے منصفانہ استعمال کی وجہ سے ممکن ہوسکا -

ہماری ریاست کا مالیاتی نظام وقت کی کسوٹی پر کامیابی کے ساتھ پرکھا جاچکا ہے تاہم اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ موجودہ حالات کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب تبدیلیوں کے بغیر آیندہ بھی وہ اس امتحان میں پورا اترے گا ممکن ہے کہ اس کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کے لئے اس میں تھوڑے بہت تغیر و تبدل کی ضرورت ہو - ہماری یہ دلی امید ہے کہ مالیاتی معاملات میں آنریبل مسٹر زاھد حسین کی مہارت گوناگوں صلاحیتیں اور پختہ کارانہ تجربہ حیدرآباد کے مالیاتی موقف کو مزید تقویت پہونچانے کا باعث ہو - ہم موصوف کے دور صدر المہامی کی کامیابی کے متمنی ہیں -

سکہ قرطاس کی صورت حال - یہ امر موجب طمانیت ہے کہ حکومت سرکارعالی کے زر کاغذی کی گردش میں بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے - اس واقعہ سے حکومت کی ہر دلعزیزی اور مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے زر کاغذی حیدرآباد میں پہلی مرتبہ سنہ ۱۳۲۸ ف میں یعنی ۲۷ سال پہلے رائج کیا گیا تھا - اس مدت میں سالانہ تقریباً ۱٫۳۰ لاکھ کے حساب سے خام گردش میں اضافہ ہوتا رہا ہے - سنہ ۱۳۵۳ ف (۴۴ - ۱۹۴۳ ع) کے ختم پر خام اور خالص گردش کی میزان علی الترتیب ۵۳۵٫۲۱ لاکھ اور ۳۴۲٫۰۴۸ لاکھ تھی -

زر کاغذی کی طمانیت کے لئے ایک علحدہ مد محفوظ قائم ہے جو چاندی کے سکوں اور حکومت ہند اور حکومت سرکارعالی کے تمسکات پر مشتمل ہے -

زر کاغذی کی اجرائی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار روپے کے نوٹ سب سے کم اور ایک روپے کے نوٹ سب سے زیادہ مقبول ہیں - آخرالذکر نوٹ زیر گشت سکوں کی مجموعی تعداد کا تقریباً ۷۰ فی صد ہیں -

یاد ہوگا کہ خورداد سنہ ۱۳۵۳ ف میں ریاست کے صیغہ کرنسی کو تین سال کے لئے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت منتقل کیا گیا تھا - اس مدت کے ختم ہونے پر یہ صیغہ اسٹیٹ بنک کا جزو بن جائے گا -

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف

قومی تعمیری محکموں کے لئے ۴۰ فی صد آمدنی کی تخصیص

تنظیم ما بعد جنگ کا حوصلہ مند لائحہ عمل

مملکت حیدرآباد کے زمانہ جنگ کے ساتویں موازنہ میں ۲۳ء۳۳ لاکھ روپے کی بچت بتائی گئی ہے اور کسی جدید محصول بندی کی تجویز نہیں ہے۔ اس کے برخلاف محصول زاید منافع کی تنسیخ کی توقع ظاہر کی گئی ہے (یہ ان دو محاصل میں سے ایک ہے جو زمانہ جنگ میں عاید کئے گئے تھے۔دوسرا محصول محصول تمباکو ہے)۔ یہ ریاست کے محاصل میں اضافہ کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ غریبوں اور ناداروں کو امداد بہم پہونچانے کی غرض سے لگایا گیا تھا۔

۱۳۵۵ف کے تخمینے ، ما بعد جنگ زمانہ میں منصوبہ بندی کی فوری ضرورت اور معاشیات زمانہ جنگ کی معاشیات زمانہ امن میں سہولت بخش تبدیلی کے لئے راستہ ہموار کرنے کے شدید مطالبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب کئے گئے ہیں ۔ اس لئے فطری طور پر ریاست کی صنعتوں کو باقاعدہ اور منظم طور پر فروغ دینے ، فوج سے علحدہ ہونے والے فوجی اور غیر فوجی اشخاص کے لئے نیا روزگار فراہم کرنے ، افراط زر کے انسداد اور نگرانی سے متعلق دوسری تدابیر کو جاری رکھنے اور ان کے کامیاب نفاذ کے لئے ذریعے اور طریقے معلوم کرنے سے متعلق مسائل پر غور و خوض کو تمام دوسرے امور پر ترجیح حاصل ہے ۔ سال رواں کے موازنہ کی غالباً سب سے زیادہ حوصلہ افزا خصوصیت یہ ہے کہ قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے رقمی گنجائش میں کافی اضافہ کیا گیا ہے ۔ حکومت کی اس خواہش کا اظہار کہ عوام کی عام حالت کو سدھارنے سے متعلق تدابیر کو جلد روبہ عمل لایا جائے ان اضافہ شدہ رقموں سے ہوتا ہے جو موازنہ میں اس غرض کے لئے مختص کی گئی ہیں ۔ سال رواں کی آمدنی کا تقریباً (۴۰) فی صد حصہ قومی تعمیری محکموں کی وسیع تر سرگرمیوں کی رقمی سبیل بندی کے لئے مختص کیا جانے والا ہے ۔ اس طرح گزشتہ سال کے مقابلہ میں ان محکموں پر دس فی صد زیادہ صرف کیا جائے گا ۔

موازنہ کے تخمینے پیش کرتے ہوئے منصرم صدر المہام فینانس آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے فرمایا کہ ہماری مالیات نے دوسری عالمگیر جنگ کے بار کو کامیابی کے ساتھ برداشت کیا ہے جس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ زمانہ جنگ کے ساتوں موازنے فاضلات پر مشتمل رہے حالانکہ ان غیر معمولی حالات میں صرف دو نئے محاصل عاید کئے گئے ۔

2

تخمینہ جات برائے سنہ ۱۳۵۵ف (۴۶-۱۹۴۵ع)

اگرچہ جنگ بالآخر ختم ہو گئی ہے تاہم آمدنی اور خرچ کے تخمینہ جات اس مفروضہ پر مرتب کئے گئے ہیں کہ حالات جنگ کچھ عرصہ تک جاری رہیں گے ۔ بہر حال یہ تخمینے محتاط اساس پر تیار کئے گئے ہیں اور ان کی تیاری میں ان مختلف عوامل کو ملحوظ رکھا گیا ہے جن کے جنگ کے اختتام کی وجہ سے آمدنی اور خرچ دونوں پر اثر انداز ہونے کا امکان ہے ۔ قدرت کی مہربانی سے اس سال حیدرآباد میں اچھی بارش ہوئی جو کاشتکار اور حکومت دونوں کے لئے معاون ہو گی ۔ مجموعی آمدنی کا تخمینہ ۱۵۸۲٫۳۳ لاکھ روپے کیا گیا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کا سرممہ تخمینہ ۱۷۵۰٫۹۴ لاکھ روپے ہے ۔ آمدنی کے ابواب میں جنگلات کے تحت ۲۱٫۰۵ لاکھ روپے ، کروڑگیری کے تحت ۴۶٫۰۰ لاکھ روپے ، آبکاری کے تحت ۱۰۵٫۰۰ لاکھ روپے اور افیون اور گانجے کے تحت ۶٫۷۷ لاکھ روپے کی کمی ہوئی ۔

خرچ

حکومت سرکارعالی کی اس عام حکمت عملی کے پیش نظر کہ مختلف قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے فیاضانہ گنجائشیں مہیا کی جائیں موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ف میں جملہ ابواب سرکاری پر ۱۷۲۰٫۴۰ لاکھ روپے کے اخراجات شریک ہیں ۔ تجویز ہے کہ اس میں سے ۱۵۴۹٫۱۰ لاکھ روپے کی محاصل عامہ سے اور مابقی ۱۷۱٫۳۰ لاکھ روپے کی سرمایہ محفوظ ترقیات مابعد جنگ (۲۷٫۰۰ لاکھ روپے)، سرمایہ محفوظ قحط (۵۸٫۷۲ لاکھ روپے)، انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (۱۱٫۶۴ لاکھ روپے)، سرمایہ شوارع (۵۰٫۰۰ لاکھ روپے) اور غیر سوختنی شدنی منظوریوں کی بچت (۲۴٫۹۴ لاکھ روپے) سے تکمیل کی جائے ۔ اس طرح آمدنی کی فاضل رقم کا اندازہ ۳۳٫۳۳ لاکھ روپے کیا گیا ہے ۔

موازنہ بہ یک نظر (لاکھ روپے سکہ عثمانیہ میں)

مدات	اعداد حقیقی ۱۳۵۰ف	۱۳۵۱ف	۱۳۵۲ف	۱۳۵۳ف	اندازہ موازنہ ۱۳۵۴ف	سرممہ تخمینہ ۱۳۵۴ف	اندازہ موازنہ ۱۳۵۵ف
جملہ آمدنی از محاصل عامہ	۹۸۵٫۰۳	۹۵۳٫۸۷	۱۱۹۸٫۹۹	۱۶۳۶٫۰۸	۱۶۶۳٫۰۰	۱۷۵۰٫۹۴	۱۵۸۲٫۳۳
جملہ خرچ ابواب سرکاری	۱۱۳۱٫۶۴	۱۰۵۲٫۳۵	۱۱۹۷٫۵۳	۱۲۲۱٫۴۶	۱۳۰۰٫۲۵	۱۴۲۳٫۸۹	۱۷۲۰٫۴۰
خرچ جسکی پابجائی محفوظات سے کی گئی	۲۲۶٫۸۹	۱۵۶٫۴۰	۳۴٫۵۵	۹٫۲۹	۴۵٫۱۶	۷۰٫۰۸	۱۷۱٫۳۰
خالص خرچ جسکا بار محاصل عامہ پر عاید ہوا	۹۰۴٫۷۵	۸۹۵٫۹۵	۱۱۶۲٫۹۸	۱۲۱۲٫۱۷	۱۳۵۵٫۰۹	۱۳۵۳٫۸۱	۱۵۴۹٫۱۰
فاضلات	۸۰٫۲۸	۵۷٫۹۲	۳۶٫۰۱	۴۲۳٫۹۱	۳۰۸٫۹۱	۳۹۷٫۱۳	۳۳٫۳۳
مصارف سرمایہ	۷۴٫۸۹	۴۳٫۵۸	۳۰٫۴۴	۲۵٫۶۲	۹۱٫۶۳	۶۶٫۱۴	۲۲۱٫۰۵

*2

تعلیمات (۲۱۳٫۸۰ لاکھ روپے) اور طبابت وصحت عامہ (۶۰٫۱۸ لاکھ روپے) کےلئے زاید رقمی منظوریوں کے علاوہ زراعت (۱۸٫۷۶ لاکھ روپے)، علاج حیوانات ۱۹٫۰۰ لاکھ روپے)، امداد باہمی (۱۲٫۸۶ لاکھ روپے)، حکومت مقامی (۴۳٫۳۷ لاکھ روپے)، آبپاشی (۲۷٫۴۳ لاکھ روپے) صنعت و حرفت (۲۸٫۹۹ لاکھ روپے)، انسداد قحط (۸۰٫۲۷ لاکھ روپے) اور عمارات و رسل و رسائل (۱۲۸٫۶۳ لاکھ روپے) جیسے مدات کے تحت خرچ کی جانے والی رقموں میں بھی معقول اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ ۱۰٫۰۰ لاکھ روپے کی غیر صرف شدہ رقم بھی اس غرض کےلئے مختص کی گئی ہے کہ فوج سے علحدہ ہونے والے سپاہیوں اور کاریگروں کےلئے پھر سے روزگار فراہم کرنے کے مسئلہ کا جزوی مگر فوری حل نکالا جاسکے ۔ حکومت نے سابق فوجیوں اور غیر فوجیوں کو موزوں جگہوں پر جذب کرنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے دفاتر فراہمی روزگار (Employment Exchange) کا طریقہ نافذ کرنے کا بھی تصفیہ کیا ہے ۔

مصارف سرمایہ

مصارف سرمایہ کےلئے ۲۲۱۰٫۰۵ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۴ف میں اس کی مقدار ۱۰۶۳٫۹ لاکھ روپے تھی ۔ مصارف کے اہم مدات میں صرف وہ مدات ہی شامل نہیں ہیں جن کا مابعد جنگ لائحہ عمل سے راست تعلق ہے بلکہ وہ مدات بھی شامل ہیں جن کا کام زمانہ جنگ میں شروع نہیں کیا جاسکتا تھا ان میں سے زیادہ اہم مدات تنگبھدرا پراجکٹ (۵۰۰٫۰۰ لاکھ روپے)، " بارسی لائٹ ریلوے کمپنی " سے لاتور ریلوے لائین کی خریدی (۲۶۰٫۲۵ لاکھ روپے)، جامعہ عثمانیہ کی عمارات (۲۶٫۷۹ لاکھ روپے)، فوجی عمارات (۳۰۵٫۳۱ لاکھ روپے) اور سڑکوں کی تعمیر (۱۸۳٫۰۰) لاکھ روپے) ہیں ۔ چونکہ سررشتہ جات تعلیمات طبابت زراعت اور قومی تعمیر کے دوسرے محکموں کی اسکیمیں حکومت کے مابعد جنگ تنظیم کے خاکوں کا جزو ہیں اور اس کا امکان ہے کہ ان پر کثیر مصارف عاید ہوں جن کی پابجائی کسی ایک سال کے معمولی محاصل سے نہیں کی جاسکتی اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ عمارات وغیرہ کی تعمیر کے جملہ مصارف کو سرمایہ سے اور دیگر غیر متوالی اخراجات کو جو تجربہ خانوں کے ساز و سامان کالجوں، مدارس اور اقامت خانوں کے فرنیچر اور دوسرے ضمنی امور پر لاحق ہوں مد محفوظ ترقیات مابعد جنگ سے برداشت کیا جائے ۔ تجویز کی گئی ہے کہ اس مد محفوظ کو محکمہ تعلیمات کی نئی اسکیموں پر غیر متوالی اخراجات کی پابجائی (۳۶٫۹ لاکھ روپے)، بیرونی وظائف تعلیمی کے نصف حصہ کی ادائی (۵٫۰ لاکھ روپے)، شفا خانوں اور دوا خانوں کے ساز و سامان کی فراہمی (۲۰٫۶۹ لاکھ روپے) اور مزرعہ جات برائے افزائش نسل مویشیان (۵٫۰۰ لاکھ روپے) کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے ۔

غذائی پالیسی

جہاں تک غذائی صورت حال کا تعلق ہے حیدرآباد خاص طور پر خوش قسمت رہا ۔ اس سال اجناس خوردنی کے حصول کی ایک اہم خصوصیت یہ رہی کہ اس مقصد کےلئے امداد باہمی کے اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں ۔ ایسے بہت سارے خانگی تاجروں کی جگہ جو پچھلے سال " لیوی " کی وصولی کےلئے مقامی یونٹوں کی حیثیت سے کارگزار تھے امداد باہمی کی انجمن ہائے ترقیات نے لے لی ہے جو ہر تعلقہ میں قائم کی گئی ہیں ۔ حکومت نے مواضعات میں غلہ گوداموں کے قیام کی بھی منظوری دی ہے تاکہ وہ " لیوی " کی وصولی کے سلسلہ میں دیہی کمیٹیوں کا کام بتدریج اپنے ذمہ لے لیں ۔

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن اب بھی اجناس خوردنی کی فراہمی و تقسیم کے خاکہ کو عملی صورت دینے میں حکومت کے کارندہ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے ۔ حکومت نے کارپوریشن کےلئے نہ صرف سارا سرمایہ حصص فراہم کیا بلکہ خریدے ہوئے غلہ کی ضمانت پر سالانہ ۳ فی صد کی شرح سود سے پورے مالیہ کا انتظام بھی کیا ہے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کےلئے ۹۰۰٫۰۰ لاکھ روپے بطور مبادلہ منظور کئے گئے تھے اور موجودہ

تخمینوں میں بھی اتنی ہی رقم مہیا کی جارہی ہے۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۳ف کو ختم ہونے والی ششماہی سے متعلق حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حسابات سے ۸ء۱۷ لاکھ روپے کا نفع ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں سے ۷ء۱۳۶ لاکھ روپے کا نفع دالوں کے حصول اور فروخت پر اور ۱ء۴۰ لاکھ روپے کا نفع دوسری مدات پر حاصل ہوا۔ آبان سنہ ۱۳۵۳ف کے ختم تک دالوں کے برآمدی اجازت ناموں پر مزید منافع ہوا۔ اس طرح نفع کی مجموعی مقدار ۶ء۲۵۰ لاکھ روپے تک پہونچ گئی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دالوں پر حاصل شدہ منافع کو ایک خاص سرمایہ محفوظ میں منتقل کیا جائے جسے کاشتکاروں کے فائدہ کےلئے امداد باہمی کے اصولوں پر زرعی پیداوار کی خرید و فروخت اور نکاسی کو ترقی دینے کےلئے استعمال کیا جائے گا تاکہ انہیں اپنی پیداوار کی معقول قیمت ملسکے۔ نفع کا مابقی حصہ آیندہ امکانی نقصانات کی تلافی کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔تصفیہ کیا گیا ہے کہ دالوں پر حاصل شدہ منافع کی محفوظ رقم میں سے ۰۰ء۲ لاکھ روپےایک ”گودام ٹرسٹ“ کی تشکیل کےلئے دئے جائیں جو غلہ ذخیرہ کرنے کےلئے موزوں گوداموں کی تعمیر کا کام شروع کرے گا۔ ان گوداموں کو آخر میں انجمن ہائے امداد باہمی کے حوالے کیا جانے والا ہے۔ محصول زاید منافع کی آمدنی سے اس فنڈ میں مزید ۰۰ء۳ لاکھ روپے دئے گئے ہیں۔

جنگ نے ہمیں جو سبق سکھائے ہیں اور جن کا ایک افسوسناک مظاہرہ بنگال میں ہوا ان کی بناء پر حکومت سرکارعالی نے ممالک محروسہ میں ممکنہ حد تک غذائی وسائل میں اضافہ کرنے کےلئے خاص تدابیر اختیار کیں۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح زراعت ریاست کی بنیادی صنعت ہے۔ اس لئے ہر تنظیمی خاکہ میں اسے ترجیحی مقام حاصل ہونا چاہئے۔ پہلی تدبیر یہ ہے کہ زرعی پیداوار کی مقدار میں اضافہ کیا جائے اور اس کی قسم کو بہتر بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں کی جانے والی جدوجہد کو آگے بڑھانے کی غرض سے حکومت نے کاشتکاروں کو خصوصی تقاوی دینے کے علاوہ کھاد اور تخم کےلئے فیاضانہ مالی امداد دی ہے۔ آبپاشی کے وسائل کی اصلاح کےلئے بھی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔

طبابت و صحت عامہ

حکومت قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت کو پوری طرح محسوس کرتی ہے۔ محکمہ طبابت و صحت عامہ کی منظورہ رقم سنہ ۱۳۵۴ف میں ۲ء۳۵۹ لاکھ روپے تھی مگر سنہ ۱۳۵۵ف کے تخمینوں میں یہ ۸ء۶۶۱ لاکھ روپے تک بڑھادی گئی ہے۔ اضلاع اور تعلقہ جات کے مستقروں اور ان کے توسط سے تمام اہم مواضعات میں طبی سہولتوں کی فراہمی کے مسئلہ پر پوری توجہ دی جارہی ہے۔ یہ مسئلہ مابعد جنگ اسکیموں کے سلسلہ میں حکومت کی اس عام پالیسی سے راست وابستہ ہے کہ ہر مستقر ضلع پر کم ازکم ۸۰ بستروں کا ایک مکمل ہسپتال قایم کیا جائے۔ اس دوران میں ہسپتالوں اور دواخانوں کے قیام کےلئے موزوں عمارتوں کی عدم موجودگی میں یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ ۴ء۳۱ لاکھ روپے کے متوالی اور ۴ء۱۰۵ لاکھ روپے کے غیر متوالی مصارف سے دو سفری دوا خانے قایم کیے جائیں۔ تاکہ ان مواضعات کو طبی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں جو اضلاع اور تعلقہ جات کے ہسپتالوں سے دور واقع ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ دو بنیادی یونٹ قایم کئے جائیں۔ ایک نلنگانہ کےلئے اور دوسرا مرہٹواری کیلئے۔ ہر بنیادی یونٹ ایک شعبہ صحت ایک تجربہ خانہ اور طب جراحی اور زچگی کے خاص شعبوں پر مشتمل ہوگا۔ یہ یونٹ کم ازکم اس وقت تک ممکنہ طبی سہولتیں بہم پہونچائیں گے جب تک اضلاع میں شفاخانوں کی عمارتیں تیارنہ ہو جائیں۔ موازنہ میں دو زاید آیورویدک دواخانوں کےلئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے اور اس غرض کےلئے زاید عملہ منظور کیا گیا ہے۔

آبرسانی

محکمہ کندیدگی باؤلیات کی منظورہ رقم سالانہ ۸۰ء۰ لاکھ روپے سے بڑھا کر سالانہ ۲ء۴۰ لاکھ روپے اور کارھائے

آبرسانی اضلاع کی منظورہ رقم ۵۰٫۰۰ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۹۰٫۰۰ لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ پانچ ہزار نفوس اور اس سے زاید آبادی والے تمام مواضعات میں آبرسانی کے باقاعدہ اور محفوظ انتظامات کے سلسلہ میں ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے جس پر تقریباً ۱۷۰٫۰۰ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہونگے۔ اس اسکیم کے لئے "ڈیبنچر" قرضوں کے ذریعہ بالاقساط رقمی سبیل کے امکان پر غور کیا جا رہا ہے۔

تعلیمات

ما بعد جنگ خاکون میں تعلیم کو نمایاں طور پر ترجیح دینے کی ضرورت محسوس کرلی گئی ہے اور ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں کے به حیثیت مجموعی نفاذ کا انتظار کئے بغیر تعلیم کی توسیع کے لئے کئی اهم اور ضروری اسکیموں کی جانچ کی گئی۔ چنانچہ جنگ اور اس سے متعلقہ مسائل کے باعث ریاست کے مالیہ پر عاید شدہ غیر معمولی بار کے باوجود موازنہ میں تعلیم کی بنیادوں کو وسیع کرنے اور تحتانی تعلیم سے لے کر کلیہ جاتی اور مابعد طیلسان تعلیم تک محکمہ تعلیمات کی گونا گوں سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کی غرض سے موازنہ میں فیاضانہ گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ ایک علحدہ مکمل معتمدی تعلیمات کا قیام عمل میں آیا ہے جس کے زاید متوالی اخراجات ۱٫۰۶ لاکھ روپے سالانہ اور غیر متوالی اخراجات ۰٫۴۳ لاکھ روپے ہوں گے۔ محکمہ تعلیمات کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر دفتر نظامت تعلیمات کی تنظیم جدید کے لئے ۰٫۸۲ لاکھ روپے کے متوالی اخراجات کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے مدارس کی توسیع و تنظیم جدید اور کم مواجبی مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر مجوزہ نظر ثانی کے سلسلہ میں عاید ہونے والے زاید اخراجات کی پابجائی کے لئے ۳٫۰۸۴ لاکھ روپے کے زاید متوالی اخراجات اور ۱۶٫۴۴ لاکھ روپے کے غیر متوالی اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ خرچ کے اهم مدات میں سے حسب ذیل کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔

۱ - ایک هزار کی آبادی والے مقاموں پر لڑکوں کے لئے ۲۰۰ نئے تحتانی مدارس اور لڑکیوں کے لئے ۱۰۰ مدارس کا قیام (۳٫۳۲ لاکھ روپے)۔

قومی تعمیری سرگرمیوں پر خرچ کی رفتار
(لاکھ روپے سکه عثمانیه)

مدات	سنه ۱۳۲۰ف		سنه ۱۳۴۵ف		سنه ۱۳۵۵ف	
	خرچ	فیصد تناسب	خرچ	فیصد تناسب	خرچ	فیصد تناسب
۱ - تعلیمات ..	۹٫۶۹	۱٫۹۳	۱۷۵٫۸۷	۱۰٫۵۶	۲۱۳٫۸۰	۱۳٫۵۱
۲ - طبابت و صحت عامه ..	۸٫۱۲	۱٫۶۲	۵۳٫۹۲	۳٫۲۴	۶۶٫۱۸	۴٫۱۸
۳ - زراعت ..	..	..	۱۳٫۹۴	۰٫۸۳	۱۸٫۷۶	۱٫۱۹
۴ - علاج حیوانات ..	۰٫۵۱	۰٫۱۰	۶٫۳۰	۰٫۳۷	۱۹٫۰۰	۱٫۲۰
۵ - امداد باهمی ..	..	..	۵٫۷۸	۰٫۳۴	۱۲٫۸۶	۰٫۸۱
۶ - بلدیات و آرائش عامه ..	۶٫۲۴	۱٫۲۴	۲۵٫۶۹	۱٫۵۴	۳۷٫۳۴	۲٫۳۶
۷ - عمارات و رسل و رسائل ..	۲۴٫۵۱	۴٫۹۰	۱۰۳٫۸۴	۶٫۲۴	۱۲۸٫۶۳	۸٫۱۲
۸ - آبپاشی ..	۲۲٫۲۶	۴٫۴۵	۲۸٫۷۷	۱٫۷۲	۲۷٫۴۱	۱٫۷۳
۹ - صنعت و حرفت ..	..	..	۲۰٫۷۰	۱٫۲۴	۲۸٫۹۹	۱٫۸۳
۱۰ - قحط* ..	..	..	۴۱٫۷۶	۲٫۵۰	۵۸٫۷۲	۳٫۷۱
جملہ ..	۷۱٫۳۳	۱۴٫۲۴	۴۷۷٫۵۷	۲۸٫۵۵	۶۱۱٫۶۹	۳۸٫۶۴

۲ - ۲۹۶ ایک معلمی مدارس کی دو معلمی مدارس میں ۸۰۰ دو معلمی مدارس کی تین معلمی مدارس میں اور ۴۰۰ تین معلمی مدارس کی پانچ معلمی مدارس میں تبدیلی (۸٫۶۵ لاکھ روپے) ۔

۲ - کم مواجبی مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی (۵٫۳۲ لاکھ روپے) ۔

۴ - پست اقوام کی تعلیم کے لئے زاید رقم کی منظوری (۱۰٫۰۰ لاکھ روپے) اور

۵ - مدارس کی عمارتوں وغیرہ کی تعمیر (۵٫۶۸ لاکھ روپے) ۔

کلیہ جاتی تعلیم کے مطالبوں کو مناسب طور پر پورا کیا گیا ہے نیز مختلف انٹرمیڈیٹ کالجوں کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کی تکمیل اور خاص طور پر سائنس کی تعلیم کے لئے زاید سہولتوں کی فراہمی سے متعلق اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے موازنہ میں زاید رقمیں شامل کی گئی ہیں ۔ بلدہ حیدرآباد کے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں ۵۰۰ زاید نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ تینوں صوبہ جاتی انٹرمیڈیٹ کالجوں کی بھی مزید توسیع پیش نظر ہے ۔ مدرسہ فوقانیہ دار العلوم کو انٹرمیڈیٹ کالج میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے متعدد شعبوں کی توسیع و تنظیم کے لئے زاید منظوریاں دی گئی ہیں۔ اس میں ایک تحقیقاتی ادارہ (Research Institute) کا قیام ، کلیہ طبیہ ، کلیہ انجینیری اور کلیہ تربیت معلمین کی توسیع ، عمرانیات ، جغرافیہ اور تجارت کے نئے شعبوں کا قیام شامل ہے۔ ان اسکیموں پر حکومت کو ۸۰۰ لاکھ روپے صرف کرنے ہوں گے ۔

وظائف تعلیمی

مختلف مضامین میں اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کی ایک بڑی تعداد کو برطانیہ عظمی اور ممالک متحدہ امریکہ بھیجنے کے مسئلہ پر بھی پوری طرح غور کیا گیا اور یہ طے پایا کہ ۱۰۲ طلباء کو بیرون ہند بھیجا جائے ۔ اس کے علاوہ مختلف سرکاری محکموں اور جامعہ عثمانیہ میں کارگزار عہدہ داروں کی ایک بڑی تعداد کو اعادی نصاب یا اپنے اپنے مختلف شعبوں میں اختصاصی مہارت کے حصول کے لئے سرکاری طور پر بھیجنے کا تصفیہ کیا گیا ہے ۔ برطانوی ہند میں تربیت حاصل کرنے کے لئے طلباء کو متعدد تعلیمی وظائف دینے کی تجویز بھی زیر غور ہے ۔

امداد باهمی اور دیگر محکمہ جات

۷٫۰۸ لاکھ روپے کے زاید متوالی صرفہ سے محکمہ امداد باہمی کو خاصی وسعت دی گئی ہے۔ نئے جنگل لگانے اور پرانے جنگلوں کو محفوظ کرنے کے کام کو وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کی تجویز ہے - ۴٫۰۶ لاکھ روپے کے زاید متوالی صرفہ سے محکمہ جنگلات کے عملہ میں اضافہ کرنے کی منظوری دی گئی ہے ۔

آبپاشی

حال ہی میں آبپاشی کی جو اسکیمیں منظور کی گئی ہیں ان میں تنگبھدرا پراجکٹ مانیر پراجکٹ اور چندرا ساگر پراجکٹ قابل ذکر ہیں ۔ دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے بارے میں حکومت سرکارعالی اور حکومت مدراس کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر آبپاشی کی ایک زبردست اسکیم جس میں برقی قوت کے امکانات بھی شامل ہیں آخری مراحل طے کررہی ہے ۔ حیدرآباد کی طرف سے اس پراجکٹ پر جو رقم صرف ہوگی اس کا اندازہ ۱۲٫۰۳ کروڑ روپے ہے ۔ حکومت نے اس سال پراجکٹ کے رقبہ میں ابتدائی کام شروع کرنے کے لئے ۴٫۰۲ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے ۔ مانیر پراجکٹ کو برقابی کی اسکیم کی حیثیت سے ترقی دینے کی تجویز ہے ۔ لیکن سردست اسے ۳٫۰۰ لاکھ روپے کے صرفہ سے محض آبپاشی کی اسکیم کی حیثیت سے شروع کیا گیا ہے۔ چندرا ساگر پراجکٹ انسداد قحط کی خاطر تعمیر کیا جارہا ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس پر ۱۴٫۰۲ لاکھ روپیہ صرف ہوں گے۔

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۵ ف میں قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے مختص کردہ گنجائش

سررشتہ	نوعیت گنجائش	رقم لاکھ روپے سکہ عثمانیہ میں
۔ تعلیمات	۱ ۔ نئے تحتانی اور ثانوی مدارس کا قیام	۹٫۶۲ ..
	۲ ۔ تحتانی اور ثانوی مدارس کی تنظیم جدید	۸٫۶۵ ..
	۳ ۔ تحتانی مدارس کے مدرسین کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی	۵٫۳۲ ..
	۴ ۔ پست اقوام کی تعلیم کے لئے جدید گنجائش	۱۰٫۰۰ ..
	۵ ۔ خانگی مدارس کی مالی امداد	۵٫۵۰ ..
	۶ ۔ وظائف و تعلیمی	۱۵٫۰۰ ..
	۷ ۔ جامعہ عثمانیہ میں عملہ اور ملازمین ادنی کے لئے رھائشی مکانات اور حوض پیراکی وغیرہ	۱۵٫۰۰ .
۔ طبابت و صحت عامہ	۱ ۔ دواؤں مریضوں کی غذا وغیرہ کے لئے زاید اخراجات کی منظوری	۳٫۵۳ ..
	۲ ۔ دو نئے سفری دوا خانوں کا قیام	۴٫۶۸ ..
	۳ ۔ محکمہ طبابت کی تنخواہ کی شرحوں پر نظر ثانی	۱٫۲۸ ..
	۴ ۔ دیگر گنجائشیں	۲٫۷۹ ..
۔ زراعت	تخم کپاس کی اصلاح ، گوداوری پراجکٹ کے تحت زرعی مرکز کے قیام، مکئی جوار باجرہ وغیرہ کی فصلوں کی اصلاح اور دوسری اسکیموں کے لئے یکمشت رقمی گنجائش	۵٫۰۰ ..
۔ علاج حیوانات	۱ ۔ اورنگ آباد ، عثمان آباد اور دوسرے مقامات پر بھینسوں کی افزائش نسل کے مراکز کا قیام	۷٫۹۸ ..
	۲ ۔ بھیڑوں اور بکریوں کی افزائش نسل کے مراکز کا قیام	۱٫۴۷ ..
۔ امداد باھمی	محکمہ کی تنظیم جدید کی وجہ سے زاید گنجائش	۷٫۰۹ ..
۔ بلدیات و آرائش عامہ	ھنگولی میں آبرسانی کی اسکیم	۴٫۷۰ ..
۔ قحط	سررشتہ گندید گی باؤلیات کے لئے زاید رقمی منظوری	۱۶٫۰۰ ..
۔ آبپاشی	تنگبھدرا پراجکٹ کے سلسلہ میں ابتدائی اور دوسرے کام (عاید شدنی بہ سرمایہ)	۵۰٫۰۰ ..

سڑکوں کی توسیع

تمام ہندوستان میں شارعی رسل و رسائل کی مابعد جنگ تنظیم کے لئے ایک معینہ ضابطہ مرتب کیا گیا ہے۔ مملکت حیدرآباد کو محکمہ تعمیرات کے تحت ۷۷۰۰ میل کی شاہراہیں اور بڑی سڑکیں اور حکومت مقامی کے اداروں کے تحت ۱۲۱۲۷ میل کی سڑکیں تعمیر کرنی ہیں۔ اس ما بعد جنگ شارعی نظام العمل پر ۲۸۰۰۰۰ لاکھ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے اور یہ ۲۰ سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہونچے گا۔

صنعتی ترقی

حکومت ریاست کی صنعتوں کو فروغ دینے اور ان کی توسیع اور ترقی کے لئے جنگ کے باعث پیدا شدہ ساز گار حالات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت سے پوری طرح باخبر رہی ہے۔ اس نے ریاست کے بعض اہم صنعتی اداروں کو فیاضانہ مالی امداد دی ہے اور ان کے جاری کردہ سرمایہ میں حصہ لیا ہے۔ سرمایہ کی اجرائی پر حکومت کی نگرانی قایم ہونے کے بعد زاید از ۲¾ کروڑ روپے کے مجموعی سرمایہ سے ۳۰ سے زیادہ نئے صنعتی اور تجارتی ادارے قایم ہوئے۔ صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کی غرض سے ریاست کے زیر دست قدرتی اور معدنی وسائل سے استفادہ کرنے کے لئے ممکنہ جدوجہد کی جارہی ہے۔

تنظیم ما بعد جنگ

محکمہ تنظیم ما بعد جنگ نے صنعتوں کی مزید توسیع کے امکانات کی چھان بین کی ہے اور حکومت نے اصولی طور پر ان سے اتفاق کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ریاست کے قدرتی وسائل سے پورا پورا فائدا اٹھایا جائے اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے متعدد صنعتیں قایم کردی جائیں۔ بعض صنعتوں کی حد تک مشینوں کی درآمد کے لئے حکومت ہند سے خواہش کی گئی ہے۔

دریائے گوداوری کے علاقہ میں جہاں بڑے پیمانہ پر برقابی قوت پیدا کرنے کے مواقع ہیں اور نواح میں کوئلہ کچا لوہا اور چونے کا پتھر دستیاب ہوتا ہے حکومت نے بڑے بڑے صنعتی پراجکٹ شروع کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ متعدد گرنیاں اور کارخانے قایم کرکے وہاں ایک صنعتی شہر بسایا جائے۔ مجوزہ صنعتوں میں لوہا اور فولاد، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اسکے مشتقات، سیمنٹ، پارچہ، نباتاتی تیل، مصنوعی ریشم، وغیرہ شامل ہیں۔ اندازہ ہے کہ اگلے دس سالوں میں مابعد جنگ کی مختلف اسکیموں پر ۲۵۰ کروڑ روپے کے مصارف عاید ہوں گے۔ ان اسکیموں کے لئے رقمیں فراہم کرنے سے متعلق تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں۔

غیر فوجی ہوا باز

اس ریاست ابد مدت کے لیے دور رس اہمیت کی حامل ایک اور تجویز حکومت کی طرف سے ''دکن ایرویز لمیٹڈ'' کے نام سے ایک کمپنی کا قیام ہے جو ٹاٹا سنز لمیٹیڈ کے اشتراک عمل کے ساتھ ایک کروڑ روپے کے سرمایہ سے عمل میں آئے گا۔ اس اسکیم کی تفصیلات حیدرآباد کے مفادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہیں۔

محصول زاید منافع

بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر صدر المہام فینانس نے محصول زاید منافع کی تنسیخ کی سفارش کی ہے۔ اس لئے جس دستور العمل کے تحت یہ محصول عاید کیا گیا ہے اس کا اطلاق سنہ ۱۳۵۵ ف میں حاصل شدہ منافع پر نہ ہوگا۔

گرانی الونس جاری رہیگا

اخراجات زندگی اب بھی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس سال کے ختم تک گرانی الاؤنس کو جاری رکھنے کی تجویز ہے اور موازنہ میں اس کے لئے ۱۲۷٫۱۲ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ سنہ ۱۳۵۶ ف کے آغاز میں صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اس وقت کے حالات کے لحاظ سے گرانی الاؤنس کی شرح میں تخفیف کرنے یا اسے بالکلیہ موقوف کر دینے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

قرضہ عامہ

آسان حالات زر کی وجہ سے بازار میں حکومت سرکار عالی کے تمسکات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ منافع پر سرمایہ

لگانے کی مانگ اچھی رہی لیکن سرمایہ کاری کی دوسری مناسب صورتوں کی عدم موجودگی میں سرکاری تمسکات رکھنے والوں کو عام طور پر اپنے تمسکات علحدہ کرنے میں تامل رہا - آذر سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت سرکارعالی نے ۲½ فی صد شرح سود سے قرضہ ترقیات بابتہ سنہ ۱۳۶۴ف جاری کیا - یہ قرضہ پوری طرح حاصل ہوگیا اور عوام کی طرف سے جو رقم فراہم کی گئی وہ ۲۵۵,۰۰ لاکھ روپے تک پہنچ گئی - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کو حکومت سرکارعالی کے قرضوں پر کس قدر اعتماد ہے - حکومت سرکارعالی کا قرضہ عامہ اس وقت ۱۸۰۲,۴۱ لاکھ روپے ہے - اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۳ف میں قرضہ عامہ کی مقدار ۱۵۴۱,۳۰ لاکھ روپے تھی -

مساعی جنگ

جنگ کے کامیاب انصرام کے لئے حیدرآباد نے جو رقم دی اس کی مجموعی مقدار ۸۰۲,۰۰ لاکھ روپے تک پہونچ گئی ہے - حکومت ہند کے قرضوں میں جو رقم لگائی گئی وہ ۹۴۳,۰۰ لاکھ روپے سکہ کلدار ہے جو ۵۷۶۷,۰۰ لاکھ روپے سکہ عثمانیہ کے مساوی ہے - طیران گاہوں کی تعمیر اور دوسری فوجی ضروریات کے لئے درآمد شدہ ذخائر کو محصول کروڑگیری سے مستثنیٰ کرکے بالواسطہ امداد دی گئی - جنگی اغراض کے لئے زمینات اور عمارتوں کو کرایہ کے بغیر دیا گیا - طیران گاہوں کے اخراجات نگرانی بھی نہیں لئے گئے اور ایسی ہی دوسری مراعات کی گئیں - ان سب کی لاگت ۶۳,۰۰ لاکھ روپے ہوتی ہے - اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے حیدرآباد اس شاندار کارنامہ پر فخر کرسکتا ہے جو اس نے جنگ کے کامیاب انصرام میں راست اور بالوسطہ امداد دیکر انجام دیا ہے -

اس طرح سنہ ۱۳۵۵ف کے موازنہ کے تخمینے ریاست کی مابعد جنگ ضروریات اور اس کے وسائل پر ان کے امکانی مطالبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کئے گئے ہیں - درحقیقت صدرالمہام فینانس نے زور دیا کہ ''معاشی ترقی اور سرمایہ کاریوں کے پروگرام کے تکملہ سے قبل ہی مستقبل قریب میں ریاست کی آمدنی کو جدید محاصل کے ذریعہ تقویت پہونچانے کی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی - رہا یہ امر کہ ان تدابیر کی کیا شکل ہوگی تو یہ ہنوز حکومت سرکارعالی کے زیر غور ہے اور اس مسئلہ پر میں کوئی مزید رائے نہیں دینا چاہتا ہوں - البتہ اس نوبت پر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں کو حکومت کی قابل اطمینان معاشی پالیسی پر اعتماد ہے انہیں اس بات سے مطمئن رہنا چاہئے کہ حیدرآباد میں کوئی نیا محصول عائد کرنے کی تجاویز پیش کرنے سے قبل ہی ان سرکاری محکموں میں جو لڑائی کے زمانہ میں بہت بڑھ گئے ہیں ضروری تخفیف کا عمل کردیا جائے گا،، -

---

معلومات حیدر آباد میں

شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں -

جنگی قیدیوں کی واپسی

"مجھے تم پر فخر ہے" — ہز ہائی نس شہزادۂ برار

فرسٹ حیدرآباد انفنٹری بٹالین کے سپاہی، جو جاپانیوں کے پاس جنگی قیدیوں کی حیثیت سے گرفتار تھے، حیدرآباد واپس ہو رہے ہیں - چند سپاہی آچکے ہیں اور مزید سپاہی چھوٹی چھوٹی ٹکریوں میں آرہے ہیں - حیدرآباد میں ایک "بحالی کیمپ" اس غرض سے کھولا گیا ہے کہ انہیں اپنی ذہنی حالت اور جسمانی صحت کی اصلاح کا موقع فراہم کیا جائے جو کٹھن مصیبتیں برداشت کرنے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی -

قید کے دلگداز واقعات

ہزہائنس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکار عالی نے حال ہی میں اس کیمپ کا معائنہ فرمایا - ہزہائنس سے کیمپ کے تمام سابق جنگی قیدیوں کا انفرادی طور پر تعارف کرایا گیا - شہزادہ ممدوح الشان نے ہر ایک سے مصافحہ فرمایا اور انہیں شرف تکلم بخشا - سپاہیوں نے اپنے سپہ سالار اعظم سے ملاقات کی عزت حاصل کرکے انتہائی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا - شہزادہ برار کے اطراف جمع ہو کر انہوں نے اپنے قید کے تجربات بیان کیے - انہوں نے مختصر طور پر بتایا کہ کس طرح دشمن نے انہیں خوشامد سے فریب دیکر اور اذیتیں پہونچا کر اپنے ساتھ لڑائی میں شریک ہونے پر مجبور کرنے کی کوشش کی - لیکن حیدرآباد کا ایک سپاہی بھی ان کے جال میں نہیں پھنسا - ہزہائی نس ان واقعات سے بہت متاثر ہوئے اور پر اثر لہجہ میں فرمایا " میں جانتا تھا کہ میرے سپاہی مجھے کبھی مایوس نہ کریں گے " - انہیں مخاطب کرتے ہوئے ہزہائنس نے فرمایا " مجھے تم پر فخر ہے - تم نے اپنے ملک اور مالک کی عزت قایم رکھی تمہارا یہ عمل دکن کی تاریخ میں اس لئے یادگار رہے گا کہ تم - حیدرآبادی سپاہیوں میں سے کوئی بھی جاپانیوں سے نہیں جا ملا - "

جاپانیوں کی جنگی حکمت عملی

ایک جمعدار نے جنگ کے ابتدائی واقعات بیان کیے - ان کا فوجی دستہ ملایا کے ایک اگلے مورچے کوٹا بارو پر متعین تھا اور ان دستوں میں سے تھا جس نے دشمن کے جارحانہ اقدام کا سب سے پہلے مقابلہ کیا - انہوں نے کہا " ہم بڑی مشکل میں تھے کیونکہ جاپانیوں نے کسی اعلان جنگ کے بغیر بمباری شروع کردی - اس علاقہ میں گھس کر انہوں نے مورچے قایم کرلیے تھے - ہمارے لیے پیچھے ہٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا - ہم نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنے پچھلے دستوں کی مدد سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اسے سخت نقصان پہونچایا " - یہ دستہ جوہور کے راستہ سے سنگاپور پہونچا - لیکن جاپانیوں نے اس جزیرہ پر مسلسل بمباری جاری رکھی - ان کی ہوائی برتری مسلمہ تھی - بالآخر ہتیار ڈالدینے کے احکام دئے گئے " ہمیں لڑائی موقوف کرنے میں تامل تھا " انہوں نے غمگین لہجہ میں کہا - " ہم لڑنا چاہتے تھے - لیکن احکام کی تعمیل ہمارا فرض تھا " -

ایک جاپانی عہدہ دار نے سپاہیوں کی اطاعت پذیری قبول کی - ہمارے سپاہیوں کو اس نے پہلا حکم یہ دیا کہ ہم اپنی گھڑیوں کو ٹوکیو کے وقت کے مطابق درست کرلیں - اس کے بعد ہمیں سیدھے کھڑے ہونے کے لئے کہا گیا اور وہ جاپانی زبان میں عبادت بجالایا -



ہزہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی سابق جنگی قیدیوں کے " بحالی کیمپ ،، میں - یہ تمام سپاہی جن کا
" فرسٹ بٹالین حیدرآباد انفنٹری ،، سے تعلق ہے حال ہی میں سنگا پور سے واپس ہوئے ہیں ۔

قید

ان سپاہیوں کو کیمپوں میں قید رکھا گیا تھا ۔ انہیں اکثر ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کیا جاتا تھا ۔ بعض وقت ۲۰ فٹ لمبے اور ۱۲ فٹ چوڑے کمروں میں پچاس پچاس آدمی بھر دئے جاتے تھے ۔ ہیضہ اور پیچش پھوٹ پڑی تھی ۔ لیکن طبی امداد کا کوئی انتظام نہ تھا۔

شہر یار دکن کے ساتھ غیر متزلزل وفا داری

دشمن ہندوستانی جنگی قیدیوں کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے کبھی خوشامد اور اکثر جبر سے کام لیتا تھا ۔ جب وہ انکار کرتے تھے تو ان کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا تھا ۔ واپس ہونے والے سپاہیوں میں ایک صوبہ دار بھی جاپانی جبر و زیادتی کا شکار ہوا تھا ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عمر بڑی تھی ۔ جب انہوں نے دشمن کا ساتھ دینے سے انکار کردیا تو جاپانیوں نے انہیں آنکھیں نکال دینے اور ہاتھ کاٹ دینے کی دھمکی دی ۔ جب دھمکی سے کام نہ چلا تو قتل کا حکم دیا گیا ۔



ہزہائی نس شہزادہ برار صوبیدار فضل الٰہی سے جو سنگا پور میں جنگی قیدی تھے گفتگو فرمارہے ہیں ۔

غورمکرر کے بعد یہ سزا بھی معمولی سزا سمجھی گئی ۔ چنانچہ حکم دیا گیا کہ ان کے پاؤں گھوڑے سے باندھکر ناہموار زمین پر گھسیٹا جائے ۔ یہاں قسمت نے ان کا ساتھ دیا ۔ دشمن کے ایک سپاہی نے ان سے استفسار کیا کہ وہ جاپانیوں کی طرف سے لڑائی میں شریک ہونے کے اس قدر شدید مخالف کیوں ہیں ۔ انہوں نے جواب دیا " فوج میں شریک ہوتے وقت میں نے حلف اٹھایا تھا کہ میں اعلی حضرت شہر یار دکن و برار کی خدمت کرونگا اور ان کا وفا دار رہوں گا ۔ میں اس عہد کو نہیں توڑ سکتا ۔ اگر تم مجھے اعلی حضرت بندگان عالی کا یہ حکم لادیں کہ میں تمہارے ساتھ مل جاؤں تو پھر مجھے کوئی عذر نہ ہوگا " ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس توضیح نے دشمن کا خیال پلٹا دیا ۔ سزائے موت سزائے حبس دوام میں بدل دی گئی ۔ اس کے بعد انہیں قیدیوں کی تعزیری جماعتوں کے ساتھ ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ میں منتقل کیا جانے لگا ۔

قلیل راتب

نظر بندی کے ابتدای زمانہ میں سپاہیوں کو زیادہ تر ان ذخائر سے کافی راتب ملتا تھا جو وہاں جاپانی قبضہ سے پہلے موجود تھے ۔ بعد میں اس میں شدید تخفیف کی گئی ۔ انہیں فی یوم ۸ اونس چاول دیا جانے لگا ۔ مریضوں کو



ہزہائی نس شہزادہ برار بعض سابق جنگی قیدیوں سے مصروف تکلم ہیں

۴ اونس چاول ملنا تھا ۔ لیکن وہ طبی امداد سے محروم تھے۔

تعزیری مشقت

جنگی قیدیوں کی جماعتوں دو طیران گاہوں کی تعمیر ، ملبے کی صفائی اور دوسرے کاموں کے لئے متعین کیا جاتا تھا ۔ شروع میں انہیں اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا لیکن بعد میں فی یوم ۱۰ ” سنٹ ،، دئے جانے لگے۔ جب افراط زر نے نازک صورت اختیار کرلی اور ایک سگریٹ کی قیمت ۲۰ ڈالر اور ایک انڈے کی قیمت ۵۰ ڈالر ہوگئی تو ان کا معاوضہ ۳۰ ” سنٹ ،، تک بڑھادیا گیا ۔ انہیں کوئی لباس نہیں دیاجاتا تھا ۔ انجمن صلیب احمر کا بھیجا ہوا رسدی سامان اور پارسل علحدہ رکھوادئے جاتے تھے ۔ بعض مقاموں پر ان سپاہیوں کو طیارہ گاہوں میں رکھا جاتا تھا جن پر اتحادی ہوائی جہاز گولہ باری کرتے تھے ۔

جاپانی ہمارے ان سپاہیوں کو بری طرح مارتے تھے جو کمزوری اور ناتوانی کی وجہ سے وزن اٹھانے یا کٹھن جسمانی محنت کرنے سے قاصر تھے ۔

جاپانیوں کا اعتراف شکست

جب جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے کی اطلاع اتحادی ہوائی جہازوں کے گرائے ہوئے ورقیوں کے ذریعہ سنگاپور پہونچی توجاپانیوں نے فوراً کام روک دینے کے لئے ہدایات جاری کیں ۔ انہوں نے ہمارے سپاہیوں کو اطلاع دی کہ جنگ ختم ہوگئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کون جیتا ۔

ایک خاندان

” بجالی کیمپ ،، میں یہ سپاہی ایک بڑے خاندان کی طرح مل جل کر رہتے ہیں ۔ ان میں ہندو مسلمان اور عیسائی سب فرقوں کے لوگ ہیں ۔ لیکن ان کے درمیان مذہب و ملت کے کوئی اختلافات نہیں ہیں ۔ مثلاً ہندوؤں نے مجموعی طور پر اپنے لئے ایک علحدہ باورچی خانہ کے خیال کی سخت مخالفت کی ۔ ان میں سے ایک نے سب کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا : ۔” ہم قید میں تین سال تک ایک ساتھ کھاتے سوتے اور سختیاں جھیلتے رہے ۔ اب ہم کسی دوسرے طریقہ سے زندگی نہیں گزارسکتے ۔،، انہیں طبی اور تفریحی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور عمدہ اور مناسب غذا دی جاتی ہے ۔ سب کے سب تغذیہ کی کمی کا شکار ہیں ۔ ان میں حیاتین ” ب ،، اور پروٹین کی کمی کی علامتیں پائی جاتی ہیں ۔ رنج و کلفت کے آثار کے باوجود وطن واپس ہونے کی خوشی سے ان کے چہرے دمک رہے ہیں ۔

دستوری اصلاحات کا ارتقا

حق رائے دہی کی شرائط

انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کیا جانے والا ھے

مجلس مقننہ کے لئے حق رائے دھی کی شرطوں کی اشاعت سے ریاست میں دستوری اصلاحات کے تدریجی نفاذ کی سمت میں ایک اور اھم قدم اٹھایا گیا ھے ۔ یاد ھوگا کہ اعلی حضرت بندگان عالی نے مجلس مقننہ کے حق رائے دھی کا تعین کرنے کے لئے ھزاکسلنسی نواب سر صدر اعظم باب حکومت کی زیر صدارت ایک کمیٹی قایم فرمائی تھی ۔ یہ کمیٹی اپنا کام ختم کرچکی ھے اور قطعی نتائج پر پہونچ گئی ھے جو عوام کی اطلاع کے لئے شائع کردئے گئے ھیں ۔ حق رائے دھی کی شرائط کے تعین کے بعد اب انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کیا جانے والا ھے ۔

اراکین بہ حیثیت عہدہ کے علاوہ مجلس مقننہ ۷۰ اراکین پر مشتمل ھوگی جن میں سے ۴۲ اراکین منتخب شدہ اور ۲۸ نامزد کردہ ھوں گے ۔ نامزد کردہ اراکین کی نصف تعداد غیر سرکاری ھوگی ۔ اسمبلی کا دائرہ عمل موضوعات کی ایک معینہ فہرست پر حاوی ھوگا ۔

عام

۱ ۔ مجلس مقننہ کے ھر حلقہ انتخاب (Constituency) کی ھر انتخابی اکائی (Electoral unit) کے لئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ھوگی اور بجز اس کے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ھو کوئی شخص جس کا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ھر ایسا شخص جس کا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ھو وہ اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ھوگا ۔

۲ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا تا وقتیکہ ۔

(الف) اس کی عمر اکیس سال کی نہو اور

(ب) کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد کی رو سے وہ ملکی نہو ۔

۳ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ھو ۔

۴ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد

کے احکام کی روسے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز اعمال اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں فی الوقت رائے دھی کے ناقابل قرار دیا گیا ہو۔ اور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقہ کی انتخابی فہرست سے جس میں وہ شریک کیا جاسکتا ہو فوراً خارج کردیا جائے گا۔

۵ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس کے انتخاب میں رائے دیگا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶ - کسی شخص کا نام ایک سے زیادہ حلقہ یا ایک سے زیادہ انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی شخص ایک سے زیادہ حلقہ یا انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ سرکارعالی کسی مفاد کی نمایندگی حاصل کرنے کے لئے اس فقرہ کی شرائط ضروری کو خاص حکم کے ذریعہ نظر انداز کرسکے گی۔

۷ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا جو عین ما قبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں سکونت پذیر اس وقت متصور ہوگا جبکہ وہ معمولاً وہاں رہتا ہو یا جہاں اس کے خاندان کا مکان ہو جس میں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اس کا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں

والیان سمستان و جاگیر دار

۸ - والیان سمستان اور جاگیر داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خالص آمدنی باستثناء ''سس،، کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم نہو۔ یا

(ب) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے کم از کم پچاس ہزار روپے سالانہ حصہ پانے کا مستحق ہو۔ یا

(ج) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خالص آمدنی باستثناء ''سس،، کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم ہو لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو۔ یا

(د) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے اس قدر حصہ پانے کا مستحق ہو جو ۵۰ ہزار روپے سالانہ سے کم لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو۔

توضیح ۔ زمرہ (الف) اور (ب) کے لئے دو اور زمرہ (ج) اور (د) کے لئے دو نشستیں محفوظ ہوں گی۔

معاشدار

۹ - معاشداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں صاحب منتخب معاشدار ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں ایسی اراضی معاش رکھتا ہو جو جاگیر نہو اور جس کی بابت کم سے کم چھ سو روپے سالانہ بطور رر مالگزاری مشخص کئے جاسکتے ہوں۔ یا

(ب) ممالک محروسہ سرکارعالی میں واقع ایسی اراضی معاش کی آمدنی میں جو جاگیر نہو کم سے کم چھ سو روپے سالانہ کا حصہ دار ہو۔ یا

(ج) حکومت سرکارعالی سے کم سے کم سالانہ چھ سو روپیہ نقد بطور معاش پاتا ہو۔

پٹہ دار

۱۰ - پٹہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں پٹہ دار ہو اور انتخابی اکائی کے رقبہ میں ایسی اراضی رکھتا ہو جس کی بابت کم سے کم دو سو روپے سالانہ بطور زر مالگزاری مشخص لئے گئے ہوں۔

کاشتکار

۱۱ - کاشتکاروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو انتخابی اکائی کے رقبہ میں موقوعہ اراضی کی بابت کم سے کم دو سو روپیہ سالانہ بطور لگان ادا کرتا ہو۔

مزدور

۱۲ - مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بحیثیت مجموعی کم سے کم (۸۰) دن کسی ایسے کارخانہ میں جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو مرد ہو تو کم سے کم ۲۰ روپیہ ماہانہ اور عورت ہوتو ۱۵ روپیہ ماہانہ معاوضہ پر کام کیا ہو۔ لیکن ہر صورت میں تین سو روپے ماہانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہ ہوگا جو کلیتاً یا بڑی حد تک اہلکار، نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو۔

توضیح - ایسے شخص کے متعلق جو کسی کارخانہ میں اہلکار، ٹائپسٹ، منتظم دفتر، مینجر، پروف ریڈر، صراف، محاسب، تنقیح کنندہ ''سیلسمن''، ''ٹائم کیپر'' ''(Time-keeper)'' جابر'' (Jobber) بھرتی کرنے والے مستری یا اسی نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا بڑی حد تک اہلکار نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہے۔

صنعت

۱۳ - صنعت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کیے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اور جس کی رجسٹری دستور العمل کارخانہ جات سرکارعالی اور اس کے قواعد کے تحت ہوئی ہو۔ یا

(ب) کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو یا -

(ج) کسی ایسے معدن کا پٹہ دار ہو جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اور جس میں عین ما قبل سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو یا

(د) کسی ایسی فرم کا جو ایسے کارخانہ کی مالک ہو جس کی صراحت فقرہ (الف) یا (ب) میں کی گئی ہو یا ایسی فرم کا جو حسب صراحت فقرہ (ج) کسی معدن کی پٹہ دار ہو، ناظم، شراکتدار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ہ) کسی ایسی شراکت کا شراکت دار یا ایجنٹ ہو جو خالص صنعتی اغراض کے لئے قایم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔ یا

(و) ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو صنعت سے حاصل کی گئی ہو کسی

ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

اس فقرہ کی اغراض کےلئے معدن سے مراد ایسی کھدائی ہے جہاں معدنی اشیاء کی تلاش یا ان کے حصول کےلئے کوئی عمل کیا گیا یا کیا جارہا ہو اور اس میں ایسے تمام کام ، مشنری ، ٹراموےز اور پٹریاں شامل ہیں جو معدن میں ہوں یا اس سے ملحق ہوں یا متعلق ہوں خواہ وہ زمین کے اوپر ہوں یا اندر۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں ایسے احاطہ کا حصہ شامل نہ ہوگا جہاں کوئی صنعتی عمل (Manufacturing Process) جاری ہو بجز اس کے کہ ایسا عمل نرکول بنانے (Coke making) یا معدنی اشیاء صاف کرنے کی غرض سے ہو۔

تجارت

۱۴ ۔ تجارت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو :—

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں تجارت کرتا ہو جس سے اس کی آمدنی کم ازکم دو ہزار روپے سالانہ ہو۔ یا

(ب) قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کی تعریف کے مطابق کسی ایسی کمپنی انجمن یا شراکت کا بہ استثناء ان کمپنیوں، انجمنوں یا شراکتوں کے جو صنعت یا بنک کاری، کی اغراض کے لئے قائم کیگئی ہوں ناظم، شراکت دار، مینیجر، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ج) کسی ایسی شراکت کا ، جو خالص تجارتی اغراض کےلئے قائم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو ،شراکت دار یا ایجنٹ ہو۔ یا

(د) کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ہو اور کم سے کم دس ہزار روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی سے باہر تشکیل پائی ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ہو ایسا ناظم ، شراکت دار مینجر ، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

ھ ایسا فرد ، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو تجارت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

بنک کاری

۱۵ ۔ بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

(الف) (۱) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(۲) کسی ایسے بنک کا جس کی رجسٹری قانون انجمن ہائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔

(۳) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(۴) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو

ناظم ، شراکت دار ، مینجر، مینجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا مالک یا شراکت دار ہو جس سے قانون متعلق شہادت کتب مہاجنان ممالک محروسہ سرکارعالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں۔ یا

(ج) انسٹیٹیوٹ آف بنکرز لندن ،یا انڈین انسٹیٹیوٹ آف بینکرز کا مصدقہ رکن ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے اندر کسی بنک یا شاخ بنک میں مامور ہو یا اور طور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(د) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی کے باہر تشکیل پایا ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اورمستقل عہدہ‌دار ہو جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(ھ) ایسا فرد ، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو بنک کاری سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

پیشہ وکالت

۱۶ - پیشہ وکالت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو قانون وکلاء سرکارعالی کے مطابق عدالت العالیہ کی دی ہوئی کسی درجہ کی سند وکالت رکھتا ہو۔

پیشہ طبابت

۱۷ - پیشہ طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) الو پتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون مڈیکل رجسٹریشن سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جن کی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانیکا مستحق ہو۔ یا

(ب) یونانی ، آیورویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانیکا مستحق ہو۔ یا

(ج) دندان سازی یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو۔

طیلسانین

۱۸ - طیلسانین کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے اس طرح نام شریک کئے جانے سے کم سے کم پانچ سال پیشتر۔

(الف) جامعہ عثمانیہ یا کسی ایسی ہندوستانی یا بیرونی جامعہ کا جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو طیلسان حاصل کیا ہو۔ یا

(ب) کوئی ایسا امتحان کامیاب کیا ہو جسے سرکارعالی نے اس غرض کے لئے کم سے کم طیلسان کے برابر تسلیم کیا ہو۔

مجالس اضلاع

۱۹ - مجالس اضلاع کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس اضلاع کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی مجلس ضلع ، جاگیری یا علاقہ مجلس کا رکن ہو۔

مجالس بلدی و قصبات

۲۰ - بلدی حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانیکا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس بلدی و قصبات یا آئین چھاونیات کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی بلدی قصباتی یا چھاؤنی مجلس کا رکن ہو۔

بلدیہ حیدرآباد

۲۱ - بلدیہ حیدرآباد کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کا رکن ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۲۲ - اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اس کے تعلق سے مشترکہ ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترک طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا

مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۲۳۔ اگر کسی اراضی کے مشترکہ قابضوں کی مشترکہ مقبوضہ جائداد کا سالانہ مشخصہ محصول یا اس کا لگان دو سو روپے یا اس سے زاید ہو تو سالانہ مشخصہ محصول یا لگان میں سے ہر دو سو روپیوں کے لئے ایک رجسٹر شدہ مشترکہ قابض علی الترتیب پٹہ داروں اور کاشتکاروں کے حلقہ انتخاب کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانیکا مستحق ہوگا۔

۲۴۔ بجز اس صورت کے جس کی صراحت اوپر کی گئی ہو کوئی شخص کسی جائداد کی حد تک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے میں یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary Capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای۔ ڈی۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حسن کاری اور صنعت

آرٹ کی تشریحی حیثیت

زندگی اور اس کے تمام پہلوؤں کو تقریباً بالکلیہ مادی نقطہ نظر سے دیکھنے کا عام رجحان بڑھتا جا رہا ہے ۔ اس رجحان کا اثر آرٹ اور ہماری روز مرہ کی زندگی کے تلخ حقائق کے ساتھ اس کے تعلق پر پڑنا لازمی تھا ۔ لوگ آرٹ کے متعلق اپنے قدیم خیالات پر نظر ثانی کرنے کےلئے مجبور ہوگئے ہیں ۔ وہ دن گزر گئے جب آرٹ چند منتخب افراد کا ایک راز سر بستہ اور دوسروں کےلئے ” شجر ممنوعہ ،، سمجھا جاتا تھا ۔ اب وہ اپنے اعلی اور بلند مقام سے نیچے آنے اور زندگی کے معمولی واقعات کی طرف بھی توجہ کرنے پر مجبور ہوگیا ہے ۔ یہ دونوں کےلئے فائدہ سے خالی نہیں رہا ۔

مثال کےطور پر صرف ایک پہلو کو لیجئے ۔ صنعتی ضروریات کےلئے آرٹ کا استعمال کئی اعتبار سے ایک نعمت ثابت ہوا ہے ۔ اس کی وجہ سے نہ صرف حسن کارانہ صلاحیتوں کے اظہار کےلئے نئے مواقع نکل آئے ہیں بلکہ ہماری روز مرہ کی استعمال کی چیزوں میں بھی حسن اور دلکشی پیدا ہوگئی ہے ۔ اور در اصل یہی شے صنعتی حسن کاری کی تحریک کی اساس ہے ۔ حیدرآباد اس تحریک کو آگے بڑھانے میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہا ۔ چنانچہ پارچہ بافی اور بیدری کام کےلئے ایجنٹہ اور ایلورہ کے نقش ونگار کے نمونوں کا استعمال حیدرآباد کی کامیاب کوششوں کا بین ثبوت ہے ۔

صنعتی حسن کاری کی کل ھند نمائش پچھلے سال کی طرح اس سال بھی حیدرآباد میں برماشل کمپنی کے زیر اہتمام ترتیب دی گئی تھی ۔ آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات سرکار عالی نے اس کا افتتاح فرمایا ۔ اشیاء نمائش مختلف النوع موضوعات پر مشتمل تھیں اور عوام کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنی رہیں ۔

نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا :— ” ایک ماہر فن تعمیر کی حیثیت سے اور حال میں صدر المہام تجارت و حرفت کی حیثیت سے آرٹ کو صنعتی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے کا مسئلہ ہمیشہ میرے پیش نظر رہا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے حسن کار نے ، جو تنہا اور اکثر انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں کام کرتا ہے ، تجارتی حسن کاری کی وسعت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا ہے جس کے نتیجہ کے طور پر وہ

اپنی زندگی کے دن با عزت افلاس میں بسر کرتا ہے اور اپنے شاہکار کو معمولی سی قیمت پر فروخت کردیتا ہے ۔

وسیع امکانات

" صنعت و حرفت کا عالم نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے ۔ اور پیداوار کے نئے طریقوں نے ایسے حسن کار کے لئے جو صنعت کار کے ساتھ کام کرنے کی زحمت گوارا کرے نئے مواقع پیدا کردئے ہیں ۔ انگلستان اور امریکہ میں حسن کاروں کے نفس اور طبع زاد کام کی وجہ سے تجارتی اشتہاروں کا معیار آرٹ کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے ۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے عوام میں حسن اور نئی قدروں کا احساس پیدا کردیا ہے ۔ جب مزدور کارخانہ جاتے ہوئے راستے میں کسی لطیف اور نازک پوسٹر کو دیکھنے کیلئے ٹھہر جاتا ہے اس کے شوق تجسس میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی قوت متخیلہ مشتعل ہوتی ہے ۔ اس طرح اس میں جدید ضروریات کو سمجھنے کا احساس بیدار ہوتا ہے اور وہ غالباً غیر ارادی طور پر حسن کار کے برش کی جنبش لطیف کا اثر قبول کرتا ہے ۔ رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی خاموش فصاحت اس کے ذہن پر ایسے نقوش چھوڑ جاتی ہے جن کا پیدا کرنا کسی اہل قلم کے لئے ممکن نہیں ۔

غیر تعلیم یافتہ کے لئے بہترین ذریعہ

" ہندوستان میں جہاں تعلیم یافتہ اشخاص کی تعداد بہت کم ہے صنعتی حسن کاری کے امکانات نہایت وسیع ہیں ۔ یہاں صرف ایک حسن کار ہی کاشتکار اور مزدور کے آگے صنعت و حرفت کے مقصد کی توضیح کرسکتا ہے اور اپنے پوسٹروں کے ذریعہ ان کی قوت متخیلہ کو متاثر اور ان کے غیر ترقی یافتہ اذہان سے قدیم توہمات کو دور کرسکتا ہے ۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں جہاں مصنف کا قلم ناکام ہوتا ہے وہاں حسن کار کا برش کامیاب ہوگا اور فوری نتائج برآمد ہوں گے ۔ ہم نے خود اپنے زمانہ میں روس میں حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے دیکھے ہیں تعلیم اور قومی تعمیر کا عظیم الشان کام ابتدا میں حسن کاروں اور کاریگروں کے ہاتھوں ہی انجام پایا ۔ ان کی انتھک کوششوں نے کاشتکار کی ذہن کی کایا پلٹ دی ہے ۔ جو کل تک نادان جاہل اور توہم پرست تھا آج جمہوریہ روس کا ذہین ، تیز فہم اور مہم جو شہری بن گیا ہے ۔

صنعت اور حسن کاری کا امتزاج

" اسی طرح ہندوستان میں حسن کاری اور صنعت کا خوش گوار امتزاج ہماری ان کوششوں کے لئے محرک ثابت ہوگا جو ایک بہتر اور زیادہ منصفانہ طریقۂ زندگی کے لئے کی جارہی ہیں ۔ مگر بد قسمتی سے اس ملک کا حسن کار ابھی گہری نیند میں ہے اور "لیٹن کوارٹر" (Latin Quarter) اور قدیم "چیلسی" (Chelsea) کے میٹھے مگر غیر حقیقی خوابوں نے اس کی نظروں پر پردے ڈال دئے ہیں اور فن برائے فن کے اس قدیم نظریہ نے اس کی اختراعی قابلیت کو ختم کر دیا ہے جو یوروپ میں فطری موت مرچکا ہے ۔ اس لئے صنعتی ترقی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا ۔ اس میں وہ زندگی کے کوئی آثار نہیں پاتا ۔ انجینیر یا موجد کے برعکس اس کو سرد فولاد میں کوئی دلکشی نظر نہیں آتی ۔ وہ اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتا اور اس لئے اس کی تشریح کرنے سے قاصر ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں استعداد اور صلاحیت کا فقدان نہیں ہے ۔ البتہ ایک نئی اور سرعت سے بدلنے والی دنیا کا سامنا کرنے کے لئے ہمت کی کمی ضرور ہے ۔ آپ کسی مسئلہ سے گریز کرکے اس کو حل نہیں کرسکتے ۔ آپ دنیا میں رہ کر اس سے علحدگی اختیار نہیں کرسکتے ۔ زندگی تمام سمتوں سے اپنا اثر محسوس کرا رہی ہے ریڈیو اور ہوائی جہاز نے دنیا کی طنابیں کھینچ دی ہیں ۔ دور دراز کے گوشے بھی ایک دوسرے سے قریب ہوگئے ہیں ۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان جنگ زدہ ممالک کے خاکستر سے ایک نئی اور زیادہ خوش حال دنیا کی تعمیر نو کے عظیم الشان کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے اقوام عالم کی صفوں میں اپنا جائز مقام حاصل کرے ۔ اس لئے مصور اور مناظر کش کو ایسی چیزیں اتارنے میں دلچسپی لینی چاہئے جو روز مرہ کی زندگی سے متعلق ہوں اس کا کام ہے کہ وہ صنعت و حرفت اور تجارت کے فوائد سے ملک کے ہر گھر کو بہرہ ور کرے ۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۹)

حیدرآباد کی غذائی پالیسی

غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل

مسٹر میر اکبر علی خان، جو کل ہند مرکزی مشاورتی س اغذیہ کے ایک رکن ہیں، حال ہی میں اس مجلس ہ اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی تشریف لئے گئے ہے - وہاں انہوں نے ایک صحافتی بیان جاری کیا جس یں حکومت حیدرآباد کی غذائی پالیسی کی اہم خصوصیات ی وضاحت کی گئی ہے۔اس بیان کا متن حسب ذیل ہے -

”گریگری کمیٹی،، کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان میں تقریباً تمام صوبوں اورریاستوں نے اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی کو اپنے غذائی نظم و نسق کا بنیادی اصول قرار دیا ہے - لیکن حیدرآباد نے قیمتوں پر نگرانی کے احکام جس طریقہ سے نافذ کئے اس کا علم بقیہ ہندوستان کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا کیونکہ اس کی بعض خصوصیات ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں میں بھی اہمیت رکھتی ہیں -

دیہی کمیٹیاں

جب یہ طے پایا کہ حکومت زرعی پیداوار کے مرکز یعنی دیہات میں راست کاشتکار سے غلہ خریدے تو اسکی وصولی کا کام دیہات کے چار یا پانچ غیر سرکاری اوردو سرکاری اراکین پر مشتمل کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا - ان کمیٹیوں کا کام یہ تھا کہ وہ ہر کاشتکار کی پیداوار کا اندازہ لگائیں اور اس بات کا تعین کریں کہ اسے حکومت کو کسقدر غلہ فروخت کرنا ہوگا - اس طرح مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم میں جبر کے عنصر کو غیر سرکاری اراکین کا تعاون حاصل کرکے کم کیا گیا ہے - حصول غلہ کے خاکہ کی دوسری اہم خصوصیت گوداموں میں غلہ کی تلائی کا انتظام اور کاشتکاروں کو قیمت کی فوری ادائی ہے یہ کام مقامی یونٹوں کے سپرد کیا گیا ہے۔یہ یونٹ مقامی تاجروں یا امداد باہمی کی انجمنوں پر مشتمل ہیں -

انسداد رشوت ستانی

حصول غلہ کی اسکیم کے نفاذ میں غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل حاصل کرنے کا ایک اچھا اثر یہ ہوا کہ چھوٹے عہدہ داروں کے لئے رشوت لینے اور اپنے عزیز و اقارب کی پاسداری کرنے کے مواقع کم ہوگئے ہیں - اس اسکیم کا نظم و نسق جمہوری عناصر کے تفویض کرکے اس کی غیر ہر دلعزیزی کو بے اثر کردیا گیا ہے -

مشینری

غیر سرکاری اراکین کے اشتراک عمل کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی - دیہی کمیٹیوں اور مقامی یونٹوں کے علاوہ ہر تعلقہ میں ہر مستقر ضلع پر اور مرکز میں غذائی مشاورتی مجالس قائم ہیں - مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ نے ایک مجلس عاملہ منتخب کی ہے جس کے اجلاس ہفتہ میں ایک دفعہ ہوتے ہیں - یہ مجلس محکمہ رسد کو پالیسی سے متعلق تمام امور پر مشورہ دیتی ہے - قیمتوں کا تعین کرنے یا ان پر نظر ثانی کرنے کے معاملہ میں مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے اراکین کے علاوہ مخصوص تجارتی مفادات سے مشورہ کیا جاتا ہے - راتب بندی کے علاقوں میں فراہم کئے جانے والے غلہ کی نوعیت کی جانچ کرنے کے لئے غیر سرکاری اراکین اور تاجروں پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قایم ہے -



شہزادی نیلوفر " ہفتہ دودھ ،، کی منتظمین کے ساتھ ۔ شہزادی صاحبہ کی بائیں جانب دیوان بہادر آرواملوآئنگار صدر المہام طبابت کھڑے ہوئے ہیں۔

حیدرآباد کی مثال

غذائی نظم و نسق میں غیر سرکاری اراکین کا اشتراک عمل حاصل کرنے سے ایک نہایت خوشگوار نتیجہ برآمد ہوا ہے اور اس کا امکان ہے کہ اس معاملہ میں حیدرآباد ہندوستان کے دوسرے حصوں کے لئے باعث تقلید بن جائے میرا اشارہ اس تجویز کی طرف ہے جس کی رو سے اجناس خوردنی کے حصول اور تقسیم کے لئے تحریک امداد باہمی سے استفادہ کیا جائے گا۔

ماہرین معاشیات ہمیں یہ بتلاتے رہے ہیں کہ کاشت کار کی حالت سدھارنے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسے زیادہ سے زیادہ امداد دی جائے۔ " لنلتھگو رپورٹ ،، " سنٹرل مارکٹنگ کمپنی رپورٹ ،، اور حالیہ " بمبئی پلان ،، سے اس خیال کی مزید تائید ہوتی ہے۔ معمولی حالات میں کاشتکار کو امداد باہمی کی کسی انجمن میں شریک ہونے اور اجتماعی طور پر اپنی پیداوار فروخت کرنے کی ترغیب دینا آسان نہ تھا۔ خود اس کا جمود اور اس کے طبقہ کی عام بے حسی اور یہ واقعہ کہ وہ گاؤں کے بنئے کو (جس پر اس تحریک سے ضرب لگتی ہے) نا خوش کرنے کی جرات نہیں کرسکتا اس اسکم کی کامیابی کے راستہ میں حائل تھا۔ مفاجاتی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت حیدرآباد نے اپنے غذائی نظم و نسق کو امداد باہمی کی بنیادوں پر قایم کیا اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو ایک مستقل ادارہ کی حیثیت سے برقرار رکھنے کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ادارہ اپنی موجودہ شکل میں نہیں بلکہ "حیدرآباد کواپریٹیو کارپوریشن

ذیل میں اس اسکیم کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے :—

ہر موضع میں ایک غلہ گودام ہوگا ان غلہ گوداموں میں کاشتکار کی طرف سے حکومت کو فروخت کردہ غلہ کا آٹھواں حصہ جمع کیا جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں موضع کی "لیوی" کا آٹھواں حصہ چھوٹے کاشتکاروں اور مزدوروں کے فائدہ کے لئے خود موضع میں محفوظ رہے گا۔ اس کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ موضع کے غریب اور حاجتمند طبقوں کو اپنی ضرورت کے تحت تخم یا غذا حاصل کرنے کے لئے بنئے کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ غلہ گودام انہیں ایسی شرح سود پر غلہ دیگا جو ساہوکار کی شرح سود سے بہت کم ہوگی۔ جب ایک مرتبہ غلہ گودام مضبوط بنیادوں پر قایم ہو جائیں گے دیہی آبادی کے ایک بڑے حصہ کو پیشہ ور ساہوکار کے پنجوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ غلہ گودام امداد باہمی کی تعلقہ واری انجمنوں سے ملحق ہونگے۔ ۲۵ یا ۳۰ مواضعات کے ہر حلقہ میں تعلقہ واری انجمن کی ایک شاخ ہوگی۔ اگرچہ ان انجمنوں کی حیثیت مختلف الاغراض انجمنوں کی ہوگی لیکن ان کا خاص کام تعلقہ کی زرعی پیداوار کو فروخت کرنا اور اس بات کا تیقن کرنا ہوگا کہ کاشتکار کو اس کی محنت کا معقول معاوضہ ملے۔



دودھ دینے والی مویشیوں کی نمائش میں جو "ہفتہ دودھ" کے سلسلہ میں ترتیب دی گئی تھی پہلا انعام پانے والی بکری

کی حیثیت سے باقی رہے گا اور امداد باہمی کی انجمنوں کے ایک وسیع جال کا جن کی جڑیں ممالک محروسہ کے چھوٹے سے چھوٹے موضع میں بھی پھیلی ہوئی ہونگی مرکزی یا عمودی ادارہ ہوگا۔

ذخائر صارفین

صارفین کے ذخائر کو بھی ایسے ہی اصولوں پر منظم کرنے کی تجویز ہے۔ یہ راست پیدا کنندوں کی انجمن سے کاروبار کریں گے اور اس طرح درمیانی آدمی کے منافع کا

ایک حد تک خاتمہ کردیا جائے گا ۔ پیدا کنندہ اور صارف دونوں کو اس اسکیم سے جو فائدہ پہونچے گا اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ صارفین کی دی ہوئی رقم کا صرف (۴۰) فی صد حصہ پیدا کنندوں کو پہونچتا ہے مابقی (۶۰) فی صد حصہ درمیانی آدمی کے جیبوں میں جاتا ہے اس اسکیم کے تحت اس رقم کو پیدا کنندوں اورصارفین کے درمیان دونوں کے مستقل فائدہ کےلئے آسانی سے تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ حیدرآباد کے غذائی نظم و نسق کا یہ ہے وہ پہلو جسے کاشتکار کے تمام بھی خواہ پسندیدہ نظروں سے دیکھیں گے اور میری یہ دلی خواہش ہے کہ اس نظام کو تمام ہندوستان میں اختیار کیا جائے تا کہ ہم ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور ایک دوسرے کی اخلاقی امداد کریں ۔

تعلقہ واری انجمنوں کو مرکزی ادارہ یعنی ” حیدرآباد کوآپریٹو کارپوریشن ،، سے ملحق کیا جائے گا ۔

ترقی پسند تدابیر

میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ حیدرآباد نے ایک ایسے سماج میں ترقی پسند معاشی تدابیر اختیار کی ہیں جس میں ہمیشہ سے کاشتکاروں کے بہترین مفادات کے منافی عناصر کو غلبہ حاصل رہا ہے ۔

غذائی محکموں کی برقراری

غذائی مسئلہ کا ایک اور پہلو جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں عوام کو ایسی قیمتوں پر مقوی اور صحت بخش غذا فراہم کرنے کی ضرورت ہے جوان کی استطاعت سے باہر نہ ہوں ۔ جنگ کے آغاز پر یہ انکشاف ہمارے لئے حیرت و پریشانی کا باعث ہوا کہ ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود ہندوستان غذا کے معاملہ میں خود مکتفی نہیں ہے ۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو اپنے ما بعد جنگ منصوبوں میں مناسب اہمیت دیں ۔ میں یہ تجویز کرونگا کہ تمام ہندوستان کے غذائی محکموں کو ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کےلئے مستقل طور پر قایم رکھا جائے ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۵)

ما بعد جنگ توسیع

” ہمیں ہندوستان میں بھی اس زبردست تحریک میں عملی حصہ لینا چاہئے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ہماری نئی اسکیمیں جن میں سے چند کو حکومت منظور کرچکی ہے صحیح سمت میں صحیح اقدام ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ جنگ کے بعد کے سالوں میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں صنعت و حرفت کی مزید توسیع ہوگی ۔ مستقبل قریب میں ہمیں ملک کی اس اہم ضرورت کی تکمیل کےلئے ایسے نوجوان مردوں اور عورتوں کی کثیر تعداد درکار ہوگی جوابتدائی کارکنوں کی سی بصیرت اور حوصلہ کے حامل ہوں ۔ یہاں ایسے مواد کی کمی نہیں ہے جسے حسن کار اپنے کام کی تفہیم اور مقصد کی توضیح کیلئے نفع بخش طور پر استعمال نہ کرسکتا ہو ۔ اس کے علاوہ ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ اعلی حضرت خسرو دکن و برار جیسے فرمانروا ہمارے حکمران ہیں جو ان اسکیموں کو جن سے تنظیم و تعمیر جدید کے نئے دروازے کھول گئے ہیں دریا دلی کےساتھ منظوری عطا فرما کر رعایا کی فلاح و بہبود میں شخصی دلچسپی لیتے ہیں ۔ ،،

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

جون سنہ ۱۹۴۵ع - امرداد سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ اشیاء تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور دالوں کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - البتہ پیاز اور آلو کی قیمتوں میں ہ کی وجہ سے دوسری اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا - اس طرح تمام اشیاخوردنی کے اشاریہ میں ۴ اریہ اضافہ ہوا -

روغن دار تخم ، اشیاء تعمیر اوردوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۸، ۴ اور ۳۶ اریہ اضافہ ہوا لیکن نباتاتی تیل اور کھال اورچمڑے کے اوسط اشاریوں میں ۱۱ اور ۱۶ اعشاریہ کمی ہوئی - خام اور ساختہ کپاس کے بازار میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی -

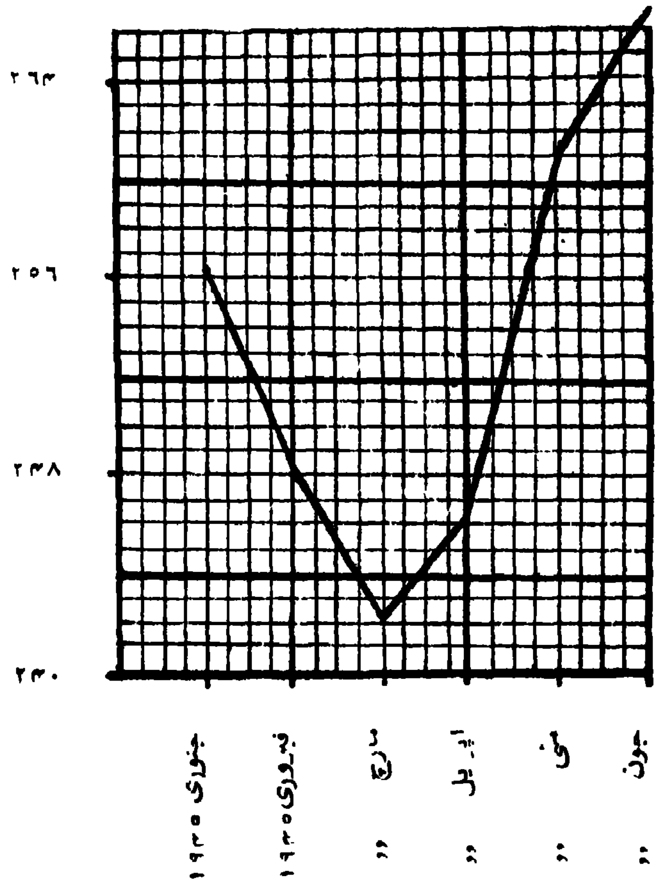
تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریوں میں ۶ اعشاریہ اضافہ ہوا - زیر تبصرہ مہینہ میں عام اشاریہ ۲۶۶ اعشاریہ تھا کے مقابلہ پچھلے مئی میں یہ ۲۶۱ اعشاریہ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع مئی سنہ ۱۹۴۵ع اور جون سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۵۱	۰۰	+۲۸
دالیں	۶	۱۹۷	۱۹۷	۲۱۵	۰۰	−۱۸
شکر	۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۲	۰۰	−۹
دوسرے اغذیہ	۱۶	۲۶۳	۲۴۷	۲۱۶	+۱۶	+۴۷
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۵۲	۲۴۸	۲۲۰	+۴	+۳۲
روغن دار تخم	۵	۲۶۰	۲۵۲	۲۳۹	+۸	+۲۱
نباتاتی تیل	۴	۲۶۲	۲۷۳	۲۷۴	−۱۱	−۱۲
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۵۸	۰۰	−۶۸
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۹	۳۴۵	۲۹۰	−۱۶	+۳۹
اشیاء تعمیر	۸	۲۸۲	۲۷۸	۲۷۳	+۴	+۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۹۹	۲۶۳	۲۴۷	+۳۶	+۵۲
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۰	۲۷۴	۲۷۵	+۶	+۵
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۶	۲۶۱	۲۴۷	+۵	+۱۹

اگست سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کے عام اشاریوں کی حساب سے جون سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۹ تھا۔

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں جنوری سنہ ۱۹۴۵ع سے جون سنہ ۱۹۴۵ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔



نرخ چلر فروشی

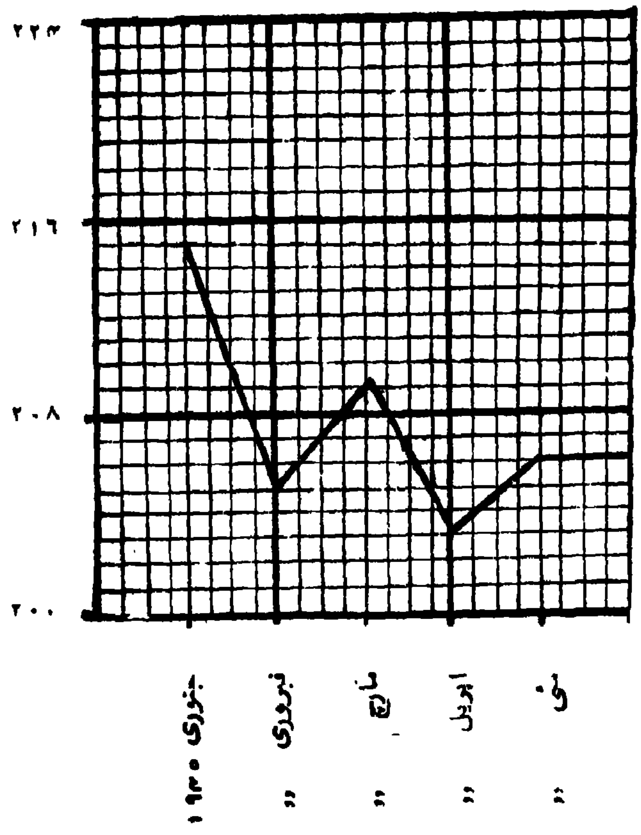
زیر تبصرہ مہینے میں پانچ اشیاء یعنی دھان (قسم اول و دوم) راگی تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ اور موٹا چاول اور باجرہ کی قیمتوں میں کمی ہوی۔دوسری اشیاء کی قیمتیں حسب سابق قائم رہیں۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے۔

اشیاء		اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابت	
			جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع
موٹا چاول	..	۳ - ۷	۲ - ۳	۱ - ۳	۲۳۰	۲۳۵
دھان	..	۱۲ - ۱۴	۳ - ۰	۰ - ۰	۲۸۴	۲۷۸

گیہوں	۰۰	۵-۷	۷-۲	۷-۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰۰	۰-۱۰	۸-۵	۸-۵	۱۸۲	۱۸۲
باجرہ	۰۰	۸-۱۰	۱۲-۵	۷-۵	۱۸۳	۱۹۳
راگی	۰۰	۵-۱۱	۱۲-۵	۴-۶	۱۹۷	۱۸۱
مکئی	۰۰	۱۳-۱۰	۸-۵	۹-۵	۱۹۷	۱۹۴
چنا	۰۰	۱۰-۷	۱-۴	۰-۴	۱۸۷	۱۸۷
تور	۰۰	۱-۱۰	۲-۶	۵-۶	۱۶۳	۱۵۹
نمک	۰۰	۱۳-۸	۴-۶	۶-۶	۱۴۱	۱۳۸
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۲۰۶	۲۰۶

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری سنہ ۱۹۴۵ع سے جون سنہ ۱۹۴۵ع تک، اہم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :-

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		جون سنه ۱۹۴۵ع	جون سنه ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۱۹۲۷۰	۱۰۵۳۷
آٹا	..	۹۹	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۱۰۲۹	۳۷۸۴۲
جوار	..	۲۳۵۴۹	..
باجرہ	..	۲۱۶۲	۳۳۶
راگی	..	..	۶۳
ماش	..	۵۱۳	۳۲۶
چنا	..	۳۶۴۲	۲۲۶۸
گھی	..	۱۱۲ من	۲۴۷ من
چاء	..	۱۱۱۲	۱۳۷
شکر	..	۱۵	..

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اورکمترین نرخ علی الترتیب ۹۷ روپے اور ۹۲ روپے ۱۲آنے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اورکم ترین نرخ ۱۵۷ روپے اور ۱۰۴ روپے فی صد تولہ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جون اور مئی سنه ۱۹۴۵ع اور جون سنه ۱۹۴۴ع کی کلدار شرح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جون سنه ۱۹۴۵ع	۱۲۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۳	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
مئی سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۲-۰
جون سنه ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۲-۶

شیر مارکٹ

جون سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامسری نوٹ اور سر برآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔۔

تفصیلات		جون سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات		
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد	۱۱۰ - ۱۵
,, ,,	۳ فی صد	۱۰۳ - ۱۲
,, ,,	۳ ½ فی صد	۱۰۰ - ۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰ - ۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۲۶ - ۰
ریلوے		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۵۰۲ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۳۰ - ۰
,, ,,	۲ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۵۱۰ - ۰
پارچہ جات		
اعظم جاھی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۹۰ - ۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ روپیہ کلدار)	۶۹۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی	(۱۰۰۰ ,, ,,)	۳۳۲۰ - ۰
محبوب شاھی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۷۰۵ - ۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۲۹۶ - ۰
شکر		
نظام کارخانہ شکرسازی معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۵ - ۸
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸ - ۰
سالارجنگ کارخانہ شکرسازی	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰ سکہ عثمانیہ)	۱۶ - ۱۲
کمیکلز		
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ ادا شدہ ۸ سکہ عثمانیہ)	۵ - ۱۲
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۹ - ۳
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۴ - ۰
متفرق		
آلوین میٹل ورکس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۱ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۸۳ - ۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۳ - ۸
وزیر سلطان ٹوباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۵ - ۱۲

کپاس

جون سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۹۸۰۳ گٹھے کپاس پریس کی گئی ۔ اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع اور جون سنہ ۱۹۴۴ع میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب ۱۲۱۰۵ اور ۱۲۲۶۹ تھی۔

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۳٫۳۶ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔ اس کے بر خلاف مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۴۰۰۷ لاکھ پونڈ اور جون سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۶۰۰۲ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا ۔

ساختہ کپاس

اس مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۲۰۳۰۷ لاکھ گز رہی ۔ اسطرح مئی سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں ۳۵۰۱ لاکھ گز کا اضافہ اور جون سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں ۷۴۰۲ لاکھ گز کی کمی ہوئی ۔

زیر تبصرہ مہینے میں ۱۹۰۲۵ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع اور جون سنہ ۱۹۴۴ع میں تیار کردہ سوت کی مقدار علی الترتیب ۱۸۰۸۹ لاکھ پونڈ اور ۲۲۰۴۴ لاکھ پونڈ تھی ۔

کپاس کی بر آمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے برآمد شدہ کپاس کی مقدار بتلائی گئی ہیں ۔

نوعیت	ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
	جون ۴۵ع	جون ۴۴ع	جون ۴۵ع	جون ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی) ..	۲۶۴۰۲	۱۵۰۶۰	۲۰۱۴	۱۳۱۷
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے) ..	۲۴۲	۱	۳۵۴۷	۵۸۱۷
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا ..	۶	..	۱۶	۱۷۸
جملہ ..	۲۶۶۵۰	۱۵۰۶۱	۵۵۷۷	۷۳۱۲
گٹھوں کی مجموعی تعداد (فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ) ..	۱۵۹۹۰	۹۰۳۷	۳۳۴۶	۴۳۸۷

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کار خانوں میں ۱۸٫۸۹۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے ۔ اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۷٫۰۷۷ گروس ڈبے اور جون سنہ ۱۹۴۴ع میں ۲۳٫۴۸۶ گروس ڈبے تیار ہوئے تھے۔

سمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی پیداوار ۱۴,۲۹۰ ٹن رہی۔ اس کے مقابلے میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۰,۶۷۳ ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۷,۰۸۲ ٹن سمنٹ تیار ہوئی۔

جون سنہ ۱۹۴۵ع اور سنہ ۱۹۴۴ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں تیار شدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ہیں:—

اشیاء	اکائیاں	جون ۴۵ع	مئی ۴۵ع	جون ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ جون ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ مئی ۴۵ع
پارچہ ..	گز	۵۲۳۰,۵	۴۸۷۹,۳	۵۴۷۷,۹	−۲۴۷,۴	+۳۵۱,۲
سوت ..	پونڈ	۱۹۲۵,۶	۱۸۸۹,۲	۲۲۴۵,۰	−۳۱۹,۴	+۳۶,۴
سمنٹ ..	ٹن	۱۴,۲	۱۰,۶	۱۷,۵	−۳,۳	+۳,۶
دیا سلائی ..	گروس ڈبے	۱۸,۸	۱۷,۰	۲۳,۴	−۴,۶	+۱,۸
شکر ..	ہنڈرڈویٹ		اعداد دستیاب نہیں ہوئے			

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیاں قائم ہوئیں۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۵ف کے [illegible] شدہ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۹ تھی۔

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں سرکارعالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۱۴,۳۴ لاکھ روپیہ اور ۸,۲۷ لاکھ روپیہ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ آمدنی ۴۴,۰ لاکھ روپیہ اور ۷,۰۰ لاکھ روپیہ تھی۔

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے جملہ ۲۱,۲۱ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی۔ اس کے برخلاف جون سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲,۴۰ لاکھ روپیہ تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۷,۰۹,۳۸۹ اور ۱۶,۹۲,۷۸۰ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۴,۰۳,۰۶۷ مسافروں نے اور بسوں سے ۱۵,۴۳,۷۵۴ مسافروں نے سفر کیا۔

حیـ
سرہو
وزیر۔



اس طریقہ سے دھونیسے پٹکے جانے کے
نقصان سے بچاؤ ہوتا ہے
کپڑوں میں چھید، ان کا پھٹنا یا اُدھیڑ جانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لئے پٹکنے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا
1
ان نمبرشدہ تصویروں کو دیکھئے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑے کو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے (۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا جو کنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو اچھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کے ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جائے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھر پور ہے دور کر دیجئے۔ سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے رہیں۔
2
3
4
SUNLIGHT SOAP
سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے
S. 74-88 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد



حیدرآباد کی مابعد جنگ ترقی
زرعی پیداوار کی [illegible]

جلد ٦ ... شمارہ ٢
[illegible] سنہ ۱۳۵۵ف [illegible] دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات، حیدرآباد دکن

ضامین

نومبر سنہ ۱۹۴۵ء

		صفحہ
	..	۱
	..	۴
	..	۹
کوششیں	..	۱۲
	..	۱۶
	..	۲۴
		۲۶
	..	۲۸

ظہار ہوا ہے یا جو نتائج
می طور سے حکومت
ان ہونا ضروری نہیں ۔

ملع عادل آباد

*1



لہٰذا جلد کی صحت کے لئے ہمیشہ رکسونا صابون سے غسل کیجئے۔

رکسونا بچہ کے لئے ...

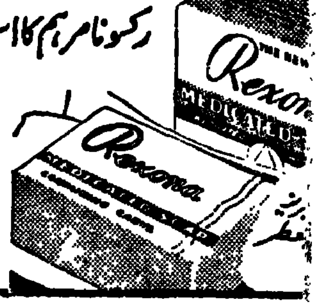
رکسونا کا جھاگ اس قدر ملائم اور آرام دہ ہے کہ وہ بچہ کی نازک جلد کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے اور



یہ یاد رہے کہ رکسونا میں کیڈل بچہ کی جلد کو خارش اور کھجلی سے محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی اس کی سفارش کی ہے۔

★ رکسونا میں کیڈل ایک خاص جراثیم کش شفا بخش اور روغنوں کا مرکب ہوتا ہے جس کا جلد کی صحت پر زبردست اثر ہوتا ہے۔ سائنسدان بھی کیڈل کی صحت بخش اور حفظان تاثیر کی وجہ سے اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے۔ دردمل، سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چھپے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی ٹکونی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔



RP. 27-23 UD

فہرست مضامین

دے سنہ ۱۳۵۵ف — نومبر سنہ ۱۹۴۵ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
حیدرآباد کی مابعد جنگ ترقی	۳
زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ ..	۹
عوام میں ہوابازی کو مقبول بنانے کی کوششیں ..	۱۲
حیدرآباد میں مقامی حکومت	۱۶
فصلی سال نو کا آغاز	۲۴
بین الاقوامی معاملات کا ہندوستانی ادارہ	۲۶
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ ..	۲۸

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

آبشار پین گنگا ۔ ضلع عادل آباد


اور اُس نے لائف بوائے کی عادت سیکھ لی ہے
اگرچہ وہ کھلونوں سے کھیل رہا ہے پھر بھی وہ اپنے دست دماغ کو بہتر بنا رہا ہے اور ہوشیار بن رہا ہے۔ اُسکی ماں
دیکھ رہی ہے اور جانتی ہے کہ ایک عادت جو اُس نے اُس سے سیکھی ہے وہ کھیل میں بھی اُس کی حفاظت
کرتی ہے ۔ یعنی لائف بوائے صابن کا روزانہ استعمال جو میل کے اُس خطرہ سے
جو گھر اور کھلونوں میں بھی موجود ہے، اُسے محفوظ رکھتا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
L 80-23 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — دے سنه ۱۳۵۵ ف - نومبر سنه ۱۹۴۵ ع — شماره ۲

احوال و اخبار

مابقه فوجیوں کے لئے روزگار کا انتظام - هندوستان اور بیرون هند کی تمام
وسری حکومتوں کی طرح حکومت سرکارعالی جن اهم مسائل سے دو چار هے ان میں سے ایک مسئله فوج سے علحده کئے هوئے اشخاص اور ان کارکنوں کے لئے روزگار فراهم کرنے سے متعلق هے جو مختلف قسم کے جنگی کام میں مصروف هے هیں - اگرچه حکومت اس مسئله سے بے خبر ہیں تھی تاهم یه ماننا پڑیگا که مشرق کی جنگ جس رامائی تیزی کے ساتھ اختتام کو پهونچی اس کی وجه سے ه مسئله کسی حد تک قبل از وقت پیدا هوگیا هے۔

بهر حال یه امر موجب طمانیت هے که جنگ ختم هونے سے بہت پہلے هی حکومت حیدر آباد نے امکانی حالات کی پیش بندی کرتے هوئے بعض بعد جنگ مسائل سے نبٹنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی تھیں - ایک مکمل محکمه نظم ما بعد جنگ اور معتمدی لیبر کے تحت ایک ''امپلائمنٹ کسچینج،، اور ایک ''امپلائمنٹ بیورو،، قائم کیا جاچکا هے ه ظاهر هے که غیر فوجی پیشوں میں فوج سے علحده شده شخاص کو جذب کرنے اور عام بے روزگاری کو دور کرنے ی اسکیمیں صرف اسی وقت مرتب اور مکمل کی جاسکتی ہیں جب ایسے لوگوں کی تعداد ، قابلیتوں اور رجحانات کے متعلق قطعی معلومات حاصل هوں - اس لئے حکومت یک ایسی اسکیم پر غور کررهی هے جس کے تحت ایک فتر نظامت '' ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ ،، کا قیام اور تین سیول لیبر کور، (Civil Labour Corps) یا 'یونٹ، ، تشکیل پیش نظر هے تاکه فوج سے علحده کئے هوئے پاهیوں ، کاریگروں اور جنگی کام کرنے والے دوسرے اشخاص کے لئے غیر فوجی زندگی میں روزگار فراهم کیا جائے۔

تجویز هے که اس مسئله کے مختلف پہلوؤں سے باقاعده طور پر نبٹنے کے لئے دفتر نظامت '' ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ،، کو مندرجه ذیل چار شعبوں میں تقسیم کیا جائے -

(۱) شعبه ''امپلائمنٹ اکسچینج،، اور اعداد و شمار (حیدر آباد ریجینل امپلائمنٹ اکسچینج)

(۲) شعبه امپلائمنٹ

(۳) شعبه تربیت فنی و انتخاب پیشه اور

(۴) شعبه فلاح و بہبود و نشر و اشاعت

شعبه امپلائمنٹ اکسچینج و اعداد شمار کے تحت چار علاقه واری ادارے هونگے - ایک حیدر آباد میں اور تین صوبائی مستقروں پر -

جیسا که بتایا جاچکا هے که دفتر نظامت '' ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ،، کے ساتھ ساتھ تین ''سیول لیبر کور،، یا یونٹ قائم کئے جائیں گے - ان میں سے هر یونٹ (۱۰۰۰) اشخاص پر جن میں عہده دار بھی شامل هیں مشتمل هوگا اور اس میں صرف وهی لوگ شریک کئے جائیں گے جو فوج سے علحده هوئے هیں - اس طرح (۳) هزار سے زاید ماهر اور غیر ماهر اشخاص کو فوری روزگار مل سکیگا -

یہاں اس امر پر زور دینے کی ضرورت نہیں که فوج سے علحده کئے هوئے اشخاص کو غیر فوجی پیشوں میں جذب کرنے کے لئے حکومت کی اختیار کی هوئی یا کی جانے والی مختلف تدابیر کی کامیابی کا دارومدار تمام متعلقه افراد اور اداروں کی تائید و اشتراک عمل پر هوگا - همیں امید هے که اس معامله میں حکومت کے ساتھ زیاده سے زیاده تعاون کیا جائے گا -

* * * *

ترقی پسند موازنہ - ریاست کے سال رواں کے موازنہ کی نمایاں خصوصیت اس کی ترقی پسندی ہے۔

موازنہ کی تجاویز ریاست کی بعد جنگ ضروریات کے متعلق حکومت کے گہرے احساس کی آئینہ دار ہیں - نہ صرف تمام قومی تعمیری محکموں کی اضافہ شدہ سرگرمیوں کے لئے بلکہ جنگی حالات کی وجہ سے ناگزیر طور پر ملتوی کئے ہوئے کاموں کی تکمیل کے لئے بھی فیاضانہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ سال رواں مصارف سرمایہ میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ان کی مقدار ۹۱٫۶۳ لاکھ روپے تھی لیکن اس سال یہ ۲۲۱٫۰۵ لاکھ روپے ہوگئی - اس سے حکومت کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ معاشیات زمانہ جنگ کو معاشیات زمانہ امن میں تبدیل کرنے کیلئے راستہ ہموار کیا جائے ۔

تجویز ہے کہ مصارف سرمایہ کے ایک معتدبہ حصہ کی تکمیل مختلف محفوظات سے کی جائے جن میں مد محفوظ ترقیات مابعد جنگ شامل ہے - اس مد کے تحت آمدنی کا اندازہ ۲۴۵٫۴۳ لاکھ روپے اور خرچ کا اندازہ ۱۲۸٫۷۳ روپے کیا گیا ہے - یاد ہوگا کہ پچھلے سال کے موازنہ کے تخمینوں میں تجویز کی گئی تھی کہ ۵۵٫۱۶ لاکھ روپے کی حد تک اخراجات کی پابجائی جمع شدہ سرمایوں اور محفوظات سے کی جائے - لیکن درحقیقت ان مدات سے ۸۰٫۰۷ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ۔

کم و بیش مستقل نوعیت کے کاموں کی تکمیل کے لئے سابق میں جمع کردہ محفوظات کو جزوی طور پر استعمال کرنے کے اصول پر شاید ہی کوئی اعتراض کیا جاسکے - مصارف سرمایہ کا ذکر کرتے ہوئے کیفیت موازنہ میں لکھا ہے :- ”چونکہ سررشتہ جات تعلیمات طبابت زراعت اور قومی تعمیر کے دوسرے محکموں کی اسکیمیں حکومت کے مابعد جنگ تنظیم کے خاکوں کا جزو ہیں اور اس کا امکان ہے کہ ان پر کثیر مصارف عاید ہوں جنکی پابجائی کسی ایک سال کے معمولی محاصل سے نہیں کیجاسکتی اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ عمارات وغیرہ کی تعمیر کے جملہ مصارف کو سرمایہ سے اور دیگر غیرمتوالی اخراجات کو جو تجربہ خانوں کے ساز و سامان ، کالجوں ، مدارس اور اقامت خانوں کے فرنیچر اور دوسرے ضمنی امور پر لاحق ہوں مد محفوظ ترقیات مابعد جنگ سے برداشت کیاجائے “۔

سال رواں کے موازنہ کو اشاعت کے لئے جاری کرنے کی غرض سے جو صحافتی کانفرنس طلب کی گئی تھی اس میں آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر سے جنہوں نے موازنہ پیش کیا تھا سوال کیا گیا کہ کیا جمع کردہ سرمایوں اور محفوظات سے اخراجات کے ایک حصہ کی پابجائی کرنا صحیح اصول عمل ہے - اس کے جواب میں نواب صاحب نے فرمایا کہ اس معاملہ میں حکومت کی اختیار کردہ حکمت عملی کسی طرح بھی مالیات عامہ کے مسلمہ اصولوں کے منافی نہیں ہے - نواب صاحب نے وضاحت فرمائی کہ جو مصارف کسی خاص سال کے محاصل پر عاید نہ کئے جاسکتے ہوں اور جنھیں متعدد سالوں تک برداشت کرنا پڑے ان کی تکمیل بجا طور پر محفوظات سے کیجاسکتی ہے جو اسی مقصد سے جمع کئے جاتے ہیں -

* * * *

امداد باہمی کی برکات - انسانی سرگرمی کے کسی شعبہ میں مشترکہ جد وجہد کے جو عظیم الشان نتائج نکل سکتے ہیں ان کا اظہار حیدرآباد پروڈنشیل کواپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بنک (Hyderabad Prudential Co-operative Central and Urban Bank) کے اس شاندار کارنامے سے ہوتا ہے جو اس نے معاشرتی میدان میں انجام دیا ہے - یہ ادارہ جس کا حال ہی میں جشن سیمین منایا گیا اس غرض سے قائم کیا گیا ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو ساہوکار کے پنجہ سے نجات دلائی جائے - اس ادارہ کی ابتدا (۶) ہزار روپے کے معمولی سرمایہ سے ہوئی - اس نے اپنے محدود وسائل کے منصفانہ استعمال کی بدولت اپنے موقف کو مستحکم بنالیا ہے - اسکا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ اس بنک کے محفوظات (۸۴) ہزار روپے تک پہونچ گئے ہیں اور اسکا ادا شدہ سرمایہ دیڑھ لاکھ روپے ہے -

اس ادارہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اسکی سرگرمیاں زیادہ تر چھوٹے کاشتکاروں تک محدود ہیں - اس

واقعہ کا اظہار دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس بنک نے دس ہزار سے زیادہ قرضے دیئے جن میں سے (۸۵) فیصد سے زائد قرضوں کی مقدار ایک ہزار سے کم تھی ۔

اس بنک کے جشن سیمین کی صدارت فرماتے ہوئے ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے مجلس انتظامی کو مبارکباد دی کہ اس نے بنک کا کاروبار نہایت کارکردگی اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا ۔ یہ واقعہ کہ یہ ادارہ کم شرح سود پر قرض دیکر اور بنک کاری کی سہولتیں مہیا کرکے عوام کی حالت کو سدھارنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس کے منتظمین کے بے لوث کام کا شاہد ہے ۔ ہز اکسلنسی کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ یہ بنک ریاست کے محکمہ امداد باہمی سے اشتراک عمل کرتے ہوئے کام کررہا ہے ۔ حکومت سرکار عالی ممالک محروسہ میں تحریک امداد باہمی کی توسیع کو جو اہمیت دے رہی ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ یہ بات تسلیم کی جا چکی ہے کہ اگر ہم اپنے نظام معیشت میں امداد باہمی کے اصولوں کو شریک کریں اور ذاتی نفع پر زور نہ دیں تو ہمارے بہت سارے معاشی اور سماجی مسائل حل ہوجائیں گے ۔ ریاست میں امداد باہمی کی تنظیم جدید کے لئے حکومت کی حالیہ منظور کردہ اسکیم میں اسی مقصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے ۔

* * * *

اخبار نویسوں کا دورہ حیدرآباد ۔ حکومت سرکار عالی کی دعوت پر بیرونی اور برطانوی ہند کے اخبار نویسوں کا ایک وفد پانچ دن کے دورہ پر حیدرآباد آیا تھا اس سے انہیں شخصی طور پر حکومت حیدرآباد کی ان تدابیر کو دیکھنے کا موقع ملا جو رعایا کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے اختیار کی جارہی ہیں ۔ وفد کے اراکین گندہ محلوں کی صفائی کے سلسلہ میں مجلس آرائش بلدہ کے عمدہ کام سے خاص طور پر متاثر ہوئے ۔ انہوں نے دلچسپی کے جن مقامات کا معائنہ کیا ان میں الکمیٹ کا جامعاتی شہر بھی شامل ہے ۔ جامعہ عثمانیہ کی عمارات کی وضع — جو ہندو اور مسلم طرز تعمیر کا خوشگوار امتزاج ہے — نیز اسکے احاطوں میں دی جانے والی تعلیم کی نوعیت اور طلباء کے نظم و ضبط نے مہمانوں سے خراج تحسین حاصل کیا ۔ یہاں اس امر کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ جامعہ عثمانیہ کا تجربہ اس ملک میں ایک ہندوستانی زبان کے ذریعہ اعلی تعلیم دینے کی پہلی کامیاب — اور ابھی حدتک واحد — کوشش ہے ۔

نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات کے نام ایک وداعی پیام میں وفد کے قائد مسٹر جی وی کرپاندھی نے لکھا ہے ۔ ''میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے جنہوں نے آپ کی مہمان نوازی سے استفادہ کیا ہے اس تمام زحمت کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے ہمارے قیام کو خوشگوار اور مفید بنانے کے لئے اٹھائی ہے ۔ میں ممنون ہونگا اگر آپ حکومت حیدرآباد کے ان متعدد عہدہ داروں کو ہمارا شکریہ پہنچا دیں جنہوں نے ہم سے ملاقات کرنے اور ہمیں ریاست کی ترقی سے متعلق سرگرمیوں کو واقف کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ برطانوی ہند کے بعض حلقوں میں یہ افسوس ناک خیال پایا جاتا ہے کہ ریاستی عہدہ دار صحافت سے بیگانہ رہتے ہیں لیکن حیدرآباد میں ہم نہ صرف یہاں کی شہرہ آفاق مہمان نوازی سے متاثر ہوئے بلکہ صحافت کے نمائندوں کی حیثیت سے ہمیں زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچانے اور ہماری مرضی کے مطابق تمام چیزیں دکھانے کی خواہش اور خلوص نے ہمارے دلوں پر گہرے نقوش مرتسم کئے ہیں ۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم نے اپنے چند روزہ قیام کے دوران میں جو تجربہ اور معلومات حاصل کیں اور جو شخصی روابط پیدا کئے وہ ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہونگے ۔

'' میں آپ سے خاص طور پر استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے سفر کے دوران میں صدر اعظم بہادر (ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک) نے جس شخصی دلچسپی کا اظہار کیا اور ہمیں ریاست کی مابعد جنگ ترقی کی اسکیموں سے واقف کرانے کے لئے جو مواقع فراہم کئے ان کے لئے آپ براہ کرم ممدوح کی خدمت میں ہمارا پر خلوص ہدیہ تشکر پہنچادیں ۔''

حیدرآباد کی مابعد جنگ ترقی

۱۵ سالہ لائحہ عمل پر ۳۵۰ کروڑ روپیہ کے مصارف

ھزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے برطانوی ھند اور بیرون ملک کے صحیفہ نگاروں کے ایک وفد سے غیر رسمی گفتگو کے دوران میں ریاست کی ھمہ جہتی ترقی سے متعلق حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ حوصلہ مند لائحہ عمل کی اھم خصوصیات پر روشنی ڈالی ۔ ھزاکسلنسی نے فرمایا کہ زراعت اور صنعت کی ترقی ، صحت عامہ کی اصلاح اور تعلیم کی توسیع کے لئے ایک جامع خاکہ تیار کیا گیا ھے ۔ اس خاکہ کا خاص مقصد یہ ھے کہ عوام کی قوت خرید اور قومی دولت میں اضافہ کرکے ان کے عام معیار زندگی کو اونچا کیا جائے ۔

اندازہ کیا گیا ھے کہ پہلے ۱۰ سال کے عرصہ میں اس خاکہ پر حکومت کو ۳۴۷،۶۸ روپے صرف کرنے ھونگے ۔

زراعت

حیدرآباد کے " خوشحالی کے خاکہ ،، میں غذا کو ترجیحی مقام حاصل ھے ۔ زراعت ریاست کی آبادی کے ۳۰ فیصد باشندوں کے لئے روزگار ھی مہیا نہیں کرتی بلکہ غذائی پیدا وار کی واحد صنعت ھونے کی حیثیت سے بڑی اھمیت رکھتی ھے ۔ تخمینہ کیا گیا ھے کہ زراعت اورپرورش و نگہداشت مویشیان کو ترقی دینے کی اسکیم پر حکومت کو تقریباً ۲۸،۰۱ روپے خرچ کرنے پڑیں گے ۔ یہ اسکیم متحدہ اقوام کی غذائی اور زرعی کانفرنس اور ھندوستان میں زرعی تحقیقات کی شہنشاھی مجلس کے مشاورتی بورڈ کی سفارشات کے مطابق تیار کی گئی ھے ۔ زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی تدبیر کے طور پر قحط کے منطقہ کے اراضی کی پشتہ بندی ، خشک کاشت کی توسیع ، زرعی تحقیقاتی مرکزوں کا قیام ، وافر مقدار میں سستی کھاد کا انتظام ، قابل کاشت افتادہ اراضی کے وسیع رقبوں کی بازیابی ، مویشیوں کی نسل کی اصلاح اور دودھ کی پیدا وار میں اضافہ اس اسکیم کے اھم اجزاھیں ۔ اسکی ایک نمایاں خصوصیت تعلقہ واری مستقروں میں ۲۰۰ ایکڑ کے رقبوں پر امداد باھمی کے مشترکہ مزرعہ جات کا قیام ھے تاکہ ترقی یافتہ زرعی طریقوں کے عملی اطلاق اور بہتر کاشت کی انجمنوں اور کسانوں کی انجمنوں جیسے مختلف اداروں کے تحت کاشتکاروں کی تنظیم کے نتائج کا مظاھرہ کیا جائے ۔ اس اسکیم کی ایک اور اھم خصوصیت دیہی علاقوں میں زمین گروی بنکوں کے ایک جال کا قیام ھے جنکا مقصد زرعی قرضہ کے بار کو ھلکا کرنا اور کاشتکار کو دیہی ساھوکار کے پنجہ سے نجات دلانا ھے ۔

آبپاشی کی سہولتیں

آبپاشی کی توسیع سے متعلق ما بعد جنگ اسکیم کے تحت ۲۰ لاکھ ایکڑ سے زاید رقبہ کو سیراب کیا جائیگا ۔ انداز



هندوستانی بیرونی اور مقامی صحافت کے نمایندے جنہیں هز اکسلنسی صدر اعظم بهادر اور باب حکومت کے اراکین سے غیر رسمی بات چیت کے لئے حیدرآباد آنے کی دعوت دی گئی تھی ۔ دائیں سے بائیں جانب (پہلی صف) ۔ مسٹر ضمیر صدیقی " ڈان "، مسٹر کار "سیول اینڈ ملٹری گزٹ"۔ هز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بهادر صدراعظم باب حکومت ۔ آنریبل مسٹر زاهد حسین سی ۔ آئی ۔ ای ۔ صدرالمهام فینانس ۔ آنریبل نواب لیاقت جنگ بهادر صدرالمهام تجارت وصنعت۔ مسٹر سیدعلی جواد ڈائرکٹر " پبلک ریلشنس"، ایوان روساء ۔ مسٹر سن " امرت بازار پتریکا " ۔ (دوسری صف) مسٹر مجمدار ایڈیٹران چیف گلوب نیوز ایجنسی۔ مسٹر کرباندھی جائنٹ ایڈیٹر "هندستان ٹائمز " (تیسری صف) مسٹر حبیب الرحمن ناظم تجارت وحرفت۔ مسٹر مرزا نجف علی خان ناظم اطلاعات ۔ نواب معین نواز جنگ بهادر معتمد سیاسیات ونشرو اشاعت ۔ مسٹر عبدالقادر اورینٹ پریس آف انڈیا ۔ (چوتھی صف) مسٹر احمد عبدالله اورینٹ پریس آف انڈیا ۔ مسٹر رابنس رائٹرس اور اسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا اور مسٹر عبدالحفیظ یونائٹڈ پریس آف انڈیا .

کیا گیا ہےکہ تنگبھدرا پراجکٹ اور وادی گوداوری پراجکٹ سے ۹۳ ہزار کیلو واٹ برقی قوت کی تخلیق کے علاوہ ۵ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوگی ۔ ان کار ہائے آبپاشی کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے ۔

صنعتی ترقی

مستقبل قریب میں جن صنعتوں کو فروغ دینے کی تجویز ہے ان میں پارچہ بافی اور تیل کی صنعتیں نمایاں اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ حیدرآباد میں ان صنعتوں کی ترقی کے لئے سازگار حالات پائے جاتے ہیں ۔ یہ ریاست ہندوستان میں کپاس کی پیداوار کا تیسرا سب سے بڑا علاقہ ہے اور کپاس اس کی دوسری اہم فصل ہے ۔ اسی طرح ہندوستان میں روغن دار تخم کی مجموعی پیداوار کا چوتھائی حصہ حیدرآباد میں پیدا ہوتا ہے اور نیل اور اس سے متعلقہ صنعتوں کی معاشی ترقی کے لئے پانی کوئلہ اور قوت محرکہ کی تمام ضروری سہولتیں مہیا ہیں ۔ اس لئے تجویز ہے کہ ۳,۰۴,۵۴۰ تکلوں اور ۱۱۱۷ راچھوں کا اضافہ کرکے پارچہ بافی کی صنعت کی توسیع کیجائے ۔ اسکے معنی چھ نئی گرنیوں کے قیام اور موجودہ گرنیوں کی معاشی اکائیوں میں تبدیلی کے ہونگے ۔ یہ بھی ارادہ ہے کہ تیل کا ایک مرکزی کارخانہ قائم کیا جائے جو سالانہ ۳۰ ہزار ٹن نباتاتی گھی اور تیل تیار کریگا ۔ مستقبل قریب میں جن اسکیموں کو بروئے عمل لانے کی تجویز ہے وہ پلاسٹکس ، کیمیاوی کھاد اور سمنٹ کی پیداوار سے متعلق ہیں جن کے کارخانے گوداوری کے رقبہ ترقیات میں قائم کئے جائیں گے ۔

وادی گوداوری کی اسکیم ترقیات

ایک دور رس اسکیم کے تحت، جسکو اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار نے شرف منظوری بخشا ہے ، وادی گوداوری کے علاقہ کو ترقی دینے کی غرض سے برقابی اور آبپاشی کا ایک مشترکہ پراجکٹ شروع کیا جائیگا ۔ اس علاقہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کے نواح میں اہم دھات اور خام اشیاء وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں ۔ ان سے سمنٹ لوہا اور فولاد ، مصنوعی کھاد ، کیلسیم کار بائیڈ ، پارچہ بافی ، مصنوعی ریشم ، شیشہ سازی اور تیل جیسی صنعتوں کی ترقی میں مدد ملیگی ۔ اس اسکیم کی ایک اہم خصوصیت دریائے گوداوری کے کنارے ایک مثالی صنعتی شہر کا قیام ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا اور نواح میں قائم کردہ صنعتوں کو فروغ دینے کا باعث ہوگا ۔

صحت عامہ کی اصلاح

صحت عامہ کی اصلاح کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی گئی ہے جسکی رو سے صحت عامہ کے اداروں کا ایک جال تمام مواضعات میں پھیلا دیا جائیگا ۔ اسی طرح طبی امداد کی توسیع کے لئے بھی ایسی ہی اسکیم تیار کیگئی ہے ۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ طبی امداد کے ایک ایسے طریقہ کو رواج دیا جائے جو ہر فرد کو طبی سہولت بہم پہنچانے کے علاوہ صحت کی بقا اور امراض کے انسداد کا ضامن ہو ۔ اسکا اساسی مقصد '' انسدادی طبیب ،، اور '' صحت مطلق ،، کا قیام ہے ۔ تاکہ '' صحت کا ڈاکٹر ،، '' امراض کے ڈاکٹر ،، کی جگہ حاصل کرلے ۔ تجویز ہے کہ ہر موضع میں صحت کا ایک مرکز قائم کیا جائے اور طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے دس مواضعات کے ہر گروہ کو ایک وحدت قرار دیا جائے ۔ آخرالذکر وحدت موضع واری، تعلقہ واری، ضلع واری اور علاقہ واری وحدتوں کے ایک سلسلہ کے ذریعہ بالائی ادارہ سے ملحق ہوگی ۔ اس اسکیم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ صحت کے اداروں میں طب کے دیسی طریقوں کو مناسب مقام دیا گیا ہے ۔ صحت کے ۱۶ ہزار کارکنوں کو ابتدائی طبی امداد ، جراثیم کشی اور علاج کے آسان گھریلو طریقوں کی تربیت دیجائیگی تاکہ انہیں صحت کے ان مرکزوں پر متعین کیا جائے جو مواضعات میں قائم کئے جائینگے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ابتدائی پانچ سالوں میں ان اسکیموں پر جنمیں ضلع واری آبرسانی اور ڈرینیج کے خاکے بھی شامل ہیں ۲۳,۱۱ کروڑ روپے صرف ہونگے ۔

تعلیم کی توسیع

تعلیم کے تمام پہلوؤں کی توسیع کیلئے ایک ۱۵ سالہ خاکہ تیار کیا گیا ہے جس پر تخمینہ کے مطابق ۳۵,۸۶

روپے کے زاید اخراجات ہونگے ۔ اس کا مقصد شروع میں ۳۳ فیصد بچوں کے لئے اور بعد میں تدریجی طور پر ریاست کے ہر شہری کے لئے تحتانی تعلیم کا انتظام کرنا ہے ۔ اس اسکیم کی روسے ایک زرعی کالج اور پیشوں کے انتخاب میں رہنمائی کرنے والے ایک ادارہ کا قیام پیش نظر ہے ۔ منجملہ دیگر امور کے اس کا مقصد تحتانی دور میں (اس وقت تعلیم پانے والے دو لاکھ طلباء کے علاوہ) پانچ لاکھ طلباء کے لئے ادنی ثانوی دور میں ۲٫۶۲ لاکھ طلباء کے لئے اور اعلی ثانوی دور میں ۱٫۳۱ لاکھ طلباء کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہونچانا ہے ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس اسکیم کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لانے کے لئے تحتانی مدارج کے لئے ۳۵۳۰۰ اور ثانوی مدارج کے لئے ۲۶۷۰ زاید معلمین کی ضرورت ہوگی ۔ حکومت اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے نوجوان مرد اور عورتوں کو فیاضانہ تعلیمی وظائف دیکر علمی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۱۰ سال کے بعد سے تعلیم کے مجموعی مصارف سالانہ ۷ کروڑ روپے سے کچھ زاید ہونگے ۔

رسل و رسائل کے ذرائع

رفاہ عامہ کے کاموں کا ایک بڑا پروگرام تیار کیا گیا ہے تاکہ جنگ کے زمانہ کی گرم بازاری کے بعد پیدا ہونے والی کساد بازاری کا مقابلہ کیا جاسکے ۔ اندازہ ہے کہ پہلے پندرہ سالوں میں چھوٹی ضلع واری اور دیہی سڑکوں کی تعمیر پر حکومت کے ۷٫۳۸ کروڑ روپے صرف ہونگے اور اسی مدت میں بڑی سڑکوں کی تعمیر پر ۳۲ کروڑ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔

سابق فوجیوں کے لئے روزگار کی فراہمی

ریاست کی آیندہ معاشی خوشحالی کا منصوبہ بناتے وقت حکومت حیدرآباد نے ان ۲۰ ہزار بہادر سپوتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا ہے جنہوں نے جنگ کے مختلف محاذوں پر آزادی کی خاطر لڑائیاں لڑیں ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی ہے اور عنقریب راین پلی میں سابق فوجیوں کی ایک نوآبادی قائم کیجائیگی ۔ یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی نوآبادی ہوگی اور اسکے کاروبار امداد باہمی کے اصولوں پر چلائے جائینگے ۔

تربیت یافتہ اشخاص

ترقیات سے متعلق کسی خاکہ میں فنی اور غیر فنی اشخاص کے لئے مناسب روزگار کے انتظام کے مسئلہ کو حل کرنے کی تدابیر کا شامل ہونا ضروری ہے ۔ اسلئے حیدرآباد کی ما بعد جنگ ترقی کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کے لئے موزون اشخاص کی فراہمی کی غرض سے حکومت نے ۱۶۰ امیدواروں کا انتخاب کیا ہے جنہیں اعلی تعلیم اور فنی او راختصاصی تربیت کے حصول کے لئے بیرون ملک بھجوایا جائیگا ۔

مالیاتی پہلو

ان خاکوں کو عملی صورت دینے کے لئے جس کثیر سرمایہ کی ضرورت ہوگی اسکے بارے میں یہ بتایا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد میں نہ تو خانگی سرمایہ سے ہی پورا کام لیا گیا ہے اور نہ آمدنی کے وسائل ہی خاطر خواہ طور پر استعمال کئے گئے ہیں ۔ محاصل کے بعض راست ذریعوں کے مجوزہ استعمال اور خوشحال طبقوں میں سرمایہ کاری کی عادت کی نشوونما کے پیش نظر حکومت کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے یا ان خانگی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے رقمی سبیل بندی میں کوئی دشواری نہ ہونی چاہئے جنہیں سرکاری منصوبوں کی وجہ سے ترقی کے مواقع حاصل ہونگے ۔

مشینوں کی خریدی

اس پروگرام کو روبہ عمل لانے کے لئے برطانیہ عظمی امریکہ اوران دوسرے ممالک سے بڑی تعداد میں مشینوں کی خریدی لازمی ہوگی جو ہماری ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں ۔ صحیح قسم کی مشینوں اور ان کو چلانے والے کاریگروں کے انتخاب کے لئے تجربہ کار اشخاص کو ان ملکوں میں بھیجنا ہوگا ۔ بیرونی کاریگروں کی خدمات اس وقت

حاصل کیجائینگی جب تک خود حیدرآبادی باشندے متعلقہ فن سے واقف نہ ہو جائیں ۔ اس سلسلہ میں ضروری تدابیر جلد اختیار کی جائینگی ۔

امید اور اعتماد

کسی ملک کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے معاشی منصوبہ بندی زرعی اور صنعتی وسائل کو ترقی دینے کا مسلمہ طریقہ مانی گئی ہے ۔ یقیناً یہ ایک مشکل کام ہے ۔ اسکے لئے معتدبہ مالیاتی وسائل ، آبادی کے تمام طبقوں کا تعاون اور عملی تائید ، موزوں کاریگروں کا وجود ، تعلیمی اور معاشرتی میدان میں ہمہ جہتی ترقی اور رہنے سہنے اور سوچنے سمجھنے کی عادتوں کے صحیح اصولوں پر نشو و نما ضروری ہے ۔ لیکن ہم پست ہمت نہیں ہیں ۔ ہم امید اور اعتماد کے ساتھ ایک ایسے روشن خیال فرمانروا کی مدبرانہ رہنمائی میں اپنی منزل کی طرف بڑھنے کا ایقان رکھتے ہیں جنکو اپنی ریاست کی ترقی اور اپنی رعایا کی خوشحالی کا ہمیشہ خیال رہا ہے ۔

ان منصوبوں کے کامیاب نفاذ کے لئے نہ صرف ریاست کے مالیاتی نظام میں بنیادی داخلی تبدیلیوں کی بلکہ حکومت ہند کی تائید و حمایت اور برطانوی ہند کے ہمسایہ صوبوں کے تعاون کی بھی ضرورت ہے ۔ اصول یہ ہونا چاہئے کہ حیدرآباد ہندوستان کے ذیلی بر اعظم کی ایک اہم جزو کی حیثیت سے اپنی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے ترقی کرے ایک وحدت کی خوشحالی دوسری وحدتوں کی خوشحالی کے لئے ساز گار ہوتی ہے ۔ اسی طرح ایک وحدت کی پستی دوسروں کی ترقی کو متاثر کرتی ہے ۔ اگر ہم اس جذبہ کے ساتھ اور اس اصول پر کام کریں تو حیدرآباد ، نیز ہندوستان کی دوسری وحدتیں مستقبل قریب میں ایک ایسا مرتبہ حاصل کرسکتی ہیں جس کی وہ ایک عظیم الشان قوم ہونیکی حیثیت سے مستحق ہیں جو قدرتی وسائل اور تہذیب و تمدن کے بیش قیمت ورثہ سے مالا مال ہے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹ - ۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
" " " ۱۳۴۹ف (۴۰ - ۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ • مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ

حیدر آباد کی رہنمائی

آئندہ امکانات

زرعی پیداوار کی منظم مارکٹنگ ہندوستان میں ابھی اپنے دور طفولیت میں ہے اگرچہ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مخصوص حالات اس کے لئے زبردست محرک ثابت ہوئے ہیں ۔ حکومت سرکارعالی لائق ستایش ہے کہ اس نے اس میدان میں سب سے پہلے قدم رکھا اور زرعی پیداوار کی منظم نکاسی سے متعلق تدابیر کا تجربہ کرنے میں مابقی ہندوستان کے لئے راستہ ہموار کردیا ۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ اقدام کاشتکار کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور غذا سے متعلق قوانین کے کامیاب نفاذ میں خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے دوسرے نصف حصہ میں اس سے بڑی مدد ملی ہے ۔

زرعی پیداوار کی منظم نکاسی کو وسیع پیمانہ پر ترقی دینے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے تاکہ کاشتکار کو اپنی پیداوار کی بیش ترین قیمت مل سکے ۔ یہ اسکیم ان مختلف تدابیر کے مطابق ہے جو ریاست میں کاشتکار کی حالت سدھارنے کے لئے اختیار کی گئی ہیں یا کی جارہی ہیں تاکہ اس کو اپنی محنت کا معقول معاوضہ مل سکے ۔

ماقبل جنگ کی مارکٹنگ

سنہ ۱۹۳۰ء میں قانون زرعی مارکٹ کی تدوین کے ساتھ حیدرآباد کو بقیہ ہندوستان پر سبقت حاصل ہوگئی اور مارکٹنگ افسر کا عہدہ جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا عہدہ تھا قائم کیا گیا ۔ بعد کے پانچ سالوں میں متعدد مارکٹوں کی تنظیم کی گئی ۔ حکومت ہند نے زراعت سے متعلق شاہی کمیشن کی سفارشوں پر عمل کرتے ہوئے زرعی مارکٹنگ کا ایک مشیر مقرر کیا اور دہلی اور صوبوں میں متعدد ادارے اس غرض سے قائم کئے گئے کہ زرعی پیداوار کی نکاسی کے متعلق تفصیلی معلومات جمع کی جائیں ۔ حکومت ہند کی ایماء سے حیدرآباد نے بھی اس تحقیقاتی کام میں شریک ہونے پر رضامندی کا اظہار کیا اور مارکٹنگ افسر کے تحت عملہ میں اضافہ کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۳۵ء سے سنہ ۱۹۳۹ء تک اس عملہ نے بہت ساری تفصیلی معلومات جمع کرلیں اور انہیں مارکٹنگ کی کل ہند رپورٹوں میں شریک کرنے کے لئے دہلی بھیجدیا گیا ۔ یہ رپورٹیں ایک ایسے موضوع پر معلومات کا معدن ثابت ہوئیں جس پر سابق میں بہت کم توجہ کی گئی تھی ۔ ساتھ ہی حیدرآباد کے محکمہ مارکٹنگ نے زیادہ بڑی مارکٹوں کی تنظیم جاری رکھی اور منظم مارکٹوں کی تعداد تقریباً ۲۰ ہوگئی ۔ اس طرح دوسری عالمی جنگ کے آغاز تک حیدرآباد کو بقیہ ہندوستان کے مقابلہ میں سبقت حاصل رہی ۔

حالات جنگ

بہرحال جنگ کے ساتھ نئے مسائل پیدا ہوگئے اور توجہ کا مرکز پیدا کنندہ سے ہٹ کر منافع باز کی طرف منتقل ہوگیا ۔ اب سوال یہ نہیں رہا کہ کاشتکار کو اس کی پیداوار کی بیش ترین قیمت دلائی جائے بلکہ اب یہ سوال پیدا ہوگیا کہ اشیاء کی زاید مانگ نیز ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کے رجحانات کی وجہ سے بڑھتی ہوئی قیمتوں پر اس طرح نگرانی قائم کی جائے ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام پر غلہ کی منتقلی پر تحدید، ایک بنیادی کل ہند خاکہ کے تحت رسد کی تنظیم اور قیمتوں کی آئینی نگرانی جیسی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہوگیا ۔ نتیجتاً زرعی مارکٹنگ کے مسئلہ پر زرعی ماہرین کی بجائے محکمہ جات مالگزاری و تجارت کے عہدیداروں کو توجہ کرنی پڑی ۔

بعد جنگ تنظیم

اب جبکہ جنگ ختم ہوگئی ہے زرعی مارکٹنگ کے مسئلہ کی پھر جدید اساس پر چھان بین کرنی ہے ۔ اگرچہ عبوری دور میں انتظامی عہدیداروں کی نگرانی کو جاری

رکھنا ہوگا تا ہم یہ ظاہر ہے کہ جوں جوں زمانہ امن کے معمولی حالات واپس ہوتے جائیں گے آزاد تجارت کی تفصیلات سے واقفیت رکھنے والوں کو اس مسئلہ کے حل کرنے میں زیادہ موثر حصہ لینا پڑے گا۔

حیدرآباد کا محکمہ تنظیم ما بعد جنگ ریاست کے محکمہ مارکٹنگ کی سرگرمیوں کے دائرہ کو وسعت دینے کی ضرورت سے بے خبر نہیں رہا ہے۔ تنظیم ما بعد جنگ کی متعلقہ مجلس نے ایک اسکیم منظور کی ہے جسکے تحت ابتدائی مصارف سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہونگے اور دس سال کے ختم پر ۱۲ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائینگے۔ تجویز ہے کہ ریاست کے (۱۰۰) تعلقوں میں سے ہر تعلقہ میں محکمہ مارکٹنگ کا ایک ماتحت افسر مقرر کیا جائے جس کا کام زرعی اشیاء کی پیداوار، منتقلی اور قیمتوں کا تفصیلی جائزہ لینا ہوگا۔ اسکے علاوہ زرعی پیداوار کی کٹائی، صفائی، درجہ بندی، ذخیرہ بندی اور حمل و نقل کے بہتر طریقوں کی نشر و اشاعت کا کام بھی انہی کے ذمہ ہوگا۔ جو معلومات حاصل ہوں انہیں وقفہ وقفہ سے دفتر ضلع کو پہونچایا جائے گا اور وہاں سے حاصل کردہ ہدایات اور احکام سے تعلقہ کے کاشتکاروں کو باخبر رکھا جائے گا۔ یہ افسر ہر ضلع میں ایک مارکٹنگ افسر کے تحت ہوگا جو تعلقہ کے افسروں کے کام میں ربط و تنظیم پیدا کریگا اور اس بات کی نگرانی کریگا کہ تحت کے ۸ یا ۹ افسر اپنے فرائض بہ احسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ حیدرآباد کا صدر دفتر اسی طرح معلومات جمع کریگا جس طرح مارکٹنگ سروے کے ذریعہ اب جمع کیا جارہا ہے۔ اس کے ذمہ صرف جدید اعداد و شمار جمع کرنے اور انکا مقابلہ کرنے کا کام ہی نہیں بلکہ تمام ممالک محروسہ میں انکی بر وقت نشر و اشاعت بھی ہوگی۔

مارکٹنگ سے متعلق قوانین پر نظر ثانی

اس توسیع کی وجہ سے ان قوانین پر مکمل نظر ثانی کرنا ضروری ہوگیا ہے جنکا اطلاق اب مارکٹنگ کے صرف چند بڑے مرکزوں میں زرعی پیداوار کی خرید و فروخت پر ہوتا ہے۔ نئے قوانین کا دائرہ اثر ممالک محروسہ کے ہرگاؤں پر حاوی ہوگا اور تمام دیہی تاجروں پر، جو زرعی پیداوار کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں، بعض ایسی پابندیاں عاید کرنی ہونگی جو اب صرف بڑی مارکٹوں کے تاجروں پر عاید کی جاتی ہیں۔ ان پابندیوں میں صحیح اوزان رکھنا رسائد فروخت اجرا کرنا اور غلہ کی ناجائز وصولی کو روکنا شامل ہے۔ ایک مسودہ قانون تیار کیا جا چکا ہے اور یہ تجویز ہے کہ اس کے منظور ہوتے اسے تمام علاقوں میں نافذ کیا جائے۔

امداد باہمی کے اصول پر پیداوار کی خرید و فروخت

محکمہ امداد باہمی کی توسیع اور مختلف اغراض کے لئے امداد باہمی کی تعلقہ واری انجمنوں کا قیام شروع ہوچکا ہے۔ درمیانی آدمی کا توسط ترک کرنا مقصود نہیں بلکہ منشاء یہ ہے کہ اس کے لئے ریاست کے معاشی نظام میں باعزت مقام پیدا کیا جائے۔ ملک اس کی ناگزیر خدمات سے حسب سابق استفادہ کرے گا۔ لیکن وہ ایک ایسا شخص متصور نہ ہوگا جو بالکلیہ خود اپنے فائدہ کے لئے کام کرتا اور پیدا کنندہ اور صارف دونوں کو لوٹتا ہے۔ محکمہ مارکٹنگ کے تحت کام کرنے والے تعلقہ واری افسروں اور محکمہ امداد باہمی کی زیرنگرانی تعلقہ واری انجمن ہائے خریدو فروخت کے درمیان قریبی ربط قائم کیا جائے گا۔ درحقیقت تعلقہ کے مارکٹنگ افسر کی حیثیت ان انجمنوں کے فنی مشیر اور انہیں عوام میں مقبول بنانے والے کی رہیگی۔

اوزان اور پیمانہ جات

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے معتمدی تجارت و صنعت و حرفت کے تحت محکمہ اوزان و پیمانہ جات قائم کرنے کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے۔ موجودہ قانون اوزان و پیمانہ جات کی نظر ثانی اور صحیح اوزان پر عمل درآمد سے محکمہ مارکٹنگ کے کام میں بڑی حدتک سہولت پیدا ہوجائیگی کیونکہ اوزان اور پیمانہ جات سے متعلق قانون کے نافذ نہ ہونے سے بڑی دشواری پیش آتی تھی۔ اس دشواری کے باوجود محکمہ مارکٹنگ ان تمام منظم مارکٹوں میں ناپنے

کے طریقہ کو مسدود کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے جن پر اسے اقتدار حاصل ہے ۔ اسکے علاوہ اسنے تھنڈی ، منڈ اور پلہ کے بے شمار مختلف پیمانوں کو ختم کرکے انکی بجائے نرخ کی اکائی کے طور پر (۱۲۰) سیر کے پلہ کو ترویج دی ہے ۔

نظام زر کی تعشیر

نظام زر کی تعشیر کے مسئلہ سے جو اس وقت حکومت کے زیر غور ہے محکمہ مارکٹنگ کو ایک ایسی اصلاح شروع کرنے کا موقع فراہم کردیا ہے جو فی نفسہ بڑی قدر و قیمت کی حامل ہے۔ محکمہ فینانس کے آگے یہ تجویز پیش کی جاچکی ہے کہ روپیہ کی تعشیر کے ساتھ ساتھ روپیہ کے وزن میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ یہ وزن کی معیاری اکائی کا (۰۰۱) واں حصہ بن جائے ۔ ممکن ہے کہ یہ اقدام اوزان و پیمانہ جات کی تعشیر کے لئے بھی راستہ ہموار کردے ۔

عوام مین هوا بازی کو مقبول بنانیکی کوششین

جامعہ عثمانیہ میں مناسب سہولتوں کا انتظام

نوجوانون کواس بات کی ترغیب دینے کے لئے که وه هوا بازی کو بطور پیشه اختیار کرین جامعه عثمانیه نے هندوستانی هوائی تربیتی جماعت (Indian Air Training Corps) کی تعلیم کو زاید مضمون کی حیثیت سے شریک نصاب کیا هے ـ اس تعلیم کا مقصد یه هے که شاهی هندوستانی هوائی فوج کے شعبه فضائیه میں شریک هونے کا اراده رکھنے والے امیدوارون کے لئے حتی الامکان وسیع بنیاد پر هوا بازی سے متعلق مضامین میں قبل از داخله تربیت کا انتظام کیاجائے۔

بنیادی مقصد

اس مہم کی تہه میں دو مقاصد کار فرما هیں ـ ایک یه که هوا بازی کی تربیت حاصل کرنے اور شاهی هندوستانی هوائی فوج میں شریک هونے کے لئے نوجوانون کی همت افزائی کیجائے اور دوسرے یه که جامعه کے طلبا کے توسط

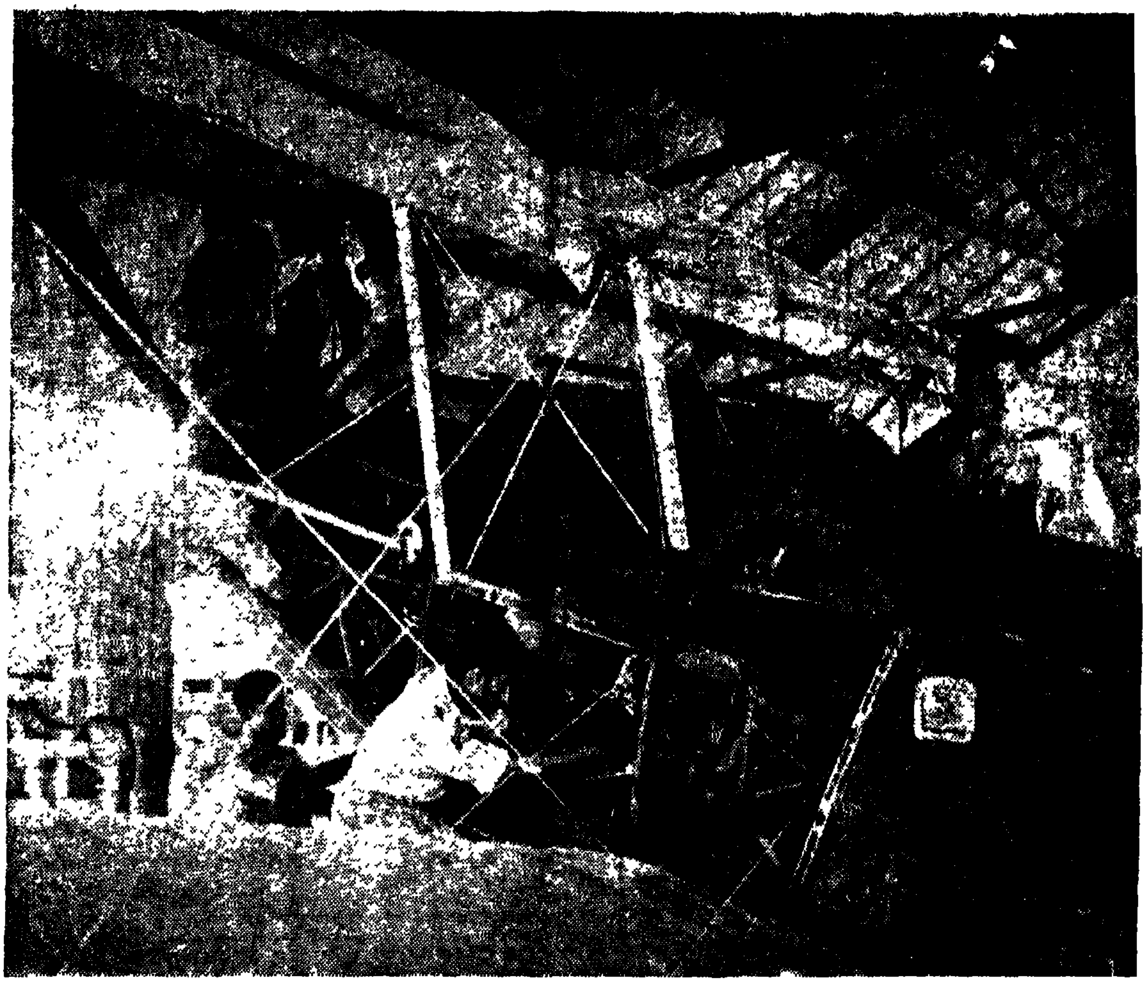


پرواز کی تیاری ـ انجن چالو کیاجارها هے۔



ہوائی جہاز اڑنے کے لئے تیار ہے۔





انجن کی نگہداشت

سے حیدرآباد کے باشندوں میں ہوا بازی کو مقبول بنایا جائے

تربیت

چونکہ " آئی - اے - ٹی - سی " کی تعلیم کو زاید مضمون کی حیثیت سے شریک نصاب کیا گیا ہے اسلئے اسکی جماعتیں جامعہ کے معمولی اوقات کار سے ہٹ کر منعقد ہوتی ہیں - ہر جماعت میں ۵۰ کیڈٹ شریک کئے جاتے ہیں اور ہر تین مہینہ کے بعد نئے کیڈٹوں کی بھرتی ہوتی ہے - موسم گرما کی تعطیلات میں بھی ہوا بازی کی جماعتیں منعقد ہوتی ہیں جنکی مدت تعلیم دو ماہ ہوتی ہے - اب تک " آئی - اے - ٹی - سی " کی سات جماعتیں منعقد ہوئی ہیں - جن میں ۱۵۰ سے زاید طلبا نے شرکت کی - ان میں سے دو طلبا کو شاہی ہندوستانی ہوائی فوج میں کمیشن مل چکا ہے اور سات طلبا کا انتخاب ہوائی فوج کے میدانی عملہ کے لئے عمل میں آیا ہے -

مضامین

ہوائی فوج کے مضامین فن ہوا بازی کے متعدد پہلوؤں پر حاوی ہیں - انجن، ہوائی فریم ، سگنل ، اسلحہ ، جہاز رانی، نظریہ پرواز ، موسمیات ، ہوائی جہاز کی شناخت اور ہوائی فوجوں کی تنظیم اور نظم و نسق وغیرہ جیسے امور کے بارے میں تربیت دیجاتی ہے -



هوائی انجن کے برزوں کو علحده کیا جارها هے

انتخاب اور مراعات

امیدواروں کا انتخاب ایک ” مجلس انتخاب ،، کے ذریعه عمل میں آتا هے ، جسکے صدر نشین معین امیر جامعه عثمانیه هیں ۔ امیدواروں کے لئے یه ضروری هے که وه جامعه کے باقاعده طلبا ٔ هوں ۔ انکی عمرین ۱۷ اور ۲۷ سال کے درمیان هونی چاهئیں ۔ نیز انهیں ان طبی معیاروں پر پورا اترنا چاهئے جو هوائی فوج میں هوائی فرائض انجام دینے کے لئے متعین کئے گئے هیں ۔اس جماعت میں سابق طلبا ٔ بھی شریک هوسکتے هیں بشرطیکه معین امیر جامعه انکی سفارش کریں ۔ تربیت کے دوران میں کیڈٹوں کو ماهانه ۲۰ روبیه کا وظیفه ملتا هے ۔ اسکے علاوه موسم گرما کی تعطیلات کے دوران میں منعقد هونے والی جماعتوں میں شریک هونے والے کیڈٹوں کو فی یوم ڈیڑه روبیه الاؤنس ملتا هے ۔ هر کیڈٹ کو عارية ایک وردی دیجاتی هے جسکو وه لکچروں میں شریک هونے وقت اور ڈرل کے دوران میں پهنتا هے ۔

هوا بازی کا مستقبل

ساتوین جماعت کے کامیاب شده کیڈٹون کے پریڈ کے موقع پر تقریر کرتے هوئے هز اکسلنسی نواب سر سعیدالملک بهادر صدر اعظم باب حکومت نے نوجوانوں سے پر جوش

ملاحظه هو صفحه (۲۵)

حیدرآباد میں مقامی حکومت

حق رائے دہی کی شرائط

ریاست کی دستوری اصلاحات کی رو سے مقامی حکومت کے اداروں کی جدید تشکیل کی جائے گی۔ ان تمام اداروں کی نمایندگی کی اساس مشترکہ انتخابی حلقوں کے ساتھ ساتھ پیشہ واری ہوگی۔ یہ ۵ اور ۳ کے تناسب سے منتخب کردہ اور نامزد کردہ اراکین پر مشتمل ہونگے۔

اب ان اداروں کے حق رائے دہی کا تعین کیا گیا ہے۔ عوام کی اطلاع کے لئے اسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

مجلس بلدیہ حیدرآباد — عام

۱ - مجلس بلدیہ حیدرآباد کے ہر حلقہ انتخاب (Constituency) کی ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کیلئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ہوگی اور بجز اسکے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ہو کوئی شخص جسکا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ہر ایسا شخص جسکا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا۔

۲ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا تا وقتیکہ ۔

(الف) اسکی عمر اکیس سال کی نہو اور

(ب) کسی نافذالوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کی رو سے وہ ملکی نہو۔

۳ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ہو۔

۴ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے قانون بلدیہ حیدرآباد کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد یا کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کے احکام کی رو سے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز اعمال اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں فی الوقت رائے دہی کے ناقابل قرار دیا گیا ہو۔ اور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست سے جس میں وہ شریک کیا جاسکتا ہو فوراً خارج کر دیا جائیگا۔

۵ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس کے انتخاب میں رائے دیگا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶ - کسی شخص کا نام ایک سے زیادہ حلقہ یا ایک سے زیادہ انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ کیا جائیگا اور نہ کوئی شخص ایک سے زیادہ حلقہ یا انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت کسی مخصوص مفاد کی نمایندگی حاصل کرنے کے لئے اس فقرہ کی شرائط ضروری کو خاص حکم کے ذریعہ نظر انداز کرسکے گی۔

۷ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جس نے قانون بلدیہ حیدرآباد کے تحت واجب الادا کوئی بلدی محصول جزأً یا کلاً ادا نہ کیا ہو۔

۸ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا جو عین ماقبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں اس وقت سکونت پذیر متصور ہوگا جبکہ وہ معمولاً وہاں رہتا ہو یا جہاں اسکے خاندان کا مکان ہو جس میں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اسکا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں

والیان سمستان و جاگیردار

۹ - والیان سمستان اور جاگیرداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اسکی خالص آمدنی ، باستثناء سس کے تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہو۔ یا

(ب) کسی قطعہ اراضی کی آمدنی میں جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکارعالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو حصہ دار ہو اور اس سے کم ازکم تین ہزار روپے سالانہ حصہ پانے کا مستحق ہو۔

معاشدار

۱۰ - معاشداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ممالک محروسہ سرکارعالی میں صاحب منتخب معاشدار ہو اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں ایسی اراضی معاش رکھتا ہو جو جاگیر نہو اور جسکی بابت کم سے کم چھ سو روپے سالانہ بطور زر مالگزاری مشخص کئے جاسکتے ہوں۔ یا

(ب) ممالک محروسہ سرکارعالی میں واقع ایسی اراضی معاش کی آمدنی میں جو جاگیر نہ ہو کم سے کم چھ سو روپے سالانہ کا حصہ دار ہو۔ یا

(ج) حکومت سرکارعالی سے کم سے کم سالانہ چھ سو روپے نقد بطور معاش پاتا ہو۔

مزدور

۱۱ - مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بہ حیثیت مجموعی کم سے کم (۱۸۰) دن کسی ایسے کارخانے میں جو بلدہ حیدرآباد کے حدود اراضی میں واقع ہو اور جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اگر مرد ہوتو کم سے کم (۲۰) روپے ماہانہ اور عورت ہوتو (۱۵) روپے ماہانہ معاوضہ پر کام کیا ہو لیکن ہر صورت میں تین سو روپے ماہانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہوگا جو کلیتاً یا بڑی حدتک اہلکار،

پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرائے کا مستحق ہو - یا

(ج) دندان سازی ، یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو -

اراضی و امکنہ کے مالک

۱۸ - مالکان اراضی و امکنہ کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا مالک ہو جس کے سالانہ کرایہ کا تخمینہ ساٹھ روپے یا اس سے زاید کیا گیا ہو -

اراضی و امکنہ کے کرایہ دار

۱۹ - امکنہ اور اراضی کے کرایہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کے حدود ارضی میں ایسی اراضی یا مکان کا کرایہ دار ہو جس کا کرایہ وہ پانچ روپے ماھانہ سے کم ادا نہ کرتا ہو -

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۲۰ - اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اسکے تعلق سے مشترک ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو -

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو -

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو -

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو -

۲۱ - بجز اس صورت کے جسکی صراحت اوپر کی گئی ہے کوئی شخص کسی جائداد کی حد تک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہوگا - تاوقتیکہ وہ امانتداری حیثیت (Fiduciary capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو -

مجالس بلدی — عام

۱ - ہر ایسے حلقہ انتخاب (Constituency) کی جسکی صراحت آئین مجالس بلدی و قصبات کی دفعہ ۴ ضمن (۲) میں ہے ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کیلئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) ہوگی اور بجز اس کے کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں صراحت کے ساتھ محکوم ہو کوئی شخص جسکا نام کسی مصرحہ حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق نہوگا اور ہر ایسا شخص جسکا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو وہ انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا -

۲ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا تاوقتیکہ -

(الف) اسکی عمر اکیس سال کی نہو - اور

(ب) کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے قواعد کی رو سے وہ ملکی نہو -

۳ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دیگا جسے کسی عدالت مجاز نے فاترالعقل قرار دیا ہو -

۴ - کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائیگا اور نہ

کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے ... جیسے آئین مجالس بلدی و قصبات کے تحت وضع کئے ... قواعد یا کسی نافذ الوقت قانون یا اسکے تحت کے ... کے احکام کی روسے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز ... اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے ... فی الوقت رائے دھی کے ناقابل قرار دیا گیا ہواور ... شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو ... حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست سے جسمیں وہ ... یک لیا جاسکتا ہو فوراً خارج کردیا جائیگا۔

۵ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا اور نہ ایسا کوئی شخص اسکے انتخاب میں رائے دیگا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶ ۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائیگا جو عین ماقبل کے سال میں کم سے کم (۲۰۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں اس وقت سکونت پذیر متصور ہوگا جبکہ وہ معمولاً وہاں رہتا ہو یا جہاں اسکے خاندان کا مکان ہو جسمیں کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اس کا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کرسکتا ہو اور کبھی کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں — مزدور

۷ ۔ مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جسنے انتخابی فہرست کی تیاری سے عین ما قبل کے سال میں مسلسل یا بحیثیت مجموعی کم سے کم (۱۸۰) دن کسی ایسے کارخانے میں جو مجلس کے حدود ارضی میں واقع ہو اور جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو اگر مرد ہو تو کم سے کم (۲۰) روپے ماہانہ اور عورت ہو تو (۱۵) روپے ماہانہ معاوضہ پر کام کیا ہولیکن ہر صورت میں (۳۰۰) روپے ماہانہ سے کم شرح معاوضہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہوگا جو کلیتاً یا بڑی حد تک اہلکار، نگران کار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو۔

توضیح ۔ ایسے شخص کے متعلق جو کسی کار خانے میں اہلکار ٹائیپسٹ، منتظم دفتر، مینیجر، پروف ریڈر، صراف، محاسب تنقیح کنندہ، سپاہیین، ٹائم کیپر، جابر (Jobber) بھرتی کرنے والے، مستری یا اسی نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا بڑی حد تک اہلکار، نگران کار، یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہے۔

تجارت و صنعت

۸ ۔ تجارت و صنعت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) مجلس کے حدود ارضی میں تجارت کرتا ہو جس سے اسکی آمدنی کم از کم ایک ہزار روپے سالانہ ہو۔ یا

(ب) قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کی تعریف کے مطابق مجلس حدود ارضی میں واقع کسی کمپنی، انجمن یا شراکت کا بہ استثناء ان کمپنیوں، انجمنوں یا شراکتوں کے جو بنک کاری کی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہوں ناظم شراکت دار، مینیجر، مینیجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ج) کسی ایسی شراکت کا جو کلیتاً تجارت یا صنعت کے اغراض کے لئے مجلس کے حدود ارضی میں قائم کی گئی ہو اور جسکی رجسٹری قانون شراکت سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو شراکت دار یا ایجنٹ ہو۔ یا

(د) کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ہو اور کم سے

کم دس ہزار روپے ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی سے باہر تشکیل پائی ہو اور مجلس کے حدود اراضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو مجلس کے حدود ارضی میں سکونت رکھتا ہو ۔ یا

(ھ) ایسا فرد ، فرم ، یا ہندو مشترکہ خاندان ہوجس کی ایسی آمدنی پر جو مجلس کے حدود ارضی میں تجارت یا صنعت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو ۔ یا

(و) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اورجس کی رجسٹری دستور العمل کارخانہ جات سرکارعالی اور اس کے قواعد کے تحت ہوئی ہو ۔ یا

(ز) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو ۔ یا

(ح) مجلس کے حدود ارضی میں واقع کسی ایسے معدن کا پٹہ دار ہو جس میں عین ما قبل کے سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو ۔ یا

(ط) کسی ایسی فرم کا جو ایسے کارخانے کی مالک ہو جسکی صراحت فقرہ (و) یا (ز) میں کی گئی ہو یا ایسی فرم کاجو حسب صراحت فقرہ (ح) کسی معدن کی پٹہ دار ہو ناظم ، شراکت دار مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو ۔

اس فقرہ کی اغراض کے لئے معدن سے مراد ایسی کھدائی ہے جہاں معدنی اشیاء کی تلاش یا انکے حصول کیلئے کوئی عمل کیا گیا یا کیا جا رہا ہو اور اس میں ایسے تمام کام ، مشنری ، ٹرا مویز اورپٹریاں شامل ہیں جومعدن میں ہوں یا اس سے ملحق یا متعلق ہوں خواہ وہ زمین کے اوپر ہوں یا اندر ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں ایسے احاطہ کا حصہ شامل نہوگا جہاں کوئی صنعتی عمل (Manufacturing process) جاری ہو بجز اس کے کہ ایسا عمل ترکول بنانے (Coke making) یا معدنی اشیاء صاف کرنے کی غرض سے ہو ۔

بنک کاری

۹ ۔ بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو ۔

(الف) ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ایجنٹ ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ۔

(اول) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے تحت تشکیل پایا ہو ۔

(دوم) کسی ایسے بنک کا جسکی رجسٹری قانون انجمن ہائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت عمل میں آئی ہو ۔

(سوم) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو ۔

(چہارم) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکارعالی کے تحت تشکیل پایا ہو ۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا جو مجلس کے حدود ارضی میں واقع ہو مالک یا شراکت دار ہو ۔ اور جس سے قانون متعلق شہادت کتب مہاجنان ممالک محروسہ سرکارعالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں ۔ یا

(ج) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپیہ ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکارعالی کے باہر تشکیل پا یا ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم ، شراکت دار ، مینیجر ، مینیجنگ ایجنٹ ، ایجنٹ معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو مجلس کے حدود اراضی میں سکونت رکھتا ہو ۔ یا

(د) انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز لندن یا انڈین انسٹیٹوٹ آف بنکرز کا مصدقہ رکن ہو اور مجلس کے حدود ارضی میں

کسی بنک یا کسی شاخ بنک میں مامور ہو یا مجلس کے حدود اراضی میں اور طور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(ھ) ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جسکی ایسی آمدنی پر جو مجلس کے حدود اراضی میں بنک کاری سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذالوقت قانون کے تحت جسکی صراحت سرکارعالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

پیشہ وکالت و طبابت

۱۰ - پیشہ وکالت و طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) قانون وکلاء سرکار عالی کے احکام کے مطابق عدالت العالیہ کی دی ہوئی کسی درجہ کی سندہ وکالت رکھتا ہو یا

(ب) الیوپیتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون مڈیکل رجسٹریشن سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو یا۔

(ج) یونانی آیورویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکارعالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جنکی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔ یا

(د) دندان سازی، یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکارعالی نے تسلیم کیا ہو۔

اراضی و امکنہ کے مالک

۱۱ - مالکان اراضی و امکنہ کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو مجلس کے حدود اراضی میں ایسی اراضی یا مکان کا مالک ہو جس کے سالانہ کرایہ کا تخمینہ ساٹھ روپے یا اس سے زاید کیا گیا ہو۔

امکنہ و اراضی کے کرایہ دار

۱۲ - اراضی اور امکنہ کے کرایہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو مجلس کے حدود اراضی میں ایسی اراضی یا مکان کا کرایہ دار ہو جسکا کرایہ وہ پانچ روپے ماہانہ سے کم ادا نہ کرتا ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۱۳ - اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے یا اسکے تعلق سے مشترکہ ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو۔

(الف) ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

(ب) کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے ارکان خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

(ج) کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۱۴ - بجز اس صورت کے جسکی صراحت اوپر کی گئی ہے کوئی شخص کسی جائداد کی حد تک کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہوگا تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary capacity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بناء پر جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

فصلی سال نو کا آغاز

روایتی اتحاد کا مظاہرہ

آذر کی پہلی تاریخ باشندگان حیدرآباد کے لئے ایک خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس تاریخ سے نیا فصلی سال جو ریاست کا سرکاری سال ہے شروع ہوتا ہے ۔ اس دن تمام حیدرآبادی بلا امتیاز مذہب و ملت عام تعطیل اور قومی جشن مناتے ہیں ۔

اس تقریب کی مسرتوں میں اس وجہ سے اور اضافہ ہو گیا ہے کہ یوم سال نو اعلیٰ حضرت شہریار دکن و برار کے محبوب نبیرۂ اکبر شہزادہ مکرم جاہ بہادر کی سالگرہ مبارک کا یوم سعید بھی ہے ۔

اس قومی تیوہار کے منائے جانے سے ایک طرف حکومت" اور رعایا کے مفادات کی یک جہتی اور دوسری طرف ریاست کی حیات عامہ کے مختلف عناصر کے درمیان پائے جانے والے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات کا عملی ثبوت ملتا ہے ۔ نیز اس سے ہندوؤں مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کے درمیان اس روایتی اتحاد کا مظاہرہ ہوتا ہے جو تمام ہندوستان میں ضرب المثل بن گیا ہے اور ملک کے دوسرے حصوں میں رہنے والوں کے لئے یقیناً قابل تقلید ہے ۔

فصلی سال نو کا جشن منانے کے لئے دیوان بہادر ایس آراومدو آئنگار صدر المہام طبابت کی زیر صدارت ٹاؤن ہال باغ عامہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا ۔

آنریبل صدرالمہام طبابت نے فرمایا :- " ہم اپنے نئے سال کے آغاز کے موقع پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں ۔ یہ ایک ایسی تقریب ہے جسے فی الحقیقت اور بجا طور پر "قومی عید" کہا جاسکتا ہے ۔ ہم سب حیدرآبادیوں کی مسرت کے اظہار کے لئے محض یہ واقعہ ہی کافی تھا کہ یہ ہمارا سال نو ہے لیکن حسن اتفاق سے آج شہزادہ مکرم جاہ بہادر کی سالگرہ مبارک کا یوم سعید بھی ہے ۔ جس کی وجہ سے ہماری خوشی میں اور اضافہ ہو گیا ہے ۔ نیز یہ امر بھی کچھ کم مایہ شادمانی نہیں ہے کہ فضل ایزدی سے ہمارے سروں پر ایک ایسا حکمران سایہ فگن ہے جو سادہ زندگی بسر کرنے اور جزئیات کا خیال رکھنے میں ہم سب کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے ۔ حضور پرنور کی نگاہ حقیقت بین و نکتہ رس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ۔ شہر کے کسی محلہ میں گھانس پھونس کے جھونپڑوں کا وجود ، دریائے موسی کی خشک اراضی میں کاشت کا طریقہ اور وہ کریہ منظر جو نحیف و ناتوان نوجوانوں کے بدوضع اور بھونڈی رکشاؤں کا چلاتے یا کھینچتے وقت دکھائی دیتا ہے ۔ یہ تمام چیزیں بجا طور پر شاہانہ تنقید کا ہدف بن چکی ہیں ۔ ہم اپنی اس خوش نصیبی پر جتنا بھی نازکریں اور شکرگزار ہوں کم ہے ۔ اعلیٰ حضرت سلطان الحکمت کو طب یونانی سے جو گہری دلچسپی ہے وہ حیدرآباد میں اس قدر مشہور ہے کہ اس کے بارے میں مزید کچھ کہنا تحصیل حاصل ہوگا ۔ ابتک میں اس کا صرف ذکر سنا کرتا تھا لیکن اب مجھے اس شاہانہ دلچسپی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ علم طب کا احیاء حضور پرنور کی التفات آمیز توجہ اور ہدایت کا رہین منت ہے جسکے بغیر حیدرآباد میں یہ کبھی کے ختم ہوچکا ہوتا ۔

نئی امیدیں

" ہم اسلئے مسرور و شادان ہیں کہ سال نو اپنے ساتھ نئی امیدیں لارہا ہے ۔ یہ ایک ایسا سال ہوگا جو ایک عالمگیر جنگ کے مہیب اور ڈراؤنے بھوت سے پاک ہوگا ۔ خدا کا شکر ہے کہ فتح کا سہرا اتحادیوں کے سر رہا ۔ یہ سال ما بعد جنگ تنظیم کی اسکیموں کے آغاز کا سال ہوگا ۔ اس سمت میں ہم کافی آگے بڑھ چکے ہیں ۔ متعدد طلباء کو وظائف تعلیمی عطا کئے گئے ہیں اور کئی سرکاری

ملازمین کو علم کے مختلف شعبوں میں ترقی یافتہ طریقوں کی نسبت معلومات حاصل کرنے کے لئے سرکاری طور پر بیرونی ممالک بھجوایا جارھا ہے۔ اس عہد نو میں دستوری اصلاحات کا نفاذ بھی عمل میں آئیگا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ہماری قومی تعمیری سرگرمیوں کی رفتار دن بدن تیز ہوتی جارہی ہے

بے نظیر ترقی

"ہم اپنی ریاست میں صنعتوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی فلاح و بہبود سے متعلق قوانین کے نفاذ و تدوین سے بھی غافل نہیں رہے ہیں۔ مثال کے طور پر قانون ادائی مصارف زچگی، قانون ادائی اجرت، قانون ذمہ داری کارخانہ داران، قانون معاوضہ مزدوران، قانون تنازعات اور قانون کارخانہ جات کی تدوین عمل میں آچکی ہے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ عہد ھمایونی میں ھماری سب سے بڑی ہندوستانی ریاست نے حکومت کے ہر شعبہ میں بے مثال ترقی کی ہے۔ میں اس اعزاز کے لئے پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے استدعا کرتا ہوں کہ آپ شاہ ذیجاہ کی درازی عمر و اقبال کے لئے میرے ساتھ شریک دعا ہوں۔"

جلسہ میں متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں شاہ ذیجاہ کے ساتھ باشندگان حیدرآباد کی عقیدت اور وفا داری کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہزھائی نس شہزادۂ برار شہزادۂ معظم جاہ بہادر اور صاحبزادۂ بسالت جاہ بہادر کی طرف سے پیامات وصول ہوئے جن میں حیدرآباد کے باشندوں کو سال نو کی مبارکباد دی گئی ہے۔

بسلسلہ صفحہ (۱۵)

اپیل کی کہ وہ ہوا بازی کو بطور پیشہ اختیار کریں کیونکہ جنگ کے بعد کی دنیا میں اس کا مستقبل شاندار ہے۔ نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہوا بازی کو اختیار کر کے نوجوان نہ صرف موجودہ ہنگامی صورت حال میں اپنے ملک کی خدمت کریں گے بلکہ آیندہ اپنے لئے ترقی کے اچھے مواقع بھی پیدا کرلینگے۔ یہاں فنی اورغیرفنی مضامین میں سخت فوجی نظم و ضبط کے تحت ماھرین کے ذریعہ جو تربیت دیجاتی ہے وہ تربیت پانے والوں کے لئے چاہے وہ جہاں کہیں بھی جائیں کارآمد ثابت ہوگی۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ ملک کے طول و عرض میں ہوائی راستوں کی ترقی اور توسیع سے قطع نظر خود حیدرآباد میں تجارت اور صنعت و حرفت کو اس قدر فروغ حاصل ہوگا کہ ہوائی حمل و نقل کی صرف ایک ضلع اور دوسرے ضلع کے درمیان ھی نہیں بلکہ اس ریاست اور بقیہ ہندوستان کے درمیان بھی نمایاں اھمیت حاصل ہوگی۔ اس سے ان لوگوں کا مستقبل محفوظ ھو جائیگا جو ہوا بازی کو بہ طور پیشہ اختیار کرینگے۔

کاروباری حالات کا ماہوری جائزہ

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع ۔ شہریور سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ البتہ تور کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۳ء۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ تور کا اشاریہ ۳ء۷ اعشاریہ بڑھ گیا ۔ پیاز مرچ انڈوں اور دودھ کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے دوسری اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۲ء۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ اس طرح تمام اغذیہ کا اوسط اشاریہ ۴ء۱ اعشاریہ بڑھ گیا ۔

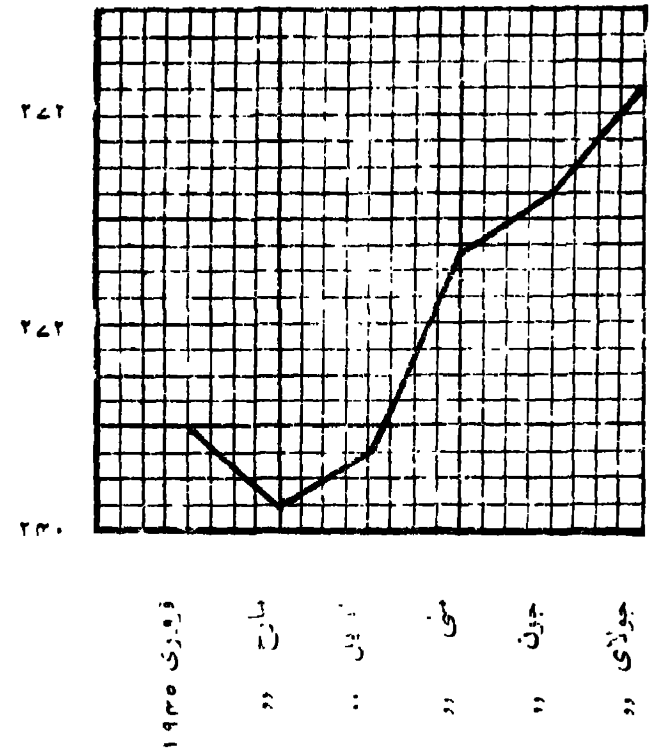
روغن دار تخم ، نباتاتی تیل اور چمڑے اور کھال کے اشاریوں میں علی الترتیب ۹، ۱۴ اور ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا لیکن اشیاء تعمیر اوردوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ایک اور ۵ اعشاریہ کمی ہوئی ۔

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کی مناسبت سے جولائی سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۷۴ اور ۲۲۵ تھا ۔ اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ اشاریہ علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۹ اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں علی الترتیب ۲۶۱ اور ۲۲۴ تھے ۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ع جون سنہ ۱۹۴۵ع اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۵۱	۰۰	+۲۸
دالیں	۶	۲۱۰	۱۹۷	۲۲۲	+۱۳	−۱۲
شکر	۲	۱۴۶	۱۲۳	۱۳۲	+۲۳	+۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۴	۲۶۳	۲۷۴	+۲۱	+۱۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۵	۲۵۲	۲۵۰	+۱۳	+۱۵
روغن دار تخم	۵	۲۶۹	۲۶۰	۲۳۱	+۹	+۳۸
نباتاتی تیل	۴	۲۷۶	۲۶۲	۲۸۹	+۱۴	−۱۳
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۰۸	۰۰	−۱۸
چمڑا اور کھال	۲	۳۴۵	۳۲۹	۲۹۰	+۱۶	+۵۵
اشیاء تعمیر	۸	۲۸۱	۲۸۲	۲۷۲	−۱	+۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۹۴	۲۹۹	۲۵۶	−۵	+۳۸
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۴	۲۸۰	۲۸۳	+۴	+۱
عام اشاریہ	۶۰	۲۷۴	۲۶۶	۲۶۵	+۸	+۹

مندرجہ ذیل گراف میں فروری سنہ ۱۹۴۵ع سے جولائی سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدہ حیدرآباد میں تھوک فروشی کی قیمتوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں دو اشیاء یعنی موٹا چاول اور مکئی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ لیکن دھان (قسم دوم) راگی نمک کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ باقی اشیاء کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام میلان اضافہ کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے (اگسٹ ۱۹۳۹ع — ۱۰۰)

اشیاء	نرخ برائے اگست ۳۹ع	نرخ برائے جولائی ۴۵ع	نرخ برائے جون ۴۵ع	اشاریہ بابتہ جولائی ۴۵ع	اشاریہ بابتہ جون ۴۵ع
چاول ..	۳ - ۷	۱ - ۳	۲ - ۳	۲۳۵	۲۳۰
[illegible]ن ..	۱۲ - ۱۴	۱ - ۵	۳ - ۵	۲۹۱	۲۸۴

گیہوں	۵ - ۷	۲ - ۷	۲ - ۷	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۹	۵ - ۸	۱۸۰	۱۸۲
باجرہ	۸ - ۱۰	۵ - ۸	۵ - ۱۲	۱۹۱	۱۸۳
راگی	۵ - ۱۱	۵ - ۱۰	۵ - ۱۲	۲۰۱	۱۹۷
مکئی	۱۳ - ۱۰	۶ - ۸	۵ - ۸	۱۹۷	۱۹۷
چنا	۱۰ - ۷	۴ - ۰	۴ - ۱	۱۹۱	۱۸۷
تور	۱ - ۱۰	۶ - ۱	۶ - ۳	۱۶۵	۱۶۳
نمک	۱۳ - ۸	۶ - ۶	۶ - ۴	۱۳۸	۱۴۱
عام اشاریہ	..	..	..	۲۰۹	۲۰۶

بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
	جولائی سنہ ۱۹۴۵ع	جولائی سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	۲۷۶۶۹	۲۱۱۲
آٹا	..	..
دھان	..	..
چاول	۴۶۰۶۱	۳۷۸۶۰
جوار	۴۶۹۷۸	۱۸۵۲۹
باجرہ	۵۱۲	۱۵۹۱
راگی	..	..
ماش	۱۶۹۶	۱۶۱
چنا	۳۶۷۶	۲۸۶۱
گھی	۱۸۴ من	۲۵۸ من
چاء	۹۰۷	۲۹۷
شکر	۷۴۱۴	۱۸۲۶

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اورکم‌ترین نرخ ۹۶ روپے ۴ آنے اور ۹۵ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اورکمترین نرخ ۱۰۵ روپے ۸ آنے اور ۱۰۴ روپے فی صد تولہ تھا۔

جولائی سنه ۱۹۴۵ع جون سنه ۱۹۴۵ع اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادله درج ذیل هیں :—

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین	کم ترین
جولائی سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
جون سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۳	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
جولائی سنه ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۶	۱۱۶-۱۱-۶

شیئر مارکٹ

جولائی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے نرخ درج ذیل هیں ۔

تفصیلات		جولائی سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
سرکاری تمسکات		روپیه آنه
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ ½ فی صد	۱۰۰ - ۱۴½
" "	۳ فی صد	۱۰۳ - ۱۳
" "	۳ ½ فی صد	۱۰۰ - ۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۳ - ۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۳۸ - ۰
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۴۰ - ۰
" "	۶ فی صد (۲۵۰ " ")	۰۰
پارچه جات		
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۶۷۰ - ۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ " روپیه کلدار)	۷۲۵ - ۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ " ")	
محبوب شاهی گلبرگه ملز	(۱۰۰ " ")	۱۶۸۵ - ۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ " ")	۳۱۱ - ۸
شکر		
نظام شوگر فیکٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۸۵ - ۰
نظام شوگر ترجیحی	(۲۵ " ")	۳۸ - ۰
سالارجنگ شوگر فیکٹری	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۲۰)	۱۷ - ۰

کمیکلز

بابو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸)	۸-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶-۶
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۴-۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۴-۴
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶۲-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۳-۸
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۵-۱۲

کپاس

جولائی سنہ ۱۹۴۵ء کے دوران میں ممالک محروسہ کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار ۶۸۳۶ گٹھے رہی - اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ء میں ۹۰۵۳ گٹھے اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ء میں ۳۲۳۳ گٹھے کپاس پریس کیگئی -

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۱۰,۴۲ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی - اس کے برخلاف جون سنہ ۱۹۴۵ء میں ۲۳,۳۶ لاکھ پونڈ اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ء میں ۲۵,۴۵ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا -

ساختہ کپاس

جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۶۳,۶۲ لاکھ گز رہی - اس طرح جون سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں ۱۱,۳۲ لاکھ گز اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ء کے مقابلہ میں ۶,۷۲ لاکھ گز کا اضافہ ہوا - زیر تبصرہ مہینے میں ۱۹,۹۹ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا - اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ء اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ء میں سوت کی پیداوار علے الترتیب ۱۹,۲۵ اور ۲۲,۵۶ لاکھ پونڈ رہی -

کپاس کی بر آمد

مندرجہ ذیل نقشہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (بلوں میں) درج ہیں -

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۳۲۰۷۲	۱۵۱۲۸	۱۳۹۲	۲۳۰
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲/۸	۲۴	۳۶۳۳	۲۸۲۹
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۲۰۶
جملہ	..	۳۲۳۶۰	۱۵۱۵۲	۵۰۲۵	۳۲۶۵
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۹۴۱۵	۹۰۹۱	۳۰۱۵	۱۹۰۹

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کارخانوں میں ۱۹۸۴۲ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں جون سنه ۱۹۴۵ع میں اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیداوار علے الترتیب ۱۸۸۹۷ اور ۲۲۳۶۳ گروس ڈبے تھی -

سمنٹ

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں سمنٹ کی پیداوار ۱۵۶۹۳ ٹن رہی - اس کے برخلاف جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۴۲۹۵ ٹن اور جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں ۱۷۵۹۳ ٹن سمنٹ تیار ہوئی -

جولائی سنه ۱۹۴۵ع اور سنه ۱۹۴۴ع اور جون سنه ۱۹۴۵ع میں تیارشدہ اشیاء کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ذیل ہیں :-

اشیاء		اکائیاں	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
						جولائی ۴۴ع	جون ۴۵ع
پارچہ	..	گز	۶۳۶۲٫۳	۵۲۳۰٫۵	۵۶۹۰٫۳	+۶۷۱٫۹	+۱۱۳۱٫۸
سوت	..	پونڈ	۱۹۹٫۵	۱۹۲۵٫۶	۲۲۵۶٫۳	−۲۵۶٫۸	+۷۳٫۹
سمنٹ	..	ٹن	۱۵٫۶	۱۴٫۲	۱۷٫۵	−۱٫۹	+۱٫۰
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۱۹٫۸	۱۸٫۸	۲۲٫۳	−۲٫۵	+۱٫۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی دو کمپنیوں کی رجسٹری ہوئی - اس طرح آذر سنه ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ کمپنیوں کی مجموعی تعدود ۱۱ ہوگئی -

حمل و نقل

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں سرکارعالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علے الترتیب ۴۴٫۲۳ لاکھ روپے اور ۸٫۰۸ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۳۹٫۱۷ لاکھ روپے اور ۶٫۹۰ لاکھ روپے آمدنی ہوئی -

جولائی سنه ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے ۲۲٫۸۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی - اس کے مقابلہ میں جولائی سنه ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲٫۷۰ لاکھ روپے تھی -

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علے الترتیب ۱۵۴۰۴۲۰ اور ۱۷۲۰۴۶۶ رہی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۴۲۱۶۹۵ اور بسوں سے ۱۵۸۸۱۳۶ مسافروں نے سفر کیا تھا -

کمیکلز

بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸)	۸ - ۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶ - ۶
کمیکلز اینڈ فارمسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۴ - ۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۴ - ۴
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۶۲ - ۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۳ - ۸
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۵ - ۱۲

کپاس

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار ۶۸۳۶ گٹھے رہی ۔ اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع میں ۹۰۵۳ گٹھے اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں ۳۲۳۳ گٹھے کپاس پریس کیا گئی ۔

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۴,۱۰ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔ اس کے برخلاف جون سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۳,۳۶ لاکھ پونڈ اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں ۲۵,۴۵ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا ۔

ساختہ کپاس

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۶۳,۶۰ لاکھ گز رہی ۔ اس طرح جون سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں ۱۱,۳۲ لاکھ گز اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے مقابلہ میں ۶,۷۲ لاکھ گز کا اضافہ ہوا ۔ زیر تبصرہ مہینے میں ۱۹,۹۹ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا ۔ اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں سوت کی پیدا وار علے الترتیب ۱۹،۲۵ اور ۲۲,۵۶ لاکھ پونڈ رہی ۔

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل نقشہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (بلوں میں) درج ہیں ۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	جولائی ۴۵ع	جولائی ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۳۲۰۷۲	۱۵۱۲۸	۱۳۹۲	۲۳۰
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۸۸	۲۴	۳۶۳۳	۲۸۲۹
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۲۰۶
جملہ	..	۳۲۳۶۰	۱۵۱۵۲	۵۰۲۵	۳۲۶۵
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۹۴۱۵	۹۰۹۱	۳۰۱۵	۱۹۵۹

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کارخانوں میں ۱۹۸۴۲ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں جون سنہ ۱۹۴۵ع میں اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں دیاسلائی کی پیدا وار علی الترتیب ۱۸۸۹۷ اور ۲۲۳۶۳ گروس ڈبے تھی۔

سمنٹ

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں سمنٹ کی پیدا وار ۱۵۶۹۳ ٹن رہی۔ اس کے برخلاف جون سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۲۹۵ ٹن اور جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۷۵۹۳ ٹن سمنٹ تیار ہوئی۔

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور سنہ ۱۹۴۴ع اور جون سنہ ۱۹۴۵ع میں تیار شدہ اشیاء کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ذیل ہیں :—

اشیاء		اکائیاں	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ جون ۴۵ع
پارچہ	..	گز	۶۳۶۲,۳	۵۲۲۰,۵	۵۶۹۰,۴	+۶۷۱,۹	+۱۱۳۱,۸
سوت	..	پونڈ	۱۹۹,۵	۱۹۲۰,۶	۲۲۵۶,۳	−۲۵۶,۸	+۷۳,۹
سمنٹ	..	ٹن	۱۵,۶	۱۴,۲	۱۷,۵	−۱,۹	+۱,۰
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۱۹,۸	۱۸,۸	۲۲,۳	−۲,۵	+۱,۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی دو کمپنیوں کی رجسٹری ہوئی۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ کمپنیوں کی مجموعی تعدود ۱۱ ہوگئی۔

حمل و نقل

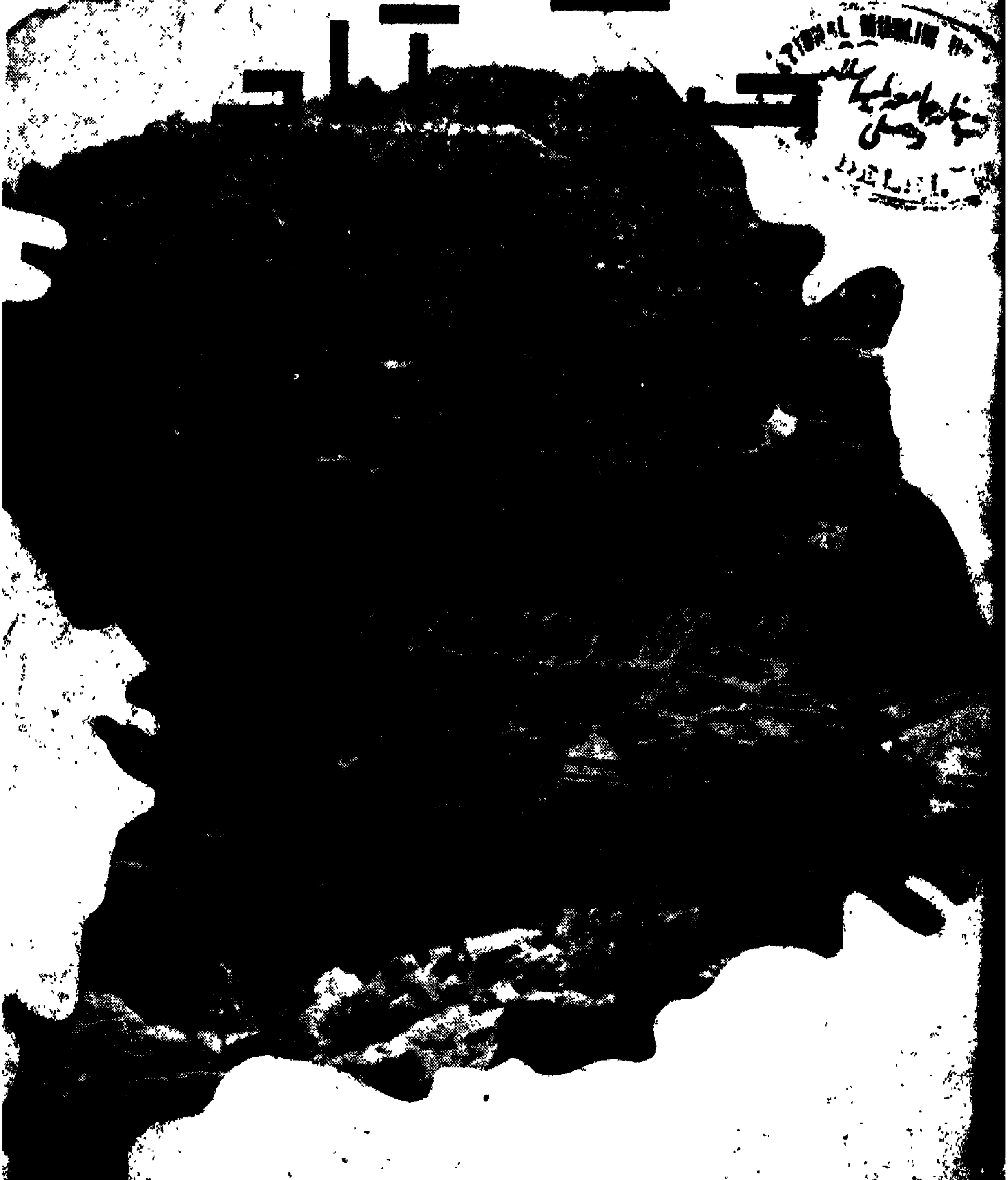
جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں سرکار عالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۲۳,۴۴ لاکھ روپے اور ۸,۰۸ لاکھ روپے تھی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۳۹,۱۷ لاکھ روپے اور ۹,۹۰ لاکھ روپے آمدنی ہوئی۔

جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے ۲۲,۸۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲,۷۰ لاکھ روپے تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۵۴۰۴۲۰ اور ۱۷۲۰۴۶۶ رہی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۴۲۱۶۹۵ اور بسوں سے ۱۵۸۸۱۳۶ مسافروں نے سفر کیا تھا۔

6(3)

معلومات



شمارہ ۲

دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء


اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت بھی سیکھی ہے!
وہ سُوئی کے ہر ایک ٹانکے کے ذریعہ ایک ہُنرمند چھوٹی لڑکی بُننا سیکھ رہی ہے
اُس کی ماں جانتی ہے کہ وہ ایک تندرست لڑکی بھی ہوگی کیونکہ اُس نے لائف بوائے صابُن
کے روزانہ استعمال کی عادت سیکھی ہے۔ یہ عادت اس کو میل کے
اس خطرہ سے جو صحت اور طاقت کا خفیہ دشمن ہے محفوظ رکھتی ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابُن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
L-81-28 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

فہرست مضامین

بہمن سنہ ۱۳۵۵ف — دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
دست ھمایونی سے نمائش مصنوعات ملکی کا افتتاح	۴
بے روزگاری کا انسداد	۱۰
تحریک امداد باھمی کی تنظیم جدید	۱۳
ایک دن میں تعمیر ھونے والا مکان	۱۷
نئے نظام عالم میں عورتوں کا مقام	۲۱
دکن کا تہذیبی ارتقاء	۲۷
پروونشیل کواپریٹیو بنک کا جشن سیمین	۳۰
غریب کاشتکاروں کے فائدے کے لئے حکومت سرکار عالی کا جدید قانون	۳۲
کاروباری حالات کا ماھواری تبصرہ	۳۴

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ھوا ھے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ھیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ھونا ضروری نہیں ۔

سرورق

سانیگرام تالاب واقع ضلع کریم نگر کے زائد بند کا عقبی منظر

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — بہمن سنہ ۱۳۵۵ ف - دسمبر سنہ ۱۹۴۵ ع — شمارہ ۳

احوال و اخبار

امداد باھمی اور دیہی معاشیات -"سب ھر ایک کے لئے اور ھر ایک سب کے لئے"

امداد باھمی کا بنیادی اصول ھے - اس نصب العین کا حاصل کرنا یقیناً مشکل ھے - مشترکہ مقصد یعنی مجموعی طور پر عوام کی معاشی بہبودی اور سماجی ترقی کے حصول کے لئے اس عمدہ مقولہ کی ھمہ گیر نوعیت اس امر کی متقاضی ھے کہ مشترکہ جدو جہد کی تنظیم کی جائے، قوم یا جماعت کے تمام مادی وسائل کو مجتمع کیا جائے اور ایک ھاتھ دو اور دوسرے ھاتھ لونے صحیح جذبہ کی نشوونما کی جائے -

اب تک اس ریاست میں امداد باھمی کی تحریک بڑی حدتک بنک کاری کی تحریک رھی ھے - یہ ۳۰ سال پہلے اس غرض سے شروع کی گئی تھی کہ عوام اور خاص طور پر مزار عین کو سستا سرمایہ فراھم کرکے ان کی معاشی حالت کو سدھارا جائے - لیکن متعدد اسباب کی بناء پر اس تحریک کی ترقی اتنی تیز نہیں رھی جتنی کہ رھنی چاھئے تھی - دوسری عالمی جنگ، اس تحریک کے لئے زحمت کے بھیس میں رحمت ثابت ھوئی - اس نے پیداوار اور تقسیم کے خالص سرمایہ دارانہ نظام کے مضر اثرات ثابت کر دکھائے - اس لئے اس تحریک کے مضمرات کا ایک نئی روشنی میں مطالعہ کرنے اور اسے ممکنہ حدتک وسیع بنیادوں پر قایم کرنے کی ضرورت بڑھ گئی ھے -

یہ امر موجب حوصلہ افزائی ھے کہ حکومت سرکار عالی نے امداد باھمی کو ریاست کی تمام دیہی معاشیات کی اساس بنانے کا فیصلہ کرکے ایک زبردست اقدام کیا ھے - اس نے ایک اسکیم منظور کی ھے جس کا مقصد یہ ھے کہ ممالک محروسہ کے تقریباً ۲۰ ھزار مواضعات میں امداد باھمی کی انجمنوں اور تعلقہ جات اور اضلاع میں تعلقہ واری اور ضلع واری انجمن ھائے ترقیات کا ایک وسیع جال بچھا کر تمام دیہی سرگرمیوں کو امداد باھمی کے اصولوں پر منظم کیا جائے - اس اسکیم کے بعض اھم پہلوؤں کو روبہ عمل لایا جاچکا ھے - مثلاً تین ھزار سے زاید غلہ گودام اور متعدد دوسرے ادارے جن کا قیام اس اسکیم کے تحت پیش نظر ھے قائم کئے جاچکے ھیں۔

اس اسکیم میں امداد باھمی کے اصولوں پر کاروبار کرنے اور تعلقہ واری انجمن ھائے ترقیات میں صارف اور پیدا کنندہ کے مفادات میں ھم آھنگی پیدا کرکے درمیانی آدمی کے توسط کو ترک کرنے پر زور دیا گیا ھے - ریاست کے غذائی نظم و نسق میں امداد باھمی کے اصولوں کو داخل کیا جاچکا ھے - اس کا مقصد پیشہ ور تاجر کو بے دخل کرنا نہیں ھے - اس کے برخلاف اس اسکیم کے تحت ساھوکاروں اور تجارت پیشہ طبقہ کو امداد باھمی کی تحریک میں شامل کرنا مقصود ھے - یہ واقعہ بجائے خود اس شبہ کو، جسکا بعض حلقوں میں ذاتی اغراض کی بناء پر زور و شور سے اظہار کیا جاتا رھا ھے دور کرنے کے لئے کافی ھے کہ یہ اسکیم تجارت پیشہ طبقے کو اس کے موجودہ مقام سے ھٹانے کے لئے نافذ کی گئی ھے - یہ شبہ قطعی بے بنیاد ھے کیونکہ اس اسکیم میں ایماندار تاجر کو اپنا کاروبار جاری رکھنے کے لئے معتدبہ گنجائش مہیا کی گئی ھے - خواہ یہ اسکیم عدم مداخلت کے روایتی تصورات کے مطابق ھو یا نہ ھو لیکن یہ دیانتدارانہ خانگی تجارت کو یقیناً ختم نہیں کرتی -

اس اسکیم کو مرتب کرنے میں مواضعات میں معاشری فلاح کے کام کو مناسب اہمیت دی گئی ہے۔ تعلیم صحت اور صفائی انجمن ہائے ترقیات کی اہم سرگرمیوں کا جزو ہیں۔ مختصر یہ کہ اس اسکیم کے تحت ریاست کے عام معیار زندگی کو اونچا کرنے کی غرض سے عوام کی معاشی اور سماجی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کی نگرانی مقصود ہے۔ اس کی کامیابی کے معنی تحریک تنظیم دیہی کے مقصد۔ بہتر کھیت بہتر گھر اور بہتر صحت بالفاظ دیگر ہمہ جہتی ترقی۔ کے حصول کے ہوں گے۔

* * * *

زرعی ترقی۔ ہمارا ملک زرعی ملک ہے۔ اس کے باشندوں کی بڑی اکثریت زمین سے اپنی روزی حاصل کرتی ہے۔ اس معنی میں زراعت کو ملک کی سب سے بڑی صنعت کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ صنعتی ترقی کے اس دور میں زراعت اور دوسری صنعتوں کے درمیان ایک خوشگوار توازن قایم کیا جائے۔ جس چیز پر زور دینا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو ان میں کسی ایک کو ناواجبی اہمیت دی جانی چاہئے اور نہ ہی ایک کو دوسرے کے نقصان سے فروغ پانے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ منظم معاشیات کی کسی اسکیم میں ان دونوں کے درمیان ہم آہنگی اور تطابق کا پایا جانا ضروری ہے۔

اس نکتہ کو ہمارے دور اندیش شاہ ذیجاہ نے اپنے ان ارشادات عالیہ کے دوران میں واضح فرمایا جو نمایش مصنوعات کے افتتاح کے موقع پر فرمائے گئے تھے۔ ارشاد ہمایونی ہوا کہ ” اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں ،، ساتھ ہی بندگان عالی نے ریاست کی زرعی آبادی کے مفادات کو آگے بڑھانے کی ضرورت کا فصیح و بلیغ الفاظ میں اظہار فرمایا۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ،، اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے ،، اور ” ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیدا وار ہے۔،،

اس کے بعد حضور پرنور نے زرعی پیدا وار میں اضافہ کے مسئلہ کا ذکر فرمایا۔ اس کے لئے شاہ ذیجاہ نے یہ تجویز فرمائی کہ ” زراعت کے جدید طریقے رعایا کو سکھائے جائیں اور زراعت کے جدید آلات اور اوزار جو ملک کے اندر تیار ہوسکتے ہیں وہ بنائے جائیں اور ان کا استعمال رعایا کو سکھایا جائے ،،۔ اس کے بعد حضرت اقدس واعلیٰ نے ” بلدہ میں زرعی کالج اور اضلاع میں زرعی اسکولوں کی شدید ضرورت ،، کی طرف اشارہ فرمایا اور امید ظاہر فرمائی کہ ” اگریکلچرل کالج کی اسکیم جلد تکمیل کو پہونچے گی،،۔

شاہ ذیجاہ کو آبادی کے دوسرے تمام طبقوں کے ساتھ ساتھ مزارعین کی فلاح و بہبود سے جو گہری دلچسپی ہے اس کے پیش نظر حکومت سرکار عالی نے زراعت اور پرورش و نگہداشت مویشیان کی ترقی کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے جو ریاست کی ما بعد جنگ ترقی کے حوصلہ مند لائحہ عمل کا جزو ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر تقریباً ۱۰۲ء۸ کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی تدبیر کے طور پر قحط کے منطقہ کی زمینات کی پشتہ بندی، خشک اراضی کی توسیع، زرعی تحقیقاتی مرکزوں کا قیام، وافر مقدار میں سستی کھاد کی فراہمی، قابل کاشت افتادہ اراضی کے وسیع رقبوں کی بازیابی اور مویشیوں کی نسل کی اصلاح اس اسکیم کے اہم اجزا ہیں۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت ۲۰۰ ایکر کے رقبوں پر امداد باہمی کے سو سے زاید مزرعہ جات کا مجوزہ قیام ہے۔ اس اسکیم کی ایک اور خصوصیت دیہی قرضہ کے بار کو ہلکا کرنا اور کاشتکار کو دیہی ساہوکار کے پنجہ سے نجات دلانا ہے۔ ساتھ ہی زرعی پیدا وار کی منظم مارکٹنگ کے لئے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں تاکہ کاشتکار کو اپنی محنت کا معقول صلہ مل سکے۔

* * * *

اتحاد و یگانگت کی ضرورت۔ نمائش مصنوعات کے سلسلہ میں منعقدہ معاشی کانفرنس میں ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ نہ صرف ریاست کی صنعتی ترقی میں دلچسپی رکھنے والوں کو بلکہ تمام صحیح الفکر مردوں اور عورتوں کو غور و تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ آپ نے بجا طور پر اپنے اس احساس کا

اظہار فرمایا ہے کہ ریاست کی آیندہ ترقی کا دار و مدار ایک طرف آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور دوسری طرف راعی اور رعایا کے درمیان کامل اشتراک عمل پر ہوگا ۔ ہزاکسلنسی نے فرمایا۔ "آپ کی ہر ترقی کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ رعایائے سرکارعالی میں آپس میں بہترین تعلقات ہوں اور حکومت کو رعایا کا تعاون اور رعایا کو حکومت کا اعتماد عمل حاصل ہو ۔ بندگان عالی و متعالی کی یہ سب سے بڑی خواہش ہے کہ حیدرآباد پرامن طریقہ سے ترقی کرے کہ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ دوش بدوش ترقی کرتے رہیں ۔" یہاں ہم ان حکیمانہ الفاظ کی طرف توجہ منعطف کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے شاہ ذیجاہ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمائے تھے اور جن میں یہ امید ظاہر فرمائی گئی تھی کہ خیر سگالی اور باہمی رواداری کی روایات کو جو دکن میں آصفی حکومت کا طرہ امتیاز رہی ہیں علی حالہ قایم رکھا جائے گا ۔ ہمارا یہ کامل ایقان ہے کہ یہ حکیمانہ الفاظ شاہ ذیجاہ کی تمام رعایا کے دلوں پر نقش ہو جائیں گے اور انہیں اس طرح متحد بنانے کا ذریعہ ثابت ہونگے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے محبوب فرمانروا کی خوش آیند توقعات کی تکمیل کے لئے وقف کردیں ۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے حکومت حیدرآباد کے مرتب کردہ وسیع لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کے لئے رقمی سبیل بندی کے مسئلہ کا بھی تذکرہ فرمایا ۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ حکومت نے اس مسئلہ کی جانچ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ اس لائحہ عمل کو شروع کرنے کے لئے حکومت کی اہلیت کی نسبت ہزاکسلنسی نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ حیدرآباد کی مالی حالت مستحکم ہے ۔ اس حقیقت کا اظہار ریاست کے سال رواں کے موازنہ سے ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے ایک طرف وافر محفوظات جمع کررکھے ہیں اور دوسری طرف حکومت ہند کے تمسکات میں معتدبہ رقم لگائی ہے ۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ حکومت اس قابل ہے کہ وہ کسی تاخیر کے بغیر ترقیات سے متعلق اپنی بعض اسکیموں کو روبہ عمل لائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ متعدد سمتوں میں کام شروع ہوچکا ہے ۔

* * * *

تہذیبی ذخائر کی حفاظت ۔ علم کی طرح تہذیب بھی مادی حدود کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی۔ یہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں کسی نہ کسی طرح پہونچ جاتی ہے ۔ از منہ قدیمہ سے دکن مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا مرکز اتصال رہا ہے ۔ اس کی زر خیز سر زمین نے ان سب کا یکساں گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اور ایک طرح انہیں اپنا لیا ۔

لندن میں نمائش تصاویر اجنٹہ کے موقع پر وزیر ہند لارڈ پتھک لارنس نے اس طریقہ کی بجا طور پر ستائش کی "جس طریقہ سے اعلی حضرت بندگان عالی ہندؤں اورمسلمانوں میں کوئی امتیاز کئے بغیر ریاست کے محکمہ آثار قدیمہ کے توسط سے اس ذمہ داری کی تکمیل فرما رہے ہیں ۔" وزیر ہند نے اجنٹہ کے غاروں کو "دنیا کے بے بہا خزانوں میں سے" بتایا اور ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر کا ایک پیام پڑھ کر سنایا جس میں صدر اعظم بہادر نے لکھا ہے کہ حکومت سرکارعالی اجنٹہ کی تصویروں کو ایک "عظیم الشان قومی میراث" تصور کرتی ہے ۔

یہاں اس بات کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ اعلیحضرت بندگان عالی کی رہنمائی میں ، جن کی علم دوستی اور ہنر پروری مشہور و معروف ہے ، حکومت حیدرآباد نے اجنٹہ کے غاروں کو ان کی پرانی عظمت و شان پر واپس لانے کے لئے کئی لاکھ روپے صرف کئے ہیں ۔ اس نے ان غاروں کو تباہی سے بچانے کے لئے بیرونی ماہرین کی خدمات حاصل کیں ۔ اس کے علاوہ ان غاروں کو آرٹ کے پرستاروں کے لئے قابل رسائی بنانے کی غرض سے ممکنہ کوشش کی گئی ہے نیز "آرٹ کے اس مکہ" کی زیارت کرنے والوں کے لئے نہ صرف حمل و نقل کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں بلکہ رہنے سہنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔

دست ہمایونی سے نمائش مصنوعات ملکی کا افتتاح

ملکی صناعوں کی حوصلہ افزائی

"اب جبکہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا عین فرض ہے کہ ملکی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں۔" یہ الفاظ اعلی حضرت خسرو دکن و برار نے آٹھویں نمائش مصنوعات کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائے ۔

اس نمائش میں ممالک محروسہ کے تمام حصوں سے ہزاروں لوگ شریک ہوتے ہیں یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس نے ریاست کے باشندوں کی سماجی اور معاشی زندگی میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کرلیا ہے ۔ اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ان متنوع دلچسپیوں کا نتیجہ ہے جن میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔ آٹھ سال کی نسبتاً قلیل مدت میں اس نمائش نے جو غیر معمولی ترقی کی ہے وہ بڑی حد تک شاہذیجاہ کی ذاتی دلچسپی اور توجہ کی رہین منت ہے۔ حضور پر نور اس نمائش کو اپنی رعایا میں صنعتی رجحان پیدا کرنے اور اس طرح ان کی عام خوش حالی اور فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے کا ایک موثر ذریعہ تصور فرماتے ہیں ۔ بندگان اقدس کی اس خواہش کا اظہار ان حکیمانہ ارشادات سے ہوتا ہے جو پچھلے سال نمائش کے افتتاح کے موقع پر فرمائے گئے تھے ۔ اس موقع پر ارشاد ہمایونی ہوا تھا :—

"میں اپنی رعایا کی خوش حالی کو دوسری چیزوں پر مقدم سمجھتا ہوں جس کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ ملکی مصنوعات کو (خواہ قدیم ہوں یا جدید) ترقی دی جائے تاکہ ملک میں دولت پیدا ہو اور بیروزگاری اور تنگ معیشت کا سدباب ہو۔"

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر نمائش کمیٹی کے پیش کردہ سپاسنامے کے جواب میں حضرت بندگان اقدس نے ارشاد فرمایا :—

"مصنوعات ملکی کی اس آٹھویں نمائش کا افتتاح کر کے مجھکو بالخصوص اس لئے زیادہ مسرت ہوئی کہ یہ نمائش سرعت سے ترقی کررہی ہے اور اس سال متعدد نئے اسٹال اور نئے مظاہرے قائم کئے گئے ہیں اور نئے میدانوں میں قدم رکھا گیا ہے ۔

معاشی ترقی کی ضرورت

حالیہ تباہ کن جنگ جو بمصداق اس آیۂ کریمہ کے ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور جو ہندوستان کی مشرق

سرحد کی پار کے صوبہ آسام تک آ پہونچی تھی ۔ اس میں بافضال الٰہی برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو فتح نصیب ہوئی ۔ گو کہ یہ سچ ہے کہ اس جنگ کے دوران میں خداوند تعالی جل شانہ نے مملکت حیدرآباد کو غنیم کی کی دستبرد سے محفوظ اور مصئون رکھا تا ہم ایک زمانہ ایسا بھی گذرا جس میں ہوائی حملہ کا خطرہ ضرور پیدا ہوگیا تھا ۔ اس جنگ کے زمانہ میں حیدرآباد کے اکثر صنعتی اور مالی ذرائع سامان جنگ کے تیار کرنے اور غنیم کی مدافعت کےلئے برطانیہ کو مدد دینے میں مصروف رہے ۔ اور گو کہ باوجود اس کے کہ اس نازک زمانہ میں بھی مملکت حیدرآباد کی صنعتی اور دوسری ترقیات بحمد اللہ جاری رہیں تا ہم جنگ کی حالات کے وجہ سے ترقی کی رفتار میں لازماً رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں ۔ لیکن اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں ۔ اس طرح کی کوشش اسلئے اور بھی ضروری ہے کہ جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی اقتصادی اور معاشی کشمکش اور تجارتی رقابت تمام دنیا میں شدت کے ساتھ پیدا ہوگئی ہے ۔ ان حالات میں جو قوم یا ملک صنعت و حرفت میں بازی لے جائیگا وہی ترقی کرسکے گا اور جو پیچھے رہ جائیگا اس کو افلاس اور بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑیگا ۔ تنظیم ما بعد جنگ کے سب کاموں میں اس حقیقت کو ملحوظ رکھنا چاہئے ۔

زرعی ترقی

''اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے اور گو کہ حال میں مختلف قسم کی دوسری صنعتیں بھی ہوگئی ہیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں تا ہم ملک کی



اعلی حضرت بندگان عالی آٹھویں نمائش مصنوعات ملکی کے افتتاح کے موقع پر سلامی قبول فرمارہے ہیں۔



خسرو دکن و برار مجلس نمایش کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔

آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیداوار ہے اور اس پیشہ زراعت میں رعایا کی سب سے بڑی جماعت مصروف ہے ۔ بہ الفاظ دیگر ہندوستان فی الجملہ ایک زرعی ملک ہے ۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ زراعت کے جدید طریقے رعایا کو سکھائے جائیں اور زراعت کے جدید آلات اور اوزار جو ملک کے اندر تیار ہوسکتے ہوں وہ بنائے جائیں اور ان کا استعمال رعایا کو سکھایا جائے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے سررشتۂ زراعت اور اس نمائش کی کمیٹی میں زیادہ بڑے پیمانہ پر اشتراک عمل کی ضرورت ہے ۔ دوسری طرف بلادہ دیں زرعی کالج اور اضلاع میں زرعی اسکولوں کی شاید ضرورت ہے ۔ لہذا مجھے امید ہے کہ اگریکلچرل کالج کی اسکیم جلد تکمیل کو پہونچے گی ۔

اپنی نظیر آپ ہیں

” مجھے یہ سنکر مسرت ہوئی کہ ہمارے ٹریننگ کالج نے جو فن تعلیم کی کتابیں ترجمہ و تالیف کی ہیں وہ ہندوستان میں اپنی نظیر نہیں رکھتی ہیں ۔

کاریگروں کی امداد

” ملکی مصنوعات کی نکاسی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی تجارتی کمپنی قایم کرنے نیز صناعوں کو بلا سودی قرض اور بچوں کو صنعتی تعلیمی وظایف مجلس کے فنڈ سے دینے کی تجاویز بہت مناسب ہیں ۔ ان کو عمل میں لایا جائے جتنی آمدنی مجلس نمائش کو دوسرے ذرایع سے حاصل ہو اسی مقدار میں انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے اس کو امداد دینی

*2

کا مسئلہ ایسا ہے جس پر سررشتہ متعلقہ غور کرسکتا ہے ۔ میں اس وقت کوئی وعدہ نہیں کرسکتا ۔ بہترین اختراعات اور بہترین سجاوٹ کے لئے جو انعامات مقرر کئے گئے ہیں بہت مناسب ہیں ۔ خواتین کی دست کاری کے لئے بھی مسابقت کے اصول پر انعام مقرر ہو تو مناسب ہے ۔

نمونہ گھر

'' مختلف صنعتوں کے نمونے رکھنے کے لئے ایک مستقل ''نمونہ گھر'' قایم کرنے کا خیال اچھا ہے ۔ لیکن یہ امر صراحت طلب ہے کہ باغ عامہ کی موجودہ عمارتوں میں اس کے لئے جگہ نکل سکے گی یا جدید عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ بہر حال اس بارے میں تفصیلی تجاویز میرے پاس بتوسط کونسل پیش کی جائیں تو اس پر حکم مناسب صادر کیا جائیگا ۔

مناسب وقت

'' اس خیال سے کہ آیندہ یہ نمائش بارش کے ایام میں نہ ہو ۔ سال آئندہ اس پر غور ہوگا کہ اس کے لئے کونسا مہینہ مناسب ہوگا جس کا اعلان بر وقت کیا جائیگا ۔

اظہار خوشنودی

'' آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زین یار جنگ نے نمائش کی تنظیم میں حسن سلیقہ اور محنت سے کام کیا



اعلیٰ حضرت نمایش مصنوعات کے باب الداخلہ پر فیتہ قطع فرمارہے ہیں۔



بندگان عالی نمایش مصنوعات حیدرآباد کے شعبہ برار کے ایک اسٹال کا معائنہ فرمارہے ہیں۔

ہے اور اس میں مختلف قسم کی جدت پیدا کی ہے اور ہر پہلو سے اسکو ترقی دی ہے انکی اس خدمت کو میں قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ نیز مجلس نمائش کی کارگزاری کی قدر کرتا ہوں جس نے اس کام میں ان کو مدد دی ۔ مجھے یہ دیکھنے کا انتظار رہے گا کہ آیندہ سال اس نمائش میں (جو ملک کی اچھی خدمت کررہی ہے) کیا مزید ترقی ہوگی۔‘‘

سپاسنامہ

اعلی حضرت بندگان عالی سے نمائش کا افتتاح فرمانے کی درخواست کرتے ہوئے آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر مجلس نمائش نے فرمایا کہ یہ مسلمہ امر ہے کہ مملکت آصفیہ کی موجودہ ترقیاں اور خوشحالیاں تمام تر حضرت پیرو مرشد کے حکیمانہ تدبر کی مرہون منت ہیں ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس نمائش کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد ہی یورپ میں قیامت خیز جنگ چھڑ گئی جس سے مغرب و مشرق دونوں متاثر ہوئے مگر مملکت آصفیہ کے طول و عرض میں امن و عافیت کا دور دورہ رہا اور اہل ملک کی رفتار ترقی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوی

حل طلب مسائل

جنگ کے اختتام سے مملکت آصفیہ میں بھی ایسے مسائل پیدا ہوگئے ہیں جن کے حل کرنے کے لئے حضرت پیرو مرشد کی شاہانہ سر پرستی میں اہل ملک کی خاص توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے ۔ وہ مسائل یہ ہیں - (۱) زرعی قدرتی وسائل سے ممکنہ استفادہ (۲) تجارت و صنعت کا فروغ (۳) ایسے ذرائع تعلیم جن سے اہل ملک میں عملی صلاحیت کی نشو نما ہو۔ ان تمام مسائل پر معاشی کانفرنس کے آٹھویں

سالانہ اجلاس میں جو نمائش مصنوعات کے سلسلہ میں منعقد ہورہا ہے غور کیا جائے گا ۔

بنیادی مقصد

اس نمایش کے انعقاد کے مقاصد و اغراض کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ مقصد یہ ہے کہ ملک کے قدرتی ذخائر سے اہل ملک کو روشناس کیا جائے ، پیداوار میں اسباب ترقی سے واقفیت ہو اور مصنوعات کے مظاہرات سے صنعتی کاروبار میں عملی ترقی کا راستہ پیدا ہو ۔ غرض کہ مملکت آصفیہ کی ہر جہتی ترقی نمایاں کی جائے جس سے اہل ملک کی خوشحالی کی ضمانت حاصل ہوسکے ۔

نئی خصوصیات

اس سال کی نمائش کی بعض زاید خصوصیات کا تذکرہ کرنے کے بعد آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ اس سال مجلس نمائش نے صناعوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے اور انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے کئی ہزار روپے مختص کئے ہیں ۔

نمونہ گھر

نواب صاحب نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ ارشاد خسروی کی تعمیل میں ملکی مصنوعات کی نکاسی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی ایک تجارتی کمپنی کے قیام سے متعلق مجلس نمائش کی تجاویز اب متعلقہ حکام سرکار عالی کے سامنے ہیں ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جلد از جلد ایسی کمپنی کے قیام کی منظوری حاصل ہو جائے گی ۔ انہوں نے فرمایا کہ گزشتہ سال ایک صنعتی " نمونہ گھر " کی ابتداً بھی کردی گئی ہے جس میں مختلف مصنوعات کے نمونے ، صناعوں کے پتے اور مصنوعات کی قیمت کی صراحت کے ساتھ جمع کئے جارہے ہیں ۔ نواب صاحب نے حضور پرنور سے درخواست کی کہ " نمونہ گھر " کے لیے باغ عامہ میں کسی مستقل عمارت کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی جائے ۔

فنڈ کا قیام

چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نواب صاحب نے بتایا کہ صناعوں کو بلا سودی قرضے دینے کی غرض سے مجلس نمائش نے دس ہزار روپے کے سرمایہ سے ایک مستقل فنڈ قائم کیا ہے اور تجویز ہے کہ ہر سال اس فنڈ میں مزید اضافہ کیا جائے ۔

سرکاری امداد میں اضافہ کی ضرورت

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ پچھلے چار سال سے مجلس نمائش کو انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے سالانہ ۸۰۰۰ روپے کی حد تک مالی امداد ملتی رہی ہے ۔ لیکن اب جب کہ اس کی سرگرمیوں میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے حکومت سے یہ استدعا کی جاتی ہے کہ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے نقدی اعانت میں مجلس نمائش کی اس آمدنی کے مساوی اضافہ کیا جائے جو اسے دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے ۔

بے روزگاری کا انسداد

سابق فوجیوں کی روزی کا انتظام

دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح اس ملک میں بھی عام بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی رفتار تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے ۔ یہ دوسری عالمی جنگ کا ایک نہایت ناگوار ورثہ ہے ۔ اگر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بر وقت کارروائی نہ کی جائے یا کم سے کم بیروز گاری کے مضرت رساں اثرات کو مناسب حدود میں نہ رکھا جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ خطرناک صورت اختیار کرلے ۔ اس مسئلہ کی نزاکت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کے مسئلہ پرغور کرتی رہی ہے جس کے ذریعہ ریاست میں امکانی بیروزگاری کا سدباب کرنے سے متعلق تدابیر کو جلد روبہ عمل لایا جاسکے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس نے بر وقت قدم اٹھایا ہے اور ایک ''امپلائمنٹ بیورو،، اور ''امپلائمنٹ اکسچینج،، کا صدر دفتر قائم کیا جاچکا ہے ۔

اب ایک اسکیم بنائی گئی ہے جس کے تحت ایک دفتر نظامت ''ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ،، کا قیام اور تین ''سیول لیبر کور،، (Civil Labour Corps) یا یونٹوں کی تشکیل پیش نظر ہے ۔ اس اسکیم کا مقصد غیر فوجی زندگی میں فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کے لئے روز گار فراہم کرنا اور ریاست میں بیروزگاری کے عام مسئلہ کو حل کرنا ہے ۔

قبل از قبل تدابیر

جنگ ختم ہونے سے بہت پہلے ہی حکومت سرکارعالی نے اس بات کا اندازہ لگالیا تھا کہ جنگ کے اختتام کے نتیجہ طور پر نہ طرف بیروزگاری کا عام سوال اٹھے گا بلکہ دفاعی محکموں ، کارخانوں ، فیکٹریوں اور گرنیوں وغیرہ سے سبکدوش کئے ہوئے اشخاص کے لئے غیر فوجی زندگی میں پھر سے روزگار فراہم کرنے سے متعلق مسائل پیدا ہونگے ۔ چنانچہ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر حکومت نے محکمہ تنظیم ما بعد جنگ اور ''امپلا ئمنٹ بیورو،، قائم کیا اور معتمدی لیبر کے تحت ''امپلا ئمنٹ اکسیچنج،، کی بناء ڈالی ۔ لیکن ہندوستان کی دوسری حکومتوں کی طرح حکومت سرکارعالی بھی جاپان کے خلاف جنگ کے اچانک اور غیر متوقع اختتام کے لئے تیار نہ تھی ۔ تاہم لڑائی ختم ہوتے ہی ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ذرا بھی وقت ضائع نہیں کیا گیا جو دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں ۔

هیئت ترکیبی

اخراجات میں کفایت کرے اور کام میں ربط و هم نگی پیدا کرنے کے لئے محکمه لیبر کے تحت کے ''امپلائمنٹ کسچینج ،، کو '' امپلائمنٹ بیورو ،، میں ضم کردیا گیا اور اس دفتر کو اعتمادی لیبر کے تحت رکھا گیا ھے ۔ یز ھے که بالاخر '' امپلائمنٹ بیورو ،، کو دفتر نظامت ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ ،، میں ضم کر دیا جائے ۔ اس امت کے حسب ذیل چار شعبے هونگے ۔

(۱) شعبه ''امپلائمنٹ اکسچینج ،، اور اعداد شمار ۔
(دی حیدرآباد ریجنیل امپلائمنٹ اکسچینج)
(۲) شعبه '' امپلائمنٹ ،،
(۳) شعبه تربیت فنی و انتخاب پیشه اور
(۴) شعبه فلاح و بهبود و نشر و اشاعت ۔

امپلائمنٹ اکسچینج اور اعداد و شمار کے شعبه کے ت چار '' سب ریجنیل امپلائمنٹ اکسچینج ،، هونگے ۔ ک حیدرآباد میں اور بین صوبائی مستقروں پر ۔ یه شعبه ک طرف حیدرآباد اور برطانوی هند میں روزگار کی فراهمی متعلق کام میں اور دوسری طرف '' سب ریجنیل سچینجز ،، کے کام میں ربط پیدا کریگا ۔ ابتدائی منزلوں ں فوج سے علحده کئے هوئے تمام فوجی اور غیر فوجی خاص کی رجسٹری ، ان کے روزگار کے انتظام اور انکی انی کا کام اس شعبه کے ذمه هوگا ۔ کچھ عرصه کے بعد ذمه داری '' سب رجنیل اکسچینجز ،، کے تفویض دی جائے گی ۔

روزگار کے نئے ذرائع

امپلائمنٹ کا شعبه فوج سے علحده کئے هوئے اشخاص لئے روزگار مہیا کرنے کی غرض سے تمام ممکن الحصول ائل کام میں لائےگا اور نئے ذرائع تلاش کریگا ۔نیز وه بعد جنگ ترقی کی تمام سرکاری اور خانگی اسکیموں کے به پهلو کام کرےگا ۔ تربیت فنی و انتخاب پیشه کا به اس بات کا تعین کریگا که مختلف افراد کن پیشوں کے لئے موزون هیں اور یه که انهیں کس نوعیت کی اور کس مدت تک تربیت دی جانی چاهئے ۔ نشرو اشاعت اورفلاح و بهبود کاشعبه سرکاری محکموں اور خانگی اداروں میں فوج سے علحده کیے هوئے اشخاص کو ملازمت دلانے کےلئے پروپیگنڈه کا کام اورانکے مفادات کی حفاظت کریگا ۔ ساتھ هی وه ''دفتر نظامت،، کو محکمه لیبر اور محکمه فوج کے فلاح و بهبود کے شعبوں سے با خبر رکھے گا ۔

کاروباری ذهنیت کی نشو ونما

اس مقصد کے حصول کے لئے دفتر نظامت ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ ملازمت چاهنے والے تمام ملکیوں کے لئے روزگار کی نئی راهیں تلاش کریگا اور خاص طور پر نوجوان نسل کو سرکاری اور خانگی ملازمت کے ماسوا روزگار کے دوسرے ذریعوں کی طرف راغب کریگا ۔ نیز اس کی یه بھی کوشش هوگی که عوام میں کاروباری ذهنیت کو ترقی دی جائے ۔ ضروری صلاحتیں رکھنے والے اشخاص کو زراعت، باغبانی ، میوه کی کاشت ، افزائش نسل مویشیاں ، بکریوں کی نسل کی افزائش ، مرغبانی ، اور دودھ گھی کا کام جیسے نفع بخش پیشے اختیار کرنے کی ترغیب دی جائےگی ۔ آخر میں سرکاری محکموں اور کاروباری اداروں کے اشتراک عمل سے یه دفتر بیروزگاروں کو ایسا روزگار دلائےگا جو ان کےلئے مناسب اور نفع بخش هونے کے ساتھ ساتھ انهیں ریاست کو زیاده سے زیاده فائده پهنچانے کے قابل بنائے ۔

ابتدائی تدابیر

بهر حال فوج سے علحده کئے هوئے اشخاص کومختلف غیر فوجی پیشوں میں جذب کرنے اور ممالک محروسه میں بے روزگاری کےعام مسئله کو حل کرنے سے متعلق اسکیموں کو صرف اسی وقت مرتب اور مکمل کیا جاسکتا ھےجبکه فوج سے علحده کئے هوئے اشخاص کی تعداد قابلیتیں اور رجحانات اور سرکاری محکموں اور مقامی صنعتوں کی متوقع توسیع کے بارے میں قطعی معلومات حاصل هوں ۔ تا هم ابتدائی کام شروع کیا جا چکا ھے اور فوج سے علحده شده

ایسے اشخاص کی تعداد معلوم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن کا زراعت پیشہ خاندانوں سے تعلق ہے ۔ محکمہ مال سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ایک افسر کو اس بات کی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرنے کے لئے متعین کرے کہ فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو خود انکے مواضعات یا ہمسایہ علاقوں میں کاشت کے لئے زمینات عطا کرنا کس قدر ممکن العمل ہے ۔ اسکے علاوہ زمینات عطا کرنے کے مسئلہ کی چھان بین کے لئے ایک علحدہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے ۔ کارخانہ داروں سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو موزون روزگار مہیا کریں جو جنگ کے اختتام کی وجہ سے بیروزگار ہو گئے ہیں ۔ محکمہ تجارت و صنعت و حرفت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مختلف صنعتوں میں فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو جذب کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے ۔ فوج سے سبکدوش کئے ہوئے کاریگروں کے لئے صنعتی تربیت کا انتظام کیا جارہا ہے تاکہ انہیں آجروں کے لئے زیادہ قابل قبول بنایا جائے ۔ جنگ کے دوران میں تمام گریڈوں کے جن ۵۰ فیصد سرکاری عہدوں پر راست تقررات کئے گئے تھے وہ اب حضرت بندگان اقدس کے فرمان مبارک کی تعمیل میں فوج سے علحدہ شدہ اشخاص سے پر کئے جائیں گے ۔

مزدوروں کے دستے

جیسا کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ دفتر نظامت ” ریسٹلمنٹ اور امپلائمنٹ ،، کے ساتھ تین ” سیول لیبر کور ،، یا یونٹ قائم کئے جانے والے ہیں ۔ ان میں سے ہر یونٹ (۱۰۰۰) اشخاص پر ، جن میں عہدہ دار بھی شامل ہیں ، مشتمل ہوگا اور اس میں صرف فوج سے علحدہ شدہ اشخاص ہی بھرتی کئے جائینگے ۔ اس طرح تین ہزار سے زاید ماہر اور غیر ماہر اشخاص کے لئے روزگار فراہم کیا جائیگا ۔ تجویز ہے کہ تمام عملی اغراض (شرائط و اوقات کار) کے لئے یہ ” یونٹ ،، ممالک محروسہ میں مزدوروں سے متعلق نافذہ قوانین کے تابع رہیں گے ۔ لیکن نظم و ضبط کی حد تک انکے اراکین کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جائیگا جیسا کہ فوجی دستہ میں کیا جاتا ہے ۔ ان کے لئے معقول اجرت کا تیقن کرنے کی غرض سے انہیں ایک مقررہ شرح سے معاوضہ دیا جائیگا ۔ ان یونٹوں کی تشکیل کے فوائد ظاہر ہیں ایک یہ کہ انکی بدولت تین ہزار سے زاید اشخاص کو فوری روزگار مل سکے گا ۔ دوسرے یہ کہ ان یونٹوں کے اراکین میں عام مزدوروں کی طرح ہڑتال وغیرہ جیسی نزاعات پیدا کرنے کا رجحان نہ ہوگا ۔ کیونکہ انہیں معقول اجرت دی جائے گی اور یہ جزوی طور پر فوجی نظم و ضبط کے پابند ہونگے ۔ تیسرے یہ کہ انکی امداد سے قحط و خشک سالی کے امدادی کام تیزی کے ساتھ انجام پاسکیں گے ۔

اس طرح ظاہر ہے کہ حکومت بیروز گاری کے مسئلہ کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کے لئے ممکنہ کوشش کررہی ہے ۔ لیکن ان اسکیموں کی کامیابی کا دار و مدار تمام متعلقہ افراد اور اداروں کے اشتراک عمل پر ہوگا ۔ حکومت کو امید ہے کہ ان کو کامیاب بنانے میں اس کے ساتھ کامل اشتراک عمل کیا جائیگا ۔

تحریک امداد باهمی کی تنظیم جدید

دیہی زندگی کی اساس

پچھلے ۳۰ سال سے ریاست میں امداد باهمی کی تحریک زیادہ تر بنک کاری کی تحریک رهی هے - اب اس تحریک کو نئے اصولوں پر منظم کیا جارها هے - اسے ریاست کی تمام دیہی معاشیات کی بنیاد بنایا گیا هے - مقصد یه هے که اس تحریک کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے تا که اسے دیہی آبادی کی معاشی اور سماجی ضروریات سے هم آهنگ بنایا جائے -

حکومت سرکار عالی نے محکمه امداد باهمی کی تنظیم جدید کے لئے ایک اسکیم منظور کی هے جس پر سالانه تقریباً ۱۳ لاکھ روپے کے مصارف عاید هونگے - اس اسکیم کے بعض اهم اجزا کو روبه عمل لایا جا چکا هے - اس کا مقصد ایسے خود مکتفی مواضعات قائم کرنا هے جن کے درمیان اتحاد کا صحت بخش جذبه پایا جائے -

اس مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے هر تعلقه میں همه جهتی انجمنیں قائم کی جارهی هیں تا که زرعی اشیاء کی پیداوار اور نکاسی میں مدد دی جائے اور اشیاء خوردنی کپڑا وغیرہ جیسی ضروریات زندگی سستے داموں فروخت کی جا سکیں -

امداد باهمی اور غذا کی فراهمی

ندوستان کا غذائی بحران جسکی وجه سے نگرانی کے حکام کا نفاذ اور اجناس خوردنی اور دوسری ضروری ی پیدا وار ذخیرہ بندی اور تقسیم کے لئے ایک نئے ا قیام ضروری هوگیا تھا ، تمام زرعی سرگرمیوں میں باهمی کے عنصر کو شامل کرنے کی اس نئی حکمت ی تشکیل میں بڑی حد تک معاون هوا هے - تجربه ت هوا هے که سرمایه داروں کی نفع بازی اور نده اور صارف دونوں کے استحصال کا انسداد کرنے زرعی پیدا وار کی حمل و نقل پر حکومت کی نگرانی تھی - لیکن یه انسداد پیدا کننده اور تاجر کے عملی کے بغیر ممکن العمل نه تھا - اس لئے غذائی نظم و نسق میں امداد باهمی کی تحریک کو شریک کرکے ان دونوں کا اشتراک، عمل حاصل کرنا ضروری سمجھا گیا -

احکام نگرانی

حکم مشترکه ادائی حصه پیدا وار کے ذریعه حکومت نے هر کاشتکار کے لئے یه لازمی قرار دیا هے که وہ زیر کاشت رقبه کے هر ایکر پر اپنی غذائی پیدا وار کا ایک حصه فروخت کرے - اس طرح وصول کردہ غله کو یا تو کم پیدا وار کے علاقوں میں منتقل کیا جاتا هے یا امداد باهمی کے اداروں کے ذریعه مقامی طور پر استعمال کیا جاتا هے - حکومت نے کاشتکاروں کو اس امر کا اختیار دیا هے که وہ اپنی "لیوی" کا آٹھواں حصه سرمایه حصص کے طور پر مقامی غله گوداموں

جمع کرائیں ۔ یہ غلہ اراکین کو کاشت کے اغراض
ے یا گھریلو استعمال کےلئے بطور قرض کے ۲۵ فیصد
پر دیا جاتا ہے ۔ اس طرح غلہ گوداموں کے قیام سے
معات میں غذائی قلت اور تخمی ضروریات کا مسئلہ حل
جائیگا ۔ اس تدبیر کا مقصد یہ ہے کہ کاشتکار کو قرض
بار سے نجات دلائی جائے اور اسکی خوشحالی اور معیار
گی میں اضافہ کیا جائے ۔ اب تک تقریباً تین ہزار
گوداموں کی رجسٹری ہوچکی ہے ۔ توقع کیجاتی ہے کہ
ے تین سالوں میں ممالک محروسہ سرکارعالی کے ۲۰ ہزار
معات میں سے ہرموضع میں ایک غلہ گودام قائم ہوجائیگا ۔

تجارت پیشہ طبقہ کی شرکت

تعلقہ واری انجمن ہائے ترقیات یا ہمہ جہتی انجمنیں
ک محروسہ کے تقریبا تمام (۱۰۴) تعلقوں میں اس غرض
قائم کی گئی ہیں کہ زرعی اشیاء کی پیدا وار اور نکاسی
مدد دیجائے اور ضروریات زندگی کو سستے داموں پر
خت کیا جائے ۔ یہ انجمنیں پیدا کنندوں ، صارفین اور
رون کے مفادات کی کامل طور پر نمایندہ ہیں ۔ ان
منوں کے کاروبار کو تجارت پیشہ طبقہ کے ایسے اراکین
تفویض کرنے کی کوشش کیجارہی ہے جو تجارت میں
ارت رکھتے ہیں ۔ ہندوستان میں زراعت سے متعلق
ہی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا " پیدا وار کی
۔ نکاسی کا مقصد لازمی طور پر موجودہ نظام میں کسی
امت کو ختم کرنا نہیں بلکہ اس نظام کو اس طرح چلانا
کہ اس سے زیادہ فائدہ حاصل ہو " ۔ اس لئے تجویز یہ
ن ہے کہ تاجروں کو انکے اس آبائی پیشہ سے بے دخل
دیا جائے جس میں وہ صدیوں سے مصروف رہے ہیں ۔
نعہ یہ کہ ان انجمنوں کے سرمایہ حصص کا ایک بڑا حصہ
مکی مقدار تقریباً دو کروڑ روپیہ ہے تجارت پیشہ طبقہ کی
کیت ہے ۔

امداد باہمی کے اصول پر کاروبار کے فوائد

یہ انجمنیں اصل میں کاروباری ادارے ہیں اور محکمہ
د کی زیر ہدایت بڑے پیمانہ پر زرعی پیدا وار کی برآمدی
تجارت کا کام انجام دے رہی ہیں ۔ کمیشن ایجنٹوں کی حیثیت
سے ان انجمنوں کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ فی پلہ
بارہ آنہ فیس وصول کریں جو انکی محفوظات میں جمع ہوتی
ہے ۔ اب تک ان انجمنوں نے صرف مونگ پھلی کی برآمد پر
تقریباً ۲۵ لاکھ روپیہ کا کمیشن اور دالوں کی برآمد پر اتنا
ہی کمیشن حاصل کیا ہے ۔ امداد باہمی کے اصولوں پر
کاروبار کرنے سے جو کثیر منافع حاصل ہوتا ہے اسکی ایک
عمدہ مثال "کوآپریٹیو سنٹرل ٹریڈنگ سوسائیٹی لمٹیڈ،،
فراہم کرتی ہے جو دو سال پہلے رعایتاً حاصل کئے ہوئے
چار لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قائم کی گئی تھی ۔ نہ صرف یہ
کہ پورا قرض ادا کردیا گیا بلکہ انجمن کو پانچ لاکھ روپیہ
سے زاید خالص منافع حاصل ہوا ہے ۔

گودام ٹرسٹ

غلہ کو حفاظت سے گوداموں میں رکھنے کا انتظام
کرنا تعلقہ واری انجمنوں کی اہم سرگرمیوں کا ایک جز ہے
وہ اس وقت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے تقریباً ایکسو
مقامی یونٹوں کا نظم و نسق چلاتی ہیں ۔ حکومت نے
ریاست کے طول و عرض میں گوداموں کی تعمیر کے لئے
۵۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے ۔
یہ گودام کرایہ کے اصول پر خریدی کے تحت تعلقہ واری
انجمنوں کے حوالے کئے جائینگے اور آئندہ انہیں " اجازت
یافتہ گوداموں ،، کی حیثیت سے استعمال کیا جائیگا ۔ اسطرح
پیداوار کی نکاسی اور مختصر المدت زرعی سبیل بندی کے
مسئلہ کا فوری حل نکل آئیگا ۔ اس اقدام سے پیدا کنندوں
اور صارفین کی قیمتوں کے درمیانی تفاوت کو کم کرنے میں
بڑی مدد ملے گی ۔

اصلاحی سرگرمیاں

اصلاح معاشرت کے میدان میں یہ انجمنیں تعلیم ،
صحت اور صفائی کے اہم اور فوری مسائل پر اپنی توجہ
مرتکز کرینگی ۔ نیز یہ دیہی کاریگروں کو خام اشیاء مہیا
کرکے اور انکی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کرکے دیہی

صنعتوں کی اصلاح و ترقی میں بھی مدد دینگی ۔ تعلقہ واری انجمنوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی دیہی ترقی کے لائحہ عمل کے مختلف اجزاء کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک ۵ تا ۱۰ سالہ خاکہ مرتب کریں ۔

لامرکزیت

حد سے زیادہ مرکزیت کے خطرات سے بچنے کے لئے ان انجمنوں کی شاخیں تلنگانہ کے علاقہ میں ۱۵ تا ۲۰ مواضعات کے لئے اور مرہٹواڑی میں ۲۰ تا ۳۰ مواضعات کے لئے قائم کیجارہی ہیں ۔ ہر شاخ کی مجلس عام ان تمام حصہ داروں پر چاہے وہ افراد ہوں یا انجمنیں مشتمل ہوگی جو کسی شاخ کے دائرہ اختیار میں رہتے بستے ہوں یا واقع ہوں ۔ یہ حصہ دار ۱۲ اراکین کی ایک مجلس انتظامی منتخب کرینگے ان میں سے تین اراکین اس علاقہ میں قائم شدہ انجمنوں اور تین انفرادی حصہ داروں کے نمایندہ ہونگے ۔ چھ اراکین تعلقہ کے تحصیلدار یا تعلقدار کی طرف سے نامزد کئے جائینگے جو اس انجمن کے صدر نشین ہونگے ۔ نامزدگی کے وقت مجلس میں ایسے مفادات کی نمایندگی کو پیش نظر رکھا جائیگا جو اس ادارہ کے کاروبار کو کسی رکاوٹ کے بغیر چلانے کے لئے ضروری ہیں

تعلقہ واری انجمن کی مجلس عام ، شاخوں کی مجالس انتظامی کے اراکین پر مشتمل ہوگی ۔ اس مجلس انتظامی میں مندرجہ ذیل ۲۴ اراکین ہونگے ۔

۱ ۔ تعلقہ واری انجمن کی ہرشاخ کا ایک نمایندہ ۔

۲ ۔ مندرجہ ذیل قومی تعمیری محکموں کے ساتھ سینیر عہدہ دار جو اراکین بلحاظ عہدہ ہونگے ۔

۱ ۔ محکمہ امداد باھمی ۔
۲ ۔ محکمہ علاج حیوانات ۔
۳ ۔ محکمہ زراعت ۔
۴ ۔ محکمہ صحت عامہ ۔
۵ ۔ تعلیمات ۔
۶ ۔ گھریلو صنعتیں اور
۷ ۔ مارکٹینگ ۔

۳ ۔ مابقی اراکین تعلقہ واری انجمنوں کے صدرنشین کے نامزد کردہ اور تعلقدار صاحب کے منظور کردہ ہونگے

مشاورتی انجمن

مستقر ضلع پر ایک انجمن ترقیات ضلع قائم کیجائیگی جسکے صدر نشین اول تعلقدار صاحب یا ڈسٹرکٹ کلکٹر ہونگے اور ناظم بہ لحاظ عہدہ مددگار رجسٹرار امداد باھمی ہونگے ۔ ضلع کی تمام تعلقہ واری انجمنیں اس سے ملحق ہونگی ۔ انجمن ضلع کی حیثیت صرف ایک مشاورتی ادارہ کی ہوگی اور یہ رجسٹرار امداد باھمی کی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہ کریگی ۔ اس انجمن کی بدولت تعلقہ واری انجمنوں کو ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھانے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملے گا ۔

بالائی ادارہ

ضلع کی انجمنیں صدر جمعیت اتحاد امداد باھمی سے ملحق ہونگی جو اس تحریک کا بالائی مشاورتی ادارہ ہوگا ۔ یہ ان کے لئے معلومات کے باھمی تبادلہ کا ذریعہ ہوگی اور اپنے اراکین کو نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی امداد باھمی کے مختلف اداروں کے طریقہ کار اور نظام العمل کے متعلق معلومات بہم پہنچائیگی ۔ تعلیم اور پروپیگنڈہ اس کی سرگرمیوں کا اہم جز ہیں ۔ امداد باھمی کی نشر و اشاعت ماہواری رسالہ ’’گاؤن سدھاری‘‘ کے ذریعہ کیجاتی ہے جو تمام ملکی زبانوں میں شائع ہوتا ہے تجویز ہے کہ صدر جمیعت اتحاد امداد باھمی سے ایک شعبہ منصوبہ بندی کو ملحق کیا جائے جو تعلقہ واری انجمنوں کو اسکیمیں مرتب کرنے میں مدد دیگا ۔

امتیازی خصوصیت

اس نئی اسکیم کی ایک اہم خصوصیت ساہوکاروں اور تجارت پیشہ طبقہ کو امداد باھمی کی تحریک میں شامل کرنا ہے ۔ اپنی اسکیم میں مسٹر جمیل حسین رجسٹرار امداد باھمی نے لکھا ہے ’’ اس تحریک کے بانیوں نے اکثر موقعوں پر ملک کی زرعی معیشت اور عوام کے سماجی نظام کو نظر انداز کرکے یاد

ہے ۔ امداد باہمی کی نشر و اشاعت عملی معاشیات کے ایک نظام کے طور پر کرنے کی بجائے فلسفہ اخلاق کے ایک نظریہ کے طور پر کی جاتی رہی ہے ۔ اسکے علاوہ اس تحریک کو ہمیشہ غیر ملکی ملبوس میں پیش کیا جاتا رہا ہے (Raifisen) بنک یا ڈنمارک کی انجمنوں کے کارناموں کا حوالہ دے کر س تحریک کی افادیت کا عوام کو یقین دلانا تقریباً ناممکن ہے ۔ عوام کی بڑی اکثریت ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ ہے۔ یہ ان چیزوں کے ما سوا جو وہ اپنے اطراف دیکھتے ہیں کسی دوسری چیز کا تصور نہیں کرسکتے لیکن وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہیں اپنے کاروبار کی نگرانی کسطرح کرنی چاہئے چاہے انکے طریقے کتنے ہی بھونڈے کیوں نہ ہوں ۔ ازمنہ قدیمہ سے ہندوستانی سماج پیشہ ورانہ بنیاد پر ذات پات اور فرقوں میں منقسم ہے ۔ اس میں ساہوکار کو امتیازی مقام حاصل رہا ہے اور اب بھی حاصل ہے ۔ذات پات کے طریقہ کے محاسن و معائب کے بارے میں چاہے کچھ بھی کہا جائے اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ہمارے سماجی نظام کا لازمی جزو ہے ۔ آج بھی بیرونی اثر کے با وجود جسنے گاؤں کی اجتماعی زندگی کو بری طرح درہم برہم کردیا ہے گاؤں میں سماج کے مختلف طبقات گروہ واری اساس پر خدمات انجام دیتے ہیں ۔ حکومت کی مالگزاری کی پالیسی کے تحت مواضعات کے مروجہ ''بلوطہ داری '' نظام کو تسلیم کیا جاتا ہے اور اسکے عام قوانین اور روایات پر عمل کیا جاتا ہے اس لئے اگر اس سماجی نظام کو تسلیم نہ کیا جائے اور ایک '' اچھوت '' کی حیثیت سے ساہوکار کو امداد باہمی کی تحریک کے دائرہ عمل سے خارج کیا جائے تو یہ ایک بھول ہوگی '' ۔

تعلیمی افادیت

یہ اسکیم دیہاتیوں کو امداد باہمی کے طریقوں کی تربیت دینے اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ ان میں مشترکہ مفاد کے لئے باہمی اتحاد کا جذبہ پیدا کرنے پر زور دیتی ہے تاکہ دیہی آبادی کے منتشر اور بکھرے ہوئے اجزا کو اجتماعی زندگی کی ایک ٹھوس مضبوط اور پختہ وحدت میں منتقل کیا جائے۔

تربیت

چار لکچراروں اور ایک چیف ایجوکیشن آفیسر پر مشتمل امداد باہمی کا ایک تربیتی ادارہ قائم کیا گیا ہے ۔ امداد باہمی معاشیات دیہی معیشت (جس میں حیدرآباد میں دیہی آبادی کی تنظیم پر خاص توجہ کیجاتی ہے) تجارتی کھاتہ نویسی اور تنظیم دیہی کے نظری اور عملی پہلوؤں پر لکچر دئے جاتے ہیں ۔ پٹن چیرو کے مرکز تنظیم دیہی میں عملی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے ۔ وہاں نہ صرف محکمہ امداد باہمی کے عہدہ دار اور عمال ہی تربیت حاصل کرینگے بلکہ تعلقہ واری اور مواضعاتی انجمنوں کے عہدہ داروں ، اعزازی کارکنوں اور اراکین کو بھی تربیت دی جائیگی ۔

خصوصی اسکیمیں

نشرو اشاعت کے لئے ایک علحدہ اسکیم کی منظوری حکومت کے زیر غور ہے ۔ تعلقہ اٹنور اور امر آباد میں قدیم قبائل کی اصلاح کے لئے خاص اسکیموں کو بروئے کار لایا جاچکا ہے اور نظام ساگر پراجکٹ کے تحت اس سلسلہ میں مزید کام کیا جا رہا ہے ۔ سابق فوجیوں کی زرعی اور صنعتی نو آبادیاں قائم کرنے اور تنگبھدرا پراجکٹ اورڈنڈی پراجکٹ کے تحت امداد باہمی کے کام کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ایک اسکیم بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان

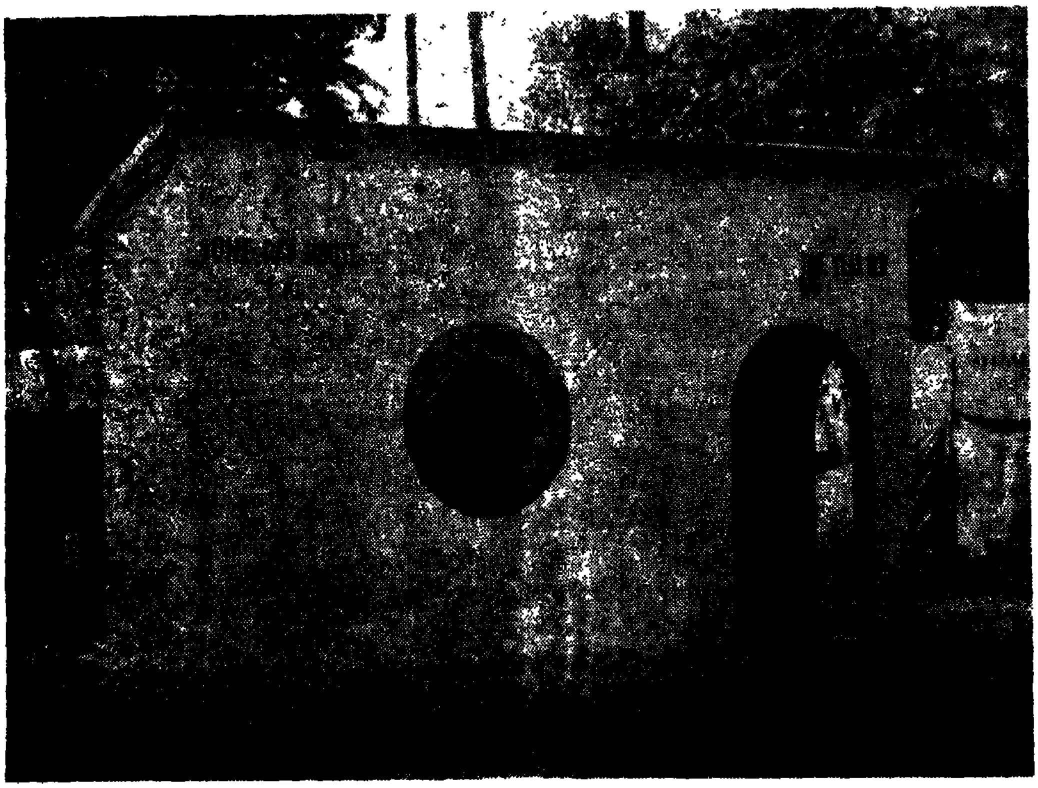
کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ ایک جدید خودمکتفی مکان ایک دن میں تعمیر کیا جاسکتا ہے؟ اور وہ بھی صرف ۳۰۰ روپیہ کے صرفہ سے!

آپ شروع میں یقیناً اس بیان کی صحت پرشبہ کریں گے یا غالباً یہ کہیں گے کہ اس ”معجز نما“ کارنامہ کی انجام دہی کےلئے الہ الدین کے چراغ کی ضرورت ہوگی۔ لیکن فی الحقیقت ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ نمائش مصنوعات ملکی میں ہزاروں تماشائیوں کے سامنے ایک دن میں تعمیر ہونے والے مکان کا عملی مظاہرہ کیا جاچکا ہے۔ اس سال کی نمائش مصنوعات میں سمنٹ اور کانکریٹ کی یہ عمارت دلچسپ ترین چیزوں میں تھی اور عوام کی ایک بڑی تعداد کےلئے مرکز توجہ بنی رہی۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس کو تعمیر ہوتے اور غریبوں کےلئے ایک مثالی رہائش گاہ بنتے دیکھا۔

مثالی مکانات

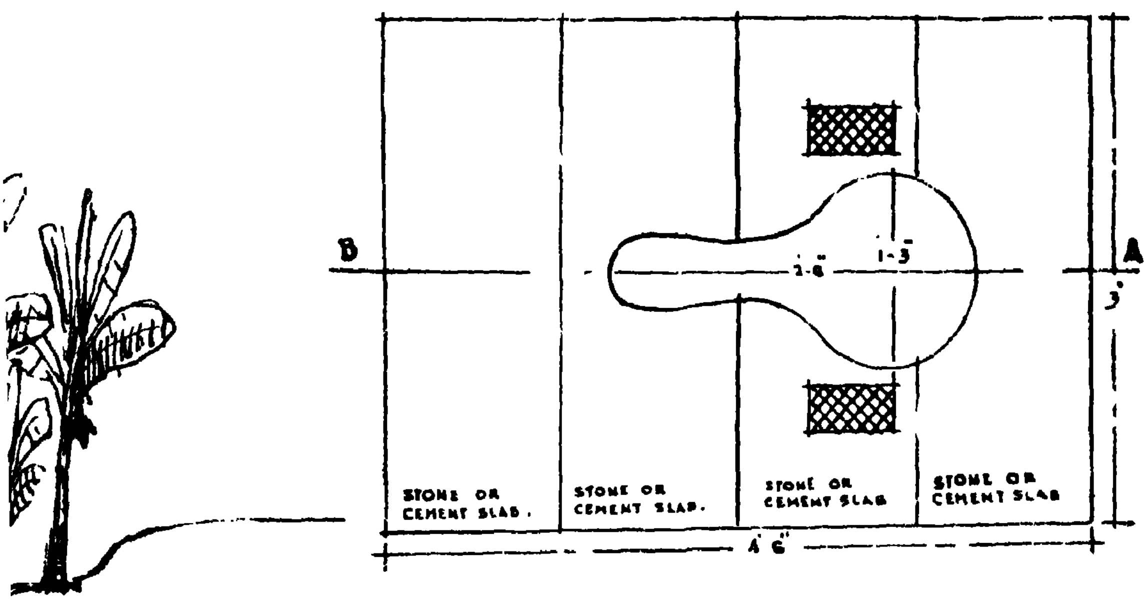
مجلس آرائش بلدہ حیدرآباد کو ایک خوش نما شہر بنانے کی غرض سے قائم کی گئی تھی۔ اس مقصد کے حصول کےلئے اس کا نظام العمل یہ تھا کہ گندہ محلوں کی صفائی کی جائے اور بد وضع گنجان مکانوں کو منہدم کردیا جائے۔ وہ شہر میں ہزاروں چھوٹے مکانات تعمیر کرچکی ہے جو کم آمدنی والے اشخاص کے لئے مختص ہیں۔ انہیں ”بی کلاس“ کے مکانات کہا جاتا ہے۔ ان کی تعمیر پر فی مکان ۲۰۰۰ روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ ماہانہ کرایہ

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰)



ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان

GROUND PLAN.

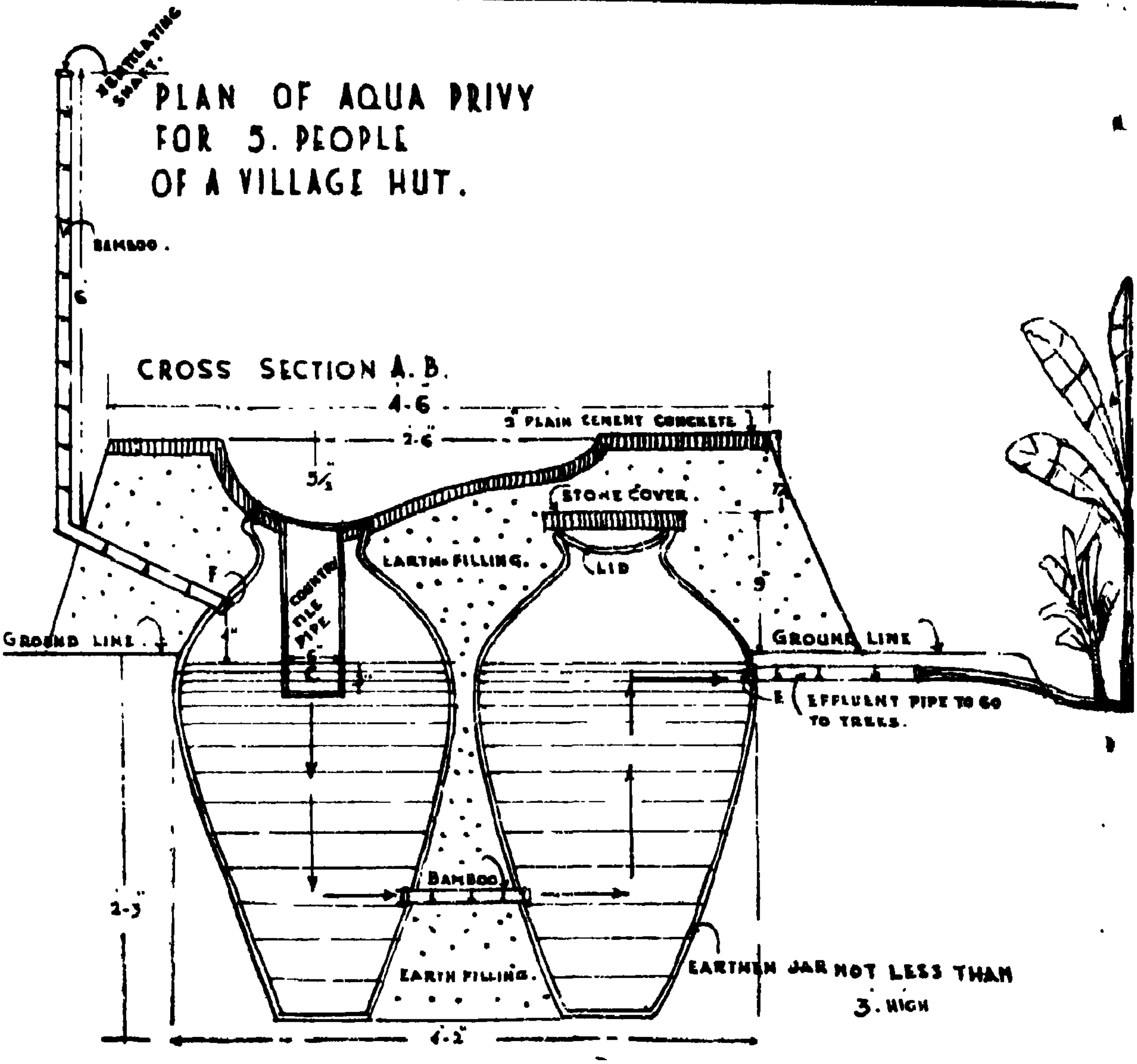


DETAILS OF COST.

EARTEN JARS TWO	@ RS 1.4.0	=	RS 2.8.0
CEMENT ONE BAG	@ RS 2.8.0	=	RS 2.8.0
SAND & BATANA 5 cft	@ RS 10.0.0	=	RS 0.8.0
COUNTRY TILE PIPE ONE	@ RS 0.8.0	=	RS 0.8.0
BAMBOOS	L.S.		RS 2.8.0

LABOUR { ONE MASON, ONE MAN COOLY., ONE WOMAN COOLY. — RS 2.1.0

TOTAL RS. 10-1-0


PLAN OF AQUA PRIVY
FOR 5. PEOPLE
OF A VILLAGE HUT.
VENTILATING SHAFT.
BAMBOO.
CROSS SECTION A.B.
4-6
2-6
3" PLAIN CEMENT CONCRETE
STONE COVER.
EARTH-FILLING.
LID
COUNTRY TILE PIPE
GROUND LINE.
GROUND LINE
EFFLUENT PIPE TO GO TO TREES.
BAMBOO
EARTH FILLING.
EARTHEN JAR NOT LESS THAN 3. HIGH
2-3
4-2

بسلسلہ صفحہ ۱۷

۱۰ روپے ۸ آنے ہے - اس مکان کا خاکہ بنانے کا سہرا مجلس آرائش بلدہ کے سر ہے -

غریبوں کے لئے بہترین رہایش گاہ

اس سے کہیں زیادہ اہم مجلس کا وہ خاکہ ہے جو دیہاتیوں کے لئے نئے قسم کے مکانات تیار کرنے سے متعلق ہے - ان میں سادگی اور آرام کے ساتھ ساتھ صفائی اور حفظان صحت کا پورا خیال رکھا گیا ہے - ایسے مکان ایک دن میں تعمیر کئے جاسکتے ہیں - اس کے لئے اینٹ ،چونے اور پتھر ، مزدور اور بڑھائی چکی اور بیل ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں - صرف ریت کنکریا سنگریزے اور دروازے اورکھڑکیاں درکار ہیں - آپ (۲۰) مکعب فٹ سنگریزوں، ۱۸ مکعب فٹ ریت ۳۰ تھیلے سمنٹ دروازوں اورکھڑکیوں کی ۵۳ مربع فٹ لکڑی سے یہ مکان کھڑا کرسکتے ہیں - آپ کو لازمی طور پر کاریگروں کی بھی ضرورت نہیں - آپ اور آپ کے گھر کے لوگ یہ کام انجام دے سکتے ہیں -

تفصیلات

یہ ایک سادہ سمنٹ اور کانکریٹ کا مکان ہے جو ایک کمرہ ایک باورچی خانہ اور ایک دالان پر مشتمل ہوتا ہے- چھت اور دیواریں بھی سمنٹ اور کانکریٹ کی ہوتی ہیں - مکان کا پایہ تقریباً ایک فٹ گہرا ہوتا ہے-۱۲ گھنٹہ کی محنت میں مکان تیار ہو جاتا ہے- اس کو سوکھنے کے لئے ۱۸ دن درکار ہوتے ہیں- اس طرح (۲۰) وین دن یہ رہایش کے قابل ہو جاتا ہے - تقریباً تین سو روپیے کے صرفہ سے آپ اپنے لئے ایک صاف ، چوہوں سے محفوظ اور صحت بخش مکان بناسکتے ہیں جو دن بدن زیادہ مضبوط ہوتاجائے گا -

اور اگر آپ سے یہ کہا جائے کہ ایسے مکانوں میں جدید قسم کے بیت الخلاء بھی ہوں گے تو حیرت نہ کیجئے - دیہات میں بلکہ شہروں میں بھی مرد اور عورتیں میدانوں اور گلی کوچوں کو بیت الخلاء کے اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں - اس سے مضر صحت حالات پیدا ہوتے ہیں- وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں- مجلس آرایش بلدہ نے ایک چھوٹے خاندان کے لئے " فلش آوٹ " (Flush-out) پاخانے وضع کئے ہیں جو دس روپے کے صرفہ سے بن سکتے ہیں - ایسا پاخانہ دیہات میں دستیاب ہونے والی چیزوں سے بنایا جاسکتا ہے - پائپ کی بجائے بمبو استعمال کئے جا سکتے ہیں اور مٹی کے دوگولیوں سے پانی کی ٹانکی کا کام لیاجا سکتا ہے- صرف سمنٹ کا ایک ڈھلوان چبوترہ بنانے کی ضرورت ہوتی ہے -

حکومت ، ریاست کے مواضعات میں ایسے مثالی مکانات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے- دیہاتیوں کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ اپنے مٹی کے تنگ و تاریک جھونپڑوں کی بجائے سمنٹ کے ان صاف مکانوں میں سکونت اختیار کریں - یہ ایک مشکل کام ہے کیونکہ دیہاتی مکان بدلنا پسند نہیں کرتے - لیکن جب وہ پتھر کے ان مکانوں کی قدر و اہمیت اور کفایت شعاری کو محسوس کریں گے تو وہ یقیناً ایسے مکانات تعمیر کرنے اور ان میں رہنے سہنے کو ترجیح دینگے - اس کے ساتھ ہی ہمارے مواضعات کی کایا پلٹ جائیگی -

نئے نظام عالم میں عورتوں کا مقام

معاشرتی خدمت کا معیار

عوام کی اصلاح ــــــــــ خاص نصب العین

ریاست حیدرآباد کی خواتین کانفرنس کے سترھویں اجلاس کی صدر کی حیثیت سے صاحبزادی نفیس النسا بیگم صاحبہ (شریک حیات صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر) نے اپنے پر مغز خطبہ میں اس نشیب و فراز کا جائزہ لیا جس سے ہندوستانی عورتیں مردوں کی عاید کردہ غلامی سے نجات حاصل کرنے کی جدو جہد میں دوچار ہوئیں۔ آپ نے اس سماجی نا انصافی کے خلاف سخت شکایت کی جن کا ہندوستانی عورتوں کو سابق میں شکار ہونا پڑا اور جو انہیں نئے نظام عالم کے قیام میں جائز حصہ لینے سے باز رکھتی ہے۔ صاحبزادی صاحبہ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ وہ اپنی موجودہ محکومی کی زنجیروں کو توڑنے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں اور اس کا مطالبہ کریں کہ انہیں عوام اور خاص طور پر عورتوں کے ذہنوں کو زندگی کے نئے رجحانات سے ہم آہنگ بنانے کا موقع فراہم کیا جائے۔ موصوفہ نے اپنے اس احساس کا اظہار کیا کہ عورتیں عمل کے جن دو اہم میدانوں میں مفید خدمت انجام دے سکتی ہیں ان کا تعلق صحت عامہ کی ترقی اور صنعت و حرفت کی توسیع سے ہے۔ اس طرح اس خطبہ کا خاص موضوع عالمی نظام میں عورتوں کا مقام اور اس کا مرکزی نکتہ عوام کی اصلاح کا کام تھا۔

کانفرنس نے جو قرار دادیں منظور کی ان میں سے ایک قرار داد میں خانوادہ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اعادہ کیا گیا اور یہ امید ظاہر کی گئی کہ ریاست کے نظم و نسق میں میں عوام کے زیادہ موثر اشتراک سے متعلق اسکیم میں عورتوں کی شہری حیثیت اور ان کے حقوق اور اختیارات کو پورے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ قرار داد میں یہ بھی بتایا ہے کہ دستوری اصلاحات (جنہیں تدریجی طور پر نافذ کیا جارہا ہے) کے نفاذ کی بدولت حیدر آباد ہندوستان کی قسمت کی تشکیل اور اس کے داخلی معاملات اور بین الاقوامی تعلقات میں شاندار حصہ لے گا۔



صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ نے فرمایا :۔
" آل انڈیا وی منزاسوسی ایشن کی شاخ حیدرآباد کے اس سالانہ جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے مجھے بڑی مسرت ہورہی ہے۔ اس ادارہ کے مقصد یعنی سماجی ترقی کے نصب العین کی اہمیت کو روز مرہ زندگی میں اس طرح نظرانداز کردیا جاتا ہے کہ اس پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے۔ جب تک ہم اپنے مقصد کے حصول کے لئے جوش اور صداقت کے ساتھ جدوجہد جاری نہ رکھیں گے مسرت اور خوشحالی کے اس درجہ پر نہیں پہنچ سکتے جو ہمارا مقدس ورنہ ہے۔ یہ حقیقت میرے لئے دھری مسرت کا باعث ہے کہ ہمارے قدیم سماج کے تانے بانے میں ہمارا وجود ان چندزرین تاروں کا سا ہے جن کی چمک دمک فرقہ پرستی کی دسترس سے باہررہی ہے۔ آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قوم کی باگ نفرت کے دیوتا نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ لیکن ہمارا سراس کے آگے کبھی نہیں جھکے گا۔ ہندوستان کی زندگی میں یہ عنصر بڑی اہمیت رکھتا ہے اس لئے یہ اسوسی ایشن مشترک مفاد کے لئے مختلف فرقوں کے تعاون عمل کا ایک ایسا نمونہ پیش کرتی ہے جس کی تقلید کرکے مرد بھی جو اپنے آپ کو فہم و فراست کے ٹھیکہ دار سمجھتے ہیں فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ ہم نے اس حقیقت کو ثابت کر دکھایا ہے کہ مذہب شخصی قانون کا نام ہے نہ کہ انسان کے خلاف جذبہ نفرت کا اور یہ کہ ضمیر کی آزادی ہر فرد کو حاصل ہے۔ ایک کے ضمیر کا احتساب دوسرے کا فرض نہیں ہے۔

مجبوری اور محتاجی

"ہندوستان کی تاریخ میں بہتیرے انقلابات آئے۔ لیکن اس کے باوجود ہماری طویل تاریخ میں عورت کا مقام اس درجہ کم نظر آتا ہے کہ گویا ہمیں گھر کے استعمال کی چیزوں سے زیادہ اہمیت حاصل نہیں تھی۔ اور جہان ساری دنیا میں ہماری بہنوں کو خیال اور عمل کی آزادیاں اس حد تک حاصل ہوچکی ہیں جو ہمارے شان و گمان میں بھی نہیں آسکتیں ، ہم نے اپنے بوجھ کو صبر اوراستقلال سے برداشت کیا۔ حیدرآباد میں تو عورتیں اس درجہ محتاج اور مجبور رہی ہیں کہ اس کی مثال مشکل سے مل سکتی ہے

اس کے دو اہم اسباب ہیں۔ ایک طرف تو مردوں نے ہمارے جذبات سے بیجا فائدہ اٹھایا اور کبھی ایسی آزادی دینے پر راضی نہیں ہوئے جس سے ان کے عیش و آرام میں فرق آئے۔ دوسری طرف عورتیں یہ سمجھکر خاموش ہوگئیں کہ ان کی تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ وہ ہر طرح محکوم اور پابند رہیں جس کا نتیجہ انتہائی مجبوری اور محتاجی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ صورت حال بالکل ناروا اور ناقابل برداشت ہے اور بیسویں صدی میں بھی یہ بے ربطی برقرار رہے تو دنیا کی دوسری قوموں کے ساتھ ترقی کی شاہ راہ پر آگے بڑھنے میں یقیناً ہمیں رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ ماں کی گود بچہ کی اولین درسگاہ ہے۔ بچہ کی تعلیم اور تربیت میں ماں کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بچے کو بنانا اور بگاڑنا ماں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عورتوں کو خانہ داری کے علاوہ علوم و فنون کی تعلیم بھی دیجائے تاکہ گھر کی فضا مدرسہ کے ماحول کے مماثل ہو۔ بعض مشرقی اقوام نے پچھلے چند سال میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس میں عورتوں کی تعلیم اور آزادی کو بڑا دخل حاصل ہے۔ لیکن ترقی کے لوازم سے ہماری غفلت بھی کچھ کم تعجب خیز نہیں ہے۔ اور اس غفلت کی ذمہ داری زیادہ تر مذہب و تمدن کی ان فرسودہ اقدار پر ہے جنکی باقیات سے ہم اب تک چمٹے ہوئے ہیں۔ قصور ہمارے نقطہ نظر کا ہے۔ ہم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور اس طرح حقائق سے آنکھیں بند کرکے زمانہ کے ارتقا کا راستہ روکنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ ہم ایک عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں کیونکہ ایک طرف صدیوں کی جہالت اور اوہام نے ہمارے ذہن کے سوتوں کو بند کر رکھا ہے تو دوسری حکمیاتی ترقی نے کائنات کے بارے میں انسانی تصور کو یکا یک منقلب کر دیا ہے اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آیا ہم ان عقائد کو سچ مانیں جو ہماری گھٹی میں پڑے ہیں اور جن کی صداقت پر شبہ کرنا بھی گناہ ہے یا ان حقائق کو تسلیم کریں جنھیں منطق اور معقولیت کی تائید حاصل ہے۔ حقیقت چاہے کچھ ہی ہو اس امر کا احساس ضروری ہے کہ فطرت کے قوانین اٹل

ہیں اور یہ کہ کھڑے سونچنے والے کبھی دوڑ نہیں جیت سکتے ۔ آیندہ ترقی کے امکانات اسی صورت میں نظر آسکتے ہیں جبکہ زندگی کے حقائق کو حقائق جان کر انہیں سمجھنے کی کوشش کی جائے نہ کہ کسی بن باسی بابو کی طرح بے بنیاد تصورات کی دنیا میں زندگی گزاری جائے ۔ کائنات کی تخلیق کوئی بھول نہیں ہے کہ اس کا کوئی مقصد نہ ہو ۔ کائنات کی تخلیق ایک مقصد کو پیش نظر رکھکر کی گئی ہے اور چونکہ کوئی اور تصور خالق و مخلوق کے شایان شان نظر نہیں آتا اس لئے ہمیں مجبوراً مان لینا پڑتا ہے کہ ہماری حیات کا ایک خاص مقصد ہے اورمیرا ایقان ہے کہ زندگی کا مقصد ترقی کی اس معراج پر پہنچنا ہے جہاں تمام افراد کو کامل مسرت حاصل رہے اور ایک کی خوش حالی کے لئے دوسرے کی زبوں حالی ضروری نہ قرار پائے میر اخیال ہے کہ یہ نصب العین صرف ایک طریقہ سے حاصل ہوسکتا ہے اور وہ کہ ہم اپنے پڑوسی کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی مدد کریں ۔ حقیقی خوشی ذاتی مسرت سے نہیں بلکہ دوسروں کو خوش کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۔اور میں بجا طور پر یہ سمجھتی ہوں کہ یہ مقدس خیال بھی اس اسوسی ایشن کا نصب العین ہے ۔

دیہات — سرگرمی کا مرکز

" اب سوال یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کو کس طرح حاصل کرسکتے ہیں ؟ اس کا جواب میرے خیال میں بہت آسان ہے ۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم میں قوت ارادی نہیں ہے ۔ ہم کام سے جی چراتے ہیں ۔ جد وجہد سے بھاگتے ہیں ۔ تقدیر پرستی کے جمود جہالت اور اوہام پرستی نے ہمارے حواس کو اس درجہ مفلوج کر رکھا ہے کہ سونچنے کی صلاحیت مفقود ہوچکی ہے ۔حالانکہ یہی استعداد انسان اور حیوان میں مابہ الامتیاز ہے ۔ عقل اور قوت ارادی میں چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ انہیں دوش بدوش آگے بڑھانے اور مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے وابستہ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ آج کل مکاتیب خیال کی غیر معمولی کثرت ہے ۔ لیکن ہمیں ایک ایسے مکتب خیال کی ضرورت ہے جو ہماری حقیقی ضرورتوں کو پورا کرسکے ۔ اگر ہم اپنے قومی مزاج اور انفرادی رجحانات کا جائزہ لیں تو ہمیں اپنے مسائل کا حل مل جائیگا اور ہم تہذیب وتمدن کی ترقی میں پورا پورا حصہ لے سکینگے ۔ تہذیب و تمدن ایک مقدس ورثہ ہے جس میں اضافہ کرنا ہمارا اولین فرض ہے ۔ ہم نے جو مقصد اپنے سامنے رکھا ہے اس کے لئے سخت جد و جہد کرنی پڑے گی اور شرکی ان قوتوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا جن کی وجہ سے آج دنیا محتاج اورسوگوار ہے۔ ہمیں اپنے مسائل کی گہرائیوں میں اترنا ہوگا ۔ غریب سے غریب اور نیچ سے نیچ افراد تک پہنچنا ہوگا ۔ سات لاکھ دیہات کی سدھار اور تباہ کن دیہی رسم و رواج کی اصلاح ہمارا فرض ہے ۔ ہمیں ان غریبوں کے تباہ کن افلاس اور تقدیر پرستی کو دور کرکے ایک ایسا کاروان تیار کرنا ہوگا جو زندگی کی نئی شاہ راہ پر آگے بڑھ سکے ۔

ہم دیہی زندگی کے حقائق کونہیں بھلاسکتے کیونکہ یہی وہ مرکز ہے جس کے اطراف ہمارا سماجی اور معاشی نظام گھومتا ہے ۔ دیہی علاقوں میں محرومی افسردگی اور زندگی سے بیزاری اپنی انتہائی حدتک پہنچ چکی ہے ۔ ضرورت ہے کہ اس ناخوشگوار صورت حال کا جلد سد باب کیا جائے ۔ گاؤں کی زندگی کو دماغی اور جسمانی دونوں اعتبار سے تندرست اور توانا بنانے اور دیہی آبادی کو ہر قسم کے خطرات محرومیوں اور ظلم و زیادتی سے بچانے اور ہر قسم کے دکھ درد ، لوٹ کھسوٹ اور غلامی کی سختیوں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ غرض ان تمام مشکلات اور مصیبتوں کو دور کرنا ہے جو انہیں ورثہ میں ملی ہیں ۔ یہ مقصد بڑے پیمانہ پر مفت تعلیم کی اشاعت ، طبی امداد ، حفظان صحت کے اصولوں کے پرچار ، بہتر مکانات اور بہتر سڑکوں کے علاوہ تفریحات کے مناسب انتظامات ، کتب خانوں کے قیام اور جدید سماج کے دوسرے سارے لوازم کی مدد سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ کوئی حکومت یہ سارے کام نہیں کرسکتی ۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ عوام کی کثیر تعداد کو زندگی کے نئے طریقوں سے واقف کرانے کے لئے انتھک کوشش کریں ۔ لیکن ہماری توجہ زیادہ ترعورتوں پر مرکوز رہے گی ۔ اس لئے کہ ان کی حالت بہتر ہو جائے

تو سارے سماج کا معیار زندگی بلند ہوسکتا ہے ۔ یہ نصب العین اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ ہم زندگی سے متعلقہ اپنے نظریات کو بدلیں ۔ عیش و آرام کو مقصد حیات نہ سمجھیں ۔ فرسودہ عقائد اور بناوٹی جذبات کو چھوڑ کر عام انسانوں کے دکھ درد میں شریک ہو جائیں ۔ موجودہ زندگی کے جوہم زار میں کسی خوشگوار تبدیلی ، انقلاب یا حصول آزادی کا امکان نہیں ہے جب تک کہ ہم جیسے لوگ جو حالات کو بہتر بناسکتے ہیں اکثریت کی زبوں حالی پر دھیان نہ دیں ۔ اگر ہم اس وقت کوئی اقدام نہ کریں تو بعد کی نسلیں جا طور پر ہم پر نہ صرف مجرمانہ غفلت بلکہ قتل انسانی مستوجب سزا کا الزام عاید کرسکتی ہیں ۔

تعلیمی پہلو

" جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے اس حقیقت پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ تعلیم ذہنی اور جسمانی تربیت کے عملی طریقوں پر نہیں بلکہ سیرت سازی پر مشتمل ہونی چاہئے ۔ تعلیم کی بدولت انسان کا نقطہ نظر اس درجہ وسیع ہو جانا چاہئے کہ اس کی نظر جغرافی حدود کو توڑ کر آگے نکل جائے اور قوم اور نسل کا امتیاز قائم نہ رہے ۔ تعلیم ایسی ہو جو ہمیں اخلاق اور کردار کے زیور سے آراستہ کرے ، جس کی بدولت ہم نیکی پر کسی غرض کو ترجیح نہ دیں ۔ راستوں کی بحث میں منزل کے خیال کو دل سے نہ نکال دیں ۔ اسکے علاوہ تعلیم کی بنیاد حقیقت پسندی پر ہونی چاہئے جس کی مدد سے ہم ان قوتوں کو سمجھ سکیں جو ہماری روز مرہ زندگی میں کار فرما نظر آتی ہیں ۔ یہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے کہ موجودہ تعلیم ہمیں خود اپنی ذات سے بیگانہ رکھتی ہے ۔ نہ ہم اپنے تاریخی پس منظر سے واقف ہیں نہ روایات اور ثقافت سے ۔ اور پھر ان کے بارے میں معلومات بھی ہم تک صحیح طور پر نہیں پہنچائی جاتیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ سے کوسوں دور رہتے ہیں ۔ نہ صرف اپنی ذات سے دور بلکہ اپنے دیس سے پرے ۔ طریقہ تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اس وقت لکھے ہوئے الفاظ ہی کے ذریعہ معلومات ہم تک پہنچتی ہیں اور یہ ذریعہ کافی نہیں ہے ۔ ضرورت ہے کہ تعلیم کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے نشریات ، فلم ، مصور کتابوں اور دوسرے لوازم سے مدد لیجائے ۔ ہمارے فلم ، تعلیم کو پھیلانے میں بڑی مدد دے سکتے تھے ۔ لیکن بجائے علم کی روشنی پھیلانے کے وہ دیکھنے والوں کی ذہنیت اور دل و دماغ کو مسخ کر دیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ان کی ترقی اس وقت تک بیہودہ فلا بازیوں اور بڑھی لکھی لڑکیوں کی بے جاندیب سے آگے نہیں بڑھی ہے ۔

عورتوں کے سیاسی اور سماجی حقوق تسلیم کئے جائیں

" جہاں تک خود ہماری ذات کا تعلق ہے آج کا سب سے اہم مسئلہ ہماری آزادی ہے ۔ بہتری بہنوں نے اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں ۔ اس لئے میں اس داستان کو طول دینا نہیں چاہتی ۔ البتہ اتنا ضرور کہونگی کہ کل مستقبل کی تعمیر میں عورت کا حصہ ماضی کے مقابلہ میں زیادہ اہم رہے گا ۔ تہذیب کی پیش رفت میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں اور اگر چہ ممکن ہے کہ بعض پیشوں کے لئے وہ مرد کی طرح زیادہ موزوں نہ ہو لیکن جنگ کے دوران میں عورتوں نے جرأت اور بہادری کے جو کرشمے دکھائے ہیں ان سے ثابت ہوچکا ہے کہ وہ اپنی صنف مخالف سے کم نہیں ہیں ۔ اب مردوں کا فرض ہے کہ جو سماجی حقوق انہوں نے اس وقت تک غصب کر رکھے ہیں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور ہم انتہائی جد و جہد کرکے انہیں ہمارا حق دینے پر مجبور کرینگے ۔

مابعد جنگ تنظیم میں عورتوں کا حصہ

" مابعد جنگ تجویزوں میں دو امور ہماری فوری توجہ چاہتے ہیں ۔ جہاں تک صحت اور تندرستی کا تعلق ہے یہ سب جانتے ہیں کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے — عوام کی اکثریت کو حفظان صحت کے اصولوں اور تندرستی کی قدر سے واقف کردیاجائے تو ایک طرف درد دکھ کا انسداد ہوجائے گا اور دوسری طرف وہ بے شمار روپیہ اور وقت بچ جائیگا جو دواؤں اور دواخانوں پر صرف کیا جاتا

ہے ۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینا ضروری ہے کہ جسمانی اور ذہنی صحت تندرستی کی اقل ترین ضرورت ہے ۔ دوسرا مسئلہ صنعتوں کی توسیع میں ہمارے حصے سے متعلق ہے ۔ ہمیں قوانین اور ضابطوں کی مدد سے عورتوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنی ہوگی ورنہ اس کا امکان ہے کہ ہمیں ہر طرح مجبور کرکے ہماری محنت سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے ۔ قانون ایسا ہونا چاہئے جس کے لحاظ سے نہ صرف ہماری اجرتیں اور چھٹیاں مقرر ہوں بلکہ ہماری خاص کمزوریوں کو پیش نظر رکھ کر سماجی بیمہ کا ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں حکومت اور آجر دونوں فیاضی سے ہاتھ بٹائیں ۔ علاوہ ازیں بعض ایسے پیشوں سے جو خطرات سے پر ہوں عورتوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی امتناعی قوانین بنانے ہوں گے ۔

سعی کامل

" ویمنز اسوسی ایشن کی حیدرآبادی شاخ نے مشکل سے مشکل حالات کے باوجود اپنا کام بہتر سے بہتر پیمانہ پر جاری رکھا اور اب جبکہ جنگ کے بعد نظام امن کے قیام کا زمانہ آیا ہے ہمیں امید ہے کہ اس کا کام اس کے مقاصد کے شایان شان پیمانہ پر پھر سے شروع ہوجائیگا ۔ اعلحضرت بندگان اقدس شہریار دکن و برار جیسے روشن خیال اور رعایاپرور فرمانروا کی سرپرستی میں ہم اپنے پاک اور مقدس مقصد کے حصول میں کامیاب ہونگے ۔ انسانیت کے ایک زبردست المیہ پر پردہ ابھی گرا ہے ۔ ساری دنیا میں تہذیب کی شمعیں رفتہ رفتہ گل ہوتی جارہی ہیں ۔ جس سے فضا کجلا رہی ہے اور مستقبل کے خطرات بڑھتے نظر آتے ہیں ۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ اپنی حیات کو خوشگوار بنائیں یا مردوں کی طرح بے حس زندگی بسر کریں ۔ اگر ہمیں خدا کی عظمت پر بھروسہ رہے اور ہم خیر کی قوتوں پر ایمان رکھیں تو ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آسکتی ۔ مسرت کی تلاش میں ہم نے جو مہم شروع کی ہے ممکن ہے کہ وہ ہمیں حیات انسانی کی منزل مقصود تک پہنچادے بشرطیکہ ہم میں ایثار کا جذبہ ہو اور ہم خلوص و محبت سے اپنا کام انجام دیں ۔ "

قرار دادیں

کانفرنس نے ایک قرار داد منظور کی جس میں حکومت سرکارعالی سے پر زور استدعا کی گئی ہے کہ وہ کٹر اورقدامت پسند قوتوں کی پروانہ کرے بلکہ ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکیوں اور ۲۰ سال سے عمر کے لڑکوں کی شادی کو ممنوع قرار دینے کے لئے فوری کارروائی کرے ۔ ایک اور قرار داد کے ذریعہ کانفرنس نے شہزادی نیلوفر کے اس تین سالہ خاکہ کی تائید کی جس کے تحت مراکز بہبودی اطفال و زچگان کا قیام پیش نظر ہے ۔ یہ مراکز اس رقم سے قائم کئے جائیں گے جو محصول زاید منافع کی آمدنی سے حکومت نے مہیا کی ہے ۔ کانفرنس نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ اس سال کے محصول کی آمدنی سے مزید رقم اس غرض کے لئے مختص کرے نیز ریاست کے معمولی محاصل سے زچاؤں کی بھلائی کے کام کے لئے سالانہ متوالی اخراجات کی پابجائی کا انتظام بھی کرے ۔

دکن کا تہذیبی ارتقاء

از منہ قدیمہ سے دکن مختلف نسلوں ، مذہبوں ، زبانوں اور تہذیبوں کا مرکز اتصال رہا ہے ۔ عہد ما قبل تاریخ میں ناگا قوم شمال سے ترک وطن کرکے آئی اور یہاں کے قدیم باشندوں میں بس گئی جو معلوم ہوتا ہے کہ اس بعید زمانہ میں بھی متمدن تھے ۔ اس کے بعد آریائی قوم اپنا علحدہ تمدن اور زبان لیکر آئی ۔ اس طرح دو قوموں کی دو تہذیبیں آپس میں گھل مل کر ایک ہوگئیں اور صدیوں تک ترقی کرتی رہیں ۔

تاریخی دور میں بدھ مت اور جین مذاہب دکن میں در آئے ۔ لیکن آریائی مذہب نے اپنی توانائی اور ہمہ گیر نوعیت کی بدولت انہیں اپنے میں ضم کرلیا اور ساتھ ہی ان کے بعض بنیادی عقائد جیسا کہ اہنسا ہے قبول کرلیے ۔ اس طرح ایک وسیع الاساس آریائی مذہب نے نشو و نما پائی ۔ بالآخر ان دونوں مذاہب کو آریائی عقیدہ کے لئے راستہ چھوڑ کر ہٹ جانا پڑا ۔

یہی حال زبان کا بھی ہے ۔ بدھ مت کے عروج اور اس کے بعد کے زمانہ میں آریائی پراکرت صدیوں تک سرکاری زبان بنی رہی اور اس نے مقامی زبانوں پر اپنا اثر ڈالا ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر موجودہ تلنگی اور کنڑی زبانوں کی نشو و نما ہوئی ۔ البتہ مرہٹی کی حیثیت اپابھرمشا پراکرت ہی کی رہی ۔

تیسری صدی قبل مسیح تک دکن پورے طور پر موریائی سلطنت کے زیر نگین آگیا تھا اور شہنشاہ اشوک کے عہد میں ایک نائب سوار انگری سے جو متعدد مورخین کی رائے میں ممالک محروسہ سرکار عالی کا مقام ہی ہے دکن کا نظم و نسق انجام دیتا تھا ۔ مسلسل کئی شاہی خاندانوں نے یہاں اپنی سلطنتیں قائم کیں ۔ پٹن میں ساتھ واہانا ، بادامی میں قدیم چالوکیا ، مانیا کھیٹا (من کھیڑ) میں شمالی راشٹرا کوٹا اور کلیانی میں بعد کے چالوکیا خاندان بر سر اقتدار آئے ۔ اس کے بعد دیوا گری (دولت آباد) میں یادواؤں اور بالآخر ورنگل میں کاکتیاؤں کو عروج حاصل ہوا ۔

بعد میں مسلمان آئے اور سلطنت بیجا نگر قائم ہوئی ۔ تقریباً دو صدیوں کے بعد دکن پر مسلمانوں کو مستقل تسلط حاصل ہو گیا ۔ وہ خانہ بدوشوں کی طرح نہیں آئے بلکہ اس سر زمین کے باشندوں کی حیثیت سے یہاں سکونت اختیار کرلی ۔ ان کے نئے اور مختلف مذہب ، ثقافت ، آرٹ اور ادب نے تہذیب و تمدن کے ان خزانوں کو اور مالا مال کردیا جو پہلے سے موجود تھے ۔ کچھ عرصہ بعد ایک مشترکہ تہذیب کی نشو و نما ہوئی جس میں مختلف وحدتوں کی خصوصیات نے ایک دوسرے سے اکتساب فیض کیا اور آپس میں آسانی کے ساتھ گھل مل گئیں ۔ بقول ایک ممتاز حیدرآبادی عالم کے " تنوع میں یکرنگی " پیدا ہوگئی ۔

بہمنی سلاطین مستحق ستائش ہیں کہ انہوں نے دور بینی سے کام لیا ۔ تجربہ کار مدبر ملک سیف الدین غوری نے یہاں کے مادی اور جغرافیائی حالات کی مناسبت سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لیے مناسب گنجائشیں مہیا کرکے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بندھنوں کو مضبوط کرنے اور مشترکہ دکھنی تہذیب کی بناء ڈالنے کی کوشش کی ۔ اگرچہ حکمران مسلمان تھے لیکن وہ ہندو وزیروں اور گورنروں کو مامور کرتے اور مقامی زبانوں کی سرپرستی کرتے تھے ۔ وہ شعراء کے مربی بن گئے اور ان میں سے بعض خود شاعر اور مصنف تھے ۔ اس سلسلہ میں گولکنڈہ کے قطب شاہیوں کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ ابراہیم شاہ نے ادانکی گنگا دھرا کوی جیسے شاعروں کی سر پرستی کی جس نے اپنی نظم " تپتی سموارنم " کو اس کے نام سے معنون کیا تھا ۔ اکنا و مادنا کے نام تو تاریخ کا جزو بن گئے ہیں ۔ اس طرح ہر مسلم شاہی خاندان نے دکن کے مشترکہ آرٹ اور تہذیب میں کچھ نہ کچھ اضافہ کیا ۔

یہ تھی وہ میراث جو خانوادۂ آصفی کو ترکہ میں ملی - ممالک محروسہ مختلف حکومتوں اور زمانوں کے ماثر تاریخی اور آرٹ کی نشانیوں سے مالا مال ہے - اگرچہ مشترکہ آرٹ اور تہذیب کی داغ بیل پڑچکی تھی لیکن زمانہ اس قدر پر آشوب تھا کہ ان کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے لئے حالات مبارک اور ساز گار نہ تھے - خانوادہ آصفی کا ابتدائی عہد حکومت بھی اس صورت حال سے مستثنی نہ تھا - غدر ہوا اور دکن میں یہ اپنی فطری موت مرا - سنہ ۱۸۵۸ ع تک سارے ہندوستان اور بالخصوص دکن کے حالات میں بڑی حد تک سکون پیدا ہوگیا تھا - ریاست میں استحکام و تنظیم کا کام شروع ہوا اور نواب سر سالار جنگ بہادر، جن سے خوشگوار یادیں وابستہ ہیں ، غالباً پہلے وزیر تھے جنھوں نے ملک کی پر امن ترقی کی بنیادیں رکھیں اور ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی تہذیبی یادگاروں کی حفاظت کے لئے قدم اٹھایا -

اعلی حضرت خسرو دکن و برار کا عہد حکومت دکن کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم دور ہے - شاہ ذیجاہ کو اسلاف سے ترکہ میں جو روایات ملی تھیں اور اپنے والد ماجد حضرت غفران مکان کے شفقت آمیز رہنمائی میں سلطان العلوم نے جو تربیت پائی تھی وہ شاہ ذیجاہ پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کے لئے انتہائی موزوں تھی - سنہ ۱۹۱۴ ع اور سنہ ۱۹۱۹ ع کا درمیانی زمانہ نظم و نسق اور تنظیم کا زمانہ تھا جب کہ ملک کی آئندہ ترقی کی بنیادیں رکھی گئیں - پہلی تباہ کن عالمی جنگ کے باوجود یہ محسوس کیا گیا کہ ریاست کی اصلاح سے متعلق تدابیر کو ملتوی نہیں رکھا جاسکتا - جنگ عظیم کے مالی مطالبات کی تکمیل کے علاوہ ملک کی ترقی کے لئے معتدبہ رقم مہیا کی گئی - یہی وہ زمانہ تھا جس میں تقریباً تمام قومی تعمیری محکمے قائم کئے گئے -

تاریخی یادگاروں اور آرٹ کے شہکاروں نے توجہ شاہانہ کو اپنی جانب مبذول کرایا اور سنہ ۱۹۱۴ ع میں محکمہ آثار قدیمہ قایم کیا گیا - مسٹر غلام یزدانی کی خدمات حاصل کی گئیں اور ان کی رہنمائی میں جو ترقی ہوئی اسے فی الحقیقت عظیم الشان کہا جاسکتا ہے - ان کی فطری قابلیت اور کام سے دلچسپی نے ان پر فوراً یہ واضح کردیا کہ موجودہ تہذیبی آثار اور آرٹ کے شہکاروں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دکن میں بعض مقاموں کی کھدائی سے شاندار نتائج برآمد ہوں گے - اس طرح حفاظت اور کھدائی کا کام ساتھ ساتھ ہوتا رہا - حکومت سرکارعالی نے انہیں ممکنہ امداد دی اور اس معاملہ میں اعلی حضرت بہ نفس نفیس غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے -

ایلورہ اور اجنتہ کے غار ساری دنیا میں مشہور و معروف ہیں - ان کی مرمت و درستگی اور حفاظت ونگہداشت کا کام فوری شروع کردیا گیا - جنگل صاف کئے گئے سڑکیں تعمیر کی گئیں اور ان غاروں کو ایسے مسافروں کے لئے قابل رسائی بنایا گیا جو دنیا کے تمام حصوں سے آتے ہیں - اب ان مقامات کا دورہ کرنے والے کو کسی دشواری کے بغیر تمام سہولتیں حاصل ہوسکتی ہیں اور وہ یہاں اپنے قیام کو خوشگوار بناسکتا ہے - اجنتہ کی تصوروں کے تحفظ کے لئے معتدبہ رقمیں خرچ کی گئیں - اور مسٹر یزدانی کی مساعی ان دو شایع شدہ جلدوں میں ظاہر ہوئیں جن میں حسن کارانہ اور مصورانہ نقطہ نظر سے ان تصاویر کا مستند مطالعہ کیا گیا ہے -

ممالک محروسہ کے آثار قدیمہ ماقبل تاریخ اور تاریخ کے ابتدائی زمانہ کے باقیات بدھ ہندو اور جین مندروں، مسلم مذہبی عمارتوں ، عیسائی گنبدوں اور سکھ گردواروں پر مشتمل ہیں - اس طرح حکومت سرکارعالی ہمارے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے ان تاریخی یادگاروں کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا -

جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کھدائی کے شاندار نتائج برآمد ہوئے - سرتھیوڈور ٹاسکر سابق صدر المہام مال سرکارعالی نے ایک موقع پر فرمایا تھا " دکن کی دریائی وادیوں کی کھدائی ایسی معلومات فراہم کرے گی جن سے دکن کی تاریخ بالکل بدل جائے گی - "، ضلع رائچور میں مسکی کی کھدائی کے دوران میں شہنشاہ اشوک کا ایک فرمان ملا جس سے اس عہد کی تاریخ کے متعدد نکات پر مفید روشنی پڑی - پٹن کی کھدائی کے نتیجہ کے طور پر ایک زیر زمین

شہر برآمد ہوا جس کے " سہن جوڈارو " کی طرح ایک دلچسپ انکشاف ثابت ہونے کا امکان ہے ۔ کنڈا پور اور پانیگری کی کھدائیوں سے متعدد چیزیں اور شہر دریافت ہوئے ۔ ان دو مقامون کے متعلق اب یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ اس اکتیس فصیلوں والے شہر کے دو حصے ہیں جن کا میگا ستھینیز نے ذکر کیا ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ساتھاواہانا کے زمانہ میں دھنیا کٹاکا سے پٹن جانے والے راستہ پر پڑاؤ ڈالنے کے دو مقامات اور بازار ہوں ۔

ہندو مندروں ، مسلم گنبدوں اور مسجدوں ، سکھ گردواروں ، اجنٹہ اور ایلورہ کے بدھ اور جین غاروں ، بڑے بڑے تالابوں اور مختلف مآثر سلف دکن کے ایسے بیش قیمت اور بے نظیر ذخائر ہیں جن پر وہ فخر کرسکتا ہے ۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے حال ہی میں حیدرآباد میں منعقد شدہ تاریخ دکن کانفرنس کے نام اپنے حکیمانہ پیام میں ارشاد فرمایا تھا ۔ " تاریخ دکن گویا خود تاریخ ہند کا خلاصہ ہے " ۔ مختلف نسلوں اور تہذیبوں کی تاریخ اور اس کا مطالعہ ذہن انسانی کی کاوشوں کا ایک اہم جزو ہے ۔ حکومت سرکارعالی نے یورپ میں اور بحر الکاہل کے پارتوپوں کی گھن گرج آواز کے باوجود با موقع اور دانشمندانہ فیاضی کے ذریعہ تہذیبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی ۔ دکن کی ایک مستند تاریخ کی ترتیب و تالیف کا کام حکومت سرکارعالی کے زیر اہتمام انجام پارہا ہے ۔ حال ہی میں گیارھویں کل ہند اورینٹل کانفرنس اور کل ہند تاریخی کانگریس کے اجلاس جامعہ عثمانیہ کے زیر اہتمام حیدرآباد منعقد ہوئے تھے ۔ ان کانفرنسوں کے نہایت مفید نتائج برآمد ہوئے ۔ ایسی تہذیبی سرگرمیاں بے شمار ہیں جن کا تذکرہ کرنا ممکن نہیں ۔

حکومت سرکارعالی کسی ایسے کام کو شروع کرنے میں پس و پیش نہیں کرتی جو تہذیبی ترقی کا باعث ہو ۔ جامعہ عثمانیہ نے تقریباً . . . ۔ مخطوطات کا ایک قابل قدر مجموعہ حاصل کیا ہے جس کی اب جانچ کی جارہی ہے ۔

حالیہ تعمیر شدہ عمارتوں کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں ہندو اور مسلم طرز تعمیر کا ایسی خوبی کے ساتھ امتزاج کیا گیا ہے کہ یہ دونوں اہم مذاہب کی تہذیبی وحدت کا مظہر بن گئی ہیں ۔ ان تمام سرگرمیوں کی تہ میں جو جذبہ کار فرما ہے وہ مذہبی روا داری ہے جو حکومت سرکارعالی کے نظم و نسق کا اساسی اصول ہے ۔

معزز ناظرین !

آپ کو " معلومات حیدر آباد " کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

پروڈنشیل کواپریٹیو بنک کا جشن سیمیں

معاشیات نفع کو معاشیات امداد باہمی کے حق میں دستبردار ہوجانا چاہئے

" دی پروڈنشیل کواپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بنک " (The Prudential Co-operative Central and Urban Bank) نے ۲۵ سال تک مفید کام انجام دینے کے بعد اپنا جشن سیمیں منایا۔ ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے اس تقریب کی صدارت فرمائی۔ آنریبل دیوان بہادر ایس۔ آر۔ امدو آئنگار صدرالسہام طبابت نے جشن سیمیں کا خطبہ پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس ادارے نے بنک کاری کے صحیح اصولوں پر کاروبار انجام دیا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر اس نے اپنی زندگی کی مختصر سی مدت میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

خطبۂ صدارت

اپنے خطبۂ صدارت میں ہز اکسلنسی نے بنک کی مجلس انتظامی کو مبارکباد دی کہ زمانہ جنگ کے حالات کی وجہ سے پیدا شدہ موانع کے باوجود اس نے بنک کے کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلایا۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ " یہ بات تسلیم کی جاچکی ہے کہ اگر ہم اپنے نظام معیشت میں امداد باہمی کے اصول اختیار کریں اور ذاتی نفع پر زور نہ دیں تو ہمارے بہت سارے سماجی اور معاشی مسائل حل ہوجائیں گے۔ "

مستحسن اقدام

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا "اعلیٰ درجہ کی بنک کاری کی سہولتیں مہیا کرکے عوام کی حالت کو سدھارنے اور کم شرح سود پر قرض دیکر غریبوں اور مفلسوں کو ساہوکاروں کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے آج سے ۲۵ سال پہلے دیوان بہادر سی۔ وی پدما راؤ مدلیار کے ہاتھوں اس ادارہ کا قیام ایک مستحسن اقدام تھا۔ اس ادارہ کو جو عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے اس سے یہ اقدام پوری طرح حق بجانب ثابت ہوتا ہے۔ مجھے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ آپ چھوٹے سرمایہ کاروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یہ امر بھی موجب طمانیت ہے کہ اس بنک کی طرف سے جو ۱۰۵۰۰ قرضہ جات دئے گئے ان میں سے ۸۵ فی صد سے زاید قرضوں کی مقدار ایک ہزار روپے سے کم ہے۔ اس سے اس واقعہ کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ سماج کے متوسط اور ادنیٰ طبقوں کے مفادات کو عزیز رکھتے ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہی صحیح اصول عمل ہے۔ ہمیں امداد باہمی کے کسی بنک کی کامیابی کا اندازہ لگاتے وقت ایک اونچے معیار کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ روپے آنہ پائی کو بہت زیادہ اہمیت دینا مناسب نہیں ہے اگرچہ اس معاملہ میں آپ کا بنک کامیاب رہا ہے۔

مستحکم موقف

" اس بنک نے ۶ ہزار روپے کے ابتدائی سرمایہ سے کاروبار شروع کیا مگر اب اس کے مختونات کی مجموعی مقدار ۸۳ هزار روپے تک پہنچ گئی ہے اور اس کا ادا شدہ سرمایہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ اس طرح اس کا موقف نہایت مستحکم ہے۔

" مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ یہ بنک اپنا کاروبار نہایت کارکردگی اور کامیابی کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔ اس کی مالیاتی سرگرمیاں ان آئینی حدود تک محدود ہیں جن کی ریزرو بنک آف انڈیا (Reserve Bank of India)

نے سفارش کی ہے ۔ اس سے اس کے منتظمین کے بے لوث کام پر روشنی پڑتی ہے ۔

قریبی اشتراک

" مجھے یہ سنکر بھی مسرت ہوئی کہ آپ ہمارے محکمہ امداد باہمی کے ساتھ تعاون کر کے اس کے دوستانہ مشورہ کے مطابق کام کر رہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ یہ خوشگوار تعلقات اسی طرح برقرار رہیں گے اور اس کا نتیجہ انجمن اور محکمہ امداد باہمی کے درمیان قریبی اشتراک عمل کی صورت میں ظاہر ہوگا ۔

" حکومت سرکارعالی امداد باہمی کی تحریک کو جو اہمیت دیتی ہے اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ موازنہ میں محکمہ امداد باہمی کے لئے رقمی گنجائش چھ لاکھ روپے سے بڑھا کر نو لاکھ روپے کر دی گئی ہے اور امداد باہمی کے اصولوں پر زرعی دولت کی پیداوار، فروخت اور تقسیم کا مسئلہ زیر غور ہے ۔ "

آخر میں ہز اکسلنسی نے فرمایا " ملک کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے ۔ آپ کو نئی اور بھاری ذمہ داریاں سنبھالنی ہونگی ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے کام کو مصلحت اندیشی اور امداد باہمی کے اسی جذبہ کے مطابق جاری رکھیں گے جو سابق میں آپ کی نمایاں خصوصیت رہا ہے ۔ میں آپ کی بنک کی کامیابی کا متمنی ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ حیدرآباد میں نظام بنک کاری کے ایک جزولاینفک کے طور پر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھیگا اور ترقی دیگا "۔

برکات

اس ادارے کی ابتدا اور ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے آنریبل دیوان بہادر ایس ۔ آروامدو آئنگار نے فرمایا کہ ممالک محروسہ سرکارعالی میں تحریک امداد باہمی کی تاریخ میں اس انجمن قرضہ نے خاص طور پر شہری بنک کاری کے معاملہ میں زبردست ترقی کی ہے اور اپنے ارادین کو تحریک امداد باہمی کی دو اہم خصوصیات یعنی خود اعانتی اور کفایت شعاری کی برکتوں سے بہرہ ور کیا ہے ۔ انہوں نے امداد باہمی کے حامیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے کام کو ان اعتراضات کی پروا کئے بغیر جاری رکھیں جو ممکن ہے کہ ان پر کئے جائیں ۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ بنک کے اساسیوں کو بنک کاری کے جدید طریقوں کی طرف مائل کریں ۔

اتحاد پیدا کرنیوالی قوت

تحریک امداد باہمی کی ممکنہ حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آنریبل صدر المہام طبابت نے اپنے خطبہ کو بالفاظ ذیل کے ان لفظوں پر ختم کیا ۔ " ایسے کسی بد نصیب ملک میں جیسا کہ ہمارا ملک ہے جہاں مذہب اور زبان کے اختلافات، تہذیب کے تنوع، ذات پات کی تفریق اور رنگ کے امتیاز نے ایک نسل کو دوسری نسل سے ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے اور ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کر رکھا ہے کیا کوئی اور شے ایک ایسی تحریک سے بڑھ کر ہماری تائید اور حوصلہ افزائی کی مستحق ہوسکتی ہے جس کا مقصد ہمدردی، اعتماد اور ایمانداری کے بندھنوں سے ہمیں متحد اور متفق کرنا ہو "۔

آنریبل دیوان بہادر نے فرمایا کہ اتحاد، اعتماد، نیک دلی، معاونت اور ہمدردی کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی آج جتنی سخت ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی ۔ " اس لئے اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ تحریک امداد باہمی پر اعتماد اور مخلصانہ عمل بھی ہماری خرابیوں کو چاہے وہ سماجی ہوں یا سیاسی، معاشی ہوں یا مذہبی دور کرسکتا ہے ہمیں نسلی، فرقہ واری، لسانی اورسیاسی اختلافات کے تند اور پر شور سمندروں کے پار لے جاسکتا ہے اور بالآخر اتحاد اور رفاقت کے ساحل مقصود تک پہونچا سکتا ہے ۔ یہ کام عظیم الشان اور کٹھن ہے بوڑھوں اور نحیف و ناتوان لوگوں کی بجائے قوی، پرجوش اور سرگرم نوجوانوں کو منزل کی طرف بڑھنا چاہئے پرانی نسل کا تجربہ اس طوفانی سفر میں ان کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیگا ۔ آیئے ہم سب ملکر اتحاد اور ترقی کے راستہ پر قدم بڑھائیں ۔ "

غریب کاشتکاروں کے فائدہ کیلئے حکومت سرکارعالی کا جدید قانون

دوسروں کی زمینات پر محنت کرنے والوں کی بے اطمینانی رفع کردی گئی ہے

زرعی اراضی کے آسامیان شکمی یعنی قولداروں کے حقوق کی حفاظت کا مسئلہ ایک عرصہ سے حکومت سرکارعالی کے زیر غور رہا ہے ۔ حکومت نے آج سے تقریبا (۸) سال قبل سررشتہ مال کے ایک افسر اعلی مسٹر بھروچہ کو حکم دیا تھا کہ وہ زرعی مقروضیت کے مسئلہ کی تفصیلی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کرے ۔ اس رپورٹ میں بھی مسٹر بھروچہ نے قولداروں کی امداد کی ضرورت پرزور دیا تھا ۔ اس سفارش کی بناء پر حکومت نے قولداروں کی مشکلات کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے سررشتہ جات مال و عدالت کے چند تجربہ کار اعلی عہدہ داروں کی ایک کمیٹی مقرر کی ۔ اس کمیٹی نے ہرضلع میں تین معیاری مواضعات کو منتخب کرکے قولداروں کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار جمع کئے اور خود بھی اکثر مواضعات کا دورہ کرکے حالات کا مشاہدہ کیا ۔ کمیٹی مذکور کی سفارشات کے مد نظر حکومت نے قانون موسومہ " قانون حفاظت حقوق آسامیان شکمی " کا مسودہ مجلس وضع قوانین میں پیش کیا جو بعد منظوری مجاز جریدہ اعلامیہ مورخہ ۱۰ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ف میں " قانون آسامیان شکمی " کے نام سے شائع ہوا ۔

ممالک محروسہ سرکارعالی میں مزار عین کا ایک بڑا حصہ قولداروں پر مشتمل ہے ۔ تاوقتیکہ اس طبقہ کو اپنی قولی زمینات کے قبضہ کی ضمانت حاصل نہ ہو اسکی توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی کاشت کو ترقی دیگا ۔ قانون آسامیان شکمی قابضین اراضی کو اسکی اجازت نہیں دیتا کہ وہ قول داروں کو جب ان کاجی چاہے بیدخل کردیں ۔ اس قانون کی روسے وہ قولدار جو (۶) سال یا اس سے زائد عرصہ اراضی کی کاشت کر رہے ہوں محفوظ آسامیان شکمی متصور ہونگے اور جب تک کہ وہ مقررہ زرلگان پابندی سے ادا کرتے رہیں اور اراضی کو کوئی مستقل نقصان نہ پہنچائیں اراضی سے بیدخل نہیں کئے جاسکینگے ۔ مالک اراضی اگر بذات خود کاشت کرنا چاہے یا کسی غیر زراعتی غرض کے لئے اسکو زمین کی ضرورت ہو تو وہ قولدار کو ایک سال قبل نوٹس دیکر اور قولدار نے اراضی میں جو ترقی دی ہو اس کا معاوضہ ادا کرکے قولدار کو اراضی سے بیدخل کرسکتا ہے۔ مالک اراضی اور قولدار کے مابین زرلگان سے متعلق کوئی نزاع ہو تو تحصیلدار کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صوابدید سے واجبی زرلگان کا تعین کردے ۔ اگر قولدار نے اپنی قولی زمینات میں درخت نصب کئے ہوں تو یہ درخت اسی کی ملک متصور ہونگے اور بیدخلی کی صورت میں قولدار کو ایسے درختوں کا معاوضہ واجب الادا ہوگا ۔ بدھنگامی زمانہ میں زرلگان کی وصولی کے التواء اور معافی کے بارہ میں بھی احکام درج کئے گئے ہیں تاکہ قولدار ایسے زمانہ میں سالم زرلگان کی ادائی کے لئے پریشان نہ کئے جائیں اور بصورت عدم ادائی اراضی سے بیدخل نہ کئے جائیں ۔

جو قولدار محفوظ آسامیان شکمی کی تعریف میں نہیں آتے ان کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ قول کی مدت دس سال سے کم نہ ہو سکیگی تاکہ انہیں وقت واحد کم از کم دس سال تک اطمینان حاصل رہے ۔

قانون مالگزاری کے تحت شکمیداروں کے ایسے حقوق جو قانون آسامیان شکمی کے عطا کردہ حقوق سے بر ترھوں سب حال بحال رھینگے اور اس جدید قانون سے ان پر کوئی اثر نہ پڑیگا ۔

قانون ھذا کی رو سے ھر اس آسامی شکمی کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے جو یکم آذر سنه ۱۳۳۸ ف سے عین ماقبل کم از کم (٦) سال تک کسی اراضی پر قابض رھا ھو اور مذکورہ مدت میں بطور خود کاشت کیا ھو ۔

قانون آسامیان شکمی چار ابواب پر مشتمل ہے جنکے فہرست مضامین درج ذیل کئے جاتے ھیں ۔

باب اول

(۱) مختصر نام ۔ وسعت مقامی و تاریخ نفاذ ۔
(۲) تعریفات ۔

باب دوم

(۳) محفوظ آسامیان شکمی ۔
(۴) یکم تیر سنه ۱۳۴۷ ف کے بعد بیدخل شدہ آسامیان شکمی بھی محفوظ آسامیان شکمی متصور ھونگے ۔
(۵) محفوظ آسامی شکمی کے حقوق اور اسکی ذمہ داریاں ۔
(٦) آسامی شکمی علامات حدود کی نگہداشت کے ذمہ دار ھونگے ۔
(۷) قابض اراضی کن صورتوں میں محفوظ آسامی شکمی کی حقیت کو ختم کرسکیگا ۔
(۸) محفوظ آسامیان شکمی نے اراضی کی حیثیت میں جو ترقی دی ھو اسکا معاوضہ ۔
(۹) محفوظ آسامی شکمی کی وفات پر اسکی حقیت کا جاری رھنا ۔
(۱۰) قابض اراضی چھوڑی کا پابند نہوگا بجز اسکے کہ اسکی رضامندی سے عمل میں آئی ھو ۔
(۱۱) حکم عدالت کی تعمیل میں ضبطی ، قرق اور بیع کا امتناع ۔
(۱۲) واجبی زرلگان کے متعلق تحقیقات ۔
(۱۳) اراضی کی ضرورت قابض اراضی کو فی الواقع نہ ھونے کی صورت میں بیدخلی کے معاوضہ کیلئے درخواست ۔

باب سوم

(۱۴) جملہ بنیات وغیرہ کی مسدودی ۔
(۱۵) انتہائی شرح زرلگان مقرر کرنے کے متعلق سرکارعالی کا اختیار ۔
(۱٦) زرلگان کی برآیندگی یا معافی ۔
(۱۷) سکونتی مکان سے بیدخل کی مانعت ۔
(۱۸) آسامی شکمی کو اس اراضی کو خرید نے کا پہلا موقعہ دیا جائیگا جس پر اس نے اپنا سکونتی مکان تعمیر کیا ھو ۔
(۱۹) آسامی شکمی کے حقوق اسکے نصب کردہ درختوں کے متعلق ۔
(۲۰) بوجہ عدم ادائی زرلگان آسامی شکمی کی حقیت ختم کردی جانیکی صورت میں چارہ کار ۔
(۲۱) بعض دیگر صورتوں میں آسامی شکمی کی حقیت کے ختم کرنیکے خلاف چارہ کار ۔
(۲۲) زرلگان کے رسائد ۔
(۲۳) کوئی زراعتی قول دس سال سے کم مدت کے لئے نہ دیاجاسکیگا اور نہ ایسا کوئی قول ایسی مدت سے قبل محض بوجہ اختتام مدت قول ختم کیاجاسکیگا ۔
(۲۴) قبضہ حاصل کرنے کے لئے طریقہ کارروائی ۔
(۲۵) بعض اراضی سے قانون ھذا متعلق نہ ھوگا ۔
(۲٦) قانون ھذا آسامیان شکمی کے ان حقوق کو متاثر نہ کرسکیگا جو انہیں کسی اور قانون کی رو سے حاصل ھوں ۔

باب چہارم

(۲۷) قواعد ۔
(۲۸) تعلقداروں وغیرہ پر سرکارعالی کے اختیارات ۔
(۲۹) ترمیم قانون مالگزاری اراضی ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع ۔ مہر سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ البتہ مونگ سبز اور تور کی قیمتوں میں نمایاں تخفیف کی وجہ سے دالوں کے اوسط اشاریوں میں ۷ اعشاریہ کمی ہوئی۔

دوسری اشیاء خوردنی کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ اضافہ ہوا۔ مگر دالوں کے اوسط اشاریہ میں کمی کی وجہ سے جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ایک اعشاریہ کمی ہوئی۔

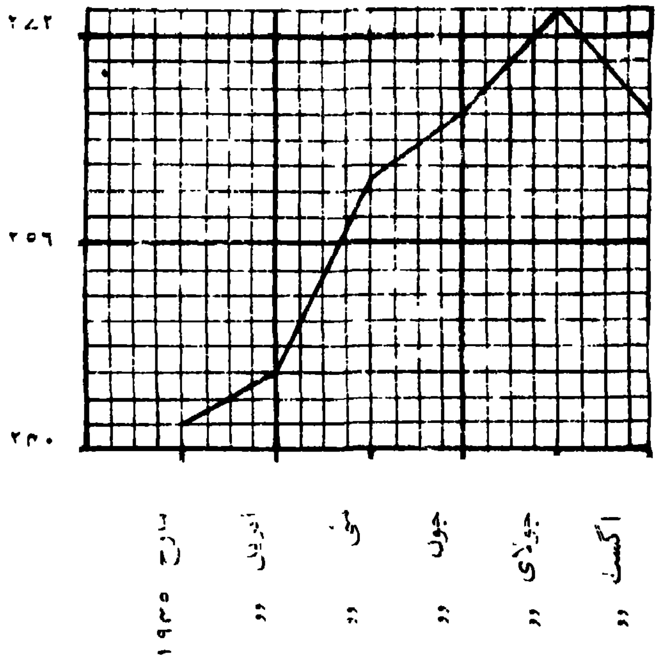
روغن دار تخم نباتاتی تیل، چمڑا اور کھال، اشیاء تعمیر دوسری خام اور ساختہ اشیا اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریوں میں ۳۱، ۷، ۲۲، ۱۰، ۲۷، اور ۱۵ اعشاریہ کمی ہوئی۔ لیکن خام کپاس اور ساختہ کپاس کے اوسط اشاریے علی حالہ قائم رہے۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کے حساب سے آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۶ اور ۲۲۷ تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۷۴ اور ۲۳۵ اور جون سنہ ۱۹۴۵ع ۲۶۶ اور ۲۲۹ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں آگسٹ ۱۹۴۵ع جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		آگسٹ ۴۵ع	جولائی ۴۵ع	آگسٹ ۴۴ع	جولائی ۴۵ع	آگسٹ ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۹	۲۷۹	۲۴۹	۰۰	+۳۰
دالیں	۶	۱۹۳	۲۱۰	۲۱۸	−۱۷	−۲۵
شکر	۲	۱۴۶	۱۴۶	۱۳۲	۰۰	+۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۷	۲۸۴	۲۳۳	+۳	+۵۴
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۴	۲۶۵	۲۲۷	−۱	+۳۷
روغن دار تخم	۵	۲۳۸	۲۶۹	۲۴۹	−۳۱	−۱۱
نباتاتی تیل	۴	۲۶۹	۲۷۶	۲۸۴	−۷	−۱۵
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۲۱	۰۰	−۳۱
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۴۵	۳۲۲	−۲۲	۰۰
اشیاء تعمیر	۸	۲۷۱	۲۸۱	۲۷۷	−۱۰	−۶
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۷	۲۹۴	۲۷۳	−۲۷	−۶
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۶۹	۲۸۴	۲۸۳	−۱۵	−۱۴
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۶	۲۷۴	۲۵۳	−۸	+۱۳

مند رجه ذیل گراف میں بلده حیدرآباد میں مارچ سنه ۱۹۴۵ء سے اگسٹ سنه ۱۹۴۵ء تک نرخ تھوک فروشی کے عام اساریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

زیر تبصره مہینے میں گیہوں باجرا حنا تور اور تل کے تیل کی قیمتوں میں اضافه هوا ۔ اس کے برخلاف دهان قسم (اول و دوم) راگی اور مکئی کی قیمتوں میں کمی هوئی ۔

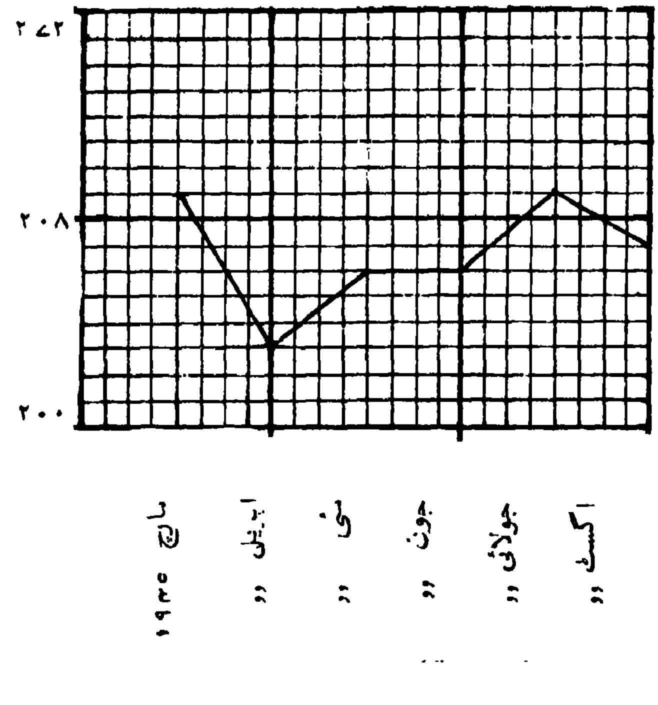
اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیه سکه عثمانیه سیروں اور چھٹانکوں میں معه اعشاریه درج ذیل ہے۔

اشیاء		اگست ۳۹ء	نرخ برائے		اشاریه بابته	
			اگسٹ ۴۵ء	جولائی ۴۵ء	اگسٹ ۴۵ء	جولائی ۴۵ء
موٹا چاول	..	۳ - ۷	۱ - ۳	۱ - ۳	۲۳۵	۲۳۵
دهان	..	۱۲ - ۱۴	۳ - ۵	۱ - ۵	۲۸۴	۲۹۱

۲

گیہوں	..	۷ - ۵	۲ - ۶	۷ - ۲	۳۰۸	۳۰۰
جوار	..	۱۰ - ۰	۵ - ۱۰	۵ - ۹	۱۷۸	۱۸۰
باجرہ	..	۱۰ - ۸	۵ - ۱۰	۵ - ۸	۱۸۷	۱۹۱
راگی	..	۱۱ - ۵	۵ - ۱۳	۵ - ۱۰	۱۹۵	۲۰۱
مکئی	..	۱۰ - ۱۳	۶ - ۰	۵ - ۸	۱۸۰	۱۹۷
چنا	..	۷ - ۱۰	۳ - ۱۴	۴ - ۰	۱۹۷	۱۹۱
تور	..	۱۰ - ۱	۶ - ۰	۶ - ۱	۱۲۸	۱۶۵
نمک	..	۸ - ۱۳	۶ - ۶	۶ - ۶	۱۲۸	۱۳۸
عام اشاریہ	..	..	..	..	۲۰۷	۲۰۹

مندرجہ ذیل گراف میں مارچ سنہ ۱۹۴۵ع سے اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع تک ۱۰ اهم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے -



بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ

حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :-

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		اگست سنہ ۱۹۴۵ع	اگست سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں	..	۱۵۱۲۸	۹۳۰
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	۲۲۹
چاول	..	۳۰۳۶۶	۱۷۲۸۱
جوار	..	۳۶۹۱۳	۹۲۸۸
باجرہ	..	.	..
راگی	..	..	..
.الیں	..	۳۲۲۷	۲۱۷
چنا	..	۴۹۱۰	۲۷۸۳
گھی	..	۱۰۰ من	۱۶۳ من
چا،	..	۲۵	۵۵۷
شکر	..	۷۰۱۳	۳۷۵۱

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ علی الترتیب ۹۶ روپے ۴ آنے اور ۸۷ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۵ روپے ۸ آنے اور ۱۳۵ روپے فی صد تولہ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اگسٹ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور اگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع کی مقدار نروخ مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰
جولائی سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶
اگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۶	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

جون سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سر بر آوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات		اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں
سرکاری تمسکات		روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲ $\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۰-۱۳ $\frac{1}{2}$
" "	۳ فی صد	۱۰۳-۰

پر میسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۳ ½ فی صد	۱۱ - ۱۰۰
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۰ - ۵۳
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۰ - ۱۳۰
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۷۴۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	..
پارچہ جات		
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۶۶۷
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, روپیہ کلدار)	۰ - ۱۰۰۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۰ - ۱۶۸۳
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۰ - ۳۱۶
شکر		
نظام کارخانہ شکر سازی معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۸۰
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۰ - ۳۸
سالار جنگ کارخانہ شکر سازی	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۱۶
کمیکلز		
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ ادا شدہ ۸ سکہ عثمانیہ)	۱۳ - ۴
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۲ - ۴۲
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۴۲
متفرق		
آلوین میٹل ورکس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸ - ۹۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۳۶۵
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۲۹۲
وزیر سلطان ٹمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۲ - ۹۵

کپاس

آگست سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۲۱۷۵ گھٹے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ع اور آگست سنہ ۱۹۴۴ع میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب ۶۸۳۶ اور ۸۰۵۴ تھی -

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۰۵۰۴ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی - اس کے بر خلاف جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۴۱۰ لاکھ پونڈ اور اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۵۸۹ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا -

ساختہ کپاس

اس مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵۶۰۵۲ لاکھ گز رہی - اس کی مقدار جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۶۳۰۶۲ لاکھ گز اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ء میں ۵۸۰۰۰ لاکھ گز رہی - زیر تبصرہ مہینے میں ۲۰۹۳ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا ان کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ء اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ء میں تیار کردہ سوت کی مقدار علی الترتیب ۱۹۰۹۹ لاکھ پونڈ اور ۲۲۰۸۷ لاکھ پونڈ تھی -

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ برآمد شدہ کپاس کی مقداریں دی گئی ہیں -

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		اگسٹ ۴۵ء	اگسٹ ۴۴ء	اگسٹ ۴۵ء	اگسٹ ۴۴ء
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۵۳۳۴۷	۹۶۷۲	۶۷۴	۴۲
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۵	۴	۳۸	۴۹۵۴
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۳۹۵
جملہ	..	۵۳۳۷۲	۹۶۷۶	۷۱۲	۵۳۹۱
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ	..	۳۲۰۸۳	۵۸۰۶	۴۲۷	۳۲۳۵

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیا سلائی کے کار خانوں میں ۲۱۰۱۲ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۹۸۴۲ گروس ڈبے اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ء میں ۱۶۹۹۷ گروس ڈبے تیار ہوئے تھے -

سمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سیمنٹ کی پیداوار ۱۴۷۴۵ ٹن رہی - اس کے مقابلہ میں جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۵۶۹۳ ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۷۸۰۳ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی -

آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ء جولائی سنہ ۱۹۴۵ء اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ء میں تیار شدہ بعض اشیاء کے اعداد درج ذیل ہیں

اشیاء		اکائیاں	آگسٹ ۴۵ء	جولائی ۴۵ء	آگسٹ ۴۴ء	(+) یا (-) بمقابلہ	
						جولائی ۴۵ء	آگسٹ ۴۴ء
پارچہ	..	گز	۵۶۵۲٫۴	۶۳۶۱٫۳	۵۸۰۰٫۱	-۷۰۹٫۹	-۱۴۷٫۷
سوت	..	پونڈ	۲۰۹۳٫۹	۱۹۹۹٫۵	۲۲۸۷٫۳	+۹۵٫۴	-۱۹۲٫۴
سمنٹ	..	ٹن	۱۴٫۷	۱۵٫۶	۱۷٫۸	-۰٫۹	-۳٫۱
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۱٫۰	۱۹٫۸	۱۶٫۹	+۱٫۲	+۴٫۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

جون سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک کمپنی قائم ہوئی ۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۱۲ ہوگئی۔

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں سرکار عالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۴۵ء۰۴ لاکھ روپیہ اور ۵۳ء۷ لاکھ روپیہ رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ آمدنی ۳۸ء۷۶ لاکھ روپیہ اور ۶ء۸۰ لاکھ روپیہ تھی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں انساء کی سفلی سے جملہ ۲۲ء۱۵ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی ۔ اس کے برخلاف آگسٹ سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲۲ء۶۴ لاکھ روپیہ تھی ۔

زیر تبصرہ مہینوں میں ریلوں اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۳۳۳۱۹۱ اور ۱۶۱۹۱۵۳ رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۳۶۹۸۶۶ مسافروں نے اور بسوں سے ۱۵۸۴۱۱۰ مسافروں نے سفر لیا ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹-۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
,, ,, ,, ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ دفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)


اُسے ابھی سے
مُقوّی غذا دیجیے
... اور اُسے ایک
تندرست عورت بنایئے
اُسے ابھی سے کافی مقوّی غذا دیجیے تاکہ وہ چست بچی بنے۔
بڑے ہوکر بھی طاقت قائم رہے اور آئندہ عورت کے فرائض کو بخوبی انجام
دینے کے قابل بنے۔ یاد رکھئے ڈالڈا سب قسم کے کھانوں کو زیادہ مقوّی بناتا
ہے۔ ہمیشہ اس خالص وٹامن دار روغن سے گھر کے کھانوں کو تیار کریں
کیونکہ ہر شخص کو ہر عمر میں طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور ڈالڈا
اُن تمام اجزا کو جو قوت پیدا کرتے ہیں بہت زیادہ مقدار میں مہیا کرتا ہے
وٹامن آمیز
ڈالڈا
DALDA
VANASPATI

اس طریقہ سے دھوبی سے پٹکے جانے کے
نقصان سے بچاؤ ہوتا ہے





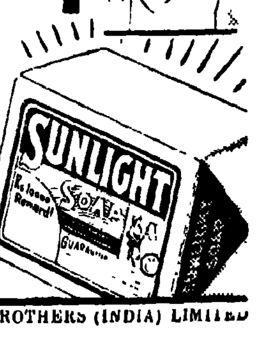
1

کپڑوں میں چھید، اُن کا پھٹنا یا اُدھیڑ جانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لئے پٹکے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔



2 3 4

اِن نمبر شدہ تصویروں کو دیکھئے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے، ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑے کو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے (۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا جو گنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو ذرا چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کی ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے، تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جائے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھر پور ہے دور کر دیجئے۔ سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔



سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

معلومات حیدرآباد



۹ اسٹر راو سکندر آباد

جلد ٦ .... شمارہ ۴
اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف - جنوری سنہ ۱۹۴۶ء
شائع کردہ ۔ محکمۂ اطلاعات ۔ حیدرآباد ۔ دکن

فہرست مضامین

اسفندار سنه ۱۳۵۵ف — جنوری سنه ۱۹۴۶ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
عام تعلیم کی ترویج	۵
استرداد سکندرآباد	۸
حیدرآباد کی غذائی صورت حال	۲۳
قومی انجینیری	۲۹
نظم و نسق رسد	۳۲
حیدرآباد کے جنگل	۳۴
کاروباری حالات کا ماهواری جائزه	۳۸

سرورق

گھنٹه گھر جیمس اسٹریٹ سکندرآباد جو قلب شہر کے اهم تجارتی مرکز میں واقع ہے ۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ | اسفندار سنہ ۱۳۵۵ ف - جنوری سنہ ۱۹۴۶ ع | شمارہ ۴

احوال و اخبار

بے مثل اعزاز ''رایل وکٹورین چین'' (Royal Victorian Chain) کا بے مثل اعزاز عطا کئے جانے پر ہم اپنے شاہ ذیجاہ اعلی حضرت بندگان عالی فرمانروائے حیدرآباد و برار کی بارگاہ فلک اشتباہ میں اپنا حقیر ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں -

اس اعزاز کی بناء سنہ ۱۹۰۲ ع میں شاہ اڈورڈ ہفتم نے ڈالی تھی - جن عظیم الدرجت شخصیتوں کو یہ اعزاز ملا ہے ان میں خود ملک معظم شاہ جارج ششم ہز رایل ہائی نس ڈیوک آف ونڈسر اور ہز رایل ہائی نس ڈیوک آف گلوسسٹر شامل ہیں - یہ اعزاز ملک معظم کے اعلی ترین عطیوں میں سے ہے صرف خاص خاص مواقع پر عطا کیا جاتا ہے - اور اصل میں مملکتوں کے حکمرانوں کے لئے مخص ہے - ن کی روسے یہ اس شخص کے لئے جسے یہ عطا کیا گیا ہے ملک معظم کی قدر و منزلت اور خلوص و محبت کا ین ت ہے -''

اس اعزاز کا عطیہ ان گران قدر خدمات کا واجبی اعتراف ہے جو '' یار وفادار '' نے انتہائی نازک اور پر خطر دنوں میں اتحادی افوام کے مقصد کی پیش رفت میں انجام دیں کی سب سے زیادہ وحشتناک جنگ کے زمانہ میں شہر یار دکن و برار نے اپنی مملکت کے تمام وسائل نوی حکومت کے تفویض فرمادئے شاہ ذیجاہ کی فیض آفریں دوراندیشانہ قیادت میں حیدرآباد نے نہایت دریادلی کے ساتھ اپنے انسانی مادی اور مالیاتی ذرائع سے امداد دی - حضور پر نور کی رعایا نے ہر محاذ پر لڑائی میں حصہ لیا اور اپنے بہادرانہ کارناموں اور غیر متزلزل احساس فرض سے مختلف جنگی میدانوں میں امتیاز حاصل کیا -

ہز ہائی نس شہزادہ برار کو جی - سی - آئی - ای کا اور والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر کو کے - سی - آئی ای کا خطاب ملنے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے - ہم بھی اس مسرت میں شریک ہیں - جنگ کے چھ طویل سالوں میں حیدرآبادی فوج کو جدید بنیادوں پر لانے کے لئے کسی نے بھی ہز ہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج باقاعدہ سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں فرمایا - یہ ہز ہائی نس ہی کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ حیدرآبادی فوج کارکردگی کے ایک بلند معیار پر پہونچی اور محوری دول کی شکست میں اس قدر نمایاں حصہ لیا -

اپنے علمی اور ادبی مشاغل سے قطع نظر والا شان شہزادہ معظم جاہ بہادر نے حیدرآباد کو خوبصورت شہر بنانے کے لئے بہت کچھ سعی فرمائی ہے - پچھلے کئی سال سے صدر نشین کی حیثیت سے شہزادہ ممدوح الشان مجلس آرائش بلدہ کی نمایاں کامیابی کے ساتھ رہنمائی فرماتے رہے ہیں - حیدرآباد کی سیاحت کرنے والوں نے جن میں ہز اکسلنسی گورنر صوبہ متوسط و برار بھی شامل ہیں مجلس کے کام کو بالخصوص گندہ محلوں کی صفائی کے سلسلہ میں بجا طور پر خراج تحسین ادا کیا ہے -

پھر ایک مرتبہ ہم بکمال ادب حضور پرنور اوردونوں شہزادگان بلند اقبال کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں -

* * * *

سکندرآباد کی واپسی ڈیڑھ سوسال کے برطانوی نظم و نسق کے بعد حکومت سرکارعالی کے تحت سکندرآباد کی واپسی تاریخی اہمیت رکھنے والا ایک عظیم الشان واقعہ ہے - استرداد کے تہہ نامہ پر ثبت دستخط سے خانوادہ آصفی اور برطانوی حکومت کے درمیان عہدناموں اور معاہدوں کے طویل سلسلہ میں ایک نئی کڑی کا اضافہ ہوا ہے - یہ تعلقات ہمارے ذہن کو اٹھارویں صدی کے اواخر کی طرف لوٹاتے ہیں جبکہ باہمی فوجی اعانت کے لئے حکمران وقت نواب نظام علی خان آصف جاہ ثانی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان معاہدوں پر دستخط ہوئے تھے- ان معاہدوں کے بعد وقتاً فوقتاً دوسرے معاہدے کئے گئے اس طرح حیدرآباد اور برطانوی حکومت کے درمیان دوستی اور رفاقت کے بندھن مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے ایسا ھی ایک معاهده سنہ ۱۷۹۸ع میں طے پایا - اس کی شرائط کے تحت سنہ ۱۸۰۶ع میں ایک امدادی فوج مستقل طور پر سکندرآباد کے علاقہ میں متعین کی گئی - لیکن جب بتدریج اس رقبہ میں شہر آباد ہوگیا اور وہ حالات موجود نہ رہے جن کی وجہ سے فوج کی موجودگی ضروری تھی اس شہر کے نظم و نسق کا پھر سے حکومت حیدرآباد کے تفویض کر دیا جانا مناسب اقدام تھا - اس حکومت کو زیر انتظام رقبہ میں مالگزاری اور کروڑگیری کے اختیارات ہمیشہ حاصل رہے گو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات عارضی طور پر برطانوی نظم و نسق کے تحت منتقل کئے گئے تھے تاکہ انتظام میں سہولت ہو-

اگرچہ ہزاکسلنسی نمایندۂ تاج نے استرداد کے اصول کو سنہ ۱۹۳۹ع ھی میں قبول کرلیا تھا ماھم جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے یہ کارروائی رکی رهی - جنگ کے اختتام کے بعد ھی تمام اهم امور کے طے پا جانے سے اس جذبہ اشتراک و مصالحت کا ثبوت ملتا ہے جس کا دونوں طرف سے مظاہرہ کیا گیا- جیسا کہ تہہ نامہ کی شرطوں سے واضح ہے نظم ونسق کی تبدیلی کو فریقین کے لئے کم سے کم زحمت کے ساتھ اور متعلقہ افراد اور اداروں کا مناسب لحاظ رکھتے ہوئے روبہ عمل لانے کی ممکنہ کوشش کی گئی ہے -

یہ امر محتاج وضاحت نہیں ہے کہ استرداد سے حیدرآباد اور سکندرآباد دونوں کو فائدہ پہونچےگا - جیسا کہ اعلیٰحضرت بندگانِ اقدس نے رقبہ مستردہ کے شہریوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامے کے جواب میں بہ اہم خسروانہ ارشاد فرمایا تھا " میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہم دونوں کو فائدہ ہوا ہے کیونکہ ایک طرف سکندرآباد کے استرداد سے میرے دارالسلطنت کے رقبہ کی وسعت اور مرتبت میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف خود سکندرآباد ایسے وسائل سے استفادہ کرسکے گا جو کنٹونمنٹ بورڈ کے وسائل سے کہیں زیادہ بڑے ہیں اور اس رقبہ کے لوگ اب تنظیم مابعد جنگ کے وسیع کاموں سے واجبی فائدہ حاصل کرسکیں گے جن کو ریاست روبہ عمل لانے والی ہے -"

باشندگان سکندرآباد نے استرداد کا جس گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اس کا اظہار اس موقع پر ہوا جب حضرت اقدس و اعلی شہریوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے سپاسنامے کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے رقبہ مستردہ میں پہلی مرتبہ رونق افروز ہوئے تھے - بلا شبہ ان کی مسرت و شادمانی اس ایقان کا نتیجہ ہے کہ ان کے مفادات حکومت سرکارعالی کے تحت زیادہ محفوظ رہیں گے جس کا ہر عمل رعایا کی فلاح و بہبود کو ترقی دینے کی خواہش پر مبنی ہوتا ہے -

* * * *

سماجی بہبود - حیدرآباد کی دونوں شہزادیاں بلند اقبال— هرهائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر— نے نمود و نمائش سے مبرہ خدمت عامہ کی ایک شاندار مثال قائم فرمائی ہے- ہر اعلی مقصد ، خاص کر جب کہ وہ معاشرتی امور سے متعلق ہو ، ان شہزادیوں کی عملی تائید حاصل کرلیتا ہے - بالخصوص عورتوں اور بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق تدابیر ہمیشہ ان کی خصوصی توجہ کا مرکز

رہی ہیں ۔ انہی کی مسلسل جدوجہد اور انتھک کوششوں کی بدولت دو سال پہلے انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کا قیام عمل میں آیا ۔ یہ انجمن ہر ہائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر کی قیادت اور رہنمائی میں اپنی " ہمدردانہ مہم " شروع کرچکی ہے ۔ یہ امر مستحق ستائش ہے کہ اس انجمن نے اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں متعدد مراکز بہبودی اطفال و زچگان قائم کرکے اور دیہی علاقوں میں دائیوں کی تربیت کے لئے سہولتیں مہیا کرکے گراں قدر خدمت انجام دی ہے ۔

حیدرآباد کی انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام میں شہزادی نیلوفر نے اس ادارے کے کام کی اہمیت اور وسعت پر روشنی ڈالی ۔ اس انجمن کے آگے انسانی ہمدردی کے اعلی و ارفع کام کے لئے ایک وسیع میدان کھلا ہوا ہے ۔ کیونکہ " ان لوگوں کی آواز جو موت کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر روز ہر ساعت اور ہر لمحہ زیادہ بیقرار زیادہ طالب توجہ اور زیادہ دردناک ہوتی جارہی ہے " یہ الفاظ اس بعانی خاطر کے مظہر ہیں جو شہزادی نیلوفر کو حیدرآباد کی بد نصیب عورتوں اور بچوں سے ہے ۔

شہزادی صاحبہ نے بیماری اور موت کے خلاف مسلسل جہاد شروع کرنے کے لئے موثر اور کارگر اسلحہ وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ موصوفہ کی رائے میں ان پر غالب آنے کے دو سب سے زیادہ کارگر ہتیار سفت لازمی تعلیم کا نفاذ اور ایسے اصولوں پر بہبودی اطفال و زچگان کے کام کی تنظیم ہیں جن کا مقصد ماؤں کو صحت کے سیدھے سادے قواعد سے واقف کرانے کے لئے سہولتیں مہیا کرنا ہے ۔ شہزادی صاحبہ نے اپنے اس احساس کا اظہار فرمایا کہ موجودہ انتظامات بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں ۔ ان میں توسیع اور اضافے کی ضرورت ہے ۔ شہزادی نیلوفر نے اس بات کا بھی انکشاف فرمایا کہ معائنہ کنندگان صحت — " وہ کارکن جو بہبودی اطفال کے اداروں میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں " — کی تربیت کی غرض سے ایک مرکزی مدرسہ قائم کرنے کے لئے اسکیم بنائی جارہی ہے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ انجمن ، جس نے ہر ہائی نس شہزادی برار کی ممتاز سر پرستی میں انسانی ہمدردی کا کام شروع کیا ہے ، بہت جلد ریاست کے مخیر حضرات و خواتین کی تائید و اشتراک عمل حاصل کرلے گی ۔ بلالحاظ مذہب و ملت ہم سب کے لئے اس سے زیادہ اعلی و ارفع مقصد کوئی نہیں ہوسکتا ۔

* * * *

صنعتی وفد ۔ حکومت حیدرآباد نے برطانیہ کو ایک صنعتی وفد بھیجنے کا جو تصفیہ کیا ہے اس کا عام طور پر خیرمقدم کیا جائے گا ۔ اس وفد کے ذمہ یہ کام ہوگا کہ وہ وہاں کے صنعت کاروں اور تاجروں سے روابط پیدا کرے اور مستقبل قریب میں ریاست کی صنعتی ترقی کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر لاکھوں پونڈ قیمت کی مشینوں اور پلانٹ کی خریدی کا بندوبست کرے ۔

یہ اہم انکشاف نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات نے دہلی میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ایک ملاقات کے دوران میں کیا ۔ نواب صاحب نے یہ بھی بتایا کہ حکومت نے دریائے گوداوری کے علاقہ میں ، جہاں وسیع پیمانہ پر برقابی قوت کی تخلیق کے امکانات اور کوئلہ لوہا اور چونے کا پتھر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے ، بڑے بڑے صنعتی پراجکٹ شروع کرنے کا تصفیہ کیا ہے ۔ تجویز ہے کہ اس علاقہ میں متعدد گرنیاں اور کارخانے قائم کرکے ایک صنعتی شہر بسایا جائے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا ۔ اس علاقہ میں جن صنعتوں کی ترقی پیش نظر ہے ان میں لوہا اور فولاد ، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اس کے مشتقات ، سمنٹ ، پارچہ بافی ، نباتاتی تیل اور مصنوعی ریشم جیسی اہم صنعتیں شامل ہیں ۔

ایک صنعتی وفد کو بیرون ہند بھیجنے سے متعلق حکومت سرکارعالی کا فیصلہ اس کی اس خواہش کا آئنہ دار ہے کہ ریاست میں صنعتی ترقی کی رفتار کو بعجلت ممکنہ تیز تر کرنے کے لئے تمام ضروری مشین اور پلانٹ حاصل کئے جائیں ۔ ظاہر ہے کہ اس وفد کی کامیابی کا دارو مدار برطانیہ کے تاجروں اور صنعت کاروں کے تعاون و اشتراک

پر ہوگا ۔ حیدر آباد نے اتحادی اقوام کے مقصد کی پیش رفت میں جو زبر دست قربانیاں دی ہیں ان کی پیش نظر امید کی جاتی ہے کہ مطلوبہ اشتراک عمل میں کوئی کمی نہ ہوگی ۔

ہماری تمنا ہے کہ اس وفد کو اپنے مقصد میں پوری کامیابی ہو ۔

* * * *

فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی ۔ دوسری عالمی جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی

فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی کے لئے موزوں روزگار فراہم کرنے کا مسئلہ حکومت حیدر آباد کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے ۔ فوجی زندگی سے غیر فوجی زندگی میں منتقلی کے لئے سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے افواج باقاعدہ سرکار عالی کے دفتر ' ولفیر اینڈ ریسٹلمنٹ ،، نے فوج سے علحدہ کئے جانے والے سپاہیوں کو روزگار پر لگانے اور پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے ۔ ایسی اسکیم کی ضرورت بدلے ہوئے حالات سے پیدا ہوئی ہے ۔ چھ سال پہلے جس شخص نے فرض کی آواز پر لبیک کہکر اپنا گھربار چھوڑدیا تھا اسے اب اپنے آپ کو غیرفوجی زندگی اور اس کے نئے اور پیچیدہ مسائل کے مطابق بنانے میں یقیناً دشواری ہوگی ۔ اس کے علاوہ پیشہ ور سپاہی کے ساتھ ربط و ضبط اور راہ و رسم کی وجہ سے نہ صرف اس کی زندگی کا معیار اونچا ہوگیا ہے بلکہ حیات کے متعلق اس کا نقطہ نظر بھی وسیع تر ہوگیا ہے اور اس میں کار آمد اور پر مسرت زندگی بسر کرنے کی خواہش پیدا ہوگئی ہے ۔ اس کے لئے اب اپنا قدیم پیشہ اختیار کرنا یا اپنے سابقہ معیار زندگی کو قبول کرنا مشکل ہوگا ۔ فطری طور پر وہ بہتر معیار زندگی کا مطالبہ کریگا اور اس کی اس خواہش کو رد کرنے کے معنی گویا اسے ان چیزوں سے محروم کرنے کے ہونگے جن کے لئے اس نے جنگ کی تھی ۔

نئے روزگار پر لگانے اور پیشہ ورانہ تربیت دینے کی اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہی کو عبوری دور کی مشکلات پر غالب آنے میں مدد دی جائے ۔ جو سپاہی اپنے سابقہ ذرائع معاش پر واپس جانا چاہتے ہیں ان کے لئے کوئی دشواری نہیں ہے ۔ لیکن جو سپاہی مستقبل پر نظر رکھتے ہوئے فنی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس اسکیم میں ضروری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ سبکدوشی سے پہلے وہ زراعت ، گھریلو صنعتوں وغیرہ جیسے مضامین میں مختلف تربیتی نصابات سے استفادہ کرسکتے ہیں اور جن لوگوں کی تربیت کا سلسلہ جنگ کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا وہ اب اس کی تکمیل کرسکتے ہیں ۔ فطری طور پر اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کا دارومدار ہر فرد کی صلاحیت اور قابلیت پر ہوگا ۔

فوج سے علحدہ کئے ہوئے ان سپاہیوں کے لئے جو اس اسکیم کے تحت پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرتے ہیں نیز ان کے لئے بھی جو پہلے سے اہلیت رکھتے ہیں مگر روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے امپلائمنٹ اکسچینج کے توسط سے مناسب روزگار فراہم کرنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں ۔

اسطرح ایک فوری اور اہم معاشی مسئلہ کا حل اس اسکیم کی کامیابی پر منحصر ہے اور صنعت کار اور دیگر اشخاص اسوقت ملک کی اس سے بڑھکر کوئی خدمت نہیں کرسکتے کہ وہ '' ریجنل امپلائمنٹ اکسچینج ،، اور اس کے زیراہتمام کام کرنے والوں مختلف اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کریں ۔

ابتدائی اقدام کے طور پر صدر دفتر فوج (آرمی ہیڈ کوارٹرز) تعلیم ، زراعت ، گھریلو صنعتوں ، تنظیم دیہی ، صحت عامہ ، صفائی اور حفظان صحت جیسے مضامین میں پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لئے مختلف درجوں کے ۴۵ سپاہیوں کا انتخاب کریگا ۔ مزرعہ حمایت ساگر میں تین غیر کمیشن یافتہ افسر اور سرکاری مرغی خانہ میں ایک غیر کمیشن یافتہ افسر پہلے سے زیر تربیت ہے ۔

* * * * *

عام تعلیم کی توسیع

۱۴ - سالہ لائحہ عمل پر (۵۰) کروڑ روپیہ کے مصارف

حکومت سرکار عالی نے عام اور پیشہ ورانہ تعلیم کے لئیے زائد سہولتیں مہیا کرنیکی غرض سے ایک ۱۴ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا ھے جس پر تقریباً ۵۰ کروڑ روپے کے اخراجات عاید ھونگے ۔ اس کا فوری مقصد مدرسہ جانے کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی ۳۰ فیصد تعداد کو تعلیم دینا ھے اور اساسی مقصد رفتہ رفتہ ریاست کے ھر شہری کے لئیے تحتانی تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنا ھے۔ اس اسکیم کے تحت ایک دفتر انتخاب پیشہ (Vocational Guidance Bureau) کا قیام بھی بپش نظر ھے۔

منجملہ دیگر امور کے اس اسکیم میں تحتانی مدارج میں ۵ لاکھ زائد طلباء کے لئیے، ادنیٰ ثانوی مدارج میں تقریباً ۲۰۶۲ لاکھ طلباء کے لئیے اور اعلی ثانوی مدارج میں ۳۰۱ لاکھ طلباء کے لئیے تعلیمی سہولتوں کی فراھمی شامل ھے ۔ اندازہ کیا گیا ھے کہ اس اسکیم کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے کے لئیے تحتانی مدارج کے لئیے ۲۰۵۰۰ زائد معلمین اور ثانوی مدارس کے لئیے ۲۶۷۰ معلمین کی ضرورت ھو گی ۔

حکومت کا ارادہ ھے کہ تعلیمی وظائف اور فیاضانہ مالی امداد کے ذریعہ نوجوانوں کو معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دے کر اس مطالبہ کو پورا کرے ۔ اندازہ کیا گیا ھے کہ پندرھویں سال کے بعد سے تعلیم کے مجموعی مصارف سالانہ ۵ کروڑ روپے سے کچھ زائد ھونگے

تحتانی تعلیم

افلاطون کے قول کے مطابق علم طاقت ھے ۔ علم حاصل کرنے کے لئیے پڑھنے لکھنے کا طریقہ جاننا ضروری ھے۔ اس لئے عہد حاضر کی مملکت کے اھم ترین فرائض میں سے ایک فرض تعلیمی سہولتوں کی فراھمی ھے۔حکومت حیدرآباد نے ریاست کے ھر لڑکے اور لڑکی کو مدرسہ کی تعلیم دلانے کے لئیے ایک ۱۴ سالہ اسکیم بنائی ھے ۔ محکمہ تعلیمات کی کوشش یہ ھے کہ جماعت صغیر میں شریک ھونے والے بچے تحتانی منزل کے آخر تک اپنی تعلیم جاری رکھیں ۔ درمیان میں کوئی بچہ بھی اس سلسلہ کو ترک نہ کرنے پائے ۔ آج کل ایسا نہیں ھوتا ۔ اسکی وجہ یہ ھے کہ ریاست کے متعدد مدارس میں معلمین کی تعداد بہت کم ھے۔ اکثر مدرسوں میں صرف ایک یا دو استاد ھیں۔

تربیت یافتہ اشخاص کی کمی

اس بات کا تیقن کرنے کے لئے کہ مدرسہ جانے کی عمر کے تمام لڑکے اور لڑکیاں مدرسہ جاتی ہیں پہلے تربیت یافتہ اور قابل اسنادوں کی ایک مناسب تعداد فراہم کی جانی چاھئے اور دوسرے یہ کہ طالب علموں کو باقاعدہ حاضری کا پابند کرنے کے لئے کوئی معقول انتظام کیاجانا چاھئے ۔ سردست تحتانی مدارس کے معلمین کی تعداد میں معتدبہ اضافہ کرنا بہت مشکل ھے۔ ایک فوری حل یہ ہوسکتا ھے کہ عارضی طور پر ''نان میٹریکولیٹ،، موزوں اشخاص بالخصوص خواتین کا تقرر کیا جائے اور انہیں ضروری تعلیمی معیار تک پہونچنے کے لئے پوراپورا موقع دیا جائے ۔ صلاحیت رکھنے والےلڑکوں اور لڑکیوں کو مدارس فوقانیہ کی خاص جاعتوں میں بھیجا جاسکتا ھے اور وہاں انہیں خصوصی تربیت اور تعلیم دلائی جاسکتی ھے تا کہ وہ اچھے اسناد بن سکیں ۔ ان امیدوار معلمین کو مفت تعلیم اور کچھ وظیفہ دیا جائے تا کہ وہ اپنے اخراجات پورے کرسکیں ۔معلمین کی تعداد میں جلد سے جلد اضافہ کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ھے کہ ان لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیمی وظائف اور رقمی امداد دی جائے جو اسوقت زیر تعلیم ہیں اور معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کےلئے آمادہ ہیں ۔ اس تدبیر کو مستقل حیثیت بھی دی جا سکتی ھے کیونکہ اسطرح معلمین کی مسلسل دستیابی کا تیقن ہوجائے گا ۔

ابتدائی تدبیر

طالب علموں کو باقاعدہ طور پر مدرسہ جانے کا پابند کیا جانا چاھئے ۔ جو والدین اپنے بچوں کو مدرسہ میں شریک کرانا چاھیں ان سے اس امر کا تحریری وعدہ لینا ہوگا کہ ان کے بچے نصاب کی تکمیل سے پہلے مدرسہ سے علحدہ نہ کئے جائیں گے ۔ لازمی تعلیم سے متعلق اسکیم کی ترقی کی طرف یہ پہلا قدم ہوگا ۔

معلمین کی تعداد میں اضافہ

تاہم ان تمام انتظامات سے آئے دن کی ضروریات پوری نہ ہونگی۔ ان کے علاوہ دوسری تدابیر کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوگا ۔ مثلا معلمین کے زمرہ میں ان سب کو شامل کرنے کے لئے انتظامات کرنے ہونگے جو موزوں ہوں ۔ ہر سال میٹرک کامیاب طلباء میں اضافہ ہوتا جارھا ھے ۔ اس لئے مدارس وسطانیہ کو مدارس فوقانیہ میں اور مدارس تحتانیہ کو مدارس وسطانیہ میں تبدیل کرنا ہوگا ۔ ہر سال تقریباً چار ہزار طلباء میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ ان میں سے کم از کم ایک ہزار کو معلمی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دی جانی چاھئے ۔نیز ان طالب علموں کی ایک قابل لحاظ تعداد کا بھی تقرر کیا جاسکتا ھے جو اس امتحان میں ناکام رھے ہوں ۔ توقع کی جاسکتی ھے کہ ساتویں سال کے ختم تک محکمہ تعلیمات میں ۱۶۰۰ نئے معلمین مقرر کئے جائیں گے ۔ اس اسکیم کی رو سے توسیع کا سلسلہ سات سال کی مدت تک جاری رھیگا اور معلمین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جائیگا ۔ معلمین کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی اتنے ھی زیادہ طالب علم مدارس میں شریک ہوں گے ۔

ادنی ثانوی اور اعلی ثانوی مدارس کے لئے بھی معلمین کے تقرر کے سلسلہ میں ایسا ھی طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا ۔ میٹرک کامیاب اور انٹر میڈیٹ کامیاب طلباء ادنی ثانوی جاعتوں میں درس دیں گے اور انٹر میڈیٹ کامیاب اور طیلسانین اعلی ثانوی جاعتوں کے درس و تدریس کےلئے مقرر کئے جائیں گے ۔ یہاں بھی جب زیادہ اور بہتر معلمین دستیاب ہونے لگیں گے تو لڑکوں اور لڑکیوں کی زیادہ تعداد تعلیم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھائے گی اور ادنی ثانوی جاعتوں میں ۸۰ ہزار اور اعلی ثانوی جاعتوں میں ۳۴ ہزار طلباء کا اضافہ ہوگا ۔

مصارف

معلمین کو قبل از تحتانی جاعت کےلئے خاص طور پر تربیت دی جائے گی جس کی مدت ۲ سال ہوگی تین سال کے ختم پر ۶۰۰ طالب علموں کو پڑھانے کے ۲۰ تربیت یافتہ معلمین دستیاب ہوسکیں گے ۔ ۸ استاد کی تربیت کے

*2

اخراجات سالانه ۰۰ ۵ روپے اور اخراجات تعلیم فی کس ۳۲ روپے هونگے ۔

فی الحال زیر تربیت معلمین کی تعداد صرف ۰۰ ۳ هے۔ چار سال کے ختم پر یه ایک هزار تک پهونچ جائے گی ۔ هر سال اوسطاً دو سو سے زاید استادوں کو تربیت دیجائیگی ۔ غیر طیلسانین کی تربیت کی مدت دو سال اور طیلسانین کی ایک سال هوگی ۔ چند غیر طیلسانین کو تحتانی مدارس میں اور مابقی کو ثانوی مدارس میں جذب کرلیا جائے گا ۔

تربیتی ادارے

حکومت مستحق طلباء کو یورپ اور ایشائی ممالک میں تعلیم دلانے کےلئے وظائف عطا کرے گی ۔ انہیں خود محکمه تعلیمات میں جذب کرلیا جاسکتا هے۔ ایسے تعلیمی وظائف تین سال کی مدت کے لئے قابل ایصال هونگے۔ تعلیمی وظائف کے علاوه منتخب اشخاص کو لباس وغیره کا بهته اور سفر خرچ دیا جائےگا ۔ تجویز هے که پهلے پانچ سال میں هر سال دس طلباء کو اور اس کے بعد هر سال تین طلباء کو یورپ بهیجا جائے ۔ انہیں حرفیات ، زراعت ، تجارت اور صنعت و حرفت کی تربیت دی جائےگی ۔ خود ریاست میں ابتدائی پانچ سال میں ایک یا زائد تربیتی ادارے قائم کئے جائیں گے ۔ ان میں ان معلمین کا تقرر کیا جائے گا جنهوں نے بیرون هند تربیت پائی هے۔

کسی کو محض خوانده بنانا کافی نہیں هے۔ اسکا اطمینان کرلینا چاهئے که وه پهر ناخواندگی کی لعنت میں گرفتار نه هونے پائے ۔ یهاں تعلیم بالغان سے مدد لی جاسکتی هے۔ اس اسکیم کے چهٹے سال میں تعلیم بالغان پر ۱۲ لاکه روپے سے زاید اخراجات هوں گے ۔ معلمین کی تعداد دس هزار هوگی ۔ هر استاد کے تحت ۲۰ ”بالغ لڑکے“ زیر تعلیم هونگے اور اسطرح دو لاکه ۰ ۵ هزار کو حرف شناس بنایا جائے گا ۔ ایسے معلمین کو خصوصی تربیت حاصل کرنی هوگی ۔

دفتر تحصیل معیشت

ریاست کے تعلیمی نظام کے ایک جز ولاینفک کےطور پر ایک دفتر تحصیل معیشت قائم کیا جائےگا ۔ اس کا کام اس بات کا تیقن کرنا هوگا که جو رقم خرچ کی گئی هے اس سے پورا پورا فائده اٹهایا جاتا هے۔ چونکه یه کام وسیع اور دیرپا هوگا اس لئے اس کےلئے فیاضانه گنجائش مهیاکی جائے گی ۔ ماهرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور موزوں اشخاص کا تقرر کیا جائےگا ۔ دو اشخاص کو جو غالباً تربیت یافته معلمین میں سے هونگے مزید تربیت کے لئے بیرون هند بهیجا جائےگا ۔

مرکزی دفتر

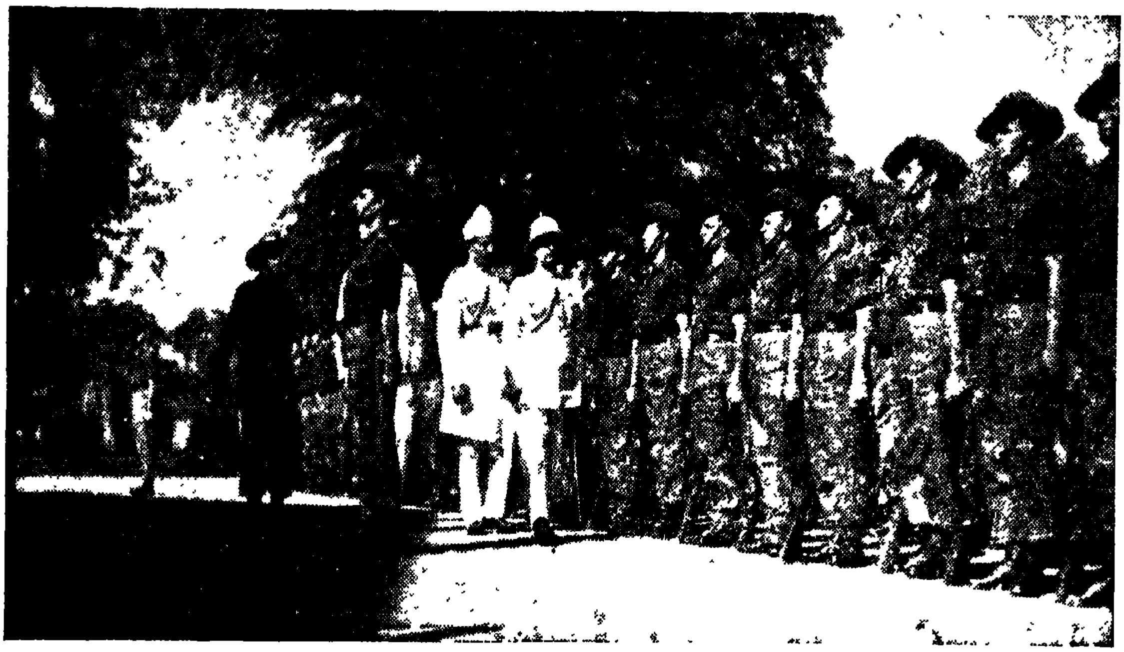
دارالسلطنت میں ایک مرکزی دفتر هوگا جو ریاست میں پیشه ورانه تربیت کے ذرائع معلوم کریگا ۔ اس کےکام سے ریاست میں صنعتی اور فنی تعلیم کی ترقی میں مدد ملے گی ۔ اس دفتر کی شاخیں ریاست کے تمام حصوں میں قائم کی جائیں گی ۔ ابتداء میں اس پر ۰ ۵ هزار روپے صرف هونگے اور هرسال مزید ۱۰ هزار روپے درکار هونگے ۔

استرداد سکندر آباد

ترقی اور خوشحالی کا نیا دور

حکومت سرکار عالی کے تحت سکندرآباد کے شہری رقبہ کا استرداد برطانیہ اور خانوادہ آصفی کے تعلقات کی تاریخ میں جو ہمیشہ دوستانہ اور مخلصانہ رہے ہیں ایک اہم نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے حکومت سرکار عالی کی طرف سے اور آنریبل سر آرتھر لونھیان رزیڈنٹ حیدرآباد نے ہزاکسلنسی نمائندہ تاج کی طرف سے تہنیت نامہ کی یادداشت پر دستخط کئے ۔ دستخط کرنے کی رسم بکم ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء کو حیدرآباد رزیڈنسی میں دونوں حکومتوں کے اعلیٰ عہدہ داروں کے موجودگی میں انجام پائی ۔ اکیس توپوں کی سلامی سے اس تقریب کا اعلان کیا گیا ۔

سکندرآباد کی واپسی کے بعد اعلیٰ حضرت بندگان عالی باشندگان سکندرآباد کی طرف سے پیش کردہ سپاس نامہ کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے جب پہلی مرتبہ اس شہر میں رونق افروز ہوئے تو حضور پرنور کا پرتپاک استقبال کیا گیا ۔ سپاس نامہ میں حضرت



ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر برطانوی افواج کے گارڈ آف آنرز کا معائنہ فرما رہے ہیں۔

اقدس و اعلی کے ساتھ وفاداری و عقیدت کا اور حکومت حیدرآباد کے دائرہ اختیار میں آنے پر مسرت کا اظہار کیا گیا تھا ۔ سپاسنامے کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے بندگان اقدس نے "بستہ دہ" رقبہ کے باشندوں کو یقین دلایا کہ انہیں بھی وہ تمام حقوق کامل طور پر حاصل ہوجائیں گے جو مملکت کے تمام دوسرے شہریوں کو مجوزہ اصلاحات کے تحت عطا کئے جائیں گے ۔

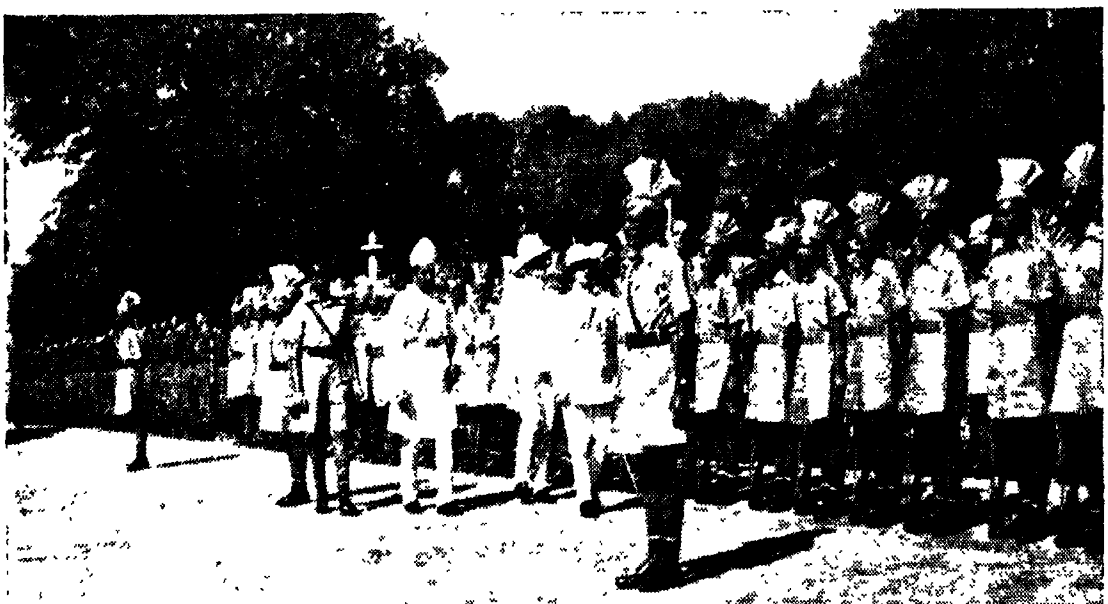
استرداد سے پہلے سکندرآباد کے شہریوں نے آنریبل سر آرتھر لوتھیان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں سکندرآباد کے اعلی نظم و نسق کے لئے برطانوی حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا تھا ۔

تاریخی پس منظر ۔ سکندرآباد کی بابت امدادی فوجوں کی تاریخ سے گہری تعلق رکھتی ہے ۔ سنہ ۱۷۹۰ع کے معاہدہ کے تحت طے پایا تھا کہ حیدرآباد میں مستقل طور پر ایک امدادی فوج رکھی جائے ۔ اوائل سنہ ۱۸۰۶ع میں یہ امدادی فوج حسین ساگر کے شمالی سرحد کے قریب متعین کی گئی ۔ اس نئی چھاؤنی کو حکمران وقت سکندرجاہ کے نام نامی پر سکندرآباد کا نام دیا گیا ۔

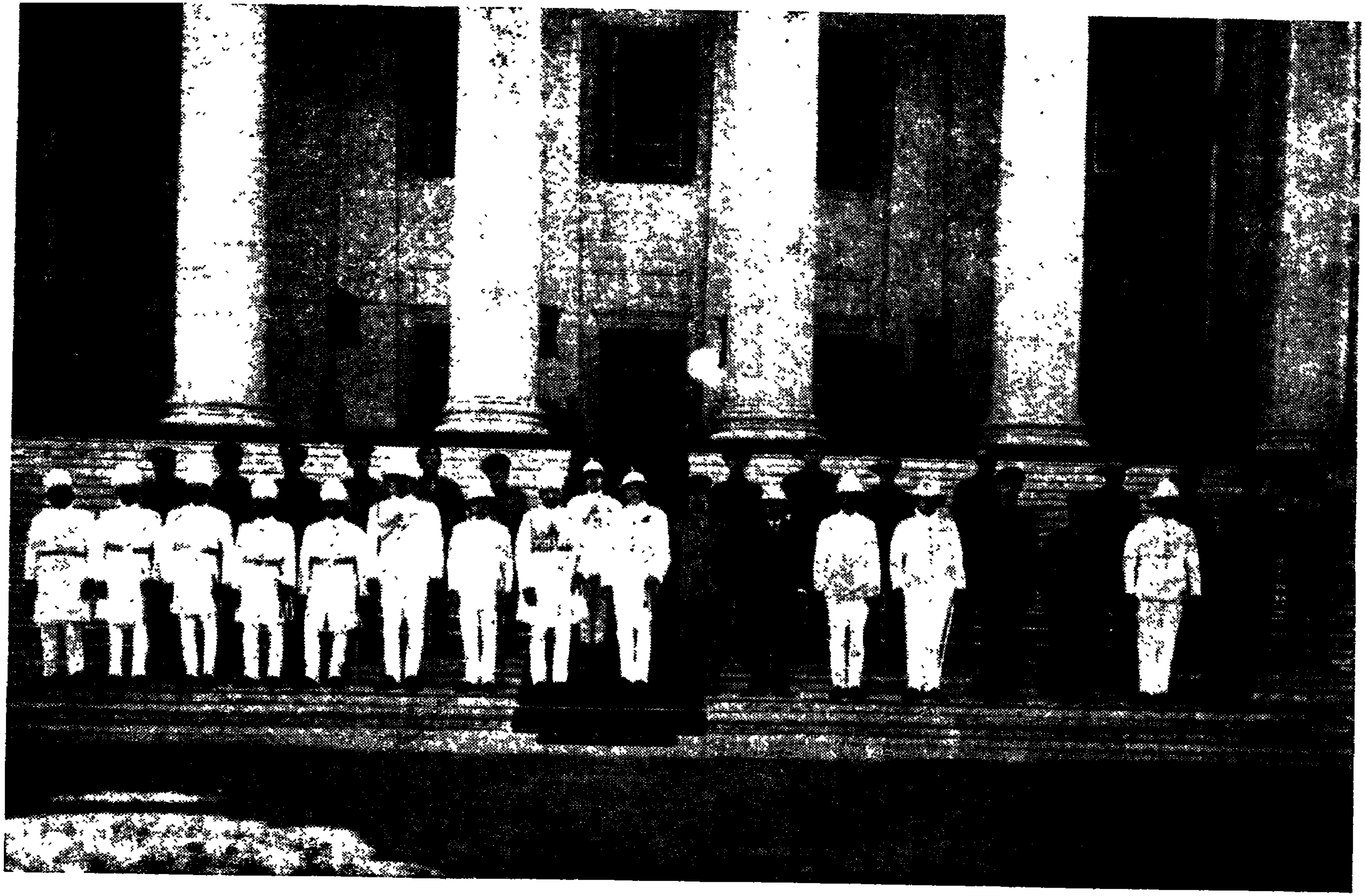
اس چھاؤنی کی حدیں سنہ ۱۸۵۲ع تک غیر متعین رہیں ۔ اس وقت تک اس رقبہ میں ایک نیا شہر آباد ہوگیا تھا ۔ لیکن بہت جلد یہ چھاؤنی اپنی مقررہ حدود سے متجاوز ہوگئی اور ہر طرف پھیلتی ہوئی دور تک پہنچ گئی اور بالآخر اپنے دائرہ میں شامل کرلیا ۔ جنوبی رخ بتدریج ایک بڑے فوجی شہر میں منتقل ہوگیا جس میں اس کے فوجی آثار کی سابقہ کوئی علامت باقی نہ رہی تھی ۔ اب یہ بڑی حد تک ایک جدید شہر بن گیا ہے جس کا رقبہ تقریباً ... ہے ایک اور آبادی ایک لاکھ ... برمشتمل ہے ۔

گفت و شنید

حکومت سرکارعالی نے اپریل سنہ ۱۹۳۸ع میں سکندرآباد کی واپسی کے متعلق تاج برطانیہ کے نمائندہ سے بات چیت کی تھی ۔ نمائندہ تاج نے جنوری سنہ ۱۹۳۹ع میں اصولی طور پر اس تجویز سے اتفاق فرمایا لیکن بالباقی



آنریبل رزیڈنٹ سر آرتھر لوتھیان ریاست حیدرآباد کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرما رہے ہیں ۔



تصویر جو استرداد سکندر آباد کے تہ نامہ پر باضابطہ دستخط کئیے جانے کے موقع پر حیدر آباد رزیڈنسی کے زینوں پر لی گئی ۔تصویر کے وسط میں ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی اور آنربل رزیڈنٹ برطانوی اور حیدر آبادی حکومتوں کے ان عہدہ داروں کے ساتھ استادہ ہیں جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔

انتظامات اور دیگر انتظامی تفصیلات کا تصفیہ دونوں حکومتوں کے درمیان طویل بحث اور گفت و شنید کا موضوع بارہا اور حال ھی میں تمام اھم امور قطعی طور پر طے پائے - اس تہ نامہ کے اھم اجزاء درج ذیل ھیں -

مالیاتی انتظامات

آبکاری گرانٹ جو سرکار عظمت مدار کو اس وقت تک اس قرار داد کی روسے دیا جاتا رہا ھے جو سنہ ۱۹۱۱ع میں عمل میں آئی تھی ۔ استرداد کی تاریخ سے مسدود کیا جائیگا اور حکومت سرکارعالی کی جانب سے اس قدر رقم کے مساوی رقم کی بابجائی کی جائے گی جو رقبہ غیرمسترده کے انتظامات کے لئے کم پائی جائے - پہلے تین سال کے لئے طے پایا ھے کہ رقبہ مذکور کے موازنہ کی نظر ثانی سالانہ کی جائے گی - اس کے بعد جو رقم بطور امداد دی جائے گی اس کا تعین اولاً دس سال کی مدت کے لئے کیا جائے گا -

سکندرآباد لوکل فنڈ (آبکاری وغیرہ) کی رقوم زیرسلک، جو منافع پر لگائی گئی ھیں، رقبہ غیرمسترده کی ضروریات آرائش شہر کے لئے گنجائش مہیا کرنے کے بعد رقبہ جات غیر مسترده اور مسترده کے درمیان ۲ اور ۵ کے تناسب سے تقسیم کی جائیں گی -

انتظامات عدالت و کوتوالی

تہ نامہ کی روسے (الف) ایسے مقدمات زیر کارروائی ، جنکا تعلق تاریخ استرداد پر رقبہ مسترده سے ھو انکا تصفیہ رقبہ غیرمسترده ھی کی عدالتوں میں کیا جائے گا ، (ب) بعض ایسے قوانین جو رقبہ جات زیر انتظام میں فی الوقت نافذ ھیں لیکن جو ممالک محروسہ سرکارعالی میں نافذ نہیں ھیں استرداد کے بعد بھی رقبہ مسترده میں نافذ رھیں گے اور (ج) عدالتوں کی زبان اردو ھوگی لیکن تاریخ استرداد سے پانچ سال کی مدت کے لئے عرائض اور دعاوی وغیرہ کے ترجمے حاصل کرنے اور عدالتوں کو انگریزی زبان میں مخاطب کرنے کی بعض سہولتیں مہیا کی جائینگی -

رقبہ مسترده کا عدالتی کام بر وقت انجام پانے کے لئے حکومت سرکارعالی ایک سشن جج ایک ناظم عدالت ضلع اور ایک منصف کا تقرر کررھی ھے -

رقبہ مسترده کا محکمہ کوتوالی بلدہ حیدرآباد کے محکمہ کوتوالی میں ضم کردیا جائیگا اور کوتوال بلدہ کے تحت رھے گا - البتہ رقبہ مسترده کے لئے ایک جداگانہ نائب کوتوال کا تقرر کیا جائے گا جس کے اختیارات موجودہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اختیارات کے مماثل ھوں گے -

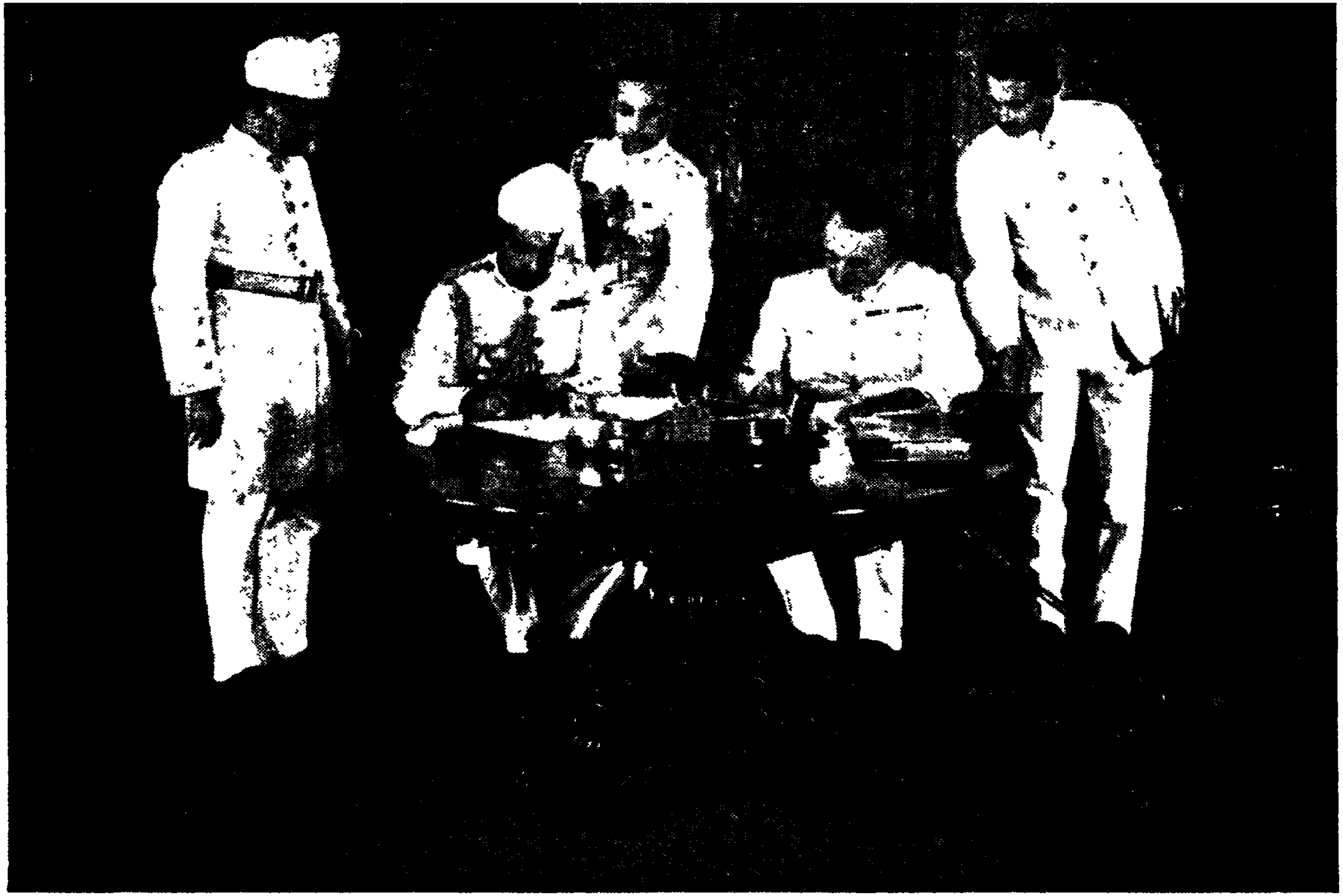
بلدی انتظامات

رقبہ مسترده کے لئے ایک علحدہ بلدیہ قائم کی جائیگی جس کا صدر بہ حیثیت عہدہ صدر ناظم مال ھوگا اور اول تعلقدار کے درجہ کا ایک عہدہ دار اس کے ھمہ وقتی نائب صدر کی حیثیت سے کام انجام دیگا - آئین مجالس بلدی و قصبات اور آئین اختیارات حفظان صحت مناسب ترمیمات کے ساتھ رقبہ مسترده پر منطبق ھوں گے - اس وقت تک کے لئے جب تک کہ انتخابات عمل میں نہ آئیں نامزدگی کے ذریعہ ایک مجلس بلدیہ قائم کی جا رھی ھے اور ایک یا دو مستثنیات کے ساتھ سابقہ کنٹونمنٹ بورڈ (مجلس چھاؤنی) کے منتخب ارکان کو اس بلدیہ کے لئے نامزد کیا جا رھا ھے۔

حکومت سرکارعالی نے اس کا بھی تصفیہ کیا ھے کہ رقبہ مسترده میں آرائش شہر کا کام جاری رکھا جائے اور اعلی حضرت بندگان عالی نے بہ مراحم خسروانہ ٹاون امپرو منٹ ٹرسٹ (Town improvement trust) کے لئے اس کے دیگر ذرائع آمدنی کے علاوہ فی الحال دو سال کے لئے تین لاکھ روپیہ سالانہ کا غیر سوخت شدنی عطیہ منظور فرمایا ھے -

تعلیمی انتظامات

حکومت سرکارعالی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ھے کہ رقبہ مسترده میں جو طریقہ تعلیم اس وقت رائج ھے اس کو تاریخ استرداد سے دس سال تک علی حالہ قائم رہنے دیا جائے گا جس کے بعد ادارہ ھائے متعلقہ کی خواھشات کا واجبی طور پر لحاظ کرکے اس کی نظرثانی کی جائے گی - جو امداد تعلیمی اور دیگر ادارہ جات کو اس



آنریبل سر آرتھر لوتھیان برطانوی رزیڈنٹ نے ہزاکسلنسی نمائندہ تاج کی طرف سے اور ہزاکسلنسی سعید الملک بہادر سر سعد احمد خاں نواب چھتاری صدراعظم باب حکومت سرکار عالی نے حکومت سرکار عالی کی طرف سے دستاویزات پر دستخط کرنے کی رسم ادا فرمائی ۔ دائیں سے بائیں جانب میجر اے ۔ سی ۔ کے ۔ مانسل معتمد رزیڈنٹ ، مسٹر سلطان حسین اے ۔ ڈی ۔ سی صدر اعظم بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات سرکار عالی استادہ ہیں ۔

وقت دی جا رہی ہے وہ موجودہ اساس پر تین سال تک جاری رکھی جائے گی جس کے بعد ان قواعد کے تحت جو ممالک محروسہ میں ایسی امدادوں سے متعلق نافذ ہوں اس کی نظر ثانی کی جاسکیگی ۔]

منتقل شدہ ملازمین

وہ ملازمین جن کی خدمات استرداد پر حکومت سرکارعالی یا جدید قائم شدنی بلدیہ کو منتقل ہوں گی ملازمت کے انھی شرائط اور قواعد کے پابند رہیں گے جو تاریخ استرداد سے ان پر منطبق ہوتے ہوں ۔ لیکن قواعد چال چلن ملازمین سرکارعالی کا اطلاق ان پر اسی طرح ہوگا جس طرح کہ حکومت کے دیگر ملازمین پر ہوتا ہے ۔

[خوش آمدید

استرداد کے پانچویں دن سکندرآباد میں نزول اجلال شاہانہ کے موقع پر باشندگان سکندرآباد نے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کا جس عقیدت اور خلوص سے خیر مقدم کیا وہ حکومت سرکارعالی کے دائرہ اختیار میں واپس آنے پر ان کی دلی مسرت کا آئینہ دار تھا ۔ حضور پرنور کا استقبال کرنے کے لئے ہزاروں لوگ راستہ پر جمع ہوگئے تھے ۔ سکندرآباد اور حیدرآباد کی درمیانی سرحد پر ایک خوبصورت اور جاذب نظر کمان بنائی گئی تھی جس کے ایک رخ پر انگریزی میں لکھا تھا :- " ایک لاکھ شہری خوش آمدید کہنے کی عزت حاصل کرتے ہیں "۔ دوسرے رخ پر " خدا نظام کو سلامت رکھے " کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔ رات میں اہم شاہراہوں پر رنگ برنگ کے برق گولوں سے روشنی کی گئی تھی جس کی وجہ سے پورا شہر بقعہ نور بن گیا تھا۔ ریلوے ریکری ایشن کلب کے پویلین کو جہاں سپاسنامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی پھولوں اور جھنڈیوں سے سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا۔ اس تقریب میں خانوادہ شاہی کے ارا کین آنریبل رزیڈنٹ لیڈی لوتھیان اور حیدرآباد اور سکندرآباد کے سرکاری اور غیرسرکاری اصحاب کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی ۔

جواب شاہانہ

اس موقع پر پیش کردہ سپاس نامہ کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے بندگان عالی نے فرمایا :-

" اس یادگار موقع پر جب کہ یہ خوش نما اور تاریخی شہر میری حکومت میں واپس کیا جا رہا ہے مجھے باشندگان سکندرآباد سے ملکر مسرت ہوئی اور میں ان وفا دارانہ جذبات کی قدر کرتا ہوں جن کا انہوں نے اپنے سپاسنامہ میں اظہار کیا ہے ۔

باہمی فائدہ

" سکندرآباد دونوں حکومتوں کے مابین دوستانہ معاہدہ کے نتیجہ کے طور پر ہمارے پاس واپس آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہم دونوں کو فائدہ ہوا ہے ۔ کیونکہ ایک طرف سکندرآباد کے استرداد سے میرے دارالسلطنت کے رقبہ کی وسعت اور مرتبت میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف خود سکندرآباد ایسے وسائل سے استفادہ کرسکے گا جو کنٹونمنٹ بورڈ کے وسائل سے کہیں زیادہ بڑے ہیں ۔ اور اس رقبہ کے لوگ اب تنظیم ما بعد جنگ کے وسیع کاموں سے واجبی فائدہ حاصل کرسکیں گے جن کو ریاست روبہ عمل لانے والی ہے ۔

مساوات حقوق

" سپاسنامہ میں خاص طور پر آنے والے دستوری اصلاحات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ آپ لوگ اس کا اطمینان رکھیں کہ باشندگان سکندرآباد کو بھی وہ تمام حقوق کامل طور پر حاصل ہو جائیں گے جو مملکت کے تمام دوسرے شہریوں کو مجوزہ اصلاحات کے تحت عطا کئے جائیں گے ۔

کالجوں کا قیام

" سکندرآباد میں دوکالجوں کے قیام کی نسبت جو استدعا کی گئی ہے تو آپ کی یہ درخواست محکمہ تعلیمات میں بھیج دی جائے گی ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ محکمہ اس پر توجہ اور ہمدردی کے ساتھ غور کرے گا ۔

"حیدرآباد کے بہی خواہ"

" میں ان خیالات کی پوری تائید کرتا ہوں جو سر آرتھر لوتھیان کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں ۔ صاحب موصوف میرے ایک قابل قدر دوست اور سلطنت حیدر آباد کے بہی خواہ ہیں ۔ انہوں نے موجودہ استرداد کو روبہ عمل لانے



استرداد کے بعد شہریوں کے سپاسنامے کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے اعلیٰ حضرت شہریار دکن و برار پہلی مرتبہ سکندرآباد میں رونق افروز ہوے۔ بندگان عالی کی دائیں جانب آنریبل رزیڈنٹ ، لیڈی لوتھیان ، بیگم ظہیر یار جنگ اور نواب احمدنواز جنگ (جنھوں نے سپاسنامہ پیش کیا) ہیں اور شاہ ذیجاہ کی بائیں جانب هز هائنس شہزادہ برار صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر ، صاحبزادی نفیس النسا بیگم صاحبہ اور ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر ہیں ۔

میں جو حصه لیا اور دوسرے مختلف موقعوں پر مجھے جو مدد دی ہے اس کی میں بہت قدر کرتا ہوں ۔

” میں اپنی حکومت کے تحت شہر سکندرآباد کی واپسی پر خدائے عزوجل کا شکر بجا لاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں که یه شہر خانواده آصفی کے دور حکومت میں جس کا حکمران برطانوی حکومت کا یار وفادار ہے ترقی کرے اور فروغ پائے ۔ “

سپاسنامه

خان بہادر نواب احمد نواز جنگ نے حضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں سپاسنامه پیش کرتے ہوئے عرض کیا : —

” ہم باشندگان سکندرآباد اعلی حضرت بندگان عالی کے تحت اپنے شہر کے استرداد کے اس تاریخی موقع پر جہاں پناہ کی بارگاہ میں اپنا حقیر احساس فرض اور عقیدت مندانه جذبه وفاداری پہونچانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم مسرور و شاداں ہیں که ڈیڑھ سو سال کے بعد ہم اپنے قدیم نظم و نسق کے تحت واپس ہوئے ۔ اس کے لئے جو وقت منتخب کیا گیا ہے وه نہایت مبارک ہے ۔ تاریخ میں سب سے زیادہ ہولناک جنگ حال ہی میں اتحادی مقصد کی فتح پر ختم ہوئی ہے اور ممالک محروسه میں دستوری اصلاحات کا بھی عنقریب نفاذ ہونے والا ہے جنکا مقصد یه ہے که حکومت کے ساتھ عوام کے اشتراک میں اضافه کیا جائے ۔ ہم امید کرتے ہیں اور ہماری یه التجا ہے که ممالک محروسه کے اس دوسرے سب سے بڑے شہر کے باشندوں کو ایسے اشتراک میں پورے طور پر شرکت کا موقع مرحمت فرمایا جائے ۔

عظیم تر خوشحالی

”سکندرآباد نے برطانوی نظم و نسق کے تحت نمایاں



کاسکٹ جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں باشندگان سکندرآباد کی طرف سے سپاسنامه پیش کیا گیا ۔



سر آرتھر لوتھیان رزیڈنٹ حیدرآباد استرداد سے پہلے باشندگان سکندرآباد کے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دے رہے ہیں۔

ترقی کی ہے کیونکہ متعدد برطانوی رزیڈنٹ جن میں سر آرتھرلو تھیان خاص طور پرقابل ذکر ہیں اس کی طرف تلطف آمیز توجہ کرتے رہے ہیں ۔ تا ہم بلدی ضروریات کی طرح ابھی اس میدان میں بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اعلحضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کے تمام طبقوں سے جو گہری ہمدردی ہے اور ممالک محروسہ کے تمام رقبوں کی ترقی سے جو دلچسپی ہے اس کی بدولت ہم خوشحالی اور بلدی ارتقاء کے ایک عظیم تر عہد میں داخل ہو رہے ہیں

تعلیمی ضروریات

”ہماری ضروریات متعدد ہیں ۔ یہاں صرف ایک فوری ضرورت کا اور وہ بھی محض تعلیم کی حدتک ذکر کیا جاتا ہے ۔ ہم ایک کالج کے خواہاں ہیں ۔ . . . . حضور پر نور نے حالیہ سالوں میں اضلاع اور بلدۂ حیدرآباد میں متعدد کالجوں کے قیام کو شرف منظوری بخشا ہے اور ہماری یہ مودبانہ گزارش ہے کہ اس خوشگوار موقع کی اس سے بہتر کوئی یادگار نہیں ہوسکتی کہ سلطان العلوم محبوب کالج کو نظام کالج سے ملحقہ ایک کالج میں اور اسلامیہ ہائی اسکول کو جامعہ عثمانیہ سے ملحقہ ایک کالج میں تبدیل کرنے کا حکم صادر فرمائیں ۔

ترقی کی اسکیمیں

”اب جبکہ جنگ ختم ہوگئی ہے امن کے پیچیدہ مسائل حل طلب ہیں ۔ یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت وافتخار ہے کہ بندگان اقدس دور رس اسکیموں کو شرف منظوری عطا فرماچکے ہیں جن کا باشندگان حیدرآباد کی معاشی فلاح و بہبود پر گہرا اثر پڑے گا ۔ حضور پر نور نے براحم خسروانہ گوداوری کی اسکیم ترقیات کو بھی منظوری سے سرفراز فرمایا ہے جو وقت کے تقاضوں کے مطابق ” ٹنیسی ویلی اسکیم“ (Tennessee Valley Scheme) پر مبنی ہے — تنگبھدرا پراجکٹ کا کام شروع ہوچکا ہے جس کے فوائد سے بفضل ایزدی ضلع رائچور کے احسان مند کسان متمتع ہوں گے اور اس طرح یہ رقبہ قحط اور خشک سالی کے دیرینہ خطرہ سے نجات پائے گا ۔ گذشتہ ۳۰ سال میں بندگان اقدس کے عہد حکومت میں حیدرآباد نے ترقی کی جو منزلیں طے کی ہیں ان کی وجہ سے ریاست کے خدوخال ہی بدل گئے ہیں ۔ اس کی یہ تمام ترقی نتیجہ ہے ان الطاف و عنایات شاہانہ کا جو شاہ ذیجاہ تمام سمتوں میں ملکی جا وجہد کی حوصلہ افزائی کے لئے فرماتے رہے ہیں ۔ چونکہ یہ شہر ایک اہم تجارتی مرکز ہے اسلئے معاشی ترقی کی جانب توجہ شاہانہ ہم اہالیان سکندرآباد کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہے ۔

ترقی کے لئے بندرگاہ کی ضرورت

” تجارت و صنعت و حرفت کی ترقی حتی کہ ریاست کے باشندوں کی ساری معاشی فلاح و بہبود سمندر تک نکاس کے راستہ کے مسئلہ سے بہت کچھ وابستہ ہے ۔ ہم امید او التجا کرتے ہیں اور بلاشبہ ریاست کے دوسرے تمام باشندوں کی بھی یہی خواہش ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی ہمارے لئے ایک بندرگاہ کی سہولتیں حاصل فرمائیں گے جو ہماری معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے ۔ بندرگاہ کا حصول عظیم تر حیدرآباد کے تخیل کی تکمیل میں حضور پر نور کی مساعی جمیلہ کا ایک طرہ امتیاز ہوگا ۔ اس تخیل کی تعبیر رزیڈنسی بازار کی واپسی برار کے دوامی پٹہ کے اختتام اور سکندرآباد کے حالیہ استرداد کی شکل میں ہمیں جزوی طور پر مل چکی ہے ۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ریاست کی تاریخ کے اس نازک دور میں ہمارے درمیان سرآرتھرلوتھیان جیسے حیدرآباد کے رفیق موجود ہیں ۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ ایک ہی ریاست میں ایک ہی قوم کی حیثیت سے ایک ہی حکمران کی اطاعت کا دم بھرتے ہوئے ہم ترقی اورتنظیم جدید کے ایسے مسئلوں میں ان کی اور برطانوی حکومت کی ہمدردی حاصل رہے گی جن سے اب امن کے زمانہ میں یہ ریاست دوچار ہے ۔

شاہ ذیجاہ کے ساتھ وفاداری کا اظہار

” اعلی حضرت بندگان عالی نے اس موقع پر اپنی رونق افروزی سے ہمیں غیر معمولی عزت بخشی ہے ۔ شاہ ذیجا

کی بارگاہ میں اس سپاسنامہ اور کاسکٹ کو شرف قبولیت بخشنے کیلئے مسس کرتے ہوئے ہم بکمال ادب حضورپرنور کو تخت و تاج آصفی کے ساتھ اپنی وفاداری اور عقیدت کا یقین دلانا چاہتے ہیں ۔ ہماری یہ دلی دعا ہے کہ شاہ ذیجاہ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رہے۔''

استرداد سے ایک دن پہلے باشندگان سکندرآباد نے آنریبل سر آرتھر لوتھیان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا ۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل رزیڈنٹ نے سن چھاؤنی کے قیام سے لیکر سنہ ۱۹۰۲ع تک کی تاریخ پر روشنی ڈالی اس وقت تک یہ چھاؤنی مالی بابت و ملکیری اور بلا رہبر تشکیل کئی تھی ۔ آپ نے فرمایا :—''چھاؤنی کی حدود میں برطانوی حکومت دیوانی فوجداری اور بلدی اختیارات رکھتی تھی جو فوجوں کی نگرانی کےلئے ضروری تھے ۔ لیکن مال اور کروڑگیری کے اختیارات حکومت سرکارعالی کے ہاتھ میں رہے ۔ اس دو عملی سے جو ریاست حیدرآباد اور برطانوی حکومت کے موجودہ تعلقات کے برقرار رہنے تک قابل عمل تھی مسئلہ وفاق کے زیر بحث آنے پر بعض پیچیدہ مسائل پیدا ہوگئے اور ان مباحث کے نتیجہ کے طور پر ریاست حیدرآباد نے اپریل سنہ ۱۹۳۸ع میں رسمی طور پر یہ تحریک کی کہ سکندرآباد کے شہری رقبہ پر اسے کامل اختیارات مسترد کردئے جائیں ۔ نظری حیثیت سے ہونا یہ چاہئے تھا کہ جو نہی سکندرآباد کا کوئی قطعہ فوجی اغراض کےلئے بے ضرورت ہو جاتا اس پر حکومت سرکارعالی کے کامل اختیارات بحال کردئے جاتے ۔ لیکن عملی طور سے اس امر کا فیصلہ کرنا آسان نہ تھا کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ فوجی اغراض کےلئے کوئی خاص حصہ کس وقت غیر ضروری ہوگیا ہے اور اگر ہر قطعہ کےلئے علحدہ علحدہ ان اختیارات کی بحالی عمل میں آتی تو شہر کے مختلف حصوں میں جو دو جداگانہ اقتدارات کے تحت ہوتے خلط ملط واقع ہو جاتا ، جس کی وجہ سے دونوں حکومتوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ۔ لیکن چونکہ جنوبی رقبہ سے فوجی لائنین اور تنصیبات کی منتقلی کا عمل سنہ ۱۹۳۸ع تک بڑی حد تک مکمل ہوچکا تھا جب کہ حکومت سرکارعالی نے استرداد کی تحریک پیش کی اور الگزنڈر روڈ دو مختلف اقتدارات کے لئے ایک واضح حد فاصل بن گئی تھی اس لئے سرکارعالی کو اختیارات مسترد لئے جانے میں کوئی معقول امر باعث تاخیر نہ تھا ۔ چنانچہ ہزاکسلنسی نمایندہ تاج نے سرکارعالی کی تجویز کو اصولاً تسلیم کرلیا مگر شہری رقبہ اور چھاؤنی کے باہمی ارتباط اور تعلقات کو منقطع کرنے کا عمل آسان نہ تھا کیونکہ ہر دو رقبہ جات ایک عضوی وحدت کی شکل میں بڑھے اور پھیلے تھے اور نہ اسکی تکمیل ہونے پائی تھی کہ جنگ چھڑ گئی جس کی وجہ سے تمام کام رک گئے ۔ جنگ کی فوری ضروریات نے قدرتاً تمام کارروائیوں میں تاخیر پیدا کی ۔ لیکن اب بالآخر جملہ امور زیر بحث تصفیہ پاچکے ہیں اور کل سے سکندرآباد کا شہری رقبہ حکومت سرکارعالی کو کامل اختیارات کے ساتھ مسترد کردیا جائیگا ۔

فیاضانہ امداد

''جن جن مقامات پر دو مختلف حکومتوں کا عمل دخل ہوتا ہے وہاں لازماً جھگڑے بھی پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن سکندرآباد پر یہ بات صادق نہیں آئی ہے اور اس موقع پر میں علی الاعلان اس امر کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ سکندرآباد کے برطانوی حکام کے ساتھ حکومت سرکارعالی نے ہمیشہ دوستانہ تعاون اور فیاضانہ مالی سلوک کیا ہے۔ چند سال قبل سنہ ۱۹۳۳ع میں وہ رقبہ جو رزیڈنسی بازار کہلاتا ہے سرکارعالی کو مسترد کیا گیا تھا ۔ جو لوگ اس استرداد سے متاثر ہوئے اون کی جانب سے اب تک کوئی شکایت نہیں سنی گئی ۔ یہ ان لوگوں کےلئے فال نیک ہے جن کے تعلق سے سرکارعالی کو اختیارات مسترد کئے جارہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ حکومت سرکارعالی جس نے استرداد سے متعلق گفت و شنید کے دوران میں ہمیشہ مروت اور صلح پسندی سے کام لیا ہے تمام جائز شکایات اور مشکلات پر جو استرداد سکندرآباد سے رونما ہوں ہمدردانہ غور کرے گی ۔

تحفظ مفادات

''اگرچہ جیسا کہ آپ نے ابھی کہا ہے ایسے قدیم اور

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۸)



اعلیٰ حضرت بندگانِ اقدس فرمانروائے حیدرآباد و برار جنھیں ''رائل وکٹورین چین،، کا اعزاز ملا ھے

rules of service, pay, allowances, fees, gratuity, pension, commutation of pension, leave, leave salary, provident fund, rent-free quarters and other concessions as are applicable to them on the date of rendition, provided that nothing in this Article shall be deemed to render the provisions of the Government Servants Conduct Rules of H.E.H. the Nizam's Government inapplicable to the above employees.

9. LANDS BUILDINGS.

(a) All the lands and buildings in the Restored Area specified in Schedule G to this Agreement occupied or owned by the British Government or authorities subordinate thereto, shall henceforth belong in full ownership to H.E.H. the Nizam's Government and are hereby transferred to it free of all cost, charges or other encumbrances, provided that the lands and buildings specified in Schedule H, may, without prejudice to the full and exclusive jurisdiction which shall henceforth be exercised by His Exalted Highness the Nizam's Government under Article 1 above, continue to be occupied as at present, except in so far as they are replaced by the buildings to be constructed under clause (b) below.

(b) His Exalted Highness the Nizam's Government shall pay the actual cost of the construction in suitable places in the Retained Area of the buildings specified in Schedule I to this Agreement.

10. WATER-SUPPLY.

His Exalted Highness the Nizam's Government agree to provide ordinarily for use in the Retained Area by separate and independent mains a supply of 1,400 000 gallons of water daily, upon such terms as may be mutually agreed.

11. ELECTRICITY SUPPLY.

H.E.H. the Nizam's Government agree to give the Secunderabad Electricity Company the option as soon as possible after the date that this Agreement is signed to continue to carry on the business of the concern in the Restored Area on the terms and conditions of the original licence or to sell the concern to His Exalted Highness' Government upon terms to be mutually agreed or in default of agreement on the basis laid down in clause 12 of the Secunderabad Electricity Licence, 1934.

12. DRAINAGE.

The arrangements in regard to drainage are set out in Schedule J annexed.

13. JUDICIAL ARRANGEMENTS.

H.E.H. the Nizam's Government agree that the arrangements regarding the following matters in the Restored Area should be as mentioned in Schedule K :

I. Pending cases.

II. Laws to be enacted in the Restored Area.

III. Language of the Courts.

IV. Legal Practitioners.

V. Provision relating to stamps, registration, etc.

14. JAILS.

Prisoners from the Hyderabad Administered Areas of the categories mentioned in Schedule L shall be confined free of cost in the Secunderabad Jail or in the Hyderabad Central Jail, other categories of prisoners will be confined in jails in British India as separately arranged.

15. POLICE ESCORTS.

His Exalted Highness the Nizam's Government shall provide Police Escorts for the Branch of the Imperial Bank of India, Secunderabad, on the same conditions as they are now provided by the Secunderabad District Police.

16.—TELEPHONE CONNECTIONS.

The *status quo* with regard to the telephone communications will be maintained in the Restored Area until normal peace conditions are restored subject to the following conditions :

(a) no additional civil connection with the Trunk Line will be established in the Restored Area.

(b) if any additional military connections are required in the Restored Area, they will be installed but will be discontinued when normal peace conditions are restored.

(c) the telephone connection in the bungalow of the Superintendent, Hyderabad Railway Police, will be retained as a special case and will not be cited as a precedent.

17. MINOR MATTERS.

(a) It is hereby agreed that matters of minor importance which have not been covered by any of above articles, will be settled according to the terms already reached or that may hereafter be reached in correspondence between His Exalted Highness' Government and the Residency.

(b) The present arrangement between the two Governments prohibiting the erection of buildings and the like within a quarter mile zone of the area administered by the British Government shall not apply to the area hereby restored.

18. JURISDICTION IN THE RETAINED AREA.

Nothing in this Agreement shall be construed as meaning any extension of the purpose for which jurisdiction is and shall continue to be exercised by the British Government in the Retained Area or any enlargement of that jurisdiction.

Signed by the President of the Executive Council of His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar on the 1st day of December in the year one thousand nine hundred and forty-five (25th Z. hejja 1364 Hejri).

Said-ul-Mulk Ahmad Said

PRESIDENT.

Signed by the Resident at Hyderabad on the part of the British Government this 1st day of December in the year one thousand nine hundred and forty-five.

[illegible]

RESIDENT.

معلومات حیدرآباد
اسفندار سنہ ۱۳۵۵ ف

یہ معاہدہ کا عکس
جو اعلیٰحضرت کی حکومت
حیدرآباد کے سلسلہ میں
انگریزی حکومت اور
حکومت سرکار عالی کے
مابین ہوا تھا ۔

معلومات حیدرآباد
جنوری سنہ ۱۹۴۶ ع

MEMORANDUM OF AGREEMENT REGARDING THE RENDITION OF SECUNDERABAD TOWN TO THE HYDERABAD STATE

This Memorandum of Agreement made on this first day of December one thousand nine hundred and forty-five between the British Government on the one part and His Exalted Highness the Nizam's Government on the other part concluded by the Hon'ble Sir Arthur Lothian, K.C.I.E., C.S.I., Resident at Hyderabad duly authorised for that purpose by His Excellency the Crown Representative and by Nawab Mir Nawab Sir Mohammad Ahmad Said Khan, K.C.S.I., K.C.I.E., M.B.E., LL.D., of Chhatari, President of the Executive Council of His Exalted Highness the Nizam, duly authorised for the same purpose by His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar.

WHEREAS the Secunderabad Cantonment has been under British administration for many years,

AND WHEREAS it has now been agreed that the administration of the Southern Area of the said Cantonment, as defined in the map and Schedule A annexed hereto, shall be restored to His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar,

NOW, THEREFORE, the following terms and conditions have been agreed upon by the two Governments for this purpose.

1. JURISDICTION

Full and exclusive jurisdiction over the said area, hereinafter called the Restored Area, shall henceforth be exercised by His Exalted Highness the Nizam's Government.

2. LEGAL AND CONTRACTUAL OBLIGATIONS

Subject to the terms of this Agreement, His Exalted Highness the Nizam's Government shall fulfil all legal and contractual obligations for which the Authorities at present administering the Restored Area are responsible in that area, and the said Government shall likewise be entitled to all legal and contractual rights to which the said Authorities are at present entitled in that area.

3. FINANCES

The distribution of the invested and the closing cash balances of the Local Funds in Secunderabad between the Northern Area, hereinafter called the Retained Area, and the Restored Area will be made in accordance with and subject to the conditions mentioned in Schedule B annexed.

4. FUNDS FOR THE ADMINISTRATION OF THE RETAINED AREA.

His Exalted Highness the Nizam's Government agree to pay to the British Government annually for purposes of the administration of the Retained Area a sum equivalent to the deficit in the budget of that area subject to the following terms :

(a) The Abkari grant, hitherto paid to the British Government under the arrangement entered into in 1911 shall henceforth cease to be paid, and the said arrangement shall be deemed to have terminated from the date of rendition.

(b) The budget of the Retained Area shall be liable to review annually for three years after which the annual subvention to be paid by H.E.H. the Nizam's Government will be fixed for a period of years (10 years in the first instance), when it will be reconsidered, if necessary, in the light of the actual receipts and expenditure of the Retained Area and other relevant factors.

5. - MILITARY REQUIREMENTS.

H.E.H. the Nizam's Government guarantee in the interests of the administration, general well-being and health of the units of His Majesty's Forces stationed in the Cantonments of Secunderabad, Trimulgherry, and Bolarum to continue the facilities and amenities mentioned in Schedule C to this agreement at the same standard as they were prior to rendition.

6. EDUCATION.

The *status quo* as regards the system of education in the Restored Area will be maintained for a period of 10 years from the date of rendition, after which the position may be reviewed with due consideration to the wishes of the institutions concerned, provided that if, in the meantime, any private and recognized or aided Secondary School in that area voluntarily wishes, and if a majority of the parents of pupils attending a Government Secondary School wish to change the medium of instruction of such school nothing in this Agreement shall preclude His Exalted Highness' Government from allowing it to do so.

Further details of educational arrangements in the Restored Area after rendition are contained in Schedule D.

7. MEDICAL AND SANITARY ARRANGEMENTS.

The medical and sanitary arrangements in the Restored Area, shall in general, be continued in future as at present and the Civil Hospital, known by the name of the K.E.M. Hospital, shall continue to function after rendition on the existing lines, no material changes being made in the methods of administration during the first 10 years after rendition. Rendition will also not involve any reduction in the general scale of expenditure or staffing of the hospital, and in the event of any deficit in any year in the budget such deficit shall be met by His Exalted Highness' Government. The above arrangement will be liable to review at the end of a period of 10 years from the date of rendition.

The Infectious Diseases Hospital, the markets, the slaughterhouses, and the Provincial Tuberculosis Association, shall be administered in the manner provided for in Schedule E to this Agreement. The Activities of the Indian Red Cross Society and the St. John Ambulance Association and the maintenance of pauper lunatics will also continue according to the arrangements laid down in that Schedule.

The net revenues of " the Raja Bahadur Sir Bansilal Motilal Charitable Trust, Secunderabad " shall as heretofore continue to be paid to the K.E.M. Hospital, Secunderabad.

8. CONDITIONS OF TRANSFER OF CENTRAL GOVERNMENT AND LOCAL FUND SERVANTS.

Subject to the conditions mentioned in Schedule F, H.E.H. the Nizam's Government shall take into its service or the service of such Municipal or other Authority as may be established for the Restored Area all servants of the British Government the Secunderabad Local (Abkari, etc.) Fund, the Secunderabad Cantonment Authority, the Civil (King Edward Memorial) Hospital Fund and the Secunderabad Cantonment Town Improvement Trust, whose services are not required in the Retained Area on the same conditions and



والاشان ہز ہائنس شہزادہ برار جی - بی - ای جی - سی - آئی - ای



والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر کے - سی - آئی - ای

حیدرآباد کی غذائی صورت حال

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا اجلاس

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے حالیہ اجلاس میں جو ہز اکسلنسی صدراعظم باب حکومت کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا حیدرآباد کی غذائی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ۔ اس اجلاس کی روداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جوار کی حمل و نقل پر عاید کردہ تحدیدات اٹھا دی گئی ہیں ، ممالک محروسہ میں چاول اور گیہوں کی صورت حال اطمینان بخش ہے اور اجناس خوردنی کی قیمتوں پرنظرثانی کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا قدم اٹھایا جائے تو برطانوی ہند کے ہمسایہ علاقوں میں بڑھی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر غلہ کی نا جائز بر آمد شروع ہوجانے کا اندیشہ ہے ۔

ایک غیر سرکاری رکن نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت اجناس خوردنی کے دخائر جمع کرنے کی حکمت عملی پر نظر ثانی کرے اور اب بھی اس معاملہ میں حد سے زیادہ احتیاط نہ برتتے رہے ۔

اپنی ابتدائی تقریر میں مسٹر رضی الدین معتمد رسد نے فرمایا کہ سنہ ۵۴ف کو زرعی پیداوار کے اعتبار سے بہترسال کہا جاسکتا ہے ۔ حکومت نے حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت ۳۶۲۴۶۳۲ پلہ اور بازار میں ۷۶۳۱۱۶ پلہ غلہ خریدا ۔ اسطرح جملہ ۴۳۸۷۸۱۸ پلہ غلہ جمع کیا گیا ۔ ختم آبان سنہ ۱۳۵۴ف میں تقریباً ۹۶۷۹۰۰ پلہ کارپوریشن کے گوداموں میں تھے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں راشن بندی والے شہروں اور کم پیداوار کے رقبوں کو ۲۳۴۵۷۰۰ پلہ غلہ فراہم کیا گیا ۔ ختم آبان سنہ ۱۳۵۴ف پر ۳۰۰۹۳۵ پلہ غلہ کارپوریشن کے گوداموں میں باقی رہا ۔

بنیادی خاکہ کے تحت بر آمدات

مسٹر رضی الدین نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ف میں حیدرآباد نے (۳۵) ہزار ٹن جوار باجرہ اور چھوٹے دانہ‌دار اجناس برآمد کے لئے دئے تھے ۔ لیکن پوری مقدار بر آمد نہیں کی جاسکی کیونکہ ان حکومتوں نے پیلی جوار لینے سے انکار کردیا جن کے لئے اجناس مختص کی گئی تھیں ۔ آبان سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت ہند اس بات پر راضی ہوئی کہ حیدرآباد ۸۳۰۰ ٹن پیلی جوار بمبئی اور مدراس کے ماسوا دوسرے صوبوں کو برآمد کرے ۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں حکومت نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی مجلس انتظامی کے مشورے سے ۹۰۰۰۰ ٹن دانہ‌دار اجناس برآمد کے لئے پیش کئے تھے ۔ حکومت ہند نے اس میں سے صوبہ متحدہ کے لئے (۵۰) ہزار ٹن ، بمبئی اور میسور کے لئے دس دس ہزار ٹن ، اور مارمگوا

کےلئے (۱۸) هزار ٹن مختص کئے - لیکن صوبه متحده نے صرف (۱۰) هزار ٹن خریدے۔ مارسا گوا نے اطلاع دی که وه صرف (۵) هزار ٹن خریدےگا - البته بمبئی اور میسور نے پورے (۲۰) هزار ٹن خریدنے پر رضامندی ظاهر کی - اسطرح کوئی (۵۰) هزار ٹن اناج بچ رها -

سنه ۱۳۵۵ کے ''خریف پلان،، کے تحت حیدرآباد نے تعلقداروں اور مجلس انتظامی کے مشوره سے (۳۰) هزار ٹن براری اور ماهوری جوار اور ( ) هزار ٹن باجره بر آمد کرنے کا پیش کش دیا۔ جهاں تک پیلی جواری کا تعلق هے حیدرآباد نے حکومت هند کو اطلاع دی تهی که اگر آخر الذکر ایک مهینے کے اندر بازار کی قیمتوں پر (۲۰) هزار ٹن غله خریدنے کےلئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے فرمائش کرے تو یه اسکے لئے حاصل کیا جائیگا - ورنه حیدرآباد پیلی جوار نهیں خریدےگا - مکئی کےلئے بهی (۳) هزار ٹن کی حد تک ایسا هی پیش کش دیا گیا تها - لیکن ان دونوں پیش کشوں میں سے کوئی بهی قبول نهیں کیا گیا - حکومت هند نے خریف بابته سنه ۴۶ - ۱۹۴۵ع سے (۴۰) هزار ٹن اور (۵۰) هزار ٹن کے بچے هوئے غیر مختص کرده غله سے (۲۰) هزار ٹن دانه دار اجناس خریدنے پر آمدگی ظاهر کی اور ''خریف پلان،، بابته سنه ۴۶-۱۹۴۵ع کے تحت بمبئی کےلئے (۳۰) هزار ٹن ، مدراس کےلئے (۱۰) هزار ٹن اور میسور کےلئے (۱۲) هزار ٹن مختص کئے - اس کے بعد بهی حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس (۳۰) هزار ٹن پیلی جوار اور ۸۳۰۰ ٹن چهوٹے دانه دار اجناس بچ رهے جن کے نکاسی کا ممالک محروسه میں کوئی ذریعه نهیں تها -

بمبئی کے بعض اضلاع میں ناموافق غذائی صورت حال کی وجه سے اب حکومت بمبئی یه پوری مقدار خریدنے کےلئے راضی هوگئی تهی - میسور حیدرآباد سے مزید غله کا طالب تها - لیکن بدقسمتی سے حیدرآباد اسے کوئی غله مهیا نهیں کرسکتا تها - مدراس نے بهی دس هزار ٹن جوار کے لئے خواهش کی تهی لیکن اسکو بهی یهی جواب دینا پڑا -

حیدرآباد کے لئے جوار کی کافی مقدار

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس اب ۹۶۰۰ پله پیلی جوار جمع تهی جو داخلی ضروریات کی تکمیل کےلئے ربیع کی اگلی فصل تک کافی هوسکتی تهی - تاهم احتیاطاً حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے (۵) هزار ٹن براری اور ماهوری جوار خریدنے کے بهی خواهش کی گئی تهی -

سنه ۱۳۵۵ کےلئے پیش قیاسی

سنه ۱۳۵۵ف میں خریف اور آبی کی فصلوں کا ذکر کرتے هوئے مسٹر رضی الدین نے فرمایا که موسم خراب هونے اور کاشتکاروں کے باری باری سے دالوں اور کپاس کی کاشت کرنے کے باعث زیر کاشت رقبه میں تقریباً ۱۶ لاکه ایکڑ کمی هوئی۔ خریف کی توقع سے کم فصل کی وجه سے ممکن هے که دوران سال میں رائچور ، کریم نگر ، محبوب نگر ، نلگنڈه ، بیڑ اور اورنگ آباد کو غله کی ضرورت پڑے - اس کے علاوه حکومت نے دیسی جوار چهوٹے دانه دار اجناس اور مکئی کو حکم منشور که ادائی حصه پیداوار کے دائره اثر سے خارج کردیا هے اور تمام اقسام کے جوار کی حمل ونقل سے پابندیاں اٹها دی گئی هیں جس کے نتیجه کے طور پر جوار کو تلنگانہ اور مرهٹواڑی جیسے زاید پیداوار کے رقبوں سے کم پیداوار کے رقبوں میں منتقل کیا جاسکےگا - حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن دانه دار اجناس کی اتنی مقدار مهیا کرنے کےلئے بهی تیار هے جتنی که کم پیداوار کے رقبوں کو ضرورت هو - اس کے علاوه اگر حالات اس کے متقاضی هوں تو مقامی ضروریات پوری کرنے کےلئے تمام برآمدات موقوف کردی جائیں گی -

دهان کے زیر کاشت رقبه میں (۴۳) هزار ایکڑ کا اضافه هوا هے - آبان سنه ۱۳۵۴ف کے ختم پر حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس ۶۷۶۰۰ پله چاول جمع تها - اس کے علاوه سنه ۱۳۵۵ف کے ''خریف پلان،، کے تحت حیدرآباد صوبه متوسط سے (۷) هزار ٹن چاول اور (۱۲) هزار ٹن گیهوں درآمد کریگا - اسطرح حیدرآباد میں چاول اور گیهوں کی صورت حال اطمینان بخش هے-

تجویز ہے کہ تابی کی "لیوی" کی شرح ۴ من فی ایکڑ سے کم کر کے ۳ من کردی جائے۔

قیمتوں کی نظر ثانی کا امکان نہیں

قیمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر رضی الدین نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں حیدرآباد کی قیمتیں برطانوی ہند کی قیمتوں کے مقابلہ میں ۱۶ فیصد کم ہیں ۔ چونکہ برطانوی ہند کے منصلہ اضلاع میں غذائی صورت حال کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہے اس لئے ممکن ہے کہ حیدرآباد کی قیمتوں میں تخفیف کا نتیجہ ناجائز برآمدات کی شکل میں ظاہر ہو۔ انہوں نے بتایا کہ اس مسئلہ پر قیمتوں سے متعلق ذیلی کمیٹی میں غور کیا جارہا ہے۔ ہم سے کم آئندہ کچھ عرصہ تک قیمتوں پر نظر ثانی کا بہت کم امکان ہے ۔

مسٹر احمد عبداللہ مسدوسی نے مسٹر رضی الدین کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کو ذخائر جمع کرنے سے متعلق اپنی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنی چاہئیے اور حد سے زیادہ احتیاط ترک کردینا چاہئیے ۔ انکا خیال تھا کہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت حاصل کردہ غلہ تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ہے اس لئے بازار میں خریدی کی ضروریات نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے اخراجات کو بار صارفین پر ڈالنے کی بجائے حکومت کو برداشت کرنا چاہئیے ۔ آخر میں انہوں نے یہ تجویز کی کہ پالیسی سے متعلق تمام مسائل پر حکومت کو مشورہ دینے کی غرض سے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی ایک "پالیسی کمیٹی" تشکیل دی جائے ۔

مسٹر عبدالعلیم (ورنگل) نے کہا کہ تابی کی "لیوی" کی شرح معتمد صاحب کے مجوزہ تین من کی بجائے دو من ہونی چاہئیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سال ورنگل میں آبی اور خریف کی فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ حکومت کو چاہئیے کہ وہ ورنگل کے کاشتکاروں کو کچھ مراعات دے ۔

دیگر تبصرے

مسٹر ایم ۔ نرسنگ راؤ نے "لیوی" کی شرح کم کرنے کے لئے حکومت کا شکریہ ادا کیا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ دو من مناسب شرح ہوگی ۔ کھمم اور مادیرامیں حالیہ آندھیوں سے جو تباہی پھیلی ہے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور امدادی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا ۔ حکم اجارہ داری خریدی کے تحت خریدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ یہ خریدیاں ہر مہینہ اکثر جبری صورپر عمل میں آئی ہیں ۔ انہیں اس سلسلہ میں جوگی پیٹھ، آرمور اور کاما ریڈی سے شکایتیں وصول ہوئی ہیں ۔ جہاں تک کاشتکار کا تعلق ہے انہوں نے قیمتوں میں کسی تخفیف کی مخالفت کی اور یہ تجویز پیش کی کہ اگر صارفین کو امداد کی ضرورت ہے تو حکومت کو مالی امداد دینا چاہئیے ۔ مسٹر نرسنگ راؤ نے ضلع اطراف بلدہ کی مثال پیش کی جہاں سنہ ۱۳۵۳ ف کی "لیوی" کی قیمت حال حال تک ادا نہیں کی گئی تھی اور بتایا کہ جب انہوں نے معتمد صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو موصوف نے تعلقدار صاحب اطراف بلدہ کے نام فوری احکام اجرا کئے ۔

اس موقع پر آنربیل مسٹر سی ۔ اے ۔ جی سیویج صدرالمہام مال نے مداخلت کی اور فرمایا کہ وہ غیرسرکاری اراکین کی طرف سے ایسی فروگزاشتوں کی قطعی مثالوں کا خیر مقدم کریں گے ۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ایسی تمام صورتوں میں محکمہ رسد فوری کارروائی کرے گا اور فرمایا کہ حکومت لیوی کی قیمتوں کی ادائی میں کسی تاخیر کو نا پسند کرتی ہے ۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر نرسنگ راؤ نے اس تیقن کے لئے آنربیل صدر المہام مال کا شکریہ ادا کیا اور دھان کی خریدی کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علم میں بعض ایسے واقعات آئے ہیں جہاں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے کارندوں نے فروخت کے لئے پیش کردہ دھان کو خریدنے سے انکار کردیا ۔

ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت نے فرمایا کہ مسٹر نرسنگ راؤ اپنی تردید آپ کررہے ہیں ۔ ایک جگہ انہوں نے کہا کہ دھان کی خریدی کےلئے جبر سے کام لیا جارہا ہے اور دوسری جگہ انہوں نے شکایت کی کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے کارندے فروخت کےلئے پیش کردہ دھان نہیں خرید رہے ہیں ۔ ہزاکسلنسی کی رائے تھی کہ یہ دونوں بیانات ایک دوسرے کی ضد ہیں ۔

سیٹھ نوریا (ورنگل) نے تجویز کی کہ غلہ کی خریدی لیوی کے تحت اور بازار میں ایک ساتھ عمل میں آنی چاہئے اور کاشتکاروں کو زیادہ قیمتیں دی جانی چاہئیں ۔قیمتوں کی ادائی میں تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے سیٹھ نوریا نے کہا کہ یہ تاخیر اس وجہ سے ہوتی ہے کہ مجالس دیہی کے نمایندے رقم حاصل کرنے کےلئے وقت پر نہیں آتے ۔

مسٹر اخلاق حسین زبیری (ناندیڑ) نے کہا کہ اگرناندیڑ کے جوار کے ذخائر فوری منتقل نہ کئے جائیں تو ممکن ہے کہ جوار خراب ہوجائے ۔وہاں '' لیوی،، کے تحت حاصل کردہ تازہ غلہ کو ذخیرہ کرنے کےلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ برآمد سے متعلق حکومت کے پروگرام کے مد نظر گوداموں کی قلت کی شکایت بہت جلد رفع ہو جائے گی۔

اجناس خوردنی کے ذخائر جمع کرنے سے متعلق محکمہ رسد کی حکمت عملی پر مسٹر مسدوسی نے جو اعتراضات کے تھے ان کا جواب دیتے ہوئے مسٹر رضی الدین نے بتایا کہ حکومت کے موجودہ ذخائر ان رقبوں کی صرف تین مہینوں کی ضروریات کے لئے کافی ہوسکتے ہیں جہاں راشن بندی نافذ ہے یا پیداوار کم ہوتی ہے ۔

مسٹر اکبر علی خان نے یہ تجویز کی کہ '' رائچور ،، اورنگ آباد اور بیڑ کے نمایندوں سے خواہش کی جائے کہ وہ مشاورتی مجلس کو اپنے اپنے ضلعوں کی فصلوں کی صورت حال سے مطلع کریں تاکہ وہ غلہ کی برآمدات اور ذخیرہ کرنے کی حکمت عملی کے بارے میں حکومت کو صحیح مشورہ دے سکے۔

پنڈت دوارکا داس (اورنگ آباد) نے کہا کہ اورنگ آباد میں خریف کی فصل خراب ہوگئی ہے اور ربیع کی فصل کے بھی کچھ زیادہ اچھی ہونے کی توقع نہیں ہے ۔

سید عیسی (رائچور) نے کہا کہ اس سال ضلع رائچور کے تین تعلقے قحط کی مصیبت سے دو چار ہیں ۔

معتمد صاحب محکمہ رسد نے کہا کہ حکومت نے برآمد کا جو نظام العمل مرتب کیا ہے اس میں ان اضلاع کی صورت حال کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے جہاں قحط کا اندیشہ ہے ۔

صدر اعظم بہادر کا جواب

غذائی صورت حال پر بحث و تمحیص کا جائزہ لیتے ہوئے ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ مقامی ضروریات کو ترجیح دی جائے گی اور صرف زاید غلہ برآمد کیا جائے گا ۔ '' پالیسی کمیٹی ،، کی تشکیل کے متعلق مسٹر مسدوسی کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ ایک علحدہ کمیٹی قائم کرنے کی بجائے وہ مجلس انتظامی میں چند اور اشخاص کا اضافہ کریں گے ۔ جب اجلاس نے اس تجویز سے اتفاق کیا تو ہزاکسلنسی نے اور پانچ غیر سرکاری ارا کین کو مجلس انتظامی کی رکنیت پر نامزد فرمایا ۔

غلہ گوداموں کی ترقی

مسٹر جمیل حسین رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی نے ایک بیان پڑھا جس میں بتایا گیا تھا کہ ابتک ۳۹۷۱ غلہ گودام قائم ہوچکے ہیں ۔ امداد باہمی کی انجمن ہائے ترقیات ۹۹ تعلقوں میں تشکیل دی گئی ہے ۔ ان میں سے چار غیر خالصہ علاقوں یعنی کپل ، پدا پلی ، ٹانڈور اور ونپرتی میں ہیں ۔ ان انجمنوں کا سرمایہ منظورہ ۱۹۸۰۰۰۰ روپے ہے جس کے منجملہ ۵۰۰۰۰۰ روپے بطور سرمایہ حصص وصول کئے جاچکے ہیں ۔ ان انجمنوں کو برآمدات پر کمیشن سے ابھی تک تقریباً چالیس لاکھ روپے کا نفع ملا ہے ۔ یہ رقم کاشت اور کاروبار کے بہتر

لریقوں پر صرف کی جائے گی۔ مسٹر جمیل حسین نے فرمایا که انہوں نے بلده میں انجمن صارفین تشکیل دینے کے لئے یک اسکیم مرتب کی ہے جس کی شاخیں مختلف محلوں میں قائم کی جائیں گی۔

غیر سرکاری اراکین کی تجاویز

مسٹر صالح بن احمد (میدک) نے شکایت کی که ضلع میدک میں انجمن ہائے ترقیات کے حسابات کی تنقیح نہیں کی گئی ہے ۔

مسٹر اخلاق حسین زبیری (ناندیڑ) نے کہا که ناندیڑ کی انجمنوں کو ابھی تک کارپوریشن سے وہ رقم نہیں ملی جو " لیوی " کے تحت وصول کردہ غله کی قیمت کے طور پر انہوں نے کاشتکاروں کو ادا کی تھی ۔ اس تاخیر سے انجمنوں نے کاروبار میں رکاوٹ پڑرہی ہے ۔

پنڈت دوارکا داس (اورنگ آباد) نے بتایا که متعدد مواضعات میں غله گوداموں کے لئے گودام کاہیں نہیں ہیں نیز ان گوداموں کے کاروبار کے انصرام کے لئے موزوں اشخاص کی بھی کمی ہے ۔

مسٹر عبد الکریم تماپوری (گلبرگه) نے کہا که گلبرگه کی تعلقه واری انجمن مقامی کاروبار انجام دینے کی خواهشمند ہے ۔ انہوں نے تجویز کی که یه کام اس کے ذمه کیا جائے ۔

مسٹر سید یوسف (نظام آباد) نے کہا که نظام آباد یونین نے شکر کے کاشتکاروں کو نقصان پہونچا کر پچھلے سال سوا لاکھ روپے کا نفع حاصل کیا ۔ انہوں نے بیان کیا که یه انجمنیں ذخائر کے غلط صداقت نامے بھی اجرا کرتی رہی ہیں ۔

مسٹر کلیم الدین انصاری یه جاننا چاہتے تھے که رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی نے (۵۰) لاکھ روپے کی جس رقم کا تذکرہ کیا تھا وہ کس کے چندوں سے جمع کی گئی ہے اگر ساہوکاروں نے چندہ دیا ہے تو اس سے تحریک امداد باہمی کا مقصد فوت ہو جائے گا ۔ انہوں نے تجویز کی که انجمن ہائے ترقیات اور مواضعات کے غله گوداموں کے مسئله کو " پالیسی کمیٹی " میں پیش کیا جائے ۔

مسٹر احمد عبد اللہ مسدوسی نے اس تجویز کی تائید کی اور کہا که سرمایه کاشتکاروں اور صارفین کے چندوں سے فراہم کیا جانا چاہئے ۔ اگر یه ممکن نه ہو تو حکومت اس مقصد کے لئے قرض حاصل کرے ۔

یه امر مسٹر میر اکبر علی خان کے لئے باعث حیرت نه تھا که انجمن ہائے ترقیات کا انتظام ابتدائی منزلوں میں نکته چینی ہدف بنا ہے ۔ یه بات ہر بڑی تحریک پر صادق آتی ہے ۔ انہوں نے اس سے اتفاق کیا که جہاں تک ممکن ہو سرمایه حصص میں کاشتکاروں اور صارفین کا حصه ہونا چاہئے ۔ انہوں نے کہا که اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا که اگر مناسب فائدہ اٹھایا جائے تو امداد باہمی کی تحریک سرمایه داروں کی نفع اندوزی کے انسداد کا ایک موثر ذریعه ثابت ہوگی ۔ اس لئے انہوں نے اجلاس سے اپیل کی که وہ اس نئے تجربه کی پوری پوری تائید کرے۔

مسٹر قاضی عبد الغفار نے دریافت کیا که آیا حکومت تحریک امداد باہمی کے مستقبل کے سوال کو پالیسی کمیٹی میں پیش کرنے کے لئے راضی ہوگئی ہے ۔

حکومت کا نقطۂ نظر

نواب فضل نواز جنگ بہادر صدر ناظم مال نے فرمایا که تحریک امداد باہمی کے مستقبل کے مسئله کو مرکزی مشاورتی مجلس اغذیه کی مجلس انتظامی میں پیش نہیں کیا جاسکتا ۔ تجویز یه ہے که تعلقه واری انجمنوں اور غله گوداموں کے انتظام کے مسئله پر حکومت کی غذائی حکمت عملی کے سلسله میں بحث کی جائے تا که ان کے طریقه انتظام کی اصلاح کی جاسکے اور ان کی امکانی خرابیوں کو دور کیا جاسکے ۔

مسٹر قاضی عبد الغفار نے کہا که وہ مسئله کو کسی ایک ذیلی کمیٹی سے رجوع کرنے کے خیال کو پسند نہیں کرتے ۔ انہوں نے یه رائے ظاہر کی که صرف مرکزی

مشاورتی مجلس اغذیہ ھی حکومت کو ایسے معاملات پر مشورہ دے سکتی ھے ۔ وہ اس مسئلہ کو پالیسی کمیٹی سے رجوع کرنے کےلئے اس شرط پر اتفاق کریں گے کہ اس کی سفارشیں بحث و تمحیص کےلئے مشاورتی مجلس کے آگے پیش کی جائیں۔ یہ تجویز منظور کرلی گئی۔

نواب فضل نواز جنگ بہادر نے فرمایا کہ وہ اس گہری دلچسپی کا خیر مقدم کرتے ھیں جو غیر سرکاری اصحاب نے غلہ گوداموں اور نعلقہ واری انجمنوں کے انتظام میں لی ھے ۔ انہوں نے یقین دلایا کہ غیر سرکاری اراکین کی تجویزوں اور اعتراضوں کا پورا لحاظ رکھا جائے گا تا ھم انہوں نے بتایا کہ پالیسی کمیٹی امداد باھمی کی انجمن ھائے ترقیات اور غلہ گوداموں کے انتظام پر صرف اس حد تک غور کرسکتی ھے جس حدتک کہ غذائی حکمت عملی سے اس کا تعلق ھے ۔ سرمایہ حصص جیسے مسائل پر جو جماعت رائے دینے کی اھل ھے وہ صرف صدر جمعیتہ اتحاد امداد باھمی ھے ۔

رجسٹرار صاحب انجمن ھائے امداد باھمی نے فرمایا کہ یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ھے کہ محکمہ امداد باھمی کا شعبہ تنقیح طویل مدت گزرنے سے پہلے کام نہ کرسکیگا۔ اکثر انجمنوں اور غلہ گوداموں کو قائم ہو کر چھ مہینے بھی نہیں ھوے ھیں ۔ رجسٹرار صاحب نے خود اپنی اس خواھش کا اظہار کیا کہ ان انجمنوں اور غلہ گوداموں کے حسابات کی باقاعدہ تنقیح کی جائے ۔ مبینہ بدعنوانیوں کا ذکر کرتے ھوئے مسٹر جمیل حسین نے فرمایا کہ "یہ انجمنیں خود مختار اور جمہوری ادارے ھیں ۔ بدعنوانیوں کا انسداد کرنا ان کے نظماء اور اراکین کا کام ھے ۔ موصوف سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ روز مرہ کے کاروبار میں مداخلت کریں ۔

مسٹر رضی الدین نے ایک بیان پڑھکر سنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ شکر کی رسد میں اضافہ کیا جاچکا ھے اور قریب میں مٹی کے تیل کی صورت حال کے بہتر ھونے کا امکان ھے ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۸)

گہرے تعلقات و روابط کا انقطاع جیسے کہ سرکارعظمت مدار اور سکندرآباد کے مابین قائم تھے ایک رنج دہ اور الم آفریں امر ھے خصوصاً میرے ایسے شخص کےلئے جس کا سکندرآباد سے پہلا تعلق اکیس سال قبل شروع ھوا تھا پھر بھی یہ رنج بہت ھلکا ھو جاتا ھے اگر ھم یہ خیال کریں کہ آپ کے مفادات حکومت سرکارعالی کی شفقت آمیز سر پرستی میں محفوظ رھینگے ۔

”آخر میں ھز مجسٹی ملک معظم کے مقامی نمایندے کی حیثیت سے میں آپ باشندگان سکندرآباد کا اس وفادارانہ سپاسنامہ کےلئے تہہ دل سے شکر گزار ھوں جو آپ نے مجھے پیش کیا ھے ۔ نیز جو حسین کا سکٹ آپ نے مجھے عطا فرمایا ھے اور میری اور میری اھلیہ کی جانب جو مہر آمیز اشارے آپ نے کئے ھیں ان کےلئے بھی میں آپ سب کا بے حد ممنون ھوں ۔ آخر میں آپ نے جس دوستانہ اندازمیں یہ تحریک پیش کی ھے کہ کے ۔ ای ۔ ایم ھاسپٹل کے نئے وارڈ کو میری اھلیہ کے نام سے موسوم کیا جائے اس کےلئے بھی میں آپ کا احسان مند ھوں“۔

سپاسنامہ

متعدد برطانوی رزیڈنٹوں اور خاص کرسرآرتھرلوتھیان نے سکندرآباد کے باشندوں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کےلئے جو خدمات انجام دیں انکا سپاسنامے میں احسانمندانہ اعتراف کیا گیا ھے۔ سپاسنامہ میں یہ بھی عرض کیا گیا ھے :—

”ھم ممالک محروسہ سرکارعالی کے شہریوں کی عظیم تر حیثیت رکھتے ھوے اس استرداد کا خیر مقدم کرتے ھیں کیونکہ یہ ریاست کے تمام علاقوں کو ایک ھی حکومت کے تحت متحد کرنے کا ایک ذریعہ ھے ۔ ھمیں اعتماد ھے کہ ایسے ھی دوسرے علاقوں کو جو ابھی مختلف اختیارات کے تحت ھیں اسی طرح متحد کرنے کے مزید کام میں ریاست کے باشندے آپ کی اسی ھمدردی پر بھروسہ رکھ سکتے ھیں ، جس کا سکندرآباد کے استرداد کے معاملہ میں آپ نے اظہار فرمایا ۔ “

قومی انجینیری

انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (هند) کا جشن سیمین

خطبہ نواب زین یار جنگ بہادر

کلکته میں انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (هند) کے جشن سیمین کے موقع پر آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات حکومت سرکار عالی نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا: - "همیں اپنی پوری قومی زندگی کی نئے سرے سے تعمیر و تشکیل کرنی هے اور اس ادارہ کے جشن سیمین کے موقع پر هم اس سے بہتر کوئی عزم نہیں کرسکتے کہ اپنے ملک کے تمام آلات و اوزار ساز و سامان اور ذهنی صلاحیتوں کے ذریعہ افلاس، جہالت اور بیماری کے اس مثلث پر کاری ضرب لگانے کا تہیہ کرلیں جو همارے ملک کو اپنی بے رحمانہ گرفت میں لئے هوئے هے۔"

اس ادارہ کے صدر منتخب کئے جانے پر نواب صاحب نے انسٹی ٹیوشن کی کونسل کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ تباہ کن جنگ کے اختتام پر وہ ایسے معاشی اور سماجی مسائل سے دوچار هیں جو اپنی وسعت اور اهمیت کے لحاظ سے اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے حل کرنے میں هندوستان کے انجینیروں کو نمایاں حصہ لینا چاهئے۔ وہ اپنے پیشہ، اپنی تعلیم و تربیت اور انجینیری سے متعلق اپنے تصور کی بنا پر اس خصوص میں ممکنہ سعی کرنے کے لئے اخلاقاً پابند هیں۔ انجینیری جیسا تعمیری پیشہ اختیار کرنے والوں کے لئے حقیقی خدمت کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں هوسکتا کہ وہ تنظیم جدید کے اس وسیع میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ان کے آگے کھلا هوا هے۔

خواب سچ ثابت هوئے

هندوستان میں متعدد ماهرین کی طرف سے پیش کردہ مختلف معاشی اور سماجی خاکوں کے متعلق نواب صاحب نے فرمایا کہ کوئی ایک [illegible] سال کا خاکہ سے متعلق ابتدائی [illegible] هندوستان کے ایک [illegible] کے مرتب [illegible] اپنی [illegible] هندوستان کے لئے منظم [illegible] مستقبل کے [illegible] هندوستان کا نقشہ پیش کیا [illegible] اچھے انجینیر کا خواب تھا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے خواب سچ ثابت هوچکے هیں اور [illegible] قومی حد تک [illegible] عملی صورت دینا [illegible] جاسکتا۔

نئے روزگار کی فراهمی

اس عام خیال پر تبصرہ کرتے هوئے کہ "مابعد جنگ منصوبے" ابھی تک ابتدائی غور و خوض کی منزل سے بہت کم آگے بڑھے هیں نواب صاحب نے فرمایا کہ ترقی کی اس رفتار کو تیز کرنا هوگا اور اس کے لئے انجینیر اور ماهر نظم و نسق کے درمیان ربط اور اشتراک ضروری هے۔ آج کے فوری مسائل میں سے ایک مسئلہ فوج سے علحدہ کئے هوئے اشخاص اور جنگی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں

کے ایسے نئے روزگار کی فراہمی سے متعلق ہے ۔ خود ان کارخانوں کو زمانہ امن کی بنیادوں پر منتقل کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ ان مشینوں کو جو جنگ کی وجہ سے ٹوٹ گئے ہیں قابل استعمال بنانے اور ان کی جگہ نئی مشینیں نصب کرنے کے مسائل بھی درپیش ہیں ۔

عمارتوں اور قومی شاہراہوں کی تعمیر اور آبپاشی اور برقابی جیسے کام نہ صرف راست اور بالواسطہ طور پر روزگار مہیا کریں گے بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ مستقل صنعتی حیثیت حاصل کرلیں گے جو عوام کی صحت اور خوشحالی کے لئے اسقدر مفید ہے ۔ لیکن جہاں سرمایہ اور مزدور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں وہاں بازار میں پلانٹ اور مشنری کی عدم موجودگی ، سمنٹ ، فولاد اور اوزار جیسی چیزوں کی قلت اور حمل و نقل کی مناسب سہولتوں کا فقدان ترقی کے راستہ میں حائل ہوگا ۔

برقابی قوت

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ تقدیم کا مسئلہ دشواریوں سے پر ہے ۔ مختلف مفادات کے مطالبوں کو چاہے وہ علاقہ واری ہوں یا دوسری نوعیت کے مناسب طور پر پورا کیا جاتا ہے ۔ جہاں تک ترقی سے متعلق اسکیموں کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ آبپاشی اور برقابی قوت کو سب پر ترجیح حاصل ہوگی ۔ کیونکہ یہ ہماری غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں ۔ اور کارہائے آبپاشی سے جو قوت پیدا ہوگی وہ ہماری چھوٹی اور بڑی صنعتوں کی ترقی میں معاون ہوگی ۔ جہاں تک برقابی قوت کا تعلق ہے ہندوستان بے انتہا وسائل کا حامل ہے ۔ تقریباً دو کروڑ ۔ ۔ ے لاکھ اسپی طاقت کے مساوی قوت پیدا کی جاسکتی ہے ۔ لیکن در حقیقت تین فیصد سے زاید قوت حاصل نہیں کی جاتی ۔ ضرورت ہے کہ کل ہند (Grid) کے عام سانچہ کا تعین کیا جائے اور اس کے بعد علاقہ واری (Grids) کو اس سانچہ پر ڈھالا جائے ۔ اس کی بدولت آبی اور حراری ارتباط سے پوری طرح فائدہ اٹھایا جاسکے گا ۔

دریاؤں سے استفادہ

نواب صاحب نے مابعد جنگ منصوبہ بندی کے ایک پہلو یعنی دریاؤں کو موثر طور پر قابو میں رکھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے کام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ اگر دریا تک آسانی سے پہونچنے کے فوائد کو پوری طرح محسوس کرلیا جائے تو یہ سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی کہ ہر ریاست یا صوبہ اپنے دریائی راستوں کی اسقدر اہتمام سے کیوں حفاظت کرتا ہے ۔ انہوں نے فنی ماہروں کے متعدد بین الریاستی کمیشنوں کے قیام کی تجویز کی اور یہ خیال ظاہر کیا کہ ان کی مدد سے ایسے فیصلے کئے جاسکتے ہیں جو متعلقہ فریقوں کے مفادات پر مبنی ہوں ۔ اس خصوص میں مابہ النزاع امور کے تصفیہ سے صنعتی ترقی کے لئے سستی برقابی قوت کے حصول کے ساتھ ساتھ اور جہاز رانی کے ذریعہ ارزاں رسل و رسائل کی سہولتیں بھی مہیا ہوسکیں گی ۔

تحقیقات انجینیری

انجینیری کی تحقیقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس پیشہ کی ترقی کے لئے تحقیقات کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے ۔ دنیا کے مختلف حصوں میں برطانیہ امریکہ اور دیگر ممالک کی جامعات نے علم انجینیری کی مبادیات میں کئی قابل قدر اضافے کئے ہیں اور ہندوستان کو ان کی تقلید کرنی چاہئے ۔ جامعہ کا ایک اہم کام تحقیقات کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنا ہے اور ہر طالب علم کا نصب العین یہ ہونا چاہئے کہ وہ نہ صرف اس پیشہ کا اعلی علم حاصل کرے بلکہ اس علم کو وسعت دے اور اسے اپنے ہم جنسوں کے فائدے کے لئے استعمال بھی کرے انجینیری کا تحقیقاتی کام کرنے والے طلبا کو چاہئے کہ اپنے کام کو محض نظری اصولوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ عملی انجینیری کے میدان میں ہر روز پیش آنے والے مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں جو فوری حل کے متقاضی ہوں ۔ اکثر اوقات اسی نوعیت کے کسی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش میں انجینیری کے کسی نئے اصول یا طریقہ کا انکشاف ہوا ہے جو نوع انسانی کے حق میں ایک نعمت ثابت ہوا ہے ۔

نواب صاحب نے تجویز کی کہ انجینیرنگ انسٹی ٹیوشن کو چاھئیے کہ وہ اس مسئلہ کے طرف جامعات کی توجہ منعطف کرائے اور یہ سفارش کرے کہ تجربہ خانوں میں طویل المدت تحقیقاتی کام کے لئیے کلیہ جات انجینیری کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ساز و سامان ، مالیات اور عملہ سے متعلق ان کی ضروریات پر ھمدردانہ غور کیا جائے ۔

صنعتی مکانات

معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ علاقہ واری اور شہری منصوبہ بندی کی اسکیموں کی تیاری بھی نہایت اھمیت رکھتی ہے ۔ خوش قسمتی سے جہاں تک شہری منصوبہ بندی کا تعلق ہے حال میں اس طرف توجہ کی جانے لگی ہے ۔ لوگ روز مرہ کی زندگی میں اس کے مقام کو محسوس کرنے لگے ھیں ۔ مکانات کا مسئلہ بھی جس سے صنعتی مزدوروں کی زندگیوں کا قریبی تعلق ہے ایسی اسکیموں کا ایک اھم جزو ہے ۔

ھندوستان میں صنعتی مزدوروں کے مکانات کا عام معیار نہایت پست ہے ۔ مزدوروں اور پوری آبادی کی صحت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ خاص طور پر شہروں میں بڑے پیمانہ پر مکانات تعمیر کئے جائیں جو اپنی وضع کے لحاظ سے سستے ، آرام دہ اور صحت بخش ھوں ۔

ترقی کا " آھنی چوکھٹا "

اپنی تقریر ختم کرتے ھوئے نواب صاحب نے فرمایا : ۔
" ھندوستان کی منصوبہ بندی کا خلاصہ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ھوور کے الفاظ میں یہ ہے کہ " پوری قوم کی ضروریات کی سربراہی کے لئے قومی انجینیری کا احساس پیدا کیا جائے ۔ ھندوستان ایک وسیع ملک ہے ھی لیکن اسکی معاشی تنظیم کا کام وسیع تر ہے کیونکہ اسے جدید حالات اور جدید معیاروں پر لانا ہے ۔ اسی لئے ھمارے انجنیری کے تصورات کو قومی ضروریات کی مناسبت سے وسعت دیجانی ہے اور ھمیں لفظی اور معنوی اعتبار سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ درحقیقت " قومی انجینیری " ہے ۔ حکومتوں کو یہ محسوس کرنا چاھئیے کہ انجینیر ترقی کا " آھنی چوکھٹا " ھیں اور انجینیر اور ماھر نظم و نسق کے درمیان کامل مشاورت اور تعاون عمل کی ضرورت ہے ۔ اسی لئے انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور ھندوستانی ریاستوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے نظم و نسق میں رسل و رسائل ، ڈاک اور ٹیلیگراف ، آبپاشی ، قوت محرکہ ، صنعت و حرفت ، تنظیم دیہی اور ایسی دوسری سرگرمیوں کے انصرام کے لئے جو انجنیر کی امداد اور صلاحیتوں کی طالب ھوں انتظامی تجربہ رکھنے والے موزوں انجنیروں کو شامل کریں منظم معیشت کا مطالبہ حقیقت میں اس ضمانت کا مطالبہ ہے کہ ھر فرد کو چاھئیے وہ کتنا ھی غریب کیوں نہ ھو معاشی زندگی کا ایک مناسب معیار حاصل ھونا چاھئیے ۔ یہ ایک خوشحال ، صاف ستھری اور محفوظ و مامون زندگی کی دیرینہ تلاش و جستجو ہے ۔ ابتدائی زمانے سے انسان اپنے لئے ایسی دنیا بنانے کی کوشش کرتا رھا ہے ۔ بعض اوقات علم و یقین کی سرحدیں پیچھے ھٹادی گئی ھیں جس سے اجتماعی مفاد کے نصب العین کو بھی نقصان پہونچا اور بعض اوقات ایسے طاقتور انسان پیدا ھوئے جنھوں نے دنیا کو نئے سرے سے تشکیل دینے اور اس کی خدمت کرنے کی کوشش کی ۔ آج تباھی اور انقلاب عظیم کے ایک وحشت ناک دور کے بعد دنیا اور اس کے باشندے تعمیر و تنظیم جدید کے مسائل سے دوچار ھیں ۔ یہ مسائل نہ صرف ان ممالک کو درپیش ھیں جو انسانی ھاتھوں سے تباہ و برباد ھو گئے ھیں بلکہ ان ممالک کو بھی ان سے نپٹنا ہے جو ھمارے ملک کی طرح افلاس جہالت اور بیماری کے زیادہ خطرناک دشمنوں کے حملوں کا شکار ھیں ۔

نظم ونسق رسد

رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف (۴۴-۱۹۴۳ع)

محکمہ رسد حکومت سرکارعالی کی رپورٹ نظم و نسق بابتہ سنہ ۱۳۵۳ف میں لکھا ہے۔ "غذائی پالیسی کی تشکیل کے سلسلہ میں "گریگری فوڈ کمیٹی" نے سارے ہندوستان کے لئے جو اصول مرتب کئے تھے ان کے مطابق اجناس خوردنی کے حصول کے لئے قائم کردہ ادارے کو مکمل بنانے پر زیادہ زور دیا گیا۔ چونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ محض حکم نگرانی قیمت کے نفاذ سے قیمتوں کا چڑھاؤ، جو دیہی اور شہری دونوں رقبوں میں صارفین کی بڑی تعداد کے لئے قدر تکلیف دہ ثابت ہورہا تھا، کم نہ ہوگا اس لئے ۲۱ - دے سنہ ۱۳۵۳ف کو حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار منظور کیا گیا اور اسکے بعد ۶ - بہمن سنہ ۱۳۵۳ف کو حکم نگرانی اجناس خوردنی کا نفاذ عمل میں آیا"۔

مقصد

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار اہم اجناس خوردنی کے ذخائر جمع کرنے کی غرض سے مرتب کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں تمام کاشتکاروں پر یہ لازمی قرار دیا گیا کہ وہ اپنی غذائی پیداوار کا ایک حصہ حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر مہیا کریں۔

مخالفت

رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فطری امر ہے کہ نئی اسکیم جو حصول غلہ کے سلسلہ میں ایک نیا تجربہ تھا مخصوص مفادات کی مخالفت کا ہدف بنے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سال کے پہلے نصف حصہ میں جو ذخائر جمع کئے گئے وہ مقررہ مقدار سے کافی کم تھے۔ اس غیراطمینان بخش صورت حال کا ایک سبب یہ تھا کہ خریف اور آبی کی فصل خراب ہوگئی تھی۔ دوران سال میں دیوانی علاقہ میں ۱۰۸ لاکھ ایکر رقبہ پر اجناس خوردنی کی کاشت ہوئی لیکن جو غلہ جمع کیا گیا اسکی مقدار ۶۸½ لاکھ من تھی اور غیر دیوانی علاقہ میں ۱۱ لاکھ ایکر زمین پر غلہ کی کاشت ہوئی مگر جمع کردہ غلہ کی مقدار تقریباً ۵¾ لاکھ من تھی۔ حکم نگرانی نرخ اشیاء خوردنی کے نفاذ کے ساتھ ہی سفید جوار اور موٹے چاول کی انتہائی قیمتوں میں کمی ہوگئی۔

لازمی رد عمل

حکم نگرانی نرخ کے نفاذ کا غلہ کے بازار پر یہ لازمی رد عمل ہوا کہ شہروں اور مواضعات میں دوکانوں سے غلہ کے ذخائر غائب ہوگئے اور مملکت کے ہر حصہ میں چوربازار گرم ہوگیا۔ حکم نگرانی اشیاء خوردنی کو سختی کے ساتھ نافذ کرکے اور نفع اندوزی اور ناجائز برآمد کو روکنے کی تدابیر اختیار کرکے ان رجعت پسند قوتوں کا مقابلہ کیا گیا۔ کوتوالی کے "فلائنگ اسکواڈ" اور باقاعدہ فوجی دستے متعین کئے گئے۔ اس کی وجہ سے ۶۰۶۸ مقدمے دائر کئے جاسکے جن میں سے (۴) ہزار مجرموں کو سزا ہوگئی۔

خریدی

حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اسٹیٹ بنک اور خزانہ عامرہ کی مالی تائید حاصل رہی اور اس نے اپنے شعبہ خریدی کے ذریعہ تقریباً سوا لاکھ پلہ چاول (۷۸) ہزار پلہ جوار اور (۳۸) ہزار پلہ گیہوں خریدے۔ محکمہ ریلوے سرکارعالی نے ریل اور لاریوں کے ذریعہ حمل و نقل کا انتظام کرکے پوری طرح تعاون کیا۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے بلدہ حیدرآباد کو تین لاکھ پلہ غلہ فراہم کیا اور تقریباً دو لاکھ پلہ غلہ کم پیداوار کے ضلعوں کو بھیجا۔ سال زیر تبصرہ میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے ۱۳ ہزار ٹن باجرہ اور ۶۰ ہزار ٹن دالیں برآمد کیں۔ حکومت ہند نے ممالک محروسہ کے لئے ۱۲ ہزار ٹن گیہوں اور گیہوں کی بنی ہوئی اشیاء اور ۱۱ ہزار ٹن گڑ مختص کیا۔ چاول کی صورت حال خاص طور پر نازک تھی کیونکہ

۶ ہزار ٹن چاول کی مختص کردہ مقدار معمولی در آمد کا صرف ایک جزو تھی ۔ معمولی در آمد سالانہ (۶۰) ہزار اور (۷۰) ہزار ٹن کے درمیان ہے ۔ اس وجہ سے چاول کے راتب ۲ چھٹانک فی اکائی سے کم کرکے ڈیڑھ چھٹانک کردی گئی ۔

عوام نے عام طور پر راتب بندی کا خیر مقدم کیا اور بلدہ حیدرآباد اور مضافات میں ۱۴ ۔ تیر سنہ ۱۳۵۳ ف سے مکمل طور پر راتب بندی نافذ کی گئی ۔ شکر اور مٹی کے تیل کی راتب بندی کا علحدہ انتظام کیا گیا ۔ اجناس خوردنی سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ۱۱۷۰ مقدمے رجسٹر کئے گئے ۔ محکمہ راتب بندی کی خصوصی پولیس نے ان میں سے ۳۶۳ کا چالان کیا ۔ ۳۱۲ مقدموں میں سزا ہوئی ۔ دیہی مجالس اغذیہ اور غذائی مشاورتی مجالس نے حکومت کے ساتھ پوری طرح اشتراک عمل کیا ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (۳۹ - ۱۹۳۸ع) ..	۳-۰-۰
" " " ۱۳۴۹ف (۴۰ - ۱۹۳۹ع) ..	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پیں	۱-۰-۰
حیدرآباد میں دیہی تنظیم	۱-۸-۰
کوائف حیدرآباد	۰-۸-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامیئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حیدر آباد کے جنگل

حال ہی میں جناب مہدراج صاحب سکسینہ استاد نباتیات جامعہ عثمانیہ نے نشرگاہ حیدرآباد سے مندرجہ بالا عنوان پر ایک تقریر نشر کی تھی جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

جنوبی ہندوستان کے جس سطح مرتفع پر مملکت حیدرآباد کی حدیں پھیلی ہوئی ہیں اسے ہم انسانوں کی طرز زندگی، رہن سہن، بول چال، اور انکی جسمانی ساخت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ یعنی شمال مغربی علاقہ جہاں کے باشندے زیادہ تر مرہٹی زبان بولتے ہیں مرہٹواڑی کہلاتا ہے اور اسکے مقابل جنوب مشرقی حصہ جہاں عام طور پر تلنگی بولی جاتی ہے تلنگانہ کہلاتا ہے۔ گو ان علاقوں کے درمیان کوئی باضابطہ حد یا دیوار حائل نہیں تاہم زبان کے قطع نظر بھی مرہٹواڑی کا ایک باشندہ اپنے گٹھیلے جسم، اور طرز زندگی کے لحاظ سے تلنگانہ کے بسنے والے سے آسانی شناخت کیا جاسکتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ امتیاز زیادہ تر ان علاقوں کے ماحول اور طبیعی حالات کا نتیجہ ہے۔

ٹھیک یہی حال ان علاقوں کے بسنے والے پودوں اور پودوں کی بستیوں کا بھی ہے جنہیں ہم جنگل کہتے ہیں۔ چنانچہ مرہٹواڑی کی زمین کا زیادہ تر رقبہ ایسی سیاہ مٹی پر مشتمل ہے جسے عوام ریگڑ کہتے ہیں اور جو پانی کو کافی عرصہ تک روک رکھسکتی ہے۔ ایسی مٹی نہ صرف گھاس اور جوار کے لئے عمدہ ہے بلکہ بہت سے ایسے درختوں کے لئے بھی جو زرخیز مٹی کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے اس حصہ ملک میں تالابوں اور قدرتی جھیلوں کی قابل لحاظ کمی ہے اور پانی کے ذرائع زیادہ تر دریا ندیاں یا کنویں ہیں۔

اسکے برخلاف تلنگانہ کے علاقے کی زمین زیادہ تر ایسی سرخ رنگ کی ریتیلی مٹی والی ہوتی ہے جسے مورم یا عوام چلکا بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کی زمین میں گو لوہے کے مرکبات کی کافی مقدار ہوتی ہے لیکن وہ اپنی فطری ساخت کے لحاظ سے اس قابل نہیں کہ بارش کے پانی کو کافی عرصہ تک روک رکھ سکے۔ چنانچہ ان علاقوں میں پانی کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے یہاں لاتعداد تالاب اور فطری جھیلیں نظر آتی ہیں۔

اس کے علاوہ عام طور پر ملک کے جنوب مشرقی علاقے شمال مغربی علاقوں کی بہ نسبت پست ہیں۔ اس لئے اکثر دریاؤں کا بہاؤ بھی شمال مغربی سمت سے جنوب مشرقی سمت میں ہوتا ہے۔ اور انہی دریاؤں کے ساتھ ساتھ بہت کچھ جنگلوں کا پھیلاؤ بھی ہے۔ یوں تو ہم ہر اس حصہ ملک کو جس پر کاشت نہیں ہوتی اور جہاں کثرت سے درخت ہوتے ہیں جنگل کہتے ہیں لیکن انسانوں کی آبادیوں کی طرح پودوں کی آبادیوں کی بھی اقسام ہیں اور ان اقسام کو ماہرین نباتیات مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

ایسے علاقوں کے جنگل جہاں سال کے بیشتر مہینوں میں بارش ہوتی رہتی ہے ہمیشہ سبز اور شاداب ہوتے ہیں اور ان علاقوں میں بسنے والے درخت بھی کافی اونچے، اور تناور ہوتے ہیں۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے پتے اکثر سبز رہتے ہیں۔ اس قسم کے سدا بہار جنگل ''برساتی جنگل،، کہلاتے ہیں۔ اور حیدرآباد میں وہ کمیاب ہیں۔ البتہ ریاست کے جنوب مشرقی علاقہ کا وہ حصہ جو صوبہ ورنگل کی حدود میں واقع ہے گھنے جنگلوں کا علاقہ ہے، لیکن یہاں کے درخت سال تمام سبز نہیں رہتے بلکہ گرمیوں میں اپنے پتے گرادیتے اور بارش میں دوبارہ سبز اور شاداب ہوجاتے ہیں۔ اس قسم کے جنگلوں کو ''خشک پت جھڑ جنگل،، کہتے ہیں۔

اس علاقہ کا شمال مشرقی حصہ صوبہ متوسط کے ان جنگلوں سے جاملتا ہے جو ''چاندے کے جنگل،، کہلاتے ہیں اور در اصل یہ وہ صحرائی منطقہ ہے جو صوبہ متوسط کے اندر دھنستا چلا گیا ہے۔ اس علاقے کی بڑی ندیاں گوداوری اور کرشنا ہیں۔ گوداوری تعلقہ پاکھال میں داخل ہوتی ہے اور تقریبا (۱۱۲) میل تک ورنگل کی حدود میں جنوب مشرقی سمت میں بہتی ہوئی پالونچے سے ہوکر صوبہ مدراس

کے اضلاع گوداوری میں داخل ہوجاتی ہے۔ اس کے جنوب میں دریائے کرشنا تعلقہ کھمم کو چھوتا ہوا گزرجاتا ہے۔ اسکے علاوہ کئی چھوٹی بڑی ندیاں اور فطری جھیلیں بھی اس علاقہ کو سیراب کرتی ہیں جن میں قدیم راجگان ورنگل کے زمانہ کی یادگار پاکھال جھیل بھی ہے ، جو تقریباً (۱۳) مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس حصہ میں کندنکل ، چندرگیری اور حسن پرتی کے علاقوں کئی چھوٹے بڑے پہاڑ بھی ہیں اور گوھنمکنڈے کے اطراف کا علاقہ سطح سمندر سے (۱۲۰۰) فٹ بلند ہے لیکن پورے خطے کی اوسط بلندی سطح سمندر سے (۸۲۰) فیٹ سے زیادہ نہیں -

اس کے علاوہ ریاست کے کم و بیش جنوب میں خشک پت جھڑ جنگلوں کا ایک اور گھیرا بھی ہے جسے امر آباد اور منانور کے جنگل کہتے ہیں ۔ یہ تعلقہ امر آباد ضلع محبوب نگر کا علاقہ ہے اور اسکی حدوں پر دریائے کرشنا بہتا ہے ۔ اس علاقہ میں تقریباً (۸) سلسلہ کوہ ہیں جو کرشنا تک چلے گئے ہیں اور پورے خطے کی بلندی سطح سمندر سے کم و بیش (۱۹۱۳) فیٹ ہے۔

مجھے جامعہ کے طلباء کے ساتھ حیدرآباد کے اکثر و بیشتر جنگل دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں ایک عینی شاہد کی حیثیت سے ان کے متعلق بہت کچھ کہہ سکتا ہوں ۔ لیکن میں نے جب پہلی مرتبہ منانور کے جنگل دیکھے تو وہ زمانہ بارش کے اختتام اور پت جھڑ کی ابتداء کا تھا ۔اور میں اس کیفیت کو بیان نہیں کرسکتا جو اس جنگل کی خوبصورتی اور مناظر کی دلکشی سے ہم سب پر طاری ہوگئی تھی ۔ ہم موٹر سے سفر کررہے تھے اور ہماری دونوں جانب ”مروڑ پھلی ،، کی چوڑے پتوں والی جھاڑیاں تھیں جو سڑک کی دونوں جانب حد نگاہ تک گھانس کے ساتھ ساتھ چلی گئی تھیں ۔گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ راستہ پر خوشنما یاقوتی پھول والے کروٹن لگادئے گئے ہیں ۔ ان کے درمیان تڑوڑ اور املتاس کے پھول سونا بکھیر رہے تھے ۔ سڑک رفتہ رفتہ بلند ہوتی گئی حتی کے نظروں کے آگے گھاٹ نمایاں ہوگئے - یہ گھاٹ ایلورہ اجنتا کے گھاٹ سے ان معنوں میں مشابہ ہیں کہ ان پر سے گذرنے کے لئے پیچ در پیچ موٹر کا راستہ ہے۔

راستہ میں جنگلی سورنے کے درخت ، اندر جو یعنی پالا دودھی، ببول کی کئی انواع سیتا پھل اور نرملی کی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں -

منانور کے مسافر بنگلے سے چند فرلانگ بعد ہی جنگل شروع ہوجاتا ہے اور یہاں سے ہوکر اما مہیشورم یا فرخ آباد کی طرف نکل جائیے تو جنگل کا ایک خاکہ آپ کے ذہن میں آجاتا ہے، یہاں ہمکو بانس Dendrocalamus کے وسیع خطے نظر آئے ، جو صنعتی حیدرآباد کو دعوت فکر و نظر دیتے تھے - اس کے علاوہ مدی (Terminalia) ایپا یا انجن (Hardwickia) بیجاسار (Pterocarpons) مہوہ اور ساگوان کے درخت بھی نظر آئے - لیکن اکثر جگہ ان بیچاروں کے سروں پر ایک بیل جسے (Bauhinia Vahlii) کہتے ہیں سایہ کی طرح سوار ہے اور اسکی موجودگی سے ان درختوں کا عام نشو ونما رک گیا ہے - یہ وباء اس قدر تیزی سے پھیلی جارہی ہے کہ اکثر علاقے اس کی زد میں آگئے ہیں - اسکے علاوہ یہاں جنگلی آم ، کرباپات ، تیندو ، ساگن ، آنبوس ، اور شیشم بھی ملتا ہے -

اس جنگل میں درختوں کے ساتھ قدیم اقوام کے لوگ بھی آباد ہیں، جنہیں ”چنچو،، کہتے ہیں .. ان کے علاوہ شیر ، ریچھ ، اور دیگر درندوں ، جنگلی مرغ ، اور مور کی یہاں کثرت ہے۔

ورنگل کے خشک پت جھڑ جنگل ، جھیل پاکھال کے اطراف و اکناف ، ملگ ، نرسم پیٹھ ، اور آصف آباد کے علاقوں میں گھنے ہیں ـ ان حصوں میں ساگوان ،بیجاسار، نلامدی (Terminalia Tomentosa) ، ایپا ، شیشم (Dalbergia Latifolia) ، ساٹن یعنی تبلو یا ہلدا (Chloroxylon Swietenia) ، آبنوس (Diospyrosmelanoxylon) بوجا (Xylia Xylocarpa) یا (Iron Wood) اچھے چوبینے کے درخت ہیں - ان کے علاوہ گمپتا (OdinaWodier) سرس (Albizzia) لوبان یا اندک (Boswellia Serrata) نملی نارا Holoptelia Integrifolia ، کتیرا یا تپسی (Sterculia Urens) وغیرہ بھی عام ہیں- چوبینے کے درختوں کے

ساتھ دوسرے کارآمد پودے مثلاً کبیٹ، بیل پھل، پلاس
سیمل، املتاس، کرنج، بنا کانم Stephegyne Parviflora
چارولی، مہوہ، آنولہ، تیرمن (Anogeissus Latifolia)
پداماں وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ ان جنگلوں میں طبی اہمیت رکھنے والے پودے بھی مثلاً مروڑ بھلی، اندر جو، مال کنگنی، مین پھل اور آنولہ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں اور سعدد جڑی بوٹیاں جن میں چرائتہ (Andrographis Paniculata)
بر سیونان برا ہمی رگست شامل ہیں اسقدر زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں کہ ان کی تجارت سے بہت کافی فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔

ملک کے اطراف و اکناف خصوصاً رامپا جھیل کے قریب بید کے وسیع اور گھنے جنگل ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہ بید کی قسم کچھ زیادہ پختہ نہیں۔ باہم بید کے اس کال کے زمانہ میں اس سے بھی بہت کچھ فائدہ حاصل کیا جاسکتا تھا۔

ان خشک بت جھڑ جنگلوں کو چھوڑ کر حیدرآباد کا زیادہ حصہ ایسے کھلے ہوئے جنگلوں پر مشتمل ہے جسے ماہرین نباتیات کانٹی دار جنگل کہتے ہیں۔ تلنگانے کے دیگر علاقے اور مرہٹواڑی کا ... حصہ ابلورہ اجنتا پہاڑوں کے جنگلوں کے سوا ... زیادہ تر اسی قسم کی ساخت رکھتا ہے۔ یہ حصے ... علاقے ہیں جن میں بعض ... درختوں کی ... قابل لحاظ ... اور درخت ... نہیں آتا اور وہ زیادہ تر ... رکھوں اور کانٹی دار جھاڑیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اگر آپ ... کے گرد و نواح سے ہوتے ہوئے وقارآباد کے رخ نکل جائیں تو آپ کو اس قسم کے جنگل کا ایک حال ... آئے گا اور ممکن ہے کہ بعض لوگ ... جنگل ... ہوئے بھی ... زیادہ محفوظ حصوں میں ان کے درمیان ساگوان، بیلہ (Chloroxylon Sweetinia) املتاس، بھلاوہ، نیم اور مہوہ کی دو تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔ دریاؤں اور نالوں کے کنارے کنارے یا ان کے خشک ریتلے فرشوں پر جھاؤ (Tamarix Articutata) اور ببول کی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان جھاڑی دار جنگلوں میں وسیع رمنے بھی موجود ہیں جن

میں ”نانرا“، مارول، بھوتا کاشا، جیسی عمدہ گھاسیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن غیر محتاط چرائی اور کٹائی کی وجہ سے جنگلوں کی طرح ہمارے رمنوں کو بھی تیزی سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور کاشا، جنگلی باجرے، اور بڑی سیک کی قسم کی گانٹھیں پیدا کرنے والی گھاسیں جنھیں (Tussock Forming Grasses) کہتے ہیں، اس کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں کہ ان کی دوامی گانٹھوں کی وجہ سے جنگل میں اور دوسری گھاسیں اور درخت جڑیں پکڑ سکتے اور نہ ان رمنوں میں کاشت ہی کی جاسکتی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ بڑا سر والا، یا پنا گڈی (Meteropogan Contortus) بھی ایسے علاقوں میں تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔

ان خشک کانٹی دار جنگلوں کے علاوہ اورنگ آباد کی حدود میں بھی جنگل ملتے ہیں۔ اس علاقے کے میدانوں میں مٹی عموماً سیاہ اور چکنی ہے۔ لیکن پہاڑی حصہ جو سلسلہ سہیادری پربت کے نام سے مشہور ہے۔ نرمل، اندور، کے سال سے گزرتے ہوئے پربھنی سے ہو کر آگے نکل جاتا ہے اور اجنتا پہاڑ کے نام سے منسوب ہے۔ چنانچہ اس حصے کے جنگل، خشک کانٹی دار جنگلوں کے مقابلے میں واضح طور پر تمیز کئے جاتے ہیں۔

ہمارے جنگلوں کے کئی دشمن ہیں مثلاً نقصان رساں کیڑے، دیمک، مضر پھپوندیاں، جانور، اور طفیلی پودے لیکن یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ان سب میں جنگلوں کا دشمن نمبر ایک انسان ہے۔ غیر محتاط کٹائی، خود غرضیوں اور جلانے کے لئے قیمتی چوبینے کی لکڑی کے استعمال سے جنگل تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں کے جنگل برباد ہوگئے ہیں وہاں بارش کے تخریبی اثر سے مٹی کٹ جاتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے اب کسی نئے جنگل کی پیدائش کی توقع نہیں کی جاسکتی جب تک کہ خاص طور پر محکمہ جنگلات کی نگرانی میں نئے سرے سے جنگل اوگائے نہ جائیں۔

اس کے علاوہ قدیم اقوام اور خانہ بدوشوں کے طریق

دست اور بے پروا راہ روؤں کی وجہ سے جو جلتی ہوئی بیڑیاں یا چلے پھینکدیتے ہیں یا جنگل کے قریب دوران سفر میں چولہا روشن کرکے سلگتی ہوئی آگ اوسی طرح چھوڑ جاتے ہیں جنگل کو آگ لگ جاتی ہے اور کافی نقصان ہوتا ہے ۔

خوش قسمتی سے محکمہ جنگلات نے اس جانب توجہ کی ہے اور یہ معلوم کرکے خوشی ہوتی ہے کہ کلبرگہ ، اورنگ آباد ، اور نلگنڈہ کے علاقوں میں جہاں جنگلوں کو نقصان پہونچا ہے نئے سرے سے جنگل اگانے کی اسکیم جاری ہے ۔ اور یہاں ساگوان ، نیم ، گورکھ املی ، سیم ، ببول کی کئی اقسام ، سیمل جیسے تیز اگنے والے درخت اگائے جارہے ہیں ۔

اسکے علاوہ مضر بودے مثلاً ضرورت بیان ضمیمونڈیاں اور نقصان پہونچانے والے بودوں میں Banhinia Vahte فرنمدار ، اور لن دنا (Lantana) کی جھاڑیاں ہمارے صحراؤں کے لئے سخت خطرہ بن گئی ہیں ۔ لن ٹانا جسے عوام بجا طور پر شیطانی جھاڑی کہتے ہیں بیرون ہند کا بودا ہے ۔ لیکن کسی طرح ہندوستان آگیا ہے ۔ اسکے ننھے ننھے پھل چڑیوں اور دیگر پرندوں کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچ جاتے ہیں اور یہ جھاڑی حیدرآباد کے خشک کانٹی دار جنگلوں میں اس تیزی سے پھیل رہی ہے کہ اسکا روکنا سخت مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ لطف یہ ہے کہ یہ جھاڑی جہاں کہیں ہوتی ہے اس کثرت سے اگتی اور ایسی گھنی ہوتی ہے کہ اسکے پاس کوئی دوسرا درخت نہ تو پنپ سکتا ہے اور نہ پیدا ہوسکتا ہے ۔ اگر اس وبا کی ستم رانیوں کا اندازہ لگانا ہے تو وقار آباد کے جنگلوں کو ایک نظر دیکھ آئیے ۔

حیدرآباد کے جنگلوں میں غیر محتاط اور لاپرواہ انسان نے جو دوسری بلائیں پیدا کر رکھی ہیں وہ شکار کا نتیجہ ہیں ۔ آپ کو سنکر تعجب ہوگا کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہمارے جنگلوں میں سینگ والے شکار مثلاً ہرن ، بارہ سنگھا ، نیل گائے وغیرہ کی تعداد میں تیزی سے کمی ہوتی جارہی ہے ۔ اور شیر ، تندوے ، چیتے وغیرہ کا اضافہ معلوم ہوتا ہے ۔ جسکی وجہ سے نہ صرف مردم خوار درندے وبال جان ہو جاتے ہیں بلکہ ان سے مویشیوں کو بھی کافی نقصان پہونچتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر متمدن شکاری کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اجازت نامہ کے بغیر شکار کرنا نہ صرف ایک خود غرضانہ فعل ہے اور اس سے ہم نادانستہ اپنے ملک کی دولت پر ایک کاری ضرب لگا رہے ہیں ۔

معزز ناظرین !

آپ کو " معلومات حیدر آباد " کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع - مہر سنہ ۱۳۵۴ف

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ ، دالوں اور شکر کے اوسط اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - دوسری اغذیہ اور جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۱ اعشاریہ کا اضافہ ہوا - تل اور السی کی قیمتوں میں معتدبہ اضافہ کی وجہ سے روغن دار تخم کی قیمتوں میں ۳۰ اعشاریہ اضافہ ہوا - نباتاتی تیل اور اشیاء تعمیر کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۴ اعشاریہ کمی ہوئی - خام او رساختہ کپاس ، چمڑا اور کھال اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کی قیمتیں علی حالہ قائم رہیں -

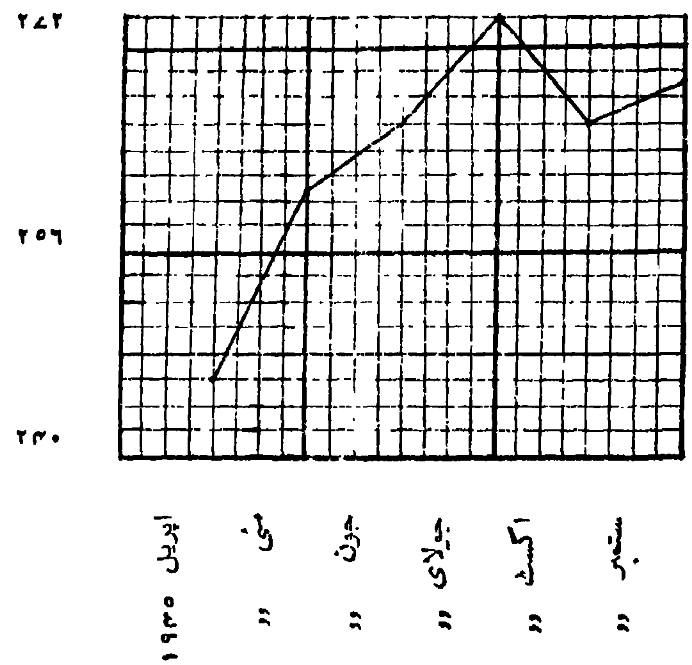
روغن دار تخم کے اوسط اشاریوں میں اضافہ کی وجہ سے تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۴ اعشاریہ اضافہ ہوا -

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کی مناسبت سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۶۹ تھا - اس کے مقابلہ میں یہ آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۶۶ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۷۴ تھا - جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے عام اشاریہ کی مناسبت سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۳۰ تھا - اس کے مقابلہ میں یہ اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۲۷ اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۳۵ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع اگست سنہ ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		ستمبر ۴۵ع	آگسٹ ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع	آگسٹ ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۶	۲۷۹	۲۶۰	− ۳	+ ۱۶
دالیں	۶	۱۹۳	۱۹۳	۲۱۰	..	− ۱۷
شکر	۲	۱۴۶	۱۴۶	۱۳۲	..	+ ۱۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۹۰	۲۸۷	۲۲۹	+ ۳	+ ۶۱
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۵	۲۶۴	۲۲۷	+ ۱	+ ۳۸
روغن دار تخم	۵	۲۶۸	۲۳۸	۲۲۵	+ ۳۰	+ ۴۳
نباتاتی تیل	۴	۲۶۶	۲۶۹	۲۹۰	− ۳	− ۲۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۲۱	..	− ۳۱
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۲۳	۳۱۱	..	+ ۱۲
اشیاء تعمیر	۸	۲۶۷	۲۷۱	۲۷۶	− ۴	− ۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۷	۲۶۷	۲۷۲	..	− ۵
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۳	۲۶۹	۲۷۸	+ ۴	− ۵
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۹	۲۶۶	۲۵۲	+ ۳	+ ۱۷

مندرجہ ذیل گراف میں اپریل سنہ ۱۹۴۵ع سے ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع تک بلدہ حیدرآباد میں تھوک فروشی کی قیمتوں کا مقابلہ کیا گیا ہے - (آگسٹ ۱۹۳۹ع = ۱۰۰)



نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں موٹے چاول کے سوا تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہوئی - موٹے چاول کی قیمت علی حالہ قائم رہی - پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان کمی کی طرف رہا -

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں مع اشاریہ درج ذیل ہے - (اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع = ۱۰۰)

اشیاء	نرخ برائے اگست ۳۹ع	نرخ برائے ستمبر ۴۵ع	نرخ برائے اگسٹ ۴۵ع	اشاریہ بابتہ ستمبر ۴۵ع	اشاریہ بابتہ اگسٹ ۴۵ع
موٹا چاول ..	۳-۷	۱-۳	۱-۳	۲۳۵	۲۳۵
دھان ..	۱۲-۱۴	۴-۵	۳-۵	۲۸۱	۲۸۴

گیہوں	..	۵ - ۷	۷ - ۲	۶ - ۲	۳۰۰	۳۰۸
جوار	..	۰ - ۱۰	۱۴ - ۵	۱۰ - ۵	۱۷۰	۱۷۸
باجرہ	..	۸ - ۱۰	۱۲ - ۵	۱۰ - ۵	۱۸۳	۱۸۷
راگی	..	۵ - ۱۱	۴ - ۶	۱۳ - ۵	۱۸۱	۱۹۵
مکئی	..	۱۳ - ۱۰	۸ - ۶	۰ - ۶	۱۶۶	۱۸۰
چنا	..	۱۰ - ۷	۱۵ - ۳	۱۴ - ۳	۱۹۴	۱۹۷
تور	..	۱ - ۱۰	۱ - ۶	۰ - ۶	۱۶۶	۱۶۸
نمک	..	۱۳ - ۸	۷ - ۶	۶ - ۶	۱۳۷	۱۳۸
عام اشاریہ	..	..	..	..	۲۰۱	۲۰۷

بلدہ حیدر آباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں برطانوی ہند ، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف حصوں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں :—

اشیاء	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
	ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں ..	۲۱۷۳۹	۹۵۸۳
آٹا ..	۸۱۷	..
دھان ..	..	..
چاول ..	۴۴۰۰۹	۳۰۴۶۷
جوار ..	۱۶۷۰۵	۱۱۹۰۵۸
باجرہ ..	۸	۱۸۲
راگی ..	..	..
ماش ..	۱۱۵۴	۶۷۹
چنا ..	۲۷۴۴	۱۱۰
گھی ..	۶۵۳ من	۱۵۸ من
چاء ..	۱۱۲۳	۵۹۹
شکر ..	۴۳۷۱	۱۹۲۷

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ ۹۰ روپے اور ۸۰ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۰ روپے ۱۳۷ روپے فی صد تولہ تھا ۔

ستمبر سنه ۱۹۴۵ع اگسٹ سنه ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنه ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادله درج ذیل هیں :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
ستمبر سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۱-۰
اگسٹ سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۰
ستمبر سنه ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

ستمبر سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربراورده کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل هیں۔

تفصیلات		ستمبر سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں آنه روپیه
سرکاری تمسکات		
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۱ ½ فی صد	۱۰۰-۱۴
,, ,,	۳ فی صد	۱۰۴-۱
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۱ ½ فی صد	۱۰۰-۱۱
بنک		
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۴-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۳۰-۴
ریلویز		
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۴۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۰۰
پارچه جات		
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۶۴۸-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, روپیه کلدار)	۷۱۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	۰۰
محبوب شاهی گلبرگه ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۶۲۵-۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۲۷-۸
شکر		
نظام شوگرفیا کٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۸۱-۱۲
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸-۰
سالارجنگ شوگرفیا کٹری	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۲۵)	۲۲-۸

کیمیکلز

بابو کیمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸)	۱۴ - ۴
کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۴۰
کیمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۴۲
متفرق		
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۹۶
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۰ - ۳۶۹
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸ - ۲۹۳
وزیر سلطان تمباکو کمپنی	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۲ - ۹۵

کپاس

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسہ کے کپاس صاف اور پریس کرنے والے کارخانوں میں پریس کی ہوئی کپاس کی مقدار ۱۲۳۲ گٹھے رہی ۔ اس کے مقابلہ میں آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۵۲۱۷ گٹھے اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۳۹۷۸ گٹھے کپاس پریس کی گئی ۔

گرنیوں میں صرفہ

زیرتبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۲٫۲۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔ اس کے برخلاف سابقہ مہینے میں ۲۵٫۰۴ لاکھ پونڈ اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۲۲٫۱۷ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا ۔

ساختہ کپاس

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵۳٫۷۰ لاکھ گز رہی ۔ اس کے مقابلہ میں یہ آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع میں ۵۵٫۵۲ لاکھ گز اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۵۱٫۷۴ لاکھ گز تھی ۔ زیر تبصرہ مہینے میں ۱۸٫۶۷ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا ۔ اس کے مقابلہ میں آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں سوت کی پیداوار علی الترتیب ۲۰٫۹۴ اور ۱۹٫۴۵ لاکھ پونڈ تھی ۔

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پاوں میں) درج ہیں ۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		ستمبر ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع	ستمبر ۴۵ع	ستمبر ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۲۸۲۳۳	۱۳۱۵۳	۱۳۰۴	..
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲	۲	۵۰	۴۴۹۶
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۹۸
جملہ	..	۲۸۲۳۵	۱۳۱۵۵	۱۳۵۴	۴۵۹۴
۴۰۰ پونڈ کے گٹھوں کی مجموعی تعداد	..	۱۶۹۴۰	۷۸۹۲	۸۷۲	۲۷۵۷

شکر

موسم ختم ہوجانے کی وجہ سے زیر تبصرہ مہینے میں کارخانہ بند رہا ۔

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۶۱٫۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے ۔ اس کے مقابلہ میں اگست سنہ ۱۹۴۵ع میں اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں دیا سلائی کی پیداوار علی الترتیب ۲۱۰٫۱۲ اور ۱۲۰٫۴۲ گروس ڈبے تھی ۔

سمنٹ

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سیمنٹ کی پیداوار ۱۳۳۸۶ ٹن رہی ۔ اس کے بر خلاف آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۴۷۴۵ ٹن اور ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۰۹۷۰ ٹن سمنٹ تیار ہوئی ۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور سنہ ۱۹۴۴ع اور آگست سنہ ۱۹۴۵ع میں تیارشدہ اشیاء کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ذیل ہیں :-

اشیاء		اکائیاں	جولائی ۴۵ع	جون ۴۵ع	جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ جولائی ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابلہ جون ۴۵ع
پارچہ	..	گز	۵۳۷۰٫۵	۵۶۵۲٫۳	۴۷۵۱٫۴	−۲۸۱٫۹	+۶۱۹٫۱
سوت	..	پونڈ	۱۸۶۷٫۸	۲۰۹۴٫۹	۱۹۴۵٫۵	۲۲۷٫۱	−۷۷٫۷
سمنٹ	..	ٹن	۱۳٫۳	۱۴٫۷	۱۰٫۹	−۱٫۴	+۲٫۴
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۶٫۱	۲۱٫۰	۱۲٫۰	+۵٫۱	+۱۴٫۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں مشترکہ سرمایہ کی صرف ایک کمپنی کی رجسٹری ہوئی ۔ اس طرح آذر سنہ ۱۳۵۴ف کے بعد سے رجسٹر شدہ کمپنیوں کی مجموعی تعداد ۱۳ ہوگئی ۔

حمل و نقل

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سرکار عالی کی ریلوے اور شارعی حمل و نقل کی جملہ آمدنی علی الترتیب ۴۲٫۰۲ لاکھ روپے اور ۶٫۳۳ لاکھ روپے تھی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۳۷٫۹۰ لاکھ روپے اور ۶٫۷۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی ۔

ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں اشیاء کی منتقلی سے ۲٫۸۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی ۔ اس کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۲٫۳۳ لاکھ روپے تھی ۔

زیر تبصرہ مہینے میں ریلوے اور بسوں سے سفر کرنے والوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۴۴۴۶۵۰ اور ۱۵۹۷۵۴۳ رہی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ریلوں سے ۱۳۲۲۸۷۴ اور بسوں سے ۱۵۲۳۲۳۴ مسافروں نے سفر کیا تھا ۔



حُسنِ جلد کا آغاز
صحتِ جلد سے ہوتا ہے
رکسونا
سے
صحتِ جلد کی حفاظت کیجئے

حقیقت میں جلد کی خوبصورتی کے پیشتر اُس کی صحت لازمی ہے اسی لئے اُس کی صحت کی حفاظت کی جائے۔ ورنہ اس کی خوبصورتی جلد جاتی رہے گی اسی وجہ سے رکسونا تیار کیا گیا یہ نہایت ہی خوشگوار سبز رنگ کا اور آسانی سے جھاگ دینے والا صابن ہے جس میں تازگی بخش اور جراثیم کُش جُز موجود ہے جسے کیڈل کہتے ہیں۔ جلد کے ہر مسام میں رکسونا کا نفیس اور بآسانی بننے والا جھاگ سرایت کر جاتا ہے اور گرد و غبار اور پسینہ کی کثافت کو دُور کر کے جلد کو صاف، ستھری و ملائم بنا کر تجلی بخشتا ہے۔

لہٰذا جلد کی صحت کے لئے ہمیشہ رکسونا صابون سے غسل کیجئے۔

رکسونا بچہ کے لئے ...

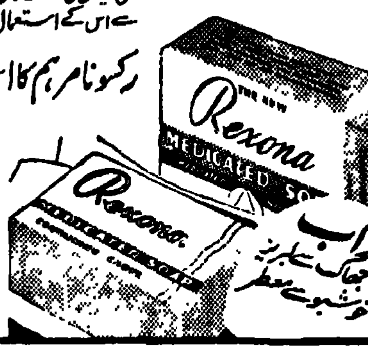


رکسونا کا جھاگ اس قدر ملائم اور آرام دہ ہے کہ وہ بچہ کی نازک جلد کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے اور یہ یاد رہے کہ رکسونا میں کیڈل بچّہ کی جلد کو خارش اور کھجلی سے محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی اس کی سفارش کی ہے۔

★ رکسونا میں کیڈل ایک خاص جراثیم کُش شفا بخش اور روغنوں کا مرکب ہوتا ہے جس کا جلد کی صحت پر زبردست اثر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بھی کیڈل کی صحت بخش اور حفاظتی تاثیر کی وجہ سے اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے۔

درد و دل، سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چھیپے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی تکوئی دیبہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہے



معلومات حیدرآباد



شمارہ ۵

[illegible]

حیدرآباد میں آبپاشی اور برقاب کی اسکیمیں

فہرست مضامین

فروردی سنه ۱۳۵۵ف — فروری سنه ۱۹۴۶ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
حضور نظام کی جلیل القدر شخصیت	٦
حیدرآباد میں قبائلی باشندوں کی تعلیم	۸
حیدرآباد میں کمبل بنانے کی صنعت	۱۵
آبپاشی اور برقابی کی اسکیمیں	۱۷
بہبودگی اطفال و زچہ گان	۲۱
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۲٦

اس رساله میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

سانیگرام جھیل کا بوقلمونی منظر


اور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
L.77-38 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — فروردی سنہ ۱۳۵۵ف - فروری سنہ ۱۹۴۶ع — شمارہ ۵

احوال و اخبار

پارلیمانی وفد کا سفر حیدرآباد - حال ھی میں جو برطانوی پارلیمانی وفد ہندوستان آیا تھا اس کے تین اراکین نے حیدرآباد کا بھی دورہ کیا - دارالسلطنت میں ان کے مختصر سے قیام کے دوران میں انہیں حالات کا شخصی طور پر مطالعہ کرنے اور مختلف مکاتب خیال کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کی گئیں - انہیں اعلیحضرت بندگان عالی خسرو دکن و برار نے بھی قصر نذری باغ میں باریاب فرمایا -

ایک رکن -- مسٹر ریجینالڈ سورنسن — بداپور نامی ایک گاؤں میں تشریف لے گئے جو بلدہ حیدرآباد سے تقریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ھے - وھاں انہیں دیہی زندگی کی ایک جھلک دیکھنے کا اچھا موقع ملا - انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ اس ریاست کے محکمہ جات تنظیم دیہی و امداد باھمی دیہاتیوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے مفید کام انجام دے رھے ھیں - وہ خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوئے کہ دیہاتی ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے خواھشمند ھیں جو ان کی ترقی کے لئے مہیا کی جارہی ھیں -

مسٹر سورنسن نے مجلس آرائش بلدہ کی سرگرمیوں، بالخصوص گندہ محلوں کی صفائی کے سلسلہ میں انجام دئے ہوئے کام، سے دلچسپی کا اظہار فرمایا - معلوم ہوتا ھے کہ مجلس کے تعمیر کردہ مکانات جو در اصل کم آمدنی والے اشخاص کے لئے بنائے گئے ھیں انہیں بہت پسند آئے - ان مکانوں میں رھنے سہنے کی جو گنجائش مہیا کی گئی ھے اور حفظان صحت کی اغراض کے لئے جو سامان لگایا گیا ھے وہ موصوف کے لئے خاص طور پر جاذب توجہ رہا -

ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں مسٹر سورنسن نے یہ امید ظاھر کی کہ ریاست کی دستوری اصلاحات (جس کے ایک بڑے حصہ کو نافذ کیا جاچکا ھے) مناسب اور اطمینان بخش ثابت ھوں گی - انہوں نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اس احساس کا اظہار کیا کہ دوسری ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ھند کے صوبوں کے برعکس حیدرآباد امتیازی خصوصیات کا حامل ھے - انہوں نے کہا کہ جس چیز نے انہیں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ شہریار دکن و برار کی رعایا کے مختلف طبقوں خاص طور پر ھندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور فرقہ وارانہ ہم آھنگی ھے - انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایسا کوئی قدم اٹھانا انتہائی بدبختی ہوگی جس سے بدظنی اور بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہو - مسٹر سورنسن نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ حیدرآباد میں خیر سگالی اور حب الوطنی کا وافر جذبہ پایا جاتا ھے جس سے آنے والے دنوں میں کام لیا جاسکتا ھے - انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بخوشی اس کی اطلاع دیں گے کہ حیدرآباد برطانوی ھند سے پیچھے رھنا نہیں چاھتا -



شاہ منزل میں برطانوی پارلیمانی وفد کے اعزاز میں ترتیب دی ہوئی ایک گارڈن پارٹی میں مسٹر سورنسن اپنے میز بان ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت کے ساتھ تشریف فرما ہیں ۔ (فوٹو ۔ راجہ دین دیال)

اگر چہ ہمارا یہ ہرگز ارادہ نہیں ہے کہ حالات کو محدود یا مقامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے پھر بھی ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنی انفرادیت کو کھونا نہیں چاہتے۔ اس کے پس منظر میں صدیوں کا تعمیری کام ہے۔ اور اس سے ہماری مخصوص روایات وابستہ ہیں جو مختلف تہذیبی اور لسانی گروہوں کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہیں۔ ہمارے جسد سیاسی کے مختلف عناصر آپس میں ایک مرکب واحد کی طرح گھل مل گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری مخلصانہ کوششوں کی بدولت ایک ایسی مشترکہ تہذیب ترقی پائی ہے جو ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں پر حاوی ہے اور ہمیں ایک خاص امتیاز عطا کرتی ہے جسے ہم محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ ہماری یہ قومی خصوصیت پارلیمانی وفد کے ارکین کے لئے بھی جاذب توجہ ثابت ہوئی۔ مسٹر سورنسن کی طرف سے اس امر کا یقین بھی موجب طمانیت ہے کہ حیدرآباد کی امتیازی حیثیت اور خصوصیات کے باعث اس کا مناسب لحاظ کیا جائے گا۔

* * * *

سڑکوں کی توسیع - ایک ایسے وسیع ملک میں جیسا کہ ہمارا ہے صنعتی توسیع یا زرعی ترقی کے کسی لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کی ایک اولین شرط رسل و رسائل کے مناسب اور تیز تر ذرائع کی فراہمی ہے۔ حمل و نقل کی مناسب سہولتوں کا فقدان کاشتکار اور صنعت کار دونوں کے لئے سنگ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک طرف اول الذکر اہم بازاروں میں جہاں وہ زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کرسکتا ہے اپنی پیداوار فروخت نہیں کرسکتا تو دوسری طرف آخرالذکر کو خام مال جلد حاصل کرنے یا ایسے مقاموں پر تیزی کے ساتھ اپنی مصنوعات بھجوانے میں دشواری پیش آتی ہے جہاں ان کی مانگ ہے۔

ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح حیدرآباد میں بھی سڑکوں کا میلانہ بہت کم ہے - ۸۳۰۰۰ مربع میل کے رقبہ کے لئے سڑکوں کا جملہ طول تقریباً (۵) ہزار میل ہے۔ اس حساب سے ہر ۱۶ مربع میل کے لئے تقریباً ایک میل سڑک کا اوسط پڑتا ہے حالانکہ ہر ۳/۵ مربع میل کے لئے کم سے کم ایک میل کی سڑک کی ضروری ہے۔ اس طرح تمام ممالک محروسہ کے لئے سڑکوں کا طول (۲۰) ہزار میل ہونا چاہئے۔ یہ اعداد ایک کل ہند " فارمولے " پر مبنی ہیں جو سارے رسل و رسائل کی ما بعد جنگ منصوبہ بندی کے سلسلہ میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حکومت سرکارعالی نے سڑکوں کی تعمیر کا ایک وسیع لائحہ عمل مرتب کیا ہے جس پر (۲۰) سال کی مدت میں (۴۴) کروڑ روپے کے مصارف عائد ہوں گے۔ تجویز ہے کہ ۸۰۰ میل کی قومی شاہراہیں، ۱۵۴۶ میل کی صوبائی شاہراہیں اور ۲۲۵۰۰ میل کی ضلع واری یا دیہی سڑکیں تعمیر کی جائیں۔ تمام قومی شاہراہیں نیز حسب ضرورت صوبائی شاہراہوں پر سمنٹ اور کانکریٹ کی دس فٹ چوڑی پٹی بچھا دی جائے گی۔ حیدرآباد سے باہر جانے والی تمام سڑکوں پر بھی ۳۰ میل تک سمنٹ اور کانکریٹ کی ۲۰ فٹ چوڑی پٹی بچھائی جائے گی۔

سڑکوں کی تعمیر کے لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کی چار منزلیں ہونگی۔ ان سڑکوں کی تعمیر کو ترجیح دی جائے گی جن سے ریاست کی زرعی اور صنعتی ترقی میں مدد ملنے کے امکان ہے۔ نیز حالات جنگ کی وجہ سے جن سڑکوں کو نقصان پہونچا ہے ان کو مرمت کرنے اور بلدہ حیدرآباد سے باہر جانے والی سڑکوں پر سمنٹ اور کانکریٹ بچھانے کے کام کو بھی اولیت اور تقدیم حاصل ہوگی۔

* * * *

ہندوستانی ریاستیں - ہندوستانی ریاستیں ہندوستان کے ذیلی بر اعظم کا ایک جزو لاینفک ہیں۔

اگر چہ وہ ایسی وحدتیں ہیں جو اپنا علحدہ حکومتی نظام رکھتی ہیں تا ہم ان کے اور برطانوی ہند کے درمیان متعدد امور مشترک ہیں۔ اس طرح ایسے معاملات کے تصفیہ میں ان کی رائے ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے اور رہے گی جو کل ہندیا بلکہ بین الاقوامی نوعیت کے ہیں۔

ہندوستانی پالیسی کی تشکیل میں ریاستوں کو جو اہم مقام حاصل ہے اس پر نواب علی یاور جنگ بہادر معین



نواب صاحب چھتاری کے طرف سے ترتیب دی ہوئی گارڈن پارٹی میں مسٹر سورنسن رکن پالیان وفد مقامی مذھبی پیشواؤں کے ساتھ استادہ ھیں۔
(فوٹو۔ راجہ دین دیال

امیر جامعہ عثمانیہ نے انا ملائے نگر میں منعقد شدہ ہندوستانی تاریخی کانگریس کے آٹھویں اجلاس میں اپنا خطبہ افتتاحیہ پڑھتے ہوئے زور دیا۔ بعض حلقوں میں ریاستوں پر بیجا الزامات لگانے اور انہیں ہدف ملامت بنانے کا جو رجحان پایاجاتا ہے اس پر نواب صاحب نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور درخواست کی کہ ان کے مخصوص مسائل کا معروضی مطالعہ کیا جائے۔ آپ نے خاص طور پر ہندوستانی تاریخ کے طلباء سے اپیل کی کہ وہ ریاستوں کی طرف بھی تھوڑا بہت دھیان دیں۔ آپ نے دعویٰ کیا کہ ”بعض حلقوں میں ان کو اور ان کے نظامات کو بد نام کرنے کی کوشش کے باوجود وہ ابھی تک ہندوستانی حکومت خود اختیاری کے مراکز ہیں، جن میں اتحاد کی بہترین روایات کے ساتھ ساتھ مثل ہندوستانی تجربہ اور انتظامی قابلیت پائی جاتی ہے“۔

نواب صاحب نے اپنی اس قطعی رائے کا اظہار فرمایا کہ موجودہ مناقشات کے ارتفاع یاآیندہ سمجھوتہ کے سلسلہ میں ان کا تجربہ اور روایات ایک بیش بہا اثاثہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”اس کا امکان ہے کہ ریاستیں ہندوستان کے ماضی کی طرح مستقبل میں بھی اہم حصہ لیں“۔

نواب علی یاور جنگ بہادر نے ایک اور بات پر زوردیا وہ یہ کہ ماضی کے تمام معلومہ دستاویزات، چاہے وہ افراد اور خاندانوں کی خانگی ملکیت ہی کیوں نہ ہوں، تحقیقاتی کام کرنے والوں کے لئے قابل رسائی ہونے چاہئیں تاکہ ماضی کو حیات نو بخشنے اور اس کی سچی تصویریں کھینچنے میں انہیں امداد ملے۔ اس سلسلہ میں ”ہسٹا ریکل ریکارڈس کمیشن“ نے ملک کی تمام حکومتوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کرکے جو قدم اٹھایا ہے نواب صاحب نے اس کا خیر مقدم کیا اور یہ انکشاف فرمایا کہ حکومت سرکارعالی نے سنہ ۱۹۰۰ع تک تمام دفاترمعتمدین کے ریکارڈوں کو ایک مرکز پر مجتمع کرنے کا تصفیہ کیا ہے اور اس کے متعلق احکام جاری کردئے جاچکے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کاغذات کو تلف کردینے کے مروجہ قواعدمیں بھی ترمیم کی جارہی ہے تاکہ تاریخی نقطہ نظر کے فقدان کی وجہ سے آیندہ تاریخ کے ذرائع تباہ ہونے سے بچ جائیں۔

غریب طلباء کی امداد ۔ جامعہ عثمانیہ کے ارباب مقتدرقابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے غریب اور نادار طلباء کی امداد کے لئے ۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک فنڈ قائم کرکے نہایت مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ اس فنڈ میں حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ اگرچہ یہ رقم بجائے خود کچھ بڑی نہیں ہے تاہم حکومت کے عطیہ کی حقیقی اہمیت اس بات میں مضمر ہے کہ وہ غریب اور نادار طلباء کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا چاہتی ہے۔

اعلیٰ حضرت شہریار دکن و برار کے ۳۵ سالہ دور حکومت کی عظیم الشان برکات میں سے ایک برکت تعلیمی میدان میں ریاست کی حیرت انگیز ترقی ہے۔ شاہ ذیجاہ کے عہد مسعود میں شاہانہ سر پرستی اور رہنمائی کی بدولت علوم و فنون کا حقیقی معنوں میں احیاء ہوا ہے کیونکہ حضور پر نور کی تلطف آمیز توجہ ان کی طرف ہمیشہ مبذول رہی ہے۔ سلطان العلوم کا نام نہ صرف جامعہ عثمانیہ جیسے بے نظیر ادارہ کی تاسیس سے بلکہ ممالک محروسہ میں عام تعلیم کی اشاعت اور ناخواندگی کے انسداد کے لئے اختیار کردہ موثر تدابیر سے بھی دواماً وابستہ رہے گا۔

اس مبارک دور میں جو تعلیمی ترقی ہوئی ہے اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ پچھلے ۳۵ سال میں ریاست کے موازنہ میں تعلیم کے لئے مختص کردہ رقمی گنجائش تقریباً ۱۶ گنا بڑھ گئی ہے (سنہ ۱۹۱۱ع میں جب اعلیٰ حضرت سریر آرائے سلطنت ہوئے یہ گنجایش ۱۲ لاکھ روپے تھی اور سنہ ۱۹۴۵ع میں دو کروڑ ۱۴ لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے) ۔ نیز مدارس اور طلباء کی تعداد میں آٹھ گنا اضافہ ہوگیا ہے۔

حال حال میں ریاست میں عام تعلیم کے توسیع کے لئے ایک چودہ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔ اس اسکیم پر حکومت کو تقریباً ۵ کروڑ روپے کے مصارف برداشت کرنے ہوں گے۔ اس کا فوری مقصد مدرسہ جانے کی عمر

ملاحظہ ہو صفحہ (۷)

حضور نظام کی جلیل القدر شخصیت میری واقفیت کی چند پہلو

از

"ملکی"

هندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے فرمانروا "هزاگزالٹڈ هائنس" اور "یار وفادار سلطنت برطانیه" کے معزز خطابات کے تنہا مالک ، اعلی حضرت حضور نظام شهر یار دکن و برار ۳۴ سال سے ایک ایسی قلمرو کی جہانبانی کے فرائض انجام دے رہے هیں جو انگلستان اور اسکاچستان کے مجموعی رقبه سے زیاده وسیع اور جس کی آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیاده ہے۔

اعلی حضرت بندگان اقدس چهریرے بدن کے انسان هیں اگرچه ورزش نهیں فرماتے مگر محنت سے تهکتے نهیں اور نه هی انهیں آرام کی ضرورت محسوس هوتی هے ۔ شاه ذیجاه نے دو عالمگیر جنگوں کے مصائب کے بار کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت فرمایا اور ایک سامنتی طرز پر قائم شده ریاست کی جدید تنظیم اس طور پر فرمائی که وه نظم و نسق کے متعدد شعبوں میں کسی دوسری مملکت سے کم نہیں ہے۔

اگرچه حضور نظام اپنی حکومت کی کسی کارروائی کو نامنظور فرماسکتے هیں اور دستخط شاهانه سے مزین شده فرمان مبارک کو قانون کا درجه حاصل هے تاهم اعلی حضرت سنه ۱۹۱۹ ع سے ایک تحریری دستور کے تحت باب حکومت کی مدد سے حکمرانی فرما رهے هیں ۔ حضور پر نور باب حکومت کے اجلاسوں میں به نفس نفیس شرکت نهیں فرماتے بلکه باب حکومت اردو میں عرضداشتیں مرتب کرکے انهیں اپنی سفارشات کے ساتھ بارگاه خسروی میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتی هے۔ شاه ذیجاه اپنے محل — میں جو محل سے زیاده ایک سیدها سادها بنگله نظر آتا هے — بر آمدے میں گرمی اور تمازت آفتاب کی پروا کئے بغیر سرکاری کارروائیوں کی تکمیل میں مصروف رهتے هیں یا کوتوال بلده سے شهر کی خبریں سماعت فرماتے هیں ۔

دهن کے ایسے پکے هیں که جب ذهن همایونی میں کوئی خیال جاگزیں هوجاتا هے تو اسے پایه تکمیل کو پهونچائے بغیر نهیں رهتے ۔ مثال کے طور پر اگر رفاه عام کے لئے کسی عمارت کی تعمیر کا اراده فرمالیں تو تعمیر کے احکام صادر فرماتے هوئے کسی قریبی تاریخ میں اس کے افتتاح کی تاریخ کا تعین بهی فرما دیتے هیں ۔

گو حضور نظام کی دولت و ثروت کو افسانوی شهرت حاصل هے پهر بهی ذات خسروی کو نمود و نمائش کی ذره برابر پروا نهیں ۔ غذا اور پوشاک انتهائی ساده هوتی هے اور درباری طمطراق نظر نهیں آتا تا هم اجلال شاهانه کے ساتھ هی هر نظر عقیدت مندانه پا انداز هو جاتی هے ۔

حیدرآباد اس ریاست کا پایه تخت اور هندوستان کا چوتها بڑا شهر هے ۔ یہاں کے باشندوں کو هر شام اپنے بادشاه کے دیدار کی سعادت نصیب هوتی هے جب سواری شاهانه شام میں تفریح کی غرض سے باهر نکلتی هے ۔ رونق افروزی سے بهت پہلے پولیس کی سیٹیاں گونجنے لگتی هیں۔ آمد و رفت رک جاتی هے سڑک کی دونوں جانب سواریاں اور راسته چلنے والے استاده هو جاتے هیں اور سواری باد بهاری کسی حفاظتی دسته کے بغیر تیزی سے گزرجاتی هے۔

اپنی والدہ ماجدہ سے بے انتہا عقیدت و محبت کی بنا پر شہر یار دکن و برار کئی میل کا فاصلہ طے فرما کر سیوسی کے لئے بلا ناغہ پرانی حویلی تشریف لیجاتے تھے۔ چار سال قبل جب علیا حضرۃ بڑی بیگم صاحبہ رحلت فرما گئیں تو آپ کنکریٹ کی تپتی ہوئی سڑک پر موسم گرما کی چلچلاتی دھوپ میں تین میل تک پا پیادہ جنازے کے ساتھ رہے اور ہر فرقہ و مذہب کے ماتم گساروں کے ہجوم میں کسی امتیاز کا خیال کئے بغیر شامل ہوگئے۔

شخصی رجحانات کے مطابق ذات مبارک کو سرود سے بھی شغف ہے۔ ادبی ذوق کے اظہار کے لئے فارسی اور اردو میں فکر سخن فرمائی جاتی ہے اور کبھی کبھی عوام کو ارشادات عالیہ سے سرفراز فرمایا جاتا ہے۔ حال ہی میں ہمعصر شعراء نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ''سلطان الشعراء'' کا خطاب پیش کیا جسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے شاہ ذیجاہ کو بے انتہا مسرت ہوئی۔

ہندوستان کے موجودہ فیصلہ کن اور پرآشوب دور میں اپنی رعایا پر حکمرانی کرتے ہوئے جس کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل ہے حضور نظام ایک نازک اور گراں ذمہ داری سے دوچار ہیں۔ اپنی خاندانی روایات پر فخر کرتے ہوئے اور یہ آرزو رکھتے ہوئے کہ حیدرآباد اپنی داخلی اہمیت اور برطانوی تاج کے ساتھ اپنے دیرینہ اور وفادارانہ تعلقات کے پیش نظر نئے ہندوستان میں اپنا جائز مقام حاصل کرے اعلیٰ حضرت بندگان عالی اپنی تائید میں لارڈ ویول کے ان حالیہ الفاظ کو بجا طور پر حوالہ دے سکتے ہیں —— '' آمری اقتدار کے خلاف اس جنگ میں یور اکزالٹڈ ہائی نس کٹھن سے کٹھن گھڑیوں میں بھی ثابت قدم رہے ''۔

(ماخوذاز رسالہ ''گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ '' ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع)

بسلسلہ صفحہ (۵)

بچوں میں سے ۳۳ فی صد کو تعلیم دینا اور بنیادی مقصد تدریجی طور پر ہر شہری کے لئے تحتانی تعلیم کا انتظام کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ایک '' دفتر انتخاب پیشہ '' کا قیام بھی پیش نظر ہے۔

طلباء اور ہڑتال ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ طلباء نے سیاسی یا نیم سیاسی نوعیت کے مظاہروں اور ہڑتالوں میں حصہ لینے کے خلاف حکومت نے جو بر وقت تنبیہ کی ہے اسے ان سب کی تائید و حمایت حاصل ہوگی جو نوجوانوں کے بہی خواہ ہیں۔ ایک بات واضح ہے۔ ہڑتال یا مظاہرہ چاہے وہ پرامن ہو یا نہ ہو ہر حالت میں غیر آئینی ہوتا ہے اور اس طرح اس سے طلباء میں بد نظمی پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے بلکہ اکثر اوقات ہڑتال یا مظاہرہ کرنے والوں کی قانون اور امن و امان کی قوتوں سے مڈبھیڑ ہوجاتی ہے۔ یہ ایک ایسی صورت ہے جسے نہ تو آسانی سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی پس پشت ڈالا جاسکتا ہے۔

بعض تعلیمی اداروں کی حالیہ ہڑتالوں اور مظاہروں میں جو تین امور خاص طور پر قابل اعتراض نہیں وہ یہ ہیں: - (۱) طلباء کو ہڑتال یا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دینے میں بعض جماعتوں کا عملی مداخلت کرنا، (۲) ایک ادارے کے طلباء کا دوسرے ادارے کے طلباء کو اپنے ساتھ شریک ہونے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کرنا اور (۳) نازیبا حرکات کے لئے کم عمر طلباء کی عملی تائید حاصل کرنا۔ طلباء کو خلاف قانون کارروائیوں میں عملی حصہ لینے کے لئے ابھارنے کے اس رجحان کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ یہ سب کے لئے خطرناک نتائج کا حامل ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ حکومت کی تنبیہ بے اثر نہ رہے گی۔ نہ صرف خود طلباء کے مفاد بلکہ ریاست میں منظم حیات عامہ کی ترقی کی خاطر بھی یہ ضروری ہے کہ تعلیمی زندگی کی تکمیل سے پہلے سیاسی سرگرمیوں میں شرکت نہ کی جائے۔

حیدرآباد میں قبائلی باشندوں کی تعلیم

حیدر آباد کے قدیم قبائل میں سب سے زیادہ اہمیت غالباً گونڈوں کو حاصل ہے۔ یہ گونڈ نسل کی ایک شاخ ہیں جو اپنی تیس لاکھ کی آبادی کی وجہ سے هندوستان کے ذیلی براعظم کے تمام قبائل میں سب سے زیادہ کثیرالتعداد ہے۔ حیدر آبادی گونڈوں کا وطن دریائے گوداوری اور دریائے پین گنگا کے درمیان وہ پہاڑی علاقہ ہے جس پرضلع عادل آباد واقع ہے۔ وهاں وہ پہاڑی دامن کے گھنے جنگلوں میں اور کوهستان کی کشادہ اور خوشگوار وادیوں میں دیگر اقطاع هند کی سلطنتوں کے عروج و زوال سے متاثر ہوئے بغیر صدیوں سے زندگی بسر کررہے ہیں۔ جب دیوگڑھ اور چاندہ کی عظیم الشان سلطنتیں مغل اور مرهٹہ فوجوں کے حملوں کی تاب نہ لاکر ختم ہوگئیں اس وقت بھی عادل آباد کی پہاڑیوں کے ایک گوشہ میں قدیم سامنتی نظام قائم رہا اور گونڈ اپنے موروثی سرداروں کی حفاظت میں ان تمام آزادیوں سے متمتع ہوتے رہے جو قبائلی قوانین اور رسم و رواج کی رو سے انہیں حاصل تھیں۔

”اجنبیوں“ کا داخلہ

پچھلے صدی کے اواخر میں مرهٹوں اور تلنگوں کی ایک بڑی تعداد ترک وطن کرکے گونڈ علاقے میں بسنے لگی۔ ضلع کے محاصل میں اضافہ کرنے کی غرض سے حکومت نے ممالک محروسہ کے دوسرے حصوں نیز صوبہ متوسط و برار کے همسایہ اضلاع کے نسبتاً زیادہ ترقی پسند باشندوں کو وهاں بسانے کے لئے سہولتیں بہم پہونچائیں ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر یہ علاقہ غیر قبائلی باشندوں سے آباد ہوگیا اور گونڈوں کی ایک بڑی تعداد اپنی آبائی سر زمین سے محروم کردی گئی ۔ قبائلی باشندوں میں صرف چندهی کے پاس اپنی زیر کاشت زمین کے باقاعدہ قبالے تھے ۔ نیز وہ لوگ بھی جو پٹے کے دستاویزات کی اهمیت سے واقف تھے انتظامی عہدہ داروں کے آگے اپنے دعوؤں کو ثابت نہ کرسکے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے اکثر اپنے حقوق تسلیم کرانے میں نا کام رہے اور نوواردوں کے ”حملہ“ کے پیش نظر انہیں پہاڑی علاقہ میں اور اندر کی طرف هٹ جانا پڑا ۔

برے دن

جب گونڈوں کا سامنتی نظام درهم برهم ہوگیا اور وہ اپنی بہترین زمینات سے بے دخل کردئے گئے تو ان کی مرفہ الحالی اور تہذیب میں زوال شروع ہوگیا اور متعدد قبائلی باشندوں کی حیثیت آزاد کاشتکاروں کی بجائے زرعی مزدوروں کی ہوگئی جنہیں زمینداروں اور غیر قبائلی عہدہ داران دیہی کے استحصال اور ظلم و زیادتی کا شکار بننا پڑا ۔

جہالت — ان کی تباهی کا سبب

ریاست کے قوانین سے لا علمی نیز مالگزاری کے طریقہ کار اور اکثر صورتوں میں گونڈی زبان کے سوا کسی دوسری زبان سے نا واقفیت بھی گونڈوں کی معاشی پستی کے خاص اسباب تھے ۔ اس کا واحد علاج ان کی جہالت کا انسداد تھا ۔ اور یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ صرف تعلیم هی قبائلی باشندوں کی حالت کی اصلاح اور ان کے مرتبہ کو بلند کرسکتی ہے ۔



مارلاوائی کا دیہی مدرسه

ذریعه تعلیم

سنه ۱۹۴۱ع میں ممالک محروسه کے ۶۷۸۱۴۶ قبائلی باشندوں میں سے صرف ۴۳۸۶ باشندے — یا فی هزار ۶ کس — خوانده تھے۔ اور عادل آباد کے گونڈوں میں شرح خواندگی غالباً اس سے بھی کم تھی۔ اس لئے تعلیم کا کام ابتدا ھی سے شروع کیا جانا تھا۔ گونڈوں کے بچوں کو جو کسی تحریری زبان سے واقف نہیں تھے تعلیم دینے میں متعدد مشکلات تھیں۔ گونڈی زبان جس کو مجبوراً ذریعه تعلیم بنانا تھا تحریری زبان نہیں تھی۔ نیز اچھے معلم بننے کی قابلیت یا اهلیت رکھنے والے گونڈ بھی موجود نه تھے۔ اس لئے گونڈوں میں تعلیم پھیلانے کے لئے سب سے پہلی شرط یه تھی که گونڈی زبان میں کتابیں تالیف کی جائیں اور نوجوان گونڈوں کو معلمی کی تربیت دی جائے۔ گونڈی زبان کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ایک ایسا رسم الخط دریافت کرنا ضروری تھا جو اس کی صوتی خصوصیات کے لئے موزوں ہو۔ اردو تلنگی اور ناگری رسم الخط کے حسن وقبح کا جائزہ لینے کے بعد تصفیه کیا گیا که مرہٹی کا ناگری رسم الخط استعمال کیا جائے جو ضلع عادل آباد کے دیہات میں مروج ھے۔ ناگری کے حروف کو جو گونڈی زبان کی تقریباً تمام آوازوں کو ادا کرسکتے ھیں مزید آسان بنایا گیا اور ان کی تعداد ۳۲ تک گھٹادی گئی۔

ابتدائی منزل

سنه ۱۹۴۳ع میں حکومت سرکارعالی نے تعلقه اوٹنور کے ایک کوهستانی گاؤں مارلاوائی میں گونڈ معلمین کے لئے ایک تربیت گاه کے قیام سے متعلق اسکیم منظور کی۔ ڈاکٹر سی۔ فان فیورر هیمن ڈارف نے جو حیدرآباد کے قبائلی باشندوں



حساب کا ابتدائی درس

بن کئی سال تک علم الانسان کا تحقیقاتی کام کرنے کے بعد گونڈوں کی ذہنیت اور قبائلی روایات سے اچھی طرح واقف ہوگئے تھے پانچ معمولی پڑھے لکھے نوجوان گونڈوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ کام شروع کیا ۔ انہیں مرہٹی میں اور بعد میں اردو میں تعلیم دی گئی ۔ ساتھ ہی انہوں نے کتابوں کی تالیف اور بالغوں کے لئے پڑھائی کے تختوں کی تیاری میں ہاتھ بٹایا کیونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ صرف بچوں کی تعلیم کے عملی نتائج کئی سال کے بعد برآمد ہوں گے حالانکہ گونڈوں کی منظم اصلاح و بحالی کے لئے پڑھے لکھے بالغوں کی تقریباً فوری ضرورت تھی۔اس لیے بڑے لڑکوں اور بالغوں کی تعلیم انتہائی اہم معلوم ہوئی ۔ چنانچہ بالغوں کو پڑھانے کے لئے لاباچ(Laubach) کے مشہور نمونہ پر خصوصی تختے تیار کئے گئے ۔ ان تختوں میں مانوس اشیاء کی سادہ تصویروں کے ساتھ ساتھ موٹے موٹے حروف میں متعلقہ الفاظ بھی درج ہیں تا کہ طالب علم نہ صرف انفرادی حروف سے بلکہ بعض بنیادی الفاظ کی تصویری شکلوں سے بھی واقف ہو جائے ۔ پہلے تختے کی پہلی سطر ان پانچ الفاظ پر مشتمل ہے ”کاکر“(کوا) ”کس“ (آگ) ”کرس“ (بارہ سنگھا) ”کر“(جنگل) اور ”کور“ (مرغی) ۔ ان لفظوں میں حرف ”ک“ کی تمام شکلیں بتائی گئی ہیں ۔

دوسری منزل

ایسے تین تختے پڑھنے کے بعد ، جن میں سے ہر تختہ تصویروں کے ایک صفحہ اور ۱۶ درسی صفحوں پر مشتمل ہوتا ہے ، طالب علم تحریری الفاظ اور ان کی شکلوں سے بڑی حد تک واقف ہو جاتا ہے ۔ اس طرح

آهسته آهسته اور شروع میں سعی و کاوش سے وہ جملے پڑھنا سیکھتا ہے اور تحریری زبان کے توسط سے پہلی مرتبه ان کا مطلب سمجھنے لگتا ہے۔ اس منزل پر طالب علم میں آسان درسی کتابیں پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یه آسان سمجھا گیا که اسے ایسے نئے مضامین سکھانے کی بجائے جن کی آوازیں نامونوس اور مطالب پیچیدہ ہوں دیوی جانی بوجھی عبادت یا گیت کے الفاظ پڑھائے جائیں۔ اس سے مبتدی کے کانوں اور دماغ کو نئے الفاظ اور جملوں کے بار سے بچانے میں بڑی مدد ملی۔

تالیفات

تعلیم بالغان اس اسکیم کے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد تھا۔ خاص غرض یه تھی که گونڈوں کے بچوں کو تعلیم دی جائے۔ اس سلسله میں گونڈی زبان کا ایک قاعدہ اور اس کے بعد پہلی کتاب کی اس طرح تالیف کی گئی که وہ ان بچوں کی ذهنیت کے لئے موزوں ہوں۔ یہاں اس بات کا پته چلانا مشکل تھا که کونسی چیزیں بچه کے لئے دلچسپ ہونے کے ساتھ سبق آموز بھی ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک ایسی زبان میں لکھنے کی دشواری کا تصور نہیں کیا جاسکتا جو ابھی تک غیر تحریری رہی ہو۔ بہر حال آخری مسودے کی تکمیل سے پہلے خواندہ اور غیر خواندہ گونڈوں کی مدد سے مخطوطات کی بار بار جانچ کی گئی۔ اس کے علاوہ ایسی بہت ساری حکایتوں اور رزمیه نظموں کو قلم بند کر کے طباعت کے لئے تیار کیا گیا جو ابھی تک سینه به سینه چلی آرہی تھیں۔



بالغوں کی تعلیم ۔ ایک نو جوان گونڈ خصوصی تختوں کی مدد سے پڑھنا سیکھ رہا ہے۔



مسٹر سی - اے - جی سیویج ، منصرم صدرالمہام مال ، مارلاوائی کی تربیت گاہ میں مدرسہ کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمارہے ہیں۔

اس دوران میں گونڈ معلمین کی تربیت جاری رہی - انہیں شروع میں مرہٹی سکھائی گئی - لیکن بہت جلد انہوں نے اردو میں تعلیم کا مطالبہ کیا - یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ھے کیونکہ اردو ریاست کی سرکاری زبان ھے - طلباء نے فارسی رسم الخط سیکھنا شروع کیا اور بچوں کے کے قاعدہ کی مدد سے مقررہ درسی کتابیں پڑھنے لگے -

بڑھتی ہوئی دلچسپی

مدرسہ سے دلچسپی بتدریج بڑھتی گئی - دیہاتیوں کی ایک بڑی تعداد اپنے بچوں کو مدرسہ بھیجنے لگی حتی کہ زیادہ عمر کے دیہاتی بھی اپنا کام کاج چھوڑ کر ایک آدہ گھنٹہ کے لئے پڑھ لیا کرتے - ابتدائی چند مہینوں میں تعلیمی شوق میں اس قدر نمایاں ترقی ہوئی کہ طلباء کی تعداد ۵ سے بڑھکر ۲۰ ہو گئی۔

لیکن گونڈوں میں پھر سے خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے صرف نوشت وخواندگی کو کافی نہیں سمجھا گیا کیونکہ اپنے رسم و رواج کی عظمت اور اپنی موسیقی شاعری اور رقص کی دلکشی کے صحیح احساس کے بغیر وہ اپنی تہذیب و تمدن کی قدر و قیمت نہیں جان سکتے تھے - گونڈوں کے لئے جذبات اور احساسات کے اظہار کا ذریعہ کسی کتاب کے صفحات میں محفوظ کئے ہوئے الفاظ نہیں بلکہ ان کے ناچ اور گیت تھے - میدانی علاقوں میں ان کی قومی زندگی کے اس سر چشمہ کو کئی سال سے ان مخالف اور مغرور پردیسیوں نے بند کر رکھا تھا جو گونڈوں کے رسم ورواج

وحقارت سے دیکھتے تھے اور ناچ کو تفریح کا ایک ادنی
یعہ سمجھتے تھے ۔ لیکن مارلاوائی کی پہاڑیوں میں جہاں
ئلی تیوھاروں میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا تھا ،
ونڈوں نے اپنی سابقہ روایات بر قرار رکھیں ۔ اس لئے
ونڈوں کے قدیم رسم و رواج اور رقص میں ایک نئی جان
نے کی شدید ضرورت محسوس کی گئی ۔ اس کام کے لئے
رلاوائی کی پہاڑیوں سے زیادہ موزوں کوئی اور جگہ نظر
ں آئی ۔ شروع شروع میں میدانی رقبوں سے آئے ہوئے
لم علموں نے ان دیہاتیوں کے رقص کو شبہ کی نظروں
، دیکھا ۔ لیکن زیادہ مدت گزرنے سے پہلے خود بھی اس
ں شریک ہونے لگے ۔ ابتداء میں انہیں تکلف ضرور ہوا۔
لن بہت جلد موسیقی کے تال اور سر سے متاثر ہو کر وہ
نی سے اور بلا تکلف رقص کرنے لگے ۔ انہوں نے اپنے
غلط احساس تکبر کو ترک کردیا اور ناچ سے ایسا ہی
لطف اندوز ہونے لگے جیسا کوئی اور ہوسکتا ہے ۔ اسی
طرح قدیم رسم ورواج کی تجدید نے ان کے ذہنوں پرقبائلی
روایات کی اہمیت واضح کردی ۔ جب مارلاوائی میں بچوں
کا مدرسہ کھولا گیا تو بکرے اور مرغی کے چوزوں کی
روایتی قربانی کے ساتھ رقص گاہ میں ایک بڑے بھالے پر
جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی ۔ اس طرح گونڈوں کی
سرزمین پر تعلیم کے ان مرکزوں کی مضبوط بنیادیں
رکھی گئیں ۔

نئے مدارس کا قیام

ان مدرسوں کا مطالبہ بڑھنے لگا ۔ لیکن گونڈی کتابوں
کی طباعت کے بغیر نئے مدارس کا قیام بے سود تھا ۔ اس



گونڈوں کا رقص

لئے چار نئے مدرسے مارچ سنه ۱۹۴۴ع سے پہلے کھولے نہ جاسکے ۔ ان کے بعد اسی سال جولائی میں اور چار مدارس کا قیام عمل میں آیا ۔ ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں یعنی سنه ۱۳۵۴ ف کے ختم تک ضلع عادل آباد کے مختلف حصوں میں گونڈوں کے بیس مدرسے قائم ہوچکے تھے جن میں ایک ہزار سے زاید بچے اور بالغوں کی ایک بڑی تعداد زیرتعلیم تھی ۔ اس کے علاوہ مارلاوائی میں تربیت پائے ہوئے متعدد گونڈوں کو پٹواری، پٹیل اور جنگلات کے چوکیدار کی حیثیت سے مامور کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں قبائلی علاقہ کے اکثر عہدہ داران دیہی پڑھے لکھے گونڈوں میں سے مقرر کئے جائیں گے اور تحت کی خدمات پر تقرر کے لیے مقامی قبائلی باشندوں میں سے موزوں اشخاص تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی ۔

دوسری تدابیر

یہاں اس بات پر زور دینا نامناسب نہ ہوگا کہ تعلیم، پسماندہ رقوں کی عام اصلاح و بحالی کے کام کا صرف ایک پہلو ہے ۔ قبائلی اور دوسرے پسماندہ باشندوں کی معاشرتی بہبود کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ امداد باہمی کی تنظیم، ترقی یافتہ زرعی طریقوں کی ترویج اور طبی امداد کا انتظام ضروری ہے ۔ ضلع عادل آباد میں قبائلی باشندوں کی حفاظت و نگہداشت کے لئے ایک اسپیشل افسر کا تقرر کیا گیا ہے ۔ مئی سنه ۱۹۴۴ع میں حاجتمند قبائلی باشندوں کو بلامعاوضہ زمین عطا کرنے کے لئے ایک اعلان جاری کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد سے ہزاروں گونڈ خود اپنی زمین پر کاشت کر رہے ہیں ۔

نیا محرک

اس طرح حکومت سرکارعالی کی بے ذریع امدادواعانت سے جس نے قبائلی باشندوں کی اصلاح و بحالی کے لئے کافی گنجائشیں مختص کی ہیں گونڈ اپنی دیرینہ عزلت گزینی سے باہر نکل آئے ہیں اور اپنے آپ پر بھروسہ رکھنے والے، طاقتور اور مفید شہریوں کی حیثیت سے جدید دنیا میں قدم رکھا ہے ۔ ان میں پھر خود اعتمادی کا وہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے جسے حریص اور مکار پردیسیوں نے ایک عرصہ سے دبائے رکھا تھا ۔ نیز تحریری زبان کے ذریعہ گونڈوں کی تہذیب اور ان کے غیر تحریری ادب میں ایک نئی روح پھونکی جارہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب ایک فراموش کی ہوئی قوم کو ممالک محروسہ سرکارعالی میں بسنے والی قوموں کے درمیان اس کا جائز مقام اور پورے شہری حقوق حاصل ہو جائیں گے ۔

حیدرآباد میں کمل بنانے کی صنعت

پہلے دور کا کام اختتام

مزید توسیع کی تجویز

چار سال پہلے حکومت سرکار عالی نے ہندوستانی فوج کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے کملوں کی بہم رسانی کے لئے ایک اسکیم منظور کی تھی ۔ اس اسکیم کے تحت اضلاع میں اون کاتنے اور کپڑا بننے کے دو مراکز اور تربیت گاہ مصنوعات دیہی میں کپڑے کو دبیز کرنے کا ایک مرکز قائم کیا گیا ۔ ورنگل میں قوت محرکہ سے چلنے والی اون کھولنے کی مشینوں کو بھی پہلی مرتبہ ترویج دی گئی ۔ اس وقت وہاں ایسی تین مشینیں کام کررہی ہے ۔ یادگیر میں ایک اور مشین نصب کی گئی ہے ۔

زاید پیداوار

اون کاتنے اور کپڑا بننے کے دو مرکزوں کی سرگرمیوں کا دائرہ ضلع محبوب نگر کے ۳۰ مواضعات پر حاوی رہا جہاں اون کاتنے کے ترقی یافتہ قسم کے (۷) سو چرخے رائج کئے گئے ۔ سابق میں جو پرانی قسم کا چرخہ استعمال کیا جاتا تھا اسے کدرو (تکلی) کہا جاتا ہے ۔ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ترقی یافتہ قسم کے چرخے ہر سوت کی پیداوار ''کدرو'' پر تیار شدہ مقدار سے دوگنی ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ دھنکنے کی مختلف قسم کی مشینوں پر تجربے کئے گئے اور دھنکروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ بڑی کمان والی مشین استعمال کریں جن پر دھنکے ہوئے اون کی مقدار دوگنی ہو جاتی ہے ۔

فوائد

اس اسکیم سے ممالک محروسہ میں کمل بنانے کی صنعت کو متعدد فوائد حاصل ہوئے ۔ ترقی یافتہ قسم کے دستی راچھوں کو رائج کیا گیا ۔ سوت کی نفاست کو ترقی دی گئی کملوں کو ٹوئل کی بنت کے مطابق بنا گیا ۔ رنگ برنگی اور چرخانہ کی وضع کے کمل تیار کئے گئے اور ۱۰۰ انچ چوڑے (Fly-Shuttle) راچھوں کو ترویج دی گئی ۔

پیداوار

اس اسکیم کے نفاذ کے دوران میں ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی مالیت کا اون جو ۲۰۸۳۲ پونڈ تھا راست دھنکروں سے خریدا گیا تاکہ ایک ہی قسم کے اون کی بہم رسانی کا یقین کرلیا جائے اور درمیانی آمدنی کا نفع ختم کردیا جائے ۔ ان مرکزوں پر اور گتہ داروں کے ذریعہ جو کمل تیار کئے گئے ان کی مجموعی تعداد (۲۱) ہزار اور مالیت دو لاکھ (۲۶) ہزار روپے تھی ۔

نئی اسکیم

اس طرح جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کے پیش نظر دو سال کے لئے ایک نئی اسکیم منظور کی گئی ہے ۔ اس پر تخمیناً ۲۵۸۸۰۰ روپے خرچ ہوں گے ۔ یہ مصارف مجلس بہبودی دیہات کے سرمایہ سے پورے کئے جائیں گے ۔ نئی اسکیم کی روسے پیدا وار کے دو مرکزوں کا قیام پیش نظر ہے ۔ ایک یعنی پہلی ضلع محبوب نگر میں اور دوسرا نظام آباد میں ۔

مقصد

اس اسکیم کا خاص مقصد ریاست میں دستی اون بافی کی صنعت کو صحیح اصولوں پر ترقی دینا ہے تاکہ ان لوگوں کو موثر امداد دی جائے جن کی روزی کا اس پر دارومدار ہے ۔ تجویز ہے کہ ترقی یافتہ قسم کے چرخوں اور (Fly-Shuttle) راچھوں کو ترویج دی جائے اور اون کھولنے کے لئے قوت محرکہ سے چلنے والی دھنکنے کی مشینوں کو اور کپڑے کو دبیز کرنے کے لئے دبیز کرنے والی نئی مشینوں کو استعمال کیا جائے ۔ اس طریقہ سے زیادہ تعداد میں اور بہتر قسم کے کمل تیار ہوں گے اور بازار میں جلد اور نفع بخش طور پر فروخت ہو جائیں گے ۔ توقع ہے کہ اس صنعت کا کام کرنے والوں کی اوسط آمدنی میں ۵۰ فی صد کا اضافہ ہوگا ۔

روزگار کی فراہمی

اندازہ کیا گیا ہے کہ چوخانہ اور دھاری دار وضع کی کملوں کی مجموعی تعداد (۷) ہزار سالانہ ہوگی جس کی وجہ سے راست یا بالواسطہ طور پر تقریباً تین سو خاندانوں کو روزگار ملے گا ۔

آبپاشی اور برقابی کی اسکیمیں

ترقی کے امکانات

بڑی اور چھوٹی یا گھریلو صنعتوں کی وسیع پیمانہ پر ترقی اور ممالک محروسہ میں زرعی پیداوار میں اضافہ کی کوششوں کے پیش نظر سستی برقی قوت اور آبپاشی کی زاید سہولتوں کی فراہمی ناگزیر ہوگئی ہے ۔ قدرت نے حیدرآباد کو دواہم دریائی نظام ودیعت کئے ہیں — دریائے گوداوری اور اس کے معاون اور دریائے کرشنا اور اس کے معاون ۔ یہ دونوں آبپاشی اور برقابی کی مشترکہ اسکیموں کی ترقی کے لئے زبردست امکانات کے حامل ہیں ۔ اس سلسلہ میں سروے کا جو کام کیا گیا اس کے نتیجہ کے طور پر یہ محسوس کیا گیا کہ ایسی تقریباً ایک درجن اسکیموں کو نفع بخش طور پر روبہ عمل لایا جاسکتا ہے ۔ حساب لگایا گیا ہے کہ ۳۳۸۶۰۰ کلو واٹ قوت پیدا کی جاسکتی ہے اور مزید ۳۳۳۵۰۸۰ ایکر رقبہ کو سیراب کیا جاسکتا ہے ۔ ان مختلف اسکیموں پر حکومت سرکارعالی کے تخمیناً (۴۶) کروڑ روپے خرچ ہونگے ۔

یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ ہمارے دریا صرف بارش کے موسم میں بہتے ہیں جس کی مدت بہ مشکل چار مہینے ہوتی ہے ۔ سال کے باقی حصے میں دریاؤں کا بہاؤ تقریباً رکا رہتا ہے ۔ اس لئے دکن کے دریاؤں سے استفادہ کرنا صرف اسی وقت ممکن ہوگا جبکہ موزوں مقاموں پر بڑے بڑے ذخائر آب تعمیر کئے جائیں ۔ ذخیرہ کئے ہوئے پانی کو ایک طرف آبپاشی کی اغراض کے لئے اور دوسری طرف برقابی قوت کی تولید کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں آبپاشی کی اغراض اور برقابی قوت کی تخلیق کے لئے استعمال کئے جانے والے چند اہم دریاؤں کے ساتھ قوت کی متوقع پیداوار اور سیراب کئے جانے والے رقبہ کی صراحت کی گئی ہے :-

دریا	ضلع	کلوواٹ قوت	مجوزہ آبپاشی کا رقبہ (ایکڑوں میں)
۱ - نظام ساگر	نظام آباد	۳۵۰۰	۲۷۵۰۰۰
۲ - تنگبھدرا	رائچور	۱۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰
۳ - بالائی کرشنا	گلبرگہ	۵۰۰۰۰	۷۵۷۰۰۰
۴ - دیو نور	میدک	۱۸۰۰۰	۵۷۰۰۰
۵ - پورنا	ناندیڑ	۳۰۰۰	۲۵۰۰۰۰

۶ - کدم	عادل آباد	۳۸۰۰۰	۲۳۵۰۰
۷ - گوداوری	نظام آباد و عادل آباد	۶۵۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
۸ - ڈنڈی	نلگنڈہ	۳۰۰	۳۹۰۰۰
۹ - مانیر	کریم نگر	۳۰۰	۱۷۶۸۰
۱۰ - پین گنگا	عادل آباد	۳۵۰۰	۳۰۰۰۰
۱۱ - زیریں کرشنا	نلگنڈہ	۵۰۰۰۰	۶۹۶۰۰۰
جملہ		۳۳۸۶۰۰	۳۳۳۵۱۸۰

نظام ساگر

یہ پہلی برقابی اسکیم ہے جو ریاست میں سروع کی جائےگی - پہلے میل پر خاص نہر کا پانی ۳۱٫۵ فٹ کی اونچائی سے گرےگا - موسم گرما میں ۷۰۰ (Cusecs) اور موسم بارش میں ۱۳۰۰ (Cusecs) پانی کے اوسط نکاس سے ۴۵۰۰ کلوواٹ یا ۳۲٫۸۵ ملین یونٹ برقی قوت کی تولید ممکن ہوگی - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر، جس میں تعمیرات کے کام، قوت کی تولید اور ۵۰ اور ۱۰۰ میل کے فاصلوں پر نظام آباد و حیدرآباد تک برقی قوت کی ترسیل شامل ہے، ایک کروڑ روپے کے مصارف عاید ہونگے - اس کا کام شروع ہوچکا ہے اور سالانہ مصارف انتظام کا تخمینہ جن میں مطالبت فرسودگی بھی شامل ہیں (۴٫۸۳) لاکھ روپے کیا گیا ہے - یہ فرض کرتے ہوئے کہ (۷۰) فیصد قوت فروخت ہوگی فی اکائی تولید کی قیمت ۱٫۶۷ پائی ہوتی ہے - اسطرح جملہ لاگت پر ۱۱٫۸۵ فیصد نفع حاصل ہوگا -

تنگبھدرا

مالا پورم میں دریائے تنگبھدرا پر ایک ذخیرہ آب تعمیر کئے جانے والا ہے اور صوبہ مدراس میں اور ہماری جانب ضلع رائچور میں زمین کو سیراب کرنے کے لئے دونوں کناروں سے دو نہریں نکالی جائیں گی - تجویز ہے کہ حیدرآباد کی جانب تقریباً ۶٫۵ لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کیا جائے - برقابی قوت ان مقاموں پر پیدا کی جائےگی جہاں نہر کا پانی گرتا ہے - برقابی کے چار اسٹیشن ہونگے - ان میں سے ایک خود ذخیرہ آب کے قریب ہوگا جہاں تقریباً ۴۷ فٹ کا آبشار موجود ہے - یہاں (۳۰) هزار کلوواٹ برقابی قوت پیدا کرنے والی ایک مشین نصب کی جائےگی جو اوسطاً ۵۵ فٹ اونچائی سے گرنے والے پانی پر کام کرےگی - پندرھویں میل پر اس نہر کا پانی تقریباً ڈیڑھ سو فٹ اونچائی سے گرےگا اور اس سے (۶۰) هزار کلوواٹ قوت پیدا ہوگی - برقابی کے تیسرے اسٹیشن کو اس نہر پر قائم کرنے کی تجویز ہے جو راجل بنڈہ "انی کٹ" اور زیریں کرشنا تک نکالی جائےگی - اس کا پانی تقریباً ۷۵ فٹ اونچائی سے دریا میں گرےگا - اس سے تقریباً ۷۲۰۰ کلو واٹ برقی قوت حاصل ہوگی - چوتھا اسٹیشن (۱۰) هزار کلوواٹ برقابی قوت پیدا کرنے والے ایک مشین پر مشتمل ہوگا جسے سندھنور کے قریب بڑی نہر پر نصب کیاجائےگا - وهاں اس نہر کا پانی ۴۸ فٹ اونچائی سے گرےگا - ان چاروں اسٹیشنوں میں نصب کردہ مشینوں کی گنجائش تقریباً ۱۳۹۰۰۰ کلوواٹ اور ان سے پیدا ہونےوالی مجموعی قوت تقریباً (۵۱۹) ملین کلوواٹ گھنٹے ہوگی - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر (۱۶) کروڑ (۲۰) لاکھ روپے صرف ہونگے -

بالائی کرشنا

پیمایش کا ابتدائی کام مکمل ہوچکا ہے - ۷۵۷۰۰۰ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرنے کےلئے اس اسکیم کے اخراجات

کا اندازہ (۱۰) کروڑ روپے کیا گیا ہے۔

دیو نور

اس اسکیم کے تحت دریائے مانجرا پر دیو نور سے پانچ میل شمال کی طرف ایک ذخیرہ آب تعمیر کیا جائے گا۔ جس نہر سے برقابی قوت پیدا کی جائے گی وہ درمیانی پہاڑ میں سرنگ کھود کر نکالی جائے گی۔ اس نہر میں سال بھر بہنے والے تین آبشار ہونگے جن کی مجموعی گہرائی ۶۵۰ فٹ ہوگی۔ ان آبشاروں کے ذریعہ ۱۸ ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جاسکے گی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برقابی کی اس اسکیم پر ۱۷۰۸۰۰۰۰ روپے خرچ ہونگے اور سالانہ مصارف انتظام ۱۱۰۶۰۰۰۰ روپے ہونگے۔ برقی قوت کی تخلیق کے اخراجات کا اندازہ ۱۰ء۰ پائی فی یونٹ کیا گیا ہے۔

پورنا

اس اسکیم کے تحت موضع سارونگی کے قریب ایک ذخیرہ آب اور دریا کی نشیبی جانب موضع سدینو میں ایک بند کی تعمیر پیش نظر ہے۔ یہ نہر جو تقریباً ۶۷ میل لانبی ہوگی ڈھائی لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرے گی۔ اس ذخیرہ آب کا پانی دو مقاموں پر دریا میں گرے گا۔ پہلا آبشار جو ذخیرہ آب کے پاس ہوگا سو فٹ گہرا ہوگا اور اس سے ۴۴۰۰ کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی۔ دوسرا آبشار دریا کی نشیبی جانب ۳۰ فٹ گہرا ہوگا اور اس سے ۱۱۰۰ کلوواٹ برقی قوت مہیا کی جائے گی۔ اس اسکیم کے مصارف تخمیناً (۶۵۵۰) لاکھ روپے ہونگے۔

گوداوری اور کدم

تجویز ہے کہ تخمیناً دو کروڑ (۲۱) لاکھ روپے کے صرفہ سے موضع کشٹا پورم کے قریب ایک بند تعمیر کیا جائے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ دائیں کنارے کی نہر پر تین کروڑ (۸۴) لاکھ روپے کے مصارف ہونگے اور اس سے تین لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ بائیں کنارے کی نہر پر جو ۱۴ میل لمبی ہوگی ایک کروڑ (۷۴) لاکھ روپے صرف ہونگے اور ۵۲۵۰۰ ایکڑ رقبہ کی آبپاشی کی ضروریات پوری ہونگی۔ چالیسویں میل پر اس نہر کا پانی سو فٹ کے اونچائی سے گرے گا چار میل بعد ۱۵۰ فٹ گہرا ایک اور آبشار ہوگا جو پدور کے ذخیرہ آب میں گرے گا۔ اس نہر کی دوسری شاخ کا پانی (۴۸) ویں میل پر اس نہر میں گرے گا جو پدور کے ذخیرہ آب کے نیچے آبپاشی کے ایک بند سے نکالی جائے گی۔ اس بند کے بائیں پہلو سے برقی قوت پیدا کرنے کے لئے ایک نہر نکالی جائے گی جو (۴۸) ویں میل پر پدور کے ذخیرہ آب سے بہنے والی نہر سے جاملے گی۔ اس مخلوط نہر کا پانی (۵۰) ویں میل پر ۲۹ فٹ سے (۵۵) ویں میل پر ۴۷ فٹ سے اور (۹۶) ویں میل پر ۱۲۴ فٹ اونچائی سے دریائے گوداوری میں گرے گا۔

تجویز ہے کہ پدور کا ذخیرہ آب موضع پدور کے قریب دریائے کدم پر تعمیر کیا جائے۔ اس کے علاوہ برقی قوت پیدا کرنے کی غرض سے آبشار سومنا کنڈم کے شمالی حصہ میں ناکا ملیا اور رالا منڈہ ندیوں پر ذخیرہ آب کی تعمیر بھی پیش نظر ہے۔ کنٹالہ کا ذخیرہ آب ایک ایسے مقام پر بنانے کی تجویز ہے جہاں دریائے کدم جاجو کنٹالہ کے شمال میں پہلی گھاٹی سے باہر نکلتا ہے۔ اس ذخیرہ آب کی تعمیر پر (۲۵) لاکھ روپے صرف ہونگے۔ پدور کے ذخیرہ آب اور رالامنڈہ اور ناکا ملیا ندیوں کے بندوں کی تعمیر پر علی الترتیب ایک کروڑ (۷۶) لاکھ روپے (۲) لاکھ روپے اور (۹) لاکھ روپے کے مصارف عاید ہونگے۔

اس اسکیم کے تحت پیدا کی جانے والی برقی قوت کی مقدار حسب ذیل ہوگی۔

	مسلسل ابتدائی	مسلسل ۸ ماہ کے لئے
۱۔ کشٹا پورم دریائے گوداوری سے بائیں کنارے کی نہر میں گرنے والا آبشار۔	۴۳۷۰ کلوواٹ	۱۲۳۰ کلوواٹ
۲۔ بائیں کنارے کی نہر کے چالیسویں میل پر گرنے والا ۱۰۰ فٹ کا آبشار۔	۱۰۹۵۰ ,,	۴۱۲۰ ,,
۳۔ بائیں کنارے کی نہر کے (۴۴) ویں میل پر گرنے والا آبشار۔	۱۶۴۲۰ ,,	۶۱۷۰ ,,
۴۔ پدور کے ذخیرہ آب میں گرنے والا آبشار۔	۰۰	۲۵۱۰ ,,

۵ - نہر کی تیسری شاخ کے (۸۴) ویں میل پر گرنے والا آبشار۔	..		۱۳۶۰	،،
۶ - کنتالہ کے ذخیرہ آب سے گرنے والا آبشار۔	..		۸۶۳۷	،،
			برائے چار ماہ	
۷ - رالا سدہ اور ناگا ملیا کے سنگم سے قبل ناگا ملیا سے گرنے والا آبشار۔	..		۱۶۵۳	کلوواٹ
۸ - پدور کے ذخیرہ آب سے گرنے والا آبشار۔	۲۰۳۴۰ کلوواٹ			..
۹ - پدور کے جنوب میں بہنے والی نہر کے (۱۰۵) ویں میل پر گرنے والا ۷۲ فٹ کا آبشار۔	۵۸۶۰	،،	۷۹۰	کلوواٹ
۱۰ - اس نہر کے (۵۵) ویں میل پر گرنے والا ۴۴ فٹ کا آبشار۔	۹۵۰۰	،،	۱۱۲۰	،،
۱۱ - اس نہر کے آخری حصہ کی طرف (۹۲) فٹ کا آبشار۔	۲۰۵۰	،،		..

ڈنڈی

موضع گنڈلا بلی کے قریب دریائے ڈنڈی پر جو ذخیرہ آب تعمیر کیا جارہا ہے وہ (۴۳۰۴) لاکھ روپے کے صرفہ سے پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے۔ اس دریا کے دائیں کنارے سے جو نہر نکالی گئی ہے وہ وادی پداوا گو میں (۳۹) ہزار ایکڑ رقبہ کو سیراب کرسکتی ہے۔ اس نہر سے گرنے والے ۱۹۸ فٹ کے آبشار کے ذریعہ (۲۷۰۰) اسپی طاقت پیدا کی جاسکتی ہے۔

مانیر

اس اسکیم کے تحت کا مارڈی سے تقریباً (۱۸) میل دور دریائے مانیر اور کالیر ندی کے سنگم پر ایک بند تعمیر کیا جارہا ہے۔ صرف آبپاشی کی اسکیم پر (۳۰۴۰) لاکھ روپے کے اخراجات کا اندازہ کیا گیا ہے۔ برقابی کی اسکیم پر مزید (۱۱۴۰) لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ اس اسکیم کی بدولت ۱۷۶۸۰ ایکڑ رقبہ سیراب ہوسکے گا۔ تجویز ہے کہ برقی قوت پیدا کرنے کے لئے ذخیرہ آب سے ۶۶۰۶ میل لمبی ایک نہر نکالی جائے۔ اس نہر کا پانی ۱۲۶۰۰ فٹ سے ملا ریڈی پیٹھ میں گرے گا جس سے ۱۴۰۰ کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جاسکے گی۔

پین گنگا

سہسرا کنڈ کے آبشار کے اوپر جنگاؤن اور کنول کے درمیانی علاقہ میں ایک ذخیرہ آب کی تعمیر مفید ثابت ہوگی۔ خاص ذخیرہ آب کے علاوہ متعدد ذیلی ذخائر آب پابند اور اٹھاؤ کٹے (Lift-dams) ہوں گے۔ ان سب کے اخراجات تعمیر کا اندازہ دو کروڑ (۴۰) لاکھ روپے کیا گیا ہے۔ ذخیرہ آب سے بہنے والی نہر کا پانی ۱۰۵ فٹ کی اونچائی سے دریا میں گرے گا اور اس سے ۲۷۸۹۰۰ کلوواٹ مسلسل برقی قوت پیدا کی جاسکے گی۔ اس طرح جملہ (۲۲۰۳) ملین یونٹ حاصل کیے جاسکیں گے۔ برقی قوت کی تولید کے لئے فی یونٹ ۲۰۴۷ پائی مصارف ہوں گے۔

زیریں کرشنا

اس اسکیم کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ حسب ذیل اجزا پر مشتمل ہے۔

(الف) موضع نانادی کنڈہ میں ایک مشترکہ ذخیرہ آب جس میں جملہ ۱۶۸۲۱۳ ملین کیوبک فٹ پانی سماسکے گا۔

(ب) آبپاشی کی (۱۲۹) میل لمبی ایک نہر جس سے ۶۹۶۰۰۰ ایکڑ رقبہ سیراب ہوسکے گا۔

(ج) دریا میں گرنے والے پانی کے لئے ذخیرہ آب کے خزانہ کا استعمال۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بند کی تعمیر پر تقریباً ساڑھے دس کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ نہر ۱۲۹ میل لمبی ہوگی اور اس پر تقریباً (۶) کروڑ (۲۵) لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے۔ آبپاشی سے (۹۳) لاکھ روپے خالص آمدنی ہوگی۔

برقابی کی اسکیم

دریائے کرشنا اور دریائے تنگبھدرا کے سنگم کے اوپر اٹھاؤ کٹوں کی سطح میں ۳۱۵ فٹ کا جو فرق ہے اس سے فائدہ اٹھا کر ۷۴۳۲ ملین یونٹ برقی قوت پیدا کی جائیگی، جس کا صرفہ فی یونٹ ۷۶۳۱۰ پائی ہوگا۔

بہبودگی اطفال و زچہ‌گان

شہزادی نیلوفر کی پرجوش اپیل

انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام کی صدارت فرماتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے عورتوں اور بچوں کے قابل انسداد اتلاف جان کو روکنے کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ شہزادی صاحبہ نے فرمایا :— ''ان لوگوں کی آواز جو موت کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر روز ہر ساعت اور ہر لمحہ زیادہ بے قرار زیادہ طالب توجہ اور زیادہ درد ناک ہوتی جارہی ہے '' ۔

ہر ہائنس شہزادی برار نے ، جن کی سرپرستی میں دوسال پہلے انجمن کا قیام عمل میں آیا تھا ، اس موقع پر رونق افروز ہوکر جلسہ کو زینت بخشی ۔

انجمن کے آغاز پر روشنی ڈالتے ہوئے شہزادی نیلوفر ...رمایا کہ اس کی بنیاد اون تشویش ناک اور پر خطر ...ون میں رکھی گئی جب کہ دنیا جنگ کی بے پناہ تباہ کاریوں ... پارہ پارہ ہورہی تھی اور امداد اورچارہ سازی کے لئے ...مصیبت زدہ بیماروں کی آواز انتہائی کرب کی ایک پکار بن گئی ...ی ۔ شہزادی صاحبہ نے اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا ...موت کے اسباب کے متعلق طبی تصدیق کے طریقے کی عدم ...وجودگی اور لازمی رجسٹری کے فقدان کے باعث اموات ...ر پیدائش کے اعداد و شمار کے متعلق ہماری معلومات میں ...کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے ۔

بچوں کی شرح اموات

بلدہ حیدرآباد میں موت اور پیدائش کے اعداد و شمار ...ے اندارج کی جو کوشش کی گئی ہے اس سے ہمیں یہ ...معلوم ہوا ہے کہ ہر سال جو ۲۰ ہزار بچے پیدا ہوتے ...ہیں ان میں پانچ ہزار ایک سال کے اندر اندر ہی مرجاتے ...ہیں ۔ ان کے علاوہ مزید پانچ ہزار بچے مدرسہ جانے کی ...عمر سے پہلے ہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اندازہ کیا ...گیا ہے کہ ریاست میں ہر سال ساڑھے چھ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان میں سے دن اور رات کے ہر دوسرے منٹ میں ایک بچہ لقمہ اجل ہو جاتا ہے ۔ جو بچ رہتے ہیں وہ بعد میں بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کی جسمانی قوت شیر خوارگی کے زمانہ ہی میں کمزور ہوچکی ہوتی ہے ۔

ماؤں کا اتلاف جان

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے فرمایا کہ ہندوستانی ماؤں میں سے کم از کم تیس فی صد حمل کی خرابیوں سے جسمانی کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں ۔ حیدرآباد کی عورتوں کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کیونکہ حمل کے دوران میں بچہ کی پیدائش کے وقت اور اس کے بعد کے زمانے میں ان کی صحت کی نگرانی کے لئے طبی امداد کا کوئی اچھا ذریعہ موجود نہیں ہے ۔ چنانچہ محتاط اندازہ کے مطابق ان بدنصیب ماؤں میں سے (۱۳) ہزار کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے ۔ ان مختلف امراض و عوارض کا کوئی تخمینہ موجود نہیں جو بچہ کشی سے اس ریاست کی عورتوں میں پیدا ہوتے ہیں ۔ ''کہنہ علالت کی مصیبت سے انہیں موت ہی نجات دلاتی ہے''



ہر ہائی‌نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے دوسرے جلسہ عام میں۔

علاج

موجودہ صورت حال کی اصلاح کے لئے جو تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہزادی نیلوفر نے فرمایا ''افلاس ، جہل ، صفائی کے ناقص انتظامات، خراب مکانات ، ہجوم آبادی ، خراب غذا ، کمسنی کی شادی، کثیر شرح پیدائش اور دوسرے نقصان رساں سماجی مراسم وہ چیزیں ہیں جن کے تباہ کن اثرات نوجوان پود کے رگ و ریشے میں سرائیت کئے ہوئے ہیں اور موجودہ کثرت اموات کے بڑی حد تک ذمہ دار ہیں ۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اتلاف جان کا اہم ترین سبب خود ماؤں کا ماہرانہ معلومات سے قطعی نا واقف ہونا ہے ۔ اس لئے بچاؤ کی پہلی تدبیر مفت اور جبری تعلیم ہونی چاہئے اور دوسری یہ کہ زچگی اور بہبودی اطفال سے متعلق کام کی ایسی تنظیم کی جانی چاہئے کہ ماؤں کو صحت کے معمولی قواعد سے واقف کرایا جائے ۔ زچاؤں اور بچوں کی بھلائی کا کام اصل میں ایک تعلیمی خدمت ہے جس کی ذریعہ ماؤں کو خود اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کی حفاظت و نگہداشت کرنا سکھایا جاتا ہے ''۔

هسپتالوں میں رہائشی انتظام

اس کے بعد شہزادی نیلوفر نے زچہ خانوں میں مناسب رہائشی انتظام کے مسئلہ پر بحث فرمائی ۔ شہزادی صاحبہ کی رائے میں بہبودی و زچہ گان کے موجودہ انتظامات یوں تو تمام ہندوستان میں ہی ناکافی ہیں لیکن اس خصوص میں حیدرآباد اکثر صوبوں اور ریاستوں سے پیچھے ہے ۔ ممالک محروسہ کے تمام زچہ خانوں میں صرف ۲۰۰ بستروں کا انتظام ہے جن میں سے ۱۵۰ اضلاع کے لئے ہیں ۔ اگر ہر زچہ ۱۲ دن بھی ہسپتال میں رہے تو ہر سال تیس زچگیوں کے لئے ایک بستر کی ضرورت ہو گی ۔ اس مفروضہ پر کہ تیس فی صد زچگیاں ہسپتالوں میں ہوتی ہیں ہر سو زچگیوں کے لئے کم سے کم ایک بستر کی ضرورت ہو گی ۔ مگر حقیقی ضرورت تو اس سے کہیں زیادہ ہے ۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں زچگی کے ان انتظامات کی کمی کو مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان کے توسط سے خانگی دایہ گری کو عام کر کے پورا کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس معاملہ میں بھی حیدرآباد کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے ۔

تربیت یافتہ افراد

کارکنان صحت کی تربیت کے لئے مناسب انتظام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے شہزادی صاحبہ نے فرمایا :- ''تربیت یافتہ کارکنوں کی کمی زچگی کے کاموں کے موجودہ انتظامات کی توسیع میں مانع نہ ہونی چاہئے اس لئے کہ خود ایسی تنظیم کے مقاصد میں جیسی کہ ہماری ہے ایک مقصد یہ بھی ہونا چاہئے کہ ان زچہ خانوں اور مراکز بہبودی اطفال میں جو ہم شہری اور دیہی رقبوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں موزوں افراد کو تربیت اور ملازمت دی جائے ۔ آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ '' ہیلتھ وزیٹرس '' کی تربیت کے لئے ایک مرکزی مدرسہ کے افتتاح کی تیاریاں کی جارہی ہیں ۔ بہبودی اطفال کی تنظیم میں '' ہیلتھ وزیٹرس '' کا وجود انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔

''ہمارے (۱۳) ہزار مواضعات کے دور دراز گوشوں سے '' جن پر ہمارے وجود کا دارو مدار ہے ، یہ خاموش پکار ہم تک پہونچی ہے کہ انہیں غیر تربیت یافتہ دائیوں کی قدیم اور رنج دہ روایات سے نجات دلائی جائے ۔ ہماری سرپرست خصوصی ہر ہائی نس شہزادی برار کی پیش بینی کا یہ نتیجہ تھا کہ اس اپیل کے جواب میں دیہاتی ضروریات کے لئے دائیوں کی تربیت شروع کی گئی ۔ ہر ہائی نس کو اس مسئلہ سے جو گہری دلچسپی ہے اسکی بناء پر آپ نے اس کام کے لئے ایک عام سرمایہ قائم فرمایا جس کی مقدار کو حکومت نے دگنا کردیا ۔ اور اس طرح اضلاع میں دائیوں کی تربیت کے چار مراکز قائم ہوسکے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اب حکومت نے ان تربیت یافتہ دائیوں میں سے ۱۵۰ کو دیہی رقبوں میں ملازم رکھنے کی منظوری دی ہے ۔

''مگر یہ تو صرف ایک عارضی اقدام ہے تا کہ دائیوں کی موجودہ کمی کو دور کیا جائے ۔ لیکن جب ہماری تحریک

میں توسیع ہوگی تو ہمیں امید ہے کہ ان دائیوں کی بجائے ہم پڑھی لکھی اور ہسپتالوں میں تربیت یافتہ دائیاں مقرر کرسکیں گے ۔ فی الوقت ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ دائیوں کی رجسٹری کے قواعد نافذ کرے تاکہ غیر تربیت یافتہ دائیوں کا انسداد کیا جاسکے ۔

" اسی طرح غیر سرکاری زچہ خانوں کی نگرانی کے لئے بھی قواعد مرتب ہونے چاہئیں تاکہ ایسے " نرسنگ ہوم " باقی نہ رکھے جائیں جو موزوں عملہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے صحت عامہ کے لئے خطرہ کا باعث ہوں ۔

ادائی مصارف زچگی

" ہمیں صنعتی رقبوں میں حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کی ماموری سے متعلق اہم مسائل کو بھی بھولنا نہ چاہئے اور قانون کارخانہ جات کو نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ان عورتوں کے کام اور آرام کے اوقات مقرر ہوں ، ان کو زچگی کی حالت میں اطمینان بخش رعایتیں حاصل ہوسکیں اور ان کے بچوں کی معقول نگرانی کے لئے مرکز قائم کئے جائیں ۔

یتیم خانے

" یتیم خانوں کے انتظام کا سوال ہماری فوری توجہ کا طالب ہے ۔ اس لئے کہ اس قسم کا کام بہبودی اطفال کے مسئلہ سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے ۔ شہر میں متعدد یتیم خانے ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ ان میں سے صرف چند ہی کا نظم و نسق قابل اطمینان ہے ۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن میں حفظان صحت کا کوئی انتظام نہیں ہے اور بچوں سے ناجائز فائدے حاصل کئے جاتے ہیں اور ان کو ایسے انتہائی افسوس ناک حالات میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جن سے ان کی جسمانی نشو و نما خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور ان کے حساس دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں ۔ ان بچوں کے لئے ، جن پر قسمت تنہائی اور بے چارگی کے داغ لگا دیتی ہے ، ایک بہتر زندگی کا انتظام کرنا ضروری ہے ۔ محبت اور ہمدردی کی راحت بخش شعاعیں ان کی زندگیوں کی سر بمہر تاریکی میں داخل ہونی چاہئیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حکومت ان بچوں کی زندگی کے متعلق کوئی تحقیقات کرائے تو یتیم خانوں کی رجسٹری اور نگرانی کے لئے ایک قانون وضع کرنا ضروری ہوگا ۔

اہم مسائل

" ان اہم مسائل سے دو چار ہوتے ہوئے یہ سوال طے کرنا ہے کہ ہم کب تک ان ناقابل برداشت حالات کو قائم رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ ہم ایسا نہیں کرسکتے اور نہ ایسا کرنا ہی چاہیے ۔ جس وقت حکومت (۱۵) لاکھ کا عطیہ انجمن کے نام پر منتقل کردے گی اوس وقت ہم اپنے مقاصد اور ارادوں کی تکمیل سے قریب تر ہوجائیں گے ۔ لیکن ایسی زبردست اہمیت رکھنے والے کام میں کامیابی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب کہ ہمیں عوام کی امداد ، دلچسپی اور تعاون حاصل ہو ۔ "

اپنے خطبہ کے آخر میں شہزادی صاحبہ نے فرمایا " ہمارے لئے یہ امر وجہ افتخار ہے کہ یہ مقدس کام جس کی وسعت لا محدود ہے ہمارے حصہ میں آیا ہے ۔ آئیے ہم اپنی امکانی کوششیں صرف کرکے حقیقی خدمت کی ایک ایسی لافانی یادگار قائم کریں جو انسانی درد و کرب کی گہری تاریکیوں کو اپنے نور سے روشن کردے " ۔

ترقی کار

سنہ ۱۹۴۴ــ۴۵ء میں انجمن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اعزازی معتمد مسٹر ایم فاروق نے فرمایا کہ حیدرآباد میں چار مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان مشیرآباد ، لال دروازہ ، دھول پیٹ اور نامپلی میں قائم کئے گئے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انجمن حاملہ عورتوں میں خون کی کمی کے اسباب کے متعلق سائنٹفک تحقیقات کررہی ہے اور شہر کے (۹) مراکز بہبودی اطفال میں انجمن کے زیر اہتمام خون کی کمی کے عارضہ میں مبتلا ماؤں اور حاملہ عورتوں کا علاج کیا جارہا ہے ۔

ڈاکٹر فاروق نے " ہلت وزیٹرس " کے لئے مجوزہ تربیت گاہ کے قیام کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ ادارہ بہت

جلد کام شروع کردے گا۔ یہ مدرسہ ایک " یونٹ " میں شامل کیا جائے گا جو ساز و سامان سے پوری طرح لیس (۵۰) بستروں کے ایک زچہ خانہ ، عورتوں کے لئے امراض خبیثہ کے علاج کے ایک کلینک اور ایک مرضیاتی تجربہ خانہ پر مشتمل ہوگا۔ معتمد صاحب نے مختلف اضلاع کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا کیونکہ انہوں نے اضلاع میں انجمن کی شاخیں کھولنے کے لئے چندوں سے متعلق اپیل کا فیاضی کے ساتھ جواب دیا۔ ڈاکٹر فاروق نے بتایا کہ اورنگ‌آباد ، پربھنی ، نظام‌آباد ، ورنگل ، ناندیڑ اور گلبرگہ میں پانچ لاکھ (۶۴) ہزار روپے جمع کئے گئے ہیں۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

آذر سنہ ۱۳۵۵ف - اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور دالوں کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب (۱) اور (۸) اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ شکر کا اوسط اشاریہ علی حالہ قائم رہا ۔

دوسری غذائی اشیاء اور تمام اغذیہ کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب (۹) اور (۳) اعشاریہ کمی ہوئی ۔ البتہ روغن دار تخم کے اوسط اشاریہ میں (۱۹) اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ کپاس ساختہ کپاس اور چمڑے اور کھال کے اوسط اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

چونے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے اشیاء تعمیر کے اوسط اشاریہ میں (۹) اعشاریہ کمی ہوئی ۔ جلانے کی لکڑی کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریہ میں (۷) اعشاریہ اضافہ ہوا ۔

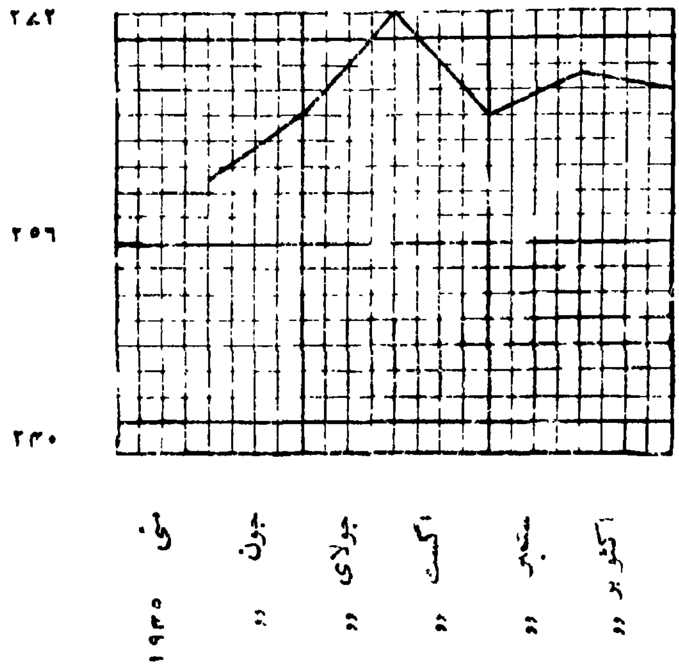
روغن دار تخم اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں اضافہ کے باعث تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں (۳) اعشاریہ اضافہ ہوا ۔

اگست سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے اکٹوبر کا عام اشاریہ ۲۶۸ رہا۔ اس کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع یہ ۲۶۹ تھا۔
جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے اکٹوبر کا عام اشاریہ ۲۳۲ رہا اس کے برخلاف ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ ۲۳۰ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں ستمبر اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (–) بمقابلہ	
		اکٹوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع	ستمبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۷	۲۷۶	۲۷۹	+ ۱	– ۲
دالیں	۶	۲۰۱	۱۹۳	۲۱۳	+ ۸	– ۱۲
شکر	۲	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۲	..	+ ۴
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۸۱	۲۹۰	۲۴۱	– ۹	+ ۴۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۶۲	۲۶۵	۲۴۰	– ۳	+ ۲۲
روغن دار تخم	۵	۲۸۷	۲۶۸	۲۱۹	+ ۱۹	+ ۶۸
نباتاتی تیل	۴	۲۶۱	۲۶۶	۲۵۱	– ۵	+ ۱۰
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۲۹۰	۲۹۰	۳۰۳	..	– ۱۳
چمڑا اور کھال	۲	۳۲۳	۳۲۳	۳۲۳	..	..
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۸	۲۶۷	۲۷۵	– ۹	– ۱۷
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۷۴	۲۶۷	۲۳۵	+ ۷	+ ۳۹
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۷۵	۲۷۳	۲۵۹	+ ۲	+ ۱۶
عام اشاریہ	۶۰	۲۶۸	۲۶۹	۲۵۰	– ۱	+ ۱۸

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع سے اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں دھان ، جوار، باجرا ، چنا اور تورکی قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ اس کے بر خلاف موٹا چاول راگی اور سکنی کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔

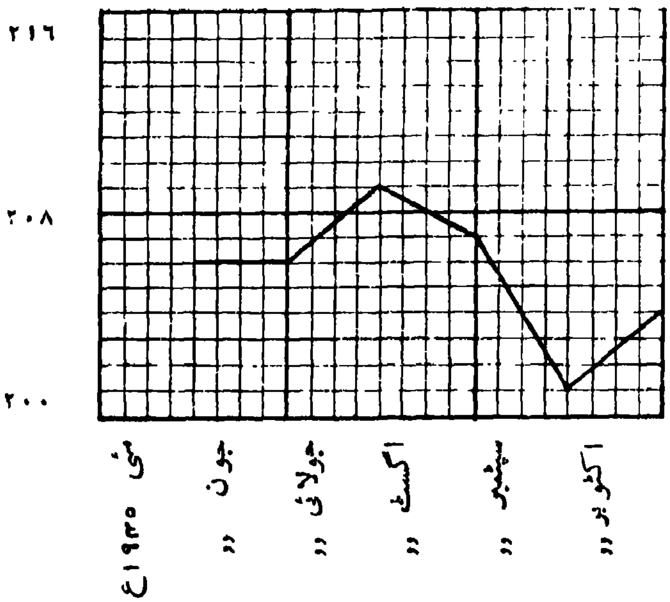
آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے اشاریہ کے حساب سے دس اہم اشیاء کی چلر فروشی کی قیمتوں میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۳) اعشاریہ اضافہ اور آگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۳) اعشاریہ کمی ہوئی ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اعشاریہ درج ذیل ہے ۔

اشیاء		اگست ۳۹ع	نرخ برائے اکٹوبر ۴۵ع	نرخ برائے ستمبر ۴۵ع	اشاریہ بابتہ اکٹوبر ۴۵ع	اشاریہ بابتہ ستمبر ۴۵ع
موٹا چاول	..	۲ - ۷	۲ - ۳	۱ - ۳	۲۳۰	۲۳۵
دھان	..	۱۲ - ۱۳	۱۵ - ۳	۳ - ۵	۳۰۳	۲۸۱

گیہوں	۰۰	۷-۵	۲-۷	۲-۷	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰۰	۱۰-۰	۵-۱۳	۵-۱۳	۱۷۲	۱۷۰
باجرہ	۰۰	۱۰-۸	۵-۸	۵-۱۲	۱۹۱	۱۸۳
راگی	۰۰	۱۱-۵	۶-۸	۶-۳	۱۷۳	۱۸۱
مکئی	۰۰	۱۰-۱۳	۶-۹	۶-۸	۱۶۵	۱۶۶
چنا	۰۰	۷-۱۰	۳-۱۳	۳-۱۵	۱۹۷	۱۹۳
تور	۰۰	۱۰-۱	۶-۰	۶-۰	۱۶۷	۱۶۶
نمک	۰۰	۸-۱۳	۶-۷	۶-۷	۱۳۷	۱۳۷
عام اشاریہ	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۲۰۳	۲۰۱

مندرجہ ذیل گراف میں مئی سنہ ۱۹۴۵ع سے اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع تک ۱۰ اہم اشیاء (متذکرہ صدر) کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے -



بلدہ حیدرآباد میں اشیاء خوردنی کی درآمد

اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں بلدہ حیدرآباد میں ۱۱۳۱ پلہ گیہوں ۳۶۸۹۸ پلہ چاول اور ۱۰۳۹۶ پلہ جوار درآمد کی گئی اس کے برخلاف اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ان اشیاء کی درآمد شدہ مقداریں علے الترتیب ۱۵۵۹، ۱۹۴۸۳، اور ۸۷۳۷ پلہ تھیں۔ برطانوی ہند، ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے مختلف حصوں سے بلدہ

حیدرآباد میں جو اشیاء خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقداریں درج ذیل ہیں ۔

اشیاء	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
	اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع	اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع
گیہوں ..	۱۱۴۱	۱۵۵۹
آٹا ..	۷۱۷	۹۸۱
دھان ..	..	..
چاول ..	۳۶۸۹۸	۱۹۴۸۳
جوار ..	۱۰۲۹۶	۸۷۲۷
باجرہ ..	..	..
راگی ..	..	..
ماش ..	۳۷۲۴	۳۰۱۳
چنا ..	۲۷۱۷	۳۵۳۳
گھی ..	۱۶۷۶ من	۱۲۹۹ من
چاء ..	۱۰۹۹	۷۱۴
شکر ..	۷۲۵۷	۳۵۶۰

سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے کا بیش ترین اور کم ترین نرخ علی الترتیب ۹۴ روپے اور ۸۹ روپے فی تولہ اور چاندی کا بیش ترین اور کمترین نرخ ۱۵۲ روپے اور ۱۴۲ روپے فی صد تولہ تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اکٹوبر اور ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے ۔

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۹-۶
ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۹-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۱-۰
اکٹوبر سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰	۱۱۶-۱۱-۶

شیر مارکٹ

ستمبر اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو بھاؤ تھے وہ درج ذیل ہیں -

تفصیلات		ستمبر سنہ ۱۹۴۵ ع اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں	
		ستمبر سنہ ۱۹۴۵ ع	اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ ع
		روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۴	۱۰۰-۱۴
,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱	۱۰۳-۲
,, ,,	۳½ فی صد	..	۱۰۰-۱۱
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳-۰	۵۳-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۱-۴	۱۳۸-۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۴۰-۰	۷۴۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	..	..
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۴۸-۰	۶۹۵-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, روپیہ کلدار)	۷۱۰-۰	۷۱۹-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ,, ,,)	..	..
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۶۲۵-۰	۱۶۲۵-۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۲۷-۸	۳۲۶-۸
شکر			
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۱-۱۲	۸۳-۰
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۸-۰	۳۸-۰
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵ روپیہ)	۲۲-۸	۲۱-۱۱
کمیکلز			
بابو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۴-۱۴	۴-۱۱
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۰-۰	۳۹-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۰	۴۲-۰

متفرق

آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۶ - ۰	۹۳ - ۸
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵ - ۰	۱۱۵ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۶۹ - ۰	۳۶۶ - ۰
حیدرآباد ٹیریز	(۵۰ ,, ,, ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۷ - ۸	۲۷ - ۸
نیشنل فوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۱۱ - ۱۳	۱۱ - ۱۳
سنگا ریڈی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹ - ۸	۱۹ - ۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰ ,, عثمانیه)	۱۹۳ - ۸	۳۱۲ - ۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ,, ,,)	۱۲۷ - ۰	۱۲۷ - ۰
تاج کے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۵ - ۰	۱۱۱ - ۹
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۱ - ۱۳½	۱۲ - ۰
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵ - ۱۱	۹۵ - ۱۲
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ ,, ,,)	۱۳ - ۰	۱۳ - ۳

کپاس

اکتوبر سنه ۱۹۴۵ع کے دوران میں ممالک محروسه کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں پانچ هزار گٹھے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع اور اکتوبر سنه ۱۹۴۴ع میں پریس کی هوئی کپاس کی مقدار علی الترتیب (۱۲) هزار اور (۳۹) هزار گٹھے تھی -

گرنیوں میں صرفه

زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی گرنیوں میں ۲۳,۶۸ لاکھ پونڈ کپاس صرف هوئی اس کے خلاف ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۲۲,۲۵ لاکھ پونڈ اور سنه ۱۹۴۴ع میں ۲۵,۰۲ لاکھ پونڈ کپاس کا صرفه هوا -

ساخته کپاس

اس مهینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۵۴,۳۹ لاکھ گز رهی - اس کی مقدار ستمبر سنه ۱۹۴۵ع میں ۵۳-۷۰ لاکھ گز اور اکتوبر سنه ۱۹۴۴ع میں ۵۰,۹۷ لاکھ گز رهی - زیر تبصره مهینے میں ۱۹,۸۰ لاکھ پونڈ سوت تیار هوا - اس کے مقابله میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع اور اکتوبر سنه ۱۹۴۴ع میں تیار کرده مقدار علی الترتیب ۱۸,۶۷ لاکھ پونڈ اور ۱۹,۴۵ لاکھ پونڈ تھی -

تقابلی اعداد (هزاروں میں) درج ذیل هیں -

اشیاء	اکائی	اکتوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکتوبر ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابله اکتوبر ۴۴ع	(+) یا (−) بمقابله ستمبر ۴۵ع
کپڑا	گز	۵۴۳۹,۸	۵۳۷۰,۵	۵۰۹۷,۳	+ ۳۴۲,۳	+ ۶۹,۳
سوت	پونڈ	۱۹۸۲,۷	۱۸۶۰,۸	۱۹۴۵,۵	+ ۳۷,۲	+ ۱۱۳,۹

کپاس کی برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں ریل اور سڑک کے ذریعہ برآمد شدہ کپاس کی مقداریں دی گئی ہیں (اعدادوں میں درج ہیں) -

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		اکتوبر ۴۵ع	اکتوبر ۴۴ع	اکتوبر ۴۵ع	اکتوبر ۴۴ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۲۳۴۵۳	۱۱۸۸۰	۱۷۴۳	۲۱۲
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۳۸	۳۷۵	۱۴۴۱	۳۲۵۴
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	..	۹۶
جملہ	..	۲۳۴۹۱	۱۲۲۵۵	۳۱۸۴	۳۵۶۲
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ	..	۱۴۶۹۵	۷۳۵۳	۱۹۱۰	۲۱۳۷

دیا سلائی

زیر تبصرہ مہینے میں دیا سلائی کے کارخانوں میں ۲۱۴۴۸ گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۶۱۷۱ گروس ڈبے اور اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں ۱۱۹۳۲ گروس ڈبے تیار ہوئے تھے -

سمنٹ

زیر تبصرہ مہینے میں سیمنٹ کی پیدا وار ۱۴۹۰۴ ٹن رہی - اس کے مقابلہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۳۳۸۶ ٹن اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۱۶۰۹ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی

مندرجہ ذیل تختہ میں صنعتی پیدا وار کے اعداد (ہزاروں میں) دے گئے ہیں :-

اشیاء		اکائیاں	اکتوبر ۴۵ع	ستمبر ۴۵ع	اکتوبر ۴۴ع	(+) یا (-) بمقابلہ	
						اکتوبر ۴۴ع	ستمبر ۴۵ع
سمنٹ	..	ٹن	۱۴٫۹	۱۳٫۳	۱۱٫۶	+۳٫۳	+۱٫۶
دیا سلائی	..	گروس ڈبے	۲۱٫۴	۲۶٫۱	۱۱٫۹	+۹٫۵	-۴٫۷
شکر	..	ہنڈرڈویٹ	۲۷٫۷	..	۰٫۴	+۲۷٫۳	+۲۷٫۷

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تقریباً ۳۴٫۱۳ لاکھ روپے رہی - اس کے مقابلے میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ع میں آمدنی کی مقدار ۳۷٫۱۵ لاکھ روپے تھی - شارعی حمل و نقل کے محکمہ کو ۷٫۹۲ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال آمدنی کی مقدار ۷٫۴۵ لاکھ روپے تھی - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل و نقل سے جو آمدنی ہوئی اس کی مقدار اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۴٫۴۶ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں ۲۱٫۳۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی -

اکتوبر کے مہینے میں ریلوں اور بسوں سے علی الترتیب ۱۵۴۴۱۵۵ اور ۱۶۵۳۶۶۷ مسافروں نے سفر کیا اس طرح پچھلے سال اسی مہینے کے مقابلہ میں علی الترتیب ۱۰۸۱۴۲ اور ۳۰۸۶۹ مسافروں کا اضافہ ہوا -


پٹکے جانے کے نقصان کو روکئے
اِس طریقہ سے دھوئیے
اسمیں شک ہے کہ ایک ہفتہ بھی ایسا گذرتا ہو جبکہ
کوئی آپکے کنبہ میں یا آپکے رفیقوں میں دغیرضروری اور
بعض دفعہ قیمتی نقصان کی شکایت نہ کرتا ہو جو اُن
دقیانوسی اور بے رحم طریقہ پر کپڑوں کو پٹکنے اور
ان کو صاف کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔
۱
۲
۳
۴
ہاں اگر آپ اِن نمبرشدہ تصویروں کی طرزعمل اور اِنکے حسب ذیل سمجھائے
ہوئے طریقہ پر چلیں تب آپ یقیناً کپڑوں کو نہایت صاف ستھرا بنا سکتے ہیں۔
(۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اُسمیں کوئی فرق نہیں
پڑتا چاہے آپ نل کے نیچے، ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں۔
(۲) جبکہ آپ نے کپڑیکو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں
سنلائٹ صابن لگادیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے۔
(۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑئیے
مت اور اسیطرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے۔ صابن والا جھاگ
میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آرپار ہو جائے پھر کپڑے
کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ
کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکی میل کو بالکل نکال دیگا۔ اگر آپ یہ
احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا
حصہ جو اس جھاگ میں رہتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو فوراً چھوتے ہی نکالدیتا
ہے میل کے ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اسکو جذب کرلیتا ہے تاکہ جس
وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علحدہ ہو جائے۔
(۴) کپڑیکو پانی میں اُچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھر پور ہے دُور کر دیجئے۔
سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز
تک چلتے ہیں۔
SUNLIGHT
SOAP
سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے
S. 75-23 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED



.... شمارہ ٦ اردی بہشت

۹ فرانک ... ریال

فہرست مضامین

اردی بہشت سنہ ۱۳۵۵ف — مارچ سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
ریاست کی غذائی صورت حال	۴
دیہی رقبوں میں بچوں اور زچاؤں کی بہبودی کا کام .	۱۱
نظام ساگر پراجکٹ	۱۲
ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ	۲۰
حیدرآباد میں کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ	۲۳
کامیابی کا راز تعاون عمل میں پوشیدہ ہے	۲۵
ریاست میں بنک کاری کی حوصلہ افزائی	۲۸
چھوٹی صنعتوں کا احیاء	۳۰
ضلع کانفرنس نلگنڈہ	۳۳

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

جوبلی ہال ، باغ عامہ ، حیدرآباد کا باب الداخلہ

اس طریقہ سے دھونیسے پٹکے جانے کے نقصان سے بچاؤ ہوتا ہے



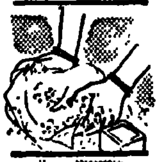
1

کپڑوں میں چھید، اُن کا پھٹنا یا اُدھیڑجانا وغیرہ سب طرح کا غیر ضروری اور مہنگا نقصان ہمیشہ کپڑوں کو پہنچتا رہے گا جب کہ ان کو دھونے اور صاف کرنے کے لئے پٹکنے کا بُرا اور دقیانوسی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

2



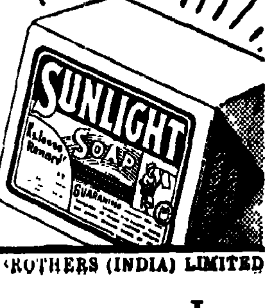
3



4



اِن نمبر شدہ تصویروں کو دیکھئے یہ آپکو کپڑوں کو بغیر کسی نقصان کے دھونیکا طریقہ بتاتی ہیں۔ (۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ نل کے نیچے ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں (۲) جبکہ آپنے کپڑیکو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصّہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے (۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اُسی طرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تا کہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصّہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو ذرا چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کو ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اُس کو جذب کر لیتا ہے تا کہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علیحدہ ہو جائے (۴) کپڑے کو پانی میں اچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھرپور ہے دور کر دیجئے۔ سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔



سنلائٹ صابن کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

S. 74-23 UD　　　LEVE. ROTHERS (INDIA) LIMITED

*آ

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۵ ف ـ مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع شمارہ ۶

احوال و اخبار

قابل تقلید مثال ـ انسانی دکھ درد کو کم کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے کرم بے دریغ و خاطر کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ ذات شاہانہ نے حضرت شاہی کو اشیاء و روبوش کے استعمال میں انتہائی کفایت شعاری کا پابند کرکے عملی مثال قائم فرمائی ہے ـ یہ اقدام اس شدید غذائی قلت کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے جس سے دنیا کے بعض دیگر ممالک کے ساتھ ہندوستان کا ایک بڑا حصہ دو چار ہے ـ قدرتی طور پر ہماری انتہائی تمام رعایا سے چاہے وہ غریب ہو یا امیر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت جہاں پناہ کے نقش قدم پر چلے گی اور اس مشکل کا بار مساوی طور پر برداشت کرنے کی ـ اگر ایک ایسی آفت سے چھٹکارا پانا ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی تو اس تدبیر پر عمل کرنا ضروری ہے ـ اس شدید مصیبت کو کم کرنے کے لئے ہم کچھ نہیں تو کم از کم یہ کرسکتے ہیں کہ کھانے میں کفایت اور احتیاط برتیں ـ یہ وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے ـ

اس رسالہ میں کسی اور جگہ ریاست کی غذائی صورت حال پر ایک تفصیلی تبصرہ شائع کیا گیا ہے ـ اگرچہ ملک کے ان حصوں کے مقابلہ میں جو قحط کے امکانات سے دو چار ہیں حیدرآباد کا غذائی موقف قطعی طور پر زیادہ قابل اطمینان ہے تاہم مطمئن ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے ـ اضلاع اورنگ آباد ، بیڑ ، عثمان آباد اور رائچور کے بعض تعلقوں کو قحط زدہ قرار دیا گیا ہے ـ اس کے علاوہ راتب شدہ شہروں اور کم پیدا وار کے علاقوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کا بھی سوال ہے ـ نیز سابق میں ہم نے اپنے زائد غلہ کے ایک حصہ کو ہمسایہ ریاستوں اور صوبوں کو رسد دینے کا وعدہ کیا تھا ـ ان امور کے پیش نظر موجودہ صورت حال ایسی نہیں ہے کہ ہم بے جا رعایت سے کام لیں ـ اس لئے خود اپنے مفاد کی خاطر ہم سب کو خوشی سے ایثار کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے ـ

اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی نے متعدد تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے ـ ان تدبیروں کو روبہ عمل لانے سے پہلے حکومت نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ سے مشورہ کیا ـ آنریبل صدر المہام اغذیہ نے ریاست کے مختلف مکاتب خیال کے نمائندوں سے غیر رسمی طور پر گفتگو فرمائی اور عوام سے زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل کے لئے اپیل کی ـ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ تقریباً تمام بینک لیڈروں نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائیگا ـ

تمام ہندوستان کے غذائی لائحہ عمل سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے تمام راتب شدہ علاقوں میں روزانہ کے غذائی راتب میں (چاول کے " کوٹا " کو متاثر کئے بغیر ۸ چھٹانک سے ۶ چھٹانک تک) کمی کردی گئی ہے ـ تصفیہ کیا گیا ہے کہ پانچ ہزار آبادی والے تمام شہروں میں اہم اجناس خوردنی کی راتب بندی کی جائے ـ لیکن شروع میں راتب بندی کا نفاذ دس ہزار یا اس سے زائد آبادی والے شہروں میں عمل میں آئے گا ـ کاشتکاروں کی جائز شخصی ضروریات کی تکمیل کے بعد جو غلہ بچ رہے گا اس کی پوری مقدار

حاصل کرنے کی ممکنہ سعی کی جائے گی - یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ حکومت کی حصول غلہ کی حکمت عملی کے خلاف بالقصد یا گمراہ کن شورش کو کبھی روا نہیں رکھا جائے گا - ذخیرہ اندوزوں اور چور بازار میں لین دین کرنے والوں کی چالبازیوں کو روکنے سے متعلق احکام سختی کے ساتھ نافذ کئے جائیں گے -

انجمن اتحاد طلبا کا احیا - ہم مسرت کے ساتھ اس کا اعلان کرتے ہیں کہ جامعہ عثمانیہ کے ارباب مقتدر نے انجمن طلبا کو پھر سے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو چند سال پہلے معطل کردی گئی تھی - ان واقعات کو دہرانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جن کی وجہ سے ارباب مقتدر اپنی مرضی کے خلاف یہ کارروائی کرنے پر مجبور ہوگئے تھے - اگر تمام متعلقہ افراد اس افسوسناک واقعہ کو بھلادیں تو بہتر ہوگا- اس موقع پر اس امر کا اظہار زیادہ مناسب ہوگا کہ دونوں طرف جذبہ مصالحت و اشتراک عمل کا مظاہرہ کیا گیا جس سے اس پیچیدہ گتھی کو سلجھانے میں مدد ملی اور ایک سمجھوتہ ہوسکا جس کے تحت اس انجمن کا قیام پھر سے عمل میں آیا ہے -

نواب علی یاور جنگ بہادر معین امیر جامعہ عثمانیہ نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف فرمایا ہے ممکن ہے کہ اگلے تعلیمی سال میں جامعہ کے جشن سیمیں کی تقاریب منعقد ہوں جو جنگ کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ گئی تھیں - یہ امر باعث طمانیت ہے کہ ان تقاریب کے سلسلہ میں انجمن اتحاد کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا -

بچوں کی کانفرنس - ہندوستانی ریاستوں میں حیدرآباد پہلی ریاست تھی جس نے اپنا ایک کارگزار نشریاتی نظام قائم کیا - نشرگاہ حیدرآباد اپنے پروگراموں میں تفریحی اور تعلیمی عناصر کا امتزاج کرکے کمسن اور اثرقبول کرنے والے اذہان کی تشکیل و اصلاح میں ایک اہم حصہ لیتی رہی ہے - توقع ہے کہ یہ نشرگاہ ان مساعی کو آگے بڑھانے اور کامیاب بنانے میں اور زیادہ قابل قدر امداد دے گی جو ریاست میں علم و تہذیب کی سرحدوں کو وسیع تر کرنے کے لئے کی جارہی ہیں -

نشرگاہ حیدرآباد کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ہے کہ یہاں بچوں کی ضروریات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے - غالباً ہندوستان میں یہی ایک نشرگاہ ہے جس نے چھوٹے بچوں کے لئے خصوصی پروگرام نشر کرنے کی غرض سے روزانہ نصف گھنٹہ مختص کیا ہے -

اس سلسلہ میں ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ پانچ ماہ قبل نشرگاہ حیدرآباد نے بچوں کا ریڈیو کلب قائم کیا تھا - اس کلب کے اراکین کی تعداد ۱۳۰۰ تک پہونچ گئی ہے اور اس میں بمبئی، مدراس، ناگپور، آلہ آباد، لاہور، ویلور، دہلی، مونگھیر اور کولمبو جیسے دور دراز مقامات پر رہنے والے بچے بھی شامل ہیں - اراکین کو نقد رقم کی صورت میں کوئی چندہ دینے کی ضرورت نہیں - لیکن رکن بننے کے لئے ہر بچے کو ایک کہانی یا ایک مضمون یا پانچ پہیلیاں یا لطیفے بھیجنے پڑتے ہیں -

بچوں میں ریڈیو کو زیادہ مقبول بنانے کے لئے حال ہی میں بچوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی - یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس تھی - اس میں کئی ہزار بچوں نے حصہ لیا اور یہ نہایت کامیاب ثابت ہوئی -

اس کانفرنس میں جن ممتاز مہمانوں نے شرکت کی ان میں صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر مسز سروجنی نائیڈو اور مسٹر گائڈار چیف انجینیر آل انڈیا ریڈیو شامل ہیں -

ہوابازی کی اہمیت - اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جنگ کے بعد کی دنیا میں ہوا بازی کو روز افزوں اہمیت حاصل ہوتی جائے گی اور مستقبل قریب میں طویل فاصلے طے کرنے کے لئے یہ حمل و نقل کا مقبول ترین وسیلہ بن جائے گی - اس صورت میں ہندوستان جیسے طویل فاصلوں والے ملک میں جہاں رسل و رسائل کے مناسب اور تیز ذرائع کی کمی ہے ہوا بازی کا مستقبل خاص طور پر درخشاں رہے گا اور اس کی وجہ سے ملک کے اہل اور

قابل نوجوانوں کے لئے روزگار کا ایک نیا اور منفعت بخش ذریعہ کھل جائے گا۔

نوجوانوں کو ہوا بازی کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دینے کے لئے تین سال پہلے جامعہ عثمانیہ نے ہندوستانی ہوائی تربیتی دستہ کی تعلیم کو زائد مضمون کی حیثیت سے شریک نصاب کیا تھا۔ اس نصاب کی مدت تین سال ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے امیدواروں کے لئے جو شاہی ہندوستانی ہوائی فوج کے شعبہ فضائیہ میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں، حتی الامکان وسیع ترین بنیاد پر فوجی ملازمت کی قبل از داخلہ تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ اس مہم کی تہہ میں دو مقاصد کار فرما ہیں۔ ایک یہ کہ ہوا بازی کی تربیت حاصل کرنے اور شاہی ہندوستانی ہوائی فوج میں شریک ہونے کے لئے نوجوانوں کا حوصلہ بڑھایا جائے اور دوسرے یہ کہ جامعہ کے طلباء کے توسط سے حیدرآبادیوں میں ہوا بازی کو مقبول بنایا جائے۔ ابھی تک ایسی آٹھ جماعتیں منعقد ہوچکی ہیں اور طلباء کی ایک بڑی تعداد امتحان میں کامیاب ہو کر ہوا بازی کی اہلیت حاصل کرچکی ہے۔

آٹھویں جماعت کے کامیاب شدہ کیڈیوں کے پریڈ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے صاحبزادہ بسالت جاہ بہادر نے نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہوا بازی کی قومی اہمیت کو محسوس کریں اور ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھائیں جو تربیت کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔ صاحبزادہ ممدوح نے اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ اس نصاب سے طلباء کی کافی تعداد استفادہ نہیں کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا "چونکہ حیدرآباد میں صحیح قسم کے نوجوانوں کی کمی نہیں ہے اس لئے اس دستہ میں شریک ہونے کے لئے ان کے پس و پیش کو صرف اس بات پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس کے اغراض و مقاصد سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ دستہ جنگ کے زمانہ میں شاہی ہندوستانی ہوائی فوج میں افسر اور سپاہی بھرتی کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا لیکن اس کی پالیسی میں ایسی ترمیم ہوئی ہے کہ اس کا مقصد فوجی بھرتی سے زیادہ ہندوستانی نوجوانوں میں ہوا بازی کو عام کرنا ہے"۔ صاحبزادہ صاحب نے ملک کے نوجوانوں سے اپیل فرمائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس دستہ میں شریک ہوں۔

امید کی جاتی ہے کہ اس مفید مشورہ پر عمل کرکے نوجوان ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں گے جو ہوا بازی کی تربیت کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ جہاں تک آیندہ ترقی کا تعلق ہے یہ امر ان کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا کہ "دکن ایرویز لمیٹڈ" کے نام سے ایک کمپنی قائم کرنے کی کارروائی کافی آگے بڑھ چکی ہے۔ یہ کمپنی حکومت سرکار عالی اور ٹاٹا ایرویز لمیٹڈ کے مشترکہ سرمایہ سے قائم کی جائے گی۔ بلاشبہ مجوزہ کمپنی میں تقررات کے وقت اہلیت رکھنے والے حیدرآبادیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

معزز ناظرین!

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی۔ حیدر آباد دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

ریاست کی غذائی صورت حال

کم پیداوار کے متعدد رقبوں کی امداد

تعاون عمل کے لئے اپیل

مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کا ایک جلسہ ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ اس جلسہ میں مسٹر ڈبلیو ۔ وی گرگسن صدر المہام مال و اغذیہ نے ہندوستان اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں کی نازک غذائی صورت حال کے پس منظر میں ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا ۔ مسٹر گرگسن نے اس بات پر زور دیا کہ وقت کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ کاشتکاروں کی جائز شخصی ضروریات کی تکمیل کے بعد غلہ کی باقی سب مقدار حاصل کرلی جائے ۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مشترکہ ادائی حصہ پیداوار اور اجارہ خریدی سے متعلق تدابیر کو سخت تر کردینا ضروری ہوگا ۔ سربرآوردہ پبلک لیڈروں سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے صدر المہام اغذیہ نے بتایا کہ انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا ۔

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے پیام ہمایونی کو پڑھکر سنانے کی عزت حاصل کی جس میں شاہ ذیجاہ نے اپنی تمام رعایا کو اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتنے کی ضرورت کی طرف متوجہ فرمایا ہے ۔

مشاورتی مجلس اغذیہ کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر گرگسن نے فرمایا :-

"۲۲ ۔ جنوری کو حکومت سرکار عالی کی جانب سے میں اور مسٹر رضی الدین تمام صوبوں اور ریاستوں کی ایک مفاجاتی غذائی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی گئے تھے ۔ اس کانفرنس میں یہ بتایا گیا کہ شمال کے زاید پیداوار والے صوبوں اور خاص طور پر ان صوبوں میں جنہوں نے لیوی اور اجارہ خریدی کے طریقوں کو نافذ کرنے سے انکار کیا تھا، غلہ کی وصولی میں ناکامی کی وجہ سے ہندوستان کی غذائی صورت حال خراب ہوگئی ہے اور یہ تصفیہ ہوا کہ ہندوستان کی تمام حکومتوں کو چاہئے کہ ان دونوں طریقوں کو جاری کریں ۔ یہ امر ہمارے لئے باعث طمانیت ہے کہ سنہ ۱۹۴۵ع میں بمبئی اور جنوبی ہند کی غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں حیدرآباد نے جو مدد دی تھی اس کا اعتراف حکومت ہند اور دیگر نمایندوں نے علی الاعلان کیا اور ہمارے لیوی

اور اجارہ خریدی کے طریقہ کو دوسرے مقامات پر جاری کرنے کے لئے مثال کے طور پر پیش کیا گیا ۔ ہم سے یہ خواہش کی گئی کہ اجارہ خریدی کا طریقہ دوسری اجناس کے لئے بھی استعمال کیا جائے ۔ چنانچہ آپ کی مجلس عاملہ سے مشورہ کرنے کے بعد گیہوں کے لئے اس طریقہ کو استعمال کرنیکا تصفیہ کیا جاچکا ہے ۔

کانفرنس کے مشورہ کے مطابق ہم پانچ ہزار یا اس سے زاید آبادی کے شہروں میں راتب بندی نافذ کریں گے ۔ لیکن پہلے دس ہزار یا اس سے زاید آبادی کے شہروں میں اور وہ بھی رفتہ رفتہ اور غلہ کے کافی ذخائر کا یقین ہونے کی صورت میں اسے نافذ کیا جائیگا ۔ ہم نے اس کا بھی ذمہ لیا ہے اور حکومت نے تمام عہدہداروں کو تاکید کردی

پیام شاہانہ

” اس موقع پر جب کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں کو اغذیہ کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور جنوبی ہند میں بالخصوص حالت نازک ہو گئی ہے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی حکومت اور عزیز رعایاء کو اشیائے خورونوش کی تقسیم اور استعمال میں انتہائی کفایت سے کام لینے کی طرف متوجہ کروں ۔ بعض غیر ممالک (مثلاً امریکہ) میں اس طرح کی کفایت اور احتیاط اس غرض سے کی جارہی ہے کہ دوسری قوموں کو فاقہ کشی کی بلا سے بچنے میں مدد ملے ۔ جب ہم اس طرح باہر سے امداد کے طالب ہوتے ہیں تو خود ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی ضروریات کو اس طرح کفایت شعاری کا پابند کریں کہ نہ صرف فضول خرچی ہی نہ ہونے پائے بلکہ اغذیہ اور اشیائے خورونوش کے استعمال میں جہاں تک کفایت ممکن یا ضروری ہو عمل میں آئے خصوصاً ایسی اشیاء کے استعمال میں جن کی عامۂ خلائق میں سب سے زیادہ مانگ ہے ۔ اس طریق سے جو حالات تنگی اور فاقہ کشی ریاست کے اندر اور باہر رونما ہوئے ہیں ان میں ہم غرباء کی مدد کرسکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہم کو ملک کے اندر اور باہر دونوں طرح سے لوگوں کی مدد کرنی چاہئیے تاکہ ہم ان کے ساتھ اپنا حق ہمسایگی ادا کرسکیں ۔

” ملک کے متمول طبقے کھانے پینے کی چیزوں کے استعمال میں بہ آسانی کفایت سے کام لے سکتے ہیں کیونکہ ہر ایسی کفایت سے اس مقدار غذا میں اضافہ ہوگا جو غریب طبقوں کے لئے مہیا ہوسکتی ہے ۔ بہر صورت جب چوطرف خوراک کی کمی اور قحط سالی کے سخت آثار نمودار ہیں تو یہ وقت عیش و آرام کا نہیں ہے بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو اس مشکل کا بار مساوی طور پر برداشت کرنا چاہئیے ۔

”جیسا کہ میں نے خود اپنے گھر بار کی حد تک کیا ہے مجھے امید ہے کہ میری حکومت

بھی ایسے تدابیر اختیار کرے گی اور قواعد نافذ کریگی جن کی بنا پر اشیائے خورونوش کی تقسیم اور استعمال مین کفایت عمل میں آئے ۔ بلکہ سرکاری اور پبلک جلسون اور تقاریب مین بھی پوری احتیاط کوملحوظ رکھا جائے ۔ مجھے توقع بھی ھے کہ حکومت کے ایسے تدابیر کے نفاذ سے پیشترھی امرأ واعیان ' عہدہ داران اعلی اور بالعموم متمول طبقات طور خود اغذیہ اور اشیائے خوردونوش کے استعمال مین ھر طرح کی احتیاط برتیں گے اور کفایت شعاری سے کام لین گے اور خصوصاً ایسے اشیأ کو کم صرف کرین گے جیسے چاول ھیں جن پرغریب رعایا کی زندگی کادارومدار ھے ۔ ایسے اقدام کو میں سب لوگوں کا فرض اولین سمجھتا ھون اور توقع کرتاھون کہ وہ اچھے شہریون کی حیثیت سے اپنے ان فرائض کو پوری طرح اداکرین گے ۔ "

ھے کہ اس سال اور آئندہ غلہ کی جو مقدار (خواہ وہ ایک سیر ھی کیوں نہ ھو) کاشتکار کی ضرورت سے زیادہ ھو حاصل کرلی جائے اور غلہ کے استعمال میں خواہ لین دین کی صورت میں ھو یا اس کو گودام میں رکھنے یا لانے لیجانے کی صورت میں کاشتکار، تاجر، ساہوکار، بالخصوص مالدار ساہوکار اور حکومت ممکنہ کفایت شعاری سے کام لیں اور دعوتوں اور ذاتی ضروریات کےلئے غلہ کا غیر ضروری خرچ کم کردیا جائے ۔

سیاسی لیڈروں سے مشورہ

"جس طرح کہ وائسرائے نے تمام سیاسی لیڈروں اور جماعتوں سے اس نازک موقع پر پورے تعاون عمل کےلئے اپیل کی ھے اسی طرح باب حکومت سرکار عالی نے مجھ سے خواھش کی ھے کہ میں سرکار عالی کی جانب سے مقامی لیڈروں سے ربط پیدا کروں ۔ چنانچہ میں اس خصوص میں کئی مرتبہ گفتگو کرچکا ھوں اور میں احسان مندی کے ساتھ اس کا اعتراف کرتا ھوں کہ اس ریاست کی تقریباً تمام جماعتوں نے ھر قسم کی مدد دینے کا بلا تامل وعدہ کیا اور ایسا ھونا بھی چاھئے تھا کیونکہ یہ معاملہ جماعتی سیاسیات کا نہیں ھے ۔ ھم سب کا فرض ھے کہ مل جل کر کام کریں، اختلافات کو بھول جائیں اور ھندوستان کو فاقہ کشی سے بچانے کے لئے اپنی مقدور بھر کوشش کریں ۔ ھم احسان مندی کے ساتھ اس عملی تعاون اور ھمدردی کا اعتراف کرتے ھیں جس کا ندا سے متعلق امور میں گذشتہ تین سال کے دوران میں ھماری رعایا اور سیاسی زندگی کے اکثر اھم عناصر کی جانب سے ثبوت دیا گیا ۔ گذشتہ چند مہینوں میں یہ ظاھر ھوا ھے کہ محکمہ رسد اور محکمہ مال پر اعتراضات کرنے میں جلد بازی سے کام لیا گیا ھے ۔ ان اعتراضات میں، جو اکثر غیر دانشمندانہ طور پر جاھل دیہاتیوں میں شائع کردئے جاتے ھیں، اس شدید ضرورت پر کوئی زور نہیں دیا جاتا جو ھماری پالیسی اور کوششوں کی بنیاد ھے بلکہ بعض اوقات لیوی اور خریداری کی ضرورت کے متعلق محض زبانی تائید کرنے کے بعد بعض سرکاری ملازمین یا کارپوریشن کے ملازمین کے خلاف، جو اس کام پر مامور ھیں، بد دیانتی کے الزامات پر پورا زور دیا جاتا ھے ۔ یہاں تک کہ بعض مقرروں نے تو تقریباً یہ باور کرایا کہ رسد، مال اور کارپوریشن کے عہدہ دار ایسے لٹیروں کی ٹولیاں ھیں، جو بغیر کسی اصول کے جبراً غلہ وصول کرتے ھیں اور غریب رعایا کی فریاد کو مطلق نہیں سنتے اور انصاف کرنا نہیں چاھتے ۔ اس پروپیگنڈے کی وجہ سے کریم نگر اور نلگنڈہ میں مال کے عہدہ داروں پر حملے ھوچکے ھیں اور تلنگانہ اور مرھٹواڑی ھر دو علاقوں میں لیوی اور خریدی کے ذریعہ

غله کی فراهمی کی رفتار عام طور پر سست هوگئی هے ۔ یہی وجه تھی که حال میں همکو چار سیاسی کارکنوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنا پڑا ۔ هم امید کرتے هیں که حال میں تعاون عمل کے لئے جو اپیل کی گئی هے اس کا ایک نتیجه یه هوگا که هم اس پابندی کو برخاست کرنے کے قابل هوسکیں گے اور دیگر اشخاص پر جو اس قسم کے غیر دانشمندانه اور خطرناک حرکات کرتے هیں ایسی پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت محسوس نه کرینگے ۔ هم یه محسوس کرتے هیں که تعاون عمل دونوں طرف سے هونا چاهئیے اپنی حدتک هم نے معتقداروں کو بتا دیا ہے که جہاں تک هوسکے مقامی لیڈروں کو ساتھ لے کر کام کریں اور ضلع اور تعلقه کی غذائی کمیٹیوں میں ان کو بالالتزام شریک رکھیں اور کمیٹیوں کے اجلاس زیاده پابندی کے ساتھ منعقد کریں ، آئنده واری اندازه پیداوار اور غذائی حالات کی تنقیح کے دوران میں ان کو ساتھ رکھیں اور اپنے متعدد فرائض کا لحاظ رکھتے هوئے رشوت ستانی ناانصافی یا ظلم و زیادتی کی شکایتوں اور ناجائز ذخیره بندی اور چور بازاری کی اطلاعات پر عجلت ممکنه توجه کریں ۔ اس خصوص میں هم یه غور کررهے هیں که رسد کے کاروبار میں رشوت ستانی کو روکنے کےلئے جو عدالت خصوصی اور خفیه عمله زیاده تر آپ کے مشوره سے حال میں قائم کیا گیا هے اس میں مزید اصلاح کس طرح کی جائے ۔ لیکن میں آپ پر ظاهر کردینا چاهتا هوں که سنه ۱۳۵۴ میں ایسی شکایتوں کی بناء پر چارسو ملازمین کو سزا دی گئی ۔ اس میں اضلاع پولیس کے برطرف شده اشخاص شریک نہیں هیں جن کی تعداد اس سے بھی زائد هے ۔ لیکن هم یه چاهتے هیں که آپ کا تعاون عمل عہده داروں کے خلاف شکایت پیش کرنے سے زیاده لیوی اور خریداری کی اسکیم کے تحت غله کی فراهمی پر مرکوز رهے ۔ سرکاری عہده داروں میں زیاده تعداد دیانت دار اور محنتی اشخاص کی هے جو اس خطرناک اور مشکل مسئله کا مقابله کرنے کی جان توڑ کوشش فرض شناسی کے ساتھ کررهے هیں ۔ واقعه یه هے که وه اس کی جدو جہد کررهے هیں که فاقه کشی سے موت کا واقع هونا ناممکن هوجائے ۔

مقامی صورت حال زیاده اطمینان بخش هے

یقیناً آپ یه معلوم کرنا چاهیں گے که غذا کی کمی کے اس زمانه میں خود حیدرآباد کا کیا حال هے ۔ آیا خود اس کو ایسی مشکلات بھی هیں یا نہیں اور اگرچه همسایه علاقه جات کی ضروریات بہت شدید هیں تا هم کیا وه اس قابل هے که مزید غله برآمد کرسکے ۔ حقیقت یه هے که هماری اپنی بھی مشکلات هیں گو ان کے باوجود هم اپنے همسایه علاقه جات بمبئی ، مدراس ، میسور اور دکن کی دوسری ریاستوں سے زیاده خوش قسمت هیں ۔

گذشته موسم بارش میں بر وقت بارش نه هونے کی وجه سے اس سال خریف کے رقبه میں (۱۵۰۰۰۰۰) ایکڑ کی کمی هوگئی جس کے منجمله تلی جوار ، چھوٹے دانه دار اجناس اور مکئی کا رقبه (۱۱۵۰۰۰۰) رها ۔ اس کمی کی وجه زیاده تر یه تھی که تخم ریزی کے وقت حالات موافق نہیں تھے ۔ انہی وجوه کے تحت ربیع کی جوار کا رقبه جو سنه ۱۳۵۴ف میں (۵۳۶۷۹۰۰) ایکڑ تھا سنه ۱۳۵۵ف میں (۴۶۶۰۰۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا ۔ ربیع اور تابی کی پیداوار کا جو عارضی اندازه زرعی اعداد و شمار سے حاصل کیا گیا هے اس کے لحاظ سے گیہوں کا رقبه جو سنه ۱۳۵۴ف میں (۶۵۴۳۰۰) ایکڑ تھا سنه ۱۳۵۵ف میں (۴۹۰۰۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا هے اور تابی دھان کا رقبه (۳۰۹۰۰۰) ایکڑ سے (۲۲۱۶۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا هے ۔ تابی کی حد تک یه عارضی اعداد یقیناً کم معلوم هوتے هیں کیونکه یه اعداد ماه بہمن میں حاصل کئے گئے حالانکه تابی کی تخم ریزی اس کے بعد ایک عرصه تک جاری رهی اور اب تک بھی ختم نہیں هوئی هے ۔ لہذا عارضی اعداد کے مقابله میں جمله رقبه کافی سے زیاده رهیگا ۔ بد قسمتی سے همارے مغربی اضلاع میں بمبئی کے قلت زده رقبه جات سے متصل جو تعلقه جات واقع هیں ان کو ربیع کی فصل خراب هونیکی وجه سے قلت زده قرار دینا پڑا ۔ ان میں سے ضلع اورنگ آباد کے تین ضلع بیڑ کے تین ضلع عثمان آباد کا ایک اور ضلع رائچور کے

ر تعلقہ جات ہیں ۔ ان رقبہ جات کی آبادی تقریباً ۱۰،۵۰۰۰۰ ہے۔

وعدوں کی تکمیل کا یقین نہیں

"خریف کے رقبہ اور پیداوار میں سر کمی کی وجہ سے اور ربیع کی توقعات اچھی نہ ہونے کی وجہ سے مقامی غذائی کانفرنس میں جو بتاریخ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۴۶ع دہلی میں منعقد ہوئی مجھے یہ کہنا پڑا کہ حیدرآباد کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے خریف پلان کے تحت اپنے وعدہ کو پورا کر سکے گا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خریف پلان کے تحت (۳۰۰۰۰) ٹن سفید جوار اور (۱۰۰۰۰) ٹن باجرا دینے کا وعدہ آپ کی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اور اس کے بعد گذشتہ اجلاس غذائی مشاورتی کمیٹی میں خود آپ سب کے مشورہ سے کیا گیا تھا۔ اس وقت جو غلہ بھیجا جا رہا ہے وہ ہمارے سابقہ وعدہ کے تحت بھیجا جا رہا ہے جو ماہ ستمبر تا نومبر سنہ ۱۹۴۵ع میں قابل بر آمد فاضلات کی حد تک کیا گیا تھا ۔ یعنی (۳۸۵۰۰) ٹن دیسی جوار، (۳۳۰۰۰) ٹن براری اور ماتوری (۱۷۰۰۰) ٹن باجرا اور (۱۰۰۰۰) ٹن چھوٹے دانہ دار اجناس جملہ (۹۸۵۰۰) ٹن ۔ تاہم چونکہ حالات بدل گئے ہیں اس لئے ہم نے حال میں حکومت ہند کے محکمہ اغذیہ اور علاقہ واری ڈائرکٹر اغذیہ کو اطلاع کردی ہے کہ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ع میں بر آمد شدنی مقررہ مقدار کی تکمیل کے بعد کم از کم چھ ہفتوں تک تاوقتیکہ ہمارا پروگرام فراہمی غلہ مکمل نہ ہوجائے ہم مزید غلہ نہ دے سکیں گے اور اس کے بعد بھی صرف اس صورت میں دے سکیں گے کہ ہم اپنے غذائی حالات پر غور کرنے کے بعد یہ محسوس کریں کہ خود اپنی ضروریات کو خطرہ میں ڈالے بغیر ہم غلہ بر آمد کرسکتے ہیں ۔ ہم نے حکومت ہند کو اس کی بھی اطلاع کردی ہے کہ فراہمی غلہ کا پروگرام مکمل ہونے کے بعد بھی ہم (۳۱،۳۵۹) ٹن سے زاید نہ دے سکیں گے یعنی (۹۸۵۰۰) ٹن کے "کوٹا" کی باقی ماندہ مقدار جس میں سے (۶۷۱۴۱) ٹن ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ع ختم ہونے سے قبل روانہ ہو جانا چاہئے تھا ۔ یہ تقریباً یقینی ہے کہ خریف پلان سنہ ۱۳۵۵ف کے تحت وعدہ کیا ہوا (۴۰۰۰۰) ٹن کا "کوٹا"، خریف اور ربیع کے رقبہ اور پیداوار میں زبردست کمی ہونیکی وجہ سے منسوخ کرنا ہوگا ۔

ہماری ضروریات

ہمارے رقبہ جات راتب شدہ و غیر راتب شدہ کے لئے غلہ کی جو مقدار مطلوب ہے اس کے اندازہ سے اور لیوی اور خوش خریدی سے حاصل شدنی غلہ کی متوقع مقدار کے اندازہ سے سنہ ۱۳۵۵ف میں ہماری غذائی حالت کا ایک عام خاکہ آپ کے ذہن میں آجائے گا۔ ہمارے رقبہ جات راتب شدہ و غیر راتب شدہ کے لئے ماہانہ (۳۲۴۳۰) ٹن چاول، گیہوں اور دیگر اجناس کی ضرورت ہوگی۔ اگر ہم پہلی فروردی سنہ ۱۳۵۵ف سے ختم دے سنہ ۱۳۵۶ف تک دس مہینوں کا پلان بنالیں تو ملک کی غذائی ضرورت کے لئے حیدرآباد کمرشل کاربوریشن کو کل (۳۲۴۳۰۰) ٹن غلہ کی سربراہی کرنی ہوگی۔ (۹۸۵۰۰) ٹن کی بر آمد کے وعدہ کے تحت فروردی سنہ ۱۳۵۵ف کے شروع میں ہم کو (۵۰۰۰۰) ٹن بھیجنا باقی تھا ۔ لہذا ملک کی غذائی ضرورت اور بر آمد کے لئے کل (۳۷۴۳۰۰) ٹن غلہ درکار ہے۔ اگر ہم نے خریف پلان کا (۴۰۰۰۰) ٹن کا "کوٹا"، بھی برآمد کیا تو غلہ کی جملہ مقدار (۴۱۴۳۰۰) ٹن ہو جائے گی ۔ اس کے مقابلہ میں ۳۰ ۔ اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف کو ہمارے پاس (۵۷۳۰۰) ٹن چاول، گیہوں اور چھوٹے دانہ دار اجناس تھے۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں تمام فصول سے لیوی اور خوش خریدی کے ذریعہ حاصل شدنی متوقع پیداوار کا اندازہ (۲۱۷۱۰۰) ٹن کیا گیا ہے ۔ خریف پلان ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے تحت ہم (۷۰۰۰) ٹن چاول اور ترمیم شدہ ربیع پلان سنہ ۴۷ - ۱۹۴۶ع کے تحت (۲۵۰۰) ٹن گیہوں در آمد کریں گے ۔ حکومت ہند کے محکمہ اغذیہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ خریف پلان ۴۶ - ۱۹۴۵ع کے تحت جو چاول کا "کوٹا"، مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ مزید (۱۵۰۰۰) ٹن چاول حیدرآباد کو دیا جائے گا ۔ اس طرح غلہ کی جملہ مقدار جو مل سکے گی (۳۹۸۹۵۰) ٹن ہوگی۔

اس لحاظ سے نئے سنہ ١٣٥٦ف کے ختم پر (١٥٢٥٠) ٹن کی کمی پڑ جائے گی۔ اگر جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے اور اس سراسلہ کے لحاظ سے جو ہم نے حکومت ہند کو لکھا ہے (٤٠٠٠) ٹن کا خریف پلان کا "کوٹا" خارج ہوجائے تو ہمارے پاس (٢٣٦٥٠) ٹن غلہ زاید رہے گا۔ میں آپ کو اس سے آگاہ کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ عام ہندوستان میں غذا کی کمی کی وجہ سے ممکن ہے کہ ہمارے لئے چاول کا (١٠٠٠٠) ٹن کا "کوٹا" جو حکومت ہند کے محکمہ اغذیہ نے حیدرآباد کے لئے مقرر کیا ہے ہم کو نہ مل سکے۔ اگر یہ مقدار ہم کو نہ مل سکے تو ہمارے غلہ کی زاید مقدار (٩٦٠٠) ٹن تک گھٹ جائے گی۔ یہ اعداد دے ١٣٥٦ف کے ختم تک ہماری ضروریات کے متعلق ہیں۔ ان اعداد میں جو گنجایش موجود ہے خطرناک حد تک کم ہے۔ اپنے پڑوسیوں کی مدد کرنے کی کوشش میں ہمارے سارے غذائی وسائل ختم ہوچکے ہوں گے۔ لیکن اگر سنہ ١٣٥٥ف میں خدا کے فضل سے بارش اچھی ہوئی تو اس وقت خریف کی مکئی چھوٹے دانے دار اجناس، باجرا اور جلی جوار کی نئی پیداوار سے غلہ کی مقدار میں اضافہ ہوگا۔ اور اس سے ہم ان تمام شہروں اور تعلقوں کی ضروریات کی تکمیل کرسکیں گے جن میں اس وقت تک راتب بندی نافذ ہوچکی ہوگی۔

غلہ کی وصولی

جو اعداد میں نے ظاہر کئے ہیں وہ بالکل تخمینی اور عارضی ہیں اور ان کی جانچ تعلقداروں کے مشورہ سے ہورہی ہے۔ غلہ کی حقیقی طور پر فراہمی کی وقعت پر بہت کچھ منحصر رہے گا۔ کل تعلقداروں اور بڑے علاقہ جات غیرخالصہ کے سینئر عہدہ داروں کی ایک کانفرنس میں میں نے مزروعہ طریقہ پر یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ ان کے عام ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے تمام غلہ کو جو مل سکے حاصل کرلینا کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے گیہوں کے لئے آپ کی مجلس عاملہ سے مشورہ کے بعد حکم اجارہ خریدی جاری کردیا گیا ہے کیونکہ باہر سے گیہوں ملنے کی توقع نہیں ہے۔ آپ میں سے جن حضرات کو مقامی ضروریات کے لئے کمی کا اندیشہ ہے انہیں میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم مواضعات میں جار فروشی کی دوکانیں قائم کرنے کی پالیسی پر قائم ہیں اور ساتھ ہی ہم اس کی کوشش کررہے ہیں کہ ہر موضع میں ایک غلہ بنک قائم کیا جائے اور ایسے ہر غلہ بنک کو اس کی اجازت دی گئی ہے کہ مقامی استعمال کے لئے موضع کے لیوی کے غلہ سے دو من پانچ سیر غلہ بنک میں رکھ لیا جائے۔

راتب میں کمی

میں نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ حکومت ہند اب یہ کوشش کررہی ہے کہ بلا استثنای کرن کہ وائسرائے نے تمام ریاستوں سے راتب کی مقدار کو ١٦ اونس سے ١٢ اونس تک گھٹانے اور سخت جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے زاید راتب کو ٨ اونس سے ٤ اونس تک گھٹا دینے کی اپیل کی ہے اس کو حیدرآباد قبول کرلے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔ دہلی کانفرنس میں ہم نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ راتب بندی کے رقبوں میں راتب کی پوری مقدار فی کس ایک پونڈ اور زاید راتب کی صورت میں ڈیڑھ پونڈ رکھی جائے کے باوجود شدہ کی حقیقی مقدار جو حاصل کی گئی ہے وہ ساٹھ فی صد رہی ہے۔ ایسی صورت میں راتب کی مقدار میں اگر کمی کردی جائے تو پریشانی پھیل جائے گی۔ اور ہر شخص اس کی کوشش کرے گا کہ تخفیف شدہ مقررہ راتب کی پوری مقدار حاصل کرے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تخفیف شدہ راتب کے صد فیصد خرچ کی مقدار موجودہ راتب کے ساٹھ فی صد خرچ سے بڑھ جائے گی۔ لیکن اس رائے کے ظاہر کرنے کے بعد سے مرکزی حکومت نے تمام ہندوستان کے غذائی حالات پر مکرر غور کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ راتب کی مقدار میں کمی کرنے سے جو مجموعی غلہ میں بچت ہوگی جس کی اس وقت شدید ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اس کمی کی وجہ سے ہندوستان کو دنیا کی فاضلات میں سے زیادہ حصہ حاصل کرنے کا حق اور زیادہ ہوجائے گا۔ راتب کی اس کمی میں بقیہ ہندوستان کے

ساتھ دینے سے ہم انکار نہیں کرسکتے اس کے علاوہ اگر آپ احتیاط کے ساتھ اس کمی کے اسباب پبلک کے سامنے بیان کریں تو وہ سمجھ جائیں گے کہ اس سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ صورت میں بھی ہم ایک پونڈ۔ راشن کے منجملہ صرف نصف مقدار کی حد تک چاول دیتے ہیں۔ راشن کی مقدار ۱۲ اونس تک گھٹ جانے کے بعد ہم چاول کھانے والوں کو حسب سابق ۸ اونس چاول دیتے رہیں گے۔ اس طرح چاول کے راشن میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ اس کے قبل بھی گیہوں اور جوار کے مقررہ راشن کے منجملہ حقیقی طور پر صرف بیس فی صد مقدار حاصل کی جاتی رہی۔

ایثار کی ضرورت

"اپنی اس تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پھر ایک مرتبہ پورے زور کے ساتھ یہ واضح کروں کہ ہمارے ہندو ان کے سامنے ایک ایسی نازک صورت حال ہے جو اس سے قبل کبھی پیش نہیں آئی اور ہم میں سے ہر شخص کا خاص طور پر ایسے زمانوں میں جو زیادہ خوش قسمت ہیں — اور خدا کا شکر ہے کہ حیدرآباد اب تک خوش قسمت ہے — یہ فریضہ ہے کہ ذاتی طور پر غذا کا زاید خرچ بند کرکے ایثار سے کام لیکر اور دوسروں کے لئے مثال قائم کرکے ملک کو قحط اور تباہی سے بچانے میں خود اپنی مقدور بھر مدد کرے اور اپنے پڑوسیوں کو ترغیب دے کہ وہ بھی مدد کریں۔ خود اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے احتیاط اور کفایت شعاری کی زندگی کی بہترین مثال قائم فرمائی ہے اور ان کی حکومت سرکاری تقاریب کے خرچ کو گھٹا رہی ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم پورے بھروسہ کے ساتھ آپ سے اور آپ کے ذریعہ حیدرآباد کی پبلک سے اپیل کرسکتے ہیں کہ اس آفت سے نجات حاصل کرنے میں ممکنہ طور پر تعاون عمل کریں۔ یقیناً ہم آپ کے ایسے اعتراضات کا خیر مقدم کریں گے جو ہمارے مقصد کے لئے مفید ہوں اور آپ کے ہر ایسے مشورہ کو قبول کریں گے جو انسانوں کی اس ضروری خدمت کو انجام دینے میں ہماری مدد کرے۔

دیہی رقبوں میں بچوں اور زچاؤں کی بہبودی کا کام

ہز ہائی نس شہزادی برار اور شہزادی نیلوفر کی گہری اور عملی دلچسپی کی بدولت بچوں کی بہبودی اور زچاؤں کی امداد سے متعلق کام خاص کر دیہی رقبوں میں تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے ۔ یاد ہوگا کہ ہز ہائی نس شہزادی برار کی سرپرستی میں انجمن امداد طبی برائے نسواں و اطفال کا قیام دو سال پہلے عمل میں آیا تھا ۔ یہ امر طمانیت بخش ہے کہ اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں اس انجمن نے نہایت مفید ابتدائی کام انجام دیا ہے اور انسانی ہمدردی کے اس میدان میں اپنی سرگرمیوں کے دائرہ عمل کو وسعت دینے کے لئے راستہ ہموار کرلیا ہے ۔

دو اسکیمیں

اب انجمن کی صدر شہزادی نیلوفر نے دیہی رقبوں میں متعدد مراکز بہبودی اطفال اور زچہ خانوں کے قیام کے لئے دو اسکیمیں مرتب فرمائی ہیں ۔ ان اسکیموں کے اخراجات کی پابجائی ۱۰ لاکھ روپے کے اس عطیہ سے کی جائے گی جو حکومت سرکار عالی نے محصول زاید منافع کی آمدنی سے دیا ہے ۔ دونوں اسکیمیں تین سالہ بنیاد پر بنائی گئی ہیں ۔ ہلت وزیٹروں ــ ''کارکن جو بہبودی اطفال کے اداروں میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں'' ــ کے لئے ایک تربیت گاہ کا قیام بھی پیش نظر ہے ۔ یہ کام ابتدا میں منتخب مقامات پر شروع کیا جائے گا اور بتدریج سارے دیہی علاقوں میں اس کو وسعت دی جائے گی ۔

پہلی اسکیم

پہلی اسکیم کے تحت منتخب دیہی علاقوں میں ۱۵ مراکز بہبودی اطفال اور ۹ زچہ خانوں کا قیام پیش نظر ہے ۔ مراکز بہبودی اطفال کے قیام کے سلسلہ میں کام فوری شروع کیا جائے گا ۔ گھروں پر حاملہ عورتوں کے معائنہ ، زچگی سے پہلے ان کی صحت کی نگہداشت ، زچگی کے بعد ماں اور بچہ کی دیکھ بھال اور گھریلو دایہ گری کے کام کو خاص طور پر اہمیت دی جائے گی ۔ جہاں تک زچہ خانوں کے قیام کا تعلق ہے یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ اس مہم کی کامیابی کے لئے سب سے پہلے طبی اور ماتحت عملہ کی دستیابی ہونا ضروری ہے ۔ تربیت یافتہ عملہ کی قلت کے پیش نظر تجویز کی گئی ہے کہ اسکیم کے اس جزو کو فی الحال ملتوی کیا جائے جو زچہ خانوں کے قیام سے متعلق ہے

تربیت گاہ

اس کام کو شروع کرنے سے پہلے کافی تعداد میں تربیت یافتہ ہلت وزیٹروں کی دستیابی کا تیقن کرلینا ضروری ہے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے ہلت وزیٹروں کے لئے ایک تربیت گاہ قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے ۔ یہ ادارہ ہر میقات کے دوران میں چھ اہل دائیوں کو تربیت دیگا جس کی مدت چھ ماہ ہوگی ۔ تربیت پانے والوں کو مناسب وقفوں سے اعادہ نصاب کے مواقع فراہم کئے جائیں گے تاکہ ان کی معلومات تازہ رہیں ۔ ہرسال اس تربیت گاہ سے کامیاب ہونے والی ہلت وزیٹروں کی تعداد ۱۲ ہوگی ۔ ان میں سے چھ کو انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کے زیر اہتمام کام کرنے والے اداروں میں جذب کرلیا جائے گا اور باقی کا تقرر ریاست کے محکمہ طبابت و صحت عامہ میں کیا جاسکتا ہے تاکہ اضلاع میں زچاؤں اور بچوں کی بہبودی سے متعلق اس وسیع لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں ان سے مدد لیجئے جو اس محکمہ نے مرتب کیا ہے ۔

اہل دائیوں کو اس تربیت گاہ میں خصوصی تربیت حاصل کرنے کی ترغیب دینے کے لئے فی کس ۲۵ روپے ماہانہ کا وظیفہ اس شرط پر دیا جائے گا کہ وہ اس پیشہ کی اہلیت حاصل کرنے کے بعد دوسری دائیوں کو تربیت دیں ۔

ارتباط کار

یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ ان اسکیموں کے تحت مراکز بہبودی اطفال ایسے رقبوں میں قائم کئے جائیں

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۹)

نظام ساگر پراجکٹ

نظام ساگر پراجکٹ ریاست میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا پراجکٹ ہے - اس کی تعمیر پر تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے صرف ہوئے اور اس سے اسوقت ۲۵۰۰۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں وہ پچھلے ۱۵ سال کی مدت میں پوری ہوئیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ نظام ساگر جیسے رفاہ عامہ کے بڑے تعمیراتی کام کے متعلق سوال کرنے والے کا نقطہ نظر کیا ہے اور توقعات سے اس کی کیا مراد ہے - اگر وہ کوئی ماہر مالیات ہے جو اپنے موازنہ کا توازن قائم رکھنے پر تلا ہوا ہے تو غالباً یہ جاننا چاہے گا کہ اصل سرمایہ پر متوقع منافع کس حد تک حاصل ہو رہا ہے - اس کے برخلاف اگر سوال کرنے والا ایک ایسا عالم معاشیات ہے جس کا مطمح نظر بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود ہے تو وہ یہ معلوم کرنے کا آرزو مند ہوگا کہ یہ پراجکٹ بڑھتی ہوئی آبادی کے روز افزوں مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے ایک پیدا آور علاقہ کو ترقی



آرمور کا بازار

دینے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے ۔

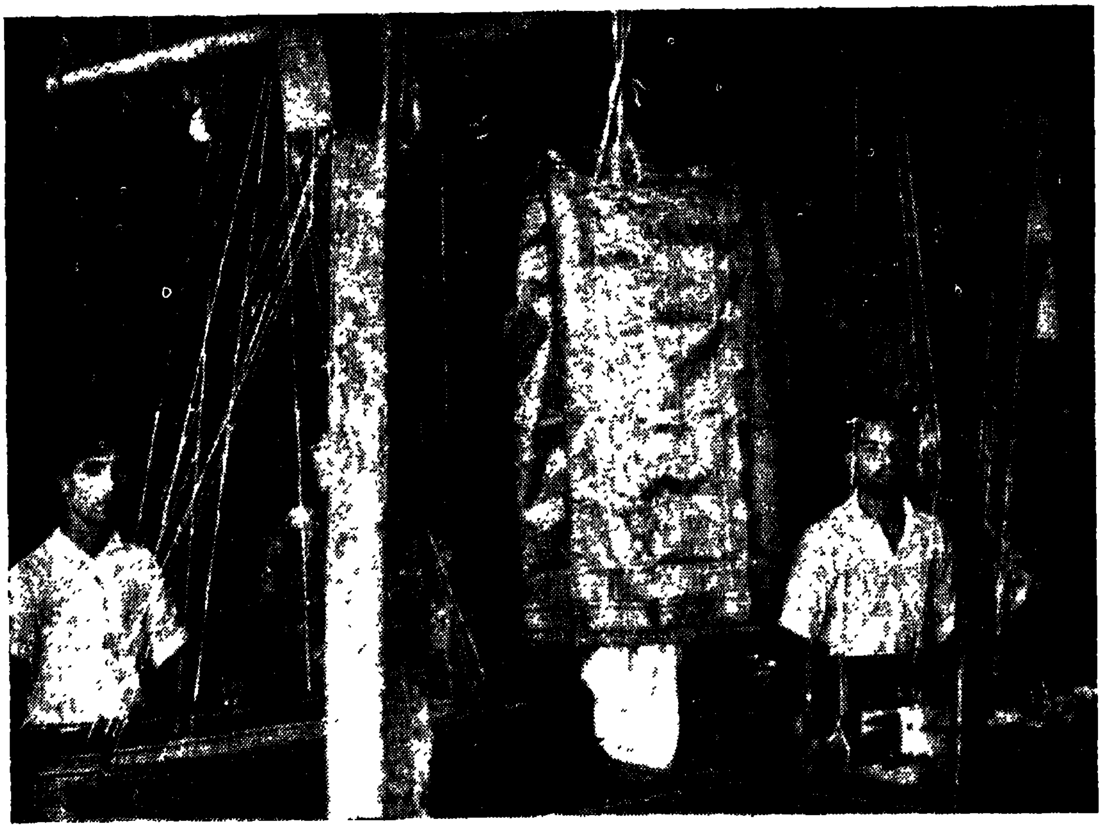
منافع

بہت ممکن ہے کہ ماہر مالیات کو جو مالی منفعت کا طلب گار ہے یہ جان کر مایوسی ہو کہ اصل سرمایہ پر ۱۰۰۸ فیصد کے متوقع منافع کی بجائے ، فیصد منافع حاصل ہورہا ہے ۔ لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد اس کی مایوسی بڑی حد تک کم ہوجائے گی کہ نظام ساگر سے حاصل ہونے والا منافع اس منافع کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے جو دوسرے مقاموں پر ایسی ہی مگر قدیم تر اسکیموں سے حاصل ہورہا ہے ۔ اس کے لئے یہ امر بھی تشفی بخش ثابت ہوگا کہ نظام ساگر کے اخراجات نگہداشت نسبتاً کم ہیں یعنی سوا روپیہ فی ایکر ۔ تاہم اس بات کی یاد دہانی فائدہ سے خالی نہ ہوگی کہ سنہ ۱۹۰۵ع میں کلکتہ میں ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے دوراندیش اور ممتاز برطانوی مدبر لارڈ کرزن نے کہا تھا :—

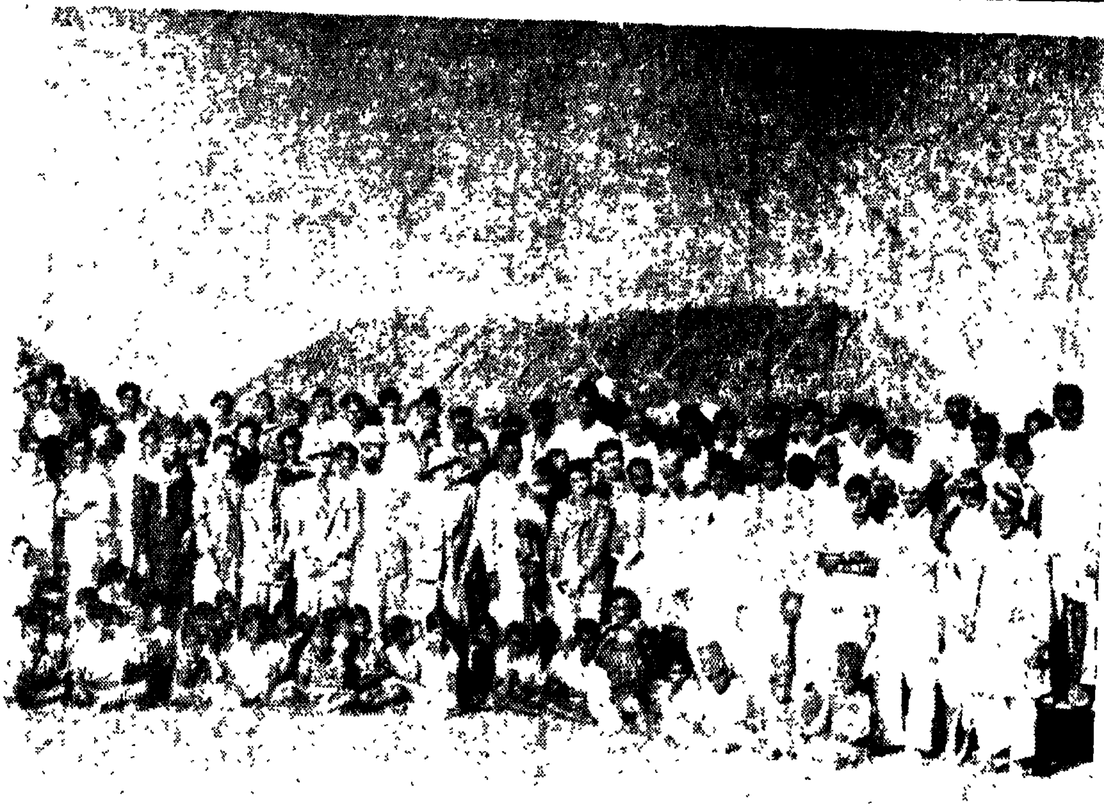
” اب ہم اصل سرمایہ پر زیادہ منافع کے حصول یا نفع آور لائحہ عمل کا خیال نہیں کریں گے بلکہ حفاظتی اغراض کے لئے سیدھے سادھے کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہو جائیں گے جہاں ریاست پر عائد شدہ مالی بار کا اندازہ لگانے میں اس بات کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ قحط اور خشک سالی سے عوام کی کس حد تک حفاظت کی گئی ہے ۔ “

احتیاج سے نجات

کسی پراجکٹ کو جس کا خاص مقصد قومی اصلاح



آرمور کے باشندے مصروف کار ہیں



دھرما ورم نوآبادی کے باشندوں کا اجتماع - یہ تصویر اس وقت لی گئی تھی جب کہ مقامی اخبار نویسوں کی ایک جماعت نے اس نوآبادی کا دورہ کیا -

اور معیار زندگی میں ہمہ جہتی اضافہ ہو صرف انسانی فلاح و بہبود کے معیار ہی پر جانچا جاسکتا ہے - اس لحاظ سے نظام ساگر پراجکٹ کو پوری کامیابی ہوئی ہے - اگر کوئی ایک نظر میں یہ اندازہ کرنا چاہے کہ اس رقبہ کے باشندوں کو امریکہ کے سابق صدر آنجہانی مسٹر روز ولٹ کی بیان کی ہوئی چار آزادیوں میں سے ایک نہایت اہم آزادی — یعنی احتیاج سے نجات — عطا کرنے کے لئے نظام ساگر نے کیا کچھ مدد دی اور ابھی تک دے رہا ہے تو اسے زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں - علی ساگر کے قریب کی پہاڑی پر چڑھ جانا کافی ہوگا جہاں سے میلوں تک حسین اور دلکش مناظر اور نہروں کا ایک وسیع جال دکھائی دیتا ہے -

نیشکر کی کاشت

یہ وسیع رقبہ نیشکر کے کھیتوں سے بنا ہوا ہے جن کے سفید پھول ہوا میں ہلکر عجیب دلکش منظر پیش کرتے ہیں - یہ کھیت نظام کارخانہ شکر سازی کے اطراف دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں - ان کا رقبہ دس ہزار ایکر ہے اور یہ اس تیزی سے بڑھتا جارہا ہے کہ کارخانہ شکر سازی اپنی مشینوں میں دوگنا اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے - اس کارخانہ کے نیشکر کے مزرعہ جات اور مزدوروں کی نوآبادیاں علحدہ ہیں - نیز اس کی اپنی لائٹ ریلوے بھی ہے جس کو بالکل جدید اصولوں پر چلایا جاتا ہے - فی الحقیقت بودھن ایک آسودہ حال شہر بن گیا ہے جس کی دیہی آبادی کو مختلف سہولتیں حاصل ہیں -

مشکلات پر قابو پالیا گیا

سچ ہے کہ " شنیدہ کے بود مانند دیدہ " - اس زرخیز خطہ زمین کا جائزہ لیتے ہوئے شاید ہی کوئی یہ یقین

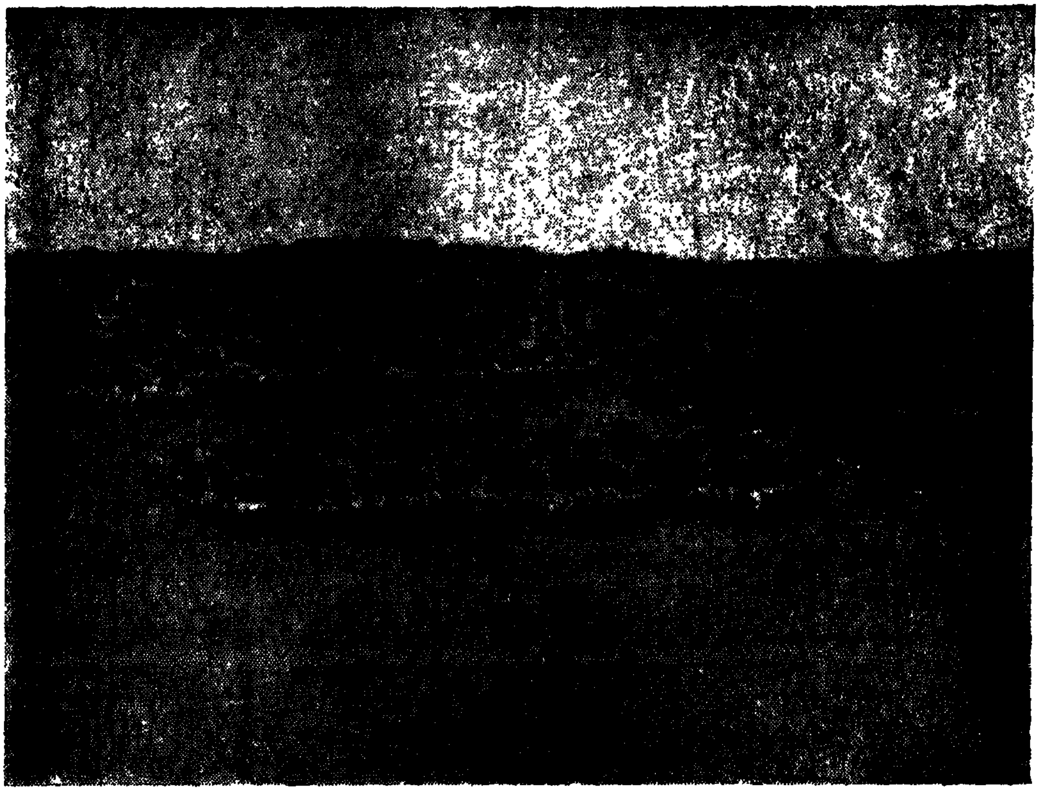
کرسکے کہ کچھ عرصہ پہلے یہ ایک ویران بنجر اور خشک صحرا تھا ۔ اگر چہ یہاں چھوٹے چھوٹے مواضعات بسے ہوئے تھے لیکن ان کے باشندے زمین سے بمشکل اپنی روزی حاصل کرسکتے تھے ۔ وہ نظام ساگر کے تعمیر ہوتے ہی یکایک مرفع الحال نہیں ہوگئے ۔ ہر اسکیم میں مشکلات پیش آتی ہیں ۔ لیکن کوئی مشکل ایسی نہیں جسے مسلسل جدوجہد سے حل نہ کیا جاسکتا ہو ۔ اس حقیقت کو نظام ساگر کے علاقہ کے جفاکش کسانوں نے ثابت کر دکھایا ہے ۔ اپنی موجودہ مرفع الحالی کے حصول سے پہلے انہیں متعدد نشیب و فراز سے گذرنا پڑا ۔ معاشی کساد بازاری کے زمانہ میں انہیں ایسی کڑی سختیوں کا سامنا کرنا پڑا کہ ان کی ہمتیں تقریباً ٹوٹ چکی تھیں ۔ لیکن حکومت نے زرلگان معاف کرکے اور دوسرے طریقوں سے امداد دیکر اس کو تباہی سے بچالیا ۔ اس دانشمندانہ حکمت عملی کی بدولت وہ ان مصائب کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے ۔

متحدہ جدوجہد

خشکی کی کاشت کی بجائے تری کی کاشت کو ترویج دینے کی وجہ سے متعدد نئے مسائل پیدا ہوگئے ۔ خوش قسمتی سے حکومت کے تمام قومی تعمیری محکمے ان کے حل کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا رہے ہیں ۔ اس متحدہ جدوجہد کے اب تک جو نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں ۔ مثلاً نیشکر کی کاشت کے لئے سہاروں اور پتوں کی کھاد کا انتظام کرنا محکمہ جنگلات کے ذمہ ہے ۔ محکمہ امداد باہمی نے کاشتکاروں



دھرما ورم کی عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ



علی ساگر کا منظر

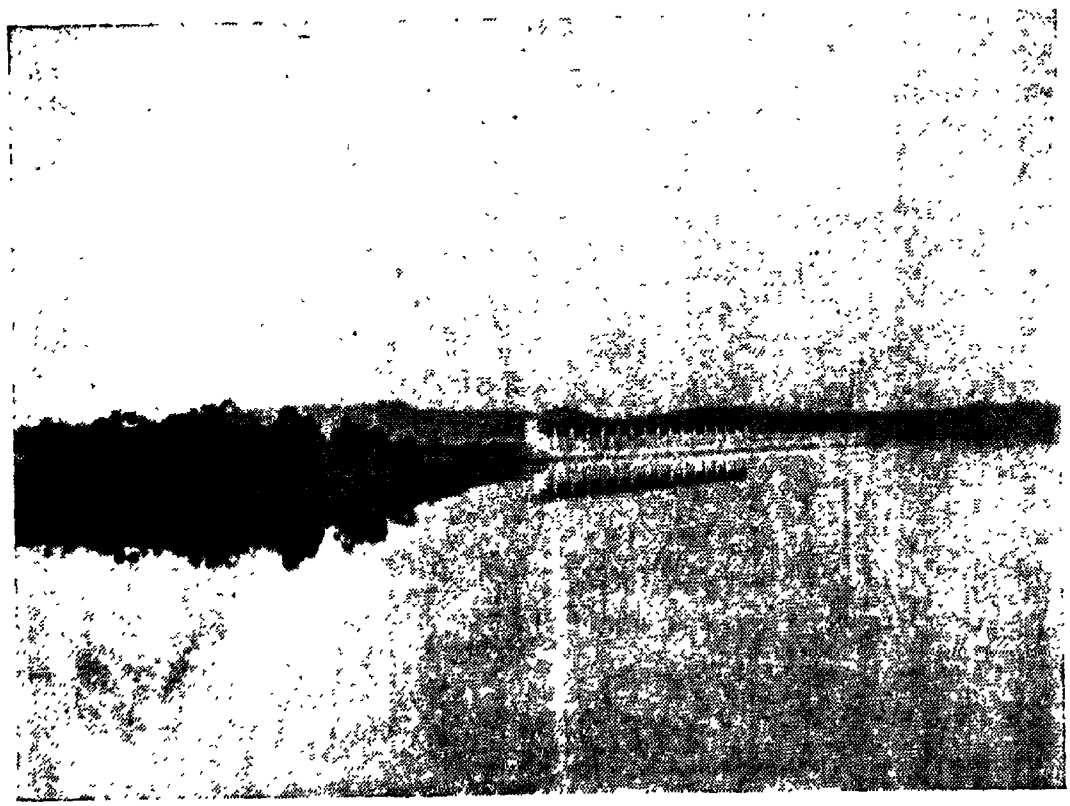
کو قرضہ حاصل کرنے میں سہولت پہونچانے کی غرض سے امداد باہمی کی ضلع واری ، تعلقہ واری اور موضع واری انجمنیں قائم کی ہیں تاکہ وہ اپنی معاشرتی اور معاشی حالت سدھار سکیں ۔ محکمہ زراعت ردرور میں اپنا آزمائشی مزرعہ قائم کرکے اعلی درجہ کی اجناس کی کاشت کو ترویج دینے ، وافر مقدار میں کھاد فراہم کرنے ، زمین کی خرابیوں کو دور کرنے اور جدید آلات کے ذریعہ کاشت کے سائنٹفک طریقوں کو عام کرنے میں مدد دے رہا ہے۔ محکمہ علاج حیوانات مویشیوں کی نسل کی اصلاح کے لئے ممکنہ کوشش کررہا ہے اور محکمہ طبابت ملیریا کے خلاف باقاعدہ مہم جاری کئے ہوئے ہے کیونکہ یہ مرض زیر آبپاشی رقبوں میں رہنے والوں کی صحت کے لئے خطرہ کا باعث ہے ۔ محکمہ تجارت وصنعت وحرفت صنعتی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ نظام ساگر کا مستقبل واقعی اس قدر درخشاں ہے کہ اس رقبہ کی آیندہ ترقی کی رہنمائی کے لئے ایک مرکزی مجلس ترقیات اور ایک مشاورتی مجلس قائم کرنی پڑی اور وہ دن دور نہیں جب یہ علاقہ ممالک محروسہ کے لئے ایک بڑے اناج گھر یا گودام کی حیثیت حاصل کرلے گا۔

اس وقت حکومت کو جو سب سے بڑا مسئلہ در پیش ہے وہ آباد کاری یعنی ایسے خوش حال اور مطمئن کاشت کاروں کا بسانا ہے جو ملک کے لئے فخر کا باعث ہوں ۔ ابتداً میں آباد کاری کا کام اطمینان بخش طور پر جاری نہیں رہا ۔ حسب معمول تجربہ اور آزمایش کے دوران میں غلطیاں ہوئیں ۔ لیکن ان سے جو سبق حاصل ہوا اس کی

روشنی میں آباد کاروں کو زمین عطا کرنے کا ایک بہتر طریقہ اختیار کیا گیا ۔ اگر متعلقہ رقبوں میں خشک اراضی دستیاب ہوں تو آباد کاروں کے ہر خاندان کو دس ایکرتری اور ۲۰ ایکر خشک زمینات دی جاتی ہیں ۔ خشک اراضی کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ ایکر کی حد تک تری زمینات مختص کی جاتی ہیں ۔ ایسے اشخاص کو ترجیح دی جاتی ہے جو وہاں سکونت اختیار کرکے مزدوروں کی مدد سے بذات خود کاشت کرتے ہیں ۔ ان کاشتکاروں کو بلا سودی قرضے بھی دئے جاتے ہیں جو نظام ساگر کے زیر آبپاشی رقبہ میں سکونت اختیار کرنا چاہتے ہوں لیکن مناسب مالی ذرائع نہ رکھتے ہوں ۔ یہ قرضے مساوی اقساط میں ادا کئے جاسکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی تقاوی دی جاتی ہیں جس سے تمام درجوں کے کاشتکار استفادہ کرسکتے ہیں ۔ نیز متعلقہ محکموں کی طرف سے بلا معاوضہ فنی امداد کے علاوہ مفید مشورے دئے جاتے ہیں ۔

بڑے کاشتکار

آباد کاری سے متعلق اسکیم کی ایک اور دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ بڑے پیمانہ پر کاشت کرنے والے کو خاص سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اس غرض کے لئے زمین کے بڑے بڑے قطعات جو ۱۰۰ ایکر بلکہ خاص حالات میں ۵۰۰ ایکر تک وسیع ہوتے ہیں مختص کئے گئے ہیں ۔ اب تک ان میں سے چند بڑے کاشتکاروں نے زراعت باغبانی اور دوسری متعلقہ صنعتوں کے جدید طریقوں کو ترویج دیکر ان سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور اس طرح چھوٹے کاشتکاروں کے لئے اس بات کی عملی مثال قائم



غروب آفتاب کے وقت نظام ساگر کے ذخیرہ آب کی محرابیں

کردی ہے کہ اگر صحیح طریقے اختیار کئے جائیں تو زمین کو کس قدر ترقی دی جاسکتی ہے ۔ مثال کے طور پر گھن پور کے مزرعہ ٹینکریشن کو لیجئے جس کا رقبہ چار سو ایکر ہے ۔ ٹینکر کی کاشت کے علاوہ اس مزرعہ میں باغبانی کا کام بھی کامیابی کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اور مختلف قسم کے میوے اگائے جارہے ہیں جن میں مالٹا اور انگور شامل ہیں۔ یا ''افسی فارم،، کو لیجئے جہاں تربیزند کے دور افتادہ مقام سے آکر ایک مرد نے مستقل سکونت اختیار کرلی ہے اور دوسروں کے لئے جوش عمل اور صلاحیت کار کی ایک قابل تقلید مثال قائم کردی ہے ۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ ایکر کا مزرعہ سیہان نگر بھی ہے جس کے مالک ایک حیدرآبادی ہیں ۔ زراعت کے لئے ان کی فطری صلاحیت دوسروں کے لئے نمونہ ہونی چاہئے ۔

بیرونی آباد کار

نو آباد کاری سے متعلق اسکیم کی ایک خوش آیند خصوصیت یہ ہے کہ برطانوی ہند کے متصلہ اضلاع تلنگانہ سے آنے والے آباد کاروں کو بھی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اب تک اس کے جو نتائج مرتب ہوئے ہیں وہ نہایت اطمینان بخش ہیں ۔ اس حکمت عملی کی معقولیت کا ثبوت ڈچپلی کے قریب دھرماورم کے نئے موضع سے ملتا ہے جہاں فرقہ کاما کے (۸۰) خاندان ، جو گنتور سے ترک وطن کرکے آئے ہیں ، اطمینان اور آسودگی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف انتہائی جوش اور سرگرمی سے کام کرتے ہیں بلکہ اپنے پیشہ میں مہارت تامہ بھی رکھتے ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں پر مشتمل کاما فرقہ کی اس نو آبادی کی طرح نظام ساگر کے تحت دوسری نوآبادیاں بھی قائم ہوں گی ۔ دھرماورم واقعی ایک مثالی نوآبادی ہے ۔

وظیفہ یاب فوجیوں کی نو آبادی

بلا شبہ نظام ساگر ریاست کی معاشی بہبود کے لئے غیر معمولی مواقع فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہیوں کو روزگار فراہم کرنے کے مسئلہ کے حل کرنے میں یہ پوری امداد دے رہا ہے ۔ ان سپاہیوں نے جنگ کے دوران میں بڑی بہادری اور جوانمردی کا ثبوت دیا تھا اس لئے یہ ہماری خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ فتح نگر میں وظیفہ یاب فوجیوں کی نو آبادی تیزی کے ساتھ قائم ہو رہی ہے ۔ تعلقہ جات بودھن و ناگا پور کی اراضی میں سے ۱۱۲۵ ایکر رقبہ اس نوآبادی کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے ۔ سابق فوجیوں کو بسانے کے قواعد مرتب ہوچکے ہیں اور جدید اصولوں پر ایک موضع کی تعمیر و تشکیل کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی ہے ۔ اس نوآبادی میں بسنے والوں کو تین ماہ تک کسی سرکاری مزرعہ میں زراعت کی تربیت حاصل کرنی ہوگی ۔ چنانچہ اس وقت ایسے متعدد اشخاص زیر تربیت ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ''آباد کار سپاہی ،، فتح نگر کو نظام ساگر کے لئے باعث فخر بنا دیں گے ۔

امکانات

نظام ساگر کے صنعتی امکانات کیا ہیں ؟ یقیناً غذا کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہئے ۔ اگر پانی سے قوت پیدا کی جائے تو یہ ایک زبردست معاشی کارنامہ ہوگا اور آبپاشی کو متاثر کئے بغیر اس سے غذا پیدا کرنے میں مدد ملے گی ۔ حیدرآباد کے انجینیر، جنھوں نے بیرونی امداد کے بغیر نظام ساگر کے ذخیرہ آب اور نہروں کا نقشہ بنایا اور انہیں تعمیر کیا ، اب خزانہ آب کے قریب برقابی قوت کا ایک اسٹیشن تعمیر کرنے میں مصروف ہیں ۔ اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے سلسلہ میں کافی کام ہوچکا ہے ۔ یہاں جو مشین نصب کی جانے والی ہے اس سے (۱۲) ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا ہوسکے گی ۔ مقصد یہ ہے کہ اس پراجکٹ کے تحت جو علاقہ ہے اس کو صنعتی بنایا جائے اور تاروں کے ذریعہ بلدہ حیدرآباد کو بجلی پہونچائی جائے ۔ اس غرض کے لئے اس آبشار کو استعمال کیا جائے گا جو خاص نہر کے پہلے میل پر واقع ہے ۔

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوگا ۔

نظام ساگر کا مستقبل نہایت شاندار ہے اور وہ ریاست کی معاشی ترقی اور اس کے باشندوں کی آسودگی اور خوشحالی میں نہایت اہم حصہ لے گا ۔ ایک امریکی انجینیر نے کہا تھا ۔ " تہذیب و تمدن کی تاریخ آبپاشی کی ترقی و توسیع سے وابستہ رہی ہے اور جو زمینات غلہ پیدا کرنے کے قابل نہ تھیں وہ آبپاشی کے ذریعہ زراعتی اور صنعتی ترقی کے مراکز بن گئے ہیں اور اقوام کی معاشی زندگی پر گہرے اور دیرپا نقوش چھوڑے ہیں " ۔ غالباً جس وقت اس انجینیر نے یہ الفاظ لکھے اس کے ذہن میں نظام ساگر جیسے آبپاشی کے پراجکٹ تھے ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۱)

گے جہاں محکمہ طبابت و صحت عامہ کی طرف سے قائم شدہ زچہ خانے موجود ہوں تاکہ ان مراکزوں اور زچہ خانوں میں ربط قائم رہے ۔ جب یہ انجمن دیہی رقبوں میں زچہ خانوں کا انتظام کرنے کے قابل ہوجائے گی تو انہیں ہمیشہ کے لئے موجودہ مراکز بہبودی اطفال سے ملحق کردیا جائے گا ۔ مجوزہ مراکز کے لئے مقامات کا انتخاب کرنے میں اس بات کا مناسب لحاظ رکھا جائے گا کہ یہ بڑے سے بڑے رقبہ اور زیادہ سے زیادہ آبادی کی ضرورتیات کو پورا کرسکیں ۔ محکمہ طبابت و صحت عامہ کے قائم کئے ہوئے ایسے ہی مراکزوں سے اشتراک عمل کرنے کی ممکنہ کوشش کی جائے گی ۔

مالی پہلو

اندازہ کیا گیا ہے کہ تیسرے سال کے ختم پر انجمن امداد طبی برائے خواتین اطفال کا سرمایہ دس لاکھ سے کچھ زاید ہوگا ۔ اس طرح اس کی سالانہ آمدنی (۳۰) ہزار روپے ہوگی اور سالانہ خرچ (۶۸) ہزار روپے سے کچھ زاید ہوگا ۔ اس طرح اخراجات کے قریباً نصف حصہ کی پابجائی حکومت کے عطیہ سے کی جاسکتی ہے اور مابقی مصارف کی تکمیل انجمن کو دوسرے ذرائع سے کرنی ہوگی ۔

دوسری اسکیم

دوسری اسکیم کے تحت ، جو تین سالہ بنیاد پر مرتب کی گئی ہے ، تجویز ہے کہ منتخب دیہی رقبوں میں ہر سال دس مراکز کے حساب سے تیس مراکز بہبودی اطفال و زچہ گان قائم کئے جائیں ۔ اس طرح ہر سال چار زچہ خانوں کے حساب سے ۱۲ زچہ خانوں کا انتظام کیا جائے گا جن میں سے ہر زچہ خانہ دس بستروں پر مشتمل ہوگا ۔ یہ زچہ خانے ایسے رقبوں میں قائم کئے جائیں گے جہاں محکمہ طبابت وصحت عامہ کی طرف سے ایسی سہولتیں مہیا نہیں کی گئی ہیں ۔

ہر سال دس مراکز بہبودی اطفال کے قیام میں کوئی دشواری نہ ہوگی کیونکہ تربیت گاہ میں سالانہ ۱۲ ہلتھ وزیٹرز کو تربیت دی جائے گی ۔ جہاں تک زچہ خانوں کا تعلق ہے پروگرام کے اس جزو کو خاتون طبی عہدہ داروں کے فقدان کی وجہ سے سر دست ملتوی رکھنا ہوگا ۔

ان دونوں اسکیموں کی مرتب کنندہ شہزادی نیلوفر نے سفارش فرمائی ہے کہ بہبودی اطفال و زچہ گان سے متعلق منظورہ اسکیمس پیش کرنے والے مقامی اداروں (مجالس ضلع) اور انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال کی ضلع واری شاخوں کو مالی امداد دی جائے تاکہ اس طرح مرکزی انجمن دیہی رقبوں کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکے ۔ شہزادی صاحبہ کی تجویز ہے کہ منظورہ اسکیموں کے متوالی اخراجات کی پابجائی کے لئے ایسی امداد نصفا نصف کے اصول پر دی جاسکتی ہے ۔ اس کی بدولت انجمن اپنے دائرہ عمل کو تمام ممالک محروسہ میں وسعت دے سکے گی ۔

هزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ

کریم نگر میں مصروفیات

هزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے حال هی میں ضلع کریم نگر کا دورہ فرمایا ۔ مجلس ضلع اور مقامی مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے هزاکسلنسی نے یقین دلایا کہ ممالک محروسہ میں امکانی غذائی قلت سے نبٹنے کےلئے حکومت سرکارعالی تمام ضروری تدابیر اختیار کررهی هے۔ آپ نے تمام فرقوں کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال دیں اور ان تدابیر کو روبہ عمل لانے میں حکومت کا هاتھ بٹائیں جو صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر اختیار کی جارهی هیں ۔

صدر اعظم بہادر کی مصروفیات میں مقامی مدرسہ " مشن هاسپٹل " اور ویملواڑہ مندر کا معائنہ بھی شامل تھا ۔

هزاکسلنسی کا پروگرام پولس کے ترتیب دئے ہوئے گارڈ آف آنر کے معائنہ سے شروع هوا ۔ اس کے بعد آپ نے مقامی عہدہ‌داروں اور غیر سرکاری اصحاب کو ملاقات کا موقع دیا بعد میں آپ نے مجلس ضلع اور مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کو سماعت فرمایا اور ان کے جوابات دئے ۔

سپاسنامے

دونوں سپاسناموں میں نواب سر سعیدالملک بہادر کی ان گران قدر خدمات کو جو انہوں نے فلاح عامہ کی خاطر انجام دی هیں سراها گیا اور آپ کی اس دور اندیشانہ اور مدبرانہ حکمت عملی کو خراج تحسین ادا کیا گیا جس کی بدولت یہ ریاست جنگ کی وجہہ سے پیدا شدہ مشکلات پر قابو پاسکی ۔

مجلس ضلع کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں کریم نگر کی تاریخی ، زراعتی اور صنعتی اهمیت پر زور دیا گیا ۔ بتایا گیا کہ اس ضلع میں ماضی کی متعدد نشانیاں پائی جاتی هیں ۔ زرعی اعتبار سے اس کا شمار تلنگانہ کے زرخیزعلاقوں میں هوتا هے ۔ جہاں تک آبپاشی کا تعلق هے اسے ممالک محروسہ کے تمام دیگر اضلاع پر فوقیت حاصل هے۔ آبپاشی کی موجودہ سہولتوں کے علاوہ مزید تین پراجکٹ تعمیر کئے جارهے هیں جن کا کام شروع هوچکا هے۔ ضلع کی خاص صنعتیں دستی پارچہ‌بافی چاندی کا کام اور کاغذ سازی هیں۔

حکومت مقامی کی سرگرمیاں

مجلس ضلع کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے سپاسنامہ میں بتایا گیا کہ مجلس رفاہ عامہ کے کاموں پر اوسطاً (۷۰) هزار روپے خرچ کرتی هے۔ اس نے مواضعات میں ۸۶ چاوڑیاں، ۶۴ مسافر خانے اور چار مسافر بنگلے تعمیر کئے هیں۔ اس کے علاوہ آبنوسی کی ۲۳۶ باؤلیاں کھدوائی گئی هیں ۔ تعلقہ منتھنی کے ان صحرائی رقبوں میں ، جہاں دور دور تک پینے کے لئے پانی نہیں ملتا ، باؤلیوں کی کھدائی کے لئے ایک وسیع اسکیم پر غور کیا جارها هے ۔ پانچ سالہ اسکیم کے تحت ۱۴۸۵۴۰ روپے کے صرفہ سے ۲۸ مدارسی عمارات

کی تکمیل ہوچکی ہے ۔ مزید ۱۴ عمارتوں کی تعمیر عنقریب شروع کی جائے گی ۔ سرسلہ، سلطان آباد، حضور آباد، اور پرکال میں ہسپتال کی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں اور ان اداروں کی نگہداشت مجلس ضلع کی آمدنی سے کی جارہی ہے۔

سپاسنامہ میں ٹاون ہال کی ضرورت پر زور دیا گیا اور ہزاکسلنسی سے استدعا کی گئی کہ اس کی تعمیر کی منظوری صادر فرمائی جائے ۔

سپاسنامہ کے آخر میں انترگاؤں کو ایک جدید صنعتی شہر بنانے کی اسکیم کا ذکر کیا گیا اور صدر اعظم بہادر سے گذارش کی گئی کہ وہ اس اسکیم سے حاصل ہونے والے فوائد کے پیش نظر اس کو جلد روبہ عمل لانے کے لئے احکام جاری فرمائیں ۔

مجلس بلدیہ کا سپاسنامہ

مجلس بلدیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں بتایا گیا کہ مجلس کی آمدنی سنہ ۱۳۵۳ف میں ۳۰۳۰۷ روپے تھی اور سنہ ۱۳۵۴ف میں یہ ۳۵۰۳۰ روپے تک بڑھ گئی ۔ اس اضافہ کے باوجود مجلس بلدیہ اپنے اخراجات کی بمشکل پابجائی کرسکتی ہے اور شہر کو ترقی دینے کے لئے اس کے پاس فاضل رقم نہیں ہے ۔

مجلس بلدیہ نے آبرسانی اور ڈرینیج کی ایک اسکیم اور ہسپتال اور زچہ خانہ کی توسیعی اسکیم شروع کی ہے ۔ پہلی اسکیم تکمیل کو پہونچ چکی ہے اور دوسری اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے حکومت سرکارعالی کی امداد کا انتظار ہے۔

سپاسنامہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ نظام آباد سے رام گنڈم واقع ضلع کریم نگر تک ریلوے لائن کی مجوزہ تعمیر کے سلسلہ میں سروے کا کام ہورہا ہے لیکن باشندگان کریم نگر کو یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ مستقر ضلع کو اس اسکیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے ۔ ہزاکسلنسی سے درخواست کی گئی کہ محکمہ ریلوے کو اس طرف متوجہ فرمایا جائے ۔

جواب

مجلس ضلع کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کے جواب میں نواب سر سعید الملک بہادر نے ترقیات کی ان اسکیموں کا ذکر کیا جو حکومت کے زیر غور ہیں اور فرمایا کہ یہ ضلع خوش قسمت ہے کہ وہ ان اسکیموں سے فائدہ اٹھائیگا ۔ اعظم آباد کی اسکیم کے نفاذ سے ملک کا یہ حصہ ایک اہم تجارتی اور صنعتی مرکز میں تبدیل ہوجائے گا۔

نئے محاصل کی ضرورت

مجلس ضلع کی کارگزاری پر اظہار طمانیت فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس پر مجلس کو مطمئن نہ ہونا چاہئے بلکہ دیہاتیوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے اپنی جدو جہد جاری رکھنی چاہئے ۔ نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا اظہار فرمایا کہ مجلس کے منتخب اراکین ضلع کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھائیں گے جو عوام کے نمایندوں کی حیثیت سے انہیں حاصل ہیں ۔ ہزاکسلنسی نے اعتراف فرمایا کہ جب تک مجلس کی آمدنی میں اضافہ نہ کیا جائے وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآنہیں ہوسکتی ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ضلع کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے نئے محاصل عاید کرکے ضروری رقمیں فراہم کی جائیں گی۔

آرایش شہر

مجلس بلدیہ کے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ شہر کی جدید اصولوں پر تعمیر و تشکیل کی جانی چاہئے ۔ نواب صاحب کو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ مجلس بلدیہ رفاہی امور کی طرف متوجہ ہے ۔ ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت کی ہمیشہ سے یہ حکمت عملی رہی ہے کہ ممالک محروسہ کے تمام اہم شہروں میں آبرسانی اور ڈرینیج کی اسکیموں اور دواخانہ و زچہ خانہ کی اخراجات کی سبیل کے لئے ہمدردآنہ غور کیا جائے ۔ آپ نے یقین دلایا کہ اگر مجلس بلدیہ ان جملہ ذرائع آمدنی سے جو اس کو جدید آئین کے لحاظ سے دئے گئے ہیں فائدہ اٹھانے کے بعد بھی اپنے اخراجات کی تکمیل کرنے کے قابل نہ رہے تو حکومت اس کو امداد دے گی ۔ ہسپتال کی تعمیر کے لئے جن مخیر حضرات نے

چندہ دیا وہ قابل ستایش ہیں ۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ سرکار کی جانب سے امداد منظور ہوچکی ہے تا کہ کام کا آغاز ہوسکے ۔

اس استدعا کا ذکر کرتے ہوئے کہ نظام آباد اور ام گنڈم کے درمیان مجوزہ ریلوے لائن مستقر پر سے گزرے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ یہ استدعا بالکل حق بجانب ہے اور وعدہ کیا کہ اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔

جذبہ وفاداری

اس تقریب کے اختتام پر ہزاکسلنسی نے مقامی مدرسہ کا معائنہ فرمایا جہاں طلباء نے ایسے ترانے اور گیت گائے جن سے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ساتھ ان کی عقیدت و وفاداری کا اظہار ہوتا تھا ۔ ہزاکسلنسی نے خانوادۂ آصفی کے ساتھ طلباء کے اس جذبہ وفاداری پر اظہار خوشنودی فرمایا اور امید ظاہر کی تمام فرقوں کے لڑکے بھائیوں کی طرح بلا لحاظ مذہب و ملت زندگی بسر کریں گے ۔ صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری ان کا مذہب ہونا چاہئے ۔

ہزاکسلنسی نے مدرسہ کو پانچ سو روپے کی رقم اس غرض سے عطا فرمائی کہ لڑکوں کو ایک مختصر سے تفریحی سفر پر باہر بھیجا جائے ۔

ہسپتال کو عطیہ

اس کے بعد ہزاکسلنسی نے "مشن ہاسپٹل" کا معائنہ فرمایا جہاں ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر نے ایک سپاسنامہ پیش کیا ۔ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے نواب صاحب نے ہسپتال کے کام پر اظہار پسندیدگی کیا اور ایک ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔

جمی کنٹہ کا دورہ

بعد میں ہزاکسلنسی قصبہ جمی کنٹہ میں تشریف لے گئے جہاں باشندوں اور کارخانہ داروں کی طرف سے ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ سپاسنامہ میں ہزاکسلنسی سے استدعا کی گئی کہ جمی کنٹہ تا تاڑکل راست سڑک کی تعمیر کے احکام جاری فرمائے جائیں کیونکہ اول الذکر ایک اہم تجارتی مرکز ہے ۔ صدر اعظم بہادر سے یہ بھی گذارش کی گئی کہ اس قصبہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایک اعلیٰ درجہ کے دوا خانہ اور ایک مدرسہ وسطانیہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی جائے ۔

سپاسنامہ کے جواب میں ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ حکومت سرکارعالی ہر اس تحریک کا خیر مقدم کرنے کے لئے فراخ حوصلگی کے ساتھ آمادہ رہتی ہے جو عوام کی بہبودی پر منتج ہو ۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ تنظیم ما بعد جنگ کے منصوبوں کو بروئے کار لاتے وقت مجلس کی ضروریات کا مناسب لحاظ نہ رکھا جائے ۔

جمی کنٹہ سے واپسی پر ہزاکسلنسی کریم نگر کلب میں تشریف لے گئے جسے آپ نے چند ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔

مندر کا معائنہ

دوسرے دن ہزاکسلنسی نے قصبہ ویملواڑہ کے مشہور مندر کا معائنہ فرمایا ۔ اس مندر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے احاطہ میں ایک مسلمان بزرگ کا چلہ ہے جس کا ہندو اور مسلمان دونوں احترام کرتے ہیں ۔ یہ ان خوش گوار تعلقات کا زندہ ثبوت ہے جو ممالک محروسہ میں ان دونوں بڑے فرقوں کے درمیان ہمیشہ سے رہے ہیں ۔ اس مندر کے ارباب مقتدر نے ہزاکسلنسی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کا آپ نے مناسب جواب عنایت فرمایا ۔ سپاسنامہ میں شاہ ذیجاہ اور خانوادہ آصفی کے ساتھ گہری عقیدت اور وفا داری کا اظہار کیا گیا اور تمام مذہبی معاملات میں شاہان آصفی اور ان کی حکومت کی روایتی روا داری کو خراج تحسین ادا کیا گیا ۔

حیدرآباد میں کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ

قانون مالگزاری اراضی میں ترمیم

جاگیری نظم ونسق کی اصلاح

ریاست حیدرآباد میں کاشتکار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے اس کے جائز مفادات کی حفاظت کرنے اور انہیں آگے بڑھانے کے معنی بہ حیثیت مجموعی ریاست کے باشندوں کی عام حالت کی اصلاح کے ہیں حکومت سرکارعالی کو اس اہم حقیقت کا کامل احساس ہے۔ اسلئے اس کی ہمیشہ سے یہ حکمت عملی رہی ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جو کاشتکاروں کی خوش حالی اور ترقی کے لئے ممدو معاون ہوں۔ اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو زرعی قوانین نافذ کر کے حل کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں جو تازہ قدم اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کاشتکاروں کی ایک اہم جماعت کے حقوق کی حفاظت کے لئے قانون مالگزاری اراضی میں ترمیم کی گئی ہے۔ مزید قانون کے دائرہ اثر کو وسعت دی گئی ہے تاکہ جاگیروں کو بھی اس میں شامل کیا جائے اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ جاگیروں کے آسامیان شکمی انہیں حقوق اور مراعات کے مستحق ہوں گے جو دیوانی علاقہ کے آسامیان شکمی کو حاصل ہیں۔

سنه ۱۳۴۷ف میں حکومت سرکار عالی نے ریاست میں بولداروں کے حالات کی تحقیقات کرنے اور ان کی امداد کے لئے سفارشات پیش کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کی کوشش قانون آسامیان شکمی کی صورت میں بار آور ہوئیں۔

اس قانون کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔ اس سے ممالک محروسہ میں زرعی قوانین کی ایک اہم کمی پوری ہوئی ہے۔ اس کے تحت آسامیان شکمی کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یعنی محفوظ آسامیان شکمی اور دوسرے آسامیان شکمی۔ اس قانون کے دوسرے باب میں محفوظ آسامیان شکمی کے ان مخصوص حقوق اور ذمہ داریوں کی صراحت کی گئی ہے جن کا اطلاق دوسرے آسامیان شکمی پر نہیں ہوتا۔ محفوظ آسامی شکمی ایک ایسا شخص ہے جو یکم آذر سنه ۱۳۴۸ف سے عین ماقبل کم ازکم چھ سال تک کسی زمین پر بہ حیثیت آسامی شکمی قابض رہا ہو اور اس مدت میں اس نے ایسی زمین پر بذات خود کاشت کی ہو۔ جو آسامی شکمی یکم تیر سنه ۱۳۴۷ف سے عین ماقبل کم از کم چھ سال تک مسلسل کسی زمین پر قابض رہا ہو مگر تاریخ مذکور پر یا اس کے بعد ایسی زمین سے بے دخل کردیا گیا ہو تو محفوظ آسامی شکمی متصور ہوگا بشرطیکہ اس نے اس مدت میں ایسی زمین پر بذات خود کاشت کی ہو۔ جو آسامیان شکمی ان شرائط کو پورا نہیں کرتے ان کا شمار محفوظ آسامیان شکمی میں نہیں ہے اوران کے حقوق کی صراحت اس قانون کے تیسرے باب میں کی گئی ہے

آسامیوں کے حقوق

کسی محفوظ آسامی شکمی کو اراضی سے اوس وقت تک بے دخل نہیں کیا جاسکتا جب تک وہ واجب الادا زرلگان ادا کرتا رہے اور زمین کو کوئی مستقل نقصان نہ پہونچائے اور جب تک قابض اراضی کو بذات خود کاشت کرنے یا غیر زراعتی اغراض کے لئے زمین کی ضرورت نہ ہو۔ اس قانون میں اصطلاح ''بذات خود کاشت کرنے'' کی تعریف کا غور سے مطالعہ کیا جانا ضروری ہے۔ کسی محفوظ آسامی شکمی کی طرف سے واجب الادا زر لگان سے وہ زر لگان مراد ہے جو اس کے اور مالک اراضی کے درمیان طے پایا ہو یا ایسے معاہدہ کی عدم موجودگی میں مقامی رواج کے لحاظ سے واجب الادا ہو۔ اگر ایسا معاہدہ یا رواج نہ ہو یا ایسے معاہدہ یا رواج کے لحاظ سے واجب الادا زر لگان کی واجبیت کے بارے میں کوئی نزاع ہو تو آسامی شکمی کی طرف سے اداشدنی واجبی زرلگان کا تعین قانون کے دفعہ ۱۳ کے تحت تحصیلدار متعلقہ کی طرف سے کیا جائے گا۔ اس کا مرافعہ تعلقدار کے پاس ہوسکے گا۔ دفعہ ۱۲ کا مقصد

یہ ہے کہ آسامی شکمی کو طمانیت دے کر اور قابض اراضی کے جائز حقوق کی نگہداشت کرکے قولدار اور قابض اراضی کے درمیان توازن قائم رکھا جائے ۔

مزید مظالم ممکن نہیں

اس قانون کے دفعات قابض اراضی کے لئے نقصان رساں نہیں ہیں ۔ البتہ ان کے تحت اسے اپنے صوابدید پر آسامی شکمی کو بے دخل کرنے کا آزادانہ حق حاصل نہیں رہتا ۔ یہ قانون ایسے قولدار پر مظالم ڈھانے کے حق سے محروم کر دیتا ہے کیونکہ قولدار کو اپنی مقبوضہ زمین کی نسبت طمانیت حاصل ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اسے ترقی دے سکے اور بہتر طریقہ پر کاشت کرسکے ۔ قابض اراضی کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ آسامی شکمی زمین پر صرف اسی وقت تک قابض رہ سکتا ہے جب تک وہ زرلگان ادا کرتا رہے اور قابض اراضی کو اس کا اختیار ہے کہ اگر اسے بذات خود کاشت کرنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے تو وہ ایک سال کی تحریری اطلاع دیکر اور ان ترقیات کا معاوضہ ادا کرکے جو اس زمین پر کی گئی ہیں آسامی شکمی کی حقیت کو ختم کرے ۔ اس قانون میں آسامیان شکمی کی حفاظت اس طرح کی گئی ہے کہ اگر وہ مذکورہ اغراض میں سے کسی غرض کی بناء پر بے دخل کردئے جائیں تو انہیں وہ رقم واپس مل سکتی ہے جو زمین کو ترقی دینے کے لئے خرچ کی گئی ہو ۔

ناجائز محاصل کا امتناع

اس قانون کے تیسرے باب میں آسامیان شکمی سے متعلق عام احکام درج ہیں ۔ قابض اراضی کو بجز اس زرلگان کے جو ایسی اراضی کی بابت قانوناً واجب الادا ہو کوئی اور پٹی یا محصول یا خدمت عاید کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے ۔ اس دفعہ کی خلاف ورزی کی صورت میں سزائے جرمانہ دی جائے گی جس کی مقدار ۵۰۰ روپے تک ہوسکے گی ۔ خراب موسم میں زر لگان کی برآئندگی یا معافی کا بھی انتظام کیا گیا ہے تاکہ محفوظ آسامیان شکمی کامل زرلگان کی ادائی کے لئے پریشان نہ کئے جائیں یا بصورت عدم ادائی اراضی سے بے دخل نہ کردئے جائیں ۔ ایسی شرط اگرچہ ذرا معتدل صورت میں قانون مالگزاری اراضی میں پہلے سے موجود تھی لیکن اب قانون آسامیان شکمی میں اس کو زیادہ سخت بنادیا گیا ہے ۔

دس سالہ مدت

جو آسامیان شکمی محفوظ آسامی شکمی کے تحت نہ آتے ہوں ان کے لئے پٹہ کی مدت کم سے کم دس سال رکھی گئی ہے ۔ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ کم سے کم دس سال تک انہیں طمانیت حاصل رہے گی ۔

دفعہ ۲۱ کے تحت واجبی زرلگان مقرر کرنے کا اختیار صرف اسی صورت میں استعمال کیا جاسکے گا جب کہ کوئی محفوظ آسامی شکمی فریق ہو ۔ دوسرے آسامیان شکمی کے معاملہ میں فریقین کو حسب مرضی زر لگان مقرر کرنے کی آزادی ہے ۔ تاہم اس قانون کی دفعہ ۱۰ کی روسے حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ ان اراضی کے لئے آسامیان شکمی کی طرف سے واجب الادا زر لگان کی انتہائی شرح کا تعین کرے جو ایسے رقبوں میں واقع ہوں جن کی صراحت جاریہ اعلانات میں کی گئی ہو ۔ کوئی قابض اراضی مجاز نہ ہوگا کہ وہ کسی ایسے رقبہ میں آسامی شکمی سے اراضی کی بابت اس شرح سے زاید لگان وصول کرے جو اعلان مذکور میں ایسے رقبہ جات کی اراضی کے لئے مقرر کی گئی ہو ۔

درختوں کا معاوضہ

اس قانون کے نفاذ کے بعد سے محفوظ آسامی اپنی حقیت جاری رہنے تک اپنے لگائے ہوئے درختوں کی لکڑی اور دوسری پیداوار سے استفادہ کرنے کا مستحق ہوگا ۔ حقیت ختم ہوجانے پر وہ دفعہ ۱۸ کے تحت معاوضہ کا مستحق ہوگا چاہے ایسے درخت قابض اراضی کی رضامندی سے لگائے گئے ہوں یا رضامندی کے بغیر ۔ لیکن اس قانون کے نفاذ سے پہلے لگائے ہوئے درختوں کی حد تک وہ ان حقوق سے صرف اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکے گا جب کہ یہ درخت قابض اراضی کی رضامندی سے لگائے گئے ہوں ۔ اسی طرح ایسا آسامی شکمی جو محفوظ آسامی شکمی نہیں ہے ان حقوق کا اسی وقت مستحق

ملاحظہ ہو صفحہ (۴۲)

کامیابی کا راز تعاون عمل میں پوشیدہ ھے

سکندرآباد ٹریڈ ایسوسی ایشن کے عشائیہ میں صدر اعظم بہادر کی تقریر

سکندرآباد ٹریڈ ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر، صدر اعظم باب حکومت نے متحدہ اقدام اور منتر کہ جدوجہد کی افادیت پر زور دیا ۔ آپ نے آصف جاھی حکومت کے دائرہ اختیار میں واپس آنے پر باشندگان سکندرآباد کا خیرمقدم کیا اور فرمایا کہ اس کی وجہ سے ان کے لئے زیادہ وسیع میدان عمل کھل جائے گا ۔ نواب صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ اعلی حضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کی خوش حالی سے بڑھکر کوئی چیز عزیز نہیں ھے ۔

استرداد سکندرآباد کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے اعتراف فرمایا کہ پچھلے ڈیڑھ سو سال میں برطانوی نظم ونسق کے تحت اس شہر نے بڑی ترقی کی ھے ۔ یہ ترقی اسی گہری دلچسپی کا نتیجہ تھی جو برطانوی رزیڈنٹ متعینہ حیدرآباد یکے بعد دیگرے لیتے رھے ھیں ۔ نہ صرف سکندرآباد بلکہ حیدرآباد کی تاریخ میں بھی آنریبل سر آرتھر لوتھیان کا نام اس ریاست اور اس کے باشندوں کے ایک عظیم دوست کی حیثیت سے عرصہ دراز تک یاد رکھا جائے گا ۔ ان کی امداد کے بغیر استرداد کبھی ممکن نہ ھوسکتا تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت ھند نے استرداد سکندرآباد کے ذریعہ اس معاملہ میں اپنے خلوص کو ثابت کردیا ھے (اگر اس کے لئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت تھی) کہ وہ "یار وفادار" کی چپہ بھر زمین بھی اپنے قبضہ میں رکھنا نہیں چاھتی اور اگر رکھے گی بھی تو صرف اس وقت تک جب تک کہ اس خطہ زمین کی اس مقصد کے لئے ضرورت ھو جس کے لئے وہ تفویض کیا گیا تھا ۔

بے مثل اعزاز

اعلی حضرت بندگان عالی کو "رائل وکٹورین چین" کا بے مثل اعزاز ملنے پر جن خیالات کا اظہار کیا گیا ان کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ "ان سے شاہ ذیجاہ کے ساتھ انجمن کی عقیدت و وفاداری کا اظہار ھوتا ھے ۔ میں آپ کو یقین دلاسکتا ھوں کہ فرمانروائے حیدرآباد و برار کو بلا لحاظ مذھب و ملت اپنی رعایا کی خوش حالی سے بڑھکر اور کوئی چیز عزیز نہیں ھے ۔ شاہ ذیجاہ کی یہ دلی تمنا ھے کہ آپ کو اتحاد اور ھم آھنگی کے ساتھ کام کرکے کامیابی کے مدارج طے کرتا ھوا دیکھیں ۔"

کامیابی کی شرطیں

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ کامیابی کے حصول کے لئے چند اھم باتوں کی ضرورت ھے ۔ موجودہ زمانے میں تنظیم کے بغیر گذارہ نہیں ھوسکتا ۔ یہ تعاون عمل اور بقائے اصلح کا زمانہ ھے ۔ اس لئے اگر آپ اپنے وجود کو برقرار رکھنا چاھتے ھیں تو آپ کو منظم ھو جانا اور مل جل کر کام کرنے کا طریقہ سیکھنا چاھئے ۔

استرداد کے بعد

استرداد کے بعد اب باشندگان سکندرآباد کے لئے زیادہ وسیع میدان عمل ھاتھ آگیا ھے ۔ ہز اکسلنسی نے امید ظاھر کی کہ اس سے ان کی آئندہ خوش حالی میں اضافہ ھوگا ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مختلف تجارتی ادارے اپنی ایک متحدہ جماعت بنائیں جو ان کی سرگرمیوں میں ربط و ھم آھنگی پیدا کرسکے تو

وہ تعاون عمل کے ذریعہ ایسی طاقت حاصل کریں گے جو ان کے مستقبل کی ضامن ہو گی ۔ حیدرآباد میں اعلی درجہ کے صنعت کار ، بڑے تجار اور روشن خیال بنکر موجود ھیں ۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ھے کہ وہ متحد ھو کر ممالک محروسہ کے مستقبل کی تعمیر میں ممتاز حصہ نہ لیں ۔

حکومت مشورہ کا خیر مقدم کرے گی

حکومت کے عام نظم و نسق ، مقامی اداروں او رمقننہ میں نمائندگی سے متعلق مطالبہ کے بارے میں ھزا کسلنسی نے فرمایا کہ ایسی نمائندگی ریاست کی دستوری اصلاحات میں پہلے سے حاصل ھے ۔ غالباً آپ یہ بھی جانتے ھیں کہ اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر حکومت متعدد آئینی مشاورتی مجالس قائم کرچکی ھے جن کے سیاسی ، معاشرتی ، تجارتی اور صنعتی شعبوں میں پبلک کارکنوں کو شریک کیا گیا ھے ۔ ھزا کسلنسی نے یہ امید ظاھر کی کہ محکمہ تجارت و صنعت وحرفت اس بات کا بندوبست کرےگا کہ انجمن اپنے مناسب حصہ سے محروم نہ رھے ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ھے وہ مختلف مفادات کی نمائندگی کرنے والی ذمہ دار جماعتوں کے مشوروں کا خیرمقدم کرنے کےلئے ھمیشہ تیار ھے ۔ ھزا کسلنسی نے بتایا کہ آپ نے تجارتی ملازمین سے متعلق مسودہ قانون کے بارے میں ایوان تجارت کی رائے دریافت فرمائی ھے ۔

اجتماعی دانشمندی

ھزا کسلنسی نے انجمن کو یاد دلایا کہ اب تجارت وصنعت وحرفت کا پیشہ ھمارے آباو اجداد کے زمانہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ پیچیدہ ھو گیا ھے ۔ انہوں نے اراکین انجمن کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے میں سے بہترین شخص کاانتخاب کریں اور اسے قیادت اور رھنمائی کا موقع دیں ۔ دانشمند اور تجربہ کار قائد کے تحت ان کی مجموعی دانشمندی انہیں ان حملوں سے محفوظ رکھے گی جوان پرمختلف سمتوں سے کئے جائیں گے ۔

اشتراک عمل کےلئے اظہار تشکر

غذائی صورت حال کا مقابلہ کرنے میں انجمن نے اشتراک عمل کا جو پیش کش دیا ھے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوے ھزا کسلنسی نے فرمایا :۔ " آپ نے ملک کی انتہائی نازک غذائی صورت حال کو حل کرنے میں اپنے تعاون عمل کا جو یقین دلایا ھے میں اس کےلئے آپ کا ممنون ھوں ۔ یہ صورت حال اتنی نازک ھو گئی ھے کہ آپ نے دیکھا ھو گا کہ بڑی سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس بات پر متفق ھیں کہ اسے سیاسیات کی بساط پر شطرنج کے مہرہ کی طرح استعمال نہ کیا جائے ۔ سبھوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ھے ۔ مجھے یقین ھے کہ جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ھے آپ کا تعاون عمل ھمیں حاصل ھوگا ۔ حکومت سرکارعالی صورت حال سے نبٹنے کے لئے تمام جماعتوں اور سیاسی لیڈروں کی تائید حاصل کرنا چاھتی ھے اور میرے معزز شریک کار صدر المہام اغذیہ مختلف مکاتب خیال کے قائدین سے ربط پیدا کرنے کے آرزو مند ھیں ۔ غذائی اجناس کی حمل و نقل ، ان کی قیمتوں اور درآمد و برآمد پر نگرانی قائم رکھنے کی مختلف تدابیر سے آپ کا کاروبار کافی متاثر ھوا ھے ۔ میں اس سے باخبر ھوں اور اگر حکومت کو باشندگان حیدرآباد کے وسیع تر مفادات کی خاطر یہ تدابیر اختیار کرنی پڑیں تو اس کے یہ معنی نہیں ھیں کہ ھم تجارت پیشہ طبقہ اوراسکے احساسات سے غافل ھیں ۔ بلکہ حقیقت یہ ھے کہ صورت حال نے ھمیں مجبور کردیا اور مصیبت سے بچنے کےلئے ھمیں نگرانی قائم کرنی پڑی ۔ "

تجارتی وفود

ھزا کسلنسی کو یہ معلوم کرکے خوشی ھوئی کہ اس انجمن نے بیرونی ممالک کو تجارتی وفود بھیجنے سے متعلق حکومت کے ارادے کا خیر مقدم کیا ھے ۔ بعض وجوہ کی بناء پراب‌بھی تک یہ وفود نہیں بھیجے جاسکے ۔ لیکن امید کی جاتی ھے کہ حیدرآباد اور انگلستان کے صنعت کاروں کے درمیان روابط پیدا کرنے کےلئے ایک وفد جلد روانہ کیا جائے گا ۔

تجاویز

انجمن نے حیدرآباد اور سکندرآباد کی آئندہ ترقی کےلئے

جو تجاویز پیش کی ہیں ان کے متعلق ہزاکسلنسی نے اس وقت تک کوئی رائے ظاہر کرنے سے معذرت چاہی جب تک آپ متعلقہ محکموں سے مشورہ نہ کرلیں - تاہم آپ نے اتفاق فرمایا کہ حکومت کو شہر سکندرآباد کی توسیع ، ہسپتال کی توسیع و ترقی اور ٹاؤن ہال کی تعمیر سے متعلق مسائل پر فوری توجہ کرنی چاہئے - آپ نے یہ امید ظاہر کی ان امور کے بارے میں مستقبل قریب میں حکومت کی رائے ظاہر کی جائے گی -

ریاست میں بنک کاری کی حوصلہ افزائی

تجارتی مراکز میں اسٹیٹ بنک کی شاخوں کا قیام

مزید توسیع کی تجاویز

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو قائم ہوکر چار سال کا عرصہ ہوا ۔ اس مختصر سی مدت میں اس نے ریاست کے بنک کاری کے نظام میں مرکزی حیثیت حاصل کرلی ہے اور بنک کاری کی سرگرمیوں میں توسیع کا باعث ثابت ہوا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے صنعتی اور تجارتی اداروں اور کاروباری اشخاص کیلئے بنک کاری کی زائد سہولتیں فراہم ہوگئی ہیں ۔

توسیع

اسٹیٹ بنک اپنے مابعد جنگ توسیعی لائحہ عمل کو بروئے کار لانا شروع کرچکا ہے ۔ اس کی شاخوں کی مجموعی تعداد (حیدرآباد کے صدر دفتر کے علاوہ) ۱۹ ہے۔ ریاست میں اور بیرون ریاست اس کی نئی شاخیں کھولنے کا مسئلہ سردست زیر غور ہے تاکہ ریاست کی کاروباری ضروریات کی تکمیل ہوسکے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ حوصلہ مند منصوبے مستقبل قریب میں عملی صورت اختیار کریں گے ۔

اطمینان بخش کام

اسٹیٹ بنک کی تمام شاخوں پر اعلی تربیت یافتہ ملکی اشخاص متعین ہیں ۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ وہ اپنے فرائض کو جن میں بعض مقاموں پر خزانہ کا کام بھی شامل ہے باحسن الوجوہ انجام دیرہے ہیں ۔

امن و خوش حال کا دور

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے حصہ داروں کا چوتھا جلسہ عام حال ہی میں آنریبل مسٹر زاہد حسین صدرالمہام فینانس سرکار عالی کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ آپ نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ف اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ اس سال مشرق اور مغرب دونوں جگہ اتحادی افواج کو فتح اور جارحانہ قوتوں کو کامل شکست ہوئی ۔ اب ہم امن اور خوشحالی کے ایک طویل دور کی توقع رکھ سکتے ہیں ۔ صدرالمہام فینانس نے یہ بھی فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ہوچکی ہے تاہم اس کی وجہ سے پیدا شدہ معاشی مشکلات کافی طویل عرصہ تک باقی رہیں گی ۔ اس کا امکان ہے کہ حکومت نے ضروری اشیاء کی منتقلی ، تقسیم اور قیمتوں پر نگرانی قائم رکھنے کے لئے جو مختلف تدابیر اختیار کی ہیں وہ فی الحال جاری رکھی جائیں ۔ حکومت حیدرآباد صورت حال کا گہری نظر سے مطالعہ کر رہی ہے تاکہ حالات کے بہتر ہوتے ہی نگرانی کے احکام اٹھادئے جائیں یا ان میں کمی کردی جائے ۔

نگرانی کے احکام

مسٹر زاہد حسین نے بتایا کہ کثیر جنگی اخراجات اور تجارت اور صنعت و حرفت کی ترقی کی وجہ سے دوران سال میں بنک کاری کے نظام میں کافی توسیع ہوئی ہے ۔ نامناسب رجحانات کو روکنے کی غرض سے حکومت سرکار عالی نے سرمایہ اور دوسرے امور پر اپنی نگرانی قائم رکھی حکومت ہند نے مرکزی اسمبلی کے پچھلے موازنہ کے اجلاس میں

... کاری سے متعلق ایک قانون بغرض منظوری پیش کیا تھا ۔ اس قانون کا مقصد اس بات کا تیقن کرنا تھا کہ بنک صحیح بنیادوں پر قائم کئے جاتے ہیں اور ان کا کاروبار صحیح اصولوں پرچلایا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ حسب مسودہ قانون مرکزی اسمبلی نے اپنے سابقہ جلاس میں غور کیا وہ موجودہ اجلاس میں زیر بحث آئیگا ۔ حکومت سرکارعالی بھی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب کارروائی کرنے کی ضرورت سے پوری طرح باخبر ہے ۔

توسیع کی تجاویز

صدرالمہام فینانس نے اس بات پر اظہار مسرت فرمایا کہ حیدرآباد اسٹیٹ بنک اب مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے ۔ اگر چہ مختلف وجوہ کی بناء پر اس کی توسیع اتنی نہیں ہوئی ہے جتنی کہ توقع کی جاسکتی تھی ۔ غالباً یہ چیز فائدہ سے خالی نہیں رہی ۔ ”ہمارے بنک کی طرح کسی ادارے کے ابتدائی سال اس کے نظام اور کاروبار میں توسیع کی بجائے اس کے موقف کے استحکام میں صرف ہوں تو زیادہ مفید نتائج بر آمد ہوتے ہیں ۔ اب جب کہ یہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے اور تجربہ کار عملہ بھی موجود ہے اس کی توسیع زیادہ یقین اور اعتماد کے ساتھ عمل میں لائی جاسکتی ہے ۔ نظماء توسیع کی ضرورت سے واقف ہیں اور اس مقصد کے تکمیل کے لئے مناسب تدابیر اختیار کررہے ہیں ۔ اب جبکہ ہم مابعد جنگ دور میں داخل ہوچکے ہیں ایسی تدابیر ضروری ہیں ۔ اس بنک کو اپنا موقف اس قدر مضبوط بنانا چاہئیے کہ وہ ان مابعد جنگ سرگرمیوں میں پورا پورا حصہ لے سکے جو حکومت کے پیش نظر ہیں ۔“

گوشوارہ

گوشوارہ آمدنی و خرچ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر زاھد حسین نے فرمایا کہ امانتوں میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں کافی اضافہ ہوا ۔ گزشتہ سال امانتوں کی مقدار ۴۳۵۵۵۶۵ روپے تھی ۔ لیکن اس سال یہ مقدار ۹۵۳۵۱۳۵۳-۰-۱۰ روپے ہو گئی ہے ۔ ۳۰ ۔ آبان سنہ ۱۳۵۴ف کو کھاتوں کی تعداد ۳۸۰۸ تھی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال ۲۳۴۳ کھاتے تھے ۔ اس سال خام آمدنی ۹۰۸۶۰۶-۱۴-۷ روپے رہی ۔ اس کے برخلاف سنہ ۱۳۵۳ف میں خام آمدنی کی مقدار ۶۳۶۸۳۲-۱۱-۰ روپے تھی ۔ اس سال ۳۸۷۲۹۴-۱-۵ روپے خالص آمدنی ہوئی ۔ گزشتہ سال اس کی مقدار ۲۹۲۲۱۱-۳-۷ روپے تھی ۔ عملہ میں اضافہ اور شاخوں کے قیام کےلئے زاید خراجات برداشت کرنے پڑے ۔ لیکن تمام اخراجات کی پابجائی اور ۳ فیصد منافع کی تقسیم کے باوجود مزید ۱۳۵۰۰۰ روپے مد محفوظ میں جمع کئے جاسکے ۔

دوسری طرف پیشگی ادائیوں میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں سرکاری قرضہ کی اجرائی کے وقت نافذ کردہ خصوصی اسکیم قرصہ جات کے تحت سرکاری تمسکات کی کفالت پر دے جانے والے قرضوں میں کمی کے باوجود سابقہ معیار قائم رکھا گیا ۔ دوران سال میں یہ تمام قرضے ادا کردئے گئے ۔

منافع پر لگائی ہوئی رقمیں

بنک کی منافع پر لگائی ہوئی رقمیں ۱۹۱۲۳۴۰۰ روپے سے بڑھکر ۴۳۱۶۵۱۵۰ روپے ہوگئیں ۔ متفرقات میں ایک اھم مد ۱۱۷۵۳۵ روپے کی وہ رقم ہے جو حکم لازمی پس اندازی کے تحت حکومت کے پاس بطور امانت جمع کی گئی ہے ۔

منافع

جلسہ نے متفقہ طور پر گوشوارہ آمدنی و خرچ اور نفع و نقصان کے تختہ کو منظور کرتے ہوئے تین فی صد سالانہ کے منافع کا اعلان کیا ۔

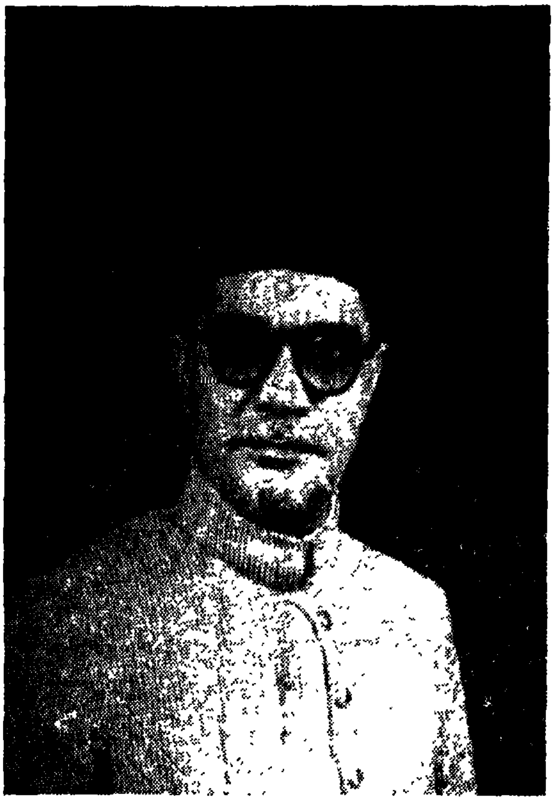
چھوٹی صنعتوں کا احیاء

صدرالمہام تجارت و حرفت نے صنعتی مراکز کا معائنہ فرمایا

ممالک محروسہ سرکارعالی قدرتی وسائل سے مالا مال اور صنعتی ترقی کے زبردست امکانات کا حامل ہے۔ صنعتی توسیع سے متعلق اپنی حکمت عملی کی بنا پر جس میں حکومت حیدرآباد چھوٹی اور بڑی دونوں صنعتوں کو ممکنہ امداد دیتی رہی ہے اور اس طرح ریاست میں صنعتی ترقی کے لئے تمام ممکن الحصول وسائل سے استفادہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی رہی ہے۔

بڑی صنعتوں کی ترقی کو چھوٹی یا گھریلو صنعتوں کی ترقی میں حائل ہونے نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر انہیں ریاست میں ایک نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ ریاست کی صنعتی حکمت عملی کے مناسب اور معقول ہونے کا ثبوت اس واقعہ سے بھی ملتا ہے کہ بڑی صنعتوں میں حکومت کے لگائے ہوئے سرمایہ پر جو منافع مل رہا ہے اسے جزوی طور پر چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

صنعتوں کے متعلق شخصی طور پر معلومات حاصل کرنے ورمقامی کاریگریوں اورصناعوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدرالمہام تجارت و حرفت سرکارعالی ضلع نلگنڈہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے متعدد صنعتی مراکز کا معائنہ فرمایا۔



آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام تجارت و حرفت سرکارعالی ۔

بھونگیر کا دورہ

نواب لیاقت جنگ بہادر کا پروگرام بھونگیر کے دورہ سے شروع ہوا ۔ جہاں عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا ۔ ایک چھوٹا سا شہر ہونے کے باوجود بھونگیر دستی پارچہ بافی اور شیشہ سازی کی صنعتوں کے لئے مشہور ہے۔ وہاں دو کارخانے ہیں جن میں ریشمی کپڑا ، چوڑیاں اورشیشہ کی دوسری چیزیں تیار ہوتی ہیں ۔ نواب صاحب کو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ " یونین گلاس ورکس " میں اعلی درجہ کی چوڑیاں تیار کی جارہی ہیں۔ وہ مقامی طور پر تیارشدہ لیسوں کی نفاست سے بھی متاثر ہوئے ۔ انہوں نے اس امر سے دلچسپی کا اظہار کیا کہ تیرہ سال کی عمر کے ایک لڑکے کو روزانہ ڈھائی روپیہ اجرت ملتی ہے۔ انہوں نے اس لڑکے سے دریافت فرمایا کہ وہ اپنی آمدنی کس طرح خرچ کرتا ہے ۔ لڑکے نے فوری جواب

دیا کہ اس سے خاندانی قرضہ ادا کیا جارہا ہے ۔

بھونگیر میں سپاس نامہ کی پیش کشی

مقامی صناعوں کے طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آنریبل صدر المہام بہادر تجارت و حرفت نے فرمایا ۔" میری عین تمنا ہے کہ میں اپنے ہم وطن بھائیوں کے معیار زندگی کو بلند ہوتا ہوا دیکھوں اور صنعت کی طرف ان کو رجوع ہوتا ہوا پاؤں ۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ آپ کی مشکلات کو معلوم کروں اور انہیں حل کروں ۔،،نواب صاحب نے حاضرین کو مشورہ دیا کہ وہ صنعتوں کی ترقی میں زیادہ دلچسپی لیں اور اسی طرح اپنے شاہ ذیجاہ کی خوشنودی حاصل کریں جنہیں ریاست کی صنعتی ترقی سے گہرا تعلق خاطر ہے ۔ نواب صاحب نے نوجوانوں میں سرکاری ملازمت کو اختیار کرنے کے رجحان کی مذمت کی اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں صنعتی پیشے اختیار کریں ۔ آخر میں صدرالمہام بہادر نے فرمایا کہ حیدر آباد بعض امتیازی تہذیبی خصوصیات کا حامل ہے جو ریاست میں پائے جانے والے فرقہ واری اتحاد اور مذہبی روا داری کی بنیاد ہیں ۔ یہ خصوصیات اس قدر نمایاں ہیں کہ حیدرآباد کی سرسری سیاحت کرنے والا بھی انہیں محسوس کئیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ نے اعلی حضرت بندگان عالی کی تمام رعایا سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنی اس عظیم الشان میراث کو محفوظ رکھے ۔

سریا پیٹھ کا دورہ

سریا پیٹھ جاتے ہوئے آنریبل صدرالمہام تجارت نے کچھ دیر کے لئیے گاجل گوڑم اور پانی گیری میں قیام فرمایا۔ پانی گیری میں آپ نے محکمہ آثار قدیمہ کی کھدوائیوں اور حالیہ انکشافات کا معائنہ فرمایا ۔ سریا پیٹھ میں محکمہ امداد باھمی کی سرگرمیاں نواب صاحب کے لئیے جاذب توجہ ثابت ہوئیں ۔ پارچہ بافی کی مقامی کرنیوں کا معائنہ کرنے کے بعد آپ نے سریا پیٹھ میں ایک بڑے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود اور آرام و آسایش کا کس قدر خیال ہے ۔ اسی کے پیش نظر حکومت کی انتظامی مشنری کو مکمل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ اگر مقامی عہدہ دار رعایا کی جائزشکائتوں کو رفع کرنے یا ان کے مفادات کی حفاظت کرنے میں ناکام رہیں تو اسے اعلی عہدہداروں کے پاس رجوع ہونا چاہئیے اور اہل غرض اشخاص کے ہاتھوں میں آلہ کار بننے کی بجائے ان عہدہ داروں کے سامنے اپنی دشواریوں کی وضاحت کرنی چاہئیے ۔ اپنی شکایتوں کے ارتفاع کے لئے کوئی کارروائی کرنے سے پہلے انہیں دوست اور دشمن کو پہچاننے میں بھول نہ کرنی چاہئیے ۔ صدرالمہام تجارت نے فضول خرچی اور اسراف کی عادتوں کی مذمت کی جو عام طور پر کاشتکاروں اور مزدوروں میں پائی جاتی ہیں ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ لوگ بہتر زندگی بسر کرنے کا طریقہ سیکھ جائیں گے ۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ محض دولت کی پیدائش و توفیر بجائے خود کسی قوم کی عام خوش حالی میں اضافہ کا باعث نہیں ہوسکتی ۔ دولت کو صرف کرنے میں کفایت شعاری سے کام لینا ضروری ہے ۔ اس لئیے آپ نے مشورہ دیا کہ بے جا رسم و رواج پر غیر ضروری مصارف سے اجتناب کرنا چاہئیے ۔ اس کے بعد نواب صاحب کارخانہ سنک نگر کا معائنہ کرنے کے لئیے مریال گوڑہ روانہ ہوئے ۔

دیگر مقامات کا معائنہ

صدرالمہام بہادر تجارت کی خدمت میں بھونگیر ،مریال گوڑہ اور نلگنڈہ کے باشندوں کی طرف سے تین سپاسنامے پیش کئیے گئے ۔ ان سب میں ریاست کی صنعتی ترقی کے لئیے حکومت سرکار عالی کی مساعی جمیلہ کی ستایش کی گئی اور رعایا کی معاشی بہبود کے لئیے اعلی حضرت بندگان عالی کے گہرے تعلق خاطر پر اظہار تشکر کیا گیا ۔ نیز مختلف مقامی صنعتوں کے تفصیلی تذکرہ کے بعد ان کی ترقی پر تبصرہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ"یونین گلاس ورکس لمیٹڈ ،، بھونگیر جس نے ایک لاکھ روپے کے سرمایہ مجوزہ سے اپنا کاروبار شروع کیا تھا اپنی پیداوار کی نفاست کی وجہ سے کافی مشہور ہوچکا ہے ۔ مریال گوڑہ کے کار خانہ رنگ ریزی

میں رنگ ریزی کا بہت ہی اچھا کام ہوتا ہے ۔ اسے نہ صرف مقامی باشندے پسند کرتے ہیں بلکہ حیدر آباد اور سکندر آباد کے بازاروں میں بھی اس کی بڑی مانگ ہے جس سے اس کی مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح سرپال گوڑہ میں سونے اور چاندی کی جو چیزیں بنائی جاتی ہیں وہ اپنی اعلیٰ صنعت کاری کی وجہ سے بہت مقبول ہے ۔

مقامی عہدہ داروں کی خصوصی کوششوں اور حکومت کی حوصلہ افزائی کے باعث اس ضلع میں متعدد صنعتوں کا احیاء ہوا ہے۔ پانگل کی پیتل کی مصنوعات ، مواضعات چرلہ پلی و نتگور کا ریشمی اور سوتی کپڑا اور سرپال گوڑہ کی صنعت سنگ سازی خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ پانگل کی پیتل کی جن مصنوعات کو حیدر آباد کی نمایش مصنوعات ملکی میں رکھا گیا تھا انہیں ملاحظہ فرما کر ہز اکسلنسی لارڈ ویول نے اظہار پسندیدگی فرمایا جب وہ پچھلے ڈسمبر میں حیدر آباد تشریف لائے تھے ۔چونکہ اس ضلع میں خام اشیاء کثرت سے پائی جاتی ہیں اس لئے یہاں بڑے پیانہ پر صنعتی توسیع کی زبر دست امکانات ہیں۔ یہ چیز عام طور پر ریاست کے لئے اور خاص طور پر ضلع کے لئے ایک فال نیک ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۴۲)

ہوسکتا ہے جب کہ درخت اگانے سے پہلے قابض اراضی کی رضامندی حاصل کرلی گئی ہو۔

قانون مالگزاری کے تحت مستقل آسامیان شکمی یعنی شکمی داروں کے ایسے حقوق جو قانون آسامیان شکمی کے عطا کردہ حقوق سے برتر ہوں حسب حال قایم رہیں گے اور ان میں کوئی کمی نہ کی جائے گی ۔

جاگیری نظم و نسق میں اصلاح

اس قانون کے دفعات کا اطلاق خالصہ اور غیر خالصہ دونوں علاقوں کے آسامیان شکمی پر ہوتا ہے ۔ مجلس قولداران کی طرف سے جو تحقیقات کی گئی اس سے معلوم ہوا کہ خاص طور پر چھوٹے جاگیروں میں ایسے موروثی زمینداروں کے ساتھ بھی جنہیں پٹہ داروں کا درجہ حاصل ہے محض قولداروں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے اور انہیں مستقل حقوق نہیں دئے جاتے ۔ نیز بعض جاگیروں میں رعایا سے مختلف قسم کے ناجائز محاصل وصول کئے جاتے ہیں ۔ ان بد عوانیوں کے انسداد کے لئے محکمہ مال نے قانون مالگزاری اراضی میں بعض ترمیمات تجویز کی ہیں جن کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ تمام جاگیروں کا لازمی طور پر بندوبست کرائے ۔ مجوزہ ترمیمات کی رو سے زمین کا پٹہ کسی جاگیردار کے نام بجز ایسی صورت کے کہ وہ بذات خود کاشت کرتا ہو نہیں کیا جائے گا ۔ اس طرح جاگیروں میں جو اشخاص مالگزاری راست جاگیرداروں کو ادا کرتے ہیں وہ آسامیان شکمی نہیں بلکہ زمیندار متصور ہونگے ۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ بعض بڑی جاگیروں کو مناسب تحفظات کے تحت اس کا مجاز کیا جائے کہ وہ خود اپنے عہدہ داروں کے ذریعہ اس قانون کے نفاذ کا انتظام کریں ۔ چھوٹی جاگیروں میں یہ قانون دیوانی کے عہدہ داروں کے ذریعہ نافذ کیا جائے گا۔

ضلع کانفرنس نلگنڈہ

اس سال سب سے پہلے ضلع نلگنڈہ نے اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کی ۔ ضلع کانفرنسوں کے اغاز کے بعد سے جو ریاست کی دستوری اصلاحات کا جزو لاینفک ہیں، یہ پانچویں کانفرنس تھی ۔ مسٹر محمد امیر علی خان صوبہ دار میدک نے اس کانفرنس کی صدارت کی اور اس میں تقریباً ۲۰۰ مندوبین نے حصہ لیا جو ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے اور مختلف مفادات کی نمائندگی کررہے تھے ۔ اس سال کے اجتماع کی ایک دلچسپ خصوصیت معدد خواتین کی موجودگی تھی جن کے بیٹھنے کے لئے علحدہ انتظام کیا گیا تھا ۔

تعلقدار صاحب کی رپورٹ

سب سے پہلے مسٹر نجم الدین انصاری اول تعلقدار نے اپنی رپورٹ پڑھی جس میں ان تدابیر کی تفصیل بتائی گئی تھی جو ارباب ضلع نے قومی تعمیری سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے اختیار کی ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ غذائی صورت حال پر ابھی پوری طرح قابو حاصل نہیں ہوا ہے ۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ فوج سے علحدہ کئے ہوئے سپاہیوں کے لئے موزوں روزگار فراہم کرنے کی غرض سے اس ضلع میں مناسب قدم اٹھایا جاچکا ہے ۔

پانچ سالہ منصوبہ بندی

تعلقدار صاحب نے اس پانچ سالہ منصوبہ کا ذکر کیا جو بین المحکمہ جاتی ہم آہنگی کو ترقی دینے اور سرکاری ملازمین میں خدمت کا حقیقی جذبہ پیدا کرکے ان کی کارکردگی اور افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک مستقل تنظیم کی ضرورت ہے ۔ اس لائحہ عمل کا بنیادی خیال یہ ہے کہ مفاد عامہ سے تعلق رکھنے والے مختلف سرکاری محکمے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد آئندہ پانچ سال کے لئے اسکیمیں مرتب کریں ۔ اس کی ابتدا کی جاچکی ہے اور محکمہ جات مال ، جنگلات ، تعمیرات ، تعلیمات ، امداد باہمی ، لوکل فنڈ اور طبابت کے عہدہ داروں نے اپنے اپنے محکموں کے لئے پانچ سالہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ پروگرام اندرون مدت پورا ہوگا ۔

بہبودی اطفال و خواتین

تعلقدار صاحب نے بتایا کہ حکومت سرکارعالی نے دیہی رقبوں میں مراکز بہبودی اطفال قائم کرنے کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے ۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے مستقر نلگنڈہ پر ایسے ایک مرکز کے قیام کے لئے ۲۱۰۰ روپے کی منظوری دی گئی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں ۔

تعلقدار صاحب نے ہرہائی نس شہزادی برار کی ان مساعی جمیلہ کی ستائش کی جو شہزادی صاحبہ ریاست کی عورتوں کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے فرما رہی ہیں ۔ انہوں نے ہرہائی نس کی ان کوششوں کا خاص طورپر ذکر کیا جو زچہ خانوں اور دوسرے متعلقہ اداروں کے قیام سے متعلق ہیں ۔ تعلقدار صاحب نے کہا کہ ضلع کے مخیر اصحاب نے اپنے فیاضانہ عطیوں کے ذریعہ نلگنڈہ میں دو زچہ خانوں کے قیام کو ممکن العمل بنا دیا ہے ۔ ایک زچہ خانہ جنگاؤں میں قائم کیا جائے گا اور دوسرا حضورنگر میں ۔ انہوں نے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ان دونوں زچہ خانوں کی نگہداشت کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار ہے ۔

صنعتی لائحہ عمل

تعلقدار صاحب نے دعوے کیا کہ ضلع نلگنڈہ صنعتوں ـــــ

خاص طور پر گھریلو صنعتوں ـــــ کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے ۔ لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے یہ صنعتیں روبہ انحطاط ہیں ۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ترقیات کے پانچ سالہ لائحہ عمل کے تحت صورت حال بہتر ہو جائے گی ۔ تعلقہ واری انجمنوں اور امداد باہمی کی ہمہ جہتی انجمنوں کے قیام سے ایک دیرینہ ضرورت پوری ہو جائے گی کیونکہ یہ مقامی کاریگریوں کو ضروری مالی امداد بہم پہونچا کر گھریلو صنعتوں کو تقویت پہونچانے کا باعث ثابت ہوں گی ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے نلگنڈہ اور کٹنگور میں ریشمی اور سوتی پارچہ بافی کے کے کارخانے قائم کردئے ہیں ۔

زرعی سر گرمیاں

رعایا کی زمینات پر متعدد نمایشی قطعات قائم کئے گئے اور مختلف اعراس ، جاتراؤں اور دوسرے میلوں کے موقع پر زرعی مظاہرات اور نمایش کا انتظام کیا گیا ۔ تقریباً ۱۱۳۷ من مونگ پھلی کی کھاد اور ۴۶۵۹ من تخم بطور تقاوی تقسیم کئے گئے ۔ کندکور کے سرکاری آزمایش مزرعہ میں سبز کھاد ، گیہوں اور ننگنی کی کاشت پر تجربات کئے گئے ۔

کاشت مشترکہ

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں اجتماعی کاشت کاری کو ترویج دی گئی جس کے نتائج حوصلہ افزا رہے ۔ ” غلہ زیادہ اگاؤ کی“ مہم بھی تیزی کے ساتھ جاری ہے اس کے نتیجہ کے طور پر زیر کاشت رقبہ میں ۲۰۶۴۸ ایکر کا اضافہ ہوا ۔

غذائی رسد

غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں انجمن ہائے ترقیات دیہی نے قابل قدر امداد دی ۔ مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت تقریباً ۲۳۰۰۹۴ من دھان اور ۱۲۳۵۰ من باجرہ وصول کیا جاچکا ہے ۔ ۱۲۹۰۸۲ من دھان بازار میں خریدا گیا ۔

ایک درجن مقامات پر غلہ کی ارزان فروشی کی دوکانیں قائم کی گئی ہیں جن سے تقریباً ۶۳۴۶ اشخاص نے فائدہ اٹھایا ۔

امداد باہمی

ضلع میں مختلف قسم کی ۵۰۶ انجمن ہائے امداد باہمی قائم ہیں جن کا سرمایہ زیر استعمال تقریباً ۳۳ لاکھ روپے ہے ۔ ان انجمنوں میں سے ۱۳۰ انجمنیں ایسی ہیں جن کا سرمایہ زیر استعمال کئی لاکھ روپے ہے ۔

تعلیمات

سنہ ۱۳۵۴ ف کے ختم پر اس ضلع میں مدارس کی مجموعی تعداد ۵۶۷ تھی ۔ اس طرح گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۲۹ مدارس کا اضافہ ہوا ۔ دوران سال میں طلباء کی تعداد میں ۱۹۵۰ کا اضافہ ہوا ۔ پست اقوام کے لڑکوں کے لئے ۱۷ اور بالغوں کے لئے تقریباً ایک درجن مدارس قائم ہیں ۔ انجمن ہائے ترقیات کے زیر اہتمام متعدد گشتی کتب خانے بھی موجود ہیں ۔

حکومت مقامی

سنہ ۱۳۵۴ ف میں لوکل سس کی آمدنی میں ۱۶۲۰۰۰ روپے کا اضافہ ہوا ۔ سڑکوں کی تعمیر اور باؤلیوں کی کندید گی پر (۴) ہزار روپے صرف ہوئے ۔ ان باؤلیوں میں پست اقوام کی باؤلیاں بھی شامل ہیں ۔ مدارس کی عمارتوں کی تعمیر پر ۱۶۳۰۵۸ روپے کے اخراجات عاید ہوئے ۔ ایک پانچ سالہ اسکیم مرتب کی گئی ہے جس کے تحت ہر سال ایک لاکھ روپے کے اخراجات سے مختلف تعمیراتی کام انجام دئے جائیں گے ۔ یہ اسکیم حکومت کی زیر منظوری ہے ۔ پانچویں سال کے ختم پر جب یہ اسکیم پایہ تکمیل کو پہونچے گی تو ضلع کا کوئی گاؤں جس کی آبادی ڈھائی ہزار یا اس سے زائد ہے ایسا نہ ہوگا جس میں ایک چاوڑی ایک مدرسہ ، آب نوشی کی متعدد باؤلیاں اور ایک غلہ گودام موجود نہ ہو ۔ دیہی رسل و رسائل کی بھی اصلاح کی جائے گی اور ہر گاؤں کو بڑی سڑکوں سے ملحق کیا جائے گا ۔ تعلقدار صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ تمام مواضعات میں جن کی آبادی ڈھائی ہزار یا اس سے زاید ہے پنچائتیں قائم کی گئی ہیں ۔ ان کی تعداد ۴۵ ہے ۔

پست اقوام کی نو آبادیاں

ہریجنوں کی نو آبادیاں قائم کرنے کے لئے ایک اسکیم

منظور کی گئی ہے ۔ ان نوآبادیوں کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ مقامی عہدہ داروں کی حیثیت سے پست اقوام کے اراکین ہی کو مقرر کیا جائے گا ۔ ضلع میں دو ایسی نوآبادیاں قائم کی جاچکی ہیں ۔

اپنا تبصرہ ختم کرنے سے پہلے تعلقدار صاحب نے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت پر زور دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ ان کانفرنسوں کو اضلاع میں تمام مفید سرگرمیوں کے مراکز کی حیثیت اختیار کرلینی چاہئے اور ضلع کانفرنس ایک قومی سیلہ تصور کی جانی چاہئے ۔ آبادی کے تمام طبقوں میں اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے سرکاری ملازمین کو نصیحت کی کہ وہ اپنے میں فرض شناسی ، ایمانداری اور خوش خلقی کے اعلی اوصاف پیدا کریں ۔ جب ان میں یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں گی تو تمام مسائل جو انہیں درپیش ہیں چاہے وہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں آسانی سے حل ہو جائیں گے ۔

صوبه دار صاحب کی تقریر

جب مسٹر امیر علی خان صوبه دار مبارک کانفرنس کو مخاطب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کا پر زور تالیوں سے خیر مقدم کیا گیا ۔ انہوں نے ضلع کے عہدہ داروں کو ان کے عمدہ کام پر مبارک باد دی اور فرمایا کہ اس ضلع نے جنگی جدوجہد کو آگے بڑھانے میں گران قدر امداد دی ہے ۔ اس کے لئے حکومت ان کی شکر گزار ہے ۔ انہوں نے اپنے اس ایقان کا اظہار کیا کہ ان مختلف اسکیموں کو عملی صورت دینے میں بھی ضلع کے باشندے اسی طرح اشتراک عمل کریں گے جو حکومت نے ریاست کی همه جهتی ترقی کے لئے مرتب کی ہیں ۔ ترقی کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کے خلاف تنبیہ کرتے ہوئے صوبه دار صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم دوسری عالمگیر جنگ کے مصائب سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں ما بعد جنگ زمانہ میں تمام ممکنہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی پالیسی یا سرگرمیوں پر غیر ضروری یا ناروا اعتراضات کرنے سے احتراز کریں اور تنقید کرنے سے پہلے ہر مسئلہ کے حسن و قبح کا اچھی طرح جائزہ لیں ۔

عہد سعید

صوبه دار صاحب نے اعلی حضرت بندگان عالی کے مبارک و مسعود عہد حکومت میں ضلع کی همه جهتی ترقی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ قومی تعمیری سرگرمیوں کے دائرہ میں خاص کر تعلیم ، صحت عامہ ، امداد باہمی ، زراعت اور آبپاشی کے شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے ۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ ضلع ، جو بعض اہم اجناس خوردنی خاص کر چاول کے معاملہ میں کم پیدا وار کا علاقہ تھا ، ڈنڈی اور پنڈنی پاکلہ جیسے بڑے پراجکٹوں کے افتتاح کی وجہ سے زاید پیدا وار کا علاقہ بن گیا ہے ۔ مستقبل قریب میں دس ہزار کی آبادی والے ہر شہر میں مورم کی سڑکیں بنائی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ گندہ محلوں کی صفائی ڈرینیج اور آبرسانی کی اسکیموں کو بھی ایسے شہروں میں شروع کیا جائے گا ۔ ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں تخمیناً ۳۰ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے ۔

قرار داد عقیدت

پہلے اجلاس کی کارروائی ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ختم ہوئی جس میں تخت و تاج آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

دوسرا اجلاس

کانفرنس کا دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کردہ قرار دادوں اور سوالات پر غور و خوض کے لئے مختص رہا ۔ مختلف سوالات کا جواب دینے سے پہلے تعلقدار صاحب نے بتایا کہ پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ قرار دادوں پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے ۔ ضلع کے سینیر عہدہ داروں کو ان تدابیر کی وضاحت کرنے کا موقع دیا گیا جو متعلقہ محکموں نے پچھلی کانفرنس میں پیش کئے ہوئے مطالبوں کے سلسلہ میں اختیار کی ہیں ۔

قرار دادیں

تقریباً ۷۰ سوالات کئے گئے اور قرار دادیں پیش کی گئیں ۔ ان کا تعلق مختلف امور سے تھا جن میں سڑکوں کی تعمیر ، شکستہ تالابوں کی درستی ، باؤلیوں کی کھدائی ، دوا خانوں

اور مراکز بہبودی اطفال کا قیام ، چاوڑیوں کی تعمیر ، بس سرویس کی توسیع اور کنویں اور زراعی آلات کی بہم رسانی شامل ہے ۔ تعلقدار صاحب نے ہر قرار داد کا علحدہ علحدہ جواب دیا اور مندوبین کو یقین دلایا کہ متعلقہ محکموں کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جائے گی اور ان سے فوری کارروائی کرنے کے لئے استدعا کی جائے گی ۔ ایک مطالبہ کا تعلق موضع راجور ورم میں ایک تالاب کی تعمیر سے تھا ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس موضع سے دس میل کے اندر تیس لاکھ روپے کے صرفہ سے ایک تالاب زیر تعمیر ہے ۔ اس لئے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا جاسکتا ۔ ایک مندوب نے یہ تجویز کی کہ چونکہ دیہی فوقانی میں طلباء کی ایک بڑی تعداد ادنی ثانوی امتحان کے بعد ہی زراعت کو بطور پیشہ اختیار کرتی ہے اس لئے مدارس وسطانیہ میں زرعی تعلیم کا انتظام کیا جانا چاہئے ۔ اس مندوب کو بتایا گیا کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے ۔ نیز یہ بھی وضاحت کی گئی کہ فنی تعلیم کے انتظام سے کافی مصارف عائد ہوں گے اس لئے ممکن ہے کہ ہر مدرسہ وسطانیہ میں ضروری سہولتیں مہیا نہ کی جاسکیں ۔ ایک اور مطالبہ کا تعلق زرعی آلات کی بہم رسانی سے تھا اس کے نسبت تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ امریکہ سے ۳۰ تا ۶۰ اسپ طاقت کے ٹریکٹر در آمد کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور مستقبل قریب میں ان کے وصول ہونے کی توقع ہے ۔ اس وقت ممکن ہے کہ حکومت اس ضلع کو بھی چند ٹریکٹر مہیا کرے ۔ ایک اور قرار داد میں یہ تجویز کی گئی کہ لیوی کی قیمت راست انجمن ہائے ترقیات کی طرف سے ادا کی جائے ۔ تعلقدار صاحب کی رائے میں یہ تجویز معقول تھی ۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس پر اس صورت میں عمل ہو سکتا ہے کہ انجمن چالان پیش کرکے اور کوئی سود یا کمیشن لئے بغیر رقم حاصل کرنے پر راضی ہو جائے ۔

اختتام

اجلاس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ضلع کے معاملات میں گہری دلچسپی لی ۔ صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ایسے اجتماعات حکومت اور عوام کے درمیان فریبی تعلقات پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں ۔ انہوں نے سرکاری ملازمین کو نصیحت کی کہ وہ کبھی اس بات کو فراموش نہ کریں کہ وہ عوام کے خدمت گزار ہیں اور اس حیثیت سے عوام کی خدمت کرنا ان کا فرض ہے ۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اعلی حضرت بندگان عالی کی رعایا کے ساتھ ... تہذیبی اور دیگر تعلقات کو قائم رکھیں

سہ پہر میں صوبہ دار صاحب نے ... ایک مرکز بہبودی اطفال کا افتتاح فرمایا ۔

مطبوعات برائے فروخت

رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۸ ف (۳۹ - ۱۹۳۸ ع) ..

" " " ۱۳۴۹ ف (۴۰ - ۱۹۳۹ ع)

جامعہ عثمانیہ مولفہ مسز ای ۔ ڈی ۔ پلین ..

حیدرآباد میں دیہی تنظیم .. .. ..

کوئف حیدرآباد .. .. ..

منتخب پریس نوٹ اور اعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکار عالی ..

مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ..

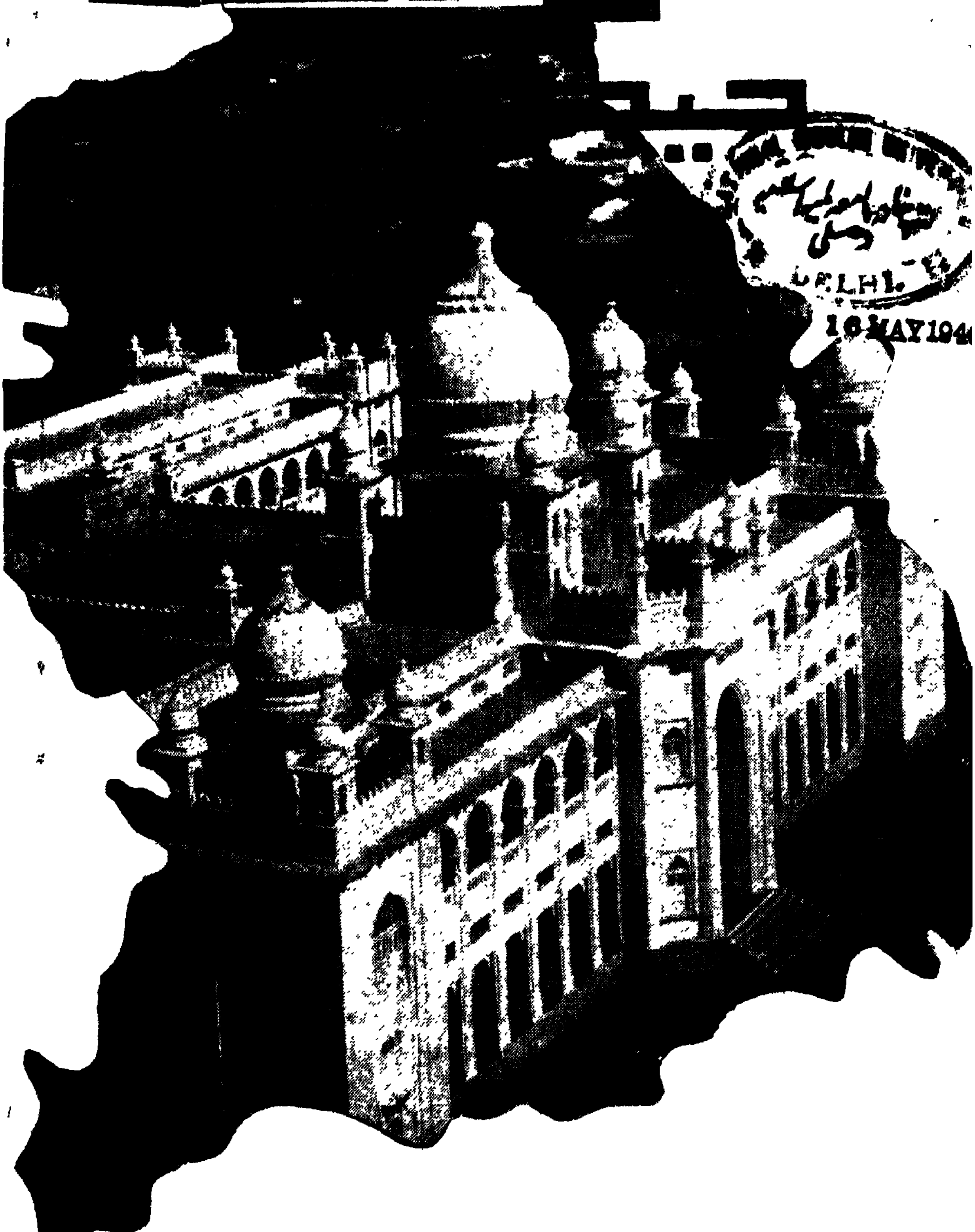
فہرست منظورہ اصلاحات مروجہ بدفتر سرکار عالی .. ..

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)


ضرور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اسکول جارہا ہے، وہاں سے وہ کیا لے کر آئے گا؟ نئی معلومات، نئے اطوار اور شاید
کسی بیماری کے جراثیم۔ ماں اپنے چھوٹے سے بچے کو ان سب چیزوں کی حفاظت میں بھیجتی ہے
جو اس نے اسے سکھائی ہیں۔ سب سے زیادہ اہم لائف بوائے صابن کا روزانہ استعمال ہے،
جو میل کے اس خطرہ سے حفاظت کرتا ہے جو تندرست سے
تندرست بچوں کو بھی جراثیم اور بیماری کے متعلق لاحق رہتا ہے۔
LIFEBUOY SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات

حید...



۶ .... شماره

فہرست مضامین

خورداد سنه ۱۳۵۵ف -- اپریل سنه ۱۹۴۶ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
هندوستان کے سیاسی عزایم کے متعلق حیدرآباد کا طرز عمل ..	۵
حیدرآباد میں زرعی ترقی	۸
حیدرآباد کا منصوبه خوشحالی	۱۲
حیدرآباد کے بهادر سپونوں کی شیر منزلزل وفاداری ..	۱۷
ضلع کانفرنسوں کے اجلاس	۱۹

اس رساله میں جن خیالات کا اظہار هوا هے یا جو نتائج اخذ کئے گئے هیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان هونا ضروری نہیں ۔

سرورق

صدر شفاخانه یونانی ۔ حیدرآباد

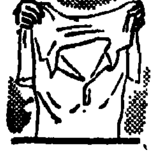
پھٹ جانے کے نقصان کو روکئے

اِس طریقہ سے دھوئیے



اسمیں شک ہے کہ ایک ہفتہ بھی ایسا گذرتا ہو جبکہ کوئی آپکے کنبہ میں یا آپکے رفیقوں میں کو غیر ضروری اور بعض دفعہ قیمتی نقصان کی شکایت نہ کرتا ہو جو ان دقیانوسی اور بے رحم طریقہ پر کپڑوں کو پھٹنے اور ان کو صاف کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔





ہاں اگر آپ ان منتخبہ تصویر کی طرز عمل اور انکے حسب ذیل سمجھاتے ہوئے طریقہ پر چلیں تب آپ یقیناً کپڑوں کو نہایت صاف ستھرا بنا سکتے ہیں۔

(۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اسمیں کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے آپ نل کے نیچے، ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں۔

(۲) جبکہ آپ نے کپڑیکو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگا دیجئے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجئے۔

(۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملئے اُسے پچھاڑیئے مت اور اسیطرح ملئے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے۔ صابن والے جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کے ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے ملنے یا بے رحمی سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں رہتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنیوالا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا۔ اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو فوراً چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کے ہر اجزا کو کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اسکو جذب کر لیتا ہے تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علحدہ ہو جائے۔

(۴) کپڑیکو پانی میں اُچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھر پور ہے دُور کر دیجئے۔

سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوتے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔



سنلائٹ صابن

کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — خورداد سنہ ۱۳۵۵ ف - اپریل سنہ ۱۹۴۶ ع — شمارہ ۷

احوال و اخبار

مذموم حرکات - شاہ منزل اور آنریبل صدرالمہام مال کی رہایش گاہ پر حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ان کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے - ممالک محروسہ کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسے واقعات وقوع پذیر نہیں ہوئے تھے - ان سے حیدر آباد کے تمام سچے بہی خواہوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے - جن فتنہ انگیز عناصر پران مذموم حرکات کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے انہوں نے مادر وطن کو بے حساب نقصان پہونچایا ہے - اس کی نیک نامی کا دامن داغدار ہوگیا ہے - حیدر آباد کو یہ بے مثل امتیاز حاصل رہا ہے کہ یہاں نہ صرف مختلف فرقوں کے مابین بلکہ حکومت اور رعایا کے درمیان تعلقات کی ہم آہنگی اور مفادات کی یک جہتی پائی جاتی ہے - اس واقعہ سے ایک حد تک یہ شاندار روایت متاثر ہوگئی ہے -

اس نفرت انگیز واقعہ پر اعلی حضرت بندگان عالی کی ناپسندیدگی کا اظہار اس تنبیہ سے ہوتا ہے کہ ایسی شرم ناک حرکات کے اعادہ کو بھی روا نہیں رکھا جائے گا - اس واقعہ کو ناقابل بیان حد تک ”افسوس ناک اور مذموم“ قرار دیتے ہوئے حضرت حکیم السیاست نے حکومت کے نام احکام صادر فرمائے ہیں کہ ”ضروری کارروائی کو اندرون دو یا تین ماہ مکمل کرلیا جائے تاکہ اس قضیہ نامرضیہ کا تصفیہ باحسن الوجوہ ہو جائے -“ اس مسئلہ کی اہمیت اورنزاکت کے پیش نظر اعلی حضرت بندگان عالی اس سے بہ نفس نفیس دلچسپی کا اظہار فرما رہے ہیں اور باب حکومت کو ہدایت فرمائی ہے کہ اس بارہ میں وقتاً فوقتاً جو کارروائی کی جائے اس سے حضرت جہاں پناہ کو باخبر رکھا جائے اور جن تجاویز کی نسبت منظوری شاہانہ درکار ہو بغرض صدور حکم پیش کرکے احکام حاصل کرلئے جائیں - اس سلسلہ میں جو فرمان مبارک شرف صدور لایا ہے اس میں ارشاد فرمایا گیا ہے :- ”وقت آگیا ہے کہ گورنمنٹ مستعدی سے کام کرکے سزا دلائے تاکہ دوسرے اشرار عبرت کا سبق پڑھیں اور آئندہ کے لئے ایسے انتظامات ہوں جو امن و امان ریاست میں قائم رکھکر جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت کرتے رہیں“ ....

اگرچہ بندگان اقدس کے ایک اور فرمان مبارک کا مندرجہ بالا واقعات سے کوئی راست تعلق نہیں ہے تاہم اس کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے شمع ہدایت ہونا چاہئے - فرمان مبارک میں ارشاد ہوا ہے :- ”اگرخدانخواستہ بیرون ملک کے امور کا اثر اندرون ملک پر پڑے گا جس سے نقض امن ہوگا تو اس قسم کے فتنوں کو قوت کے ساتھ دبانے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا جائے گا کہ یہ لوازمہ حکمرانی میں داخل ہے -

” الحاصل مجھکو قوی امید ہے کہ حیدر آباد میں جیسا کہ دوران جنگ میں امن و امان قائم تھا اوسی طرح سے آئندہ بھی قایم رہے گا تاکہ سلطنت کی نیک نامی کا باعث ہو - ہاں وہ بات جداگانہ ہے کہ اگر کسی فریق یا قوم و ملت کو اپنے امور سے متعلق چارہ جوئی کرنا ہو تو اس کے لئے آئینی طریقے موجود ہیں اور اس حد تک مضائقہ نہیں - اور جس صورت میں جائز خواہشات ثابت ہوں گے

تو اس پر ضرور لحاظ کیا جائے گا بشرطیکہ وہ ملک کے سود و بہبود میں ہوں ۔،،

ہم امید کرتے ہیں کہ ریاست کے امن دوست اور قانون پسند باشندے ان تمام اثرات کا مقابلہ کریں گے جو ممالک محروسہ کے کسی حصہ میں، خاص کر جب کہ تمام جائز شکایات کے ارتفاع کے لئے آئینی راستے کھلے ہوے ہیں ، شورش برپا کرنے کے لئے کام کررہے ہیں ۔ انہیں کوئی ایسی حرکت کرنے سے باز رہنا چاہئے جس کے باعث امن و قانون کی قوتوں سے ان کے متصادم ہونے کا اندیشہ ہو ۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تمام تفرقہ انگیز رجحانات کو روکنا اور ماحول کو ہر امن و پرسکون رکھنا ہی وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے ۔

* * * * * * *

دستوری اصلاحات ۔ حال ہی میں ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر نے ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مزاحم نہ ہونے سے متعلق حیدرآباد کی معینہ حکمت عملی اور دستوری اصلاحات کی اسکیم کے ما بقی اجزا کے عاجلانہ نفاذ، خاص کر توسیع شدہ مجلس مقننہ کے قیام ، کے متعلق جو بیانات دے ہیں وہ اپنے خلوص اور اہمیت کے لحاظ سے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں ۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی آیندہ دستوری اور سیاسی ترقی سے ریاستوں کو قدرتی طور پر دلچسپی اورتعلق خاطر ہے ہزاکسلنسی نے فرمایا : ۔ ’’نہ صرف یہہ کہ ہم سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی ہند کی جائز تمناؤں کی تکمیل میں مزاحم نہ ہوں گے بلکہ ہماری یہہ عین خواہش ہے کہ ایسی آزادی جس قدرجلد ممکن ہو حاصل ہوجائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔،، بہر حال آپ نے ان فوائد پر غیرجانبداری کے ساتھ غور کرنے کا مشورہ دیا جو برطانوی دولت عامہ کے ایک آزاد اورمساوی رکن کی حیثیت سے ہندوستان کو حاصل ہوں گے ۔ اس سلسلہ میں آپ نے آسٹریلیا اور کینڈا کی مثال پیش فرمائی جنہیں ایسی رکنیت سے کوئی نقصان نہیں بلکہ بہت کچھ فائدہ پہونچا ہے ۔ یہہ خیالات اجمالی طور پر ہندوستان کی سیاسی تمناؤں کے متعلق حیدرآباد کی غور کردہ رائے کی ترجمانی کرتے ہیں ۔

ہزاکسلنسی کے بیان کے ایک کافی بڑے حصہ میں ریاست کی دستوری اصلاحات کے مسئلہ سے بحث کی گئی ہے ۔ جیسا کہ ہمارے قارئین واقف ہیں سنہ ۱۹۳۹ ع کی اسکیم اصلاحات کے بڑے حصہ کو نافذ کردیا جاچکا ہے حالانکہ بعض ایسی قوتیں ۔ سٹالگ جنگ اور اس کے پیدا کردہ مسائل ۔ برسرکار تھیں جن کی ذمہ داری کسی طرح بھی ہماری حکومت پر عاید نہیں ہوتی ۔ اس اسکیم کا جو اہم جزو ابھی تک نافذ نہیں کیا جاسکا وہ مجلس مقننہ کے قیام سے متعلق ہے ۔ ہزاکسلنسی کے اس انکشاف سے کہ دستوری اصلاحات کے آغاز کے لئے حال ہی میں بعض فیصلے کئے گئے ہیں بعض حلقوں کے ان شبہات کو دور ہوجانا چاہئے کہ حکومت اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے ۔ نواب صاحب نے اس اہم بات کا انکشاف فرمایا کہ بعض حالیہ واقعات کی روشنی میں مجوزہ مقننہ کی ترکیب و اختیارات میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ چنانچہ اس مجلس مقننہ کے برعکس جس کی تجویز ابتداً میں کی گئی تھی نئی مجلس مقننہ میں اکثریت منتخبہ نمایندوں کی ہوگی ۔ ان اہم تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے جس کا عنقریب اعلان کیا جائے گا ۔

اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا : ۔ ’’ہمارے سامنے دو متبادل صورتیں تھیں ۔ ایک تو یہ کہ دستور میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں یا موجودہ دستور کے چوکھٹے میں وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں ۔ ،، دوسری صورت کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ پہلی صورت کو اختیار کرنے کے معنی دستور کو بنیادی طور پر بدل دینے کے ہوتے اور نتیجتاً اصلاحات کے نفاذ میں مزید تاخیر ہوتی ۔ بہر حال ابتدائی اسکیم میں مجوزہ ترمیمات کے باعث متعدد مشکلات دور ہو جائیں گی اور حکومت کم سے کم وقت میں اصلاحات نافذ کرسکے گی ۔

ایک اور امر جس کی طرف ہز اکسلنسی نے توجہ

مبذول کرائی یہ ہے کہ خود دستور میں آئندہ توسیع و ترقی کے لئیے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس غرض سے مسودہ قانون میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی روسے حضرت بندگان اقدس کا یہ اختیار متاثر نہ ہوسکیے گا کہ حضرت جہاں پناہ کسی امر میں نئی مقننہ سے مشورہ طلب فرمائیں خواہ وہ امر صراحتاً مقننہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہو یا نہ ہو۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا :— ”حکومت سرکار عالی اس دفعہ سے استفادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس امر کے متعلق مقننہ کی ایک کمیٹی کا مشورہ اور رائے حاصل کی جائے کہ مقننہ کی مزید اصلاح کس نہج پر ہونی چاہئیے۔“

اس دفعہ کی وجہ سے ریاست کے دستور میں ایک حد تک لچک پیدا ہوگئی ہے اور اس لحاظ سے یہ یقینی طور پر ایک ترقی یافتہ اقدام ہے۔ بلا شبہ دستور کی اس وسعت پزیری کا اندرون و بیرون ریاست تمام مکاتب خیال میں خیر مقدم کیا جائے گا۔

* * * * * *

شہزادی برار کی اپیل - اجناس خوردنی کے استعمال میں امکانی اسراف سے احتراز کرنے کے معاملہ میں اعلی حضرت بندگان عالی کی مہتم بالشان اور بر وقت رہنمائی کے بعد ہز ہائینس شہزادی برار نے حیدرآباد کی خواتین سے اپیل فرمائی ہے کہ وہ کفایت برتنے کے لئیے پوری طرح مستعد ہوجائیں۔ خواتین کے ایک بڑے اجتماع کو مخاطب فرماتے ہوئے ہز ہائنس نے ہندوستان کی غذائی صورت حال کی نزاکت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ سے بھی زیادہ بڑی مصیبت تیزی کے ساتھ ہمارے ملک اور اس کے باشندوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شہزادی صاحبہ نے یورپ کے ان وحشتناک اور روح فرسا واقعات کے تفصیل بتائی جن کے مطالعہ کا آپ کو اپنے حالیہ سفر کے دوران میں موقع ملا تھا۔ آپ نے فرمایا :— ”غذا کی موجودہ عالمی قلت سے، جس کی تاریخ میں نظیر نہیں مل سکتی، باہر سے معتدبہ امداد کے حصول کی نسبت ہندوستان کی توقعات کم ہوگئی ہیں۔“ شہزادی صاحبہ نے یہ بھی فرمایا کہ شہریوں کی حیثیت سے ہمارے اجتماعی اقدام یا انفرادی عمل کے لئیے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارک سے بہتر یا اعلی کوئی چیز نہیں ہوسکتی جس میں حضور پر نور نے اپنی رعایا کو اشیائے خور ونوش کی تقسیم و استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے اور ہمیں اپنے اس فرض کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ ہم ریاست میں اور ریاست کے باہر صورت حال کو بہتر بنانے میں مدد دیں تاکہ حق ہمسائیگی ادا ہوسکے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ شہزادی برار کی اپیل کا ایسا ہی پر جوش خیر مقدم کیا جائے گا جس کی وہ مستحق ہے۔



نواب معین نواز جنگ بہادر صدرالمہام اصلاحات حکومت سرکارعالی

ہم سب کا یہہ اولین فریضہ ہے کہ اس شاندار مثال کی تقلید کریں جو ہمارے شاہ ذیجاہ اور خانوادہ شاہی نے اشیائے خور و نوش کے استعمال میں انتہائی کفایت برت کر قایم فرمائی ہے ۔

برسبیل تذکرہ اس واقعہ کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ اگرچہ ممالک محروسہ میں قلت یا قحط کے حالات کا کوئی خطرہ نہیں ہے تاہم حکومت حیدرآباد نے غذائی صورت حال کو بہتر بنانے سے متعلق تدابیر اختیار کرکے برطانوی ہند کے ساتھ مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کی ہے ۔ ہندوستان کے اس دیلی بر اعظم کے باشندوں کے لئے اس سب سے کٹھن وقت میں اس کا بنیادی اصول خود غرضی پر نہیں بلکہ مشترکہ مفاد پر مبنی ہے ۔

* * * * * * * *

ہمارے نئے صدر المہامین۔ باب حکومت سرکارعالی کے رکن مقرر لئے جانے پر ہم آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر اور آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر کی خدمت میں پر خلوص ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔ یہ ترقیاں ان وفادارانہ اور گرانبہا خدمات کا واجبی اعتراف ہیں جو ریاست کے ان دو ممتاز افراد نے ملک و مال کے لئے انجام دیں ۔

نواب عالم یار جنگ بہادر کی سبکدوشی پر آنریبل دیوان بہادر ایس ۔ آروامدو آئینگار کے صدر المہام عدالت مقرر لئے جانے کی وجہ سے نواب علی یاور جنگ بہادر کا تقرر صدرالمہامی طبابت پر عمل میں آیا ہے ۔ محکمہ امور دستوری بھی نئے صدرالمہام طبابت کے تفویض رہے گا ۔

آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر پہلے اور ابھی تک واحد شخص ہیں جنھیں ممتاز خدمات کے صلہ میں اعلی حضرت بندگان اقدس کی طرف سے آصفیہ تمغہ طلائی عطا کیا گیا ہے۔ موصوف صدرالمہامی اصلاحات کی جدید قایم شدہ عارضی جائداد کو پر کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں ۔ یہ جائداد ریاست میں دستوری اصلاحات کی اسکیم کو تیزی کے ساتھ نافذ کرنے اور مجوزہ مجلس مقننہ کو جس قدر جلد ہوسکے قایم کرنے کی غرض سے قایم کی گئی ہے۔ صحافت کے تمام مکاتب خیال نے ان دونوں تقررات کا خیرمقدم کیا ہے۔

یہ ترقیاں ہمارے لئے خاص طور پر مسرت و افتخار کا باعث ہیں ۔ نواب علی یاور جنگ بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر دونوں کو ہم سے قریبی اور گہرا تعلق رہا ہے اور دونوں نے معتمد نشر و اشاعت کی حیثیت سے اپنی اپنی مدت ملازمت کے دوران میں محکمہ اطلاعات پر مسلسل توجہ فرمائی اور سرکاری تشہیر و اشاعت کے اہم ذریعہ کی حیثیت سے اس کی کارکردگی اور افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا ۔ اسطرح یہ محکمہ صحیح اورمفید اصولوں پر اپنی توسیع و ترقی کے لئے بڑی حدتک ان دونوں کا مرہون منت ہے ۔ اب ان کے کام میں کافی وسعت پیدا ہوگئی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ اپنے وسیع انتظامی تجربہ حاضردماغی اور صلاحیت کار کو پوری طرح استعمال کرکے اپنے نئے فرائض کامیابی کے ساتھ انجام دیں گے۔

ہم صدرالمہامین کی حیثیت سے نواب علی یاور جنگ بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

ہندوستان کے سیاسی عزائم کے متعلق حیدرآباد کا طرز عمل

داخلی دستوری اصلاحات کا عاجلانہ نفاذ

ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں برطانوی ہند میں ہونے والی سیاسی اور دستوری تبدیلیوں کے متعلق حیدرآباد کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا :— ”حیدرآباد سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی ہند کی جائز تمناؤں کی تکمیل کے راستہ میں مزاحم نہ ہوگا۔“ نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہونے کے باعث حیدرآباد سے بجاطور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے جائز مطالبات کی تائید کریگا۔ حیدرآباد کا بنیادی مطمح نظر ہمیشہ ہندوستان کی بھلائی رہے گا۔ برطانیہ کے ساتھ حیدرآباد کے آئندہ تعلقات چاہے کچھ ہی ہوں اور مستقبل میں انہیں چاہے کسی بنیاد پر قائم کیا جائے یہ ایک قومی سانحہ عظیم ہوگا کہ ہم منجملہ دیگر امور کے برطانوی دولت عامہ کی آزاد اور مساوی رکنیت کے ان فوائد کو نظر انداز کردیں جس سے کینڈا اور آسٹریلیا متمتع ہورہے ہیں۔

ہندوستان میں برطانوی کابینہ کے اراکین کی آمد کے متعلق ہز اکسلنسی کی رائے دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا :— ”ہم ہندوستان میں ان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ وہ اعلی حضرت بندگان عالی کے معزز مہمانوں کی حیثیت سے حیدرآباد تشریف لائیں۔ اس موقع پران کا ہندوستان آنا بہت بروقت ہے کیونکہ داخلی اور خارجی صورت حال اس بات کی مقتضی ہے کہ ہندوستان کے دستوری مسئلہ کا کوئی فوری حل دریافت کیا جائے۔ اگر اس موقع پر سب خیر سگالی اور اشتراک عمل کے جذبہ کے ساتھ کام کریں تو مجھے یقین ہے کہ ایسا حل ضرور نکل آئے گا اگر چہ اس کی راہ میں جو دشواریاں ہیں ان سے سب واقف ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے معاملہ میں برطانیہ کے خلوص اور نیک نیتی کا ثبوت دار العوام میں تمام جماعتوں کے اراکین کی حالیہ تقریروں اور اس کاروباری طریقہ سے ملتا ہے جو برموقع پہونچکر اس پیچیدہ مسئلہ کا حل معلوم کرنے کی غرض سے اختیار کیا گیا ہے۔“

تعاون عمل

اس سوال کے جواب میں کہ آیا حیدرآباد برطانوی ہند کے ساتھ اس کے آزادی کے مطالبہ میں اشتراک عمل کریگا ہز اکسلنسی نے فرمایا :— ”سابق میں بعض موقعوں پر ہم کو اپنے داخلی معاملات میں عملی اور معاندانہ مداخلت سے دو چار ہونا پڑا جس کے باعث ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہمارے بعض ہمسایہ صوبہ جات اپنے فرائض ہمسائیگی کا پورا احساس نہیں رکھتے۔ وہ تجربہ ہمارے لئے تلخ تھا اور اس سے ہمارے ذہن میں اس امر کے متعلق

شک پیدا ہوگیا کہ وہ اور ہم کامیابی کے ساتھ کسی ایک نظام کا جزو بن سکتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم نے اپنا حق ہمسائیگی ادا کرنے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا اور نہ برطانوی ہند کے ساتھ ہمارے جذبہ خیرسگالی میں کوئی فرق آیا۔ نہ صرف یہ کہ ہم سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی ہند کی جائز تمناؤں کی تکمیل میں مزاحم نہ ہوں گے بلکہ ہماری یہ عین خواہش ہے کہ ایسی آزادی جس قدر جلد ممکن ہو حاصل ہو جائے تاکہ ہندوستان کو اقوام عالم کی صفوں میں وہ مرتبہ اور مقام عزت مل سکے جس کا وہ مستحق ہے۔ ہمارا دستوری موقف اور ہمارے فرائض ہمسائیگی اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم برطانوی ہند کے داخلی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت یا فریقانہ پاسداری سے باز رہیں۔ ہم نے ہمیشہ احتیاط کے ساتھ اس اصول پر عمل کیا اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ دستور ہند کے ان اجزا کے مرتب کرتے وقت جو ریاستوں کو متاثر کرتے ہیں اور خاص کر ایسے معاملات کے تصفیہ کے وقت جو برطانوی ہند اور ریاستوں میں مشترک ہیں ہندوستان کی قومی زندگی کے ایک اہم عنصر کی حیثیت سے ریاستوں کو بھی اپنی رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ چونکہ حیدرآباد سب سے بڑی ریاست ہے اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے جائز مطالبات کی تائید کریگا۔

بنیادی مطمح نظر

” حیدرآباد کا ایک بنیادی مطمح نظر ہندوستان کی بہتری رہے گا۔ چونکہ تاج برطانیہ کے ساتھ ہمارے معاہداتی تعلقات قایم ہیں جو اعلیٰحضرت بندگان اقدس کی منظوری کے بغیر کسی اور پر منتقل نہیں کئے جاسکتے اس لئے ہندوستان اور برطانیہ کے آئندہ تعلقات کا مسئلہ حیدرآباد کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

” اس کے علاوہ ہمارا خیال ہے کہ تاج برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعلقات چاہے کچھ ہی ہوں اور آئندہ چاہے کوئی شکل بھی اختیار کریں یہ ایک قومی سانحہ عظیم ہوگا کہ موقتی جذبات اور امن وحفاظت کے اس غلط احساس کے باعث جو دشمن کے ایک بڑے حملہ سے بال بال بچ جانے اور اقوام متحدہ کے فتح پانے کی وجہ سے پیدا ہوگیا ہے ہم برطانوی دولت عامہ کی آزاد اور مساوی رکنیت کے فوائد کو نظر انداز کردیں جن سے کنیڈا اور آسٹریلیا جیسے ممالک متمتع ہورہے ہیں۔ مستقبل کے نا معلوم اور غیر یقینی حالات میں یہ رکنیت متحدہ اقوام کے عظیم ترلیکن زیادہ مخلوط شراکت کے اندر مختلف اور منتشر اقوام کے مابین جو تمام داخلی اور خارجی معاملات میں آزاد ہیں باہمی مفاد کا ایک مشترکہ مرکز اور امن و حفاظت کی ایک ایسی ضمانت فراہم کرتی ہے جو ابھی تک کسی ایک ادارہ کے بس کی بات نہیں ہے۔“

بنیادی حقوق

ہزا کسلنسی سے دریافت کیا گیا کہ داخلی اصلاحات اور رعایا کے بنیادی حقوق کی نسبت ہزہائی نس چانسلر ایوان روساء نے جو اعلان کیا ہے اسے حیدرآباد نے کس حدتک قبول کیا ہے اور آیا ہندوستان کے دستور کا تصفیہ ہونے تک حیدرآباد میں اصلاحات کے نفاذ کو ملتوی رکھا جائےگا۔ اس کے جواب میں نواب صاحب چھتاری نے فرمایا :- ” حیدرآباد نے غیر رسمی طور پر ان مباحث کی امداد کی جس کا نتیجہ بنیادی حقوق اور دستوری اصلاحات کے متعلق ہزہائی نس چانسلر ایوان روساء کے اعلان کی شکل میں رونما ہوا۔ جہاں تک رعایا کے بنیادی حقوق کا تعلق ہے ہمارے قوانین چند ایسی جزوی ترمیمات کے ساتھ جو مقامی حالات کی مناسبت سے ضروری ہیں عام طور پر وہی ہیں جو برطانوی ہند میں نافذ ہیں۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ حیدرآباد میں سیاسی انجمنوں کی رجسٹری کے متعلق کوئی قانون نہیں ہے۔ خود برطانوی ہند میں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں قانون اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ بسا اوقات جنگ، بغاوت یا اندرونی فتنہ وفساد کی صورت میں آزادیوں پر تحدید عائد کرنی پڑتی ہے۔ ہر آزادی سے صرف امن عامہ اور اخلاق عامہ کے حدود میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

”خود انسانی حقوق کے ادعا میں یہ امر مضمر ہے کہ انسان پر بعض بنیادی فرائض بھی عائد ہوتے ہیں اور یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ سویٹ روس کے سنہ ۱۹۳۶ء والے دستور میں بنیادی حقوق کے ساتھ بنیادی فرائض کی بھی صراحت کی گئی ہے۔

داخلی اصلاحات

”کچھ تو جنگ کے باعث اور کچھ دوسرے اسباب کی بناء پر، جن کے متعلق میں اس وقت کچھ کہنا نہیں چاہتا، داخلی اصلاحات کے نفاذ میں بہت کچھ تاخیر واقع ہوچکی ہے۔ ہم نے اب یہ تصفیہ کیا ہے کہ اصلاحات مزید تاخیر کے بغیر نافذ کردی جائیں۔ اعلان اصلاحات کے بعد سے اب تک حالات میں بہت کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کے باعث مجوزہ مقننہ کی ترکیب اور اختیارات میں توسیع کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ چنانچہ اوس مجلس مقننہ کے بر عکس جس کی تجویز ابتدا میں کی گئی تھی، نئی مجلس مقننہ میں اکثریت منتخبہ نمائندوں کی ہوگی۔ ان تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے اور بہت جلد اس کا اعلان بھی کردیا جائیگا۔ ہمارے سامنے دو متبادل صورتیں تویں۔ ایک تو یہ کہ دستور میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں یا موجودہ دستور کے چوکھٹے میں وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں۔ پہلی صورت کو اختیار کرنے کے معنی دستور کو بنیادی طور پر بدل دینے، تمام سابقہ کام یک قلم تہس نہس کردینے، ضروری مواد کے از سر نو فراہم کرنے، تازہ انتخابی فہرستوں کو ترتیب دینے اور نمایندگی کے طریقوں کی مکرر سانچ کرنے کے ہوتے۔ اگر ہم نفاذ اصلاحات کو ملتوی کرنا چاہتے تو ہمارے لئے اس سے زیادہ آسان طریقہ اور کوئی نہیں تھا کہ ہم بنیادی طور پر دستور کی نظرثانی کا کام شروع کردیتے۔ موجودہ فضاء کے مد نظر اور دیگر مقامات کے تجربات کی روشنی میں ہمیں یقین تھا کہ اس طریقہ سے کوئی فوری فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

ترمیمات

”اس لئے ہم نے یہ تصفیہ کیا کہ اصلاحات کی اسکیم میں مناسب ترمیمات کرکے اسے جلد از جلد نافذ کردیا جائے۔ ایسا کوئی دستور نہیں ہے جس میں خامیاں نہ پائی جائیں اور ایک مرتبہ اسے بروئے کار لانے کے بعد اس میں ہمیشہ اصلاح کی گنجائش رہتی ہے۔ کسی دستوری ارتقا کو روکا نہیں جاسکتا جس طرح کسی بچے کو بتدریج بڑھنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے نمو اور طاقت اور فکر و نظر کی قوت حاصل کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔ کوئی یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارے دستور کی ترقی کو روک دیا جائے اور جیسا کہ بندگان اقدس نے فرمایا ہے خود دستور میں مزید توسیع کی گنجائش موجود ہے۔

قانون کی نئی دفعہ

”اس گنجائش کو مسودہ قانون میں ایک نئی دفعہ کے اضافہ سے زیادہ واضح کیا جارہا ہے۔ وہ دفعہ یہ ہے کہ اس قانون کے کسی فقرہ سے حضرت بندگان اقدس کا یہ اختیار متاثر نہ ہوسکے گا کہ حضرت جہاں پناہ کسی امر میں نئی مقننہ سے مشورہ طلب فرمائیں خواہ وہ امر صراحتاً مقننہ کے دائرۂ اختیار سے خارج ہو یا نہ ہو۔ حکومت سرکارعالی کا ارادہ ہے کہ اس دفعہ سے استفادہ کرکے مجلس مقننہ کی ایک کمیٹی سے اس بارے میں مشورہ کرے کہ مقننہ کی مزید اصلاح کس نہج پر ہونی چاہئے۔“

حیدرآباد میں زرعی ترقی

دس سالہ اسکیم پر ۴۸ کروڑ روپے کے مصارف

زراعت کو ملک کی سب سے بڑی صنعت بتایا جاتا ہے۔ منہ قدیمہ سے یہاں کے باشندوں کی بڑی اکثریت اپنی ی زمین سے یا ایسے پیشوں سے حاصل کرتی رہی ہے . زراعت سے تعلق رکھتے ہیں - اس کے نتیجہ کے طور آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ زمیں پر دباؤ بھی بتدریج تا جارہا ہے - ان بڑھتے ہوئے مطالبوں کو پورا کرنے غرض سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرنے کے لئے وئی منظم کوشش نہیں کی گئی ہے - منجملہ دیگر امور اراضی کی غیر معاشی تقسیم اور کاشت کے سائنٹفک طریقوں استعمال کے لئے مناسب سہولتوں کی کمی زمین کی پیداوار ، تدریجی تخفیف کا باعث ہوئی ہے -

بے اعتنائی

غذا کی موجودہ قلت ، جس نے تقریباً بین الاقوامی یعیت اختیار کرلی ہے ، زراعتی ترقی سے بے اعتنائی اور نعتی ترقی کے لئے مجنونانہ مسابقت کا نتیجہ ہے - غذا اور راعت سے متعلق متحدہ اقوام کی کانفرنس منعقدہ ہاٹ سپرنگس کا یہ اعلان کہ " غذا کی پیداوار کبھی بھی اتنی ہیں رہی کہ دنیا کے تمام باشندوں کی صحت کے لئے کافی ہوتی " اس افسوس ناک رجحان کی غم انگیز تفسیر ہے - کوئی حکومت اب اپنی قومی معیشت کو خطرہ میں ڈالے بغیر زراعت اور کاشتکار کے ساتھ بے توجہی نہیں برت سکتی۔

مقصد

حکومت سرکارعالی نے زراعت کی ہمہ جہتی ترقی اور کاشتکار کی عام حالت کی اصلاح کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر پہلے دس سال میں (۴۷،۷۲) کروڑ روپے صرف ہوں گے - اس کالوری مقصد غذا کی پیداوار میں اضافہ اور بنیادی مقصد زراعت میں مستقل اصلاحات اور دیہی آبادی کے معیار زندگی کو اونچا کرنا ہے - یہ اسکیم غذا اور زراعت سے متعلق متحدہ اقوام کی کانفرنس کی سفارشوں اور زرعی تحقیقات کی شہنشاہی مجلس کے مشاورتی بورڈ کی یاد داشت پر مبنی ہے -

خصوصیات

ہر موضع میں سرکاری امداد سے ایک نمائشی قطعہ اور ہر مستقر تعلقہ پر امداد باہمی کے ایک مزرعہ کا قیام ، کسانوں کی جاعتی تنظیم ، ہر موضع میں " دیہی رہناؤں" کا تقرر ، بنجر اراضی کی زرخیزی میں اضافہ ، کھیتوں کی پشتہ بندی ، نکاسی آب کا انتظام ، ترقی یافتہ تخم کی فراہمی اور زمین جوتنے کے لئے ٹریکٹروں کا استعمال اس اسکیم کی چند اہم خصوصیات ہیں -

سلسلہ ترجیح

اس اسکیم میں عملہ کی تربیت کو ترجیحی مقام حاصل ہے کیونکہ اہل اور قابل عملہ کے بغیر زیادہ ترقی ممکن نہیں ہے - حیدرآباد میں ایک زرعی کالج اور پربھنی اور ورنگل میں زرعی مدارس کا قیام پیش نظر ہے یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ موجودہ زراعتی جاعتوں کے نصاب کی مدت دو سال کی بجائے ایک سال کردی جائے اور ان جاعتوں میں شریک ہونے والے طلباء کی تعداد میں دوگنا اضافہ کردیا جائے - اس کے بعد جن امور کو ترجیح دیجائے گی ان کی تفصیل سلسلہ وار درج ذیل ہے -

(الف) باؤلیوں کی کھدائی -

(ب) بڑے پیمانہ پر کھاد کی بہمرسانی اور کھاد کے گوداموں کا قیام -

(ج) ترقی یافتہ تخم کی تقسیم اور ذخائر تخم کا قیام -

(د) نمائشی قطعات کا قیام اور بہتر کاشت کی انجمنوں اور کسانوں کی رجسٹر شدہ انجمنوں کی تشکیل -

(ہ) سستے داموں پر کیڑا مار دواؤں کی بہمرسانی اور پودوں کی حفاظت کےلئے خاص عملہ کا تقرر ۔

(و) زمین کی ترقیات ، نکاسی آب کے انتظام کی اصلاح او رزمین جوتنے کے لئے ٹریکٹروں کا استعمال ۔

(ز) موجودہ تحقیقاتی اور تجرباتی مرکزوں کی توسیع اور مزید مراکز کا قیام اور

(ح) منتخب اضلاع کی ھمہ گیر ترقی ۔

ذھنی صلاحیت

یہ بات محسوس کرلی گئی ھے کہ اس وقت تک خاطرخواہ ترقی نہیں ھو سکتی جب تک کاشتکار ایک بہتر معیار زندگی کے حصول کا ارادہ اور ان مواقع سے استفادہ کی ذھنی اور جسمانی صلاحیت نہ رکھتا ھو جو سائنسی ترقی ، عمدہ قوانین اور اعلیٰ نظم ونسق کی بدولت اسے دستیاب ھیں .. ان تمام عوامل میں جو زراعت کی کامیابی کے لئے ضروری ھیں سب سے زیادہ اھمیت خود کاشتکار کے نظریہ حیات کو حاصل ھے ۔ اس میں زندگی کا صحیح تصور پیدا کرنے اور تمام امور میں اس کی رھبری کرنے کےلئے ھر موضع میں ایک " دیہی رھنما " کاتقرر پیش نظر ھےجو منجملہ دیگر امور کے نمائشی قطعات کےکام کی نگرانی کرےگا ، کاشتکاروں کو ترقی یافتہ تخم ، کھاد اور آلات کے استعمال کے متعلق مشورہ دےگا ، کسانوں کی انجمنوں کی تنظیم کرےگا اور انہیں ان سہولتوں کے حصول میں مدد دےگا جوحکومت کی طرف سے مہیا کی گئی ھیں ۔ ھر " رھنما " کا انتخاب اسی موضع سے کیا جائےگا اور اسے بہ طور خاص تربیت دیجائےگی ۔ جب تقریباً (۲۲) ھزار مواضعات میں سے ھر موضع میں ایک رھنما کا تقرر عمل آجائےگا تو کاشتکار کے عام نظریہ میں یقیناً ایک انقلاب پیدا ھوجائےگا جو دیہی رقبوں کی ترقی کےلئے ضروری ھے ۔

امداد باھمی کے اصول پر کاشت

اس اسکیم کے تحت ھر مستقر تعلقہ پر امداد باھمی کے مزرعہ جات کا قیام پیش نظر ھے ۔ امداد باھمی کے ھر مزرعہ کا رقبہ ڈھائی سو ایکر ھوگا اور یہ ایسے متعدد کاشتکاروں کی اراضی پر مشتمل ھوگا جن کی زمینات ایک دوسرے کےمتصل ھیں اور جو اپنی اراضی کو امدادباھمی کے اصول پر کاشت کےلئے دینے پر رضامند ھوں ۔ اس مزرعہ پر حکومت کی طرف سے مقرر کئے ھوئے ایک تربیت یافتہ مینجر کی رھنمائی میں کام ھوگا ۔ امداد باھمی کی اساس پر کھیتی باڑی ، پیداوار کی مشترکہ نکاسی اور محکمہ زراعت کے تجویز کردہ تمام ترقی یافتہ طریقوں کا استعمال ان مزرعہ جات کے نظم ونسق کا بنیادی اصول ھوگا ۔ ان سے ترقی یافتہ تخم کی پیداوار اور فراھمی کا بھی کام لیا جائےگا ۔ نیز نشرو اشاعت کے ذریعہ کاشتکار پر زراعت کو ترقی دینے کی ضرورت واضح کی جائےگی ۔ اور وسیع پیمانہ پر تعلیمی پروپیگنڈہ اور مظاھروں کے ذریعہ اسے اس کے حصول کے طریقے بتائے جائیں گے ۔

منظم سرگرمی

سابق میں توسیعی کام کی ایک خصوصیت یہ رھی ھے کہ کاشتکاروں کو انفرادی طور پر اصلاح کی طرف متوجہ کیاجائے ۔ مگر اب یہ طریقہ بے اثرثابت ھوا ھے ۔ اس لئے اس اسکیم کے تحت " بہتر کاشت کی انجمنوں " ، " میوہ کے کاشتکاروں کی انجمنوں " ، " نیشکر کی کاشت کرنے والوں کی انجمنوں " اور کسانوں کی انجمنوں جیسی جماعتوں کا قیام پیش نظر ھے تاکہ ان کے ذریعہ دیہات میں بڑے پیمانہ پر اصلاحات عمل میں لائی جائیں ۔

قابل کاشت افتادہ اراضی کا سروے

ابھی تک قابل کاشت افتادہ اراضی کو زیر کاشت لانے کی کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی ھے ۔ ریاست میں ایسی اراضی کا مجموعی رقبہ تقریباً (۳۲ ½) لاکھ ایکڑ ھے ۔ اس اسکیم کے تحت افتادہ اراضی کا سروے کیا جائےگا تاکہ معاشی اعتبار سے قابل کاشت اراضی کا تعین کیا جائے اور اس کے بعد جسقدر رقبہ کو ممکن ھو زیر کاشت لایاجائیگا ۔

پشته بندی

زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی ایک تدبیر کے طور پر ممالک محروسہ کے قحط زدہ منطقوں میں (۵۰) لاکھ ایکر رقبہ کی پشتہ بندی کی جائے گی ۔ بہترین نتائج کے حصول کے لئے پشتہ بندی کے ساتھ خشکی کی کاشت کے مختلف طریقوں کو رائج کیا جائے گا ۔ جوار اور گیہوں کی جو قسمیں قلیل بارش والے علاقہ کے لئے موزوں ہیں ان کے تخم کی پیدا وار اور تقسیم کے بڑے پیمانہ پر انتظامات کئے جائیں گے ۔

ٹریکٹروں کے ذریعہ زمین کی جتائی

اندازہ کیا گیا ہے کہ گہرے جڑوں والی گھانس کا رقبہ مرہٹواڑی اور کرناٹک کے علاقوں اور نظام آباد ، کریم نگر ورنگل اور بیدر کی کالی مٹی کے علاقوں میں تقریباً ایک لاکھ (۲۰) ہزار ایکر ہے ۔ اس رقبہ کو بیلوں کے ذریعہ ہل چلا کر آسانی سے نہیں جوتا جاسکتا ۔ اس لئے تجویز ہے کہ ٹریکٹر استعمال کرکے اسے زیر کاشت لایا جائے ۔ اس سلسلہ میں حکومت (۳۰) ٹریکٹروں کی فرمائش کر چکی ہے ۔ توقع ہے کہ یہ سال رواں اور اگلے سال کے دوران میں وصول ہو جائیں گے ۔

زیر زمین پانی سے استفادہ

ممالک محروسہ میں باؤلیاں اور کنوئیں آبپاشی کا ایک اہم ذریعہ ہیں ۔ اس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ یہ نہروں سے سیراب ہونے والے رقبہ سے دوگنا زیادہ رقبہ کو سیراب کرتے ہیں ۔ اس لئے تجویز ہے کہ ہر سال آبپاشی کی تقریباً (۱۵۰۰) باؤلیاں کھود کر زیر زمین پانی کے وسائل سے استفادہ کیا جائے ۔ اس کے علاوہ موجودہ باؤلیوں کے پانی کی رسد میں بھی اضافہ کیا جائے گا ۔ حکومت کی منظور کی ہوئی برقابی کی بڑی اسکیموں کی تکمیل کے بعد ارزاں قوت کے حصول کے پیش نظر نل کنوؤں کی موزونیت کے بارے میں تجربات کئے جائیں گے ۔

کھاد کے گودام

اس اسکیم کے تحت تجویز ہے کہ کھاد کے گوداموں کا ایک جال پھیلا دیا جائے ۔ ہر تعلقہ میں ایسے دو گودام یا تمام ممالک محروسہ میں (۲۸۰) گودام قائم کئے جائیں گے ۔ پندرہ مقامات پر کھلی کے گودام تعمیر کرنے کے انتظامات ہو چکے ہیں ۔ محکمہ جات زراعت و لوکل فنڈ شہر کے فضلہ سے مرکب کھاد کی تیاری کے لئے کوشاں ہیں یہ بھی تجویز ہے کہ کسانوں کو تخم بہم پہونچانے کے لئے ایسے متعدد مزرعہ جات قایم کئے جائیں جو تخم کی پیداوار کے لئے مختص ہوں گے ۔ ہر ضلع میں ایسا ایک مزرعہ قایم ہوگا اور ہر تعلقہ میں تخم کے دو مستقل ذخیرہ گاہیں تعمیر کی جائیں گی ۔ اس اسکیم میں محکمہ زراعت کے تحت پودوں کی حفاظت کے لئے ایک علحدہ شعبہ کا قیام بھی شامل ہے تاکہ کیڑوں اور امراض نباتات سے بچاؤ کی تدابیر معلوم اور اختیار کی جائیں ۔

ترقیات

ایک اور اہم تجویز یہ ہے کہ ایک یا دو منتخب اضلاع میں جامع نوعیت کی ترقیات شروع کی جائیں منتخبہ رقبوں کے تمام مزرعہ جات میں زمین کی ترقی، کاشت کے طریقوں ، تخم ، کھاد اور آلات ، حفاظت اجناس اور مارکٹنگ وغیرہ سے متعلق تمام اصلاحات کا نفاذ ایک ساتھ عمل میں لایا جائے گا ۔

دوسری تدابیر

آبپاشی کے وسائل کی توسیع ، مصنوعی کھاد کی فراہمی ، زرعی رسل و رسایل کی توسیع و ترقی ، مویشیوں کی نسل کی اصلاح ، زرعی اغراض کے لئے رقمی سبیل بندی ، مارکٹنگ کی سہولتوں کے انتظام اور خشک سالی کے زمانہ میں کاشتکاروں کو روزگار کی فراہمی سے متعلق متعدد دوسری اسکیمیں بھی زیر غور ہیں ۔

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

یہاں سرسری طور پر اس ہمہ جہتی علاقہ واری اسکیم کا ذکر کرنا مناسب نہ ہوگا جو اسکیم ترقیات وادی گوداوری

کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کے ابتدائی مصارف کی پابجائی کے لئے اس سال (۲ء۷) لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ وادی گوداوری میں زراعت اور صنعت کو ترقی دی جائے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم کے نفاذ سے (۱۲۰۰) لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا اور تقریباً (۵۰) ہزار کلوواٹ برقابی قوت پیدا ہوگی ۔ اسکی بدولت نہ صرف ایک بنجر علاقہ میں زرعی اور صنعتی خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہوجائے گا بلکہ وہاں کے باشندوں کا معیار زندگی بھی کافی اونچا ہو جائے گا ۔ اسکیم ترقیات وادی گوداوری نہ صرف ممالک محروسہ میں بلکہ ریاست کے باہر بھی صنعتی اورزرعی ترقی کے لئے ایک نمونہ بن جائے گی ۔

حیدرآباد کا منصوبہ خوشحالی

معاشی منصوبہ بندی کسی ملک کے زراعتی اور صنعتی وسائل سے استفادہ کرنے کا مسلمہ طریقہ ہے تاکہ اس کی ہمہ جہتی ترقی کا تیقن کرلیا جائے۔ حیدرآباد بھی اب منظم معاشیات کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ یہ یقیناً ایک مشکل کام ہے۔ اس کے لئے زبردست مالی وسائل، تمام طبقوں کے باشندوں کے تعاون اور جوش عمل، کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مناسب تعداد میں فنی عملہ کی موجودگی اور موجودہ تعلیمی اور معاشرتی نظامات میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ اس کے معنی روایتی طرز زندگی اور طریقہ فکر سے دست بردار ہوجانے کے ہیں۔ قبل اس کے کہ یہ مہم شروع کی جائے اس بڑی شرط کی تکمیل ضروری ہے۔ تاہم ایک ایسے روشن خیال فرمانروا کی مدبرانہ رہنمائی میں جن کی زندگی کا واحد مقصد اپنی ریاست کی ترقی اور اپنی رعایا کی خوشحالی ہے ہم امید اور استقلال کے ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف گامزن ہیں۔

ممالک محروسہ سرکارعالی کو ہندوستان کے ذیلی براعظم میں ایک مرکزی مقام حاصل ہے۔ اس کا رقبہ جس میں برار شامل نہیں ہے (۸۲) ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ایک کروڑ (۶۰) لاکھ سے زاید ہے۔ یہاں عوام کی ایک بڑی اکثریت زراعت پیشہ ہے۔ حیدرآباد میں تقریباً پانچ کروڑ (۳۰) لاکھ ایکر اراضی ہیں جن میں سے صرف دو کروڑ (۶۷) لاکھ ایکر رقبہ کو زیر کاشت لایا گیا ہے۔ اس کا صرف (۶) فی صد حصہ سیراب ہوتا ہے۔

آبپاشی کے امکانات

قدرت نے حیدرآباد کو دکن کے دو اہم دریائی نظام ودیعت کئے ہیں۔ دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا جو اپنی اپنی شاخوں کے ساتھ بڑی دور تک ممالک محروسہ سے گزرتے ہیں۔ مثلاً دریائے گوداوری اپنی گزرگاہ کے ۷۰۰ میل کے منجملہ ۴۳۲ میل حیدرآباد سے بہتا ہے۔ حال حال تک دریائے گوداوری اور دوسرے دریاؤں کے پانی کو آبپاشی اور برقابی کی تولید کے لئے استعمال کرنے کی کوئی باضابطہ کوشش نہیں کی گئی تھی تاکہ اس سے صنعتی اور زراعتی ترقی میں مدد لی جائے۔ اب حکومت حیدرآباد اور حکومت مدراس کے درمیان دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے لئے ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے اور اس پراجکٹ کا کام شروع ہوچکا ہے۔

کم پیداوار

آبپاشی کی ناکافی سہولتوں اور بعض دیگر اسباب کی بنا پر حیدرآباد کی زرعی پیداوار مابقی ہندوستان اور دنیا کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ چاول کی حد تک حیدرآباد میں فی ایکر پیداوار ۷۲۰. ٹن ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ممالک متحدہ امریکہ میں ۱٫۰۰ جاپان میں ۱٫۶۱ اور مابقی ہندوستان میں ۵۳۰. ہے۔ ایسا ہی گیہوں کے معاملہ میں حیدرآباد کی فی ایکر پیداوار ۲۱٫۰ ٹن ہے۔ اس کے برخلاف یہ ممالک متحدہ امریکہ میں ۷۳٫۰ کینڈا میں ۵۲٫۰ اور مابقی ہندوستان میں ۳۲٫۰ ہے۔ ان اعداد

سے واضح ہوگا کہ جب تک ضروری سہولتیں نہ مہیا کی جائیں ترقی کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ حکومت آبپاشی اور برقابی کی ایک درجن مشترکہ اسکیمیں مرتب کرچکی ہے جن پر تقریباً (۶۴) کروڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے جب انہیں روبہ عمل لایا جائے گا حیدرآباد دنیا کے زرعی ممالک میں اپنا صحیح مقام حاصل کرلے گا ۔

صنعتی موقف

ریاست کے معاشی نظام میں زراعت کے بعد صنعت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ۔ حیدرآباد زبردست معدنی وسائل کا حامل ہے ۔ اس کی سرحدوں کے اندر کوئلہ ، چونہ ، گرافائٹ ، کیلسائٹ ، سنگ موسی اور دوسری اہم دھاتیں پائی جاتی ہیں ۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ اس کے دریا سستی برقابی قوت کی تولید کے زبردست امکانات رکھتے ہیں ۔ لیکن اس کے قدرتی وسائل سے ابھی تک پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا ہے جس کے باعث صنعتی اعتبار سے وہ اس قدر ترقی یافتہ نہیں ہے جس قدر کہ اسے ہونا چاہئے تھا ۔ برطانوی ہند میں صنعتوں پر جو سرمایہ لگایا گیا ہے اس کی مقدار ایک ارب روپے یعنی فی کس ۲۰ روپے ہے ۔ اس کے برخلاف حیدرآباد میں صرف (۸) کروڑ روپے یعنی فی کس پانچ روپے صنعتوں پر لگائے گئے ہیں ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر اپنی صنعتی ضروریات کے معاملہ میں یہ ریاست خود مکتفی نہیں ہے ۔ ریاست کی آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کی شرح ہر دس سال میں ۱۰ فی صد ہے ۔ اس کی بناء پر اس مسئلہ نے اور زیادہ نازک صورت اختیار کرلی ہے ۔ ان حالات کے تحت اگر موجودہ دنیا میں ایک جدید مملکت کی حیثیت سے حیدرآباد کو باقی رہنا ہے تو اسے اپنی صنعت و حرفت اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے تمام معدنی ، آبی ، زرعی اور میکانی وسائل سے استفادہ کرنا ہوگا ۔

بعد جنگ منصوبہ بندی

اسی وجہ سے ریاست کی زرعی اور صنعتی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت کے لئے معاشی ترقی کا ایک جامع منصوبہ مرتب کرنا ضروری ہوگیا ہے ۔ اس مقصد کے پیش نظر اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے بتاریخ ۲۰ ۔ مئی سنه ۱۹۴۳ع فرمان مبارک کے ذریعہ باب حکومت کی اس تجویز کو شرف منظوری عطا فرمایا تھا کہ ممالک محروسہ میں معاشی بہبود سے متعلق منصوبہ بندی کے کام میں تنظیم اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک مجلس تنظیم مابعد جنگ اور ایک مکمل معتمدی قائم کی جائے ۔ مبادیات پر مکمل غور و خوض کرنے کے بعد مرکزی مجلس نے سرکاری اور غیر سرکاری حضرات اور ماہروں پر مشتمل ۱۵ کمیٹیاں اور متعدد ذیلی کمیٹیاں قائم کیں تاکہ آبپاشی اور برقابی ، صنعت و حرفت ، رسل و رسائل ، سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات ، فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم ، بنک کاری ، تجارت ، فینانس اور ایسے ہی متعدد شعبوں کی ترقی کے لئے منصوبے مرتب کئے جائیں اور صحت عامہ اور دیہی خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لئے تدابیر معلوم کی جائیں ۔ ان میں سے ایک کمیٹی جس کو بعد جنگ صنعتوں کے لئے تربیت یافتہ اشخاص کے مسئلہ کی جانچ کا کام تفویض کیا گیا تھا اپنی سفارشات پیش کرچکی ہے ۔

وادی گوداوری کی اسکیم

ایک اہم اسکیم ، جسے حال ہی میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی منظوری عطا ہوئی ہے ، برقابی قوت اور آبپاشی کے ایک مشترکہ پراجکٹ کے ذریعہ وادی گوداوری کو ترقی دینے سے متعلق ہے ۔ اس پراجکٹ کے تحت (۵۵) ہزار کلوواٹ مسلسل برقابی قوت پیدا کی جائے گی اور اضلاع ورنگل ، کریم نگر و عادل آباد میں (۱.۲۰۰) لاکھ ایکر زاید رقبہ کو زیر کاشت لایا جائے گا ۔ اس اسکیم میں ایک مثالی صنعتی شہر کی تعمیر بھی شامل ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا ۔ اس کے نواح میں متعدد صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔ سمنٹ ، لوہا اور فولاد ، مصنوعی کھاد ، کیلسیم کاربائیڈ ، پارچہ بافی ، مصنوعی ریشم شیشہ سازی اور روغنیات جیسی نہایت اہم صنعتوں کے لئے جس رقبہ کا انتخاب کیا گیا ہے اس میں ضروری خام اشیاء

اثر مقدار میں پائی جاتی ھیں ۔ اس علاقه کو کوئله اور دھےکی کانوں کے قریب ھونے اور مجوزہ بوناہی نظام میں شامل ھونے کی وجہ سے بھی اھمیت حاصل ہے ۔

مقاصد

محکمه تنظیم ما بعد جنگ کے مرتب کردہ منصوبوں کے دو اھم مقاصد ھیں ۔ ایک یه که آبپاشی کی زاید سہولتوں کے ساتھ ساتھ وافر مقدار میں سستی کھاد اور بہتر آلات فراھم کر کے زمین کی زرخیزی کو ترقی دی جائے اور کاشتکار کو اس کے قرصه کے بار سے نجات دلائی جائے تا که دیہات کی عام خوشحالی میں اضافه ھو اور دوسرے یه که ریاست کی تیزی کے ساتھ بڑھتی ھوئی آبادی کے لئے روزگار کی نئی راھیں کھولنے کے لئے صنعتوں کو فروغ دیا جائے۔

زراعت و صنعت

جو لوگ ترقی یافته ممالک کے زرعی حالات سے باخبر ھیں وہ جانتے ھیں که جدید زراعت کا صنعت و حرفت پر کس قدر دارومدار ہے ۔ جدید اصولوں پر کاشتکاری کے لئے ترقی یافته زرعی آلات، سستی برقی قوت اور مناسب مقدار میں مصنوعی کھاد کی فراھمی لوازمات میں سے ہے ۔ اس سے واضح ھوتا ہے کہ زرعی اور صنعتی ترقی لازم و ملزوم ہے ۔ مویشیوں کی نسل کی اصلاح ، چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے احیاء ، دیہی سڑکوں کی درستگی ، نکاسی پیداوار کے بہتر انتظامات اور عوام کے معیار زندگی میں اضافه کے بغیر زراعت کو صنعتی یا جدید بنیادوں پر منتقل کرنے کی کوئی اسکیم کامیاب نہیں ھوسکتی ۔ اس حقیقت کو اچھی طرح محسوس کرتے ھوئے محکمه تنظیم مابعد جنگ نے اس مسلمه مشکل کام کو شروع کیا اور اس میں بہت کچھ کامیابی حاصل کرچکا ہے۔ اب تک جو اسکیمیں پیش کی گئی ھیں وہ تعلیم ، صحت عامه ، عمله کی تربیت ، آبپاشی نئی صنعتوں کے قیام اور گھریلو صنعتوں کے احیاء و توسیع سے متعلق ھیں ۔

صنعتی ترقی

مستقبل قریب میں جن صنعتوں کو ترقی دی جائےگی ان میں پارچہ بافی کو کلیدی حیثیت حاصل ہے کیونکه ھندوستان میں کپاس کی پیداوار کا تیسرا بڑا مرکز ھونے کے باعث اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے حیدرآباد کو مخصوص مواقع حاصل ھیں۔ اس لئے تجویز ہے که ۳۰۴۰۴۰ تکلوں اور ۱۱۱۷ راچھوں کا اضافه کرکے صنعت پارچہ بافی کو وسعت دی جائے۔ اس کے معنی موجودہ گرنیوں کو معاشی وحدتوں میں تبدیل کرنے کے علاوہ چھ نئی گرنیوں کے قیام کے ھوں گے۔ دوسری صنعت جسے ترقی دی جائےگی روغن سازی ہے ۔ حیدرآباد اس صنعت کی ترقی کے لئے بڑی نہایت موزوں مقام ہے کیونکه یہاں ھندوستان میں پیدا ھونے والے روغندار تخم کی مجموعی مقدار کا چوتھائی حصه پیدا ھوتا ہے اور روغن سازی اور متعلقه صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے دوسری ضروری سہولتیں مثلاً پانی کوئله اور قوت محرکه بڑی پائی جاتی ھیں ۔ فی الحال سالانه تقریباً (۳۸) ھزار ٹن مونگ پھلی برآمد کی جاتی ہے۔ اس مقدار کو خود ریاست میں نباتاتی گھی کی تیاری کے لئے زیادہ نفع بخش طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے تجویز ہے که سرکاری انصرام و نگرانی میں برقابی قوت سے چلنے والی ایک مشین نصب کی جائے جو سالانه (۱۵) ھزار ٹن و نسپتی گھی تیار کرےگی ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

ممالک محروسه کے تمام مواضعات میں طبی امداد اور صحت عامه کی تدابیر کی توسیع کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ہے ۔ اس اسکیم کو پانچ پانچ سال کی مدت کے تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلے دور میں ھرسال (۴۲۰۰) لاکھ روپے، دوسرے دور میں ھرسال (۸۲) لاکھ روپے اور تیسرے دور میں ھر سال (۲۱) لاکھ روپے کے مصارف عاید ھوں گے ۔ تعلیمی ترقی کا منصوبه اس غرض سے مرتب کیا گیا ہے که مدرسه جانے والی عمر کی آبادی کے ۳۳ فی صد حصه کو تعلیم دلائی جائے ۔ اساسی مقصد یه ہے که رفته رفته ریاست کے ھر باشندے کے لئے تحتانی تعلیم کی

سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات کے لئے ایک مرکزی تجربہ خانہ کے قیام کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس تجربہ خانہ میں زرعی تحقیقات کے ساتھ معدنی اشیاء ، جنگلات کی پیدا وار ، جڑی بوٹیوں اور دوسری خام اشیاء کی بھی تحقیقات کی جائے گی ۔

تربیت یافتہ عملہ

مابعد جنگ صنعتی حیدرآباد کے لئے ضروری تربیت یافتہ اشخاص کی فراھمی کی غرض سے حکومت نے ایک اسکیم منظور کی ھے تاکہ ھندوستان اور بیرون ھند کے صنعتی اداروں میں صنعت و حرفت کے مختلف شعبوں کی عملی تربیت حاصل کرنے کے لئے متعدد حیدر آبادی نوجوانوں کو بھیجا جائے ۔ ھندوستان کے باھر اعلی تعلیم اور فنی تربیت کے حصول کے لئے دیڑھ سو سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب ھوچکا ھے ۔ فنی تربیت کے لئے جن مضامین کو منتخب کیا گیا ھے ان میں پارچہ باف ، خزافیات ، کیمیاوی انجینیری، روغنیات ، فن شیرخانہ و تغذیہ حیوانی ، ایندھن کی تحقیقات اور ”کاٹ اکاؤنٹنسی ،، شامل ھے ۔ اس کے علاوہ مختلف قومی تعمیری محکموں کے متعدد عہدیداروں کو اعلی تعلیم و تربیت کے لئے برطانیہ عظمی اور ممالک متحدہ امریکہ بھیجا گیا ھے ۔ مزید برآں ریاست میں فنی تعلیم کی توسیع کے لئے دو (۷) سالہ منصوبے تیار کئے گے ھیں جن پر (۲۰۴) کروڑ روپے کے متوائی اور (۲) کروڑ روپے کے غیر متوالی اخراجات عاید ھوں گے ۔ ایک زراعتی کالج اور ایک مدرسہ عمرانیات کے قیام اور کلیہ انجینیری میں معدنیات اور فلزیات کی مابعد طیلسان تعلیم کے آغاز کی منظوری دی جاچکی ھے ۔

رسل و رسائل کی ترقی

جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ موجودہ گرم بازاری کے بعد امکانی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے کی غرض سے تعمیرات کا ایک وسیع لائحہ عمل مرتب کیا گیا ھے جس پر (۱۹۰۳) کروڑ روپے صرف ھوں گے ۔ اندازہ کیا گیا ھے کہ پہلے ۱۰ سال میں دیہی اور چھوٹی سڑکوں کی تعمیر پر (۳۸ء۶) کروڑ روپے اور بڑی سڑکوں اور شاھرا ھوں پر (۳۲) کروڑ روپے سے زاید مصارف عاید ھوں گے ۔

زراعت

مستقبل قریب میں حیدرآباد کی ھمہ جہتی ترقی کے کے پروگرام میں زرعی ترقی کو ایک اھم مقام حاصل ھے۔ قحط کے منطقہ کی اراضی کے لئے خشکی کی کاشت اور زمین کے کٹاؤ کے انسداد کے سلسلہ میں ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ھے ۔ اس اسکیم کا مقصد بارش کے پانی کو ضایع جانے سے روکنا ، زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرنا ، اور پشتہ بندی ، کیمیاوی کھاد کے استعمال وغیرہ کے ذریعہ رطوبت کو محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنا ھے ۔ اس اسکیم کے نفاذ کے ابتدائی پانچ سال میں حکومت کے (۱۳) کروڑ روپے صرف ھوں گے۔ زرعی پیداوار کی نکسی کے انتظام کی اصلاح کے لئے ایک دس سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ھے جس کے اخراجات کا اندازہ (۵۶) لاکھ روپے کیا گیا ھے ۔

سابق فوجیوں کے مستقبل کا تحفظ

ریاست کی آئندہ معاشی خوشحالی کا منصوبہ تیار کرنے میں حکومت حیدرآباد نے ان (۲۰) ھزار سپاھیوں کو فراموش نہیں کیا ھے جنہوں نے مختلف جنگی محاذوں پر آزادی کی خاطر لڑائیاں لڑیں ۔ ملک کے معاشی مستقبل کی تشکیل کے سلسلہ میں حیدرآباد نے اس تربیت ، نظم و ضبط اور جماعتی اتحاد سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا تہیہ کرلیا ھے جو فوجیوں نے اپنی ملازمت کے دوران میں حاصل کیا ھے ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کو غیرفوجی زندگی میں روز گار پر لگنے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی گئی ھے جس کے تحت رائن پلی میں سابق فوجیوں کی ایک خود مکتفی نو آبادی کا قیام پیش نظر ھے ۔ یہ نوآبادی ھندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی نوآبادی ھوگی اور امداد باھمی کے اصولوں پر قایم کی جائے گی ۔ یہ بھی تجویز ھے کہ وادی گوداوری کی اسکیم ترقیات کے تحت بالکلیہ فوجیوں کے لئے مزدوروں کی ایک نوآبادی بسائی جائے

مالی پہلو

ریاست کی معاشی بہبود کے لئے مرتب کردہ اس ہمہ گیر منصوبہ کے سلسلہ میں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جو اس کے مالیاتی مضمرات سے متعلق ہے ۔ ایسی کسی وسیع اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک کثیر سرمایہ کی ضرورت ہوگی ۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کے نفاذ کے پہلے ۱۰ سال میں اس اسکیم پر حکومت کو (۲۴۸) کروڑ روپے صرف کرنے پڑیں گے ۔ ایک خاص کمیٹی ، جو اس رقم کے حصول کے ذرائع اور طریقے معلوم کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے، اس مسئلہ کی چھان بین کررہی ہے ۔ یہاں اس واقعہ کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ حیدرآباد میں خانگی سرمایہ اور آمدنی کے پبلک وسائل سے ابھی تک پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا ہے ۔ محاصل کے بعض راست وسائل کے مجوزہ استعمال اور خوشحال طبقوں میں سرمایہ کاری کے ترقی پذیر رجحان کے پیش نظر نہ تو ترقی سے متعلق حکومت کے لائحہ عمل اور نہ ان خانگی صنعتوں کے لئے رقمی سبیل بندی میں کوئی دشواری ہونی چاہئے جو صنعتی ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھا کر قایم کی جائیں گی ۔

حکومت کے ہمہ جہتی پروگرام کا کامیاب نفاذ بلاشبہ اس بات کا مقتضی ہوگا کہ ریاست کے مالیاتی نظام میں اساسی داخلی تبدیلیاں کی جائیں ۔ نیز اس کے لئے نہ صرف باشندگان حیدرآباد کے کامل اشتراک عمل بلکہ حکومت ہند اور ہمسایہ حکومتوں کی بے دریغ حمایت کی بھی ضرورت ہوگی ۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ ایک وحدت کی خوشحالی دوسری وحدتوں کی خوشحالی میں معاون اور اس کی پستی دوسروں کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے ۔ بلا شبہ حیدرآباد کی یہ کوشش رہے گی کہ وہ اپنی ترقی کی بنیاد اس ذیلی بر اعظم کے ایک جزولاینفک کی حیثیت سے ۔ مگر اس میں اپنی انفرادیت کو ختم کئے بغیر ۔ مابقی ہندوستان کے ساتھ اتحاد کے اصول پر قایم کرے ۔ اس اعلی اصول کی روشنی میں حیدرآباد یقیناً مستقبل قریب میں ایک ایسا مرتبہ حاصل کرلے گا جس کا وہ اپنے زبردست قدرتی وسائل اور تہذیب و تمدن کے ایک گرانبہا سرمایہ کی وجہ سے مستحق ہے ۔

حیدر اباد کے بہادر سپوتوں کی غیر متزلزل وفاداری

فرسٹ بٹالین حیدر اباد انفنٹری کے کمانڈنگ افسر لفٹنٹ کرنل اسحق نے نشرگاہ حیدرآباد سے نشر کرتے ہوئے فرمایا :— "اس واقعہ کا اظہار میرے لئے باعث فخر ہے کہ فرسٹ بٹالین کا ہر سپاہی دشمن کے ساتھ جاملنے اور اپنے ملک و مالک کے ساتھ غداری کرنے کی بجائے عزت کے ساتھ موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا"۔ کرنل اسحق نے ان وحشتناک حالات کی جگر خراش تفصیلات بتائیں جن کے تحت انہیں جاپانیوں کے جنگی قیدیوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرنی پڑی تھی -

انھوں نے فرمایا :—" ۱۵ - فروری سنه ۱۹۴۲ ع کو سنگا پور کے سقوط سے ہماری زندگیوں کے تاریک ترین زمانہ کا آغاز ہوا تھا - اس وقت ہم سب کچھ کھوچکے تھے - یہہ ایک ایسا وقت تھا جب کہ موت بھی ، جو سپاہی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے، فرار کا ایک آسان راستہ معلوم ہوتی تھی - دوسری طرف وجود بے معنی تھا - لیکن یہی وہ وقت تھا جبکہ سپاہی کی عزت کا امتحان لیاجا رہا تھا - فرسٹ بٹالین حیدر آباد انفنٹری کا ایک ایک سپاہی اس امتحان میں کامیاب اترا - جب عزت کا سوال پیدا ہوا تو اس نے اپنے غیر مصالحانہ طرز عمل کے ذریعہ دنیا کو یہ دکھلادیا کہ ایک سپاہی کو اپنی عزت سے دستبردار ہونے کی ضرورت نہیں اگرچہ اسے اپنے ہتیار ڈالدینے کے لئے مجبور کیا جاسکتا ہے - مجھے افواج سرکارعالی کے اس یونٹ کی کمانڈنگ آفیسر ہونے کا فخر حاصل رہا ہے - جاپانی حراست میں جنگی قیدیوں کی حیثیت سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی کے بعض واقعات پر روشنی ڈالنے کا مقصد ان کوششوں کی تفصیل بتانا ہے جو قید کے چار تاریک سالوں میں ریاست کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے ہم نے کیں -

" ۱۷ - فروری کو سنگا پور کی اتحادی فوجوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو جاپانی نمائندہ میجر فجی وارہ کے حوالے کردیں - جس وقت اس نے ہمیں جاپانی زبان میں مخاطب کیا اس وقت ہم نہتے تھے اور ایک میدان میں جمع تھے - اس کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوئی کیونکہ ہم میں کسی نے بھی اس کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھا - اپنی تقریر کے ختم پر اس نے اپنے پہلے احکام اجرا کئے جن کا ہمیں ترجمہ سنایا گیا - حکم یہ تھا کہ ہم اپنی گھڑیوں کو ٹوکیو کے وقت کے مطابق درست کریں - اس حکم کا مقصد ہم پر واضح کردیا تھا کہ ہمیں ہر چیز کے لئے ٹوکیو کا دست نگر رہنا ہوگا - یہ بتانا غیرضروری ہے کہ یہ حکم کس قدر مضحکہ خیز اور احمقانہ تھا -

" ۱۸ - فروری کو ہمیں نیسن کیمپ (Neeson Camp) بھیجا گیا ایک مہینہ بعد ہمیں سالیٹر کیمپ (Saletar Camp) میں منتقل کیا گیا - یہاں جنگی قیدیوں کی تعداد ۱۲ ہزار سے زاید تھی - کیمپوں میں رہنے سہنے کی گنجایش بالکل ناکافی تھی - بعض اوقات بیس فیٹ لمبے اور ۱۲ فٹ چوڑے کمروں میں پچاس پچاس آدمیوں کو ٹھونس دیا جاتا تھا - نہ تو صفائی کا کوئی انتظام تھا اور نہ طبی امداد کا - راشن بھی بہت کم تھا - ہمیں روزانہ فی کس آٹھ اونس چاول دیا جاتا تھا - جبری محنت کے عوض جو رقم دی جاتی تھی وہ فی یوم دس سنٹ تھی - لیکن جب افراط زر نے نازک صورت اختیار کرلی اور ایک سگریٹ کی قیمت ۲۰ ڈالر اور ایک انڈے کی قیمت ۵۰ ڈالر ہوگئی تو ان کا معاوضہ ۳۰ سنٹ تک بڑھادیا گیا - ایسے ناگفتہ بہ حالات کے باوجود فرسٹ بٹالین کے ایک سپاہی کے قدم بھی شاہ ذیجاہ اعلی حضرت میر عثمان علی خان کے ساتھ وفاداری میں نہیں ڈگمگائے - جاپانیوں نے ہمارے سپاہیوں کو اپنی طرف سے جنگ میں شریک کرنے کی بہت کچھہ کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکے - ان کا پروپگنڈہ بے اثر رہا - ان کے لکچروں اور وعدوں پر کوئی توجہہ نہیں کی گئی اور ان کی دھمکیاں جو

عموماً عملی صورت اختیار کرنی تھیں بے سود ثابت ہوئیں۔

"اس کیمپ میں کرنجی ہاسپٹل (Karenji Hospital) کا قابل ملامت حزینہ پیش آیا۔ دشمن کے سپاہیوں کی ایک مسلح جماعت ہسپتال پہونچی اور کسی ظاہرا سبب کے بغیر متعدد مریضوں کو زد و کوب کیا۔ یہ ایک ایسا منظر تھا جس کو دوسرے مریض بھی جو سخت بیمار تھے برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ وہ حملہ کرنے والوں پر پل پڑے اور جو چیز بھی ان کے ہاتھ لگی اس سے حملہ کیا۔ دشمن کے سپاہیوں کی جماعت نے آتش باری کی اور بیماروں اور مریضوں کا صفایا کردیا۔

"جاپانیوں کو اس بات کا پتہ چلانے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ فرسٹ بٹالین کے تمام سپاہی متحدہ طور پر ترغیبات، دھمکیوں اور ظلم و ستم کا مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں اور میرے ساتھی افسروں نے ان کی صلح آمیز تجاویز کو رد کرنے سے متعلق اپنے اٹل فیصلے کو راز میں نہیں رکھا۔ میجر غلام احمد وحید اور ہندوستانی فوج کے بعض "وائسرائیز کمیشنڈ" افسروں کے ساتھ مجھے استفسار کے لئے دشمن کے فوجی صدر مقام پر پہونچایا گیا۔ دشمن کے ایک افسر نے ہم سے ملاقات کی۔ کبھی تو اس نے ہماری خوشامد کی اور کبھی ہمیں ڈرانا اور دھمکانا چاہا۔ گفتگو کے دوران میں وہ مسلسل ریوالور سے کھیلتا رہا۔ جب اسے اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی تو ہمیں نظر بندوں کے کیمپ میں، جسے دشمن "ہندوستانی صدر شفاخانہ" کہتا تھا، بھیجنے کا حکم دیا گیا تاکہ ہمیں اپنے خیالات بدلنے اور اس کے ساتھ شریک ہوجانے کے لئے مہلت اور موقع دیا جائے۔

"دوسرے دن لاٹھیوں اور چابکوں سے لیس ایک جماعت کو لیکر ایک جاپانی لفٹنٹ وہاں اس "ہسپتال" کے مریضوں کا "علاج" کرنے کے لئے آیا۔ اتحادی سپاہیوں کو سڑک پر صف میں کھڑا کیا گیا اور ان میں سے بعض کو چن کر کوڑے لگائے گئے۔ دوسروں کو بستر یا پانی کی چھاگلوں کے بغیر کوچ کا حکم دیا گیا۔ اپنی توجہ میری جانب مبذول کرتے ہوئے ان میں سے ایک نے کہا:— "آپ سب بھی ایسے ہی سلوک کی توقع رکھیں"۔

وہاں سے ہمیں بیدادری کیمپ (Bidadari Camp) میں منتقل کیا گیا اور دو دن تک غذا یا پانی کے بغیر کھلے مقام پر رکھا گیا۔ اس کیمپ کے حالات اور قیدیوں کے ساتھ برتاؤ انتہائی خراب تھا۔ مظالم پر مظالم ڈھائے جارہے تھے۔ تین دن تک بھوک اور پیاس کی مصیبت برداشت کرنے کے بعد جب ایک قیدی نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لانے کی کوشش کی تو سنتری نے اس کے گولی ماردی۔ تب صورت حال جاپانیوں کے قابو سے باہر ہوگئی اور قیدیوں کی زندگی خطرے میں پڑگئی۔ میجر وحید کے بیچ بچاؤ کرنے سے حالات معمول پر واپس ہوئے اور قیدیوں کو بہتر برتاؤ کا یقین دلایا گیا۔ لیکن درحقیقت برتاؤ میں بجز اس کے کوئی اصلاح نہیں ہوئی کہ ہمیں تنگہ کیمپ (Tengah Camp) میں منتقل کیا گیا۔ خراب اور ناکافی غذا اور جھونپڑیوں میں رہنے سہنے کے ناقص انتظام کا جنگی قیدیوں کی صحت پر مضر اثر پڑا۔ آرام کے بغیر طویل عرصہ تک جبری محنت کی وجہ سے ان کی مصیبتوں میں اور اضافہ ہوگیا۔ مریض اور بیمار بھی انجمن صلیب احمر کی سہولتوں سے محروم تھے۔

"سنہ ۱۹۴۳ع کے وسط میں ہمیں زندگی اور موت کے درمیان آخری انتخاب کا موقع دیا گیا۔ اس واقعہ کا اظہار میرے لئے باعث فخر ہے کہ فرسٹ بٹالین کا ہرسپاہی دشمن کے ساتھ جاملنے اور اپنے ملک و مالک کے ساتھ غداری کرنے کی بجائے عزت کے ساتھ موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا۔ جب ہم نے اپنے ارادہ کی اطلاع دی تو ہمیں گولہ بارود بھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے محاذ کی اگلی صف میں بھیجا گیا جہاں ہمیں موت کا خطرہ مسلسل لاحق تھا۔ جب ہم پرخطر سمندری راستے سے اگلے مورچے کو روانہ ہوئے تو ہم میں سے چند ہی کو اس سفر سے بچنے کی توقع تھی۔ مجھے یہ کہتے ہوئے رنج ہورہا ہے کہ ہم میں سے بعض بھوک اور تھکن کی تاب نہ لاکر راستے میں ہی موت کا شکار ہوگئے۔ خدا ان کی روحوں کو سکون عطا کرے۔ وہ ہمیشہ سورماؤں کی طرح زندہ رہیں گے کیونکہ انہوں نے ریاست کے وقار اور افواج سرکار عالی کی روایات کو برقرار رکھا"۔

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

عثمان آباد

عثمان آباد کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر عبد الحمید خان صوبه دار گلبرگه کی زیر صدارت ٹاون هال میں منعقد هوا جسے سلیقے کے ساتھه سجایا گیا تها۔ کانفرنس کے سلسله میں نمایش مصنوعات، نمایش مویشیاں، نمایش اطفال، قانونی نمایش اور فوجی اسپورٹس کا انتظام کیا گیا تها جنهیں تماشائیوں کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا۔ تقریباً تین سو مندوبین نے جو مختلف مفادات کے نمائنده تھے اور ضلع کے تمام حصوں سے آئے هوئے تھے کانفرنس میں شرکت کی۔

مندوبین کا خیر مقدم کرتے هوئے مسٹر سید علی احمد اول تعلقدار نے ان قابل قدر خدمات کا ذکر کیا جو حیدرآباد نے اتحادی اقوام کے مقصد کی تکمیل کے لئے انجام دیں۔ نیز انهوں نے بتایا که محوری دول کو شکست دینے میں حیدرآباد نے نمایاں حصه لیا۔ تاهم انهوں نے حاضرین کو یاد دلایا که جنگ کے اختتام سے همارا کام ختم نهیں هوجاتا بلکه هم کو ایسے متعدد مسائل سے نپٹنا اور انهیں حل کرنا هے جو عالمی جنگ کے لازمی نتیجه کے طور پر پیدا هو گئے هیں۔

مجلس موضوعات کی تشکیل

تعلقدار صاحب نے ضلع کانفرنسوں کی افادیت پر زور دیا اور بتایا که ان کا مقصد یه هے که رعایا کے نمایندوں کا ارباب ضلع کے ساتھه راست اور قریبی ربط قایم کیا جائے تا که وه ایک دوسرے کا نقطه نظر سمجھ سکیں اور ایک دوسرے کی مشکلات سے واقف هوں ۔ اس سلسله میں انهوں نے حکومت کے اس تصفیه کا اعلان کیا که ضلع کانفرنس کے لئے ایک بالکلیه غیر سرکاری مجلس موضوعات تشکیل دی جائے یه مجلس دو گونه مقاصد کو پورا کرے گی ۔ ایک طرف وه کانفرنس میں پیش شدنی قراردادوں اور تحریکوں پر غور کرے گی اور دوسری طرف کانفرنس کی منظور کرده تحریکوں کی یکسوئی کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے سلسله میں مشوره دے گی ۔ اس سے واضح هوتا هے که حکومت رعایا کی مشکلات کو حل کرنے میں مندوبین کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی کسقدر خواهش مند هے ۔

خطبهٔ صدارت

اپنے خطبه صدارت میں صوبه دار صاحب نے ممالک محروسه کی غذائی صورت حال پر بحث کی اور بتایا که یه ممالک کے دوسرے حصوں کے مقابله میں بہتر هے ۔ حکومت کی غذائی پالیسی کی مختصر طور پر وضاحت کرتے هوئے انهوں نے فرمایا که ضلع کے باشندوں کی ضروریات کا سب سے پہلے خیال رکھا جائے گا ۔ زاید اجناس خوردنی سے ایسے اضلاع کی امداد کی جائے گی جو بد هنگامی کا شکار هوئے هیں ۔ ریاست کی داخلی ضروریات کی تکمیل کے بعد جو غله بچ رهے گا اسے ممالک محروسه کے باهر کم پیداوار کے علاقوں کو برآمد کیا جائے گا ۔ انهوں نے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارک کو پڑھا جس میں حضرت اقدس و اعلی نے جنوبی هند اور دیگر اقطاع عالم میں سخت غذائی قلت کے پیش نظر اپنی رعایا کو اشیائے خورونوش کے استعمال میں زیاده سے زیاده کفایت برتنے کی ضرورت کی طرف متوجه فرمایا هے ۔

خام راتب بندی

صوبه دار صاحب نے فرمایا که مواضعات میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کی غرض سے غله گودام قایم کئے گئے هیں اور تمام تعلقه جات کے مستقروں اور بعض دوسرے قصبات میں خام راتب بندی نافذ کی گئی هے ۔

انسداد رشوت ستانی کی مهم

غذا اور رسد کے نظم و نسق میں رشوت ستانی کا قلع قمع

کرنے کے لئے حکومت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ عہدہ سرکاری اراکین پر مشتمل انسداد رشوت ستانی کی ایک صوبہ واری کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی متعلقہ صوبہ کا دورہ کرکے یہ معلوم کرے گی کہ بد عنوانیاں کہاں اور کس شکل میں پائی جاتی ہیں۔ نیز یہ کمیٹی ان کے استیصال کے ذرائع اور طریقہ تجویز کرے گی۔ اس کمیٹی نے اضلاع گلبرگہ وبیدر کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر محکمہ جاتی تحقیقات ہورہی ہے اور خاطیوں کو مناسب سزائیں دی جائیں گی۔

محکمہ واری ترقی

اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے ضلع کے مختلف محکمہ جات کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا انہوں نے غذائی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے محکمہ رسد کی خدمات کو سراہا اور انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ عوام کی اکثریت نے اس محکمہ کی افادیت کو محسوس کرکے اس سے پورا پورا تعاون کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضلع میں اجناس خوردنی کا زیرکاشت رقبہ ۶۶۱۶۶۲ ایکڑ ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ ف کے دوران میں مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت ۲۹۰۵۶۳ من غلہ وصول کیا گیا اور بازار میں ۷۰۰۰ من غلہ خریدا گیا۔ ضلع کے ۱۳۶ مواضعات میں سے ۵۴ مواضعات میں غلہ گودام قایم ہوچکے ہیں۔ مستقر ضلع تعلقہ جات اور قصبات میں ارزان فروشی کی دوکانیں کھولی گئی ہیں جہاں سلی جوار فی روپیہ دس سیر اور سفید جوار فی روپیہ سات سیر کے حساب سے غریبوں کو فروخت کی جاتی ہے۔ محصول زاید منافع کی گنجایش سے اس غرض کے لئے اس ضلع کو ۶۰۰۰۰ روپے کی رقم عطا کی گئی ہے اور غریبوں کو پارچہ تقسیم کرنے کے لئے تین لاکھ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

"غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم

"غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ محکمہ زراعت نے تعلقہ لاتور میں ۵۳۰ پلہ تخم جوار اور ۲۰۰ پلہ تخم گندم اور تعلقہ کلم میں ۳۰۰ پلہ تخم جوار ۴۰۰ پلہ تخم گندم اور ۵۴ ٹن کھلی بطور تقاوی تقسیم کی۔ اس کے علاوہ ضلع کے مختلف حصوں میں کاشتکاروں کو اجناس خوردنی اور ترکاریوں کے ترقی یافتہ تخم فراہم کئے گئے۔

انسداد ناخواندگی

ضلع کی تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ ف اس ضلع میں تعلیم پر ۱۹۰۸۳۵ روپے صرف ہوئے۔ ان اعداد میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو مدارس فوقانیہ پر خرچ ہوئی۔ اس ضلع میں ۲۰۳ مدارس تحتانیہ و وسطانیہ اور ۲ مدارس فوقانیہ قایم ہیں۔ ایک مستقر ضلع پر اور دوسرا لاتور میں۔ بعض تعلقہ جات کے مستقروں پر مزید مدارس وسطانیہ و فوقانیہ کا قیام زیر غور ہے۔ پست اقوام اور بالغوں کی تعلیم کی طرف مناسب توجہ کی جارہی ہے۔ پانچ مدارس بالکلیہ پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے مختص ہیں اور گیارہ مدارس بالغوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کررہے ہیں۔ محکمہ تعلیمات مدرسہ کے بچوں کو دودھ فراہم کرنے کے لئے ایک اسکیم پر غور کر رہا ہے۔ توقع کیجاتی ہے کہ یہ اسکیم مستقبل قریب میں نافذ کردی جائے گی۔

طبی سہولتیں

جہاں تک طبی سہولتوں کا تعلق ہے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں مستقر ضلع، تعلقہ جات کے مستقروں اور دوسرے مقامات پر آٹھ انگریزی دواخانے قایم ہیں۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ محکمہ لوکل فنڈ کے اشتراک عمل اور امداد سے جزامیوں کی ایک نوآبادی کا قیام پیش نظر ہے۔ اس غرض کے لئے اراضی حاصل کرلی گئی ہے۔ یہ نوآبادی بعض ضروری انتظامات کی تکمیل کے بعد کھولی جائے گی۔ محکمہ طبابت تنظیم دیہی کے کام میں بھی قابل قدر امداد دے رہا ہے۔ مواضعات میں انسدادی اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ فانوسی لکچروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ پروپگنڈہ کیا جارہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ ہیضہ، چیچک اور نارو جیسے امراض کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

حکومت مقامی

صوبه دار صاحب نے اس بات کا انکشاف کیا که
وری اصلاحات کے مابقی اجزائے کے نفاذ کے سلسله میں
نابی فہرستیں مرتب کی جارهی هیں ۔ فی الحال اس ضلع
، ایک مجلس ضلع ، دو مجالس بلدیه پانچ مجالس قصبات اور
دیہی پنچایتیں قایم هیں جو خوش اسلوبی سے اپنا کام
م دے رهی هیں ۔ مزید دو مجالس قصبات اور ۱۱
پایتوں کا قیام زیر غور هے ۔ مستقر ضلع پر ٦٧٠٠٠ روپے
، صرفه سے ڈرینیج کا کام جاری هے ۔ ضلع کے سات قصبات
، سڑکوں کی تعمیر ، ڈرینیج ، آبرسانی اور آرائش سے
لقه اسکیموں کی منظوری کا مسئله زیر غور هے ۔ اندازه
اگیا هے که هر قصبه پر ایک لاکھ روپے صرف هوں گے ۔
تقر ضلع پر ایسی هی اسکیمیں شروع کرنے کی غرض سے
لاکھ روپے کی منظوری کے لئے تحریک هوچکی هے ۔

اختتامی تقریر

اپنا خطبه ختم کرتے هوئے صوبه دار صاحب نے فرمایا
، محکمه واری سرگرمیوں کی رپورٹ سے یه ظاهر هوتا هے
، تمام قومی تعمیری سررشتے خاص طور پر محکمه جات
میرات ، حکومت مقامی ، تعلیمات اور طبابت و صحت عامه ،
ی الوسع اپنے متعلقه پروگرام کو جاری رکھکر ضلع کے
ندوں کی قابل قدر خدمت کر رهے هیں ۔

اس کے بعد صوبه دار صاحب نے مندوبین کو بتایا
ه پچھلے سال کی کانفرنس میں منظور کرده تحریکوں پر
ملقه محکموں نے کیا کارروائی کی هے ۔

اس سے پہلے کانفرنس کے شرکا نے استاده هوکر ایک
ار داد منظور کی جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے
اتھ وفاداری کا اظهار کیا گیا تھا ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کرده
ات تحریکوں اور تجویزوں پر غور و خوض کے لئے مختص رها ۔
تحریکات متعدد موضوعات پر حاوی تھیں جن کا تعلق
دیہی آبادی کے مختلف مسائل سے تھا ۔ اس اجلاس میں
لازمی ابتدائی تعلیم کے نفاذ اور امداد باهمی کے مزرعه جات
کے قیام سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے ۔ اجلاس ختم
هونے سے پہلے فوجی بھرتی ، زراعت کے ترقی یافته طریقوں اور
تنظیم ما بعد جنگ پر تقاریر هوئیں ۔

نیا طریقه

اس سال کی کارروائیوں میں ایک نیا طریقه اختیار کیا
گیا ۔ اب تک یه هوتا تھا که کانفرنس کا صدر مندوبین
کے سوالات کا شخصی طور پر جواب دیتا تھا یا ان کی پیش
کرده تحریکوں میں جو مطالبے کئے جاتے تھے ان کے
متعلق حکومت کے نقطه نظر کی وضاحت کرتا تھا ۔ لیکن
اس سال متعلقه محکمه جات کے مقامی نمائندوں کو اس بات
کا موقع دیا گیا که وه مندوبین کے سوالات یا تحریکوں کے
متعلق اپنے محکمه کا نقطه نظر پیش کریں ۔

شام میں فوجی اسپورٹس منعقد هوئے اور اس کے بعد
مندوبین کو عصرانه پر مدعو کیا گیا ۔

میدک

میدک کی پانچویں ضلع کانفرنس مسٹر اسد علی خان
صوبه دار میدک کی زیر صدارت سنگاریڈی میں منعقد هوئی ۔
اس تقریب کے سلسله میں ضلع کے مختلف حصوں سے مندوبین
اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد وهاں جمع هوگئی تھی ۔

رپورٹ کارگزاری

نواب کاظم یار جنگ بهادر اول تعلقدار نے مندوبین
کا خیر مقدم کیا اور ضلع کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھی ۔
انہوں نے فرمایا که سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر
مشتمل ایک مجلس موضوعات قایم کی گئی هے جو ضلع کانفرنس
کی تحریکوں کو جلد روبه عمل لانے کی کوشش کریگی ۔
اس کو ماهواری اجلاس منعقد کرنے کی بھی اجازت
دی گئی هے تاکه وه کانفرنس کے کام کی نگرانی کرے اور
اسے تیزی کے ساتھ پایه تکمیل کو پهونچائے ۔ غذائی صورت
حال کا ذکر کرتے هوئے انہوں نے فرمایا که یه ضلع لیوی

کی وصولی اور غلہ کی خریدی کے معاملہ میں تمام دوسرے اضلاع سے پیش پیش ہے اور یہاں مقررہ مقدار سے زیادہ غلہ حاصل کرلیا گیا ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے فتح نہر محبوب نہر، پوچا رام پراجکٹ اور راین پلی پراجکٹ کے تحت آبپاشی کی مختلف اسکیموں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ حکومت نے ایک مجلس آبپاشی تشکیل دی ہے جو محکمہ جات مال، تعمیرات و زراعت کے عہدہ داروں پر مشتمل ہے تا کہ وسیع رقبوں کو تری کاشت کے تحت لایا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ راین پلی پراجکٹ کے تحت حکومت انفرادی کاشت کے طریقے کی بجائے اجتماعی کاشت کے طریقے کو رائج کرنے کے متعلق غور کررہی ہے ۔ اس مقصد کے لئے ایک انجمن قایم کی جائے گی جسے اس اسکیم کا سارا کام تفویض کیا جائے گا ۔ اجتماعی کاشت سے جو آمدنی ہوگی وہ اس انجمن کی ملک ہوگی اور تمام کاشتکاروں میں مساوی طور پر تقسیم کی جائے گی ۔ اس سلسلہ میں جنگلات کے محفوظہ رقبہ سے ۴۱۰ ایکڑ اراضی اجتماعی تری کاشت کے لئے مختص کی جائے گی اور اس علاقہ میں ایک مثالی موضع بسایا جائے گا ۔ محکمہ حکومت مقامی نے اس مثالی موضع کی تعمیر و تشکیل کے لئے ایک نقشہ کھینچا ہے اور یہ کام مستقبل قریب میں شروع ہو جائے گا ۔

"زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم

" زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم کے متعلق تعلقدار صاحب نے کہا کہ برمپوک کاٹران اور دوسرے ممنوعہ رقبوں میں اجناس خوردنی کی کاشت کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ تمام تعلقوں میں انجمن ہائے ترقیات قایم کی گئی ہیں اور کمرشیل کارپوریشن کے گودام ان کے حوالے کئے گئے ہیں ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چاول کے سوا دوسرے اجناس مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے صرف کی جائیں اور اس کے بعد زائد غلہ کم پیداوار کے علاقوں کو بھیجا جائے ۔

مساعی جنگ

تعلقدار صاحب نے ضلع کی جنگی جدوجہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس ضلع نے مختلف جنگی مدات میں ۱۷۸۰۰۰ روپے کی رقم بطور عطایا دی اور فوج کے لئے ۲۴۷ رنگروٹ فراہم کئے گئے ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے تعلیمات، طبابت، زراعت، امداد باہمی، تنظیم دیہی اور علاج حیوانات جیسے قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ۔ پست اقوام کے طلبا کو تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے سنگاریڈی ، سدی پیٹھ ، میدک ، ابراہیم پٹن ، مادھارم اور پٹن چرو میں ایک ایک مدرسہ اس طرح جملہ چھ مدارس قایم کئے گئے ہیں ۔ ان اداروں میں ۲۴۱ لڑکے زیر تعلیم ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع کے ۶۴ مدارس میں تعلیمی سرگرمیوں کو ترقی دینے کی غرض سے مشاورتی مجالس اساتذہ قایم کی گئی ہیں ۔ اس کے بعد تعلقدار صاحب نے حکومت کی ان مساعی کی تفصیلات بتائیں جو ضلع کے دستی پارچہ بافوں کو ریشم اور سوت بہم پہونچانے کے لئے کی گئی ہیں تا کہ یہ صنعتیں فنا نہ ہونے پائیں ۔ تعلقدار صاحب نے ضلع میں کپڑے کی منصفانہ تقسیم سے متعلق انتظامات کی بڑی وضاحت فرمائی ۔ انہوں نے ان تدابیر کا ذکر کیا جو محکمہ طبابت و صحت عامہ عوام کی صحت کو ترقی دینے اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے اختیار کررہا ہے ۔ محکمہ علاج حیوانات مویشیوں کی نسل کی اصلاح کی طرف متوجہ ہے ۔ محکمہ زراعت کے قائم کردہ نمائشی مزرعہ جات مفید کام انجام دے رہے ہیں ۔ سنگاریڈی کے مزرعہ میں مونگ پھلی، تمباکو اور آبی اور تابی دھان کی ترقی یافتہ اقسام کی کاشت کے تجربات کئے جارہے ہیں ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار نے صاحب فرمایا کہ شاہ ذیجاہ کی مدبرانہ رہنمائی میں ریاست نے زبردست ترقی کی ہے ۔ انہوں نے حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت غلہ کی وصولی اور بازار میں غلہ کی خریدی کے سلسلہ میں ضلع کی کارگزاری پر تعلقدار صاحب کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ میدک اپنے کارنامہ پر فخر کرسکتا ہے ۔ انہوں نے اس بات پر اظہار پسندیدگی کیا کہ نہایت انتہائی

مشکل حالات پر قابو پانے میں غیر سرکاری جماعتوں نے
ا تعاون کیا ۔ صوبہ دار صاحب نے ہندوستان کی عدالتی
یت حال کے متعلق فرمان ھمایونی کا ذکر کیا اور کہا
ہ ھمارے شاہ ذیجاہ کے نقش قدم پر چلنا ھمارا مقدس
فرض ہے ۔

پانچ سالہ منصوبہ

حکومت مقامی کے اداروں کی سرگرمیوں کا ذکر کرنے
ہئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ دس ہزار یا اس سے
ند آبادی والے تمام شہروں میں آبرسانی ، مانع گرد
ڑکوں ، سبزہ زاروں اور بچوں کی بازی گاھوں
یسی سہولتیں مہیا کرکے انہیں جدید شہروں میں تبدیل
رنے کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبہ منظور کیا گیا ہے ۔
نی تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اجتماعی کاشت کے
ے مثل تجربہ کا ذکر کیا جو بہت جلد شروع کیا جانے والا
ہے ۔ اجتماعی طریقہ کاشت کے نفاذ سے کوئی کسان نے کار
ہیں رہے گا اور کسانوں کی ایک منظم جماعت کی مشترکہ
وششوں سے دیہی آبادی کے معیار زندگی کو اونچا کرنے
یں مدد ملے گی ۔

مساعی جنگ

صوبہ دار صاحب نے عظیم الشان مساعی جنگ کے لئے
باشندگان ضلع کو مبارک باد دی او فرمایا کہ جنگ کے زمانہ
یں مالی اور مادی امداد کی ضرورت تھی ۔ لیکن اب
جب کہ فتح حاصل ہوچکی ہے ہم قلت اغذیہ ، قحط
ور امراض متعدی جیسے مسائل سے دو چار ھیں ۔ ان
تمام لعنتوں کو دور کرنے کے لئے ھمیں اپنی جدوجہد میں
دوگنا اضافہ کردینا چاہئے ورنہ ان کے مستقل طور نقصان رساں
ثابت ہونے کا اندیشہ ہے ۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے
اپیل کی وہ اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور ایک دوسرے سے
ربی اشتراک عمل کرکے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھائیں ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کی طرف سے
پیش کردہ تحریکوں پر غور کیا گیا اور ان کے سوالات کے
جوابات دئے گئے ۔ نئے مدارس کے قیام ، پینے کے پانی کی
فراھمی کے لئے باؤلیوں کی کھدائی ، سڑکوں ، تالابوں اور
بندوں کی مرمت و درستگی ، گوداموں کی تعمیر ، غلہ
گوداموں کے قیام ، لیوی کی ، معافی طبی امداد کے بہتر انتظام ،
انسداد ملیریا کی مہم اور بہبودی اطفال و زچہ گان سے متعلق
سہولتوں کی فراھمی پر تجاویز پیش کی گئیں ۔

زیر بحث موضوعات کے تنوع سے اس واقعہ کا ثبوت
ملتا ہے کہ عوام حکومت کی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی
لینے لگے ھیں اور ان کوششوں کی قدر کرنے لگے ھیں جو
ان کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے کی جارھی ھیں ۔

خاتمہ

اپنی اختتامی تقریر کے دوران میں صوبہ دار صاحب
نے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اراکین کا شکریہ ادا کیا
کہ انہوں نے شاہ ذیجاہ کے احکام کی تعمیل میں پورا تعاون
کیا ۔ تعلیمی امور کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ تعلیم
تمام انسانی ترقی کا سر چشمہ ہے ۔ عوام کے مطالبوں کو
پورا کرنے کی غرض سے حکومت . . . ۵ یا اس سے زائد آبادی
والے تمام مواضعات میں مدارس کھولنے کی تجاویز پر غور
کررھی ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت کی یہ خواھش ہے کہ
امدادی مدارس کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ انہوں
نے ریاست کے عدالتی نظم و نسق کی کارگردگی کو سراھا
اور فرمایا کہ ھماری عدالتیں معدلت گستری کے معاملہ میں
ایک اعلی معیار پر پہونچ گئی ھیں ۔ یہ نتیجہ ہے اس بات
کا کہ حیدرآباد میں عدلیہ کو عاملہ سے علحدہ کردیا گیا
ہے جس کی مثال ہندوستان میں کہیں نہیں ملتی ۔

شاہ ذیجاہ اور خانوادہ آصفی کے ساتھ اظہار عقیدت و
وفاداری کے بعد کانفرنس ختم ہوئی ۔

صوبہ دار صاحب نے نمائش مصنوعات اطفال اور
نمائش مویشیان کا معائنہ کیا اور پولیس کے اسپورٹس
ملاحظہ فرمائے جو کانفرنس کی دلچسپیوں میں اضافہ کرنے
کے لئے منعقد کئے گئے تھے ۔ موصوف نے اشیاء نمائش پر
پسندیدگی کا اظہار کیا اور باشندوں اور صناعوں کی مشکلات

دریافت فرمائیں ۔

باغات

باغات کی پہلی ضلع کانفرنس کے لئے موضع ابراہیم پٹن کا انتخاب کیا گیا تھا جو دار السلطنت سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ صوبہ دار صاحب میدک کی ناگز یر عدم موجودگی میں مسٹر مصطفی علی خان اول تعلقدار نے صدارت کی ۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک شامیانہ لگایا گیا تھا ۔ ۳۰۰ مندوبین کے علاوہ قریب کے مواضعات سے ہزاروں آدمیوں نے کانفرنس میں شرکت کی ۔ کارروائی کا آغاز ایک قرار داد کی منظوری سے ہوا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادہ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

خطبۂ صدارت

کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر مصطفی علی خان نے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت پر زور دیا جو مقامی شکایات کو دور کرنے اور عوام کو مقامی عہدہ داروں سے قریب تر لانے کا ایک موثر ذریعہ ہیں ۔ اگر چہ ضلع کانفرنسیں چار سال پہلے شروع کی گئی تھیں لیکن ضلع باغات کی یہ پہلی کانفرنس تھی ۔ چونکہ یہ ضلع بہت چھوٹا ہے اور صرف ایک ہی تعلقہ پر مشتمل ہے اس لئے علحدہ کانفرنس کا انعقاد مناسب نہیں سمجھا گیا تھا ۔ لیکن ضلع کے باشندوں کے مسلسل مطالبوں اور مقامی معاملات سے ان کی گہری دلچسپی کی بناء پر حکومت نے ضلع باغات کے لئے ایک علیحدہ کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت محسوس کی ۔

ریاست کے زرعی حالات کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جنگ نے جہاں دنیا میں تباہی و بربادی پھیلائی وہیں اون غریب کاشتکاروں کی مصیبتوں کو کم کرنے کا باعث بھی ہوئی جو جنگ سے پہلے قرضہ کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے ۔ جنگ کے زمانے میں اور اس کے اختتام کے بعد بھی زرعی اشیاء کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ سے اوس دیہی آبادی کی معاشی حالت کافی حدتک سدھر گئی ہے جس کی گزر بسر کا ذریعہ زراعت ہے ۔ تعلقدار صاحب نے ان مختلف قوانین کا بھی ذکر کیا جو حکومت سرکار عالی نے کاشتکار کی حالت کی اصلاح کے لئے مدون کئے ہیں ۔

غذائی صورت حال

موجودہ غذائی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم برطانوی ہند کے متصلہ رقبوں میں رہنے والے ان بد نصیب بھائیوں کی امداد کے لئے ایثار سے کام لیں جو قحط کے امکانات سے دو چار ہیں ۔ انہوں نے علحدہ پسندی کے اس رجحان کی مذمت کی جو بعض حلقوں میں پایا جاتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حلقے مجموعی طور پر سارے ملک کی غذائی صورت حال کی نزاکت کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں ۔ تعلقدار صاحب نے عوام سے اپیل کی وہ حکومت کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں اور قحط سے متاثرہ ہمسایہ رقبوں کی امداد کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں ۔ اس طرح حکم مشنر کہ ادائی حصہ پیدا وار کے تحت غلہ ادا کرکے اور اپنی زاید پیدا وار کو فروخت کرکے وہ مدد دے سکتے ہیں ۔

برمحل تدابیر

اجناس خوردنی کی وصولی اور عوام میں ان کی منصفانہ تقسیم سے متعلق تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ہماری حکومت نے ان تمام مصیبتوں سے بچاؤ کے لئے پیش بینی سے کام لیا جن سے اب ہندوستان دو چار ہے ۔ اس نے موجودہ صورت حال سے نبٹنے کے لئے بر وقت تدابیر اختیار کی ہیں ۔ رعایا کی تکلیفوں کو کم کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی کی اختیار کردہ تدابیر میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کا قیام ، قیمتوں کی نگرانی کے احکام کا نفاذ اور امداد باہمی کی سرگرمیوں کی توسیع شامل ہے ۔

انہوں نے کاشتکاروں سے پر زور اپیل کی کہ وہ زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ " زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم کو آگے بڑھائیں کیونکہ اس بات کی کچھ زیادہ امید نہیں ہے کہ اس ریاست کو اس غلہ کی پوری مقدار مل سکے گی

جس کی در آمد کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے افتادہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کافی مواقع بہم پہونچائے ہیں ۔ انہوں نے مسرت کے ساتھ اعلان کیا کہ '' زیادہ غلہ اگاؤ '' کی مہم کے تحت پیداوار میں ۲۰ فی صد اضافہ ہوا ہے ۔

ترکاریوں کی کاشت اور دودھ گھروں کا قیام

چونکہ یہ ضلع دارالسلطنت کے مضافات میں واقع ہے اس لئے ترکاریوں کی کاشت کے لئے اسے اچھا موقع حاصل ہے۔ حکومت نے ایک اسکیم منظور کی ہے جس کے تحت آبادی کے کثیف پانی کو صاف کرکے ایک وسیع رقبہ کو زیر کاشت لایا گیا ہے اس ضلع میں جو ترکاریاں اگائی جائیں گی وہ حیدرآباد و سکندرآباد کے شہروں میں آسانی سے اور نفع بخش طور پر فروخت کی جاسکتی ہیں ۔

اس کے علاوہ بلدہ حیدرآباد سے قریب ہونے کے باعث اس ضلع کے بعض حصے ڈائری فارمنگ کے لیے نہایت موزوں ہیں ۔ حکومت نے اس غرض سے خصوصی مراعات کے ساتھ زمینات عطا کی ہیں ۔ مگر افسوس ہے کہ عوام نے اس میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں لی ۔ انہوں نے دودھ کی غذائی اہمیت پر زور دیا اور اس کے تجارتی امکانات کا بھی تذکرہ کیا۔انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر اس صنعت کی طرف توجہ کی جائے تو اس سے نہ صرف بلدہ کی ضروریات پوری ہوں گی بلکہ شہر کے باشندوں کی مالی حالت بھی بہتر ہو جائے گی ۔

مکانات کا مسئلہ

تعلقدار صاحب نے ایک خاص مسئلہ کا ذکر کیا جو اس ضلع کے لئے مخصوص ہے۔ بلدہ حیدرآباد سے قربت کے باعث اس ضلع میں مکانوں کی کافی مانگ ہے ۔ ایک طرف اشیائ تعمیر کی گرانی نئے مکانات کی تعمیر میں رکاوٹ کا باعث ہے تو دوسری طرف باہر سے بلدہ میں عوام کی ایک بڑی تعداد کی منتقلی نے مکانات کے مسئلہ کو نازک تر بنادیا ہے اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مالکان امکنہ زیادہ کرایہ مانگ رہے ہیں اور اس طرح کرایہ داروں کو بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑرہی ہیں ۔ اس مسئلہ نے اس قدر شدید صورت اختیار کرلی ہے کہ مالکان مکنہ کے اس غیر معاشرتی رجحان کو روکنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنی پڑیں ۔ حکم نگرانی کرایہ امکنہ نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت مالکانہ امکنہ کو اپنی مرضی سے کرایوں میں اضافہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے ۔

رفاھی کام

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حکومت نے ضلع میں رفاھی کاموں کے لئے پانچ ہزار روپے کی جو منظوری دی تھی وہ ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے اس رقم میں اضافہ کرنے کی درخواست کی جارہی ہے تاکہ نئی چاوڑیوں کی تعمیر، قدیم کی نگہداشت اور سڑکوں کی مرمت وغیرہ کا کام شروع کیا جاسکے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ذی استطاعت طبقہ سے اپیل کی کہ وہ دیہات کی عام خوش حالی کو ترقی دینے کے لئے مالی امداد دے ۔

تعلیمی سرگرمیاں

اس ضلع میں ۲۰ تحتانی مدارس قایم ہیں جن میں تقریباً ۱۲۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ طلبا کی اس قلیل تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہی رقبوں میں تعلیم کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا گیا ہے ۔ اس لئے تعلقدار صاحب نے ضلع کے تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کی وہ دیہی آبادی کو تعلیم کے فوائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ ملک کی عام فلاح و بہبود کے لئے تعلیم نہایت ضروری ہے ۔ انہوں نے پبلک کی طرف سے خانگی مدارس کے قیام پر زور دیا اور کہا کہ محکمہ تعلیمات کی طرف سے بالغوں کی تعلیم کے لئے مدارس شبینہ قایم ہیں ۔ طلباء اور اساتذہ دونوں کے استعمال کے لئے ایک گشتی کتب خانہ موجود ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نادار طلباء کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنے کی غرض سے محکمہ لوکل فنڈ نے ایک ہزار روپے کی رقم دی ہے۔ تعلقدار صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں تعاون عمل کریں جن کا مقصد رعایا کو امداد دینا ہے ۔ اپنی تقریر کے آخر میں تعلقدار صاحب نے شاہ ذیجاہ کی درازی عمر واقبال کے لئے دعا

کی جن کے الطاف کریمانہ سے بلالحاظ مذہب و ملت سب کو یکساں فیض پہونچتا ہے اور جن کے مبارک اور مسعود عہد حکومت میں باشندگان حیدرآباد آزاد اور پر امن زندگی بسر کررہے ہیں۔

تحریکات

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں متعدد سوالات اور تحریکات پر بحث کی گئی ۔ چاوڑیوں اور سڑکوں کی تعمیر ، وسائل آبپاشی کی مرمت ، باؤلیوں سے سیراب ہونے والی زمینات کے لئے خشکی کے زرلگان کا تعین ، ابراہیم پٹن میں مدرسہ وسطانیہ کے قیام ، تحتانی مدارس میں انگریزی کی تعلیم اور ٹریکٹروں کی فراہمی سے متعلق تحریکات پیش کی گئیں ۔ ایک قرار داد میں محصول آمدنی کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا ۔ حمایت ساگر کے تحت ترکاریوں کی کاشت سے متعلق سہولتوں کی توسیع اور دودھ گھروں اور مرغی خانوں کے قیام سے متعلق تجاویز بھی پیش ہوئیں ۔ تعلقدار صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ ان مسائل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائیں گے جو کانفرنس میں زیر بحث آئے ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں مقامی فنون اور دستکاری کی ایک نمائش ترتیب دی گئی تھی جسے تماشائیوں کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا ۔ مقامی مدارس کی طرف سے مشترکہ طور پر جو اسٹال قایم کیا گیا تھا وہ اول تعلقدار صاحب کو بہت پسند آیا اور انہوں نے تعلیمی سامان کی خریدی کے لئے ۱۰۰ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا ۔ اسپورٹ اور جسمانی کرتب کا بھی انتظام کیا گیا تھا ۔ غریبوں کو غلہ اور کپڑا تقسیم کیا گیا ۔

ورنگل

ورنگل کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ غذائی مسائل خاص طور پر مرکز بحث بنے رہے ۔ ضلع کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے اور مختلف مفادات اور مکاتب خیال کی نمائندگی کرنے والے مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی ۔

خطبہ استقبالیہ

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر حبیب الدین اول تعلقدار نے بتایا کہ کانفرنس کی ایک مجلس موضوعات قائم کی گئی ہے جس میں سات غیر سرکاری اراکین شامل ہیں ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کانفرنس میں جن مختلف تجاویز پر غور کیا جائے ان کو روبہ عمل لانے کے کام کی نگرانی کی جائے ۔ دوران سال میں مجلس موضوعات کے اجلاس پانچ مرتبہ منعقد ہوئے ۔ لیکن صرف دو مرتبہ نصاب کی تکمیل ہوئی ۔ انہوں نے مجلس کے غیر سرکاری اراکین سے اپیل کی کہ وہ پورا پورا اشتراک عمل کریں اور اس کے معاملات میں عملی دلچسپی لیں ورنہ اس مجلس کا مقصد پورا نہ ہوسکے گا ۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ اضلاع رائچور و بیڑ کے بعض حصوں کو چھوڑ کر ممالک محروسہ سرکارعالی قحط یا قلت کے حالات سے محفوظ ہے ۔ یہ صورت حال باشندگان حیدرآباد پر اور بھی زیادہ یہ فرض عاید کرتی ہے کہ وہ بیرون ریاست قحط زدہ علاقوں میں رہنے والے بھائیوں کی ممکنہ مدد کریں ۔ انہوں نے غذائی صورت حال کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے میں عوام سے اشتراک عمل کے لئے اپیل کی ۔

اصلاحات

تعلقدار صاحب نے مختصر طور پر ان اصلاحات کا ذکر کیا جو اس ضلع میں سنہ ۱۳۵۰ ف میں عمل میں آئیں۔ لکھنا ورم پروجکٹ کے تحت تعلقہ جات ملگ و پاکھال میں زرلگان کی نظر ثانی کا کام شروع ہوچکا ہے ۔ غریب قولداروں کی اعانت کے لئے قانون آسامیان شکمی منظور کیا گیا ہے۔ زرعی آبادی کو مدد دینے کی غرض سے مواضعات کے لئے انجمن ہائے فروخت اور متعدد تعلقہ واری انجمنیں قایم کی گئی ہیں ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر امداد باہمی کی تحریک کو صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو یہ ریاست معاشی میدان میں نمایاں ترقی کرے گی ۔ گودام ٹرسٹ کمیٹی کی طرف سے ورنگل ، محبوب آباد ، کھمم و مدرا پر گوداموں کی تعمیر ہورہی ہے ۔ انہوں نے ورنگ

سی سمنٹ کی سڑکوں مزدوروں کے لئے مکانات اور غلہ کی مارکٹ کی تعمیر کا خاص طور پر ذکر کیا اور فرمایا کہ صاحبزادی نفیس النسا بیگم کے دست مبارک سے ھنمکنڈہ میں ایک مرکز بہبودی اطفال کا افتتاح عمل میں آیا ہے۔ مٹھواڑہ میں ایک زچہ خانہ کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی جاچکی ہے۔ گندہ محلوں کی صفائی اور سڑکوں کی توسیع کے لئے اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں اور اشیاء تعمیر کے دستیاب ہوتے ہی انہیں روبہ عمل لایا جائےگا۔

اپنی تقریر کے آخر میں تعلقدار صاحب نے اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادہ شاہی کے ارکین کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا کی۔

خطبۂ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے غذائی بحران کا ذکر کیا اور اس سلسلہ میں اعلی حضرت خلداللہ ملکہ کے اوس فرمان مبارک کو یاد دلایا جس میں حضرت اقدس واعلی نے اپنی رعایا کو اشیائے خور ونوش کے استعمال میں انتہائی کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شاہ ذیجاہ کے احکام کی بسر وچشم تعمیل ہمارا اولین فرض ہے۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

سال زیر تبصرہ میں اس ضلع کی قومی تعمیری سرگرمیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ویرا پراجکٹ اور پالیر پراجکٹ کے تحت زراعت کو ترقی دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ زرعی سرگرمیوں کی توسیع اور ملیریا کے انسداد کے لئے ایک مجلس ترقیات کا قیام زیر غور ہے۔ ۲۶ ٹوٹے ہوئے تلابوں میں سے آٹھ کی مرمت کی گئی اور محکمہ آبپاشی کو مابقی تالابوں کی مرمت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ۳۲۲۴۱۰۱ روپے کی حدتک زرلگان کی معافی منظور کی گئی۔ زیادہ غلہ آگاؤ کی مہم کے تحت تقریباً دو ہزار ایکر سے زاید زمین زیر کاشت لائی گئی۔ مجلس بلدیہ نے سڑکوں کی روشنی کی توسیع، سبزہ زاروں کے قیام، آبرسانی کے انتظام، سڑکوں اور مکانوں کی تعمیر کے ذریعہ باشندگان ورنگل کو جدید شہری سہولتیں مہیا کی ہیں۔

رسد

حکم مشترکہ ادائی حصہ پیدا وار کے تحت غلہ کی وصولی کے نتائج توقع سے زیادہ اچھے رہے۔ چنانچہ ۳۲۸۵۵۴ من دھان وصول شدنی تھا۔ لیکن تقریباً ۳۴۶۶۰۹ من دھان وصول کیا گیا حالانکہ تعلقہ جات کھمم ومحبوب آباد میں فصل آبی خراب ہوگئی تھی۔ خریف کی جوار کا مطالبہ ۵۴۰۴۵ من تھا۔ مگر ۸۷۸۷۵ من جوار وصول ہوئی۔ اجناس خوردنی کی خریدی کے لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے لوکل یونٹ قایم کئے ہیں۔ موزوں گوداموں کی کمی ایک بڑی رکاوٹ تھی اس لئے ان کی تعمیر شروع کی جاچکی ہے۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ۵۰ ہزار پلہ دھان خریدا گیا۔ تاہم یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ مقررہ مقدار سے ۳۰ ہزار پلہ زاید خریدی عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں یہ ضلع اپنی کارگزاری پر واجبی فخر کرسکتا ہے۔ ملک کی نازک غذائی صورت حال کے پیش نظر دھان اور چاول کے علاوہ جوار باجرہ اور دوسرے اجناس خریدنے کی کوشش کی گئی۔

راتب بندی

سنه ۱۳۵۲ف میں شہر ورنگل میں راتب بندی نافذ کی گئی۔ غلہ کی ۵۵ اور مٹی کے تیل کی ۷۴ راتب بندی کی دوکانیں ہیں۔ اول الذکر فی هفته تقریباً ۱۲۳۵ تھیلے چاول ۲۰۲۶ تھیلے جوار، ۱۹۵ تھیلے گیہوں، ۴ ۱/۲ تھیلے باجرہ اور ۱۴۳ تھیلے شکر تقسیم کررہی ہیں۔ سال زیر تبصرہ میں ۲۲۸ مقدمات احکام راتب بندی کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں رجسٹر کئے گئے۔

مارکٹنگ

ورنگل اور کھمم میں باضابطہ مارکٹ قائم ہیں۔ ان مارکٹوں میں متعلقہ محکمہ کے عملہ کی نگرانی میں زرعی پیدا وار نیلام کی جاتی ہے تاکہ کاشتکار کو زیادہ سے زیادہ منافع مل سکے۔ ورنگل کے مارکٹ میں ہر سال تقریباً دو کروڑ روپے کی مالیت کی روئی اور دوسری زرعی پیدا وار فروخت کی جاتی ہے۔

مجالس مصالحت قرضہ

کاشت کاروں کو قرضے کے بار سے نجات دلانے کی غرض سے ورنگل اور کھمم میں مجالس مصالحت قرضہ قایم کی گئی ھیں ۔ تصفیہ کے لئے ۷۰ درخواستیں وصول ھوئیں قرضہ کی جملہ رقم ۱۰۶۰۸۹-۹-۸ روپے تھی۔ دوران سال میں ۴۶ مقدمات کا تصفیہ کیا گیا جن کے قرضہ کی رقم ۱,۰۲,۰۲۷ روپے تھی ۔ ۴۰۵۱ روپے کی مالیت کے ۶ مقدمات تصفیہ طلب تھے ۔

تعلیمی سہولتیں

سنہ ۱۳۵۴ ف میں ۳۵ تحتانی مدارس اور پست اقوام کے لڑکوں کے لئے تین مدارس کھولے گئے ۔ اس طرح سرکاری مدارس کی تعداد ۵۲۳ ھوگئی ۔ اس ضلع میں ۳۶ خانگی مدارس قایم ھیں ۔

طبی امداد

طبی امداد کا ذکر کرتے ھوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ مستقر ضلع کے ھسپتال میں تقریباً ۱۰۰ مریضوں کی رھائش کا انتظام ھے ۔ اس دوا خانہ میں ۴۱۹۹۹۱ غیر مقیم اور ۲۶۲۳ مقیم مریضوں کا علاج کیا گیا ۔ مرض کویا کے انسداد کے لئے دو یونٹ تعلقہ جات بالونچہ اور ملگ میں کام کررھے ھیں ۔ متعدد مواضعات میں ملیریا کی انسدادی تدابیر اختیار کی جارھی ھیں ۔

قرار داد عقیدت

پہلے دن کا اجلاس ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ختم ھوا جس میں اعلیٰحضرت بندگان عالی اور خانوادۂ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔ یہ تحریک مسٹر عبد العلیم نے پیش کی اور مسٹر راجیشور راؤ اور ڈاکٹر جاشوا نے تائید کی ۔ ڈاکٹر جاشوا نے تلنگی میں تقریر کرتے ھوئے ضلع کے ۸۰ ھزار عیسائیوں کی طرف سے تخت و تاج شاھانہ کے ساتھ جذبات وفاداری کا اظہار کیا ۔ انہوں نے مبارک دور عثمانی کی برکات کا احسانمندانہ اعتراف کیا اور حکومت سرکارعالی کی غیر جانبداری اور مذھبی رواداری کو خراج تحسین ادا کیا ۔

نمائش مصنوعات وترقیات

شام میں صوبہ دار صاحب نے ایک نمائش کا افتتاح فرمایا جو کانفرنس کے سلسلہ میں ترتیب دی گئی تھی مختلف محکموں اور مقامی مصنوعات کے اسٹال مرکز توجہ بنے رھے ۔

دوسرے دن کا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس بالکلیہ سوالات اور تحریکات کے لئے مختص رھا ۔ مندوبین نے تقریباً ۱۰۰ تحریکیں پیش کیں جن میں کتب خانہ کے قیام، ٹاؤن ھال کی تعمیر ، شھر میں بس سرویس کے آغاز ، صنعتی رقبہ میں کارخانوں کی منتقلی ، طبی امداد کی فراھمی اور زچہ خانوں کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ھے ۔ کانفرنس کے معتمد نے متعلقہ محکموں کی طرف سے وصول شاہ جوابات پڑھکر سنائے ۔

اختتامی تقریر

جلسہ کی کارروائی کو ختم کرتے ھوئے صوبہ دار صاحب نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے دلی تعاون عمل اور عملی دلچسپی سے کانفرنس کو کامیاب بنایا ۔ انہوں نے غذائی صورت حال کا دو بارہ ذکر کیا اور عوام کو آنے والے کٹھن دنوں سے متنبہ فرمایا ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ذخیرہ اندوزی ، منافع بازی اور چور بازار کے غیر عاشرتی رجحانات کو روکنے کا تہیہ کرچکی ھے ۔ انہوں نے سرکاری ملازمین کو مشورہ دیا کہ وہ شاہ ذیجاہ اور ان کی رعایا کی خدمت اپنی پوری صلاحیت کار اور ایمانداری کے ساتھ کریں ۔ انہوں نے مندوبین کو یقین دلایا کہ حکومت کی سرگرمیوں پر تعمیری اعتراضات کا ھمیشہ خیر مقدم کیا جائے گا ۔

صوبہ دار صاحب نے اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے حیدرآباد میں راعی اور رعایا کے درمیان مفادات کی روایتی یک جہتی پر زور دیا ۔

رکسونا

جلد کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے

جلد کو خوبصورتی بخشتا ہے



درحقیقت یہ بات درست ہے چونکہ رکسونا نہایت پھرتی سے جلد کی صحت کو بڑھاتا ہوا اسکی حفاظت کرتا ہے یہی صرف جلد کی نزاکت کا واحد راز ہے اسلئے رکسونا ہی جلد کو خوبصورتی دینے کا پورا فخر کرسکتا ہے

بھلا رکسونا یہ کیسے کرتا ہے؟ یہ واقعی ایسا کرتا ہے کیونکہ یہ حفظانِ صحت کے اصولوں کی بنا پر خاص خاص مضر جراثیم کو مارنے والی ادویات جو کہ کیڈایل کے نام سے موسوم ہے کی آمیزش رکھتا ہے اور رکسونا کی جلد بے حد پیدا ہوجانیوالی جھاگ ایسے آرام دہ جلد کو جراثیم سے مبرا رکھنے والی کیڈایل کو جلد کے ہر مسام میں گہرائی تک پہونچاتی ہے۔ اور خاص کر وہاں جہاں عام طور پر جلد کو خراب کرنے والی کھجلی اور بدزیب بنانے والے داغ پیدا ہونے لگتے ہیں

اسے ہر طرح سے مہلک سوزش اور کھجلی سے بچاتی ہے۔ اور بچے کی نازک جلد کو آرام دہ اور ٹھنڈا رکھتی ہے۔ جلد کو یقیناً صحت مند رکھنے کے لئے ہر گھر کو اسے باقاعدہ استعمال میں لانا چاہئے۔

رکسونا۔ ہر گھر کا ہر دلعزیز صابن



ہر خاندان کا ہر فرد ولشر اس عمدہ و اعلیٰ، بیش، جلدی جھاگ دینے والے اور خاص صفات سے پُر صابن کی تعریف کرتا ہے اور ان میں مستورات خاص کر کیونکہ یہ ان کے جلد کو نزاکت اور حسن دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ اور مرد اس لئے کہ وہ اس کی صحت جلد کو ہمیشہ قائم رکھنے والی خاص اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ بچوں کیلئے اس سے بہتر بن تسکین بخش اور محفوظ صابن اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ رکسونا کی اعلیٰ اور مضر جراثیم کی دشمن ادویات سے پُر جھاگ خارش کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے

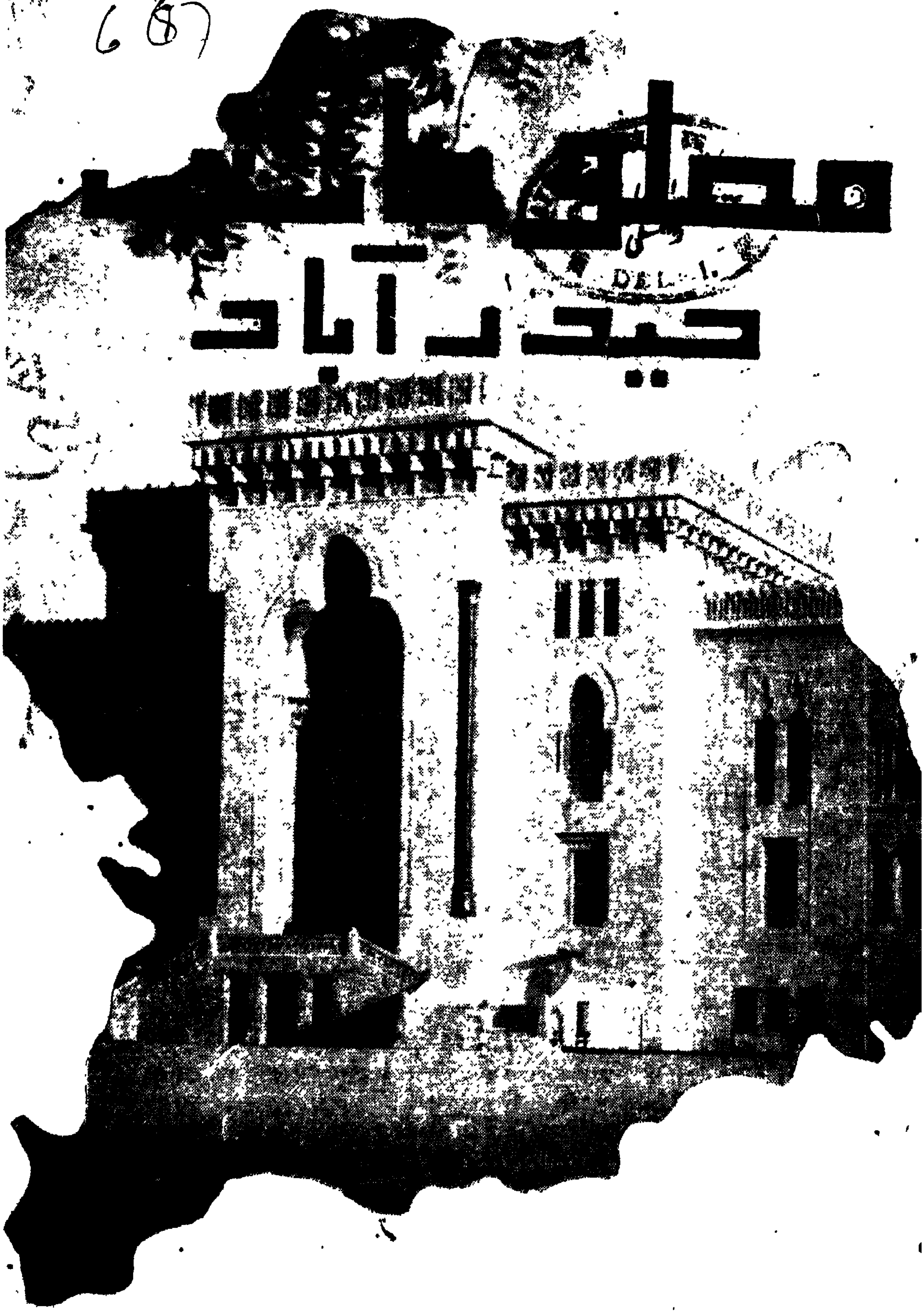
★ **کیڈایل** صحت کو تقویت دینے اور صحت کو محفوظ رکھنے والے تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جلد کی صحت پر اپنا اچھا خاصا اثر کرکے اسے قائم رکھتا ہے۔ اس قسم کا آرام دہ اور حفاظت کرنے والے کیڈایل کے اثر کو بڑے بڑے مشہور سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے۔ اور اسکے استعمال کے عمل کو ترجیح دی ہے۔



رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے:۔ دردوں، سوزش، پھوڑے، داد، ناسور، مہاسے، جیسے جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو اس کی کمی ہے مگر پھر بھی تھوڑی دیر بہت سے تاجروں سے دستیاب ہوسکتی ہے


اور اس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
L.77-39 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

مطبوعات
حیدرآباد



فہرست مضامین

تیر سنہ ۱۳۵۵ف — مئی سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
ترقی کا راز باھمی خیرسگالی میں مضمر ہے	۵
اسکیم ترقیات وادی گوداوری	۱۰
حیدرآباد میں ہوا بازی کی ترقی	۱۳
اسکیم اصلاحات کا بنیادی مقصد ..	۱۵
ریاست میں صنعتی ترقی	۱۹
غریبوں کی رھائش کا انتظام	۲۳
ضلع کانفرنس عادل آباد	۲۸
کاروباری حالات کا ماھواری جائزہ	۳۰

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ھوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ھیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ھونا ضروری نہیں ۔

سرورق

باب الداخلہ کلیہ فنون ۔ جامعہ عثمانیہ ۔



مرد برائے صحتِ جلد ریکسونا استعمال کرتے ہیں



ایسی رائے جلدی قائم نہ کیجیے کہ ریکسونا صرف مستورات ہی کی خوبصورتی کیلئے ہے۔ یہ ٹائیلیٹ صابن ہر اس فرد و بشر کیلئے نہایت مفید ہے جو کہ صحتِ جلد کا خواہشمند ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ قسم کا صابن ہے جو کہ جسم کو قوت تر و تازگی اور راحت بخشتا ہے اس کے استعمال کا لطف خاصکر مرد ہی اٹھاتے ہیں

سب سے بڑا فائدہ اس امر و سبز اور زود جھاگ پیدا کرنے والے صابن کا یہ ہے کہ اس میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مضر جراثیم کو نیست و نابود کر دینے والی۔ بدن کو فرحت دینے والی کیڈا ابل نامی دوائی آمیزش کی گئی ہے جیسے ریکسونا کی بہت جلدی اور بہت پیدا ہونے والی جھاگ جلد کے مسام تک پہنچاتی ہے اور خاصکر ان اجزا میں جہاں عام طور پر جلد کو ضرب پہنچانے والی مہلک بیماریاں یعنی پھنسی پھوڑے وغیرہ جب داغ پیدا ہونے لگ جاتے ہیں سطح سے آپکا سلسلہ ابتدا کنی پیدا ہونے سے ہر قسم کا خطرہ دور ہو جاتا ہے

آپ اس سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر آسانی اور بہت جلدی ریکسونا کے باقاعدہ استعمال سے جلد کی صحت درست کی جا سکتی ہے اور اُسے ہر طرح سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسے سبز اور زود جھاگ دینے والے ادویات سے مرکب صابن کو آج ہی سے فوراً عمل میں لائیں اور اس کے استعمال کو جاری رکھیں۔

نوٹ :۔ یہ ایک نقطہ خاص قابلِ ذکر ہے کہ جلد کی صحت پر ہی خوبصورتی کا انحصار ہے اور ہر مرد کو اپنے بدن کی جلد کو عمدہ و محفوظ رکھنے کا اتنا ہی فخر حاصل ہے جو کہ ایک عورت کو۔



ریکسونا بچے کیلئے :۔ یہی ریکسونا جو کہ باپ استعمال کرے بچہ بھی کرے۔ اس کی جھاگ بدن کو مضر جراثیم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ننھے بچوں کو غسل کراتے وقت ریکسونا کو استعمال فرمائیں تاکہ وہ بچے کے نازک جلد کو ٹھنڈک پہونچائے اور اسے ہر طرح کی کھجلی و خارش و سوزش سے بچائے رکھے۔

★ کیڈا ابل ریکسونا میں ایک خاص قسم کا جراثیم کش۔ آرام دہ تقویت دہ تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جلد کی صحت کو برقرار رکھنے میں اپنا خاص اثر رکھتا ہے کیڈا ابل کے جلد کو ٹھنڈہ اور مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے فوائد کو بڑے بڑے ماہرانِ سائنس نے تسلیم فرمایا ہے اور اس کے ہر روز کے استعمال کو ترجیح دی ہے



ریکسونا مرہم کا استعمال کیجیے :۔ دعدوں۔ سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چنبے۔ جلن اور دوسری تمام جلدی امراض کیلئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی تھوڑی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

R.P. 29-23 UD

REXONA PROPRIETARY LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — تیر سنه ۱۳۵۵ ف - مئی سنه ۱۹۴۶ ع — شماره ۸

احوال و اخبار

حصول غله اور سیاسیات - یه نہایت افسوس ناک امر ہے که اگرچه تقریباً تمام پبلک لیڈروں نے یه یقین دلایا تھا که غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا پھر بھی بعض سیاسی جماعتیں حصول غله سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہی ہیں - وہ اس حقیقت سے بے خبر معلوم ہوتی ہیں که جاہل کاشتکار کو جھوٹی سچی باتیں باور کراکے اور اس معامله میں ایسے غیر ہمدردانه اور مخالف طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیکر وہ آگ سے کھیل رہی ہیں - حکومت اپنے موقف کو واضح کرچکی ہے - اس نے سختی کے ساتھ تنبیه کردی ہے که اس کی غذائی پالیسی کے خلاف بالاراده یا گمراہ کن شورش کو ہرگز روانہیں رکھا جائے گا - صورت حال کی نزاکت اور اہمیت اس امر کی مقتضی ہے که حکومت کی غذائی پالیسی کی تکمیل کے راسته میں جو رکاوٹیں ڈالی جائیں انہیں سختی کے ساتھ دور کیا جائے - یه بات جس قدر جلد محسوس کی جائے گی اسی قدر بہتر ہوگا -

یه سچ ہے که جہاں تک ہماری اندرونی غذائی رسد کا تعلق ہے کسی بیجا تشویش کی کوئی وجه نہیں ہے - لیکن اطمینان سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا بھی مناسب نہیں ہے - برطانوی ہند میں رہنے والے بھائیوں کی مصیبتوں سے آنکھیں بند کرلینا بے دردی اور بے رحمی کے مترادف ہوگا - ایک ایسے معامله میں ، جو لاکھوں زندگیوں پر اثر انداز ہو رہا ہے ، ہم ملک کے ماباقی حصوں سے علحده نہیں ہو سکتے - اگر ہم ایسا کریں تو نه صرف اپنے عظیم تر مفادات کو نقصان پہونچائیں گے بلکه ہم پر علحده پسندی کی بدترین شکل اختیار کرنے کا واجبی الزام لگایا جائیگا - واقعه یه ہے که حیدرآباد ہندوستان کے ذیلی براعظم کا ایک جزو لاینفک ہے اور اس حیثیت سے ممالک محروسه پر اس ذیلی براعظم کے کسی حصه میں بھی رونما ہونے والے ہر اہم واقعه کے اثرات مرتب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے - اب یه بات مان لی جا چکی ہے که مجموعی حیثیت سے یه ملک شدید غذائی قلت سے دو چار ہے جس کی وجه سے لاکھوں انسانوں کی جان خطرہ میں پڑ گئی ہے - اگر حیدرآباد اس بحران پر قابو حاصل کرنے کے لئے ملک کے ماباقی حصوں کا ہاتھ بٹانے میں پس و پیش کرے تو وہ اس کے خطرناک نتائج سے پوری طرح محفوظ نہیں رہ سکتا - یه ملحوظ خاطر رہے که اپنی غذائی ضروریات کے ایک کافی بڑے حصه کی تکمیل کے لئے حیدرآباد برطانوی ہند کا دست نگر ہے - اگر اس نازک موقع پر ہم دست تعاون نه بڑھائیں تو اپنی ضروریات کے وقت کہیں سے بھی کوئی امداد یا ہمسایانه برتاؤ کی کیسے توقع رکھ سکتے ہیں ؟ یہاں اس بات پر زور دینا مناسب ہوگا که ہماری ذمه داریوں کی بنیاد اصل میں اخلاقی ہے یعنی برطانوی ہند میں رہنے والے بھائیوں کو ان کی ضرورت کے وقت امداد دی جائے - اس خالص انسانی ہمدردی کے کام میں سیاسی یا دیگر مصالح کو کوئی دخل نه ہونا چاہئے -

اس لئے یه امر اور بھی زیادہ حوصله شکن ہے که بعض سیاسی جماعتوں کے کارکن حکومت کی غذائی پالیسی کی بظاہر تائید اور در پرده اس کو ناکام بنانے کی مسلسل

کوشش کررہے ہیں - پچھلے کچھ عرصہ سے اس بات کی تشویشناک اطلاعیں آرہی ہیں کہ دیہاتیوں کو ان تدابیر کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے کی ترغیب دی جارہی ہے جو حکومت نے قیمتوں پر نگرانی، اجناس خوردنی کے حصول اور اس کی منصفانہ تقسیم کے لئے اختیار کی ہیں - جاہل اور سادہ لوح کاشتکار سے یہ بیان کیا جارہا ہے کہ مجموعی طور پر غذائی صورت حال اتنی خراب نہیں ہے جتنی کہ بتائی جارہی ہے - اس طرح جھوٹی تسلیوں سے اس میں تحفظ کا غلط احساس پیدا کیا جارہا ہے - ساتھ ہی حکومت کو ایسے واقعات کا علم ہوا ہے جہاں کاشتکاروں کو اس کے بالکل برعکس باور کرایا جارہا ہے - ان سے یہ کہا گیا ہے کہ تمام ہندوستان میں قحط پھیلا ہوا ہے اس لئے غلہ کا ہر دانہ قیمتی ہے - اسے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو فروخت کرنے کی بجائے اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہئے - عوام میں دہشت پیدا کرنے کی غرض سے کئی مقاموں پر حصول غلہ کی پالیسی کے خلاف جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کئے گئے - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غلہ کے ذخائر پوشیدہ کردیے جانے لگے - یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف شورش پسند پانچ ہزار یا اس سے زائد آبادی والے شہروں میں راشن بندی کے نفاذ پر زور دے رہے ہیں اور دوسری طرف وہ اس حقیقت کو نظر انداز کررہے ہیں کہ غلہ کے حصول کے بغیر راشن شدہ شہروں اور کم پیداوار کے رقبوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل نا ممکن ہوگی -

اس لئے کاشتکاروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے شورش پسندوں کی ریشہ دوانیوں کاشکار نہ بنیں جو ان کے خیر خواہ بن کر انہیں بھٹکانے کی کوشش کررہے ہیں - ان کے لئے یہ بات سمجھنے میں دشواری نہ ہونی چاہئے کہ بعض ایسے عوامل نے جو قابو سے باہر ہیں حکومت کو حصول غلہ کی پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کردیا ہے - اس کا مقصد ان کے مفادات کو نقصان پہونچانا نہیں بلکہ ایک عالمگیر مصیبت کا مقابلہ کرنے میں ہاتھ بٹانا ہے - بحیثیت مجموعی یہ پالیسی نہایت نرم اور روادارانہ ہے کیونکہ یہ صرف قابل فروخت فاضل پیداوار پر اثر انداز ہوتی ہے -

جو دام مقرر کئے گئے ہیں وہ مناسب اور معقول ہیں اور جو قیمتیں ادا کی جاتی ہیں وہ ان قیمتوں سے کہیں زیادہ ہیں جو کاشتکار کو ساہوکار یا دلال سے، جس کے ذریعہ عام طور پر وہ اپنی پیداوار فروخت کرتا ہے، حاصل ہوتی ہیں -

ایک اور امر جس پر زور دیا جانا چاہئے یہ ہے کہ حاصل کئے ہوئے غلہ کو اندرونی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - ہماری معقول ضروریات کے بعد جو غلہ بچ رہے گا اسے قحط سے متاثرہ ہمسایہ علاقوں کو برآمد کیا جائے گا - یہاں اس امر کا اظہار مناسب ہوگا کہ فوج کے استعمال کے لئے غلہ ابھی تک برآمد نہیں کیا گیا -

اس مزاحمانہ طرز عمل کے برخلاف خواتین حیدرآباد کا یہ عزم بالجزم لایق تحسین و ستائش ہے کہ حکومت کو اس کے غذائی پروگرام کے نفاذ میں ممکنہ امداد دی جائے - ہر ہائی نس شہزادی برار کی فیض آفریں قیادت میں مختلف مکاتب خیال کی نمایندگی کرنے والی ۱۲۰۰ سے زیادہ خواتین نے ایک جلسہ میں شرکت کی جہاں اس بات پر غور کیا گیا کہ شاہ دیجاہ کے اوس فرمان مبارک کی تعمیل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہونا چاہئے جس میں حضور پرنور نے اپنی تمام رعایا کو اشیاء خورو نوش کے استعمال میں ممکنہ کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے - ہر ہائی نس شہزادی برار کی پرجوش اپیل پر لبیک کہتے ہوئے ان خواتین نے اون تدابیر سے کامل تعاون کا وعدہ کیا جو غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی گئی ہیں - انہوں نے خدمت خلق کی ایک شاندار مثال قائم کی ہے جو بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے قابل تقلید ہے -

* * * * * *

جامعہ عثمانیہ دوسروں کی نظر میں - علم و فضل کا ایک اہم مرکز اور تہذیب و تمدن

کی امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہوئے یہ قدرتی بات ہے کہ حیدرآباد سیاحوں بالخصوص بیرونی ممالک سے آنے والوں

کے لئے دلکشی اور جاذبیت کا مرکز بنے۔ وہ جامعہ عثمانیہ کے "انفرادی" ماحول سے بطور خاص متاثر ہوتے ہیں جس نے ایک ملکی زبان — اردو — کو اعلی تعلیم کا ذریعہ بنا کر کامیاب تجربہ کیا۔ اس سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ کے کارنامے عالمگیر شہرت حاصل کرچکے ہیں اور بعض ممتاز ہندوستانی اور بیرونی ماہرین تعلیم نے ان کی غیر معمولی تعریف کی ہے۔

حال میں سیلون کا ایک تہذیبی وفد ایک مختصر سے دورہ پر حیدرآباد آیا تھا۔ اس کے سفر کا مقصد اس بات کا مطالعہ کرنا تھا کہ ریاست کی سرکاری زبان اور جامعہ عثمانیہ کے ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اردو کو کس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس وفد نے جامعہ عثمانیہ اور چند دوسرے تعلیمی اداروں، نیز بعض سرکاری دفاتر اور عدالتوں کا معائنہ کیا تاکہ یہ معلوم کرے کہ اردو کے ذریعہ تعلیمی اور دفتری کام کس طرح انجام پاتا ہے۔

ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں اس وفد کے قائد مسٹر جے۔ آر۔ جے وردھن نے فرمایا کہ وہ تعلیم کے میدان میں اس جرات آمیز تجربہ کی کامیابی سے بہت متاثر ہوئے جس میں ایک ہندوستانی زبان کو اعلی تعلیم کے ذریعہ کی حیثیت سے اختیار کیا گیا ہے۔ اس نے ثابت کر دکھایا کہ انگریزی کی بجائے ایک ملکی زبان کو مفید نتائج کے ساتھ ذریعہ تعلیم بنایا جا سکتا ہے۔ جامعہ سے ملحقہ دارالترجمہ نے متعدد اور متنوع موضوعات پر جن میں سائنسی مضامین بھی شامل ہیں معیاری کتابوں کی ایک بڑی تعداد کا ترجمہ کرکے جو قابل قدر کام انجام دیا ہے اسے بھی اس وفد نے بہت پسند کیا۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ کینڈا کا ایک تجارتی وفد بھی حیدرآباد آیا تھا۔ اس نے بھی اس ریاست کے متعلق ایسے ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ وفد کے اراکین نے کہا کہ ریاست کے حکمران ایک نہایت روشن خیال مدبر معلوم ہوتے ہیں جس کا اظہار حیدرآباد کے جدید اور ترقی یافتہ نظم و نسق سے ہوتا ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے متعلق ان کا خیال یہ تھا کہ کینڈا اور امریکہ کی بعض بہترین جامعات بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ ذریعہ تعلیم کے متعلق اراکین وفد کی یہ رائے تھی کہ جامعہ عثمانیہ میں اردو کے ذریعہ تعلیم کا جو انتظام کیا گیا ہے وہ کچھ وقت گذرنے کے بعد ایک زبردست کارنامہ تصور کیا جائے گا۔



ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر باب حکومت سرکارعالی کابینی وفد سے گفتگو فرمانے کے بعد "وائسریگل هاوز" سے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ ہز اکسلنسی کی دائیں جانب آنریبل نواب علی یاورجنگ بہادر اور بائیں جانب سر والٹر مانکٹن ہیں۔

باہمی رواداری اور خیر سگالی کے لئے اپیل - دکن میں آصفی دور حکومت کا غالباً عظیم ترین کارنامہ ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان باہمی رواداری اور دوستانہ تعلقات کی روایات کی نشو و نما اور ترقی ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں بھی، جب کہ دنیا کے متعدد حصوں میں اندرونی اختلافات اور ان کے تباہ کن نتائج

نمایاں رہے ہیں ، حیدرآباد فرقہ واری اتحاد اور راعی اور رعایا کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات کی ایک درخشان اور روشن مثال پیش کرتا ہے ۔ یہ ایسی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے جو عوام میں مصالحت اور رواداری کے جذبات کو ترقی دینے اور بدگمانی اور بدظنی کو دور کرنے کی غرض سے کی جاتی رہی ہے۔

ہز ہائی‌نس شہزادہ برار نے گلبرگہ میں منعقد شدہ امن کانفرنس کا افتتاح فرمانے کے موقع پر نیز اس شہر کی ہندو اور مسلم باشندوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب عنایت فرماتے ہوئے تمام ممکنہ ذرائع سے ان سہنم دلنشان روایات کو برقرار رکھنے کی ضرورت پرزور دیا ۔ ہز ہائی‌نس نے اون تعلقات اور قدیم روایات کو قایم رکھنے کے لئے عوام سے اپیل فرمائی جن پر " ہمارے ملک کو ناز ہے "۔ شہزادہ ممدوح الشان نے بجا طور پر فرمایا کہ امن و امان اور باہمی خیر سگالی کے بغیر کسی قسم کی اصلاحات کو ضروری کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ ہمارے عزایم ہی پورے ہوسکتے ہیں ۔ انہوں نے ایسی چیزوں سے گریز کرنے کے لئے اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا جن سے مختلف فرقوں کے درمیان غلط فہمی اور بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہو ۔ آخر میں ہز ہائی‌نس نے ایک ایسا پروگرام مرتب کرنے کی ضرورت پر زور دیا جس سے ممالک محروسہ میں رہنے والوں کی آیندہ خوش حالی اور ترقی میں مدد ملے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے جسد سیاسی کے مختلف عناصر اس صائب اور مفید مشورہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس پر عمل کریں گے ۔ اس پرانی کہاوت کو کہ " اتحاد میں قوت ہے " عملی صورت دینے کی آج جتنی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی ۔

* * * * * *

معلومات حیدرآباد میں

شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں ۔

ترقی کا راز باھمی خیر سگالی میں مضمر ھے

شہزادہ برار کا دورہ گلبرگہ

امن کانفرنس کا سالانہ اجلاس

والا شان ہز ہائی نس شہزادہ برار نے گلبرگہ میں مجلس قیام امن کے زیراہتمام منعقد شدہ امن کانفرنس کے تیسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح فرمایا ۔ اپنے شہر میں ولی عہد مملکت آصفی کا خیر مقدم کرتے ہوئے باشندگان گلبرگہ نے خلوص ، تپاک اور عقیدت کا بے پناہ مظاہرہ کیا ۔ جب ہز ہائی نس ہندوؤں اور مسلمانوں کے مشترکہ سپاسنامہ کو شرف قبولیت بخشنے کے لئے گنج تشریف لے گئے تو دونوں فرقوں کے افراد انتہائی پر تپاک استقبال کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کررہے تھے ۔ شہر میں عجیب رونق اور چہل پہل تھی ۔ مسرور و شاداں مجمع نے سڑک کی دونوں جانب کھڑے ہوکر پر مسرت تالیوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور ہزہائی نس کی موٹر پر پھولوں کی اس قدر بارش کی کہ وہ تقریباً چھپ گئی تھی ۔

گلبرگہ میں اپنے دس روزہ قیام کے دوران میں ہز ہائی نس بہت مصروف رہے ۔ امن کانفرنس کا افتتاح فرمانے کے علاوہ ہز ہائی نس نے دو سپاسناموں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کے جوابات عنایت فرمائے ۔ ٹاون ہال میں ، جہاں کانفرنس منعقد ہوئی تھی شہ نشین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے ہز ہائی نس حاضرین میں بچوں کی ایک جماعت کو ملاحظہ فرما کر رک گئے اور ان کے قریب جا کر شفقت سے بچوں کی پیٹھ تھپکی اور ہر ایک کو شرف تکلم بخشا جو بچوں اور ان کے والدین کے لئے سرمایہ صد مسرت و افتخار تھا ۔ لیکن شہزادہ عالی قدر کی انسان دوستی کا پورا مظاہرہ اس وقت ہوا جب ہزہائی نس نے یہ سماعت فرمایا کہ طلباء کی ایک بڑی تعداد ٹاون ہال میں قدم بوسی کی عزت اور تقریر سننے کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہی ۔ شہزادہ ممدوح الشان نے بطور خاص ہدایت فرمائی کہ انہیں گلبرگہ ریلوے اسٹیشن پر حاضر کیا جائے ۔ ہز ہائی نس نے تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو فرمائی اور تعلیم، کھیل کود وغیرہ کے متعلق استفسارات فرمائے ۔ یہاں بھی خصوصی ٹرین میں سوار ہونے سے پہلے شہزادہ برار پر کثیر پھول برسائے گئے ''شاہ عثمان زندہ باد،، اور ''شہزادہ زندہ باد،، کے مسرت خیز نعروں میں ٹرین اسٹیشن سے روانہ ہوئی ۔



هزهائی‌نس شهزادہ برار ایوان شاهی گلبرگہ میں کوتوالی اضلاع کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمارہے ہیں

''امن و امان اور ایک دوسرے کی خیر خواهی کے بغیر کسی قسم کے اصلاحات هرگز کامیاب نہیں هوسکتے اور نہ وہ امیدیں پوری هوسکتی هے جو ترقی سے وابستہ هیں۔'' ان الفاظ میں هز هائی‌نس شہزادہ برار نے امن کانفرنس کے تیسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ مجلس قیام امن کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ فرماتے هوئے هز هائی‌نس نے ارشاد فرمایا:— ''اس پر آشوب زمانہ میں وهی انجمن ملك و مالك کی خدمت صحیح معنوں میں انجام دے سکتی هے جسکی تمام تر کوشش یہ هو کہ اهل ملک میں آپس کی محبت اور رواداری میں ترقی هو اور نفاق و تعصب کے اسباب دور هوں۔ اسی مقصد کی تکمیل سے باهمی احترام کا جذبہ مستحکم هوسکتا هے اور وہ تعلقات اور قدیم روایات قایم رہ سکتے هیں جن پر همارے ملك کو ناز هے۔ هم سب کو یاد رکھنا چاهئے کہ ترقی کے لئے اهل ملك میں باهمی خوشگوار تعلقات قائم رهنے کی شدید ضرورت هے اور اگر رواداری کا جذبہ کمزور پڑ گیا تو هر مقصد فوت هو جانے کا اندیشہ هے۔

رواداری

''شاهان آصفیہ نے بالعموم اور اعلی حضرت بندگان عالی نے بالخصوص اپنی عزیز رعایا کو متوجہ کیا هے کہ باهمی محبت اور رواداری کا دامن هاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ خدا کرے همارا ملك ایسے تمام اثرات سے محفوظ رهے جسکے باعث کسی قسم کی بد نظمی یا باهمی پرخاش پیدا هو۔ اس مجلس کے مقصد کو کامیاب بنانے میں جن لوگوں کی کوششیں شریک هیں وہ لائق تحسین هیں اور ان تمام حاضرین کی خدمات لائق قدر هیں جو مصروفیات کے باوجود اس کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں شریک هوتے هیں اور



شہزادہ ممدوح الشان ایوان شاهی میں سلامی لے رهے هیں

وشش کرتے ہیں کہ اس کا مقصد حاصل ہونے میں امیابی ہو۔ میں آپ سب کے ساتھ اس تمنا میں شریک ہوں کہ آیندہ کے لئیے ایسا پروگرام مرتب ہو جس سے عظیم تر یدرآباد کی تعمیر میں مدد ملے اور نیز ترقی پذیر جذبات ی تشفی ہو۔،،

اپنی تقریر کے آخر میں ہز ہائی‌نس نے فرمایا :— ”میں س دعا پر آمین کہتا ہوں کہ اعلی حضرت خسرو دکن کا ایہ عاطفت ، جس میں اہل ملک خوش حالی اور فارغ البالی ی زندگی بسر کر رہے ہیں ، مدت دراز تک ہم سب پر ائم رہے ۔ آمین ،، ۔

تعاون کے لئیے اپیل

نواب رشید نواز جنگ بہادر ، جنہوں نے کانفرنس کی صدارت کی ، دکن میں آصفی دور حکومت اور خاص کر موجودہ عہد سعادت کی برکات کا تذکرہ کیا اور آبادی کے



شہزادہ برار گلبرگہ کے ہندووں اور مسلمانوں کے پیش کردہ مشترکہ سپاسنامہ کا جواب عنایت فرما رہے ہیں



هزهائی‌نس نمائش کے باب الداخلہ پر فیتہ قطع فرما رہے ہیں!

مختلف طبقوں میں اتحاد اور مصالحت کی ضرورت پر زور دیا ۔ انہوں نے باشندگان حیدرآباد سے اپیل کی کہ وہ دستوری اصلاحات کو کامیاب بنانے میں ، جو قریب میں نافذ کی جانے والی ہیں ، حکومت کے ساتھ کامل اشتراک عمل کریں ۔

حکیمانہ رہنمائی

گلبرگہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہزہائینس نے فرمایا :— ”مجھے اس مقدس اور تاریخی شہر میں تمہارے سپاسنامہ سے خاص خوشی ہوئی ۔ تمہاری عقیدت اور محبت کے لازوال جذبات قابل تحسین ہیں اور ان کی شاہان آصفیہ نے ہمیشہ قدر کی ہے۔ تاریخ دکن کا ہر صفحہ اس امر کا شاہد ہے کہ خانوادۂ آصفی کے فیوض و برکات سے ہر فرقہ، ہر طبقہ اور ہر گوشہ فیض یاب رہا ہے۔ ملک کو اپنی



یہ تصویر ٹاون ہال گلبرگہ میں امن کانفرنس کے افتتاح کے بعد لی گئی تھی

خوش بختی پر فخر کرنا چاہئیے کہ اعلی حضرت بندگان اقدس واعلی کی حکیمانہ رہنمائی میں اہل ملک باہمی محبت، امن و امان اور خوش حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ ملک کے ہر طبقہ کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ آپس کی رواداری اور محبت امن و امان کی زندگی کے لئیے نہایت ضروری ہے اور وہ ترقی لائق ستائش نہیں جو خوشگوار تعلقات میں خلل پیدا کرے ۔ مجھے یقین ہے کہ تم سب ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھوگے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کروگے اور باہمی خلوص کی ان روایات کو قایم رکھوگے جن پر دکن کو ہمیشہ ناز رہا ہے ۔،،

مستقبل امید افزا ہے

گلبرگہ کی مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی طرف سے بھی ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا گیا جس میں حکومت مقامی کے دائرہ میں ان اداروں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی تھی ۔ اس کے جواب میں شہزادہ عالی قدر نے ان کی مساعی پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :—

”مجھے اس سے نہایت خوشی ہوئی کہ گلبرگہ شریف میں بلدیہ اور مجلس ضلع جدید آئین کے تحت قائم ہوچکی ہیں اور ان اختیارات سے جو مجالس کو اب حاصل ہیں ،



هز هائی نس شهزاده برار محکمه اعداد و شمار کے اسٹال کا معائنه فرمارهے هیں

فرائض کی تکمیل میں مدد مل رهی هے۔ جو کام آپ کی کونسلوں سے اب تک انجام پائے هیں ان سے آینده کے لئے بھی بهترین امیدیں قایم هوتی هیں۔ ملک و مالک کی خدمت کے جذبات آپ کے سپاسنامه سے صاف ظاهر هیں اور ملک کے لئے قابل تقلید نمونه هیں ۔ آپ کی کوششیں خاص طور پر قابل قدر هیں کیونکه آپ کی محنت و توجه کا اهل ملک کے آرام و آسایش اور ان کی صحت و ترقی پر گهرا اثر پڑتا هے۔ مجھے یقین هے که آپ سب کی دشواریاں جلد دور هو جائیں گی۔ حکومت سرکار عالی رعایا کی صلاح و فلاح کے لئے هر ممکن کوشش کی تکمیل اپنا فرض تصور کرتی هے اور آپ کی سب خواهشات پر نهایت همدردی سے غور کیا جائے گا ۔ شاه ذیجاه کے سایه عاطفت میں جو ترقیات ملک کو نصیب هوئی هیں وه همارے لئے مایه ناز هیں۔،،

اسی شام مراجعت فرمائے حیدرآباد هونے سے پهلے هز هائی نس شهزاده برار نے نمائش مصنوعات ملکی اور نمائش مویشی و باغبانی کا افتتاح فرمایا جو اس کانفرنس کے ضمن میں ترتیب دی گئی تھی ۔ هز هائی نس نے محبوب شاهی باغ میں ایک عصرانه میں بھی شرکت فرمائی ۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو ۔ وی ۔ گرگسن صدرالمهام مال اور آنریبل نواب معین نواز جنگ بهادر صدرالمهام اصلاحات کی معیت میں شهزاده ممدوح الشان نے درگاه حضرت خواجه بنده نواز کی زیارت بھی کی جهاں هر سال هزاروں زائر آتے هیں ۔

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

ہندوستان کی "ٹینیسی ویلی اتھارٹی"

" اب جب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہمارا عین فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کی ترقی کو دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں پوری کوشش کریں "۔

" اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے اور گو کہ حال میں دوسری صنعتیں بھی پیدا ہوگئی ہیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں تاہم ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زرعی پیداوار ہے اور اس پیشہ زراعت میں رعایا کی سب سے بڑی جماعت مصروف ہے "۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ارشادات عالیہ کے ان دو اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ ذیجاہ اپنے قلمرو کی صنعتی اور زرعی ترقی کو کس قدر اہمیت دیتے ہیں ۔ریاست کی ہمہ جہتی ترقی سے حضور پرنور کی گہری اور مستقل دلچسپی نہ صرف حکومت سرکارعالی کی رہنمائی کا باعث ہوئی ہے بلکہ جامع منصوبوں کی تیاری کے لئے بھی محرک ثابت ہوئی ہے ۔ ایسا ہی ایک منصوبہ ترقیات وادی گوداوری سے متعلق ہے جس پر تقریباً (۴۲) کڑوڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ یہہ اسکیم " ٹی۔وی۔اے " (ٹینیسی ویلی اتھارٹی) کے اصول پر مرتب کی گئی ہے ۔ " ٹینیسی ویلی اتھارٹی " ایک عظیم الشان امریکی تجربہ ہے جس میں ایک وسیع رقبہ کے تمام معاشی وسائل سے کامیابی کے ساتھ استفادہ کیا گیا ہے ۔ " ٹی۔وی۔اے " کے منصوبہ کا ایک واضح اور معین معاشی مقصد ہے ۔ وہ یہ کہ ایک پسماندہ رقبہ کے معاشی معیار کو بلند کیا جائے اور اس کے تمام معاشی وسائل کو ـــــ چاہے وہ قدرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے ہوں یا انسان کے پیدا کیے ہوئے ہوں ـــــ کامل طور پر ترقی دی جائے ۔ اسکیم ترقیات وادی گوداوری کا بھی یہی مقصد ہے ۔

کرنل ای۔ ڈبلیو۔ سلاٹر سابق مشیر تجارت وصنعت و حرفت سرکارعالی اسکیم ترقیات وادی گوداوری کے مرتب کنندہ ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی توجہ ایک صنعتی رقبہ کے قیام اور ایک جدید صنعتی شہر کی تشکیل کی ضرورت پر مرکوز کرائی جائے ۔ اس مقصد کے لئے ایک ایسے رقبہ کا انتخاب کیا گیا ہے جو خام اشیاء اور ارزان برقی اور حراری قوت کے وسائل سے قریب ہے اور اس لئے یہاں صنعت و حرفت اور زراعت کو ساتھ ساتھ ترقی دینا ممکن ہوگا ۔ اس منصوبہ کے تحت لوہا اور فولاد ، کوئلہ سے کاربن بنانے کی صنعت اور اس کے مشتقات ، سمنٹ اور پارچہ بافی نباتاتی تیل ، مصنوعی ریشم ، کیمیاوی کھاد " پلاسٹکس "، خزفیات اور برف اور میکانی اشیاء بنانے کی صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔

برقابی اور حراری قوت کے امکانات

اس اسکیم کے اہم مقاصد میں ایک مقصد بڑے پیمانہ پر قوت کی تولید ہے ۔ دریا سے جو قوت حاصل کی جاسکتی ہے اس کے وسائل کی اہمیت کو کم کئے بغیر تجویز کی گئی ہے کہ برقابی قوت کے پراجکٹ اور حراری قوت کی اسکیم میں امتزاج پیدا کیا جائے ۔ یہ بات صاف ہے کہ مزدوروں کے معیار زندگی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کوئلہ اور حمل و نقل کے اخراجات میں بھی اسی مناسبت سے اضافہ ہوتا جائے گا ۔ اس کے برخلاف اگر آبی وسائل سے بڑے پیمانہ پر قوت پیدا کی جائے اور اسے وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جائے،

بو اس کے مصارف میں کمی ہوتی جاتی ہے ۔ لیکن برقابی اور آبپاشی کے پراجکٹس کی تکمیل کے لئیے کافی طویل عرصہ لگیگا اور جن صنعتوں کو فوری قایم کرنا ہے ان کے لئیے اتنی دیر تک انتظار نہیں کیا جاسکتا ۔ صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کی غرض سے اس دشواری پر حراری قوت پیدا کرکے قابو پایا جا سکتا ہے جو بارش کی غیر معمولی قلت کے زمانہ میں بھی ممدو معاون ثابت ہوگی کیونکہ صنعتوں کو قوت محرکہ کی مسلسل اور بھروسہ کے قابل رسد درکار ہوتی ہے ۔ اس طرح برقابی اور حراری قوت کی اسکیموں کے امتزاج و اشتراک سے ایک ایسا برقی نظام قائم ہوجائیگا جو کسی ایک پراجکٹ کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد اور مبنی بر کفایت ہوگا ۔

قوت کی پیداوار

اس اسکیم کے تحت حراری قوت کی تولید کے لئیے جو مقدار مقرر کی گئی ہے وہ ۱۲۰۰۰۰ کلو واٹ ہے ۔ اس کے علاوہ لوہے اور فولاد کی مجوزہ صنعت کے لئیے برقابی قوت کی کافی بڑی مقدار علحدہ پیدا کی جائیگی ۔ ابھی تک صرف دریائے گوداوری کے بالائی حصہ کے امکانات کی چھان بین کی گئی ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سے ۵۰۰۰۰ کلوواٹ مسلسل قوت حاصل کی جاسکتی ہے ۔ بہر حال برقابی قوت کی تولید کے بارے میں گوداوری پراجکٹ کے امکانات کی تفصیلی تحقیقات کی جارہی ہے ۔

برقی مراکز

یہ بھی تجویز ہے کہ اس پراجکٹ کو برقی مرکزوں کے ایک سلسلہ کے ذریعہ حیدرآباد اور برقابی کے دوسرے مجوزہ "پراجکٹس" سے منسلک کیا جائے ۔ برقی قوت کے دستیاب ہونے ہی ترسیلی مرکزوں کو قاضی پیٹھ، ورنگل اور بھونگیر کے راستہ سے حیدرآباد تک وسعت دینے کے مسئلہ کی احتیاط کے ساتھ جانچ کرنی ہوگی ۔ اگر حیدرآباد میں اور درمیانی مقاموں پر ہر سال (۷) کروڑ (۶۰) لاکھ کلوواٹ گھنٹے برقی قوت صرف کی جائے تو دارالسلطنت میں فی یونٹ چار پائی سے کم شرح پر برقی قوت کی فراہمی ممکن ہوگی ۔ یہ کوئی غیر معقول مفروضہ نہیں ہے کیونکہ پیداشدہ قوت کی ایک بڑی مقدار مضافاتی حمل و نقل کے لئیے صرف کی جاسکتی ہے ۔ اس طرح باہر سے درآمد شدہ سیال ایندھن کی بجائے خود ملک میں پیدا ہونےوالی قوت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔ نیز بعض رقبوں میں ریل گاڑیوں کے لئیے برقی قوت کو استعمال کرنے کے امکان پربھی غور کرنا ہوگا ۔



شہزادہ برار مراجعت فرمائے حیدرآباد ہونے سے قبل گلبرگہ اسٹیشن پر طلبا سے گفتگو فرمارہے ہیں

(ملاحظہ ہو صفحہ ۹)

آبپاشی کے امکانات

وادی گوداوری کی اسکیم کا ایک اور اہم پہلو آبپاشی کی سہولتیں مہیا کرکے زرعی اغراض کے لئیے آبی وسایل کو ترقی دینا ہے ۔ دریائے گوداوری ۴۳۲ میل ممالک محروسہ سے گزرتا ہے ۔ نظام ساگر کے سوا، جو اس کی ایک شاخ مانجرا پر تعمیر کیا گیا ہے، حیدرآباد میں ابھی تک اس

دریا کے پانی کو پیدا آور اغراض کے لئیے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی گئی حالانکہ اضلاع کریم نگر، ورنگل اور عادل آباد میں اس کے پانی سے استفادہ کرنے کے امکانات موجود ہیں ۔ جس مقام پر اس پانی کو آبپاشی کے اغراض کے لئیے استعمال کیا جاسکتا ہے وہ موضع کشٹاپورم کے قریب ''سون پل'' کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ ''کیچمنٹ'' (Catchment) کا رقبہ تقریباً ۳۵۲۴۰ مربع میل ہے جس میں سے ۲۸۴۷۵ مربع میل ممالک محروسہ میں واقع ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اگر کشٹا پورم کے پاس دریا کے پانی کی ساری مقدار آبپاشی کے لئیے استعمال کی جائے تو بھی اتنی کافی مقدار بچ رہے گی کہ اسے صوبہ مدراس میں آبپاشی کی آیندہ توسیع کے لئیے کام میں لایا جا سکتا ہے کیونکہ دریائے گوداوری اپنے نشیبی حصہ میں اپنے معاون دریاؤں یعنی پر انھینا اندراوتی اور سبھاری سے سیراب ہوتا ہے۔ اس لئیے تجویز ہے کہ کشٹا پورم کے قریب دریائے گوداوری پر ایک بند تعمیر کیا جائے اور اس ذخیرہ آب سے دونہریں دریا کی دائیں اور بائیں جانب نکالی جائیں۔ دائیں جانب کی نہر ۱۶۰ میل لمبی ہوگی اور اس سے زیادہ تر اضلاع کریم نگر و ورنگل کی زمینات سیراب ہونگی جو چاول پیدا کرنے والے ۹۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں ۔ اس کے علاوہ فصل آبی میں چاول کی ۵۰۰۰۰ ایکڑ اور باغات کی ۴۰۰۰ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جائیگا ۔ نیز ڈسمبر اور جنوری کے مہینوں میں چارہ سے متعلق فصلوں کی آبیاری کرنے اور تالابوں کو بھرنے کے لئیے ۲۶۳۴ ''کیوسکس'' (Cusecs) پانی چھوڑا جائے گا ۔ بائیں کنارے کی نہر جو ۳۲ میل لمبی ہوگی، ضلع عادل آباد میں سے گذرے گی ۔ اس کے تحت ۱۲۵۰۰ ایکڑ کا آیاکٹ ہوگا جس میں سے ۶۰۰۰ ایکڑ آبی چاول کے لئیے اور ۵۰۰ ایکڑ باغات کے لئیے مختص کئیے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ چارہ سے متعلق فصلوں اور تالابوں کو بھرنے کے لئیے ۱۰۰ ''کیوسکس'' (Cusecs) پانی دستیاب ہوسکے گا ۔

زمین کا سروے

چونکہ وادی گوداوری کے ایک بڑے حصہ پر دھان اور ایسی دوسری فصلیں اگائی جائیں گی جن کے لئیے وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئیے پورے آیاکٹ کی زمین کی خصوصیات کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ تری کی کاشت کے لئیے موزوں ہے یا نہیں ۔ نیز اس بات کا بھی پتہ چلانا ہوگا کہ زمین کو کوئی نقصان پہونچائے بغیر بڑے پیمانہ پر آبپاشی شروع کی جاسکتی ہے یا نہیں ۔ اس سلسلہ میں اس علاقہ کی زمین کا باقاعدہ سروے کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے ۔ نیز مجوزہ فصلوں کی آبی ضروریات کا تعین کرنے ، اس رقبہ کے لئیے موزوں ترین تخم کی اقسام معلوم کرنے اور زیر آبپاشی زمین کی خصوصیات کا پتہ چلانے کے لئیے تحقیقات کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ امراض نباتات اور فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں پر قابو پانے کے طریقوں کے متعلق بھی تحقیقات شروع کرنی ہوگی ۔ اس مقصد کے لئیے دو زرعی تحقیقاتی مراکز قائم کئیے جانے والے ہیں ۔ ممکن ہے کہ ریتیلی اور چونہ کے پتھروں والی اراضی کے متعلق کام کرنے کے لئیے بھی ایک ذیلی اسٹیشن قائم کیا جائے ۔

ابتدائی اقدام

اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ دریائے گوداوری کے رقبہ میں حراری قوت کا ایک اسٹیشن فوری قایم کیا جائے ۔ حراری قوت پیدا کرنے والی مشین ۱۲۵۰۰ کلوواٹ کے تین یونٹوں پر مشتمل ہوگی ۔ ان میں سے ایک یونٹ ۱۶ مہینے کے بعد دستیاب ہوگا اور دوسرے دو چھ چھ مہینے کے وقفوں سے حاصل ہونگے ۔ اس اسٹیشن کا خاکہ اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس میں تیس تیس ہزار کلوواٹ کے مزید تین یونٹوں کا اضافہ کیا جاسکے تاکہ آخر میں مجموعی پیداوار ۹۷۵۰۰ کلوواٹ تک پہونچ جائے۔

موازنہ کی گنجائش

اس اسکیم کے مرتب کنندہ نے اس علاقہ میں بعض اہم بنیادی صنعتوں کے قیام کی تجویز کی ہے جن میں لوہا اور فولاد، مصنوعی کھاد ، کیمیاوی اشیاء ، سمنٹ اور خزافیات ، پارچہ بافی ، روغن سازی اور متعلقہ مصنوعات

شامل ہیں ۔ حکومت نے ابتدائی کام کے لئیے ضروری عملہ کی منظوری دیدی ہے اور اس غرض کے لئیے نیز حراری قوت پیدا کرنے والی مشین اور بعض دوسری مشینوں کی خریدی وغیرہ کے لئے سال رواں کے موازنہ میں (۲۷) لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ اگرچہ اگلے تین سال میں مصنوعی کھاد ،لوہا اور فولاد جیسی صنعتوں کا کام شروع کرنا ممکن نہ ہوگا تاہم روغن سازی کی ایک مشین ، کاسٹک سوڈا بنانے والی ایک مشین اور ذیلی صنعتوں کے لئیے بعض دوسری مشینوں کی تنصیب کے فوری امکانات پائے جاتے ہیں ۔

کارخانہ روغن سازی

حکومت نے ریاست میں روغنیات کی صنعت کوترقی دینے کے لئیے مرکزی کارخانہ روغن سازی کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس غرض کے لئیے ایک مشین نصب کی جائے گی ۔ متعلقہ مصنوعات کی پیداوار کے لئیے اس مشین کے پانچ یونٹ ہوں گے۔ امید کی ہے کہ کاسٹک سوڈا بنانے والی مشین سالانہ ۱،۵۰۰ ٹن کاسٹک سوڈا تیار کریگی ۔ حکومت اس علاقہ میں بھی لوہے اور فولاد کی صنعتیں قایم کرنے کے لئیے مشکلات پرغالب آنے کی کوشش کررہی ہے۔ ادنی قسم کے کوئلہ سے کاربن اور گیاس پیدا کرنے کے متعلق تحقیقات شروع ہوچکی ہے۔ یہ اشیا مصنوعی کھاد جیسے ''امونیم نائٹریٹ ،، اور'' یوریا ،،(Urea) ، ادویہ ، رنگ سازی اورمختلف قسم کے '' پلاسٹکس ،، کی تیاری میں کام آتی ہیں۔ ان صنعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ الکوحل کی پیداوار میں اضافہ حملانی طریقہ کے ذریعہ الکوحل سے نامیاتی کیمیاوی اشیا کی تیاری کی بدولت حیدرآباد جنوبی ہند میں مصنوعی کھاد اور دوسری کیمیاوی مصنوعات کی پیداوار کا اہم مرکز بن جائے گا۔

پارچہ بافی اور دوسری صنعتیں

صنعت پارچہ بافی کی توسیع کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ ممکن ہے کہ موجودہ گرنیوں کو معاشی یونٹوں میں منتقل کرنے کے علاوہ کپڑا بننے کی چھ گرنیاں اورسوت کاتنے کی ایک گرنی قائم کیجائے۔نیز خانگی سرمایہ سے مصنوعی ریشم کے ایک یا ایک سے زیادہ کارخانوں کے قیام کے قطعی امکانات ہیں خزاقی مصنوعات کے بارے میں تحقیقات ختم ہوچکی ہے اور اب اس صنعت کا قیام حکومت کے آخری فیصلہ کا محتاج ہے ۔ ساتھ ہی بعض بیرونی صنعت کاروں کے تعاون عمل سے برقی اشیا کی صنعت کے امکانات کی بھی چھان بین کی جارہی ہے ۔

'' پلاسٹکس ،، کی صنعت کے قیام کی کارروائی کافی آگے بڑھ چکی ہے ۔ ''اسوسی ایٹڈ سمنٹ کمپنی لمیٹیڈ ،، منچریال کے قریب سمنٹ کا ایک کارخانہ قایم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ بعد میں جب ارزاں برقی قوت اور دوسری سہولتیں حاصل ہونے لگیں گی تو اس علاقہ میں متعدد صنعتی ادارے قایم ہوجائیں گے ۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان صنعتوں میں تقریباً (۲۵) کروڑ روپے کا سرمایہ لگایا جائےگا ۔

حیدرآباد کا مینچسٹر

صنعتی اور تجارتی کاروبار اور صنعتی تحقیقات میں مرکزیت پیدا کرنے کی غرض سے ایک صنعتی شہر کی تشکیل اس منصوبہ کی ایک اہم خصوصیت ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ ایسے شہر کی تشکیل سے ممالک محروسہ میں صنعتی ترقی کی رفتار نہایت تیز ہوجائے گی اس کے نواح میں چھوٹے پیمانہ پر نئی صنعتیں قائم کرنے میں مدد ملیگی۔مجوزہ شہر دریائے گوداوری کے دونوں کناروں پر قایم کیا جائے گا اور تقریباً ۳۰ مربع میل کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہوگا جہاں اب ۱۲ مواضعات واقع ہیں ۔ انترگاؤں واقع تعلقہ سلطان آباد ضلع کریم نگر اس شہر کا مرکزی مقام ہوگا۔

خاکہ

شہر کا خاکہ مرتب کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ اسے مناسب منطقوں میں تقسیم کیاجائے۔ محوری خط جنوب سے شمال کی طرف گذرے گا اور دریا کے مڑے

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۳)

حیدرآباد میں ہوا بازی کی ترقی

کمپنی کا قیام

رسل و رسائل کے تیز اور موثر ذرائع کی توسیع و ترقی میں ہوابازی کو ارتقائی حیثیت حاصل ہے - دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک خاص کر ایسے رقبوں میں جہاں طویل مسافتیں طے کرنی پڑتی ہیں بہ اندرونی و بیرونی حمل ونقل کے نظام کا ایک جزو لاینفک ہے۔ حمل و نقل کے اس ذریعہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی نے سنہ ۱۹۳۲ع میں ، جب کہ ہندوستان میں ہوابازی اپنے دور طفولیت میں تھی ، غیر فوجی ہوابازی کا بورڈ قائم کرکے اس سمت میں پہلا قدم اٹھایا - اپنے قیام کے بعد ہی اس بورڈ نے مسرز ٹاٹا اینڈ سنس سے ایک معاہدہ کیا جس کی ایک شرط یہ تھی کہ " کراچی مدراس سرویس،، کو حیدرآباد سے لیے جاتے ہوئے حیدرآباد کو بین الاقوامی ہوائی راستہ سے مربوط کیا جائے - اس کے بعد ہی ریاست میں ہوابازی کو مقبول بنانے کے لئے ایک ہوائی کلب کی تشکیل عمل میں آئی اور بیگم پیٹھ میں ایک اعلی درجہ کی طیران گاہ تعمیر کی گئی - دوسرا اقدام محکمہ ریلوے کے ایک ضمنی جزو کی حیثیت سے شعبہ فضائیہ کا قیام تھا - اس نے ہوا بازوں اور گراؤنڈ انجینیروں کی حیثیت سے موزوں ملکیوں کی تربیت کا کام شروع کیا اور عادل آباد ، اورنگ آباد اور بیدر میں طیران گاہیں بھی تعمیر کیں -

التواء

جب دوسری عالم گیر جنگ چھڑی تو اس ریاست نے اپنے تمام ہوائی وسایل جن میں ہوائی جہاز بھی شامل ہیں حکومت ہند کے تفویض کردئے تاکہ ہوائی فوج کے لئے ہوا بازوں کو تربیت دینے کی غرض سے بیگم پیٹھ میں ایک ابتدائی ہوائی تربیت گاہ کے قیام میں امداد دی جائے - اس کے نتیجہ کے طور پر شعبہ فضائیہ کی جاری کردہ اوس ہوائی سرویس کو معطل کردینا پڑا جو سنہ ۱۹۴۰ع میں ایک مختصر سی مدت کے لئے حیدرآباد اور بنگلور کے درمیان شروع کی گئی تھی - ان ہوائی جہازوں میں سے ایک ہوائی جہاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور اس کی بجائے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے "ڈی - ہیویلنڈ،، (De Havilland) قسم کا ہوائی جہاز فراہم کیا جا رہا ہے - " ٹائیگر ماتھ ،، (Tiger-Moth) قسم کے جن دو ہوائی جہازوں کو مستعاردیا گیا تھا وہ واپس کئے جا رہے ہیں - ان کی واپسی کے بعد تجویز ہے کہ ہوائی کلب کو پھر سے قائم کیا جائے جو اپنے وجود کی نسبتاً مختصر سی مدت میں نہایت مقبول بن گیا تھا اور جس وقت اسے بند کیا گیا تھا اس کے اراکین کی تعداد ۱۴۸ تھی -

جدید اقدام

ملک میں ہوابازی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں حکومت سرکارعالی کا تازہ اقدام " دکن ایر ویز لمیٹڈ،، نامی ایک کمپنی کا قیام ہے جس کا مجموعی سرمایہ ایک کروڑ روپے سکہ عثمانیہ اور سرمایہ جاریہ ۲۵ لاکھ روپے سکہ عثمانیہ ہے - اس کمپنی کا کام تیزی کے ساتھ انجام پارہا ہے - ایر کموڈور ایچ - اے - فنٹن (Air Commodore H. A. Fenton) کو تین سالہ معاہدہ کے تحت جنرل مینجر مقرر کیا گیا ہے - تین ہندوستانی ہوابازوں کا تقرر عمل میں آچکا ہے اور چھ برطانوی ہوابازوں کو معاہداتی بنیاد پر مامور کیا گیا ہے اور بالآخر ان کی جگہ تربیت یافتہ ہندوستانی اشخاص مقرر کئے جائیں گے - محکمہ ریلوے سرکار عالی کے ۵۰ ملازمین جن میں سے ۳۶ کا تعلق شعبہ انجنیری سے ہے " دکن ایرویز لمیٹیڈ ،، میں جذب کرلئے گئے ہیں - اس کے علاوہ ۸۸ جدید اشخاص کا تقرر کیا گیا ہے - ان میں سے ۵۶ کو شعبہ انجینیری میں بھرتی کیا گیا ہے - تقررات کے معاملہ میں موزوں ملکی امیدواروں کو ترجیح دی گئی ہے -

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۶)

اسکیم اصلاحات کا بنیادی مقصد

حکومت اور عوام کے درمیان قریبی اشتراک

حال ھی میں گلبرگہ میں منعقد شدہ امن کانفرنس میں تقریر کرتے ھوئے آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات نے اس ریاست میں حکومت اور عوام کے درمیان مفادات کی کامل یک جہتی پر زور دیا ۔ نواب صاحب نے ریاست میں دستوری اصلاحات کی اسکیم کے اھم خد و خال اور ان ترمیمات پر بحث کی جو پچھلے چند سال کے واقعات کی روشنی میں کی جانے والی ھیں ۔ بعض غرض منداشخاص ریاست میں سیول آزادیوں کی مسخ شدہ تصویر پیش کرنے کی جو کوشش کرتے رھے ھیں اس کا ذکر کرتے ھوئے نواب صاحب نے فرمایا یہ کہنا کہ حیدرآباد میں سیول آزادیاں مفقود ھیں ایک ''بہت بڑا اتہام،، ھے ۔ ''حیدر آباد کے ھر شہری کا فریضہ ھے چاھے وہ ہندو ھو یا مسلمان کہ ایک زبان ھو کر اس کی تردید کرے اور دنیا کو بتائے کہ وہ ایسے اتہامات برداشت نہیں کرسکتا ۔،،

نواب صاحب نے ، جنہیں کانفرنس کو مخاطب کرنے کی بطور خاص دعوت دی گئی تھی، ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور امن قائم رکھنے کے سلسلہ میں مجلس قیام امن کے قابل قدر کام کی ستایش کی ۔ آپ نے حاضرین کو یاد دلایا کہ اگرچہ جنگ جیتی جاچکی ھے مگر ابھی امن جیتنا باقی ھے ۔ اس طرح مجلس کا کام ختم ھونا تو کجا حقیقت میں اب شروع ھو رھا ھے ۔ آپ نے امید ظاھر کی کہ مجلس اس کام کو پورا کرنے تک اپنی جدو جہد جاری رکھے گی ۔

قریبی ربط کا قیام

اسکیم اصلاحات کے مقصد کی وضاحت کرتے ھوئے آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر نے فرمایا: '' اس کا واحد منشاء حکومت اور عوام کے درمیان بہتر ربط قائم کرنا ھے ۔ جیسا کہ آپ حضرات واقف ھیں ھمارے موجودہ نظم و نسق کی بنیادیں زیادہ تر سر سالار جنگ مرحوم کے دور مدار المہامی میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے قایم کی گئی تھیں اور ھمارے یہاں مجلس قانون ساز کا قیام بھی آج سے پنتیس چالیس سال پہلے عمل میں آیا تھا ۔ اس عرصہ میں حالات بہت کچھ بدل چکے ھیں اور اب اس کی ضرورت ھے کہ نظم و نسق کو حالات زمانہ کے ساتھ مربوط کیا جائے ۔ اس کے مد نظر اصلاحات کا اسکیم آج سے سات سال پہلے تیار کیا گیا تھا ۔

''اس اسکیم کے کئی اجزاء تھے مثلاً ضلع کانفرنسوں ، مشاورتی کمیٹیوں ، قصباتی مجالس، مجالس اضلاع اور پنچایتوں کا قیام نیز مجلس مقننہ کی از سر نو تشکیل ۔ ان اجزاء کے منجملہ ضلع کانفرنسیں کئی سال سے منعقد کی جارھی ھیں ۔ آئینی مشاورتی کمیٹیاں بھی قایم ھوچکی ھیں اور مفید کام انجام دے رھی ھیں ۔ قصباتی مجالس اور مجالس اضلاع بھی اکثر مقامات پر جدید آئین کے تحت قائم کیجاچکی ھیں ۔

اور پنچایتوں کا آئین بھی نافذ کیاجاچکا ہے۔ البتہ جنگ چھڑجانے کی وجہ سے ابتک جدید مقننہ قائم نہ کی جاسکی۔ اب چونکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور ایک طرف جہاں خود پبلک کی اکثر جماعتوں کی جانب سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ جدید مقننہ جلد سے جلد قایم کی جانی مناسب ہوگی وہاں دوسری طرف خود گورنمنٹ کو اس کا احساس رہا کہ حکومت اور پبلک کے درمیان موثر اشتراک عمل کے مد نظر جدید مقننہ کا جلد سے جلد وجود میں آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس ارادہ کی پیشرفت میں اس خاص کام کے لئے ایک عارضی رکنیت باب حکومت قایم کی گئی اور اس پر بمراحم خسروانہ میرا تقرر منظور فرمایا گیا تاکہ اس اسکیم کو جلد سے جلد بروئے عمل لایا جائے۔

اصلاحات کا نفاذ

"جہاں اکثر صاحب الرائے اصحاب کا یہ خیال تھا کہ مقننہ جلد سے جلد وجود میں لائی جانی چاہئے وہاں بعض اصحاب یہ بھی خیال کرتے تھے کہ اسکیم کا اعلان ہوکر سات سال گذر چکے ہیں اور اس اثناء میں حالات میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے مدنظر پوری اسکیم کی نظرثانی کی جاکر بعض اہم اور بنیادی تبدیلیاں کی جانی ضروری ہیں۔ حکومت نے ان ہر دو نقاط نظر پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور کیا اور بالآخر اس نتیجہ پر پہونچی کہ اگر اس نوبت پر اصلاحات میں کوئی اہم اور دوررس تبدیلیاں کی جائیں تو اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا اور اس اثناء میں جو موجودہ غیر اطمینان بخش حالات قایم ہیں وہ بدستور باقی رہیں گے۔ اس لئے حکومت نے اس امر کو ترجیح دی کہ اصلاحات کا معلنہ اسکیم چند ایسے ضروریات کے ساتھ جو اسکیم کے اصل خدوخال کو بگاڑے بغیر بروئے عمل لائی جاسکتی ہیں نافذ کردیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس امر کا اعلان کیا جائے کہ نئی مقننہ وجود میں آنے کے بعد اصلاحات میں مزید ترمیمات کا مسئلہ خود مقننہ کے مشورہ کے لئے رجوع کیا جائے گا۔

اسکیم اصلاحات کے اجزاء

"جیسا کہ آپ حضرات واقف ہیں منظورہ اسکیم کے اہم اجزاء مفاداتی نمایندگی، مشترکہ انتخابات اور ہندو مسلم ارکان کی مساوی نمایندگی پر مشتمل ہیں۔ مفاداتی نمایندگی کا مقصد یہ ہے کہ مقننہ محض ایسے ارکان پر مشتمل نہ ہو جنہوں نے سیاسیات کو اپنا پیشہ بنالیا ہے بلکہ سماج کے ہر جزو کو اپنی اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس میں نمایندگی کا موقع ملے۔ گویا قانون ساز مجلس ملک کے مختلف مفادات کا مرقع ہوگی۔ مفادات کی راست نمایندگی سے حکومت اور رعایا کے درمیان قریبی ربط قائم ہوگا اور غیر ضروری واسطے کم ہو جائیں گے۔ مشترکہ انتخاب کی غایت یہ ہوتی ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی امداد پر تکیہ کرے۔ البتہ اس خیال سے کہ ایک امیدوار اپنے فرقہ کا صحیح اور سچا نمایندہ ہو منظورہ اسکیم میں یہ قید عاید کی گئی تھی کہ اس کو اپنے فرقہ کے کم از کم چالیس فیصد آراء حاصل کرنا ہوگا۔ ہر مفاد میں ہندو اور مسلم ارکان کی تعداد مساوی رکھی گئی ہے تاکہ دونوں قوموں میں کسی نامطبوع کشیدگی کی نوبت نہ آئے۔ گذشتہ چھ سات برس میں حالات میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے مدنظر اسکیم میں بعض ضروری ترمیمات گورنمنٹ کے پیش نظر ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں موجودہ صورت میں نامزد شدہ اور مقررہ ارکان کے مقابلہ میں منتخب شدہ ارکان اقلیت میں ہیں آیندہ منتخب شدہ ارکان کو اکثریت حاصل رہے گی۔ اس کے علاوہ پٹہ داروں اور کاشتکاروں کی "فرانچائز" کے لئے جو معیار سابق میں مقرر کیا گیا تھا اس کو گھٹایا جارہا ہے جس کی وجہ سے ان مفادات میں رائے دینے والوں کی تعداد تگنی ہو جائیگی۔ نیز ایسے اشخاص کے لئے جو بہ حالت موجودہ کسی اور مفاد کے ذریعہ منتخب نہیں ہوسکتے شہری آبادیوں میں رہنے والے اشخاص کا ایک نیا مفاد قائم کیا جارہا ہے جو شہری رقبوں کے مالکان اراضی و امکنہ اور ایسی جائداد کے کرایہ داروں پر مشتمل ہوگا تاکہ شہری عناصر کی بھی

مقننہ میں کافی نمایندگی ہوسکے ۔

فوری دستوری ترقی

" بعض سیاسی جماعتوں کا خیال ہے کہ اصلاحات کا منظورہ اسکیم اب فرسودہ ہو چکا ہے اور جب تک کہ اس میں بنیادی تبدیلیاں نہ کی جائیں اس اسکیم کے نفاذ سے ان کی تشفی نہ ہوگی ۔ اس قسم کے رجحانات کو سمجھنا اور ان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنا آسان ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وقت کی یہ اہم ترین ضرورت نہیں ہے کہ ہم جلد سے جلد دستوری ترقی کے راستہ میں قدم بڑھائیں اور کیا فی الوقت سب سے زیادہ قابل عمل طریقہ یہ نہیں ہے کہ منظورہ اسکیم پر فوراً عمل شروع کردیا جائے؟ کسی ملک کی تاریخ پر بھی نظر ڈالی جائے تو واضح ہوگا کہ دستوری ترقی بالعموم ارتقاء کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے ۔ یک لخت محض بیرونی تجربوں یا وہاں کے معیاروں پر عمل کرنا نہ صرف عملی نقطۂ نظر سے دشوار ہے بلکہ اس سے خطرناک نتائج ظہور پذیر ہونے کا بھی اندیشہ لگا ہوا ہے اس لئے دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ملک کے موجودہ تعلیمی حالات اور سیاسی شعور کے مد نظر منظورہ اسکیم ہی کے لحاظ سے کام آغاز کردیا جائے ۔

مزید توسیع کی گنجائش

" البتہ جیسا کہ خود حضرت بندگان اقدس نے اسکیم اصلاحات کی منظوری کے موقع پر بلیغ اشارہ فرمایا تھا ' اس دستور کے واضح کرنے میں جو نیت محرک رہی ہے اگر وہی اس کے روبہ عمل ہونے میں کارفرما رہے تو اس میں نہ صرف موجودہ ترقی کا ایک وسیع اقدام بلکہ جیسے جیسے مرور زمانہ کے ساتھ میری حکومت اور رعایاء کافی تجربہ حاصل کرے گی آیندہ توسیع کے کثیر امکانات بھی پائے جائیں گے ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ملک کے واجبیت پسند طبقے اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے اور تعاون عمل کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں گے ۔

حیدرآباد کا بے مثل موقف

" واقعہ یہ ہے کہ ہم حیدرآبادی اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کو حضرت بندگان اقدس کے سایہ عاطفت میں بحیثیت ایک سلطنت کے بہتر مرتبہ اور چند معاہدات کے تابع ایک خود مختار مملکت کی حیثیت حاصل ہے ۔ جہاں تک ملک کی دو بڑی قوموں کے باہمی روابط کا تعلق ہے حیدرآباد ایک ایسی تاریخ کا آئنہ دار ہے جو ہندوستان تو ہندوستان دوسرے اقطاع عالم کے لئے بھی قابل رشک نمونہ پیش کرتا ہے ۔اس بیسویں صدی میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حیدرآباد بیرونی تحریکات سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ قطعاً ضروری نہیں کہ ہر معاملہ میں بیرونی تقلید کی جائے ۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں ہم اوروں کو سبق دے سکتے ہیں چنانچہ مختلف فرقوں میں باہمی صلح و آشتی کی جو روایات حیدرآباد میں قایم ہیں یہ چیز ہمارے لئے سیکھنے کی نہیں بلکہ اوروں کو سکھلانے کی ہے ۔ برٹش انڈیا کی سیاسی ترقی ملک کی دو اہم قوموں میں کس طرح روز افزوں کشید گی کا باعث ہوئی وہ آپ حضرات پر روز روشن کی طرح آشکارا ہے اور اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ اس ناخوشگوار تاریخ کا حیدرآباد میں بھی اعادہ کیا جائے ۔ مقننہ کے لئے مفاداتی بنیاد اور ہندو مسلم مساوات سے اسی قسم کی کشید گی کا ازالہ مقصود ہے ۔

سیول آزادیاں

" اصلاحات کے تعلق سے ملک کی بعض سیاسی جماعتوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگر اہل ملک کو سیول آزادیاں دے دی جائیں تو وہ اصلاحات کی اسکیم میں پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر سیول آزادیوں سے کیا مراد ہے ؟ بالعموم اس میں تین چار چیزیں شامل سمجھی جاتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انسان کو اپنے معتقدات اور مذہب کی حدتک پوری پوری آزادی ہو ۔ یہ چیز حیدرآباد میں ہمیشہ سے حاصل رہی ہے بلکہ ہم حیدرآبادی اس پر فخر کرسکتے ہیں کہ نہ صرف فرمانروایان آصفی نے کبھی کسی شخص کے معتقدات میں یا مذہبی عمل پیرائی میں کوئی مداخلت نہیں کی بلکہ انہوں نے فراخدلی کے ساتھ جہاں مسلمانوں کے مساجد اور

درگاھوں کی مالی مدد کی وھاں ھندو منادر وغیرہ کے ساتھ بھی نہایت فیاضانہ سلوك کیا ۔ سیول آزادیوں کا دوسرا پہلو انجمن قایم کرنے اور جلسہ منعقد کرنے کے حق سے تعلق رکھتا ھے ۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ھے کہ حیدرآباد میں سیاسی نوعیت کی انجمنیں قایم کرنے کے لئے کوئی قید و بند نہیں ھے ۔ چنانچہ اس قسم کی بیسیوں انجمنیں اس وقت موجود ھیں اور کام کررھی ھیں جہاں تک جلسے منعقد کرنے اور ان میں تقریر کرنے کا تعلق ھے اس کی آزادی بھی حیدرآباد میں حاصل ھے ۔ مثلا اگر کوئی سیاسی جلسہ کسی شہری آبادی میں منعقد کرنا ھوتو موجودہ قواعد کے تحت اس کے لئے کسی سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں ھے ۔ البتہ چھوٹے دیہاتوں میں اجازت کی شرط رکھی گئی ھے اور وہ محض اس سے وجہ کہ بعض غیرذمہ دار اشخاص اس حق سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کبھی حکومت کے فراھمی غلہ کے اسکیم کو ناکام نہ کریں اور اس طرح عالمگیر قحط کے جو حالات رونما ھیں ان کو بدتر نہ کردیں ۔ تیسری آزادی پریس کی آزادی ھے ۔ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ھے اس میں شک نہیں کہ حیدرآباد میں جو قواعد آج سے تیس سال قبل نافذ کئے گئے تھے وہ کاغذ پر سخت معلوم ھوتے ھیں لیکن اس کے بالمقابل حکومت کی جانب سے ان پر عمل پیرائی نہایت ھی فیاضانہ طریقہ پر ھوتی رھی ھے ۔ یہی وجہ ھے کہ یہاں کے اخبارات ھر قسم کے معاملات پر بے باکی اور آزادی سے اظہار رائے کرتے ھیں اور ان سے کوئی داروگیر نہیں کی جاتی ۔ چنانچہ حال ھی میں جب ھندوستان کا ایک نمائندہ صحافتی وفد حیدرآباد آیا تو مقامی صحافت کے ارکان نے خود اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کے ساتھ حکومت کا سلوك نہایت فیاضانہ ھے لیکن اس کے ساتھ ھی حکومت اس طرف متوجہ ھے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے ان قواعد کی نظر ثانی کی جائے اور انہیں موجودہ حالات کے لحاظ سے بنایا جائے تاکہ حکومت کے عمل اور حکومت کے قانون میں ایک قسم کا تعلق قائم ھوسکے ۔ پس ایسی صورت میں جب کہ حیدرآباد میں ھر شخص کو پوری مذھبی آزادی حاصل ھے ، ایسی صورت میں کہ یہاں مجلسیں قائم کرنے کے لئے کسی قسم کی کوئی بندش نہیں ھے ، ایسی صورت میں کہ یہاں ھر قسم کے جلسے بجز دیہاتی رقبوں کے بلا کسی اجازت کے منعقد کئے جاسکتے ھیں اور ایسی صورت میں کہ یہاں پریس پر کم سے کم پابندی عاید رھی ھے یہ کہنا کہ حیدرآباد میں سیول آزادیاں مفقود ھیں ایک بہت بڑا اتہام ھے جس کی نسبت یہاں کے ھر شہری کا فریضہ ھے خواہ وہ ھندو ھو یا مسلمان کہ ایک زبان ھو کر اس کی تردید کرے اور دنیا کو بتائے کہ وہ بیرونی اشخاص کے ایسے اتہامات برداشت نہیں کرسکتا ۔،،

آخر میں نواب صاحب نے فرمایا : ''میں آپ حضرات کا بہت ممنون ھوں کہ آپ نے اس قدر صبر و سکون کے ساتھ میری یہ گفتگو سنی ۔ مجھے یقین ھے کہ اصلاحات کے تحت جب انتخابات عمل میں آئیں گے تو آپ حضرات ملك کی بہت بڑی خدمت کریں گے ۔ اگر آپ عوام کو پر امن طریقہ سے اس میں حصہ لینے کی تلقین کریں اور ایک ایسی صحت مند فضاء پیدا کرنے میں مدد دیں جس کے لحاظ سے یہاں کے انتخابات اور مقامات کے لئے ایک نمونہ بن سکیں ۔ ،،

ریاست میں صنعتی ترقی

شاندار نتائج کا حصول

حکومت حیدرآباد کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کی تازہ رپورٹ نظم و نسق ان قابل قدر خدمات کا شاندار کارنامہ ہے جو ریاست کے باشندوں کی عام معاشی حالت کے لئے انجام دی گئی ہیں ۔ نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک روشن خیال اور ترقی پسند حکومت نہ صرف جدید صنعتوں کے آغاز کے لئے بلکہ ایسی قدیم صنعتوں کے احیاء کے لئے بھی جو تقریباً فنا ہوچکی تھیں کیا کرسکتی ہے ۔ حیدرآباد متعدد اہم گھریلو صنعتوں کا مرکز ہے لیکن میکانی طاقت کے استعمال کی وجہ سے یہ صنعتیں روبہ انحطاط تھیں ۔ زیر بحث رپورٹ ان صنعتوں کے احیا کی ایک دلچسپ داستان ہے ۔

محرک

جنگ چھڑتے ہی محکمہ کے کاروبار میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے سائنٹفک اصولوں پر اس کی از سر نو تنظیم ضروری ہوگئی اس اقدام سے کام کی عاجلانہ تکمیل میں بڑی مدد ملی ۔ اس محکمہ میں ایک اور تنظیمی خرابی یہ ہے کہ چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی باقاعدہ ترقی میں مدد دینے کے لئے کوئی ضلع واری تنظیم موجود نہیں ہے ۔ اگرچہ کہیں کہیں متفرق اداروں نے تھوڑا بہت مستحسن کام کیا ہے تاہم یہ واقعہ ہے کہ دیہی صنعتوں کی ترقی کی رفتار اتنی تیز نہیں رہی ہے جتنی کہ رہنی چاہئے تھی ۔ اس خلا کو پورا کرنے کے لئے حکومت کے آگے ایک اسکیم پیش کی گئی ہے ۔

دیسی پارچہ بافی

حیدرآباد کی معیشت میں زراعت کے بعد پارچہ بافی کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ۔ یہ صنعت ریاست میں تقریباً ساڑھے چار لاکھ اشخاص کے لئے روزگار اور آبادی کے (۳۰) فی صد حصہ کے لئے کپڑا مہیا کرتی ہے ۔ نصف صدی تک گرنیوں میں تیارشدہ کپڑے کی مسابقت کے باوجود یہ صنعت فنا نہیں ہوتی ہے ۔ لیکن اس کی ترقی کے راستہ میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ ایک طرف بافندوں کو خام اشیاء سب سے مہنگے بازار میں خریدنی پڑتی ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی پیداوار کو سب سے سستے بازار میں فروخت کرنے پر مجبور ہیں ۔ اس کے علاوہ بافندے جس طریقہ سے کام کرتے ہیں جو آلات استعمال کرتے ہیں اور جن حالات میں زندگی گزارتے ہیں وہ سب اس کو معاشی اعتبار سے پست رکھنے کا باعث ہیں ۔ ان رکاوٹوں پر قابو پانے اور اس صنعت کو مضبوط بنیادوں پر قایم کرنے کے لئے یہ محکمہ ایک اسکیم مرتب کرچکا ہے ۔

جنگ چھڑنے سے پہلے ہی محکمہ نے ضلع واری مظاہراتی جاعتوں کا انتظام کیا تھا تاکہ جلاھوں کو ترقی یافتہ قسم کے راچھوں اور (Fly shuttle) راچھوں کے استعمال کا طریقہ سکھایا جائے ، نقش کاری کی عملی افادیت بتائی جائے اور رنگنے اور رنگ دور کرنے کے بہترین طریقوں سے واقف کرایا جائے ۔ ان جاعتوں نے بہت کچھ کام کیا ہے ۔ جنگ چھڑنے کے بعد محکمہ نے جنگی مساعی کو آگے بڑھانے اور بافندوں کو امداد دینے کے لئے ایک اسکیم منظور کی جس کے اخراجات کی پابجائی کے لئے چار لاکھ روپے مختص کئے گئے ۔ پیداوار کے ۱۷ مراکز زیادہ تر قحط سے متاثرہ رقبوں میں قایم کئے گئے ۔ ان میں سے دو مراکز سوت اور پارچہ کے تھے ۔ یہ گرنیوں سے سوت حاصل کرتے اور اسے پیداوار کے مرکزوں پر بھیجتے تھے جہاں سے یہ سوت کپڑے کی تیاری کے لیے بافندوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ۔ اس طرح جو کپڑا تیار ہوتا اسے مراکز پارچہ پر روانہ کیا جاتا اور وہاں سے مختلف مقامات پر بھیجا جاتا تھا ۔ اس

ہم نے (۱۰) ہزار اشخاص کے لئے روزگار فراہم کیا ۔ صرف حکومت ہند نے ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع کے ختم تک تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان خریدا اور مزید چارلاکھ روپے کی مالیت کا سامان مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے مہیا کیا گیا ۔ جب حکومت ہند کی طرف سے فرمایشوں کا سلسلہ ختم ہوگیا تو یہ مراکز بند نہیں کئے گئے ۔ اس کے برخلاف ان کی پیدا آوری میں اضافہ کرنے کے لئے ان مرکزوں کی جدید تنظیم کی گئی تا کہ بازار میں گرنی کے کپڑے کے ساتھ دستی پارچہ بھی بڑھتے ہوئے مطالبوں کو پورا کرسکے ۔

کامیاب تجربہ

سنہ ۱۳۵۴ف میں غیر فوجی استعمال کے لئے مختلف اقسام اور ترقی یافتہ ساخت کا کپڑا تیار کیا گیا جس کی مالیت تقریباً پانچ لاکھ روپے تھی ۔ اس سلسلہ میں ایک اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان مراکز میں حاصل ہونے والے قدرتی فوائد اور ان کی قابلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں مختلف اقسام کے کپڑے کی تیاری پر توجہ دی جارہی ہے ۔ اس سال کا ایک دلچسپ تجربہ یہ تھا کہ جھنڈیوں کے لئے استعمال ہونے والے کپڑے کی دھجیوں کوجن کا رنگ کیمیاوی طریقہ سے دور کردیا گیا تھا میز پوش، خوان پوش ، غلاف ، وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ۔ خود اپنے گھروں میں کام کرنے والی غریب عورتوں کو خام مال فراہم کرکے ان سے اجرت پر کام لیا گیا ۔ انہیں اپنی مصنوعات کی نکاسی کا انتظام کرنے کی زحمت نہیں اٹھانے پڑی ۔ یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا ۔ اس لئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ پانچ لاکھ روپے کے مصارف سے غریب عورتوں کے لئے گھریلو صنعتوں کی ایک اسکیم شروع کی جائے ۔

کمبل بافی

چند سال پہلے حکومت نے ہندوستانی فوج کو کمبل بہم پہونچانے کے لئے ایک اسکیم منظور کی تھی اور اس سلسلہ میں تقریباً ایک لاکھ روپے منظور کئے گئے تھے ۔ اضلاع میں اون کاتنے اور کپڑا بننے کے دو مراکز اور تربیت گاہ مصنوعات دیہی میں کپڑے کو دبیز کرنے کا ایک مرکز قایم کیا گیا ۔ ان مراکز کی سرگرمیوں کا دائرہ ضلع محبوب نگر کے ۴۰ مواضعات پر حاوی رہا ۔ گھریلو کاریگروں میں اون کاتنے کے ۴۰۰ ترقی یافتہ چرخے رائج کئے گئے ۔ اس کے علاوہ روئی دھنکنے کے لئے زیادہ بڑی کمان والی مشینوں اور اور قوت محرکہ سے چلنے والی مشینوں کو ترویج دی گئی ۔ ان تمام اصلاحات سے اس صنعت کو متعدد فوائد حاصل ہوئے اور سوت کی نوعیت اور نفاست بہتر ہوگئی ۔

پچھلے تین سال میں ۱۹۳۱۲۶ پونڈ اون ، جس کی قیمت ۷۹۰۰۰ روپے تھی ، راست دھنگروں سے خریدا گیا تاکہ درمیانی آدمی کا نفع ختم کردیا جائے ۔ ان مراکز میں تقریباً ۳۰۰۰۰ کمبل تیار کئے گئے جن کی قیمت دو لاکھ سے زیادہ تھی ۔ سنہ ۱۳۵۳ف کے ختم پر ایک نئی اسکیم تیار کرکے حکومت کے آگے پیش کی گئی ۔ اس دوران میں پرانی اسکیم پر عمل ہورہا ہے ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ۲۳۰۰۰۰ روپے کی مالیت کے ۳۱۰۰۰ کمبل تیار کئے گئے

قالین بافی

کسی زمانہ میں ورنگل کے قالین پیرس کے محلوں اور زار کے سرمائی قصر کی زینت بنتے تھے ۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ اس صنعت کا زوال شروع ہوگیا ۔ پندرہ سال پہلے حکومت نے " انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ " کے ذریعہ اس کی اعانت کرکے اسے تباہی سے بچالیا ۔ ایک لاکھ روپے کے مصارف سے ایک اسکیم منظور کی گئی جس کے دو مقاصد تھے ۔ ایک یہ کہ باہر سے وصول شدہ فرمائشوں کی تکمیل کی جائے اور دوسرے یہ کہ مقامی کاریگروں کے بنائے ہوئے معمولی نمدوں اور قالینوں کے لئے نئے مارکٹ تلاش کئے جائیں ۔ اس بر وقت امداد نے نہ صرف یہ کہ اس صنعت

کو بالکلیہ فنا ہونے سے بچا لیا بلکہ اس میں ایک نئی روح پھونک دی جو مستقبل کے لئے فال نیک ثابت ہوگی۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ کارکنوں کو عمدہ قسم کے قالین تیار کرنے کی تربیت دی گئی۔ دس سال کی مدت میں راچھوں کی تعداد ۷۰ سے بڑھکر ۴۰۰ ہوگئی۔ سنہ ۱۳۵۱ف میں مزید دس سال کی مدت کے لئے ایک نئی اسکیم نافذ کی گئی۔ جنگ چھڑنے سے اس صنعت کو سخت نقصان پہونچا۔ اس کی تہیت کے لئے بیرونی مارکٹ نہیں رہے۔ تاہم ہندوستان میں ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے قالین فروخت کئے گئے۔

پٹن اپنی زرین دور والی ساڑیوں اور خوبصورت پگڑیوں کی وجہ سے سارے ملک میں مشہور ہے۔ سنہ ۱۳۳۹ف میں پٹن میں مقامی بافندوں کو ترقی یافتہ راچھوں کا استعمال سکھانے اور دوسرے طریقوں سے امداد دینے کے لئے بافندگی کا ایک ادارہ قایم کیا گیا جس نے بہت اچھا مفید کام انجام دیا ہے۔

چمڑے کی دباغت کا کام

سنہ ۱۳۳۹ف میں ”انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ“ نے ریاست میں چمڑے کی دباغت کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ایک اسکیم منظور کی۔ دیہات کا چمڑا کمانے والا کاریگر ایک مفید مقصد کی تکمیل کرتا ہے۔ حقیقی کام تین سال بعد شروع کیا گیا۔ مزید تین سال گزرنے کے بعد ایک اور اسکیم نافذ کی گئی۔ سب سے پہلے کھال اتارنے کے فن کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ چمڑا کمانے والے کاریگر کو جو خام مال درکار ہوتا ہے اگر وہ ناکارہ ہو تو وہ اپنا کام نہیں کرسکتا۔ اس لئے جیا گوڑہ جوگی پیٹھ اور جالنہ میں کھال اتارنے کے مراکز قایم کئے گئے۔ سنہ ۱۳۵۱ف میں جیا گوڑہ میں ایک مثالی کارخانہ دباغت کھولا گیا اور ایک سال کے عرصہ میں مقامی کاریگروں نے دباغت کا بہتر طریقہ سیکھ لیا۔ وہ بڑھیا قسم کا چمڑا تیار کرنے لگے۔ جیا گوڑہ کے تلے سارے دکن میں مشہور ہوگئے ہیں۔ کاریگروں کو گھوڑے کا سازو سامان اور تسمے بنانا بھی سکھایا گیا۔ جوگی پیٹھ میں تاجر بھی فن دباغت کے ترقی یافتہ طریقوں سے واقف ہوگئے ہیں۔ سابق میں وہ اپنی مصنوعات حیدرآباد لے جاتے تھے جہاں دباغت کے کارخانے ایسا سامان خریدتے تھے جو ان کے لئے موزوں ہوتا تھا۔ اب یہ صورت حال نہیں ہے۔ تلے کا چمڑا جالنہ کی خاص پیداوار ہے۔ اس کا زیادہ ترحصہ بمبئی بھیجا جاتا ہے۔ مثالی کارخانہ دباغت نے ترقی کا راستہ دکھایا ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں انہی رقبوں میں دباغت کے چند مزید مثالی کارخانہ کھولے گئے۔ ”اکسپورٹ ٹیننگ یونٹ“ (Export Tanning Unit) کاریگروں کو چمڑے کی دباغت کے فن کی تربیت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی مصنوعات کو اس معیار پر لاسکیں جو برآمد کے لئے موزوں ہے۔ ”ڈائننگ اینڈ فنشنگ یونٹ“ (Dyeing and Finishing Unit) نے چمڑے کو رنگنے اور اسے تکمیل کو پہونچانے کے کام کا مظاہرہ کیا۔ جنگ کی وجہ سے ریاست میں چمڑے کی رنگین اور تکمیل دادہ اشیاء کی درآمد کم ہوگئی۔ اس کے پیش نظر یہ یونٹ بہت کامیاب ثابت ہوا اور متعدد اشخاص کو چمڑا رنگنے اور اسے تکمیل کو پہونچانے کے کام کی تربیت دی گئی ہے۔

کاغذ سازی

دستی کاغذ سازی کا کام ریاست میں چھ مقاموں پر انجام پاتا ہے اور اس سے تقریباً ڈھائی ہزار اشخاص کو روزگار ملتا ہے۔ حال ہی میں گنگاوتی واقع ضلع رائچور میں ساتواں کارخانہ کھولا گیا ہے۔ اس صنعت کو جس بڑی رکاوٹ سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے وہ ”پلپ“ (Pulp) یعنی گودے کی کمی ہے۔ بلاشبہ ردی کاغذ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے اور گرنی کے بنائے ہوئے گودے کے سات ہاتھ کے بنائے ہوئے گودے کو ملا کر استعمال کرنے سے کثیر مصارف لاحق ہوتے ہیں۔ اس لئے دھان کے بھوسے اور سبائی گھانس جیسی مقامی خام اشیاء سے سستے ”پلپ“ کی تیاری کے لئے تجربات کئے جارہے ہیں۔ ”انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ“ نے کاغذ بنانے والے کاریگروں کے لئے کیمیاوی اشیاء فراہم کرنے کی غرض سے تین ہزار روپے دئے ہیں۔ یہاں اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ دستی کاغذسازی کی صنعت نے کاغذ کی کمی کو پورا کرنے میں بڑی

مدد دی ہے ۔ سنہ ۱۳۵۳ف میں (۲۰) ہزار روپے سے زیادہ مالیت کا جاذب اور لینھو چھاپہ کا کاغذ حکومت کو بہم پہونچایا گیا ۔ چند ٹن برآمد کئے گئے ۔ مقوے کی سستی ڈبیاں فراہم کرکے اس صنعت نے عام استعمال کے سگریٹوں کی رسد کو متاثر ہونے نہ دیا ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں حکومت کو (۵۰) ہزار روپے کی مالیت کا کاغذ مہیا کیا گیا ۔ درآمد میں کمی ہوئی ۔ بٹن ر لھنے کے لئے ڈبوں کی فراہمی کے اس سستے ذریعہ سے بٹن سازی کی صنعت نے بھی فائدہ اٹھایا ۔ ایک کار خانہ نے (۵۰) ہزار روپے کے صرفہ سے '' پلپ ،، بنانے کی ایک مشین نصب کی ہے ۔ جب برقی قوت دستیاب ہونے لگے گی تو یہ مشین چالو کی جائے گی ۔ توقع ہے کہ اس سے اعلی قسم کا کاغذ بنایا جاسکے گا ۔

نجاری

سنہ ۱۳۵۳ف میں حکومت ہند نے تصفیہ کیا کہ ملک کی بعض چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے وسائل سے استفادہ کیا جائے ۔ حکومت حیدرآباد نے اس اسکیم کے ساتھ تعاون کیا اور ایک لاکھ روپے کی رقم محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کے تفویض کی ۔ اس اسکیم کے تحت دیہی بڑھائیوں اور کاریگروں کو اعلی قسم کا سامان بنانے کی تربیت دی گئی ۔ مواضعات میں پیداوار کے مراکز قایم کئے گئے جس کی وجہ سے وہ تئیر بار کسی قدر کم ہوگیا ہے جوجنگی فرمائشوں کی وجہ سے منظم صنعتوں پر پڑ رہا تھا ۔ ریاست میں یہ اسکیم کامیاب رہی ۔ ابتدائی مشکلات کے باوجود محکمہ تجارت و صنعت و حرفت متعدد اشیاء فراہم کرسکا ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں ایسے سامان کی مجموعی قیمت دو لاکھ روپے ہوئی ۔ اس اسکیم سے پانچ ہزار کاریگروں کو روزگار مل سکا ۔

دھات کا کام

ریاست کے اندرونی حصوں میں ایسے متعدد مواضعات ہیں جہاں دیہاتی اپنے گھروں میں دھات کی چیزیں تیار کرتے ہیں ۔ جب باہر سے ان چیزوں کی درآمد بند ہوگئی تو اس صنعت کو پھر سے جاری کرنے کا موقع ملا اور اس موقع سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ۔ پچھلے تین مہینے سے ایک انسپکٹر کو ان مواضعات کا دورہ کرنے کے لئے معین کیا گیا ہے تاکہ کاریگروں کو دھات کی اشیاء بنانے کے بہتر طریقوں سے واقف کرایا جائے ۔ اس مقصد میں تھوڑی سی کامیابی حاصل ہوچکی ہے ۔ محکمہ کے توسط سے دو ہزار روپے کی مالیت کی چیزیں فروخت کی گئیں ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان اشیاء کی نوعیت میں بتدریج اصلاح ہوتی جارہی ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر کاریگر کو تربیت دی جائے اور محکمہ کی طرف سے اس کی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کیا جائے تو یہ صنعت بیرونی مسابقت کا مقابلہ کرسکے گی ۔

تربیت گاہ

تربیت گاہ مصنوعات دیہی جو تقریباً ۱۰ سال پہلے کھولی گئی تھی ریاست میں چھوٹی صنعتوں کے احیاء کے لئے بہت کچھ معاون ثابت ہوئی ہے ۔ ماہر صناعوں کی تربیت ترقی یافتہ قسم کے آلات کی ترویج اور خام اشیاء کی فراہمی اس تربیت گاہ کے اہم فرائض ہیں ۔ نیز صناعوں کو فنی مشورہ دینے اور گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے تجربات کرنے کا کام بھی اس کے تفویض ہے ۔ اس میں متعدد طلباء تربیت حاصل کرچکے ہیں ۔ ان میں سے بعض کو تعلیمی وظائف بھی ملتے ہیں ۔ اس تربیت گاہ کا ایک اقامت خانہ بھی ہے جہاں تربیت پانے والوں کے لئے بلا معاوضہ رہائش کا انتظام ہے ۔ پچھلے دو سالوں میں اس تربیت گاہ میں ۱۷ طلباء کو تربیت دی گئی ۔

مارکٹنگ

گھریلو صنعتوں کا ایک اہم مسئلہ مصنوعات کی نکاسی ہے ۔ حکومت نے اس مسئلہ کو سنہ ۱۳۴۰ف میں ایک فروخت گاہ مصنوعات ملکی قایم کرکے حل کیا ۔ اس کے بعد اس کے کاروبار میں مسلسل توسیع ہوتی رہی ہے ۔ اس نے متعدد گھریلو صنعتوں کی مارکٹنگ کی مشکلات دور کردی ہیں ۔ مزید سرمایہ اور عملہ کی مدد سے زیادہ شاندار نتائج حاصل ہوسکتے تھے ۔ اس فروخت گاہ نے جو کام کیا ہے

اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ اس کی بدولت بیدری سامان کی صنعت کو غیر معمولی ترقی ہوئی ۔ سنہ ۱۳۴۹ف میں اس صنعت کی سالانہ پیدا وار کی قیمت پانچ ہزار روپے تھی۔ لیکن سنہ ۱۳۵۴ف میں یہ ساٹھ ہزار روپے تک بڑھ گئی حالانکہ جست کی قیمت میں آٹھ گنا اضافہ ہوا تھا ۔ تاهم اس محکمہ نے پیش بینی سے کام لیکر جست کی کافی مقدار فروخت گاہ میں جمع کرلی تھی بیدری صناعوں کی بہ مرفہ الحالی بڑی حدتک فروخت گاہ کی رهین منت ہے کیونکہ اس نے صناعوں کو صرف ایسی اشیاء بنانے کی ہدایت کی جن کے عارفین میں مقبول ہونے کا امکان تھا ۔ اب متعدد اقسام کی اشیاء تیار کی جارہی ہیں ۔

عام مشورہ

چھوٹی صنعتوں کا خاکہ مرتب کرنے کےلئے محکمہ میں نقشہ کشی کا ایک شعبہ قایم ہے۔ اس شعبہ میں ایک صنعتی انسپکٹر ایک فورمن اور ضروری اوزار موجود ہیں تا کہ چھوٹے صنعت کار کو اس کے مشینوں کی تنصیب اور دوسرے امور میں امداد دی جائے ۔ اکثر اوقات چھوٹے صنعت کار محکمہ سے مشورہ طلب کرتے ہیں ۔ نیز ریاست میں صنعتی امکانات کے بارے میں بھی استفسارات کئے جاتے ہیں ۔ اس محکمہ کا ایک اور کام یہ ہے کہ ریاست میں نئے کار خانوں کے قیام کے متعلق حکومت کو مشورہ دے ۔

صنعتی توسیع

سنہ ۱۳۵۴ف میں سات کار خانوں نے کام شروع کیا۔ تیل کی صنعت میں قابل لحاظ توسیع ہوئی ہے۔ تیل صاف کرنے کے دو کار خانے قایم ہوچکے ہیں ۔ پارچہ کی گرنیوں نے اپنی پیدا وار کی نیز رفتار قایم رکھی ۔ ریاست میں زمانہ جنگ کی صنعتی توسیع کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دارالسلطنت میں چھوٹے پیمانہ پر انجنیری کے متعدد کار خانے کھولے گئے ہیں ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۳)

ہوئے حصہ کو شہر کی ایک خصوصیت بنا کر قایم رکھا جائے گا ۔ تجویز ہے کہ جنوبی کنارے پر تقریباً ۸ میل طویل ایک تفریحی راستہ بنایا جائے ۔ محوری خط پر سرکاری عمارتیں تعمیر کی جائیں گی ۔ کاروباری احاطوں اور تجارتی رقبوں کو بلدی مرکز کی دونوں جانب دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ مرکز دریا کے دائیں کنارے پر ہوگا اور بائیں کنارے پر کرنیاں قایم کی جائیں گی ۔

یہ بھی تجویز ہے کہ شہر کے قریب قاضی پیٹھ بلہار شاہ جانے والی ریلوے لائین پر، جو نظام آباد کی ریلوے لائین سے ملحق ہوگی، ایک بڑا ریلوے جنکشن بنایا جائے ۔ یہاں سے ریل کی پٹریاں مختلف صنعتی اداروں اور کار خانوں کو جائیں گی ۔

جب اس صنعتی شہر کی مکمل منصوبہ بندی ہوجائے گی تو یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ اس کو حیدر آباد میں وہی حیثیت حاصل ہوگی جو انگلستان میں مینچسٹر کو حاصل ہے۔

غریبوں کی رہایش کا انتظام

انجینیروں کا اہم فرض

انسٹی ٹیوشن آف انجینیرس (ہند) مرکز حیدر آباد کے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے ہندوستانی ریلوے بورڈ کی ھاوزنگ کمیٹی کے رکن رائے بہادر این ۔ کے ۔ مترا نے بتایا کہ غریبوں کے لئے سستے اور صحت بخش مکانات تعمیر کر کے مزدوروں کی صحت اور کارکردگی میں اضافہ کرنا انجینیروں کا ایک اہم فرض ہے ۔

مضر صحت حالات زندگی

ہندوستان میں آبادی کے ادنی طبقوں کو جن ناگفتہ بہ حالات میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے رائے بہادر نے ان کی موجودگی کو انجینیروں کی کوتاہ بینی پر محمول کیا جنھوں نے ایک گھربار کی کم سے کم ضروریات اور سہولتوں کا خیال نہیں رکھا ۔ ایک چھوٹا سا کمرہ جس کا رقبہ عام طور پر ۱۰۰ مربع فٹ سے کم ہوتا ہے، ایک تنگ برآمدہ اور ایک چھوٹا سا صحن ـــــ بس اسی پر مزدور کا گھر مشتمل ہوتا ہے ۔ اس ناعاقبت اندیش عمل سے گندہ محلے اور تاریک گلیاں وجود میں آتی ہیں جن کی وجہ سے ان لوگوں کی صحت اور خوش حالی پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں جو ایسے ماحول میں زندگی بسر کرتے ہیں ۔

رائے بہادر نے فرمایا کہ آج مزدوروں میں سماج کے لئے اپنی افادیت کے متعلق دن بدن احساس بڑھتا جارہا ہے ۔ وہ اب اپنی حالت پر خاص کر رہنے سہنے کی گنجایش کے بارے میں قانع نہیں ہیں ۔ رائے بہادر نے مستقبل میں مزدوروں کے لئے صحت بخش حالات زندگی کا انتظام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ اس چیز کو جتنا جلد محسوس کیا جائے گا آجر ، مقامی نظم و نسق اور حکومت سب کے لئے اتنا ہی مفید ہوگا اور اس معاملہ میں انجینیر پر ایک بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔

مزدوروں کی صحت پر اثرات

مزدوروں کی صحت ، خوش حالی اور کارکردگی پر تیرہ و تار مکانات کے جو مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے رائے بہادر این ۔ کے ۔ مترا نے فرمایا کہ صحت کے اعداد ، شرح اموات ، مرض دق مدرسہ کے بچوں کے جسمانی نقائص اور بیمہ کرائے ہوئے اشخاص کی بیماری کے اعداد ـــــ ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان حالات میں زندگی بسر کرنے کے نتائج کس قدر تباہ کن ہوتے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان کی شرح اموات دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور موت اور بیماری کی وجہ سے زبردست معاشی نقصان ہوتا ہے ۔

مقامی حکومت کی ذمہ داری

اس مسئلہ کے مالی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے فرمایا کہ دوسرے متعدد عوامل کی طرح جن کے تحت ہندوستان بدقت تمام زندگی بسر کررہا ہے رہایشی مکانات کا مسئلہ بھی مشکلات سے پر ہے ۔ کارخانہ دار غیر نفع بخش کاروبار میں اپنا سرمایہ لگانے سے ڈرتا ہے ۔ مقامی عہدہ داروں کے پاس اس غرض کے لئے کافی سرمایہ نہیں ہے ۔ حکومت کو اتنے کثیر مطالبات کی تکمیل کرنی پڑتی ہے کہ وہ اتنی طویل المدت کاروائی سے کافی دلچسپی نہیں لے سکتی ۔ اس طرح مزدور وہیں رہتا ہے جہاں وہ پہلے تھا اور ان تینوں میں سے کوئی بھی اتنی جرات اور ہمت کا حامل نہیں ہوتا کہ اس کی مدد کرے اور اس کے معیار زندگی کو بلند کر کے اس کی بہتر کارکردگی اور صلاحیت کار سے فائدہ اٹھائے ۔ اگر صحت کے حالات خراب ہوں تو نہ صرف یہہ کہ مزدور کا کام متاثر ہوتا ہے بلکہ وہ حاضری کی پابندی بھی نہیں کرسکتا اور بہر صورت اس کی کام کرنے کی عمر کم ہوجاتی ہے ۔ دنیا کے کسی ملک میں خانگی سرمایہ کاری اتنی کافی نہیں رہی ہے کہ ادنی طبقے کے لئے رہایشی مکانات سے متعلق مطالبوں کو پورا کرسکے ۔ غریبوں

کے لئے مناسب مکانات کا انتظام کرنا مقامی حکومت کا فرض ہے ۔ لیکن چونکہ اس کے لئے کثیر اخراجات لاحق ہوتے ہیں اس لئے بالآخر حکومت ھی پر اس کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔ کارخانہ دار کی ذمہ داری سب سے آخر میں آتی ہے ۔ لیکن چونکہ مزدوروں کی اعلی کارکردگی سے اس کو است فائدہ پہونچیے گا اس لئے اسے چاہئے کہ وہ ارباب قتدر کو اپنی ذمہ داری قبول کرنے اور اس سے عہدہ برآ ہونے پر آمادہ کرے ۔

انجینیر کا فرض

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے رائے بہادر نے فرمایا کہ اس منزل تک انجینیروں کو (بجز ان کے جو آجر بھی ھیں) مکانوں کے مسئلہ سے بہت کم تعلق ہے ۔ لیکن جونہی رقم فراہم ہو جائے یا اس کا وعدہ کرلیا جائے نقشہ مرتب کرنا ور اسے عملی صورت دینا ان کا کام ہے ۔ کثیر اخراجات کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لینا ہوگا ۔ انجینیروں کے ذہن میں ایک گھر کی حقیقی ضروریات کے متعلق واضح تصور ہونا چاہئے تاکہ صحت بخش اور سلیقہ مند زندگی بسر کی جاسکے ۔ تعیشات کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی لیکن ضروریات کا انتظام لازمی طور پر کیا جانا چاہئے ۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ آخر الذکر کو محض اخراجات کے معیار پر جانچا جائے ۔ ضروری سائنشوں میں کمی کئے بغیر دوسرے ذریعوں سے مصارف میں تخفیف کرنی ہوگی ۔ ان ذریعوں کا پتہ چلانے اور تعمیر کی لاگت کو ممکنہ حد تک کم کرنے کے لئے انجینیروں اور سائنسدانوں کی اختراعی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا ۔

اقل ترین معیار زندگی

رائے بہادر نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت ہند کا محکمہ عمال اس وقت مزدوروں کے مکانات کے لئے ایک معیار مقرر کرنے کی نسبت غور کررہا ہے ۔ ان تجاویز کی رو سے مزدور کا مکان ۲۴۰ مربع فٹ کے کم سے کم دو کمروں ایک ۶۰ فٹ چوڑے برآمدہ ، ایک باورچی خانہ ، صحن ، حمام اور بیت الخلاء پر مشتمل ہوگا ۔

حیدرآباد کی رہنمائی

اس سلسلہ میں رائے بہادر نے حیدرآباد میں جو کام انجام دیا گیا ہے اس کو خراج تحسین ادا کیا ۔ انہوں نے فرمایا :- "حکومت سرکارعالی نے ہم سب کی صحیح رہنمائی کی ہے اور ہماری توصیف اور احسانمندی کی مستحق ہے "۔ انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ عنبر پیٹھ میں کوتوالی کے جوانوں کے مکانات میں ، جو سات آٹھ سال پہلے تعمیر کئے گئے تھے ، سب سے کم مواجب ملازم کے لئے دو کمروں کا انتظام کیا گیا ہے اور ایسی دوسری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں جن کی فراہمی کے لئے حکومت ہند کا محکمہ عمال اب سفارش کررہا ہے ۔ انہوں نے مجلس آرائش بلدہ کے تعمیر کردہ مکانات کو بہت پسند کیا ۔ ان مکانوں میں بھی انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ چند سال پہلے ہی وہ تمام ضروریات فراہم کی جاچکی ہیں جو اب حکومت ہند کے پیش نظر ہیں ۔

کم اجرت یاب مزدوروں کا معیار

رائے بہادر نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا سردست آیندہ ۲۰ تا ۳۰ سال کے لئے دو کمرے والے مکان کو سب سے کم اجرت یاب مزدور کے لئے بطور معیار کے اختیار کیا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے مکانوں کی تعمیر کے لئے مقام کی موزونیت ، برآمدہ ، صحن، دریچوں اور کھڑکیوں ، "شلف" اور دیواری الماریوں کی فراہمی ، آبرسانی اور برقی رسد جیسے امور پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ مکانوں کا نقشہ مرتب کرنے میں ان امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا ۔

فلاح و بہبود کی تنظیم

رائے بہادر نے فلاح و بہبود کی تنظیم کی ضرورت پر بطور خاص زور دیا اور فرمایا کہ جدید قایم شدہ نوآبادی میں فلاح و بہبود سے متعلق عملہ کی موجودگی نہایت ضروری ہے جو نہ صرف مکانوں کے غلط استعمال اور غیر مجاز عمارتوں کی تعمیر کو روکے گا بلکہ مکینوں کو صاف ستھری اور صحت بخش زندگی بسر کرنے کی ہدایت بھی دیگا اور ان میں بلدی احساس پیدا کرنے کی کوشش کریگا ۔ اگر اس

ضمن میں کوئی کوتاہی کی جائے تو ممکن ہے کہ غریبوں کے لئے مکانوں کی فراہمی سے متعلق ساری اسکیم بے اثر ہو جائے ۔

مالی پہلو

اس اسکیم کے لئے رفاہی سبیل بندی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضروری آسائشوں سے لیس دو کمروں والے مکان کی تعمیر کے لئے مابعد جنگ شرحوں پر تین ہزار روپے سے زیادہ اخراجات عاید ہونگے ۔ اس حساب سے چار کروڑ باشندوں یعنی ہندوستان کی آبادی کے صرف دسویں حصہ کی رہایش کا انتظام کرنے کی غرض سے ایک کڑوڑ مکانوں کی تعمیر کے لئے (۳۰) ارب روپے کی ضرورت ہوگی ۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ مکانوں کی اسکیموں کو عملی صورت دینے کے لئے اتنی کثیر رقم مہیا کرنا ممکن نہیں ہے انہوں نے کمروں کی تعداد یا ان کی وسعت میں کمی کرنے کی مخالفت کی اور یہ تجویز کی کہ سستا اور اگر ضرورت ہو تو گھٹیا قسم کا سامان استعمال کرکے اخراجات تعمیر میں کمی کی جانی چاہئے ۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا :-

''انجینیروں کی حیثیت سے ہم پر یہ فرض اور ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ موقع کی مناسبت سے سستے مکانات بنائیں ۔ ہمارے عوام ہم سے یہ توقع رکھتے اور ہمیں انہیں نا امید نہ کرنا چاہئے ۔ ہمیں سستی چیزیں دریافت کرنی ہوں گی جن کے ذریعہ ضروری آسائشوں کی فراہمی کے ساتھ اور زیادہ اخراجات نگہداشت کے بغیر ایک ایسا مکان تعمیر ہوسکے جو تیس سال تک کام دے ۔ اس کے لئے تحقیقات ضروری ہے اور سائنس دانوں کی امداد ناگزیر ۔ ہمیں تمام مقامی اشیاء سے استفادہ کرنا چاہئے اور کسی چیز کو بھی ناقابل توجہ سمجھ کر مسترد نہیں کرنا چاہئے ۔ اگر ہم سب انہی اصول پر سوچنے لگیں تو مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم بہت جلد اس مسئلہ کو حل کرسکیں گے ۔''

بسلسلہ صفحہ (۱۳)

ہوائی حمل و نقل

'' دکن ایرویز لمیٹڈ '' سی - ۴۷ ڈکوٹا (C. 47 Dakota) قسم کے چار ہوائی جہاز خرید چکی ہے ۔ ان میں سے ہر ہوائی جہاز میں ۲۱ مسافروں کی نشست کا انتظام ہے ۔ ''اکسپی ڈیٹر'' (Expeditor) قسم کے چار ہوائی جہازوں کے لئے بھی فرمائش کی گئی ہے ۔

فی الحال ہوائی حمل و نقل کا حسب ذیل مجوزہ راستوں پر انتظام کیا جانے والا ہے :-

۱ - مدراس - حیدرآباد ، ناگپور ، بھوپال - دھلی ۔

۲ - حیدر آباد - بمبئی اور

۳ - حیدر آباد - بنگلور ۔

ضلع کانفرنس عادل آباد

عادل آباد کی چوتھی سالانہ ضلع کانفرنس مندوبین اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ کانفرنس کا افتتاح پرچم آصفی کے لہرائے جانے کی رسم سے عمل میں آیا ۔ مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر قمرالدین اول تعلقدار نے ان تدابیر کا ذکر کیا جو عادل آباد کی ترقی کے لئے حکومت نے اختیار کی ھیں ۔ ان میں سے ایک تدبیر آبرسانی کا انتظام ھے جس سے ایک دیرینہ ضرورت پوری ہوگئی ھے ۔ انہوں نے یہ امید ظاھر کی کہ سرکاری عمارات اور سرکاری ملازمین کے مکانات کی تعمیر بہت جلد شروع ہوجائے گی جس کے لئے موازنہ میں گنجائش مہیا کی گئی ھے ۔ بعض بڑی سڑکوں پر سمنٹ بچھانے اور انہیں مانع گرد بنانے کا مسئلہ بھی زیر غور ھے ۔ امید ھے کہ یہ اسکیم بہت جلد عملی صورت اختیار کرلے گی ۔ عادل آباد سے مدکھیڑ تک ریلوے لائین کی توسیع کے سلسلہ میں سروے کا کام جاری ھے ۔ عادل آباد جب ریلوے لائن سے منسلک ہوجائے گا تو ممالک محروسہ میں ایک اھم شہر بن جائے گا ۔ تعلقدار صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ ضلع معدنی ذخائر سے مالا مال ھے اور اس لئے یہاں معدنی دولت سے استفادہ کرنے کے لئے وسیع مواقع حاصل ھیں ۔

غذائی صورت حال

تعلقدار صاحب نے غذائی صورت حال کا ذکر کیا اور سفاہت ھنگام پر تشویش کا اظہار کیا ۔ انہوں نے حاضرین کو یقین دلایا کہ غلہ کو ضلع سے برآمد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور یہ ضلع موجودہ ذخائر سے اپنی غذائی ضروریات پورا کرسکے گا ۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان کٹھن حالات پر قابو پانے میں ارباب مقتدر کا ھاتھ بٹائیں ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے مختصر طور پر ضلع کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے ۔ انہوں نے بتایا کہ ان کانفرنسوں کا خاص مقصد دیہات کے باشندوں کو اس بات کا موقع دینا ھے کہ وہ منظم شکل میں اپنی ضروریات اور مطالبوں کو ضلع کے اعلی حکام کے آگے پیش کریں ۔ مقامی عہدہ داران انتظامی کی طرف سے انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ عوام کی حالت کو سدھار نے کے لئے ممکنہ کوشش کرینگے ۔ اب جب کہ نوع انسانی کی تاریخ میں طاقت کا سب سے شدید مقابلہ ختم ہوچکا ھے مستقبل پر اعتماد کے ساتھ نظر ڈالی جاسکتی ھے جو امید افزا اور درخشان معلوم ہوتا ھے ۔ جنگ ختم ہو جانے کے باوجود معاشی حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ھے اور غذا کا مسئلہ اب بھی سب سے اھم اور قابل توجہ ھے ۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ زاید پیدا وار کے علاقوں کو چاھئے کہ وہ کم پیدا وار کے علاقوں کی مدد کریں ۔ انہوں نے امید ظاھر کی کہ انسانی ھمدردی کے اس کام میں عوام ضلع کے عہدہ داروں کا خوشی سے ھاتھ بٹائیں گے ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ضلع عادل آباد کا اھم مسئلہ قبائلی باشندوں کے لئے زمین کی فراھمی ھے ۔ ان کی اپنی زمینات نہیں ھیں جس کی وجہ سے ان کی معاشی حالت میں اصلاح نہیں ہورھی ھے ۔ حکومت کی پالیسی کی تعمیل میں ۳۷۶۹ اشخاص کو زرعی اغراض کے لئے زمین فراھم کی گئی ۔ سنہ ۱۳۵۴ف میں (۲۴) ہزار روپے کی حد تک انہیں تقاوی بھی دی گئی ۔ ان کو تعلیم دینے کا کام جاری ھے اور اس کے لئے متعدد خصوصی مدارس کھولے

گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ مختلف طریقوں سے قبائلی باشندوں کی مالی امداد کی گئی ۔

حکومت مقامی

سنہ ۱۳۵۳ف میں مجلس ضلع کا قیام عمل میں آیا جس کی بڑی اکثریت غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہے ۔ مجلس نے قدیم باؤلیوں کی مرمت اور نئی باؤلیوں کی کھدائی اور رسل و رسائل کے بہتر طریقوں کی فراھمی کا کام انجام دیا ۔ عادل آباد اور نرمل میں مجالس بلدیہ اور چنور ، راجورہ ، آصف آباد ، کنوٹ اور سرپور میں مجالس قصبہ قایم کی گئی ہیں ۔

آبرسانی

دے سنہ ۱۳۵۵ف میں آبرسانی اور ڈرینیج کی اسکیمیں پایہ تکمیل کو پہونچیں اور آنریبل صدر المہام بہادر مال نے اس کا افتتاح فرمایا ۔

جنگلات

اپنی تقریر جاری رکھتے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ یہ ضلع جنگلات کی دولت سے مالا مال ہے ۔ کتہ پیٹھ میں کارخانہ کاغذ سازی کو بانس سربراہ کی جارھی ہے ۔ کاغذ سازی کی صنعت ترقی پذیر ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ مستقبل میں بہتر نتائج پیدا ہوں گے ۔ تعلقہ نرمل میں لاکھ کی کاشت کرائی گئی اور اسٹیشنری ڈپو سرکارعالی کو بہم پہونچائی گئی ۔ نرمل ڈیویژن کے پانچ "صحرائی" مواضعات میں قبائلی باشندوں کے ۱۲۲ خاندانوں کو بسایا گیا اور کاشت کے لئے اراضی دی گئی ۔

سررشتہ تعمیرات

سررشتہ تعمیرات نے نئے مکانوں کی تعمیر اور مرمت و درستگی پر تقریباً ۲۰ ہزار روپے اور تالابوں اور کنٹوں کی تعمیر پر تقریباً ۹۲ ہزار روپے صرف کئے ۔ واقعہ یہ ہے کہ مختلف "پراجکٹس" پر جن کا مقصد آبپاشی کی سہولتوں کی اصلاح ہے ۴۲۶۹۸۶ روپے کی مجموعی رقم صرف کی گئی ۔ اس سے کاشتکاروں کو کافی فائدہ پہونچا اور زمین کی پیداوار میں قابل لحاظ اضافہ ہوا ۔ رسل و رسائل کے بہتر ذرائع کے انتظام کی بدولت حمل ونقل کی دشواریاں بڑی حدتک کم ہوگئی ہیں ۔

تعلیمات

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں پانچ مدارس وسطانیہ قایم ہیں جن میں ایک امدادی مدرسہ بھی شامل ہے ۔ ان مدارس میں تعلیم پانے والے طلباء کی جملہ تعداد ۱۱۰۹ ہے ۔ ۲۳ نئے امدادی مدارس کھولے گئے ہیں ۔ اس طرح مدارس تحتانیہ برائے ذکور کی تعداد ۱۲۷ تک پہونچ گئی ہے اور ان کے طلباء کی تعداد ۱۱۴۵۴ ہے ۔ پست اقوام کے لڑکوں کےلئے چھ خصوصی مدارس قایم ہیں جن میں ۱۶۷ طلباء زیر تعلیم ہیں ۔ ان پر جو اخراجات ہوئے ان کی مقدار ۳۱۸۳ روپے رہی ۔

طبی امداد

طبی امداد کی سہولتوں کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دارصاحب نے بتایا کہ پلیگ ، چیچک اور ملیریا جیسے امراض متعدی کے انسداد اور علاج کےلئے مناسب تدابیر اختیار کی گئیں ۔ متعدد اشخاص کی ٹیکہ اندازی کی گئی ۔ مختلف ھسپتالوں اور دواخانوں میں جن مقیم اور غیرمقیم مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد ۵۶۳۰۶ رہی ۔

زرعی سر گرمیاں

سنہ ۵۵ - ۱۳۵۴ف کے دوران میں چھ نئے آزمایشی قطعات قایم کئے گئے ۔ "غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم کے سلسلہ میں تقریباً ۱۵۰۰ کاشتکاروں میں تقریباً ۸۰۰ پلہ تخم گندم اور جوار بطور تقاوی تقسیم کی گئی ۔ میوہ کی کاشت کی حوصلہ افزائی کرنے کےلئے سنگاری اور عنڑم کے باشندوں کو آم ، موسمبی اور میوہ کی دوسری قسمیں مہیا کی گئیں جنھیں بنگلور اور پونہ سے درآمد کیا گیا تھا ۔

رسد

لیوی کی وصولی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب

نے فرمایا کہ ۱۴۹۸۷۶ پله جوار ۵۴۹۷۵ پله دھان اور ۲۸۴۷ پله گیہوں اور دوسری اجناس وصول کی گئیں ۔ ان سب کی مجموعی مقدار ۲۱۵۵۴۸ پله ہوتی ہے ۔ فصل کی خرابی کی وجہ سے ۴۵۱۵۰۳ ایکر رقبہ پر سالم معاف اور ۳۷۱۹۱ ایکر رقبہ پر نصف معاف دی گئی ۔ کاشتکاروں کی بھلائی کے خاطر متعدد غلہ گودام قایم کئے گئے ہیں ۔

صوبہ دار صاحب کے خطبہ کے بعد ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں ان تدابیر کی تفصیلات بتائی گئی تھیں جو پچھلے سال کی کانفرنس میں مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کو عملی صورت دینے کے لئے اختیار کی گئیں یا کی جانے والی ہیں ۔

قرارداد عقیدت

یہ اجلاس قرار داد عقیدت کے بعد ختم ہوا جس میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

تحریکات

کانفرنس کا دوسرا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تجاویز اور مطالبوں پر غور و خوض کے لئے مختص رہا ۔ تجاویز کی تعداد تقریباً ۱۰۰ تھی اور ان کا تعلق مقامی اہمیت کے مختلف امور سے تھا ۔ ایک تحریک میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ فصل کی حالت معلوم کرنے اور اجناس خوردنی کے معاملہ میں مقامی ضروریات کا تعین کرنے کے لئے ہر تعلقہ میں غیر سرکاری اراکین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے ۔ یہ بھی تحریک کی گئی کہ ضلع سے اجناس خوردنی کی برآمد کی اجازت مقامی ضروریات کی تکمیل کے بعد ہی دیجانی چاہئے اور ایک دوسری تحریک میں مطالبہ کیا گیا کہ آصف آباد کو ضلع عادل آباد کا مستقر بنانے کی نسبت دوبارہ غور کیا جائے یا متبادل صورت میں اسے ایک علحدہ ضلع قرار دیا جائے ۔ اس بات کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ پٹیل پٹواریوں کو گرانی الونس دیا جانا چاہئے ۔ صوبہ دار صاحب نے ان تمام تجاویز پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا جو عوام کی عام حالت سدھارنے کے لئے پیش کی گئی ہیں ۔

صوبہ دار صاحب نے مقامی فنون و دستکاری کی نمائش کا افتتاح فرمایا ۔

کاروباری حالات کا ماهواری جائزه

نومبر سنه ۱۹۴۵ع – دے سنه ۱۳۵۵ف

عام حالات

زیر تبصره مهینے کے اختتام پر زر کے بازار میں سرد بازاری کے آثار نمایاں نهیے - مهینے کے آخری دن سکه کلدار کے تبادله کا نرخ خریدی کےلئے ۷-۱۱۶ روپے اور فروخت کےلیے ۸-۱۱۶ روپے تھا - سونے اور چاندی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافه کی جانب رها - اور چاندی کے مقابله میں سونے میں اضافه زیاده نمایاں رها - اجناس کی قیمتیں بھی عام طور پر نرمی پذیر رهیں -

زرکاغذی اور سکے

اجرا شده نوٹوں کی خام تعداد اور زر محفوظ زیرگشت نوٹوں کی جمله مالیت (۴۰،۶۳۹) لاکھ روپے رهی - گذشته ماه یه مالیت (۳۹۵۴۳) لاکھ روپے تھی - اس طرح (۱۰۵۹۶) لاکھ روپے کا اضافه عمل میں آیا - خام گردش کے مقابله میں زر محفوظ کا تناسب (۳۶۹۲) فی صد تھا جو گذشته مهینے کے مقابله میں ۱۹۶ فی صد زیاده هے - اس سے ظاهر هوتا هے که زر محفوظ کی حالت مستحکم هے -

نومبر سنه ۱۹۴۴ع کے مقابله میں زیر گشت نوٹوں کی مالیت (۶۸۸۸۹) لاکھ روپے بڑھ گئی -

بنک کاری کے اعداد

سرمایه مشترکه کی کمپنیاں :- واجبات اور نقد اثاثه جات زیر تبصره مهینے کےآخری هفته میں ممالک محروسه سرکارعالی میں کاروبار کرنے والی سرمایه مشترکه کی ۱۳ کمپنیوں کے جمله واجبات کی مقدار (۳۸۴۲۷۰) لاکھ روپے تھی - ان کے نقد اثاثوں کی مقدار جس میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے پاس کی امانتیں بھی شامل هیں (۶۱۹۸) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسه میں جمله پیشگیوں اور ایسی خرید شده یا بٹه کاٹی هوئی هنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۲۰۰۲۹) لاکھ روپے اور (۱۲۷۸) لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۳۰۰۰۰) لاکھ روپے اور (۳۲۷۴۰) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابله میں گذشته ماه میں یه مقدار علی الترتیب (۵۲۷۱۰) لاکھ اور (۲۸۲۰۸) لاکھ روپے تھی -

امداد باهمی کے بنک اور انجمنیں بنکوں انجمنوں اور حکومت کے قرضوں اور امانتوں کی مقدار اور رکن بنکوں اور انجمنوں سے حاصل کئے هوئے قرضوں کی مقدار علی الترتیب (۲۹۱۴) لاکھه روپے اور (۲۱۲۹) لاکھ روپے تھی -

نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کا اوسط اشاریہ علے حالہ قایم رہا ۔ البتہ دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۱۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ ہلدی اور آلو کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جملہ اغذیہ اور دوسری اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۱ اور ۹ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ نومبر میں ان کے اشاریہ ۲۷۸ اور ۲۰۳ رہے ۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں یہ علی الترتیب ۲۹۸ اور ۱۳۲ تھے ۔

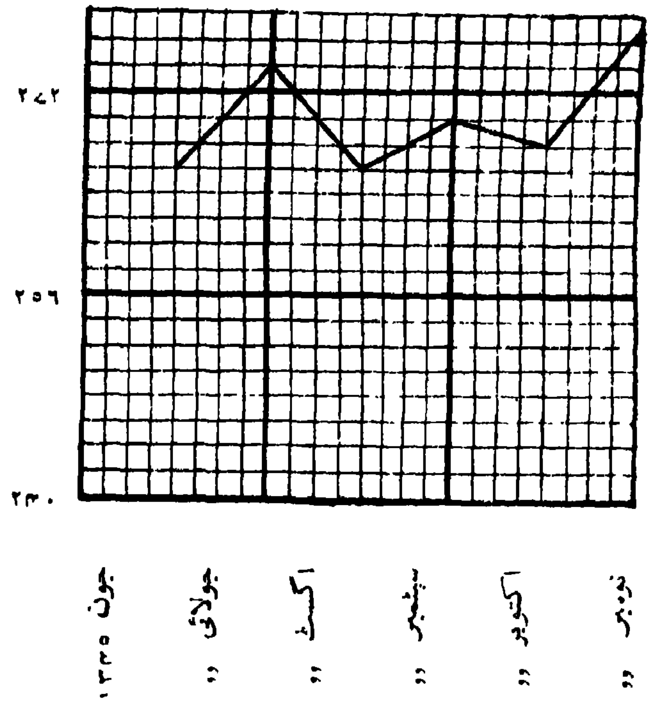
روغندار تخم ، ساختہ کپاس ، چمڑا اور کھال اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ۲، ۱۷، ۶۶ اور ۶ اعشاریہ اضافہ ہوا اور اشیاء تعمیر ، نباتاتی تیل اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اشاریوں میں علی الترتیب ۱، ۵ اور ۱ اعشاریہ کمی ہوئی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریوں کے حساب سے نومبر کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۷۷ اور ۲۲۹ تھا ۔ اس طرح سابقہ مہینے کے مقابلہ میں اس میں ۹ اور ۷ اعشاریہ کمی ہوئی ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اکٹوبر اور نومبر سنہ ۱۹۴۵ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (–) بمقابلہ	
		نومبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۵ع	نومبر ۴۴ع	اکٹوبر ۴۵ع	نومبر ۴۴ع
غلہ	۱۰	۲۷۷	۲۷۷	۲۷۹	۰۰	–۲
دالیں	۶	۲۱۲	۲۰۱	۲۱۱	+۱۱	+۱
شکر	۲	۰۰	۱۴۶	۱۲۳	۰۰	۰۰
دوسری اغذیہ	۱۶	۲۹۰	۲۸۱	۲۳۲	+۹	+۳۸
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۳	۲۶۲	۲۴۴	+۱۱	+۲۹
روغن دار تخم	۵	۲۸۹	۲۸۷	۲۲۸	+۲	+۶۱
نباتاتی تیل	۴	۲۵۶	۲۶۱	۲۶۷	–۵	–۱۱
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۰۷	۲۹۰	۳۰۳	+۱۷	+۴
چمڑا اور کھال	۲	۳۸۹	۳۲۳	۳۲۳	+۶۶	+۶۶
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۷	۲۵۸	۲۷۹	–۱	–۲۲
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۷۳	۲۷۴	۲۶۱	–۱	+۱۲
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۸۱	۲۷۵	۲۷۰	+۶	+۱۱
عام اشاریہ	۶۰	۲۷۷	۲۶۸	۲۵۶	+۹	+۲۱

مندرجه ذیل گراف میں بلده حیدرآباد میں جون سنه ۱۹۴۵ع سے نومبر سنه ۱۹۴۵ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابله کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

زیر تبصره مهینے میں مکئی، تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافه ہوا ۔ اس کے برخلاف موٹا چاول ، باجرا ، راگی اورچنے کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ گیہوں او جوار کی قیمتیں علے حاله قایم رہیں ۔

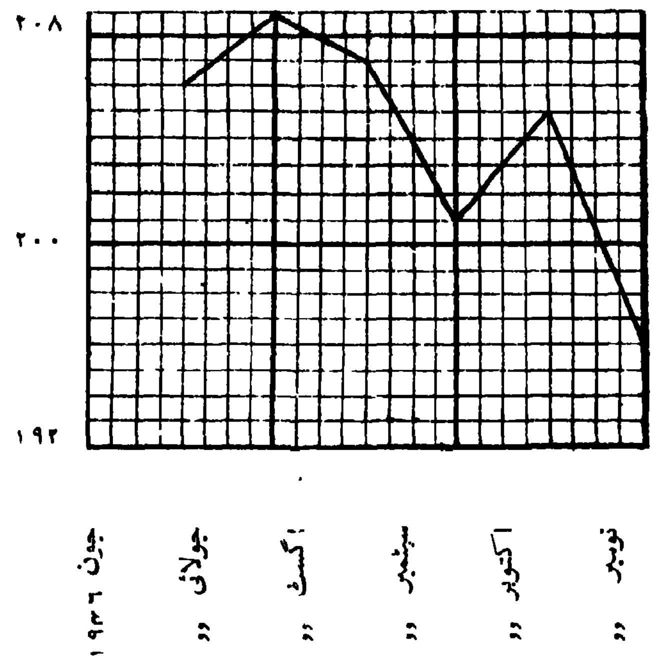
آگسٹ سنه ۳۹ع کے اشاریه کے حساب سے دس اہم اشیاء کی چلر فروشی کی قیمتوں میں سپٹمبر سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں(۵) اعشاریه اضافه اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع کے مقابله میں (۸) اعشاریه کمی ہوئی ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیه سکه عثمانیه سیروں اورچھٹانکوں میں معه اعشا یه درج ذیل ہے ۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریه بابته	
		نومبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۵ع	نومبر ۴۵ع	اکٹوبر ۴۵ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۳ - ۳	۲ - ۳	۲۲۵	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۴	۱۳ - ۴	۱۵ - ۴	۳۰۶	۲۰۴
گیہون	۵ - ۷	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۱۳ - ۵	۱۳ - ۵	۱۷۲	۱۷۲

باجرہ		۸ - ۱۰	۱۱ - ۵	۸ - ۵	۱۸۳	۱۹۱
راگی		۵ - ۱۱	۱۱ - ۷	۸ - ۶	۱۳۷	۱۷۳
مکئی		۱۳ - ۱۰	۳ - ۶	۹ - ۶	۱۷۵	۱۶۵
چنا		۱۰ - ۷	۱۲ - ۵	۱۳ - ۳	۱۳۱	۱۹۷
نور		۱ - ۱۰	۱۱ - ۳	۰ - ۶	۱۷۷	۱۶۷
نمک		۱۳ - ۸	۶ - ۶	۷ - ۶	۱۳۸	۱۳۷
عام اشاریہ		۰۰	۰۰	۰۰	۱۹۶	۲۰۳

مندرجہ ذیل گراف میں جون سنہ ۱۹۴۵ع سے نومبر سنہ ۱۹۴۵ع تک ، اہم اشیا کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے -



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۹۲ روپے اور ۱۰۱ روپے فی تولہ اور ۱۵۰ روپے اور ۱۵۳ روپے فی صد تولہ تھے - اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ نرخ علی الترتیب ۸ - ۷۷ روپے اور ۸ - ۸۱ روپے فی تولہ اور ۱۳۶ روپے اور ۱۴۳ روپے فی صد تولہ تھے -

مندرجہ ذیل تختے میں جون سنہ ۱۹۴۵ع تا نومبر سنہ ۱۹۴۵ع میں سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جون	۹۲-۱۲	۹۷-۱۰	۱۵۴-۰	۱۵۷-۰
جولائی	۹۵-۰	۹۶-۴	۱۵۴-۰	۱۵۵-۸
آگسٹ	۷۸-۰	۹۴-۴	۱۳۵-۰	۱۵۵-۸
ستمبر	۸۵-۰	۹۵-۰	۱۳۷-۰	۱۵۵-۰
اکٹوبر	۸۹-۰	۹۴-۰	۱۴۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۶-۸-۱۱۶ روپے اور ۶-۹-۱۱۶ روپے اور کم ترین شرحیں ۶-۶-۱۱۶ روپے اور ۰-۷-۱۱۶ روپے تھیں۔

مندرجہ ذیل تختہ میں نومبر اور اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۴ع کی کلدار شروح مبادلہ کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماہ	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
نومبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۷-۰	۱۱۶-۹-۶
اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۰	۱۶۶-۸-۰	۱۱۶-۹-۶
نومبر سنہ ۱۹۴۴ع	۱۱۶-۹-۶	۱۱۶-۱۰-۰	۱۱۶-۱۰-۶	۱۱۶-۱۱-۰

حصص کے نرخ

اکٹوبر اور نومبر سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآوردہ کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات		اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع اور نومبر سنہ ۱۹۴۵ع کے آخری دن کی اختتامی شرحیں اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع آنہ روپیہ	نومبر سنہ ۱۹۴۵ع آنہ روپیہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکار عالی	۲½ فی صد	۱۰۰ - ۱۳	۱۰۰ - ۵
” ” ”	۳½ فی صد	۱۰۴ - ۲	۱۰۴ - ۰

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۳-۰	۵۰-۸
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۳۸-۸	۱۴۲-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۳۰-۰	۴۵۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	..	۵۱۲-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۹۵-۰	۶۹۸-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، سکہ کلدار)	۴۱۹-۰	۴۲۵-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	..	..
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۶۲۵-۰	۱۶۳۰-۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۲۶-۸	۳۵۹-۸
شکر			
نظام شوگر فیکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۳-۰	۸۱-۸
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۳۸-۰	۴۳-۸
سالار جنگ شوگر فیکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵ روپیہ)	۲۱-۱۱	۲۲-۸
کیمیکلز			
بایو کیمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۳-۱۱	۵-۶
کیمکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۹-۰	۴۱-۰
کیمکلز اینڈ فارماسیوٹکلز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۰	۴۵-۰
متفرق			
آوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۳-۸	۹۷-۸
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۲-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۶۶-۰	۳۸۵-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ،، ،، ادا شدہ ۲۰ روپیہ)	۲۷-۸	۲۰-۶
نیشنل فوڈ	(۱۰ ،، ،،)	۱۱-۱۴	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ،، کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۹
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ،، عثمانیہ)	۳۱۲-۰	۳۵۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ،، ،،)	۱۲۰-۰	۱۲۳-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۱۱-۸	۱۱۲-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ،، ،،)	۱۲-۰	۱۵-۷
وزیر سلطان	(۱۰ ،، ،،)	۹۵-۱۲	۱۰۲-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ،، ،،)	۱۳-۴	۱۳-۱۲
،، قدیم		..	۱۷-۸

ذیل کے تختہ میں نومبر سنه ۱۹۴۵ع اور نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں کپاس کے صرفه کے اعداد (هزاروں میں) درج هیں :-

		کپاس کا صرفه بدوران			(+) یا (-) بمقابله	
		نومبر سنه ۴۵ع	اکٹوبر سنه ۴۵ع	نومبر سنه ۴۴ع	اکٹوبر سنه ۴۵ع	نومبر سنه ۴۴ع
پریس کی هوئی	..	۲۰۶۳,۹	۲۱۱۶,۰	۲۲۳۹,۴	- ۵۲,۱	- ۱۷۵,۵
بلا پریس شدے	..	۲۶۱,۲	۲۵۳,۰	۲۴۲,۷	+ ۸,۲	+ - ۱۸,۵
جمله	..	۲۳۲۵,۱	۲۳۶۹,۰	۲۴۸۲,۱	- ۴۳,۹	- ۱۵۷,۰

مشترکه سرمایه کی کمپنیاں - زیر تبصره مہینے میں مشترکه سرمایه کی صرف ایک کمپنی کی رجسٹری عمل میں آئی -

حمل ونقل

زیر تبصره مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جمله آمدنی تقریباً (۴۱,۷۵) لاکھ روپے رهی - اس کے برخلاف یه آمدنی نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں (۳۸,۶۱) لاکھ روپے تھی - تجارتی حمل و نقل کے محکمه کی آمدنی کی مقدار (۸,۰۳) لاکھ روپے رهی - اس کے برخلاف پچھلے سال اسی مہینے میں (۶,۹۹) لاکھ روپے کی آمدنی هوئی - نومبر سنه ۱۹۴۵ع میں ریلوے کے ذریعه اشیا کی حمل و نقل سے حاصل شده آمدنی کی مقدار (۲۳,۳۹) لاکھ روپے رهی - اس کے برخلاف نومبر سنه ۱۹۴۴ع میں یه آمدنی (۲۰,۴۶) لاکھ روپے تھی - زیر تبصره مہینے میں ریلوں اور سڑکوں سے سفر کرنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۱۶۴۳۹۰۲ اور ۱۷۰۶۴۵ تھی - اس کے برخلاف اکٹوبر سنه ۱۹۴۴ع میں علی الترتیب ۱۳۷۸۴۲۲ اور ۱۵۹۵۲۷۱ مسافروں نے سفر کیا -

ماهانه آمدنی و خرچ

ذیل کے تختہ میں نومبر سنه ۱۹۴۵ع اور اکٹوبر سنه ۱۹۴۵ع میں بعض اهم مدات کے تحت سرکاری آمدنی وخرچ کی تفصیلات درج هیں - (اعداد هزار روپے میں)

مد		آمدنی		خرچ	
		نومبر سنه ۴۵ع	اکٹوبر سنه ۴۵ع	نومبر سنه ۴۵ع	اکٹوبر سنه ۴۵ع
مالگزاری	..	۱۲۴	۱۲۶	۳۱۴	۳۱۴
جنگلات	..	۴۵۸	۳۷۶	۱۱۶	۵۵
کروڑ گیری	..	۲۳۴۹	۱۷۸۱	۱۷۲	۱۳۹
آبکاری	..	۵۱۴۷	۲۶۴۸	۳۴۹	۴۸۱
اسٹامپ اور رجسٹریشن	..	۲۴۵	۲۳۷	۲۰	۱۹
قرضه	..	۲۴۶	۲۹۹	۲۴۵	۱۱۰۲
سکه	..	..	..	۳۴	۱۷

ٹپہ	..	۱۴۶	۱۸۸	۹۰	۷۷
غیر فوجی نظم و نسق	..	۲۲	۱	۱۱۵۸	۳۲۹
پولیس	..	۲	۳۶	۳۱۶	۳۵۸
تعمیرات	.	۴۴	۶۶	۸۵۹	۷۸۸
طبابت	..	۱۵	۲۱	۳۹۵	۲۳۹
زراعت	..	۵	۲	۸۱	۸۰
بلدیہ و صحت عامہ	..	۹	۴	۳۹	۳۱
عمارات	..	۹	۱۹	۲۷۲	۲۹۷
آبپاشی	..	۴	۹	۴۴	۱۴
ریلوے	..	۹	..	۱	۱
متفرق	..	۴۶	۲۱	۵	۲

مطبوعات برائے فروخت

قیمت

پائی آنہ روپیہ

رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف(۴۰-۱۹۳۹ع) ۰-۰-۳

,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع) ۰-۰-۳

,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع) ۰-۰-۳

حیدر آباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) .. ۰-۰-۳

منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. ,, .. ۰-۰-۳

مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, .. ۰-۸-۳

فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی .. ,, .. ۰-۱-۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد ۔ حیدرآباد دکن


ضرور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!

معلومات حیدرآباد



جلد ۶ .... شمارہ ۹

امرداد سنہ ۱۳۵۵ف - جون سنہ ۱۹۴۶ع

شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ "ضلع کانفرنس"

فہرست مضامین

امرداد سنہ ۱۳۵۵ف — جون سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
مرہٹی ادب کے جدید رجحانات	۳
محمود گاواں	۷
اعزازات سالگرہ ہمایونی	۱۳
ضلع کانفرنسوں کے اجلاس	۱۵
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۲۹

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

چمن رود موسیٰ ، حیدرآباد ۔

معلومات حیدرآباد
جلد ۶ امرداد سنہ ۱۳۵۵ ف - جون سنہ ۱۹۴۶ ع شمارہ ۹

احوال و اخبار

شاہ عثمان زندہ باد - ہمارے محبوب فرمانروا کی باسٹھویں سالگرہ مبارک کے مسعود موقع پر منعقدہ یکم رجب المرجب سنہ ۱۳۶۵ ھ مطابق ۲ - جون سنہ ۱۹۴۶ ع) ہم بہ صد ادب پیشگاہ ملازمان خسروی میں اپنی ناچیز مبارک باد اور ھدیہ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں - اس مبارک و مسعود یوم کو بجا طور پر باشندگان حیدرآباد کی قومی عید قرار دیا گیا ہے - ہر مذہب و ملت کے لوگ مل کر پورے جوش و جذبہ عقیدت کے ساتھ اس قومی عید کو مناتے ہیں - اس عید کا سبب اظہر من الشمس اور اس حقیقت میں رچا ہوا ہے کہ اعلی حضرت بندگان اقدس کی حیات مبارک اپنی رعایا کی خدمت گزاری کے لئے وقف ہے - ''خادم خلق اللہ ہونا سب سے بڑا طرہ امتیاز ہے -،، بندگان اقدس کو اپنی رعایا کی بھلائی سے بڑھکر کوئی شئے عزیز نہیں - ایسی صورت میں ذات ھمایونی سے ہر مذہب و ملت و مسلک کے اشخاص کا بے پایان جذبہ عقیدت و وفاداری حیرت کی بات نہیں بلکہ ایک فطری جذبہ ہے -

مستقبل کے مورخ ھی اس کا تعین کر سکیں گے کہ حیدرآباد نے اعلی حضرت بندگان اقدس کی فیض رساں قیادت اور شاہانہ رہنمائی میں ہندوستان جیسے ذیلی بر اعظم کی تمدنی و ترقی میں کتنا غیر معمولی اور قابل قدر حصہ لیا - ملک کی مشترکہ ترقی کے لئے دوسری وحدتوں کے ساتھ مل کر اپنے وسایل کو ایک جگہ مجتمع کرنے میں حیدرآباد نے کبھی تامل نہیں کیا - اعلی حضرت بندگان اقدس کے دور مسعود میں حیدر آباد نے جو غیر معمولی اخلاق اور مادی ترقی کی ہے اس کے متعلق یہ کہنا ایک حقیقت کا اظہار کرنا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں میں حیدر آباد کو جو عظمت و بلندی حاصل ہے وہ شاہ ذیجاہ ھی کی مدبرانہ رہنمائی کی رہین منت ہے - دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں بھی جبکہ غیر معمولی مشکل حالات پیدا ہوگئے تھے، حیدرآباد زینہ بہ زینہ ترقی کی منزلیں طے کرتا رہا - حیدرآباد نے زندگی کے مختلف شعبوں میں جو ترقی کی ہے وہ ایسی ہے کہ ہم بجا طور پر اپنے ماضی پر فخر کر سکتے اور مستقبل سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کرسکتے ہیں -

حضرت اقدس و اعلی کے ذاتی کردار کی سب سے زیادہ نمایاں اور امتیازی صفات ، ضرب المثل سادگی ، وسیع المشربی اور وسعت نظر ہیں - ذات شاہانہ مذہبی رواداری کی ایک زندہ مثال ہے اور اس بارگاہ میں ہندو ، مسلمان ، پارسی ، عیسائی ، تمام رعایا برابر ہے - اس کا ان الفاظ شاہانہ سے زیادہ بہتر ثبوت اور کچھ نہیں ہوسکتا جن میں حضرت اقدس و اعلی نے اپنے مسلک کی وضاحت فرمائی ہے :- ''بہ حیثیت رئیس میں ایک دوسرا مذہب بھی رکھتا ہوں جس کو صلح کل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے -،، ''. . . . . میری نظر میں نہ کوئی قوم بلند و پست ہے اور نہ کوئی اچھوت ہے جب تک وہ نیک کردار کی حامل ہے بلکہ میں سب کو بہ حیثیت بنی نوع ایک طرح سے برابر سمجھتا ہوں -،، حضرت اقدس و اعلی نے اپنے اس ارشاد عالی کے ایک ایک لفظ پر عمل کر کے دکھا دیا ہے -

اوریہ ذات شاہانہ کی فیض‌آفریں مثال ہی ہے جس نے رعایا میں ایسی باہمی رواداری اور جذبہ خیرسگالی پیدا کردیا ہے جو شاید ہی کہیں اور دیکھنے میں آسکتا ہے ۔

بارگاہ رب العزت میں ہم دست بدعا ہیں کہ سایہ ہمایونی ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے اور اسی سایہ عاطفت میں یہ ریاست ابد مدت عزت و وقار کے بلندتر مرتبہ پر فائز ہو ۔ آمین ۔

سالگرہ مبارک کے اعزازات ۔ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کی سالگرہ مبارک کے موقع پر تمغے اور اسناد پانے والوں کی خدمت میں ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ یاد ہوگا کہ حضرت جہاں پناہی کے فرمان مبارک کی تعمیل میں یہ تمغے اور اسناد پچھلے سال سے عطا کئے جارہے ہیں ۔

ان ۳۳ تمغے اور اسناد پانے والوں میں چار خواتین بھی شامل ہیں اور ان میں سر فہرست ہونے کا فخر کپتان متین احمد انصاری مرحوم انڈین آرمی (بعد موت عطیہ) اور سردار فضل محمد خان سم-یم پولیس کو حاصل ہے ۔ مفاد عامہ کی خاطر غیر معمولی دلیری اور ذاتی ایثار کے صلہ میں ان دونوں کو تمغہ ہلال عثمانی عطا کیا گیا ۔ ان کے بعد فہرست میں تمغہ آصفیہ (طلائی) پانے والے تین اصحاب کے نام ہیں ۔ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدرالمہام اصلاحات ، نواب علی نواز جنگ بہادر کنسلٹنگ انجینیر اور مسٹر احمد مرزا سابق چیف انجینیر و معتمد تعمیرات عامہ ، جنہیں ان کی خصوصی خدمات کے صلہ میں یہ اعزاز عطا کیا گیا ہے ۔ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس نے براہم خسروانہ تمغہ خسرو دکن (طلائی) مسٹر قمر طیب جی مینیجنگ ڈائرکٹر اعظم جاہی و عثمان شاہی ملز اور مسٹر میر لایق علی مینیجنگ ڈائرکٹر حیدر آباد کنسٹرکشن کمپنی کو مفاد عامہ کی ترقی کے لئے اہم اور مفید خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں عطا فرمایا ہے ۔

ان عطیوں کے علاوہ معزز باب حکومت سرکار عالی نے ۲۶ تمغے اور اسناد عطا کئے ۔ پانچ اصحاب کو جن میں نواب عسکر یار جنگ بہادر مشیر قانونی حکومت سرکار عالی ، مسٹر رضی الدین احمد معتمد رسد سرکار عالی اور مسٹر یل ۔ ین گپتا مشیر مالیات محکمہ رسد سرکار عالی بھی شامل ہیں ، خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (نقروئی) عطا کیا گیا ۔ دوسرے پانچ اصحاب کو خصوصی خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (کانسہ) عطا کیا گیا ۔ تمغہ خسرو دکن (نقروی) خان فضل محمد خان اور رائے بہادر سری کشن سکھدیو ملانی کو عطا کیا گیا ۔

چار خواتین کو ان کی نمایاں سماجی خدمات کے صلہ میں تمغہ خسرو دکن (کانسہ) عطا ہوا ہے ۔ ان خواتین میں بیگم مہدی نواز جنگ ، مسز اشفاق احمد ، مسز تاراپوروالا اور مسز اویل ریڈی ، شامل ہیں ۔

اس کے علاوہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکارعالی نے دس اسناد ایسے اصحاب کو عطا کی ہیں جنہیں پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل ہے ۔

ہم پھر ان اعزازات پانے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ان کی فرض شناسی یا سماجی خدمات کا جو فیاضانہ اعتراف کیا گیا ہے وہ دوسروں میں اپنے ملک و مالک کی بے غرض خدمت گزاری کا جذبہ پیدا کریگا ۔

* * * * * * *

سابقہ فوجیوں کے لئے روزگار کی فراہمی ۔ دوسری جنگ عظیم نے ورثہ میں جو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں سے ایک فوج سے علحدہ شدہ اشخاص کو مناسب شہری خدمات پر مامور کرنے کا مسئلہ بھی ہے ۔ اس صورت میں یہ مسئلہ اور بھی مشکل ہوجاتا ہے جب کہ سابقہ فوجی مقررہ تعلیمی معیار کے حامل نہ ہوں ۔ روزگار کے دوسرے مناسب ذریعوں کے علاوہ جنہیں مہیا کیا جارہا

ہے۔ یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ علحدہ شدہ سپاہیوں کے لئیے سرکاری ملازمتوں کا ایک مقررہ تناسب محفوظ کردیا جائے۔ اس راہ میں سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ سرکاری ملازمتوں کے خواہان فوجی، ضروری تعلیمی اسناد نہیں رکھتے۔ یاد ہوگا کہ مختلف مسلح فوجوں میں بھرتی کے لئیے ایک بڑی تعداد مدرسہ کے طالب علموں میں سے لی گئی تھی۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ مستقل سپاہی سے میل جول کی وجہ سے نہ صرف ان کی قابلیت اور عام معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ ان میں نظم و ضبط اطاعت اور فرض شناسی کی صفات بھی پیدا ہوگئی ہیں، حکومت سرکار عالی نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ ان کی حد تک سرکاری ملازمتوں کے داخلہ کی چند شرطیں برخواست کردی جائیں۔ مثلاً ایسے فوجی جنھوں نے کسی دفاعی محکمہ میں اہلکاری کی خدمات انجام دی ہوں، ان سے متعلق یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ چند شرائط کے تحت انہیں میٹریکیولیشن کی سند پیش کرنے سے مستثنی کردیا جائے۔ اس کا یقین کرنے کے لئیے کہ سابقہ نان میٹریکیولیٹ فوجی ایک خاص معیار کارکردگی کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل ہوں، ان کے لئیے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ وہ نویں جماعت تک تعلیم پائے ہوئے ہوں اور ان کی معلومات اور قابلیت کا عام معیار واجبی حد تک اطمینان بخش ہو۔ تقرر سے پہلے اردو انگریزی اور ریاضی میں انہیں ایک آسان آزمایشی امتحان بھی دینا ہوگا۔ مگر ان کے ساتھ دوسری رعایت یہ بھی کی گئی ہے کہ معمولی سرکاری ملازمتوں میں جہاں خاص علمی اسناد کی ضرورت نہیں ہے انہیں عمر کی قید سے مستثنی کردیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ "بھلائی اور فراہمی روزگار کی نظامت" نے جو آرمی ہیڈ کوارٹر کے تحت کام کررہی ہے، ان فوجیوں کے لئیے جو فوج سے علحدہ ہونے والے ہیں، شہری زندگی میں روزگار کی فراہمی اور پیشوں کی تربیت کے لئیے ایک خاکہ تیار کیا ہے۔ یہ تمام ہم آہنگ تدبیریں، حکومت کی اس دلی خواہش کا مظہر ہیں کہ علحدہ شدہ فوجیوں کو جلد از جلد شہری زندگی میں جذب کرلیا جائے۔

* * * * * *

انتخابی مشنری۔ اب جب کہ وہ حالات اور خاص کر جنگ کے پیدا شدہ حالات، جو مجلس قانون ساز کے قیام میں تاخیر کے ذمہ دار تھے، موجود نہیں ہیں، حکومت کی یہ خواہش ہے کہ اس کو جس قدر جلد ممکن ہو قائم کیا جائے۔ جیسا کہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے ایک حالیہ صحافتی ملاقات کے دوران میں انکشاف فرمایا تھا کہ ریاست کی مقننہ کی ترکیب و اختیارات میں توسیع کی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے جس کا قریب میں اعلان کیا جائے گا۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ تبدیلیوں کی رو سے شہری مفادات کو معتدبہ نمایندگی حاصل رہے گی۔ اس کی بدولت منتخبہ ارکین کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائیگا اور مقننہ میں انہیں نمایاں اکثریت حاصل ہوجائے گی۔ ظاہر ہے کہ مجوزہ ترمیمات عام رائے کوملحوظ رکھتے ہوئے کی جارہی ہیں اور اس حیثیت سے ان کا عام طور پر خیر مقدم کیا جائے گا۔

مجلس مقننہ کے انتخابات کے سلسلہ میں ابتدائی انتظام مکمل ہوچکے ہیں اور جو کام باقی رہ گیا ہے اسے محکمہ اصلاحات پوری تیزی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہونچا رہا ہے۔ انتخابی فہرستوں کا مسودہ تیار ہے اور عنقریب شایع کردیا جائے گا۔ انتخابی فہرستوں کی اشاعت کے بعد اگر کوئی اعتراضات کئیے جائیں تو ان سے نپٹنے اور انتخابات کے سلسلہ میں انتظام کرنے کے لئیے، انتخابی مشنری قائم کی گئی ہے، یہ ایک صدر انتخابی افسر، چار ڈویژنل انتخابی افسروں اور سولہ انتخابی ضلع واری افسروں پر مشتمل ہے۔ انتخابات کی تاریخوں کا جلد اعلان کیا جائے گا۔

امید کی جاتی ہے کہ ریاستی مقننہ کے عام ڈھانچے اور اس کے اختیارات اور فرائض میں جو دور رس تبدیلیاں کی گئی ہیں، ان کا عوام میں خیر مقدم کیا جائے گا۔

مرہٹی ادب کے جدید رجحانات

از

از یم - جوشی ایم - اے

ادب زندگی کا آئینہ ہے جس میں قوم کی معلومات خواہشات اور احساسات کا پر تو دکھائی دیتا ہے - ہرنسل کے مرد اور عورتوں کو ورثہ میں ماضی کی روایات ملتی ہیں - وہ اپنے اسلاف کے ادب کا مطالعہ کر کے اس سے اکتساب فیض کرتے ہیں جس کی بدولت وہ اپنے زمانہ کے واقعات کو وقوف و ادراک کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں اور اس طرح صحیح پس منظر میں حالات حاضرہ کی حقیقی قدروں کا تعین کرسکتے ہیں - اسی لئے کسی خاص عہد کا ادب تہذیبی اعتبار سے قدر بڑی واہمیت کا حامل ہوتا ہے - تاریخی دستاویزات میں عام طور پر سیاسی واقعات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے گو بعض اوقات ان میں کسی خاص دور کے سماجی حالات ، مذہبی تحریکات اور معاشی رجحانات کا نقشہ بھی کھینچا جاتا ہے - لیکن وہ اتنا جامع اور ہمہ گیر نہیں ہوتا کہ اس سے قوم کی زندگی کے تمام شعبوں پر روشنی پڑے - خیالات اور رجحانات کا تنوع ، امیدوں اور آرزوں کا اژدھام ، انفرادی مذہبی تصورات کی کثرت اور عشق و محبت اور دوسرے انسانی جذبات کی شدت -- ان سب کی سچی تصویریں صرف ادب ہی میں مل سکتی ہیں اس لئے کسی خاص زمانے کے ادب کا مطالعہ اس وقت کے انسانوں اور عام حالات کے متعلق ہماری معلومات میں اضافہ کرتا ہے -

مرہٹی مہاراشٹرا کے رہنے والوں کی زبان ہے اسے تقریباً دو کروڑ اشخاص بولتے ہیں اور ہندوستانی زبانوں میں ہندوستانی ، بنگالی اور تلنگی کے بعد اسی کا نمبر آتا ہے - مرہٹی بولنے والے تین انتظامی وحدتوں میں منقسم ہیں - صوبہ بمبئی ، صوبہ متوسط اور ریاست حیدرآباد جہاں تقریباً ۴۰ لاکھ مرہٹے آباد ہیں - یہ علاقہ مرہٹواری کہلاتا ہے اور مرہٹی زبان اور ادب کا قدیم مرکز ہے - مرہٹی ادب عالیہ کا ایک بڑا حصہ پٹن ، دولت آباد ، (دیوگری) مومن آباد (امبا جوگائی) گنگا کھیڑ ، بیڑ اور پرلی جیسے مقاموں کی پیداوار ہے - یہاں کے شاعروں کے لکھے ہوئے مذہبی گیتوں نے ، جن میں فلسفہ حیات بھرا ہوا ہے ، ہزاروں زندگیوں کو ابھارا ہے اور انہیں مسرت وشادمانی اورسکون و اطمینان سے ہمکنار کیا ہے - یہ روحانی دولت واجبی طور پر مایہ صدافتخار ہے -

بیسویں صدی سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا - ملک میں تعلیم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ایسے نوجوان مردوں اور عورتوں نے ، جنھوں نے مغربی تہذیب کے سوتوں سے بض حاصل کیا تھا ، مغربی خیالات اور تصورات کو پھیلانا شروع کردیا - اس لئے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ مغربی تصورات ، مغربی تہذیب،مغربی خیالات حتی کہ مغربی اسالیب بیان بھی ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور ادب کے لئے زبردست محرک ثابت ہوئے عام - اخبارات و رسائل عصر حاضر کی زندگی کی ایک نمایاں خصوصیت بن گئے ہیں اور ان کی مدد سے الفاظ کا ایک نیا اور قابل قدر ذخیرہ پیدا ہوگیا ہے - برطانوی عہد سے پہلے کے ادب میں مختلف موضوعات اور اسالیب ناظرین میں مقبول ہوچکے تھے - مقدس پرانوں ، اوتاروں کے حالات زندگی اور مقدس ہستیوں کی سوانح حیات کو آسان بحروں میں نظمایا جاتا تھا - اس میں شک نہیں کہ جذباتی نظمیں اور عوامی گیت بھی موجود تھے جو عوام میں مردانہ جذبات کو ابھارتے تھے لیکن ان سب کا اسلوب محض شاعرانہ تھا - دوسری تمام

ہندوستانی زبانوں کی طرح مرہٹی زبان اور ادب نے بھی پچھلے پچاس سال میں زبردست ترقی کی ہے ۔ اب مرہٹی ادب میں تقریباً اتنے ھی اسالیب بیان ھیں جتنے کہ مغربی ادبیات میں پائے جاتے ھیں ۔ مرہٹی نثر بھی قابل لحاظ حدتک مالا مال ھوگئی ہے۔ اس نے بیرونی الفاظ اور بیرونی اسالیب بیان کو اپنابنا لیا ہے اور اصطلاحات وضع کرنے میں سنسکرت سے آزادانہ طور پر استفادہ کیا ہے ۔

بیسوین صدی کے اوائل میں مرہٹی ادب میں جذباتی نظمیں اور ” سانیٹ ،، بہت مقبول تھے ۔ لیکن مرہٹی زبان نے زبردست مغربی اثرات کے باوجود بھی اپنے اوس انداز شاعری کو ترک نہ کیا جو اس کی فطری خصوصیت ہے ۔ تعلیم یافتہ نسل شیکسپیر، ملٹن ، ورڈ سورتھ اور ٹینیسن کی نظموں سے مسحور ھوکر مرہٹی میں بھی ایسی ھی نظمیں لکھنے لگی ۔ شیلی کی ” سکائی لارک ،، کیٹس کی ”بلبل،، اور ورڈسورتھ کی ” آبی نرگس ،، جیسی نظموں کی صرف نقل ھی نہیں کی گئی بلکہ ان کا لفظ بہ لفظ ترجمہ بھی کیا گیا جس نے مرہٹی ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ کردیا ہے ۔ عوام نے یہ خیال ترک کردیا کہ ادبی مضامین کی بنیاد ہمیشہ مذہبی اور اخلاقی ھونی چاھئے ۔ ھر وہ چیز اچھا ادب بن سکتی ہے جس میں شدید جذبات کا بےساختہ اظہار کیا گیا ھو ، چاہے انہیں ابھارنے والا واقعہ مقدس ھو یا نہ ھو ۔ کیشوسوتا مرہٹی ادب میں رومانیت کا علمبردار تھا ۔ ایسی نظموں کے ساتھ ساتھ ڈرامہ کی ترقی کا راستہ بھی کھل گیا ۔ اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں اساطیری اور بعد میں تاریخی موضوعات پر ڈرامے لکھے گئے لیکن رفتہ رفتہ معاشرتی ڈراموں کو بھی نمایاں مقام حاصل ھوتا گیا ۔ عشقیہ نظموں اور مناظر قدرت سے متعلق گیتوں کا شاعرانہ انداز بھی بدل گیا ۔ مختصر افسانوں کو فروغ حاصل ھوا ۔ فلمی ڈراموں نے اسٹیج کے لئے لکھے جانے والوں ڈراموں کی جگہ لے لی ۔ ڈرامہ کا معیار کافی اونچا ھوگیا ابسن اور برنا ڈشا کے زیر اثر چند ڈرامے لکھے گئے لیکن ان کی کامیابی کے متعلق کوئی قطعی نتائج اخذ کئے جانے سے پہلے ھی فلمی ڈراموں نے انہیں بے دخل کردیا ۔

مختصر افسانہ اور مضمون نثر کے جدید ترین اورمقبول ترین اصناف ھیں ۔ مختصر افسانوں کی تعداد میں غیرمعمولی اضافہ ھوا ہے ۔ یہ موضوعات کے تنوع اور فن کے لحاظ سے بہت بہتر ھوگئے ھیں ۔ سابقہ کہانیوں میں متوسط اور متمول طبقوں کے سیدھی سادھی اور پرسکون زندگی کا نقشہ کھینچا جاتا تھا لیکن اب ادیبوں کی توجہ اون لوگوں کے حالات اور واقعات کی طرف مبذول ھوتی جارھی ہے جو سماج کے ادنی طبقوں سے تعلق رکھتے ھیں ۔ روسی تصورات نے مرہٹی ادب پر جو گہرے اثرات مرتب کئے ھیں وہ واقعی حیرت انگیز ھیں ۔ اپنی روٹی کے لئے پسینہ بہانے والے غریبوں کے ساتھ ھمدردی اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے والے مالدار طبقے سے نفرت کے جذبات نمایاں ھوتے جارہے ھیں ۔ بعض افسانوں میں سیاسی رجحانات کی جھلک بھی پائی جاتی ہے ۔ ہندوستانی سیاسیات اور اس کے مختلف پہلوؤں نے ایسی وسعت اور شدت اختیار کرلی ہے کہ اگر افسانہ اس سے متاثر نہ ھوتا تو فی الحقیقت بڑے تعجب کی بات تھی ۔ عہد حاضر عقلیت پسندی کا دور ہے ھمارے مذھبی طور طریقے ، رسم ورواج اور عادات و اطوار ایمان بالغیب کے تصور اور اعتقادات پر مبنی ھیں ۔ جدید ادیب اپنی تحریروں میں ایسے واقعات اور کرداروں کو شامل کرنے کا رجحان رکھتا ہے جن سے روایتی رسم ورواج اور سماجی طور طریقوں سے عام انسان کے جذبہ نفرت بلکہ مخالفت کا اظہار ھوتا ہے ۔ جب ادب ایسی توانا اور قوت بخش عقلیت پسندی کی ترجمانی کرنے لگتا ہے تو قدرتی طور پر وہ پڑھنے والوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے ۔ عورت اور مرد کے درمیان جو سماجی عدم مساوات ہے اسے تنقید اور ملامت کا ہدف بنایا گیا ہے ۔ عورتوں کا موقف پہلے سے غیر مساوی اور نتیجتاً کمزور تھا ۔ لیکن مردوں کے بنائے ھوئے معاشرتی نظام نے ان پر بے شمار تحدیدات عاید کرکے اس کو کمزور تر بنادیا ہے ۔ مرہٹی زبان کے جدید ادیبوں نے مختصر افسانوں اور ناولوں کے ذریعہ قدامت پسندی کے ان قلعوں کو مسمار کردیا ہے ۔ انہوں نے عورتوں کے لئے بھی انہیں تعلیمی سہولتوں کے مہیا کئے

جانے کی حمایت کی ہے جو مردوں کو حاصل ہیں ۔ تا ہم یہ بات محسوس کرلی گئی ہے کہ عورتوں کو بالکلیہ ایسی تعلیم نہ دی جانی چاہئے جیسی کے مردوں کو دی جاتی ہے۔ لیکن وہ بہتر سے بہتر اعلی سے اعلی تعلیم کی مستحق ہیں ۔ انہیں روایتی طور پر مردوں کے مقابلہ میں اصول اخلاق کا زیادہ سختی کے ساتھ پابند ہونا پڑتا ہے ۔

ذات پات کی تفریق احساس برتری کے غلط تصور پر مبنی ہے۔اس پر سختی کےساتھ تنقید کی گئی ہے۔ پست اقوام کی شکایات کو منظرعام پر لایا گیا ہے اور چھوت چھات کے فرسودہ خیال کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں ۔ تنقید نگاروں پر فرائڈ کے تحلیل نفسی کے اصولوں کا گہرا اثر پڑا ہے ۔ اور افسانہ کے کرداروں کا اسی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے ۔ اس منزل پر یہ قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ تمام زبردست قوتیں سماج کو ہمدردانہ مفاہمت کی ایک بلند تر سطح پر لے جائیں گی ۔ مذہبی اورفلسفیانہ امور پر سنجیدگی سے غور کرنے کا رجحان ختم ہوگیا ہے۔ اس کی جگہ عقل پرستی اور لا مذہبیت نے لے لی ہے ۔

مرہٹواڑی کا علاقہ بھی ان تمام رجحانات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ طوفان کی طرح خیال کے تیز و تند دھارے کسی رقبہ کی سیاسی سرحدوں پر نہیں رک جاتے ۔ جب مغرب میں کوئی نیا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کو ہندوستان پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں ہوتی ۔ کوئی بھی اس حقیقت سے آنکھیں نہیں بند کرسکتا کہ مرہٹواڑی کی ادبی پیدا وار اگر چہ امید افزا ہے لیکن نسبتاً قلیل ہے ۔ اگر یہاں کے بہترین ادیبوں کا شمار کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نثر نگاروں کی بہ نسبت شاعروں کی تعداد زیادہ ہے ۔ قدیم اور ترک کئے شدہ الفاظ کی جھلک دوسرے اصناف کی بہ نسبت شاعری میں زیادہ مدت تک رہتی ہے ۔ بالشیوک تصورات ہمہ گیر نوعیت کے حامل ہیں۔ لیکن چونکہ ریاست کے سیاسی مسائل برطانوی ہند سے مختلف ہیں اس لئے ہمارے ادیب ان احساسات کی ترجمانی نہیں کرتے لیکن دوسری چیزوں میں محض نقالی کی گئی ہے ۔ اسی لئے برطانوی مہاراشٹرا کے سربرآوردہ نقاد مرہٹواڑی کے ادیبوں پر ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنے حال وماحول سے بیگانہ رہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ تازہ تصانیف میں اجنٹہ اور ایلورہ کے تذکرے موجود ہیں لیکن ابھی تک ادب میں مرہٹواڑی کی قدیم عظمت فرداپور گھاٹ اور بالاگھاٹ کی گھاٹیوں اور گوداوری مانجرا پورنا اور پن گنگا کی شاداب وادیوں کی دلکشی اور جاذبیت کی تصویریں آزادی کے ساتھ نہیں کھینچی گئی ہیں ۔

جامعہ عثمانیہ کے قیام سے ریاست میں تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے ۔ مرہٹی کی تعلیم ایم ۔ اے کی ڈگری تک حاصل کی جاسکتی ہے ۔ سلطان العلوم کی حیثیت سے ہمارے شاہ ذیجاہ نے سنہ ۱۹۳۷ء میں مرہٹواڑی کی پہلی ادبی کانفرنس کے نام ایک فیض آفریں پیام روانہ فرمایا تھا جس میں بندگان عالی نے مرہٹی ادب اور زبان سے اپنی گہری اور مستقل دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے مرہٹی ادب کو ترقی دینے کی مساعی سے ہمدردی ظاہر فرمائی تھی ۔

یقین ہے کہ ایسے بصیرت افروز ارشادات کی تعمیل میں مرہٹواڑی کے باشندے نہ صرف ہندوستان اوربیرون ہند کی ادبی پیدا وار کے بہترین عناصر سے استفادہ کرینگے بلکہ اپنی جولانی طبع کے لئے ایک مخصوص میدان پیدا کرلیں گے ۔

محمود گاوان

سلطنت بہمنی کا عظیم المرتبت وزیر

سلطنت بہمنی کا مشہور و معروف وزیر محمود گاوان قرون وسطی کے ہندوستان کی ممتاز ترین او رسربرآوردہ شخصیتوں میں سے تھا ۔ ایک عالم ، سپاہی، مدبر ، ماہر نظم ونسق اورمصلح کی حیثیت سے وہ اس زمانہ کی بعض سب سے جلیل القدر ہستیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے اپنی غیرمعمولی ذہانت اورفطری قابلیت سے بہمنی سلطنت کوعظمت و اقتدار کے اوج کمال پر پہونچا دیا تھا ۔

خواجہ عماد الدین محمود سنہ ۱۴۱۱ع میں بمقام گاوان پیدا ہوا جو بحر کیسپین کے جنوبی کنارے پر قلمرو گیلان میں واقع ہے۔وہ گیلان کے ایک نہایت اعلی خاندان کا چشم وچراغ تھا ۔ تقریباً ۳۰ سال کی عمر میں اس نے ترک وطن کیا تا کہ کہیں اور اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے ۔ دوران سیاحت میں اس نے قاہرہ اور دمشق کا بھی سفر کیا جو اس زمانہ میں اسلامی علم و تہذیب کے مراکز تھے ۔ وہاں اس نے مختلف علوم و فنون کا گہرا مطالعہ کیا جس کی بدولت وہ بعد میں ایک عالم اور مدبر کی حیثیت سے نہایت بلند مرتبہ پر پہنچا۔

محمود سنہ ۱۴۵۳ع میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر دابل میں اس ارادہ سے اترا کہ دہلی میں ایک تاجر کی حیثیت سے سکونت اختیار کرے ۔ اگر چہ بعد میں اس کو "ملک التجار" کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا تھا لیکن اس کے مقدر میں زندگی کے دوسرے شعبوں میں امتیاز حاصل کرنا تھا ۔

ہندوستان پہونچنے کے بعد دہلی جانے کی بجائے جیسا کہ اس کا شروع میں قصد تھا وہ بہمنی سلطنت کے پایہ تخت محمد آباد بیدر روانہ ہوا تا کہ شاہ نعمت اللہ کے پوتے اور حکمران وقت علاء الدین احمد شاہ ثانی کے داماد شاہ محب اللہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کرے ۔ سلطان کے دربار میں اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی ۔ اس لئے اس نے بید میں سکونت اختیار کرنے کا تصفیہ کرلیا ۔ وہاں ایک مختصر سی مدت میں اس نے منصبدار کے عہدہ تک ترقی کی ۔ سنہ ۱۴۵۶ع میں اسے سلطان کے برادر نسبتی جلال خان کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے مامور کیا گیا ۔

علاء الدین احمد شاہ ثانی کے بعد ہمایون شاہ تخت نشین ہوا ۔ وہ محمود گاوان کے احساس عدل وانصاف اور تبحر علمی سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کو اپنا وزیر مقرر کیا ، ملک التجار اور وکیل السلطنت کے خطابات عطا کئے اور بیجا پور کا طرفدار بنایا ۔ یہہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ اگر چہ محمود نے اکثر بغاوتوں کو فرو کرنے میں ہمایوں کو امداد دی تاہم ان مظالم میں شریک نہ تھا جن کی وجہ سے اس کو سلطان "ظالم" کا لقب دیا گیا ہے ۔

ہمایوں کے جانشین نظام الدین احمد شاہ ثالث کی کمسنی کے زمانہ میں جو صرف آٹھ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر متمکن ہوا تھا کاروبار کی انجام دہی کے لئے مجلس اولیا قایم کی گئی جس کا ایک رکن محمود تھا اور دوسرے اراکین خواجہ جہان ترک اور بیوہ ملکہ مخدومہ جہاں تھے۔ ولی کی حیثیت سے محمود نے ان سب کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جنہیں ہمایوں نے ان کے جماعتی رجحانات کی وجہ سے قید کررکھا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے جو صحیح اور مناسب فوجی حکمت عملی اختیار کی اور سلطان گجرات کی امداد طلب کر کے جو دانشمندانہ اقدام کیا اس کی

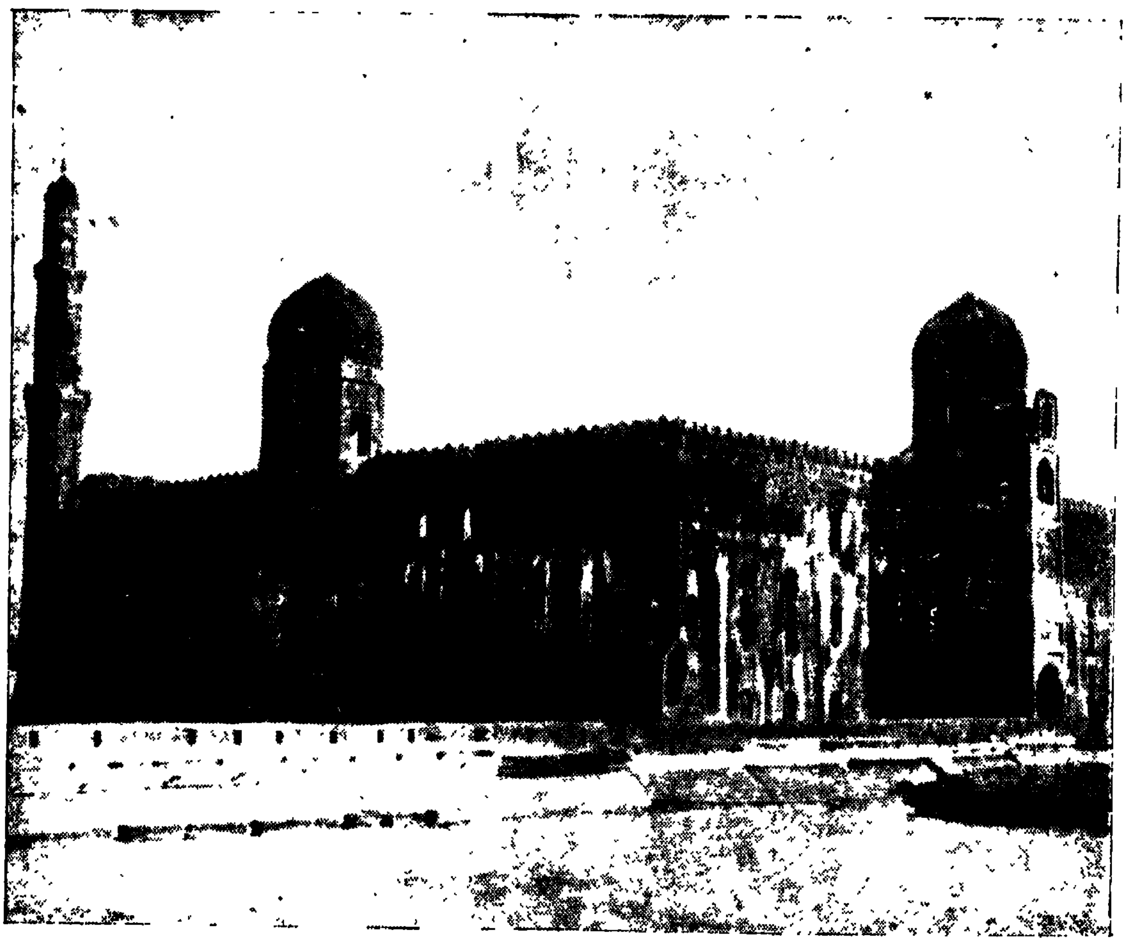


مدرسہ محمود گاوان - سامنے کا منظر

بدولت سلطنت بہمنی پر فوج کشی کرنے کے لئے راۓ اڑیسہ اور سلطان مالوہ کی متحدہ کوششیں سرسبز نہ ہوسکیں ۔

احمد شاہ ثالث کے بعد اس کے چھوٹے بھائی محمد شاہ ثالث کا دور حکومت شروع ہوا ۔ اس بادشاہ نے خواجہ محمود گاوان کو اپنا وزیر اعظم بنایا اور اسے خواجہ جہاں کے خطاب سے سرفراز کیا ۔ وزیر اعظم کی حیثیت سے محمود گاوان کا وقت اور صلاحیتیں مالوہ کے سلطان ، کھلنا ، سنگم ایشور اور وجیانگر کے راجاوں ، مغربی ساحل کے بحری قزاقوں اور سلطنت بہمنی کے آس پاس کے علاقوں میں حکومت کرنے والے دوسرے سرداروں کے خلاف متعدد فوجی مہموں کو سر کرنے میں صرف ہوئیں ۔ ان لڑائیوں میں جو فتوحات حاصل ہوئیں ان کی وجہ سے نہ صرف سلاطین بہمنی کے اثر و نفوذ میں غیر معمولی اضافہ ہوا بلکہ سلطنت کی سرحدیں بھی دور دور تک پھیل گئیں ۔

فوجی امور کی انجام دہی سے متعلق محمود گاوان کی مصروفیات اس کو حکومت کے دوسرے شعبوں میں دور رس اصلاحات کرنے سے باز نہ رکھ سکیں ۔ سلطنت کے نظم ونسق کو بہتر اور زیادہ کارگزار بنانے کی غرض سے خواجہ نے چار ” اطراف “ یا صوبوں کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ کے لئے ایک طرفدار یا صوبہ دار مقرر کیا ۔



مدرسہ محمود گاوان ۔ شمالی رخی منظر

طرفداروں کے اختیارات کم کردئے گئے ۔ متعدد پرگنوں کو سرکاری زمین کی حیثیت سے ضبط کر کے صوبہ داروں کے اختیار سے خارج کردیا گیا ۔ محمود گاواں کی ایک اوراصلاح جو خاص طور پر قابل ذکر ہے زمین کے بندوبست سے متعلق ہے ۔ اس نے زمین کی باقاعدہ پیمایش ، مختلف مواضعات اور قصبات کی حدبندی اور لگان کی مکمل تحقیقات کا حکم دیا ۔ اس طرح وہ راجہ ٹوڈرمل کی اصلاحات سے ایک صدی پہلے ہی اس سمت میں قدم اٹھا چکا تھا ۔

جہاں تک فوجی نظم و نسق کا تعلق ہے گاواں نے طرفداروں کو فوجی تقررات کرنے کے اختیار سے محروم کردیا اور یہ قاعدہ بنادیا کہ ہرصوبہ میں خاص قلعہ کے سوا تمام قلعوں کے قلعہ داروں کا تقرر مرکزی حکومت کی طرف سے عمل میں آئے اور یہ اسی کے آگے جوابدہ ہوں ۔ اگر چہ اس نے سپاہیوں کے اخراجات کی کفالت کے لئے الاؤنسوں میں اضافہ کیا لیکن تنقیح اور نگرانی کا ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جس کی رو سے ان سپاہیوں کے اخراجات منہا کئے جاتے تھے جنہیں فوج میں باقاعدہ طور پر شریک نہیں کیا گیا تھا ۔

ان تمام اصلاحات کا مقصد یہ تھا کہ امرا کے اختیارات کم کردئے جائیں اور مرکزی حکومت کو تقویت پہونچائی جائے ۔ ان اصلاحات سے جن لوگوں کے خانگی مفادات متاثر ہوے انہوں نے ان کی شدید مخالفت کی ۔ اس کے علاوہ گاواں کو سلطنت میں جو زبردست اثر و اقتدار حاصل تھا اس کی وجہ سے بعض امراء کے دلوں میں بغض و حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور انہوں نے اس کے قتل کے لئے سازش کی ۔

محمود گاواں کا معتمد خاص یوسف عادل خاں تھا اور جب تک وہ اس کے ساتھ رہا سازشیوں کو اپنے ناپاک ارادوں کے پورا کرنے کی جسارت نہ ہوئی ۔ لیکن جب آخرالذکر کو ایک مہم پر بھیجدیا گیا تو انہوں نے اس کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھایا ۔ ملک حسن نظام الملک بحری کے ایماء سے ظریف الملک اور مفتاح حبشی نے محمود کے ایک حبشی غلام سے ، جس کے پاس گاواں کی مہر رہتی تھی ، دوستی گانٹھی اور قیمتی تحفے دیکر اس کو اپنا زیر بار احسان بنالیا ۔ ایک دن وہ اس غلام کو خوب شراب پلا کر مست اور بیخود بنانے میں کامیاب ہوگئے اور اس حالت میں اس کو ایک لپٹا ہوا سادہ کاغذ بتاتے ہوے کہا کہ یہ ایک بے گناہ دوست کی برات ہے اگر تم اس پر محمود گاواں کی مہر ثبت کردو تو ہم تمہارے بے حد ممنون ہوں گے ۔ غلام نے کاغذ کو کھول کر دیکھے بغیر ان کی خواہش پوری کردی ۔ اس سادہ کاغذ پر محمود گاواں کی طرف سے رائے اڑیسہ کے نام ایک جعلی خط لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا ۔ " میں محمد شاہ کی عیش پرستیوں اور ظلم و ستم سے تنگ آگیا ہوں ۔ دکن کو کسی دشواری کے بغیر فتح کیا جا سکتا ہے کیونکہ راج مندری کی سرحد پر کوئی ہوشیار حاکم نہیں ہے اور یہ رخ آپ کی سمت سے حملہ کے لئے کھلا ہوا ہے ۔ اکثر امراء اور سپاہی میرے ہوا خواہ ہیں ۔ میں ایک طاقتور فوج کے ساتھ آپ سے آملوں گا ۔ متحدہ طور پر سلطنت کو فتح کرنے کے بعد ہم اس کو آپس میں مساوی طور پر تقسیم کرلیں گے "، جب یہ تحریر سلطان کی خدمت میں پیش کی گئی تو وہ غصہ سے دیوانہ ہوگیا اور فرضی "غدار" کو فوری طلب کیا ۔ گاواں کے دوستوں نے اس کو سلطان کی پیشی میں جانے سے منع کیا ۔ لیکن خواجہ نے ان کے جواب میں یہ شعر پڑھا :-

چوں شہید عشق در دنیا و عقبی سرخ روست
خوش دمے باشد کہ مارا کشتہ زین میداں برند

اور کہا کہ یہ داڑھی جو ہمایوں شاہ کی خدمت گزاری میں سفید ہوگئی ہے اگر اس کے بیٹے کے ہاتھ سے رنگین ہوجائے تو سرخروئی کا باعث ہے ۔ سلطان نے سختی کے ساتھ دریافت کیا ۔ " اگر کوئی شخص اپنے ولی نعمت سے بیوفائی کرے اور اس کا جرم ثابت ہوجائے تو اس کی کیاسزا ہے "، گاواں نے جرات کے ساتھ جواب دیا جو بد بخت اپنے آقا سے غداری کرے اس کی سزا سوائے شمشیر آبدار کے اور کچھ نہیں ہے ۔ اس کے بعد سلطان نے جعلی خط بتلایا جس کو دیکھکر خواجہ نے یہ آیت پڑھی :- سبحنک ھذا بھتان عظیم (حاشا و کلا یہ تو بڑا بھاری بہتان ہے) اور

کہا کہ مہر تو بے شک میری ہے لیکن خط میرا نہیں ہے۔

خواجہ نے بہت کچھ عرض معروض کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ مزید تحقیقات کئے بغیر سلطان نے ایک غلام کو حکم دیا کہ گاواں کو وہیں قتل کردے ۔ اس طرح سلطنت بہمنی کے سب سے عظیم المرتبت وزیر نے ۴۰ سال تک انتہائی قابلیت اور غیر متزلزل وفاداری سے چار سلاطین کی خدمت کرنے کے بعد ۷۸ سال کی عمر میں انتقال کیا ۔ اس المناک واقعہ کا مادہ تاریخ یہ ہے :-

بے گنہ محمود گاواں شد شہید

(۸۸۶ ہجری)

محمود گاواں کے کردار کی ایک نمایاں ترین خصوصیت اس کی علم دوستی تھی ۔ وہ خود ایک متبحر عالم اور خداداد ملکہ رکھنے والا ادیب تھا ۔ اس کی دو تصانیف —— ریاض الانشاء اور مناظر الانشاء —— ابھی تک موجود ہیں ۔ اول الذکر اس کے خطوط کا مجموعہ ہے اور آخرالذکر فن انشاء پر ایک رسالہ ہے ۔ اس نے نہ صرف دکن میں بلکہ ترکی ایران اور دوسرے مقاموں پر بھی ارباب علم و ہنر کی حوصلہ افزائی اورسرپرستی کی ۔ اسی مقصد کی پیش رفت میں اس نے بیدر میں ایک مدرسہ قایم کیا جو ابھی تک موجود ہے اور جس کا شمار دکن کی اہم ترین تاریخی عمارتوں میں ہوتا ہے ۔ یہ مدرسہ محمود گاواں کی ان مساعی جمیلہ کی لافانی یادگار ہے جو اس نے تعلیم و تعلم کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے کی تھیں ۔ سنہ ۱۴۷۲ء میں یعنی محمود کے انتقال سے دو سال پہلے یہ عمارت سات لاکھ روپے کے مصارف سے تکمیل کو پہونچی قطعہ تاریخ یہ ہے ۔

این مدرسہ رفیع و محمود بنا
تعمیر شدہ است قبلہ اہل صفا
آثار قبول بین کہ شد تاریخش
از آیت ربنا تقبل منا

یہ مدرسہ ایک وسیع سہ منزلہ عمارت ہے جس کا طول ۲۰ فٹ اور عرض ۱۸۰ فٹ ہے ۔ اس کی دونوں جانب سوسو فٹ بلند دو رفیع الشان مینار تھے ان میں سے ایک مینار ابھی تک قایم ہے ۔ سامنے کی دیواروں کی سبز اور سنہری زمین پر سفید حروف میں قرآن مجید کی آیات منقوش ہیں ۔ یہ عمارت ایک مسجد ، ایک کتب خانہ ، درس و تدریس کے ایوانوں ، معلمین کی رہایش گاہوں اور طلباء کے کمروں پر مشتمل تھی جو وسط میں سو مربع فٹ کے ایک کشادہ صحن کے اطراف بنائے گئے تھے ۔ اس عمارت کے نقشہ کی تفصیل بتاتے ہوئے دکن کے آثارقدیمہ کے ماہر ، مسٹر غلام یزدانی لکھتے ہیں ۔ " عمارت کے پیش رخ میں صدر دروازہ کی دونوں جانب مسجد اور کتب خانہ تھا اور بقیہ تین رخوں کے وسط میں درس و تدریس کے ایوان تھے جو کافی لمبے اور چوڑے ہونے کی علاوہ عمارت کی تیسری منزل تک بلند بھی تھے ۔ ہر ایک کمرہ درس میں ایک نیم قطری جھروکہ ہے جس کے اوپر گنبد بھی بنا ہوا ہے اس سے عمارت کا بیرونی حصہ بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بصورت دیگر شمال مغربی اور جنوب مغربی سروں پر پشتوں اور ترچھی دیواروں کی وجہ سے جو بھدا پن دکھائی دیتا وہ بھی دور ہوگیا ہے ۔ اساتذہ کے ہشت پہلو کمرے کونوں پر تھے اور ان میں کتابیں رکھنے کے لئے الماریاں بنائی گئی تھیں ۔ اس عمارت میں روشنی اور ہوا کا بہترین انتظام ہے اور اس اعتبار سے جدید عمارتیں بھی اس پر فوقیت نہیں رکھتیں ۔"

اس عمارت کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے رفیع الشان مینار ہیں جو سرجان مارشل کے بیان کے مطابق " دولت آباد کے چاند مینار سے ملتے جلتے ہیں ۔ لیکن چاند مینار کے برعکس ان پر اور ان کے درمیان کے اگلے حصہ کی چمکتی ہوئی سطح پر مینا کاری کا کام ہے جو اپنے نقش و نگار اور منقوش آیات قرآنی کی وجہ سے ایران کی ایسی ہر عمارت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرسکتا ہے ۔"

اس مدرسہ میں اس زمانہ کے بعض بڑے بڑے علماء و فضلا درس دیا کرتے تھے حتیٰ کہ محمود گاواں نے فارسی کے مشہور عالم اور شاعر مولانا عبدالرحمن جامی کو جو

اس کے مخلص ترین دوستوں میں تھے مدرسہ کی صدارت قبول کرنے کی دعوت دی تھی ۔ اس مدرسہ کا دروازہ ان سب کے لئے کھلا تھا جو علم کے طلب گار تھے ۔ یہاں طلباء کو نہ صرف تعلیم ہی مفت دی جاتی تھی بلکہ کھانا اور کپڑا بھی بلامعاوضہ مہیا کیاجاتا تھا ۔ اس مدرسہ میں ایک اعلی درجہ کا کتب خانہ بھی قایم تھا ۔

فرشتہ کے زمانہ میں یعنی تقریباً ڈیڑھ صدی بعد یہ مدرسہ سرسبز حالت میں تھا اور عمارت کے مختلف حصوں کو انہی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جن کے لئے یہ اصل میں بنائے گئے تھے ۔ صاحب برھان معآثر اور فرشتہ کے ہم عصر سید علی طباطبا نےبھی اس کے محفوظ حالت میں ہونے کی شہادت دی ہے اور لکھا ہے کہ ” وہ عمارات اور چاروں گنبد اپنے نقش و نگار اور خوش وضعی کی وجہ سے ابھی تک دنیا کے لئے باعث حیرت بنے ہوے ہیں ۔ “

سوء اتفاق سے سنہ ۱۶۹۶ع میں اس عالیشان عمارت کو بجلی گرنے سے سخت نقصان پہونچا اور اس کا نصف حصہ معہ ایک مینار کے تباہ ہوگیا ۔ چونکہ بیدر پر اورنگ زیب کے قبضہ کے بعد اس عمارت کو بارود خانہ اور سوارہ فوج کے ایک دستہ کی قیام گاہ کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا اس لئے بجلی گرنے سے جو دھاکہ ہوا اس سے زبردست تباہی پھیلی ۔ الفاظ ” خراب سد “ سے اس حادثہ کی تاریخ نکلتی ہے ۔

اس افسوسناک دھاکہ کے باوجود اس عمارت کا کافی حصہ موجود ہے جس سے اس کے خطوط کی دلاویزی ، تناسب کی بےعیبی اور جزئیات کی نفاست کا تھوڑا بہت اندازہ ہوسکتا ہے ۔

اعزازات سالگرہ ھمایونی

سالگرہ ھمایونی کے موقعہ پر مختلف اصحاب کو جو اعزازات عطا کئے گئے ھیں ان کی اشاعت جریدہ غیرمعمولی کے ذریعہ عمل میں آئی ھے ۔

اعزازات منظور فرمودہ خسروی

الف ۔ تمغہ ھلال عثمانی

مفاد عامہ کی خاطر غیرمعمولی دلیری اور دانی ایثار کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ ھلال عثمانی عطا فرمایا گیا ۔

۱ ۔ کیپٹن متین احمد انصاری مرحوم انڈین آرمی (Posthumous Award)
۲ ۔ سردار فضل احمد خان مہتمم کوتوالی ضلع بیدر ۔

(ب) تمغہ آصفیہ (طلائی)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ آصفیہ (طلائی) عطافرمایا گیا ۔

۱ ۔ نواب معین نواز جنگ بہادر صدر المہام اصلاحات
۲ ۔ نواب علی نواز جنگ بہادر کنسلٹنگ انجینیر
۳ ۔ محمد احمد مرزا صاحب چیف انجینیر و معتمد تعمیرات وظیفہ یاب

(ج) تمغہ خسرو دکن (طلائی)

مفاد عامہ کی ترقی کےلئے اھم و مفید خدمات کی انجام دھی کے صلہ میں حسب ذیل اصحاب کو پیشگاہ خسروی سے تمغہ خسرو دکن (طلائی) عطا فرمایا گیا ۔

۱ ۔ قمر طیب جی صاحب منیجنگ ڈائرکٹر اعظم جاھی و عثمان شاھی ملز محدود
۲ ۔ میر لائق علی صاحب منیجنگ ڈائرکٹر دی حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی محدود

اعزازات جو قواعد منظورہ خسروی کے تحت معزز باب حکومت نے عطا کئے ۔

(الف) تمغہ آصفیہ (نقروی)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (نقروی) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ نواب عسکر یار جنگ بہادر مشیر قانونی سرکارعالی
۲ ۔ رضی الدین احمد صاحب معتمد سرکارعالی صیغہ رسد
۳ ۔ مسٹر ایل ۔ این گپتا ۔ فینانشیل اڈوائزر رسد

۴ ۔ خواجہ عظیم الدین صاحب اسپیشل انجینیر
۵ ۔ مسٹر سی ۔ اے ۔ ریلو ٹکسائیل لسٹنر سرکارعالی

(ب) تمغہ آصفیہ (کانسہ)

خصوصی نمایاں خدمات کے صلہ میں تمغہ آصفیہ (کانسہ) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ سید غلام عنبردار صاحب نائب معتمد باب حکومت
۲ ۔ محمد عبد الجلیل صاحب نائب معتمد سرکارعالی صیغہ فوج
۳ ۔ لفٹنٹ کرنل محمود حسین خان صاحب اے ۔ ڈی ۔ سی عالی جناب نواب صدر اعظم بہادر
۴ ۔ مسٹر راما سوامی پرسنل مددگار صاحب صدر المہام بہادر امور دستوری
۵ ۔ معظم حسین صاحب ایچ ۔ سی ۔ ایس اسپیشل آفسر گونڈ کالونی عادل آباد

(ج) تمغہ خسرو دکن (نقرئی)

مفاد عامہ کی ترقی کے لئے اہم و مفید خدمات کی انجام دہی کے اعتراف میں تمغہ خسرو دکن (نقروی) حسب ذیل اصحاب کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ خان فضل محمد خان صاحب چیرمن لوکل کمیٹی ۔ امرجنسی کمیشن
۲ ۔ رائے بہادر سری کشن سکھدیو ملانی ۔

(د) تمغہ خسرو دکن (کانسہ)

مفاد عامہ کی ترقی کے لئے اہم و مفید خدمات کی انجام دہی کے اعتراف میں تمغہ خسرو دکن (کانسہ) حسب ذیل خواتین کو عطا کیا گیا ۔

۱ ۔ بیگم مہدی نواز جنگ بہادر
۲ ۔ مسز اشفاق احمد
۳ ۔ مسز نارا پور والا
۴ ۔ مسز او بل ریڈی

(ہ) حسب ذیل اصحاب کو اعتراف خدمات کے صلہ میں عالی جناب صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکارعالی کی جانب سے اسناد عطا کی گئیں ۔

۱ ۔ حسن علی مرزا صاحب وکیل محبوب نگر
۲ ۔ عبد العلیم صاحب وکیل ہنمکنڈہ
۳ ۔ راجیشور راؤ صاحب وکیل مٹھواڑہ
۴ ۔ سردار خان صاحب گتہ دار بیڑ
۵ ۔ گوبند راؤ صاحب ایڈوکیٹ ناندیڑ
۶ ۔ سید حسن صاحب ماہر زراعت و مرچنٹ موڑتاڑ نظام آباد
۷ ۔ شنکر پلے صاحب ماہر باغبانی
۸ ۔ ایس ۔ بی جوگیلکر صاحب ہیڈماسٹر گونڈ ٹریننگ سنٹر ۔ مرلاوائی
۹ ۔ محمد عبد النعیم صاحب قریشی منتظم باب حکومت
۱۰ ۔ عبد المنان صاحب اسٹنوگرافر پیشی صدر اعظم بہادر

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

گلبرگه

گلبرگه کے چوتھی سالانه ضلع کانفرنس کا دوسرا اجلاس مسٹر عبدالحمید خان صوبه دار گلبرگه کی زیرصدارت ٹاؤن هال میں منعقد هوا ۔ اس میں تقریباً تین سو مندوبین نے شرکت کی جو ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے اور مختلف مفادات کی نمایندگی کر رهے تھے ۔

خطبه استقبالیه

مندوبین کا خیر مقدم کرتے هوے مسٹر فاروق بیگ اول تعلقدار نے ضلع کانفرنسوں کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور فرمایا که یه کانفرنسیں ضلع کے باشندوں اور عهده داران انتظامی کے درمیان قریب تر ربط پیدا کرنے کے علاوه مقامی ضروریات کے باقاعده اظهار کے لئیے ایک موثر ذریعه فراهم کرتی هیں ۔

غذائی صورت حال

مختلف سمتوں میں ضلع نے جو ترقی کی هے اس پر تبصره کرتے هوے تعلقدار صاحب نے ان تدابیر کی تفصیل بتائی جو غذائی صورت حال کو بهتر بنانے کے لئیے پچھلے سال اختیار کی گئی تھیں ۔ انهوں نے کها که گو جنگ ختم هوچکی هے لیکن جنگ کی وجه سے جو اثرات رو نما هوے تھے ان کا پوری طرح ازاله نهیں هوا هے ۔ غله کی قلت اور عام گرانی ابھی تک باقی هے ۔ انهوں نے ان درمیانی اشخاص کی سرگرمیوں کی مذمت کی جو اجناس خوردنی کی قیمتوں میں اضافه سے فائده اٹھا کر کاشتکار اور صارف کے نقصان سے زبر دست نفع کما رهے هیں ۔ لیوی کے وصولی میں کسانوں نے جو اشتراك عمل کیا هے اس پر اظهار پسندیدگی کرتے هوے انهوں نے مندوبین سے اپیل کی که وه اجناس خوردنی کی خفیه بر آمد کو روکنے اور نفع بازی کو ختم کرنے میں ضلع کے عهده داروں کا هاتھ بٹائیں ۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا که غذائی صورت حال کے بارے میں تشویش کی کوئی وجه نهیں هے کیونکه هر مستقر تعلقه پر اور بڑے مواضعات میں غله کی کافی مقداریں ذخیره کی گئی هیں تا که مقامی مطالبات کی تکمیل کی جائے ۔ انهوں نے یه بھی کها که هر موضع میں غله گوداموں کی تعمیر کے لئیے قدم اٹھایا جا رها هے ۔

اسکیم اصلاحات

تعلقدار صاحب نے فرمایا که اب جبکه جنگ ختم هوگئی هے حکومت سرکار عالی اس اسکیم اصلاحات کے مابقی اجزا کو جس قدر جلد ممکن هوسکے نافذ کرنا چاهتی هے جس کا سنه ۱۹۳۹ع میں اعلان کیا گیا تھا ۔ انهوں نے عوام سے اپیل کی که وه اس روایتی اتحاد کو برقرار رکھنے میں کوئی دقیقه فرو گذاشت نه کریں جو همیں اپنے آباو اجداد سے ورثه میں ملا هے ۔ یه اتحاد ریاست کی عام ترقی کے لئیے ضروری هے اور اس کے نتیجه کے طور پر آبادی کے تمام طبقوں میں جذبه اشتراك پایا جانا چاهئیے ۔ انهوں نے مندوبین کو بتایا که ۳۲ مواضعات میں پنچائتیں قائم هو چکی هیں اور اس تعداد میں جلد سے جلد اضافه کرنے کے لئیے کارروائی کی جا رهی هے ۔

نظم و نسق رسد

مسٹر فاروق بیگ نے فرمایا که لیوی کی اسکیم کے تحت (۲۹۲۵۲۵) پله جوار (۳۰۳۹۸) پله باجرا (۵۳۲۰۲) پله دانه دار اجناس اور (۳۱,۸۳۷) پله دهان اور (۳۱,۰۰۰) پله گیهوں وصول کئیے گئے ۔ اور (۲۶,۳۶۰) پله غله بازار میں نقد قیمت ادا کرکے خریدا گیا ۔ ضلع میں غله کی ارزاں فروشی کے دوکانوں پر حکومت کو (۶۵) هزار روپے کے مصارف برداشت کرنے پڑے ۔

راتب بندی

گلبرگہ میں اردی بہشت سنہ ۱۳۵۳ف میں راتب بندی نافذ کی گئی حکومت کے احکام کے تحت صرف فاضل غلہ ھی کم پیداوار کے علاقوں میں منتقل کیا گیا۔ مختلف اضلاع کو(۵۲۳۴۷) تھیلے جوار اور(۲۰۹۲) تھیلے چاول فراہم کئے گئے اس کے علاوہ(۳۵۰۰) تھیلے جوار (۴۹۳۰/) تھیلے باجرا برطانوی ھند کو برآمد کیا گیا۔مقامی صرفہ کے لئے ۶۹۳ تھیلے کھڑی چاول اور(۲۶۲۸) تھیلے گیہوں باھر سے درآمد کیا گیا۔

”غلہ زیادہ اگاؤ،، کی مہم

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ زاید اراضی کو زیرکاشت لانے کی غرض سے جوار، دھان، گیہوں اور باجرا کے ترقی یافتہ تخم بطور تقاوی تقسیم کئے گئے۔ اس کی بدولت (۲۲۷۱۰۸) ایکڑ اراضی کو زیر کاشت لایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ (۷۳۶۹) روپے کی حد تک زر لگان معاف کیا گیا اور(۱۰،۰۰۰) روپے کی رقم بطور تقاوی تقسیم کی گئی

تدابیر فلاح

۶۲۶۷۳ روپے ضلع کے باشندوں کی عام فلاح و بہبود کو ترقی دینے کی تدابیر پر صرف کئے گئے۔ آب نوشی کی دو سو سے زاید باؤلیاں کھودی گئیں اور اور مزید ۹۰۰ باؤلیوں کی تعمیر کے لئے منظوری دی گئی۔ آبپاشی کی اغراض کے لئے باؤلیوں کی کھدائی سے متعلقہ اسکیم زیر غور ھے۔ جب اس کو روبعمل لایا جائے گا تو کاشت کار کی حالت قابل لحاظ حد تک سدھر جائے گی۔

امداد باھمی کے بنک

ضلع میں امداد باھمی کے ۴ صدر بنک قائم ھیں جنکا سرمایہ ذاتی ۲۶۰۲۲۷ روپے ھے۔ ان بنکوں کے تحت ۵۳۵ زرعی اور غیر زرعی انجمنیں قائم ھیں۔ امداد باھمی کے انجمنوں کے علاوہ غلہ گودام اور تنظیم دیہی کے انجمنیں بھی قائم کی گئی ھیں۔ ضلع کے مختلف حصوں میں دستی پارچہ بافی کے ۴۲ ڈپوؤں کا قیام عمل میں آیا ھے۔ ۲۱۶۷۵ ماگہ کے لئے سوت کی تقسیم کا انتظام کیا جارھا ھے۔

طبی امداد

طبی امداد کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ سفری دواخانہ چشم نے تقریباً ۱۵۶۶۰ مقیم اور غیرمقیم مریضوں کا علاج کیا۔ غریب اور نادار اشخاص کو ۲۳۷۳ روپے کی مالیت کی عینکیں مفت دلائی گئیں۔ اس ضلع میں ۱۱ ھسپتال قائم ھیں۔ تین مستقر ضلع پر اور آٹھ تعلقہ جات میں، پلیگ، ھیضہ، ملیریا، جذام اور دوسرے امراض متعدی کے انسداد کے لئے موثر تدابیر اختیار کی گئی ھیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ سال زیر تبصرہ میں ۳۰ تحتانی مدارس کھولے گئے اور تحتانی تعلیم پر ۲۳۹۹۲ روپے کے مصارف ہوئے۔ شورا پور کے مدرسہ وسطانیہ کو مدرسہ فوقانیہ کا درجہ دیا گیا۔ چنچوڑ اور چنچولی میں پست اقوام کے لڑکوں کے لئے مزید دو مدارس کھولے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ تحتانی مدارس کے مدرسین کی تنخواھوں میں اضافہ کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ھے۔

تعمیرات

سڑکوں کی تعمیر پر ۷۷۳۶۶۹۶ روپے صرف کئے گئے اور ۱۰۶۹۵۴ روپے کے اخراجات سے ۱۵ تالابوں کی مرمت کی گئی۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ایک قرار دادعقیدت کی منظوری کے بعد اختتام کو پہنچا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نےمندوبین کی توجہ نازک غذائی صورت کی طرف مبذول کرائی اور ان مختلف تدابیر کا ذکر کیا جو ممالک محروسہ میں اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی گئی ھیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ فرمان خسروی کی تعمیل میں اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتیں ضلع کی

جنگی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ گلبرگہ نے مختلف جنگی سرمایوں میں تقریباً ۳ لاکھ روپے چندہ دیا اور ۲۳۰۰ رنگروٹ فوج کے لئے فراہم کئے ۔

دوسرے دن کا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات اور سوالات پر غور کیا گیا ۔ پچھلے سال کی منظورہ تجاویز کے بارے میں مختلف محکموں سے جو جوابات وصول ہوئے ان سے مندوبین کو واقف کرایا گیا ۔ ان تجاویز کا تعلق متعدد امور سے تھا جن میں غذائی قلت ، قیمتوں کی نگرانی ، سڑکوں ، پلوں اور تالابوں کی تعمیر و مرمت ، مدارس کے قیام ، زچہ خانوں اور مراکز بہبودی اطفال کی تعمیر ، لیوی کے غلہ کی وصولی اور بس سرویس کی توسیع جیسے مسائل شامل ہیں ۔ شہر گلبرگہ کے منصوبہ بندی کے لئے بھی ایک تجویز پیش کی گئی ۔

اختتامی تقریر

کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے اس دلچسپی اور سرگرمی کے لئے مندوبین کا شکریہ ادا کیا جس کا انہوں نے کانفرنس کے معاملات میں اظہار کیا تھا ۔ صوبہ دار صاحب نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ کانفرنس کی کارروائی دوستانہ ماحول میں انجام پائی۔

مہتمم صاحب تعلیمات نے ضلع کی تعلیمی سرگرمیوں پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی اور امید ظاہر کی کہ اگلے پانچ یا دس سال میں ہر موضع میں بچوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہو جائے گا ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں امداد باہمی کا میلا بھی ترتیب دیا گیا تھا ۔

اورنگ آباد

ناسازی مزاج کی وجہ سے اول تعلقدار مسٹر محمد عبداللہ کی عدم موجودگی میں مسٹر اقبال چند دوم تعلقدار جالنہ نے اورنگ آباد کی چوتھی ضلع کانفرنس میں مندوبین کا خیر مقدم کیا ۔ یہ کانفرنس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار رنگ آباد کی صدارت میں منعقد ہوئی ۔

خطرہ کا انسداد

غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اقبال چند نے کہا کہ حکومت سرکار عالی نے قحط کے اندفاع کے لئے مکمل انتظامات کر لئے ہیں تاہم اگر ممکنہ تدابیر کے باوجود قحط کے حالات پیدا ہوں تو ان پر قابو پانے میں کوئی دشواری نہ ہونی چاہئے بشرطیکہ کے عوام اس سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کریں ۔ لیوی کی وصولی بعض حالات میں گراں گزری ہو لیکن یہ یاد رہے اس طریقہ کو اختیار کرنے سے حیدرآباد اجناس خوردنی کے معاملہ میں کسی کا محتاج نہیں رہا ہے۔ اسی طرح خریداری کی اسکیم بھی نہایت مفید ثابت ہوئی کیونکہ اسطرح ایک طرف تو کاشتکار کو اس کی محنت کا پھل ملتا ہے اور دوسری طرف اس کی بدولت قحط کے خطرہ کو دور کرنے میں بڑی مدد ملی ۔ انہوں نے مندوبین سے پرزور اپیل کی کہ وہ موجودہ کٹھن حالات کا مقابلہ کریں اور کانفرنس میں صرف ایسی تجاویز پیش کریں جو عوام کی عام فلاح و بہبود کے لئے مفید ہوں ۔

بر وقت اقدام

اپنے خطبۂ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر اظہار طمانیت کیا اور فرمایا کہ جب حکومت نے دیکھا کہ اجناس خوردنی کی قیمتوں اور حمل ونقل پر عاید کردہ پابندیوں کا خاطرخواہ نتیجہ نہیں نکل رہا ہے تو اسے خود غلہ کی وصولی اور تقسیم کی ذمہ داری سنبھالنا پڑا ۔ اس بر وقت اقدام کی وجہ سے حیدرآباد ایک ایسے وقت تقریبا خود مکتفی ہے اور اپنی غذائی ضروریات پورا کرنے کے قابل ہے جب کہ بہ حیثیت مجموعی ملک میں غذا کی شدید قلت ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر کاشتکار کا یہ فرض ہے کہ وہ داخلی صرفہ کے لئے نیز ہماری ضروریات کی تکمیل کے بعد کم پیداوار کے ہمسایہ علاقوں کو بر آمد کرنے کی غرض سے اپنی فاضل پیداوار حکومت کو فروخت کرے ۔ بعض حلقوں میں بر آمد سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف جو پروپگنڈہ کیا جارہا ہے وہ گمراہ کن اور خود غرضی پر مبنی ہے۔

جمعیت ترقیات دیہی

صوبه دار صاحب نے فرمایا که غله کی وصولی اور تقسیم کے نظام کو امداد باهمی کے اصول پر قائم کیا جارها ہے۔ اس مقصد کے تحت جمعیت هائے ترقیات دیہی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ هر انجمن کاشتکاروں تاجروں وغیره پر مشتمل ہے۔ اس کی کامیابی ان کے اشتراك عمل اور خلوص پر منحصر ہے۔

محکمه جاتی ترقی

مسٹر حامد محی الدین دوم تعلقدار نے سالانه رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے ضلع کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصره کیا۔

ضلع کی جنگی جدو جہد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا که ریاست کی جنگی مساعی کو آگے بڑھانے کے لئے مالی اور جانی امداد دینے میں اورنگ آباد کسی دوسرے ضلع سے پیچھے نہیں رہا۔ اس ضلع نے ۱۱۰۰ سے زاید رنگروٹ فوج کے لئے فراہم کئے اور تقریباً ۴۲۱۵۰۰ روپے کی رقم جنگی فنڈ میں بطور چنده دی۔ اس کے علاوه دو کینٹین ایک اورنگ آباد اسٹیشن پر اور دوسرا جالنه اسٹیشن پر کھولے گئے تاکه سپاهیوں کی چائے وغیره سے تواضع کی جائے۔ ان کنٹینوں کے اخراجات خود اورنگ آباد کے باشندے برداشت کر رہے ہیں۔

کفایت شعاری کی حوصله افزائی

انہوں نے کہا که جنگ نے معاشی توازن کو درهم برهم کردیا ہے۔ کم آمدنی والے اشخاص میں پس انداز کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے اسکیم قلیل پس اندازی نافذ کی گئی ہے۔ اس سلسله میں ضلع کے مختلف مقاموں پر ۹۵ ایجنٹوں کا تقرر کیا جا چکا ہے اور ۱۲۹۳۳۰ روپے کی مالیت کے قومی وثائق پس اندازی فروخت کئے جا چکے ہیں۔

حصول غله

اجناس خوردنی کی وصولی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محی الدین نے بتایا که سنه ۱۳۵۴ف میں ۱۰۲۳۵۳ من خریف جوار اور باجره اور (۴۷۵۸۰۰) من ربیع جوار اور گیہوں بطور لیوی اصول لیا گیا اسکے علاوه (۸۳,۸۸۷) من غله بازار میں خریدا گیا۔

امداد باهمی

ضلع میں تحریک امداد باهمی کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا که ۱۱ جمعیت هائے ترقیات تعلقه اور ۱۵۶ غله گودام قایم کئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوه دو صدر بنک — ایک مستقر اورنگ آباد پر اور دوسرا جالنه میں — موجود ہیں۔ ان بنکوں کا سرمایه زیر استعمال ۸۰۵۰۰ روپے اور سرمایه ذاتی ۴۳۵۳۰۰ روپے ہے۔ زرعی انجمنوں کی تعداد ۶۸۴ اور غیر زرعی انجمنوں کی ۴۷ ہے۔ اول الذکر ۹۸۶۲ اور آخر الذکر ۱۱۱۳۶ اراکین پر مشتمل ہیں۔ زرعی انجمنوں کا سرمایه زیر استعمال اور سرمایه ذاتی علی الترتیب ۸۱۵۳۰۰ روپے اور ۶۴۵۵۶۵ روپے ہے۔ غیر زرعی انجمنوں کا سرمایه زیر استعمال ۶۸۲۱۳۰ روپے اور سرمایه ذاتی ۲۷۹۵۹۰ روپے ہے۔ اس کے علاوه ضلع میں دو شہری اور ۹ دیہی بنک بھی کام کر رہے ہیں۔

دیہی رقبوں میں معیار زندگی کو اونچا کرنے کے لئے ۱۷ مواضعات میں تنظیم دیہی کی انجمنیں قایم کی گئی ہیں۔ یہ کاشت کار کو بہتر زندگی، بہتر زراعت اور بہتر معاملت کے طریقوں سے روشناس کرتی ہیں۔ ان انجمنوں کے اراکین کی تعداد ۱۳۳۷ ہے۔ تنظیم دیہی کے سلسله میں ایک اور اقدام یه کیا جارہا ہے هر موضع میں فارغ القبضه اور افتاده اراضی کو پست اقوام کے افراد میں بحساب فی خاندان ۱۰ ایکڑ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

"زیاده غله اگاؤ" کی مہم

محکمه زراعت نے "زیاده غله اگاؤ" کی جو مہم شروع کی ہے اس سلسله میں تخم گندم مونگ پھلی کی کھلی اور سوراخ کرنے والی مشینوں اور پمپوں کی فراهمی اور تقسیم کا انتظام کیا جارہا ہے۔ سنه ۱۳۵۴ف میں ۵۴۰۰ پله گیہوں کاشتکاروں میں بطور تقاوی تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوه مزارعین کو ۷۰۰ من کھلی اور ۱۲ ٹن امونیم سلفیٹ

فراہم کیا گیا ۔ کاشتکار اس مصنوعی کھاد کو استعمال کرنے کے فوائد سے بتدریج واقف ہوتے جارہے ہیں ۔ قدیم اور جدید باؤلیوں میں پانی کے اضافہ کے لئے کسانوں کو سوراخ کرنے والی مشینیں مہیا کی جارہی ہیں ۔

مقامی حکومت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے دوم تعلقدار صاحب نے کہا کہ نئے آئین کے تحت اورنگ آباد اور جالنہ میں دو مجالس بلدی قایم کی گئی ہیں جو ۵ سرکاری اور ۱۹ غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہیں ۔ آخر الذکر کا انتخاب مفاداتی بنیاد پر عمل میں آیا ہے ۔ اورنگ آباد میں شہر کی آرایش کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں ۔ چنانچہ اس وقت پیمائش کا کام جاری ہے اور اس کے ختم ہوتے ہی شہر کی آرایش کے لئے ایک صدر خاکہ مرتب کیا جائے گا ۔ آبرسانی کی ایک اسکیم بھی تیار کی گئی ہے جو اس وقت زیر تنقیح ہے ۔ اس پر (۱۸،۲۹) لاکھ روپے کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ مانع گرد سڑکوں کی تعمیر کا کام بھی شروع ہوچکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ہرسال سڑکوں کا قابل لحاظ حصہ مانع گرد بنایا جائے گا ۔ نئے آئین کے تحت (۶) قصبات اور (۹) مواضعات میں مجالس قصبہ اور پنچایتیں بھی قائم ہوگئی ہیں ۔

مقامی نشریات

نشرگاہ اورنگ آباد دیہی نشر و اشاعت کے ذریعہ کی حیثیت سے ایک اہم مقصد کی تکمیل کررہی ہے ۔ یہ نہ صرف مفید معلومات ہی بہم پہونچاتی ہے بلکہ دیہاتیوں کے لئے تفریح کا سامان بھی مہیا کرتی ہے ۔ دیہی آبادی کے فائدہ کیلئے متعدد قصبات اور مواضعات میں ریڈیو سٹ نصب کئے گئے ہیں ۔ اس نشرگاہ سے اردو اور مرہٹی میں جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں انہیں ایک مشاورتی مجلس کے مشورہ سے مرتب کیا جاتا ہے جس میں غیر سرکاری اراکین بھی شامل ہیں ۔

طبی امداد

طبی سہولتوں کے متعلق دوم تعلقدار صاحب نے کہا کہ اورنگ آباد کے مرکزی دواخانہ کے علاوہ ہر تعلقہ میں ایک ہسپتال موجود ہے ۔ اورنگ آباد اور جالنہ کے شہروں میں انسداد ملیریا کی ایک مہم شروع کی گئی ہے جس کی بدولت ملیریا کے مرض میں کمی واقع ہو رہی ہے ''صوبہ ہسپتال،، کی تعمیر کے لئے ایک اسکیم حکومت کے آگے پیش کی گئی ہے ۔ اس ہسپتال میں دوسو مریضوں کی رہایش کا انتظام کیا جائے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کی تعمیر کا کام جلد شروع ہوجائے گا ۔ ضلع کے دواخانہ میں دائیوں کو تربیت دی جارہی ہے اور ان کی تربیت کے اخراجات ہر ہائی نس شہزادی برار کے فنڈ سے پورے کئے جارہے ہیں ۔ ۲۷ دائیوں کو تربیت دی جا چکی ہے جو متعدد مواضعات میں قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہیں ۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محی الدین نے کہا کہ ضلع میں ۲۷۴ تحتانی مدارس قایم ہیں جن میں سے (۵) پست اقوام کے طلبہ کے لئے ہیں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں مردوں کے لئے دو مدارس اور عورتوں کے لئے ایک مدرسہ قایم ہے ۔ اس کے علاوہ ایک انٹر میڈیٹ کالج بھی موجود ہے جو جامعی اور فوقانی شعبوں پرمشتمل ہے ۔ کمزور بینائی والے غریب اور نادار طلباء کو مفت عینکیں دلائی جاتی ہیں ۔ گھریلو صنعتوں کے مرکز کی حیثیت سے اورنگ آباد کی اہمیت کے پیش نظر ایک فنی اور پیشہ ورانہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے جہاں آہن گری ،نجاری بید بافی ، ہمرو بافی ، پارچہ بافی اور خیاطی کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ سال زیر تبصرہ میں لڑکیوں کے لئے بھی ایک صنعتی مدرسہ کا قیام عمل میں آیا ہے جس میں ۵۰ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کے طرف سے پیش کی ہوئی متعدد تحریکات اور تجاویز پر غور کیا گیا ۔ صوبہ‌دار صاحب نے مندوبین کے سوالات کے مناسب جوابات دئے اور وعدہ کیا کہ وہ ضلع کے باشندوں کی ضروریات کے متعلق متعلقہ محکموں کو توجہ دلائیں گے ۔

کانفرنس کے سلسلہ میں متعدد ذیلی دلچسپیوں کا انتظام کیا گیا تھا جن میں نمایش مصنوعات ، نمایش مویشی اور اسپورٹس شامل تھے ۔

بیدر

بیدر کی چوتھی سالانہ ضلع کانفرنس مسٹر عبدالحمید خاں صوبہ دار گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ افتتاحی تقریر میں مسٹر نکیندر بہادر اول تعلقدار نے موجودہ سیاسی اور معاشی صورت حال پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ مندوبین نے بہتر حالات میں کانفرنس میں شرکت کی ہے اور یہ کہ ان کے سامنے شاندار مستقبل ہے بشرطیکہ وہ مشترکہ مفاد کے لئے خلوص کے ساتھ جد و جہد کریں ۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین کو متنبہ کیا کہ اگرچہ جنگ ختم ہوگئی ہے لیکن اس کی وجہ سے پیدا شدہ ناگوار حالات ابھی تک باقی ہیں ۔ آجکل سب سے اہم مسئلہ غذائی قلت ہے ۔ جب تک نفع بازوں کی حرص اور لالچ کے خلاف موثر تدابیر اختیار نہ کی جائیں حیدرآباد میں بھی وہ حالات پیدا ہوجانے کا اندیشہ تھا جو برطانوی ہند کے بعض حصوں میں پائے جاتے ہیں ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور غذائی مسئلہ کو حل کرنے میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے محکمہ تعلیمات کی ان مساعی کی ستائش جو وہ ناخواندگی کے انسداد کے لئے کررہا ہے ۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مدرسین کا کام بڑا اہم ہے کیونکہ یہ قوم کی عظمت کی بنیاد ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ لڑکوں کے لئے دو مدارس فوقانیہ اور لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ فوقانیہ قایم ہے ۔ اس کے علاوہ تین مدارس وسطانیہ اور دو امدادی مدارس بھی موجود ہیں ۔ تحتانی مدارس کی مجموعی تعداد ۲۱۵ ہے جس میں تعلیم بالغان کے مدرسے بھی شامل ہیں ۔ مدارس ثانوی کی تعداد ۲۱ تک بڑھ گئی ہے اور ان پر ۳۸۸۳۶ روپے خرچ ہوتے ہیں ۔ مختلف مدارس میں طلباء کی تعداد ۱۸۰۰۰ سے زاید ہے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں لڑکوں اور لڑکیوں کی زیادہ بڑی تعداد تعلیمی سہولتوں سے فائدہ اٹھائے گی ۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ کم سے کم ۸۰۰ آبادی والے موضع میں ایک تحتانی مدرسہ قائم کیا جائے ۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مدرسین کی سہولت کے لئے ایک گشتی کتب خانہ قایم کیا گیا ہے ۔

امداد باہمی کی برکات

تعلقدار صاحب نے ان فوائد کا ذکر کیا جو تحریک امداد باہمی سے حاصل ہوسکتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ ضلع میں امداد باہمی کے دو صدر بنک ہیں ۔ ایک مستقر بیدر پر اور دوسرا اودگیر میں ۔ سنہ ۱۳۵۵ ف کے آغاز میں تین صنعتی انجمنیں کام کر رہی تھیں ۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ تحریک امداد باہمی کی توسیع کے لئے حکومت نے جو نئی اسکیم منظور کی ہے وہ اس تحریک کو دیہی رقبوں میں پھیلانے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوگی ۔ اس اسکیم کے تحت ہر ضلع میں ایک مدد گار ناظم اور ہر تعلقہ میں ایک انسپکٹر کا تقرر عمل میں آئے گا ۔ غلہ گودام ۱۳۶ مواضعات میں قائم ہوچکے ہیں ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بہت جلد ہر موضع میں ایک غلہ گودام قائم ہوجائے گا ۔

راتب بندی کا نفاذ

محکمہ رسد کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حکومت اجناس خوردنی کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برت کر غذائی مسئلہ سے نبٹنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حصول غلہ کی اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کریں ۔ انہوں نے فرمایا کہ دو ہفتہ کے اندر اندر بیدر اور اودگیر میں راتب بندی نافذ کردی جائے گی ۔ اگر اس دوران میں کافی ذخائر مہیا نہ کئے جائیں تو غریبوں کے لئے مقررہ نرخوں پر غذا بہم پہنچانا مشکل ہوجائے گا ۔

مدارس

اس کے بعد انہوں نے صنعتی مدارس کا ذکر کیا جہاں تعلیم مفت دی جاتی ہے ۔ نیز طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت تعلیمی وظائف بھی عطا کر رہی ہے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بہت جلد ملک میں تجربہ کار صناعوں کی کافی تعداد فراہم ہوجائے گی ۔

کاشتکار کی امداد

مارکٹنگ کمیٹی کے کام پر تبصرہ کرتے ہوے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس کا خاص مقصد زرعی پیداوار کی نکاسی میں کاشتکار کو امداد دینا ہے ۔ مارکٹنگ کمیٹی ہمیشہ کاشتکار کے مفاد کو پیش نظر رکھتی ہے ۔

ضلع میں محکمہ تعمیرات کی کارگزاری کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ضلع میں (۲۰۱) میل کی مورم کی سڑکیں ہیں اور ہر سال ان کی نگہداشت پر ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم صرف کی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس سال حکومت نے (۹۲) سرکاری عمارتوں کی مرمت و درستگی کے لئے (۲۰) ہزار روپے کے مصارف برداشت کئے۔ "زیادہ غلہ اگاؤ،، کی مہم کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے کے اخراجات سے چھوٹے تالابوں کی مرمت کی گئی ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ بیدر کا قدیم اور تاریخی ضلع جو ماضی میں کئی سلطنتوں کا پایہ تخت رہ چکا ہے ترقی کے معاملہ میں دوسرے اضلاع سے پیچھے نہیں رہے گا ۔ انہوں نے جنگ کی جانی اور مالی تباہ کاریوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ہوگئی ہے پھر بھی حالات بہتر نہیں ہوئے ہیں۔ صوبہ دار صاحب نے اندرون و بیرون ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ غلہ کو حفاظت سے رکھیں اور اسراف سے باز رہیں ۔ انہوں نے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارک کو پڑھ کر سنانے کی عزت حاصل کی جس میں شاہ ذیجاہ نے اپنی رعایا کو اجناس خوردنی کے استعمال میں ممکنہ کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے ۔

لیوی

صوبہ دار صاحب نے لیوی کے نظام کی افادیت پر زور دیا اور ان فوائد کا ذکر کیا جو غذا کی منصفانہ تقسیم سے حاصل ہوتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ قصبات میں ہر میر محلہ کا یہ فرض ہے کہ عوام کو قحط کی تباہ کاریوں سے بچائے ۔ اور اس بات کا یقین کرے کہ حاجتمندوں کو بیوپاریوں سے اتنا ہی غلہ مل رہا ہے جتنا کہ ان کا حصہ رسدی ہے ۔ مجلس اغذیہ کے اراکین کو زیادہ سے زیادہ دورہ کرنا چاہئیے اور ان لوگوں کی ایک فہرست مرتب کرنی چاہئیے جو واقعی امداد کے محتاج ہیں ۔

لیوی کی وصولی کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ مفاجاتی صورت حال سے نبٹنے کے لئے اجناس خوردنی کے کافی ذخائر مہیا کئے جائیں ۔ پچھلے تین سال کے تجربہ نے اس طریقہ کی افادیت ثابت کردی ہے ۔ حکومت نے لیوی کی وصولی کو باہمی امداد کے اعلی اور آزمودہ اصول پر قائم کیا ہے ۔ کسانوں سے حاصل کئے ہوے غلہ کو خود کاشتکار کے فائدہ کی خاطر سرکاری گوداموں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر ذمہ دار شخص اور عوام کے سچے نمایندہ کو اپنا یہ مقدس فرض سمجھنا چاہئے کہ کسان پر لیوی کے نظام کی افادیت اور اہمیت کو واضح کرے۔

کفایت شعاری

افراط زر کا ذکر کرتے ہوے صوبہ دار صاحب نے اسکیم قلیل پس اندازی پر روشنی ڈالی ۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس اسکیم کا مقصد کفایت شعاری کی عادت پیدا کرنا ہے۔ اس کی بدولت لوگ بعد میں بہتر اور زیادہ سستی اشیاء خرید سکیں گے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسی چیزیں نہ خریدیں جن کی انہیں فی الحقیقت ضرورت نہیں ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ فاضل رقم کو قومی

وثائق پس اندازی خرید کر بہتر طریقہ پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے اس گمراہ کن پروپگنڈہ کا ذکر کیا جو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی توسیع سے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف کیا جارہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حکومت پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ وہ فنی تعلیم کی ترقی میں کافی دلچسپی نہیں لے رہی ہے۔ یہ الزام بالکلیہ غلط ہے جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست میں متعدد فنی اور پیشہ ورانہ ادارے قائم ہیں جہاں قابل اور تجربہ کار اساتذہ طلباء کی ایک بڑی تعداد کو تربیت دیتے ہیں۔ نہ صرف طلباء کے بلا معاوضہ قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا ہے بلکہ ان میں سے زیادہ ہونہار لڑکوں کو ان کے کام کا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ صوبہ دار صاحب نے امید ظاہر کی کہ رعایا حکومت کو ایسے مزید مدارس کے قیام میں مدد دے گی اور لڑکوں کو زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی ترغیب دے گی۔ انہوں نے شاہ ذیجاہ کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا پر اپنا خطبہ ختم کیا۔

تحریکات

دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کی ہوئی تحریکات پر غور خوض کے لئے مختص رہا۔ ضلع میں مختلف سرکاری محکموں کی سرگرمیوں سے متعلق متعدد سوالات کئے گئے۔ اس کانفرنس میں جو سرکاری عہدہ دار شریک تھے انہوں نے اپنے متعلقہ محکموں کی طرف سے ان کے جوابات دئے۔ آخر میں تعلقدار صاحب نے کانفرنس کی کارروائی میں دلچسپی لینے کے لئے مندوبین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

کانفرنس کے موقع پر مقامی مصنوعات کی نمایش ترتیب دی گئی تھی جسے عوام کی ایک بڑی تعداد نے ملاحظہ کیا۔

بیڑ

بیڑ کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار اورنگ آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مندوبین اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا انعقاد ایک مقامی سینما گھر میں عمل میں آیا جسے نہایت سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے موقع پر پورے شہر میں چہل پہل تھی۔

غذائی صورت حال

پہلے اجلاس کی کارروائی مسٹر احمد عبدالجبار اول تعلقدار کے خطبہ سے شروع ہوئی۔ انہوں نے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور جنگ کے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان حالات کے نتیجہ کے طور پر عاید کردہ پابندیوں کو برخواست کرنے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ غذائی صورت حال کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ اس ضلع کو امساک باراں کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے بعض تعلقہ جات میں قحط کے حالات نمودار ہوئے۔ حکومت نے امدادی تدابیر اختیار کرنے میں دیری نہیں کی اور اس سلسلہ میں اب تک ۵۰،۰۰۰ روپے کی رقم خرچ کی جاچکی ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو مزید مالی امداد دی جائیگی تعلقہ جات پاٹودہ اور آشٹی اور تعلقہ بیڑ کے بعض مواضعات کو لیوی سے مستثنی قرار دیا گیا ہے اور وہاں زرلگان کی معافی دی گئی ہے۔ حکومت نے غلہ کی ارزاں دوکانیں کھولی ہیں اور کافی مصارف سے چارہ کا انتظام کیا ہے۔

اصلاحات کا نفاذ

اسکیم اصلاحات کے تحت حکومت مقامی کے ادارے قایم کئے گئے ہیں۔ اراکین کے انتخابات کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ۲۰۰۰ یا اس سے زائد آبادی والے مواضعات میں پنچایتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ حکومت نے ضلع میں محکمہ کندیدگی باؤلیات کی سرگرمیوں کو وسعت دی ہے تاکہ مواضعات میں کافی مقدار میں پینے کا پانی دستیاب ہوسکے۔

صوبہ دار صاحب کا خطبہ

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ضلع کی جنگی جدو جہد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اگرچہ جنگ جیتی جا چکی ہے، لیکن ابھی امن جیتنا باقی ہے۔ پھر سے

معمولی حالات کے قایم کرنے کے لئیے همیں ممکنه کوشش کرنی چاهئیے ۔ ضلع کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے هوے انهوں نے ان تدابیر کی تفصیل بتائی جو قیمتوں پر نگرانی رکھنے اور اجناس خوردنی کی منصفانه تقسیم کا تعین کرنے کے لئیے اختیار کی گئی هیں۔ انهوں نے تعلقه آشٹی و پٹوڈہ اور تعلقه بیڑ کے بعض مواضعات میں بارش کی قلت کی وجه سے پیدا شده قحط کے حالات کا تذکرہ کیا اور فرمایا که حکومت لیوی سے استثنا اور ۳۱۹۰۰۰ روپے کی حد تک رزلگان کی معافی، تقاوی، چارہ کی فراهمی جیسی امدادی تدابیر اختیار کرچکی هے ۔ اس کے بعد انهوں نے برطانوی هند کے همسایه صوبوں میں پائے جانے والے قحط کے حالات پر روشنی ڈالی اور فرمایا که اچھے همسایوں کی حیثیت سے همارا یه فرض هے که هم ان کو هر طرح مدد دیں ۔ انهوں نے نفع بازی کے رجحان کی شدید مذمت کی اور فرمایا که جب تک اس کا موثر طور پر انسداد نه کیا جائے گا اجناس خوردنی یا دیگر اشیاء محتاج کی منصفانه تقسیم کے انتظامات کامیاب نه هو سکیں گے ۔ انهوں نے کاشتکاروں سے اپیل کی که وه اپنی فاضل پیداوار صرف حکومت کو فروخت کریں تاکه ایسے صارفین میں منصفانه طور پر تقسیم کیا جاسکے ۔

محکمه جاتی ترقی

مسٹر احمد عبدالجبار نے ضلع کی سالانه رپورٹ پڑھکر سنائی ۔ انهوں نے فرمایا که سال زیر تبصره میں هر مستقر تعلقه پر امداد باهمی کی انجمنیں اور ۶۳۳ مواضعات میں غله گودام قائم کئے گئے هیں اور ۵۳۶۹۷۰ من غله وصول کیا گیا۔ رسد کا ذکر کرتے هوئے انهوں نے مقررہ نرخوں پر کپڑے لوهے وغیرہ کی بهم رسانی سے متعلق انتظامات پر روشنی ڈالی اور کہا که تعمیرات پر ۳۷۷۱۱ روپے اور صفائی پر ۲۱۶۱۲ روپے خرچ کئے گئے ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے هوئے انهوں نے فرمایا که اس سال دو تحتانی مدارس کھولے گئے جن میں سے ایک پست اقوام کے طلباء کے لئے تھا ۔ تالی کھیڑ میں بالغوں کے لئے ایک مدرسه قائم کیا گیا ۔ مدارس فوقانیه اور وسطانیه میں طلباء کی تعداد ۵۰۰ تھی ۔ صحت عامه کے متعلق انهوں نے بتایا که پلیگ ، هیضه اور چیچک جیسے امراض متعدی کا مقابله کرنے کے لئیے تدابیر اختیار کی گئیں ۔ بیڑ اور مومن آباد میں ملیریا کا سروے ختم هوچکا هے ۔ مویشیوں میں امراض کے شیوع کو روکنے کے لئیے انسدادی تدابیر بھی اختیار کی گئیں ۔ محکمه تعمیرات نے ۴۰ هزار روپے کے صرفه سے نئی سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع کیا ۔ محکمه زراعت نے نمایشی قطعات کے ذریعه پروپگنڈه کا کام جاری رکھا اور تخم گندم کو بطور تقاوی اور مونگ پھلی کی کھلی کو کھاد کے طور پر تقسیم کیا گیا ۔ محکمه کندید گی باولیات نے تعلقه آشٹی میں ۸۶ اور تعلقه پٹوڈہ میں ۳۷ باؤلیاں کھدوائیں ۔ اب تک جن باولیات کی کھدائی کا کام ختم هوچکا هے ان کی تعداد ۳۱۸ هے ان میں ۱۲۷ هریجنوں کے استعمال کے لئیے بنائی گئیں هیں۔ اس کے بعد تعلقدار صاحب نے محکمه امداد باهمی کی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور فرمایا که ۵۱۳ غله گودام تعمیر کئیے جاچکے هیں ضلع میں امداد باهمی کے دو صدر بنک اور ۱۹۹ انجمنیں قائم هیں جن کا سرمایه ۳۱۷۵۳۶ روپے هے ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں ان تدابیر پر تبصرہ کیا گیا جو پچھلے سال کی کانفرنس میں پیش کردہ مطالبوں کو پورا کرنے کے لئیے اختیار کی گئی تھیں۔ صوبه دار صاحب نے اعلان کیا که پٹوڈہ میں عدالت منصفی کے قیام کے لئیے منظوری حاصل هوچکی هے۔ انهوں نے یه بھی فرمایا که غله گوداموں اور مدرسه کی عمارت کی تعمیر کا کام بهت جلد شروع کیاجائے گا ۔

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے مندوبین کی طرف سے وصول شده تحریکات کو پڑھکر سنایا اور فرمایا که اگر لیوی کی وصولی سے متعلق کوئی شکایات موجود هوں تو وه جائز شکایتوں کے ارتفاع کے لئیے فوری کارروائی کریں گے ۔

دوسری تحریکات بلوطہ داری‌نظام، راتب بندی ، سڑکوں کی تعمیر ، صفائی کے انتظامات ، زرعی پیداوار لے جانے والی بنڈیوں کے داخلہ کی اجازت کے لئے بلوں کی فراہمی ، ٹپہ کی توسیع ، پنچائتوں اور مقامی مجالس کے قیام ، پشتوں کی تعمیر ، تالابوں کی مرمت ، تنظیم سبھی کی انجمنوں کے قیام غلہ کی ارزاں دوکانوں کے افتتاح ۔ اور پست اقوام کے افراد کے لئے علحدہ نو آبادیوں کے قیام ، اور انسداد رشوت‌ستانی کی مجلسوں کی تشکیل جیسے امور سے متعلق تھیں۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین کے سوالات کے مناسب جوابات دئے ۔ پست اقوام کے افراد کے لئے علحدہ نو آبادیوں کے قیام سے متعلق مطالبہ کی نسبت انہوں نے فرمایا کہ اس مقصد کے تحت زمینات مختص کی گئی ہیں۔

محکمہ کروڑگیری کے نائب ناظم نے کانفرنس کو مخاطب کیا اورفرمایا کہ حکومت نے سرحدوں پرفوجی‌حفاظتی دستے متعین کرکے بر طانوی ہند کو اجناس خوردنی کی خفیہ برآمد روکنے کے لئے خصوصی اقدام کیا ہے۔انہوں نے ذرا تفصیل کے ساتھ ان ترکیبوں کا ذکر کیا جو خفیہ برآمد کرنے والے اختیار کرتے ہیں ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ان قابل اعتراض طریقوں کو روکنے کے لئے وہ حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں ایک صنعتی نمایش ترتیب دی گئی اور کوتوالی اور فوج کے اسپورٹس منعقد کئے گئے ۔

کریم نگر

کریم نگر کی ضلع کانفرنس کے دو یومی اجلاس میں جو مسٹر حبیب محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا غذائی صورت‌حال خاص طور پر موضوع بحث رہی ۔ مختلف مفادات کی نمایندگی کرنے والے تقریباً ۲۰۰ مندوبین نے ضلع کے مختلف‌حصوں سے آکر کانفرنس میں شرکت کی ۔ اس موقعہ پرمہمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی موجود تھی ۔

مجلس موضوعات کی تشکیل

مسٹر محمد باقرحسین قریشی اول تعلقدار نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اوس نمایاں ترقی کا ذکر کیا جو حیدرآباد نے مبارک و مسعود دور عثمانی میں کی ہے۔ اس عہد کا ایک ممتاز کارنامہ دور رس نوعیت کی دستوری اصلاحات کا نفاذ ہے ۔ انہوں نے ضلع کانفرنسوں کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ اسکیم اصلاحات کا جزو لاینفک ہیں اور ان کا منشاء یہ ہے کہ عوام کے نمایندوں کا ضلع کے عہدہ‌داروں سے قریبی اور راست تعلق قائم کیا جائے تاکہ ہر فریق دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ سکے اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ مجلس موضوعات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں غیر سرکاری ارکین کی اکثریت ہوگی ۔ اس مجلس کے جلسہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہوا کریں گے تاکہ کانفرنس کی پیش کردہ سفارشات کو عملی صورت دینے سے متعلق تدابیر پر غور کیا جائے ۔

غذائی صورت حال

انہوں نے فرمایا کہ اگرچہ جنگ ختم ہوچکی ہے پھربھی بحیثیت مجموعی ملک کی غذائی‌صورت حال‌نازک ہے۔حیدرآباد میں اشیاء خورو نوش پر نگرانی قائم رکھنے کے لئے متعدد تدابیر قبل از قبل ہی اختیار کی گئیں ۔ اس دور اندیشانہ حکمت عملی کی بدولت حکومت صورت حال کو قابو میں رکھ سکی ہے۔

احکام نگرانی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے بتایا کہ لیوی کا طریقہ اختیار کرکے اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو بازارمیں اجناس خوردنی کی خریدی کا مجاز کرکے غلہ کے حصول اور تقسیم پر نگرانی قایم کرنا ضروری سمجھا گیا ۔ اس سال ضلع میں خریف اور ربیع کی فصلیں خراب ہوگئیں ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر جوار کی شدید قلت ہے ۔ بہر حال لیوی کے طریقہ اورکمرشیل کارپوریشن کی بدولت اس ضلع کو کافی مقدار میں اجناس خوردنی فراہم کی جارہی ہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کاشت کار ساہوکاروں کو غلہ بیچنے کی بجائے اپنی فاضل پیداوار سرکاری اداروں کو فروخت کریں تو وہ ملک کی خدمت کریں گے ۔

انہوں نے فرمایا کہ حیدرآباد میں غذائی نظم و نسق کی کامیابی کا سبب رعایا اور حکومت کے درمیان قریبی اشتراک عمل ہے ۔ ذی اثر غیر سرکاری اراکین پر مشتمل دیہی تعلقہ واری اور ضلع واری اداروں کا ایک جال پورے ممالک محروسہ میں بچھا دیا گیا ہے تا کہ غذائی نظم و نسق میں حکومت کو مدد ملے ۔ انہوں نے حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ زیادہ منافع کے لئے حرص کا شکار نہ بنیں بلکہ اپنی فاضل پیداوار حکومت کو فروخت کر کے انسانیت کی خدمت کریں ۔

خطبہ صدارت

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ خانوادہ آصفی کی یہ روایتی حکمت عملی رہی ہے کہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبود پر خاص توجہ کی جائے ۔ حکومت اور رعایا کے درمیان جو مخلصانہ اشتراک عمل پایا جاتا ہے وہ حیدرآباد کے نظم و نسق کی ایک بے نظیر خصوصیت ہے ۔ پچھلے چند سالوں سے ضلع کانفرنسوں کا نفاد اس غرض سے عمل میں آرہا ہے کہ عوام کی ضروریات معلوم کی جائیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے زیادہ تیز ذرائع اختیار کئے جائیں ۔

یہ واقعہ ہے کہ مختلف مفادات کے نمایندے کانفرنس کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے رہے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ضلع کانفرنسوں کے کام کی اہمیت اور ان کے حاصل ہونے والے فوائد سے پوری طرح واقف ہیں

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ضلع کے باشندوں کی اکثریت زمین سے اپنی روزی حاصل کرتی ہے ۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی ہے ۔ چہ گاؤں پراجکٹ کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے اور بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا ۔ اسی طرح مانیر پراجکٹ کا کام بھی جاری ہے ۔ اس کے علاوہ ممالک محروسہ کے سب سے بڑے پراجکٹ ——— گوداوری پراجکٹ ——— کا کام بھی شروع کیا جانے والا ہے ۔ ان پراجکٹس کی تکمیل کے بعد زراعت اور صنعت و حرفت کو زبردست ترقی ہوگی اور دیہات کی عام خوش حالی پر اچھا اثر مرتب ہوگا ۔ حکومت کی طرف سے نافذ کی جانے والی مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لئے کاشتکاروں کو سرمایہ کی ضرورت ہوگی ۔ اس لئے انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ موجودہ گرم بازاری کی وجہ سے حاصل شدہ کثیر منافع میں سے قابل لحاظ رقمیں پس انداز کریں تا کہ آئندہ انہیں منافع بخش کاموں پر لگایا جاسکے ۔ حکومت نے اسکیم قلیل پس اندازی کم آمدنی والے اشخاص کے فائدہ کے لئے نافذ کی ہے ۔ انہیں چاہئے کہ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں ۔ انہوں نے بتایا کہ اجتماعی کاشتکاری کی ترویج کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

گودام

گوداموں کی تعمیر حکومت کی غذائی حکمت عملی کا ایک اہم جزو ہے ۔ گوداموں سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ خود کاشتکاران گوداموں کے حصہ دار ہونگے ۔ انہیں آیندہ اسے بنکوں سے ملحق کرنے کی تجویز ہے جو زرعی پیداوار کی ضمانت پر نقد رقم قرض دیتے ہیں ۔ ضلع میں ۳۷ غلہ گودام قایم کئے جاچکے ہیں ۔

صنعتی ترقی

ضلع کی آبادی کی ایک قابل لحاظ تعداد تجارت اور صنعت و حرفت میں مصروف ہے ۔ اس لئے حکومت برقابی قوت کی مدد سے متعدد صنعتیں قایم کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے ۔ اعظم آباد کا مجوزہ صنعتی شہر اپنی نظیر آپ ہوگا ۔

نگرانی سے متعلق تدابیر

صوبہ دار صاحب نے ان مختلف تدابیر پر تفصیل کے ساتھ بحث کی جو غذائی صورت حال کی اصلاح اور عوام میں غذا اور کپڑے کی منصفانہ تقسیم کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۔ سنہ ۱۳۵۴ ف میں لیوی اور خوش خریدی کے تحت ۸۱۶۴۰ من دھان اور جوار اور ۲۰۸۰۴۳ من مکئی حاصل کی گئی ۔ مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے کمرشیل کارپوریشن کی توسط سے ۶ ہزار من سفید جوار درآمد کی گئی ۔

تعلیمی سرگرمیاں

ضلع کی تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ لڑکوں کے لئے دو مدارس فوقانیہ ۹ مدارس وسطانیہ اور ۲۶۳ مدارس تحتانیہ اور لڑکیوں کے لئے ۳۳ مدارس تحتانیہ قائم ھیں - بالغوں کے مدارس کی تعداد ۲ سے ۵ اور پست اقوام کے مدارس کی تعداد ۳ سے ۸ کردی گئی ھے کریم نگر میں مدرسہ وسطانیہ برائے اناث کو مدرسہ فوقانیہ کا درجہ دیا گیا ھے - سال زیرتبصرہ میں ان مدارس پر ۴۹۳۸۳۸ روپے خرچ کئیے گئیے -

طبی سھولتیں

طبی سھولتوں کے متعلق صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ مستقر ضلع پر ایک صدر دواخانہ اور ھر مستقر تعلقہ پر ایک دواخانہ موجود ھے۔ اس کے علاوہ سفری دواخانہ چشم نے دیہاتیوں کو طبی امداد بہم پھونچانے کے لئیے ضلع کے مختلف حصوں کا دورہ کیا - سال زیر تبصرہ میں اس میں ۱۳۷۴ مریضوں کا علاج اور ۲۲۷ طلبا کا طبی معائنہ کیا گیا۔ صدر دواخانہ میں زچاؤں کی دیکھ بھال کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر اور تربیت یافتہ نرسوں کا تقرر کیا گیا ھے۔ضلع کے مختلف دواخانوں میں جن مقیم اور غیر مقیم مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی مجموعی تعداد علی الترتیب ۱۳۱۸۰۶ اور ۳۳۳۸۵۶ تھی - ضلع کے بعض حصوں میں امراض متعدی پھوٹ پڑے تھے - لیکن ان پر بہت جلد قابو پالیا گیا - سال زیر تبصرہ میں طبی امداد پر ۲۰۹۱۷ روپے کی رقم صرف کی گئی۔

نمایش مصنوعات

شام میں صوبہ دار صاحب نے کانفرنس کے سلسلہ میں ترتیب دی ھوئی ایک نمایش کا افتتاح کیا - مختلف محکموں اور مقامی مصنوعات کے اسٹال مرکز توجہ بنے رھے۔ سیکڑوں تماشائیوں نے نمایش دیکھی -

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات کی یکسوئی کے لئے وقف رھا۔ مندوبین کے تقریباً (۵۰) سوالات کے جوابات دیۓ گئیے۔ان میں سے اکثر کا تعلق زاید تعلیمی سھولتوں کی فراھمی ، زرعی آلات کی بہم رسانی ، نئے سڑکوں کی تعمیر ، تالابوں اور باؤلیوں کی مرمت، لیوی کے وصولی جیسے امور سے تھا - متعلقہ محکموں سے جو جوابات وصول ھوۓ انہیں حاضرین کو پڑھکر سنایا گیا -

ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ، جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا، کانفرنس کی کارروائی اختتام کو پھونچی -

محبوب نگر

محبوب نگر کی ضلع کانفرنس مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک کی صدارت میں منعقد ھوئی - اس میں ضلع کے تمام حصوں سے آئے ھوۓ مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی -

مسٹر قطب الدین اول تعلقدار نے مندوبین کا خیرمقدم کرتے ھوۓ ساری دنیا میں غذائی صورت حال کی نزاکت کا ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اس مسئلہ کو کامیاب طریقہ پر حل کرنے کے لئیے سرکاری عھدہ داروں کے ساتھ ھر ایک کا تعاون عمل ضروری ھے۔اس سلسلہ میں تعلقدار صاحب نے حاضرین کی توجہ حضرت اقدس و اعلی کے فرمان مبارک کی طرف مبذول کرائی اور اپیل کی کہ وہ غذا میں کفایت برتنے کے معاملہ میں شاہ ذیجاہ کی فیض آفریں مثال کی تقلید کریں -

تبصرہ

پچھلے سال (سنہ ۱۳۵۴ف میں) مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ھوۓ تعلقدار صاحب نے لیوی کی وصولی کے سلسلہ میں محکمہ رسد کی کارگزاری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ محکمہ رسد کی مساعی کا نتیجہ ھے کہ خود ضلع میں غلہ کا کافی ذخیرہ جمع کرلیا گیا ھے - اور عوام کے فائدہ کے لئیے غلہ کی دوکانیں کھولی گئی ھیں۔ محبوب نگر ناراین پیٹھ اور اچم پیٹھ میں شکر اور مٹی کے تیل کی راتب بندی بعض تبدیلیوں کے ساتھ جاری رھی۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اجناس خوردنی کی کمی کو پورا کرنے کے لئیے حکومت

سرکارعالی نے ایک گودام ٹرسٹ قایم کیا ھے اور گوداموں کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکاھے۔ اس وقت ۱۲ گودام زیر نعمیر ھیں اور یه امیدکی جاتی ھے که یه اجناس خوردنی کی حفاظت میں نہایت ممد و معاون ثابت ھونگے ۔

حکومت مقامی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے حکومت مقامی کے اداروں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا که نئے آئین کے تحت ۲۰۰۰ یا اس سے زاید آبادی والے مواضعات میں پنچائتیں قائم کی جارھی ھیں ۔

تعلیمی ترقی

محکمه تعلیمات کے کام کا ذکر کرتے ھوئے تعلقدار صاحب نے قومی زندگی میں تعلیم کی اھمیت پر زور دیا اور فرمایا که حکومت مدارس اور دوسرے تعلیمی اداروں پر سالانه ۲۱۰۰۴۰ روپے خرچ کر رھی ھے ۔ اس کے علاوہ امدادی اور صرف خاص اور جاگیرات کے مدارس کو سالانه ۲۹۷۰۰ روپے کی مالی امداد دی جارھی ھے۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا که اس سال ۲۶ ثانوی مدارس قایم کئے گئے ۔ انہوں نے اس واقعه کا بھی ذکر کیا که حکومت پست اقوام کی تعلیمی ضروریات سے بے خبر نہیں ھے۔ ضلع میں پانچ مدارس پست اقوام کے طلباء کے لئے مختص ھیں ۔ تعلیم بالغان کی اشاعت کے لئے قدم اٹھایا جارھا ھے۔ انہوں نے بتایا که ۴ مدارس بالغوں کی تعلیم کے لئے قایم ھیں ۔

تعمیرات کا کام

تعلقدار صاحب نے محکمه تعمیرات کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا اور فرمایا که ضلع میں سڑکوں کی مرمت پر ۱۷۱۸۴۰ روپے کی رقم صرف کی گئی ۔ جنگی حالات اور بڑھی ھوئی اجرتوں کی وجه سے محکمه تعمیرات نے مقامی مزدوروں سے کام لیا اور اس طرح مزدوروں کی ایک بڑی تعداد کے لئے روزگار فراھم ھوگیا ۔ اس وقت جن اسکیموں پر غور کیا جارھا ھے جب انہیں عملی صورت دی جائے گی تو ضلع کی بیروزگاری کا مسئله بڑی حدتک حل ھو جائے گا۔

امداد باھمی

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے محکمه امداد باھمی کا ذکر کیا انہوں نے اس بات پر زور دیا که امداد باھمی کی انجمنیں کاشتکار کی معاشی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ھیں۔ ان کے قیام سے پہلے کسان کی زندگی حریص ساھوکاروں کے رحم و کرم پر منحصر تھی ۔ کاشتکار کو حکومت کا احسان مند ھونا چاھئیے که اس نے تمام ممالک محروسه میں امداد باھمی کی تحریک کو عام کیا ۔ ضلع میں امداد باھمی کے دو صدر بنک قایم ھیں ۔ ایک محبوب نگر میں اور دوسرا ناگر کرنول میں ۔ اس وقت ضلع میں دو امدادی انجمنیں کام کررھی ھیں جن کے اراکین کی تعداد ۱۸۳۷ ھے۔

صوبه دار صاحب کا خطبه

اول تعلقدار کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ھوئے مسٹر امیر علی صوبه‌دار میدک نے ممالک محروسه کی غذائی صورت حال کا بطور خاص ذکر کیا ۔ انہوں نے حاضرین کو نصیحت فرمائی که وہ غذا کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لیں۔صوبه دار صاحب نے کسی ملک کی زندگی میں تعلیم کی اھمیت پر زور دیا اور ان مساعی کی ستایش کی که جو عوام میں تعلیم کی اشاعت کے لئے کی جارھی ھیں۔ نادار طلباء کی امداد کے لئے جو فنڈ قائم کیا گیا اس کا ذکر کرتے ھوئے صوبه دار صاحب نے امید ظاھر کی که اس میں ھر شخص فیاضی سے چندہ دیگا۔ انہوں نے چنچو قبایل کے قدیم تمدن کے احیاء سے متعلق اسکیم کا ذکر کیا اور اعلی حضرت بندگان عالی کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا پر اپنی تقریر ختم فرمائی ۔

تحریکات

دوسرا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکات پر غور وخوض کے لئے وقف رھا متعدد سوالات کئے گئے جن کا متعلقه محکموں کے نمایندوں نے جواب دیا ۔

کانفرنس کی کارروائی کو ختم کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ مسٹر نارائن راؤ کی پیش کردہ قرار داد عقیدت میں خانوادہ آصفی کے ساتھ گہری اور مستقل وفاداری کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عوام کی ترقی کا راز شاہ ذیجاہ کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری میں مضمر ہے۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

جنوری سنہ ۱۹۴۶ع - اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں زر کے بازار میں سرد بازاری کے آثار نمایاں تھے لیکن سونے اور چاندی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔ سونے اور چاندی کے بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۱۲ روپیہ فی تولہ ۱۶۴ روپے فیصد تولہ تھے ۔ اجناس کی قیمتیں بھی عام طور پر ترقی پذیر رہیں ۔

زر کاغذی اور سکے

جنوری کے مہینے میں زیر گشت سکوں کی جملہ مالیت (۵۹٫۷۹۶۴) لاکھ روپے تھی اس طرح (۷۲٫۲۳۶۱) لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ۔ خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۷۴٫۵۴) فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۹۶٫۱) فیصد زیادہ ہے ۔ اس کی بدولت زر محفوظ کی حالت اور زیادہ مستحکم ہوگئی ۔ پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلہ میں زیر گشت نوٹوں کی مالیت (۳۶٫۸۵۴) لاکھ روپے بڑھ گئی ۔ پچھلے سال جنوری میں زیر گشت نوٹوں کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۹٫۷۳) فیصد تھا ۔

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۴٫۶۹ فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا ۔ اس کے بر خلاف سابقہ ماہ میں (۸۱٫۹۶) فیصد نوٹ گردش میں لائے گئے ۔

بینک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں کاروبار کرنے والے آٹھ بنکوں کے واجبات کی مقدار (۵۴٫۶۷۲۴) لاکھ روپے تھی ۔ ان کے نقد اثاثوں کی مقدار جس میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے پاس کی امانتیں بھی شامل ہیں (۶۸٫۶۱۷) لاکھ روپے تھی ۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۸۲٫۴۱۱) لاکھ روپے اور (۹۴٫۳۴) لاکھ روپے تھی ۔

حکومت کے نقد اثاثے

حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۸۱٫۲۲۶) لاکھ روپے اور (۲۹٫۲۹۴) لاکھ روپے تھی ۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی مہینے میں یہ مقدار علی الترتیب (۸۱٫۸۶۴) لاکھ روپے اور (۲۳٫۲۹۰) لاکھ روپے تھی ۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

بنکوں ، انجمنوں اور حکومت کے قرضوں اور امانتوں کی مقدار اور رکن بنکوں اور انجمنوں سے حاصل کئے ہوئے قرضوں کی مقدار علی الترتیب (۲۹،۷۴) لاکھ روپے اور (۲۰،۰) لاکھ روپے تھی ۔

نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں ۳ اعشاریہ کمی ہوئی البتہ دالوں اور شکر کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۲ اور ۱ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ غلہ اور دیگر اغذیہ کے اشاریوں میں علی الترتیب ۳ اور ۴۲ اعشاریہ کمی ہونے کی وجہ سے جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ کمی ہوئی ۔ پیاز ، مرچ ، آلو اور ادرک کی قیمتیں غیر معمولی طور پر گر گئیں ۔

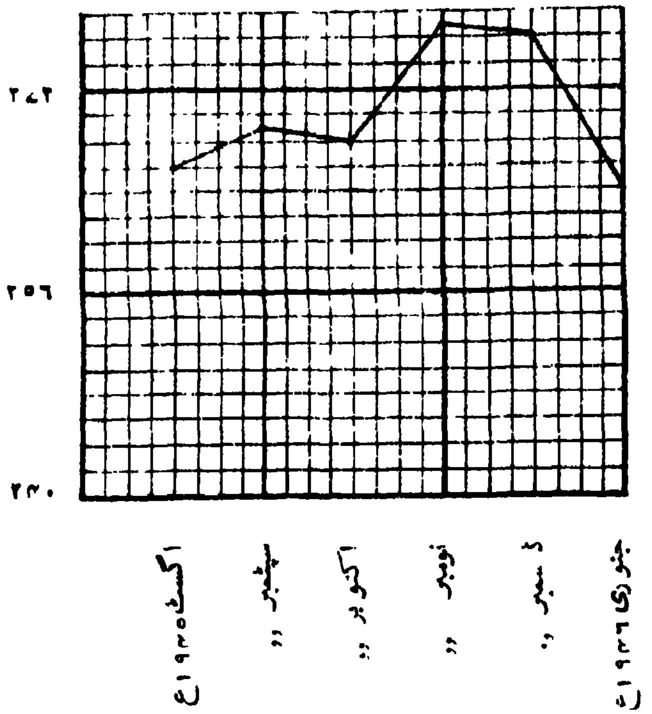
تخم کپاس مونگ پھلی اور السی کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے روغندار تخم کے اوسط اشاریہ میں ۱۸ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔ خام کپاس ، ساختہ کپاس اور چمڑے اور کھال کے بازار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

آگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ علی الترتیب ۲۶۴ اور ۲۷۴ رہا اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۳۹ اور ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع کا عام اشاریہ ۲۴۰ تھا ۔

مندرجہ ذیل نخته میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ع ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیا کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جنوری ۴۶ع	ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع	ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۷	۲۷۹	−۳	−۵
دالیں	۶	۲۳۷	۲۲۵	۱۸۸	+۱۲	+۴۹
شکر	۲	۱۴۳	۱۴۲	۱۲۳	+۱	+۲۰
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۲۳	۲۶۵	۲۳۶	−۴۲	−۱۳
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۳۵	۲۵۴	۲۳۷	−۱۹	−۲
روغن دار تخم	۵	۳۴۳	۳۲۵	۲۴۰	+۱۸	+۱۰۳
نباتاتی تیل	۴	۳۳۷	۳۱۹	۲۶۹	+۱۸	+۶۸
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۳۱۱	۳۱۱	۳۰۳	..	+۸
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۸۹	..	+۴۳
اشیاء تعمیر	۸	۲۵۰	۲۵۲	۲۷۹	−۲	−۲۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۱	۲۶۴	۲۵۶	−۳	+۵
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۲۵۸	۲۹۸	۲۷۶	−۴۰	−۱۸
عام اشاریہ	۶۶	۲۶۴	۲۷۴	۲۵۶	−۱۰	+۸

مندرجہ ذیل گراف میں بلدہ حیدرآباد میں اگسٹ سنہ ۱۹۴۵ع سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

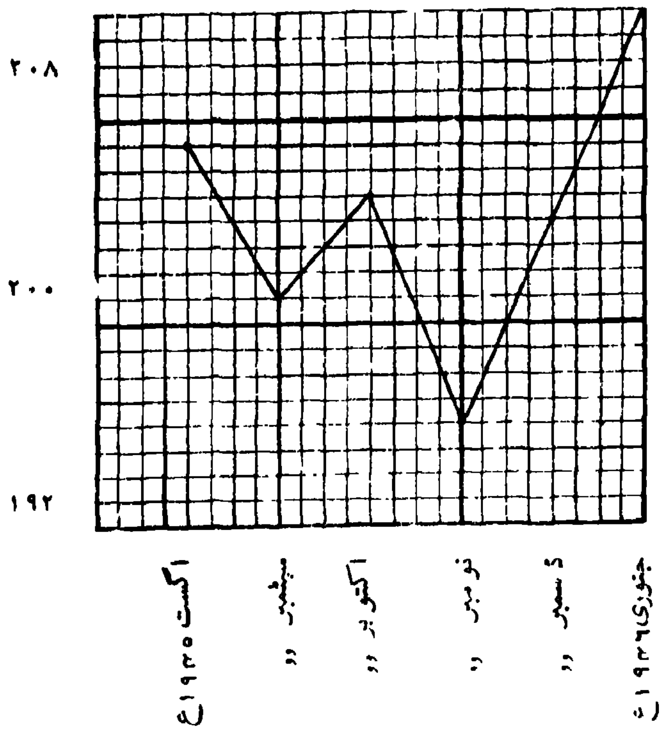
زیر تبصرہ مہینے میں گیہوں اور نمک کے سوا تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں عام رجحان کمی کی طرف رہا ۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے ۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		جنوری ۴۶ ع	ڈسمبر ۴۵ ع	جنوری ۴۶ ع	ڈسمبر ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۲ - ۳	۴ - ۳	۲۳۰	۲۲۱
دھان	۱۲ - ۱۴	۳ - ۵	۶ - ۵	۲۸۴	۲۷۴
گیہوں	۵ - ۷	۶ - ۲	۶ - ۲	۳۰۸	۳۰۸
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۵	۹ - ۵	۱۸۸	۱۸۰

باجره	۸-۱۰	۶-۵	۱۰-۵	۱۹۵	۱۸۷
راگی	۵-۱۱	۱-۷	۲-۷	۱۶۰	۱۵۹
مکئی	۱۳-۱۰	۰-۶	۴-۶	۱۸۰	۱۷۳
چنا	۱۰-۷	۵-۳	۸-۳	۲۳۰	۲۱۸
تور	۱-۱۰	۱۳-۴	۶-۵	۲۰۹	۱۸۷
نمک	۱۲-۸	۷-۶	۷-۶	۱۳۷	۱۳۷
عام اشاریه	..	..	..	۲۱۲	۲۰۴

مندرجه ذیل گراف میں اگسٹ سنه ۱۹۴۵ع سے جنوری سنه ۱۹۴۶ع تک ۱۰ اهم اشیاء کے نرخ خلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی هے۔



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصره مهینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۹۹ روپے اور ۱۱۲ روپے فی توله اور ۱۰۶ روپے اور ۱۶۴ روپے فی صد توله تھے۔

مندرجه ذیل تختے میں اگسٹ سنه ۱۹۴۵ع تا جنوری سنه ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی هے :-

ماه	سونا فی توله		چاندی فی صد توله	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
اگسٹ سنه ۴۵ع	۷۸-۰	۹۴-۳	۱۳۵-۰	۱۵۵-۸
ستمبر سنه ۴۵ع	۸۵-۰	۹۰-۰	۱۲۷-۰	۱۵۵-۰
اکٹوبر سنه ۴۵ع	۸۹-۰	۹۵-۰	۱۳۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر سنه ۴۵ع	۹۳-۰	۱۱۰-۰	۱۴۰-۰	۱۵۳-۰
ڈسمبر سنه ۴۵ع	۹۵-۰	۹۶-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنه ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۶۴-۰

کلدار شرح مبادله

زیر تبصره مهینے میں سکه کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۵-۰ روپے اور ۱۱۶-۸-۰ روپے اور کم ترین شرحیں ۱۱۶-۲-۰ روپے اور ۱۱۶-۵-۰ روپے تھیں ۔

مندرجه ذیل تخته میں کلدار شروح مبادله کی صراحت کی گئی هے :-

برائے ماه	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جنوری سنه ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۰-۶	۱۱۶-۶-۰	۱۱۶-۷-۰
ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۹-۶
جنوری سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۳-۰	۱۱۶-۵-۰	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۸-۰

شیر مارکٹ

۴ جنوری سنه ۱۹۴۶ع اور ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآورده کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وه درج ذیل هیں ۔

تفصیلات

سرکاری تمسکات

	ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع روپیه	آنه	جنوری سنه ۱۹۴۶ع روپیه	آنه
پرامیسری نوٹ حکومت سرکار عالی ۲ $\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۰	۵	۱۰۰	۳
" " " ۳ $\frac{1}{2}$ فی صد	۱۰۴	۰	۱۰۳	۱۲

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۰-۸	۳۰-۴
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۳۹-۸	۱۳۱-۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۹۰-۰	۷۵۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۵۱۲-۰	۵۱۲-۰
پارچه بافی			
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۶۹۱-۰	۸۳۳-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰ ,, سکه کلدار)	۷۴۰-۰	۸۴۵-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۰۰	۰۰
محبوب شاهی گلبرگه ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۷۰۰-۰	۱۷۲۵-۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۶۹-۸	۳۹۳-۹
شکر			
نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۸۳-۱۰	۹۰-۰
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۴۳-۸	۴۳-۸
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه اداشده ۲۰ روپیه)	۲۱-۴	۲۲-۴
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۸ روپیه)	۵-۶	۶-۹ ۳/۴
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۴۱-۱۰	۴۱-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۴۷-۰	۴۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۰۳-۰	۱۱۳-۱۲
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵-۰	۱۱۸-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۴۸۰-۰	۱۹۰-۰
حیدرآباد ڈیریز	(۵۰ ,, ,, ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۱-۰	۲۸-۸
نشنل فوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۸-۰	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیه)	۳۸۶-۰	۳۷۲-۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ,, ,,)	۱۲۳-۰	۱۱۲-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۳-۰	۱۱۳-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۶-۴	۱۷-۱۴
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۱۰۲-۰	۹۵-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ,, ,,)	۱۶-۶	۱۷-۱۰
,, قدیم		۱۸-۸	۱۸-۱۲

صنعتی پیداوار

دیاسلائی۔ زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی کرخانوں میں ۳۷۲۰۹ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۲۸۴۳۶ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۸۰۸۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ۔ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں سمنٹ کی پیداوار ۹۱۲۶ ٹن رہی۔ اس کے بر خلاف دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۳۲۰۰ ٹن اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۴۱۳۸ ٹن سمنٹ تیار ہوئی تھی۔

شکر۔ زیر تبصرہ مہینے میں نظام کارخانہ شکر سازی بودھن نے ۵۴۴۰۹ ہنڈرڈویٹ شکر تیار کی۔ اس کے بر خلاف دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء میں شکر کی پیداوار ۶۳۳۴۶ ہنڈرڈ ویٹ اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں ۵۴۹۱۲ ہنڈرڈ ویٹ تھی۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیا	اکائیاں	جنوری سنہ ۱۹۴۶ء	دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء	جنوری سنہ ۱۹۴۵ء	(+) یا (−) بتقابلہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء	(+) یا (−) بتقابلہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء
دیا سلائی	گروس ڈبے	۳۷٫۲	۲۸٫۴	۱۸٫۲	+ ۱۹٫۲	+ ۸٫۸
سمنٹ	ٹن	۹٫۱	۱۳٫۲	۱۴٫۱	− ۵٫۰	− ۴٫۱
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۵۴٫۴	۶۳٫۳	۵۴٫۹	− ۰٫۵	− ۸٫۹

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں (۲۷) ہزار پلہ چاول دو ہزار پلہ گیہوں اور ۷ ہزار پلہ جوار درآمد کی گئی۔

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیا	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) جنوری سنہ ۱۹۴۶ء	جنوری سنہ ۱۹۴۵ء
گیہوں	۲۶۷۱	۱۳۵۷
آٹا	..	۳۰۶
دھان	..	..
چاول	۲۷۱۸۳	۲۲۶۹۲
جوار	۷۲۳۰	۲۰۱۰
باجرا	..	..
راگی	..	۲۷
ماش	۴۹۳۶	۲۷۱۶
چنا	۱۰۵۰	۸۹۵
گھی (من)	۸۵۹	۲۳۵
چانے	۱۰۳۰	۶۰۵
شکر	۲۳۱۷	۸۱۴۷

ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی ماہواری درآمد

دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع اور جنوری سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ میں درآمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے ۔(اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیاء		جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع
اجناس خوردنی	..	۳	۳۲	−۲۹
شکر	..	۲۴	۷۵	−۵۱
نمک	..	۷۶۲	۹۶۹	−۲۰۷
میوہ	..	۹۰۲	۱۰۴۲	−۲۴۰
سپاری	..	۵۱۹	۵۲۵	−۶
کپڑا	..	۵۲۹۲	۴۶۷۰	+۶۲۲
سوت	..	۱۲۸۴	۱۷۶۹	−۴۸۵
سلک	..	۱۵۶	۱۳۰	+۲۶
پیتل	..	۶۵۷	۳۷۲	+۲۸۵
لوہا	..	۹۲۶	۶۷۵	+۲۵۱
چوبینہ	..	۵۵	۶۸	−۱۳
چاندی	..	۷۵	۲۲	−۵۳
سونا	..	۱۳۷	۲۲	+۱۱۵
حیوانات	..	۲۸۳	۱۳۴	+۱۴۹
دیگر	..	۱۶۱۰۲	۱۵۱۱۳	+۹۸۹
جملہ	..	۲۷۱۷۷	۲۶۱۱۸	+۱۰۱۸
جملہ برائے جنوری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۱۹۹۲۵	۲۰۹۷۴	−۱۰۴۹

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

ممالک محروسہ سے برآمد شدہ بعض منتخب اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے :—

(اعداد ہزار روپے میں)

اشیاء		جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ع
اجناس خوردنی	..	۲۹۴۶	۱۷۱۷	−۱۲۲۹
کپاس	..	۷۷۷۸	۷۰۳۱	+۷۴۷

السی	..	۱۲۶	۲۶۲	−۱۳۶
تل	..	۴۶	۹۱۱	−۸۶۵
مونگ پھلی	..	۷۶۳۸	۷۵۹۴	+۱۴۴
تخم ارنڈی	..	۱۹۴	۵۱۶	−۳۲۲
روغنیات	..	۴۱۱۹	۴۸۹۷	−۷۷۸
نیل	..	۷	۱	+۶
چوبینہ	..	۱۷۷	۱۴۰	+۳۷
کھال اور چمڑا	..	۱۲۰	۲۱۷	−۹۷
حیوانات	..	۲۲۲	۲۹۱	+۶۹
دیگر	..	۵۸۹۴	۴۹۸۴	+۹۱۰
جملہ	..	۲۹۲۶۷	۲۸۵۶۱	+۷۰۶
جملہ برائے جنوری سنہ ۱۹۴۵ء	..	۲۹۴۷۸	۲۰۴۱۸	+۹۰۶۰

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۴۰ روپے اور ۴-۶۳ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۱۳¼ روپے اور ۱۳۱¼ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے سے ۶۴-۴ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۱۲ روپے سے ۱۳۲ روپے تک رہیں۔

کپاس کی برآمد

ذیل کے نقشہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (بلوں میں) درج ہیں۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		جنوری سنہ ۴۶ء	جنوری سنہ ۴۵ء	جنوری ۴۶ء	جنوری سنہ ۴۵ء
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۳۴۰۷۴	۴۳۷۶۰	۷۲۵۷	۸۸۳۷
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۵۳	۹۳۱	۹۵۹۳	۸۶۳۲
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	۲۴	۸۲۴
جملہ	..	۳۴۱۲۷	۴۴۶۹۱	۱۶۸۷۴	۱۸۲۹۳
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۲۰۴۷۶	۲۶۸۱۴	۱۰۱۲۴	۱۰۹۷۶

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں (۵۲) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ میں علی الترتیب (۳۷) ہزار اور (۵۷) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیدا وار (۵۷٫۴۰) لاکھ گز رہی - اس طرح ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۳٫۳۲) لاکھ گز اور جنوری سنه ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں (۵٫۶۷) لاکھ گز کی کمی ہوئی -

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار میں ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع اور جنوری سنه ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں علی الترتیب (۰٫۱۷) لاکھ پونڈ اور (۱٫۵۶) لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی -

مندرجہ ذیل تختہ میں جنوری سنه ۱۹۴۶ع اور ڈسمبر و جنوری سنه ۱۹۴۵ع کے لئے کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں -

اشیاء	جنوری ۴۶ع	ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
				ڈسمبر ۴۵ع	جنوری ۴۵ع
کپڑا (گز)	۵۷۴۰٫۱	۵۴۰۸٫۰	۵۱۷۲٫۵	+ ۳۳۲٫۱	+ ۵۶۷٫۶
سوت پونڈ	۱۹۶۴٫۴	۱۹۸۱٫۷	۲۱۲۰٫۴	− ۱۷٫۳	− ۱۵۶٫۰

گرنیوں میں صرفہ

جنوری سنه ۱۹۴۶ع میں (۲۳٫۹۳) لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی - اس کے مقابلہ میں ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع اور جنوری سنه ۱۹۴۵ع میں علی الترتیب (۲۴٫۰۹) لاکھ پونڈ اور (۲۵٫۳۴) لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ہوا -

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :-

تفصیلات	کپاس کا صرفہ بدوران			(−) یا (+) بمقابلہ	
	جنوری سنه ۴۶ع	ڈسمبر سنه ۴۵ع	جنوری سنه ۴۵ع	ڈسمبر سنه ۴۵ع	جنوری سنه ۴۵ع
پریس کی ہوئی ..	۲۰۷۱٫۶	۲۱۶۸٫۵	۲۳۰۲٫۴	− ۹۶٫۹	− ۲۳۰٫۸
بلا پریس کئے ..	۳۲۱٫۶	۲۴۰٫۸	۲۳۱٫۸	+ ۸۰٫۸	+ ۸۹٫۸
جملہ ..	۲۳۹۳٫۲	۲۴۰۹٫۳	۲۵۳۴٫۲	− ۱۶٫۱	− ۱۴۱٫۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی -

حمل و نقل - ریلوے

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تخمیناً (۴۳٫۴۳) لاکھ روپے رہی - اس کے برخلاف یہ آمدنی ڈسمبر سنه ۱۹۴۵ع میں (۴۴٫۰۶) لاکھ روپے اور جنوری سنه ۱۹۴۵ع میں (۴۰٫۹۶) لاکھ روپے تھی - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل ونقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار (۲۴٫۰۹) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ (۲۴٫۴۶) لاکھ روپے اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں (۲۳٫۷۸) لاکھ روپے آمدنی ہوئی - جنوری سنه ۱۹۴۶ع میں (۱۶٫۲۶) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعہ سفر کیا - اس طرح سفر کرنے والوں کی تعداد گزشتہ ماہ اور جنوری سنه ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں علی الترتیب (۰٫۱۸) لاکھ اور (۱٫۵۷) لاکھ زیادہ رہی -

شارعی حمل و نقل

جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ جو آمدنی ہوئی وہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۰.۴۴) لاکھ روپے اور (۰.۸۷) لاکھ روپے زیادہ تھی ۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء میں آمدنی کی مقدار (۱۱.۸) لاکھ روپے اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں (۸.۵۷) لاکھ روپے تھی ۔ سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد (۱۸.۰۲) لاکھ رہی جو ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء اور جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں علی الترتیب (۱.۲۱) لاکھ اور (۱.۸۶) لاکھ زیادہ ہے ۔

ماہانہ آمدنی و خرچ

ذیل کے نقشہ میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ء اور جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں ۔ (اعداد ہزاروں میں)

مدات	آمدنی		خرچ	
	جنوری سنہ ۴۶ء	ڈسمبر سنہ ۴۵ء	جنوری سنہ ۴۶ء	ڈسمبر سنہ ۴۵ء
مالگزاری	۱۷۲۵۵	۱۰۱	۱۳۶۲	۲۶۸
جنگلات	۷۳۶	۸۶	۷۶	۸۶
کروڑگیری	۲۸۸۳	۲۸۶۶	۱۶۹	۱۸۵
آبکاری	۵۲۰۷	۴۶۹۱	۲۵۵	۱۶۱
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۳۵۹	۱۳۶	۲۷	۱۷
قرضہ	۳۰۰۷	۲۱۱۶	۱۲۶	۱۶۷
سکہ	۴۴	..	۱۳۷	۱۵۱
ٹپہ	۲۰۸	۱۶۰	۱۵۵	۱۰۱
غیرفوجی نظم و نسق	۵	۵	۴۳۶	۴۲۳
پولیس	۳	..	۸۰۰	۴۱۹
تعلیمات	۱۸۵	۳۸	۹۲۳	۱۰۰۵
طبابت	۱۲	۱۰	۲۹۶	۵۹۹
زراعت	۷	..	۱۱۳	۹۲
بلدیہ و صحت عامہ	۷	۲	۱۵۰	۵۲
عمارات	۹	۷	۵۳۷	۴۱۹
آبپاشی	۳۹	۵	۶۶	۴۲
ریلوے	..	..	۱	۹
متفرق	۳۹	۲۸	۶	۳


اور اُس نے
لائف بوائے کی عادت
سیکھی ہے!
وہ اب ماں کا ہاتھ بٹانے لگی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی ضروری باتوں کو سیکھ رہی ہے لیکن ماں نے لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کے متعلق سبق دیکر اُس کی بڑی مدد کی ہے اور اس طریقہ سے میل کے اس خطرہ سے جو ہر گھر میں خوشحالی اور تندرستی کو لاحق رہتا ہے اُسے محفوظ کر دیا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں
بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED


نہایت خوشبودار
فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامن سے مشتمل
DALDA
VANASPATI
ڈالڈا میں تلی ہوئی پوریاں آپ کے منہ میں
گھل جاتی ہیں — اور قوت بھی بخشتی ہیں!
ڈالڈا نہ کہ صرف آپکی غذا کو لذت دار بناتا ہے، بلکہ یہ آپکی مقوی خوراک ہے! اس مشہور مقوی خوراک کے ذریعہ آپکی روزانہ غذا میں اضافہ کیجئے، جو کہ فوراً ہضم پذیر، وٹامن آمیز رسوئی کا سامان ہے + ہر ایک خاتون کے لئے ڈالڈا ایک نعمت ہے - یہ اس کی سادی رسوئی کو بھی اپنے شیرین لذیذ خوشبو سے معطر کرتا ہے اور اس کے خاندان کو زاید قوت بخشتا ہے +
★ ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زاید لذت دار ہندوستانی کھانا پکانے کے طریقے درج ہیں جو ان کے جزو خوراک کیلئے چنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے ۱ م رکے ٹکٹ
Dept. A/78 P.O. Box No. 353, Bombay,
کے پتہ پر ارسال فرمائیے +
HVM 46-23 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معزز ناظرین !

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے

6(10)

معلومات



جلد ٦ .... شمارہ ١٠

فہرست مضامین

شہریور سنہ ۱۳۵۵ف - جولائی سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
حیدرآباد اور انگلستان کی دیرینہ رفاقت	۳
حیدرآباد باقی ماندہ ہندوستان کے لئے قابل تقلید مثال قائم کرے گا	۶
مابعد جنگ زمانہ میں پس اندازی کی اہمیت	۱۲
جذبات وفاداری کا شاندار مظاہرہ	۱۵
کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود ..	۱۹
جاگیری رعایا کے لئے حقوق پٹہ داری	۲۲
ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال	۲۴
ضلع واری کانفرنسوں کے اجلاس	۲۷
کاروباری حالات کا ماہانہ جائزہ	۳۲

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

سرورق

چوراہا نزد معظم جاہی مارکٹ ۔ حیدرآباد

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ شہر یور سنہ ۱۳۵۵ ف - جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع شمارہ ۱۰

احوال و اخبار

قابل قدر اعزاز - باشندگان حیدرآباد کے لئیے یہ امر موجب مسرت ہے کہ اعلیٰ حضرت ملک معظم نے ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کو جی - بی - ای نائٹ گرینڈ کراس آف دی برٹش امپائر) کا قابل قدر اعزاز عطا فرمایا ہے - حقیقت یہ ہے کہ یہ اعزاز ان بیش بہا خدمات کا نہایت مناسب اعتراف ہے جو ہز اکسلنسی نے تاریخ عالم کے ایک نازک ترین دور میں اقوام متحدہ کے مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئیے انجام دیں اور اعلیٰ حضرت شہر یار دکن کی مدبرانہ رہنمائی میں مساعی جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے اور فتح حاصل کرنے کے لئیے حیدرآباد کے جملہ وسائل حکومت برطانیہ کے سپرد کر دئیے -

نواب صاحب نے ملک و مالک کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ بھی کچھ کم اہم نہیں - چنانچہ گذشتہ پانچ سال کے دوران میں حیدرآباد نے جنگ کی پیدا کردہ مشکلات کے باوجود جو نمایاں ترقی کی ہے وہ بڑی حد تک صدراعظم بہادر کی قابلیت نظم و نسق اور سیاسی فہم و بصیرت کی رہین منت ہے - اور ایک ایسے نازک وقت میں جبکہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں تراج اور بحرانی کیفیت کا دور دورہ تھا ، حیدرآباد میں امن و امان اور سکون و اطمینان کا بدستور برقرار رہنا بھی ہز اکسلنسی کے تدبر کا بین ثبوت ہے -

جنگ سے متعلق امور کی انجام دہی کے ساتھ ہی نواب صاحب نے ما بعد جنگ زمانے میں عظیم تر حیدرآباد کی تشکیل کی اہمیت کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھا اور اس مقصد کے مد نظر ایسی متعدد اسکیمیں منظور کی گئیں جن سے ملک کی بہتری اور خوش حالی میں نمایاں اضافہ ہوسکے - چنانچہ اب حیدرآباد ترقی اور خوش حالی کے ایک نئیے دور میں داخل ہونے والا ہے -

ہم ہز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر کی خدمت میں ایسا قابل قدر اعزاز عطا ہونے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں -

* * * * * * *

صنعتی وفد - حکومت سرکار عالی نے مابعد جنگ زمانہ میں ممالک محروسہ کے قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے اور ان کو ترقی دینے کے لئیے جو مفید اسکیمیں مرتب کی ہیں ان کے نفاذ میں ضروری سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے ایک صنعتی اور تجارتی وفد برطانیہ ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کناڈا کا دورہ کرنے کے لئیے گزشتہ ماہ حیدرآباد سے روانہ ہوا - یہ وفد سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہے اور اس کے قائد نواب زین یار جنگ بہادر صدرالمہام تعمیرات عامہ ہیں اور اراکین میں نواب لیاقت جنگ بہادر صدرالمہام صنعت و حرفت کے علاوہ حیدرآباد کے دو ممتاز ماہران صنعت میر لائق علی صاحب اور راجہ پنا لعل پٹی بھی شامل ہیں - نواب میر نواز جنگ بہادر معتمد مالیات اس وفد کے معتمد ہیں -

نواب زین یار جنگ بہادر نے حیدرآباد سے روانگی سے قبل ایک صحافتی بیان میں وفد کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وفد کے چار

اهم مقاصد هیں ایک تو یہ کہ برطانیہ ، ریاست هائے متحدہ امریکہ اور کناڈا کے بڑے بڑے کارخانہ داروں اور حیدرآباد کے کارخانہ داروں اور حکومت کے مابین مستقل ربط قائم کیا جائے ، دوسرے یہ کہ حیدرآباد کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے برطانیہ اور ریاست هائے متحدہ امریکہ میں ٹریڈ کمشنر کا دفتر قائم کرنے کے امکانات تلاش کئے جائیں - تیسرے صنعتی ضروریات کے لئے فنی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور چوتھے حیدرآباد کی صنعتی اور دوسری ترقیات کی تجاویز کو روبہ عمل لانے کے لئے مشینیں حاصل کی جائیں -

اپنے ان مقاصد کے حصول کے مد نظر یہ وفد متعدد صنعتی مرکزوں کا دورہ کریگا تاکہ وادی گوداوری کی ترقیات کی اسکیم نباتاتی تیل کے کارخانے، تنگبھدرا پراجکٹ اور پارچہ بافی کی گرنیوں اور دوسرے صنعتی اداروں کے لئے مشینوں کا انتخاب اوران کی فراھمی کا انتظام کرے۔ یہ وفد مختلف قسم کی جو مشینیں خریدے گا ان کی قیمت کا اندازہ کئی کروڑ روپے کیا گیا ھے -

نواب زین یار جنگ بہادر نے یہ یقین دلایا کہ صنعتی وفد مقامی کارخانہ داروں اور کاروباری طبقوں کے مفاد کو ترقی دینے ، مناسب قیمت پر بہترین مشینیں حاصل کرنے اور برطانیہ ، ریاست هائے متحدہ امریکہ اور کناڈا کے سربرآوردہ کارخانہ داروں اور صنعتی اور تجارتی اداروں سے راست تعلق قائم کر کے ان ممالک سے حیدرآباد کی تجارت کو ترقی دینے کی هرممکن کوشش کریگا -

مرتبہ پروگرام کے مطابق یہ وفد برطانیہ میں دو مہینے رھے گا اور اتنا ھی وقت ریاست هائے متحدہ امریکہ اور کناڈا میں بھی صرف کرے گا - ان ممالک میں قیام کے دوران میں قائد وفد اس امر کی بھی کوشش فرمائیں گے کہ حکومت سرکارعالی نے جن اشخاص کو بیرونی وظائف تعلیمی عطا کئے هیں ان کے لئے مختلف جامعات میں داخلہ کا انتظام هوسکے -

همیں یقین ھے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کارخانہ دار اور تجار ھمارے صنعتی وفد سے پوری طرح اشتراک عمل کریں گے - اور هم اس وفد کی کامیابی کے متمنی هیں -

* * * *

هلتھ وزیٹرس اسکول — هزهائنس شہزادی برار کی

سرپرستی میں حیدرآباد کی انجمن امداد طبی برائے خواتین واطفال تقریباً دو سال سے ممالک محروسہ میں عورتوں اور بچوں کی صحت کے تحفظ اور ترقی کے لئے قابل قدر خدمات انجام دے رهی ھے - اور اب اس انجمن نے شہر حیدرآباد میں ایک لاکھ روپیہ کے مصارف سے هلتھ وزیٹرس کے لئے ایک اسکول قائم کر کے ایک اهم ضرورت پوری کردی ھے۔ یہ اسکول انجمن مذکور کی صدر شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ کے نام سے موسوم کیا گیا ھے ، جو خواتین حیدرآباد کی فلاح و بہبود سے همیشہ نہایت گہری دلچسپی لیتی رهی هیں -

اس اسکول کا تعلیمی نصاب ، جو ایک سال پر مشتمل هوگا، بہت جامع ھے اور امور خانہ داری ، تیمار داری طبی امداد ، اصول حفظان صحت ، انسداد امراض اور نسوانی اطفال جیسے مفید مضامین بھی اس میں شامل هیں - اس نصاب کے مطابق طالبات کو روزانہ تین چار گھنٹے عملی تعلیم بھی دی جائے گی مدرسہ سے ملحق ایک زچگی خانہ اور ایک مرکز بہبودی اطفال بھی قائم کیا گیا ھے -

جن خواتین میں خصوصی تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت ھے انہیں اس جانب راغب کرنے کے لئے ۴۰ روپے ماهانہ مشاهرہ بھی دیا جائے گا اور اس کے معاوضے میں ان کے لئے یہ لازمی هوگا کہ وہ تربیت حاصل کرنے کے بعد کم از کم پانچ سال تک انجمن مذکور کی خدمت انجام دیں۔ اسکول میں داخلہ کے لئے کم از کم ا... خانہ داری میں سندیافتہ هونا ضروری ھے - اور هر سال ... سے زیادہ طالبات کو شریک نہیں کیا جائے گا -

اسکول سے ملحق ایک هلتھ یونٹ قائم کرنے کی ... بھی زیر غور ھے - جو خانہ داری کے ایک ... ایک زچگی خانہ اور نسوانی امراض کے ایک ... اور ایک مرکز بہبودی اطفال پر مشتمل هوگا ... یونٹ اسکول کے قریب هی قائم کیا جائے گا -

همیں امید ھے کہ خواتین اس اسکول ... کردہ تربیتی سہولتوں سے پوری طرح استفادہ ...

حیدرآباد اور انگلستان کی دیرینہ رفاقت

شہنشاہ ہند کی جانب سے شہریار دکن کی خدمات جلیلہ کا اعتراف

تاج برطانیہ اور خانوادۂ آصفی کے درمیان دیرینہ رفاقت اور دوستی کا جو رشتہ قائم ہے اس کا ایک اور بین ثبوت ہز میجسٹی شہنشاہ ہند اور اعلی حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار کے درمیان وہ مراسلت بھی ہے جو بار وفادار سلطنت برطانیہ کو رایل وکٹورین چین کا نادر و نایاب اعزاز عطا ہونے کے ضمن میں ہوئی ہے۔ ہزمیجسٹی نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۹ - جنوری سنہ ۱۹۴۶ع میں اس کی بڑی تعریف فرمائی ہے کہ ''حیدرآباد نے بدوران جنگ اپنے تمام ذرائع کو مہیا کر کے مددی اور ضروری صنعتوں کو فروغ دیا۔'' اور اس خط کے جواب میں اعلی حضرت شہریار دکن نے بھی یہ تحریر فرمایا کہ '' اس غیر معمولی اعزاز کے لئے میں یور میجسٹی کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کو میں ہمیشہ بہت قدر کی نظر سے دیکھوں گا۔'' ان خطوط کا تبادلہ ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کے توسط سے ہوا اور انہوں نے بھی اس ''فیاضانہ اور قابل قدر امداد'' کا نہایت گرم جوشی کے ساتھ اعتراف فرمایا جو اعلی حضرت نے دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں عطا فرمائی ہے۔

ہز میجسٹی ملک معظم اور ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کے خطوط اور اعلی حضرت شہریار دکن کے جوابات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اعلی حضرت ملک معظم کا خط مورخہ ۱۹ - جنوری سنہ ۱۹۴۶ع

میرے عزیز دوست

ستائیس برس ہوئے کہ میرے والد بزرگوار نے ایک خانگی خط یور اگزالٹیڈ ہائنس کو لکھا تھا جس میں انہوں نے اس جنگ کے متعلق جو اوس وقت جاری تھی آپ کی اعلی کارگزاری کی قدر کی تھی - اوس وقت بہت کم لوگ اس امر کی پیش بینی کرسکتے تھے کہ ایک پشت کے اندر اس سے بھی زیادہ سخت دوسرا فتنہ کھڑا ہوگا جس سے براہ راست ہندوستان بھی معرض خطر میں ہوگا مگر جو لوگ یور اگزالٹیڈ ہائنس سے واقفیت رکھتے تھے وہ یقین کے ساتھ یہ پیشین گوئی کرسکتے تھے کہ ایسی صورت میں بھی آپ برطانیہ کے بار وفادار کی حیثیت سے اپنی قدیم روایات پر ثابت قدم رہیں گے۔

آپ کی روایات کی پاسداری اب ایک تاریخی واقعہ کی صورت اختیار کرچکی ہے اور حیدرآباد نے جو دوران جنگ میں اپنے تمام ذرائع کو مہیا کرکے مددی اور ضروری صنعتوں کو فروغ دیا تو اس کی ان نمایاں کوششوں سے دوبارہ اون تعلقات کا بین ثبوت ملا جو کئی نسلوں سے برطانیہ اور حیدرآباد کے درمیان استوار کئے گئے ہیں - لہذا اس قدیم وفاداری کا تازہ ثبوت جو مجھکو ملا اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا - چنانچہ میں نہایت مسرت کے ساتھ یور اگزالٹیڈ ہائنس کو رائل وکٹورین چین (طلائی زنجیر) عطا کرتا ہوں جو سب سے اعلی اور نادر اعزاز ہے اور جو خاص طور پر برطانیہ کے تخت شہنشاہی سے تعلق رکھتا ہے مجھکو اس کی بھی مسرت ہے کہ میں ایک ہی وقت میں آپ کے ولیعہد کی بھی، خاص طور پر ان کے ان خدمات کی ، قدردانی کررہا ہوں جن کا قریبی تعلق اس بہادر فوج سے ہے جو جنگ کے لئے آپ نے مجھکو مستعار دی تھی -

امید ہے کہ یور اگزالٹیڈ ہائنس ہمیشہ مع صحت و عافیت اور کامران رہیں گے اور آپ کی رعایا کی محبت اور جاں نثاری آپ کو حاصل رہے گی -

میں ہوں آپ کا مخلص دوست اور شہنشاہ
(شرحدستخط) جارج - آر- آئی

اعلی حضرت شہریار دکن کا خط مورخہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ع

یور امپریل میجسٹی

برٹش رزیڈنٹ حیدرآباد نے یور میجسٹی کا عنایت نامہ

مورخہ ۱۹ - جنوری ، مجھکو دست بدست پہنچا یا جس میں یور میجسٹی نے دوران جنگ میں میری ناچیز خدمات کی نسبت اظہار قدر دانی فرمایا ہے اور مجھکو رائل وکٹورین چین کا نایاب اعزاز عطا فرمایا ہے جو کہ سب سے اعلی اور نادر اعزاز ہے اور خاص طور پر برطانیہ کے تخت شہنشاہی سے وابستہ ہے - اس غیر معمولی اعزاز کے لئے میں یور میجسٹی کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کو میں ہمیشہ بہت قدر کی نظر سے دیکھوں گا -

مجھے وہ مکتوب یاد ہے جس کا ذکر یور میجسٹی نے اپنے عنایت نامہ میں کیا ہے جو آپ کے والد بزرگوار نے اپنی مہربانی سے ستائیس برس کے قبل مجھکو بھیجا تھا اور جس میں انہوں نے اوس زمانہ کی جنگ کے متعلق میری ناچیز کارگزاری کی قدردانی فرمائی تھی - خدا کا شکر ہے کہ حالیہ جنگ جس کے بارے میں یور میجسٹی نے صحیح طور پر یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ وہ پیشتر کے محاربہ سے بھی زیادہ مہیب اور ہندوستان کے حق میں براہ راست زیادہ خطرناک تھی وہ برطانیہ اور اوس کے حلیفوں کی فتحمندی اور کامیابی پر ختم ہوئی - جو اس عظیم الشان معرکہ میں حق اور انصاف کی حمایت میں لڑرہے تھے - میں خدا کا اس لئے شکر ادا کرتا ہوں کہ اوس نے مجھکو یہ توفیق عطا فرمائی کہ میں یار وفادار کے فرائض کما حقہ ادا کروں - یہ لقب میرے لئے اور بھی زیادہ باعث فخر ہے کہ یور میجسٹی نے اس کے متعلق اظہار خوشنودی فرمایا ہے -

جن الفاظ میں یور میجسٹی نے اپنے عنایت نامہ میں میرے ولی عہد کا ذکر فرمایا ہے وہ اس کو اپنے لئے باعث عزت افزائی تصور کرتے ہیں -

آخر میں مجھے امید ہے کہ وہ تعلقات جو تاج برطانیہ اور خانوادہ آصفجاہ کے درمیان زمانہ دراز سے چلے آتے ہیں وہ تا ابد قائم و دائم رہیں گے -

میں ہوں یور امپریل میجسٹی کا مخلص دوست اور برٹش گورنمنٹ کا یار وفادار

(شرحدستخط اعلی حضرت بندگان عالی)

ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کا خط مورخہ ۹ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ع

میرے معزز اور عالی قدر دوست

ہز امپریل میجسٹی ملک معظم قیصر ہند کا عنایت نامہ جو ملفوف ہے اس کو آپ تک پہونچاتے ہوے مجھکو کمال مسرت ہے - اس خط میں ہز امپریل میجسٹی نے از راہ عطوفت شاہانہ رایل وکٹورین طلائی زنجیر کا نایاب اعزاز آپ کو عطا فرمایا ہے - ہز امپریل میجسٹی کا یہ خط ایک بین ثبوت ہے اون وفادارانہ خدمات کا جو یور اگزالٹیڈ ہائنس نے دوران جنگ میں انجام دی ہیں اور ایک ممتاز علامت ہے اس دوستی اور اخلاص کی جو برٹش گورنمنٹ اور یور اگزالٹیڈ ہائنس کے نامور خانوادہ کے درمیان زمانہ دراز سے قائم ہے لہذا میں یور اگزالٹیڈ ہائنس کو ہز امپریل میجسٹی کی اس علامت مہربانی پر گرم جوشی کے ساتھ مبارک باد دیتا ہوں اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اوس فیاضانہ اور قابل قدر امداد کے لئے جو ہر وقت یور اگزالٹیڈ ہائنس سے مجھکو حاصل رہی ہے اپنی دلی احسان مندی کا اظہار کرتا ہوں -

بہ حیثیت یار وفادار گورنمنٹ برطانیہ آپ کا کمال احترام کرتے ہوئے -

میں ہوں یور اگزالٹیڈ ہائنس کا مخلص دوست

(شرحدستخط) ویول - فیلڈ مارشل وائسرائے آف انڈیا

اعلی حضرت شہریار دکن کا خط مورخہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ع

مائی ڈیر لارڈ ویول

میں یور اکسلنسی کا ممنون ہوں کہ آپ نے برٹش رزیڈنٹ کے توسط سے ہز امپریل میجسٹی کا عنایت نامہ مجھکو پہنچایا جس میں حالیہ جنگ سے متعلق میری ناچیز خدمات کی قدر فرمائی گئی ہے اور مجھکو رائل وکٹورین طلائی زنجیر کا نایاب اعزاز عطا فرمایا گیا ہے - میں نے جس خط میں ہز میجسٹی کے خط کا جواب لکھ کر ان کا شکریہ ادا کیا ہے وہ اس کے ساتھ ملفوف ہے اور میں

یور اکسلنسی سے خواهش کرتا هوں که آپ از راه مهربانی اس کو ملک معظم تک پهونچا دیں ۔

آپ نے میری جنگی خدمات کی جو تحسین فرمائی اس کا بھی میں ممنون هوں ۔ نیز هز میجسٹی ملک معظم نے مجھکو ایک غیرمعمولی اعزاز عطا کر کے جو اپنی عنایت اورمهربانی کا ثبوت دیا هے اس پر آپ کی مبارک باد کا دلی شکریه ادا کرتا هوں اور آپ کو یقین دلاتا هوں که مجھکو اس اعزاز کی بهت قدر هے ۔

به اظهار صد احترام

میں هوں

یور اکسلنسی کا مخلص دوست

(شرحدستخط اعلی حضرت بندگان عالی)

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
	پائی آنه روپیه
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسه سرکارعالی بابته سنه ۱۳۴۹ف (۳۰-۱۹۳۹ع)	۳-۰-۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۳-۰-۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۳-۰-۰
حیدر آباد کی مشهور عبادت گاهیں ۔ (صرف اردو میں) ..	۳-۰-۰
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئے مرتبه محکمه اطلاعات سرکارعالی .. ,, ..	۳-۰-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, ..	۳-۸-۰
فهرست منظوره اصطلاحات مروجه بدفاتر سرکار عالی .. ,, ..	۰-۱-۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد ۔ حیدرآباد دکن

حیدرآباد باقی ماندہ ہندوستان کے لئے قابل تقلید مثال قائم کرے گا

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کی توقعات

ہز اکسلنسی نواب سر سعیدالملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے ۶ - جولائی سنہ ۱۹۴۶ع کو مجلس وضع قوانین کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر فرمائی کہ تصورات و خیالات کے اختلاف کے باوجود اس بڑی ریاست کے تمام باشندے جنھوں نے ایک مشترکہ تہذیب ، باہمی اتحاد و رواداری اور حکمراں اور اس کے خاندان کی وفاداری کی دیرینہ قابل قدر روایات میں زندگی بسر کی ہے اپنی ان روایات اور اس جائز تمنا کے ساتھ کہ آزاد ہندوستان میں ان کا ملک اپنی ترقی کے اعلی ترین مدارج تک پہنچ جائے ، حضرت بندگان اقدس کے اقتدار اعلی کے تحت پر امن اور باضابطہ ترقی کی ایک مثال قائم کریں گے جو بقیہ ہندوستان کے لئے نمونہ ہو گی۔

ہز اکسلنسی نے اپنے دور صدارت عظمی میں حیدرآباد کی ترقیوں پر ایک جامع تبصرہ کرتے ہوئے قومی تعمیری سرگرمیوں کی توسیع کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ اور دستوری اصلاحات میں جن ترمیمات کا عنقریب اعلان کیا جانے والا ہے ان پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ ان تبدیلیوں میں سے بعض بہت دور رس نوعیت کی ہیں اور ان سے حضرت بندگان اقدس کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ رعایائے سرکار عالی اور حکومتی نظم و نسق کے مابین قریب ترین اشتراک عمل پیدا کیا جائے۔ نواب صاحب نے یہ توقع بھی ظاہر فرمائی کہ نئے فصلی سال کے آغاز سے نئی مجلس وضع قوانین وجود میں آجائے گی۔

مجلس وضع قوانین میں صدراعظم بہادر کی یہ آخری تقریر ہے کیونکہ آپ عنقریب رخصت ما قبل وظیفہ لیکر صدارت عظمی سے سبکدوش ہورہے ہیں۔ ہز اکسلنسی کی پوری تقریر درج ذیل ہے :—

حیدرآباد کی جنگی مساعی

"میں نے سنہ ۱۹۴۱ع میں اپنے ممتاز پیشرو نواب حیدر نواز جنگ مرحوم سے اوس وقت جائزہ حاصل کیا جبکہ دنیا ایک عظیم ترین جنگ کے تہلکہ سے مبتلائے مصیبت تھی۔ اب کہ جنگ ختم ہوچکی ہے ہم اس بات پر بجا طور سے فخر کر سکتے ہیں کہ حصول فتح کی مادی اور اخلاقی ذمہ داریوں میں ہمارا اپنا حصہ کچھ کم نہ تھا۔ لیکن یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ ہمیں حضرت بندگان اقدس کی مدبرانہ رہنمائی اور رعایائے سرکار عالی کے جملہ طبقات کا وفادارانہ تعاون حاصل تھا۔ اگر صرف رقمی ام

کو مد نظر رکھا جائے تو بھی بالواسطہ اور بلا واسطہ مصارف جنگ ۔ عطیات سرمایہ دھی اور ضروری اشیاء کی فراھمی کی صورت میں ھماری امداد اسی (۸۰) کروڑ روپیہ کے لگ بھگ تھی۔ لیکن ھماری امداد صرف اتنی ھی نہ تھی بلکہ اس میں بہت سے نو جوان سپاھی اور فنی اصحاب بھی شامل تھے جو ھمیں سب سے زیادہ عزیز تھے ۔ اب بعد ختم جنگ ھمیں مسائل امن کا سامنا ھے ۔ سپاھیوں کو دوبارہ زندگی میں کھپانا ۔ صنعت و حرفت کو حالات امن کے لحاظ سے تبدیل کرنا ۔ مابعد جنگ کے منصوبوں اور دستوری اصلاحات کو روبہ عمل لانا ۔ ان سب کاموں میں ھماری جد و جہد کے لئے نئے میدان ھیں ۔

مستحکم مالیات

"یہ امر قابل اطمینان ھے کہ مصارف جنگ کے باوجود ھمارا مالی استحکام برقرار رھا ۔ سال رواں کے تخمینہ کے مطابق ھماری آمدنی تقریباً ۱۲ کروڑ روپیہ تک بڑھ گئی ھے لیکن ھمارا مرسمہ بجٹ اس سے کہیں زیادہ ھوگا اور ھم نے موازنہ میں تقریباً ساڑھے پندرہ کروڑ روپیہ کے مصارف کی گنجائش رکھی ھے۔ کاغذی سکہ کی محفوظ رقم کے علاوہ جو تقریباً (۵۰) کروڑ روپیہ ھے مختلف مدات کے تحت ھماری محفوظ رقوم کی میزان قریب قریب (۵۴) کروڑ روپیہ ھوتی ھے۔ ۳۲ کروڑ کی ذمہ داریوں کے بالمقابل سرکارعالی کے سرمایہ کا اندازہ (۵۵) کروڑ ھے ھماری قومی آمدنی کا اندازہ (۲۰۰) کروڑ روپیہ سالانہ کیا گیا ھے۔ ھماری مابعد جنگ منصوبہ بندی کے مصارف اس رقم کا پندرھواں حصہ ھیں۔ ھماری آمدنی کے خاص خاص ذرائع حسب سابق مالگزاری، آبکاری، کروڑگیری اور ریلوے ھیں ۔ اس سے صاف ظاھر ھے کہ اگر ھمارے مابعد جنگ کے منصوبوں کی تکمیل ھونی ھے جیسا کہ مجھے امید ھے اور میری دعا ھے کہ ان کی تکمیل ھو تو ھمیں آمدنی کے نئے ذرائع دریافت کرنے ھوں گے تا کہ کل باشندگان ملک کی خوشحالی اور ترقی کی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ھونے میں جملہ طبقات اپنی استطاعت کے مطابق پورا پورا حصہ لے سکیں ۔

قومی تعمیری سر گرمیوں میں وسعت

"جنگ کی وجہ سے قومی تعمیر کے کاموں میں کوئی رکاوٹ نہیں ھوئی ۔ سنہ ۱۳۵۰ف کے تخمینہ موازنہ میں تعلیم کے لئے ایک کروڑ ساڑھے چھ لاکھ روپے کی ۔ لیکن سنہ ۱۳۵۵ ف میں دو کروڑ ۱۴ لاکھ کی ۔ طبابت اور صحت عامہ کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (۳۰) لاکھ روپیہ کی لیکن سنہ ۱۳۵۵ف میں ۶۶ لاکھ کی ۔ زراعت کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (۱۰) لاکھ روپیہ کی لیکن سنہ ۵۵ف میں ۱۹ لاکھ کی ۔ علاج حیوانات کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (۶) لاکھ روپیہ کی لیکن سنہ ۱۳۵۵ف میں ۱۹ لاکھ کی امداد باھمی کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (۴½) لاکھ روپیہ کی لیکن سنہ ۱۳۵۵ف میں ۱۳ لاکھ روپیہ کی ۔ بلدیوں اور مرفہات عامہ کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (۲۶) لاکھ روپیہ کی سنہ ۱۳۵۵ف میں ۳۷ لاکھ کی اور صنعتوں کے لئے سنہ ۱۳۵۰ف میں ساڑھے تین لاکھ روپیہ کی لیکن سنہ ۱۳۵۵ف میں ۲۹ لاکھ روپیہ کی گنجائش رکھی گئی ھے ۔ اس طرح ھر مد میں مصارف کی مقدار دوگنی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کردی گئی ھے اور صنعت و حرفت میں نو نو گنا اضافہ ھے ۔ مثال کے طور پر صرف تعلیم اور صنعت و حرفت کو لیجئے ۔ اول الذکر کے تحت امسال اور سال ماسبق جو زاید منظوریات دی گئیں ان کی وجہ سے ذکور کے لئے (۲۰۰) جدید تحتانی مدارس اور اناث کے لئے (۱۰۰) تحتانی مدارس کا قیام عمل میں آیا ۔ اور گزشتہ پانچ سال میں تحتانی اور ثانوی مدارس کی تعداد میں کہ جن میں امدادی اور خانگی مدارس بھی شامل ھیں تقریباً ۵۰۰ کا اضافہ ھوا ھے ۔ کم تنخواہ والے مدرسین کی شروع تنخواہ پرنظر ثانی کی گئی درج فہرست اقوام کی تعلیمی سہولتوں میں اضافہ ھوا۔ ایک نئے انٹر میڈیٹ کالج کا قیام عمل میں آیا سائنس کی تعلیم کے لئے مزید سہولتیں فراھم کی گئیں ۔ جامعہ میں ایک تحقیقاتی انسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی گئی ۔ طبیہ ، انجنیرنگ اور تربیتی کلیہ جات کی توسیع عمل میں لائی گئی اور عمرانیات ۔ جغرافیہ اور تجارت کے جدید شعبوں کا افتتاح کیا گیا ۔ دوسری طرف صنعتی دائرۂ میں جو ترقیاں ھوئیں ان کا اندازہ اس امر سے ھو سکتا ھے کہ جنگ سے قبل صنعتی اداروں کی تعداد تقریباً (۲۴۰) تھی جس میں سے ستر (۷۰)

مشترکہ سرمایہ والی کمپنیاں تھیں جن کا اداشدہ سرمایہ ۲ کروڑ ۳۲ لاکھ تھا ۔ اس کے مقابلہ میں اب صنعتی اداروں کی تعداد (۵۰۰) ہے جس میں (۱۱۶) مشترکہ سرمایہ والی کمپنیاں ہیں جن کا کل اداشدہ سرمایہ (۴) کروڑ (۵۰) لاکھ ہے صنعتی تعلیم کی ترقی کے واسطے مسٹر پریسٹن کو ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کیا ہے تاکہ جا بجا صنعتی مدارس کھولے جائیں

ترقی کے جانب ایک اہم اقدام

” صنعتی میدان میں ایک اہم کام یہ ہوا کہ حکومت سرکار عالی نے حیدرآباد دکن مائننگ کمپنی کا پورا اثاثہ خرید لیا ۔ یہ ایک ایسا قومی سرمایہ ہے کہ جس کے بغیر ہماری صنعتی ترقی ناممکن تھی ۔ خدا کا شکر ہے کہ معدن زغال اب حکومت کی ملکیت ہے ۔ ترقی کی جانب ایک اور اقدام جو معاشی نتائج کے لحاظ سے اس مملکت کے لئے بے انتہا مفید اور اہم ہے وہ حکومت مدراس کے ساتھ ہمارے اس معاہدہ کی کامیاب تکمیل ہے جس کی رو سے ہمیں دریائے تنگبھدرا کے پانی کے استعمال کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ اسی کے ساتھ سکندرآباد کے سیول رقبہ کا استرداد بھی قابل ذکر ہے اور ہر بہی خواہ دولت آصفیہ کے واسطے لائق طمانیت ہے ۔

مسائل نقل وحمل

”حیدرآباد پورے ہندوستان میں پہلا مقام ہے جہاں ریلوے ، شارعی اور ہوائی نقل و حمل کو ایک واحد انتظام کے تحت لایا گیا ہے ۔ شاہراہوں اور سڑکوں کی حد تک ہمارے نقل و حمل کے بیڑے میں ابتداً ۲۷ گاڑیاں تھیں اور اب ان کی تعداد ۴۳۳ ہے ۔ یہ گاڑیاں مجموعی طور پر (۴۲۰۶) میل کی سڑکوں پر چلتی ہیں جو اس ریاست کی سڑکوں کا تین چوتھائی حصہ ہے ۔ گاڑیوں کی یہ تعداد اب دوگنی سے زیادہ کردی جائے گی ۔ ۵۰۰ میل کی نئی ریلوے لائین کی تفتیش عمل میں آچکی ہے ۔ اور اس میں سے ایک حصہ کی پیمائش ہورہی ہے ۔ آب کا ریلوے بورڈ سالہائے ماسبق میں لندن میں تھا مگر گزشتہ چار سال سے وہ حیدرآباد منتقل کردیا گیا ہے ۔ چنانچہ خاص مسائل جن پر اب ریلوے بورڈ کی توجہ مرکوز ہے ریلوے کے مزدوروں کی رہائش اور ان کی مرفہ الحالی نئے نمونہ کی زیادہ آرام دہ گاڑیاں ۔ تیسرے درجہ کے مسافرین کی سہولتوں اور آرام دہ سفر سے متعلق ہیں ۔ ریاست اور بیرون ملک کے درمیان ہوائی آمد و رفت جاری کرنے کے لئے ایک نئی ہوائی لائین قائم کی گئی ہے جس کا انتظام دکن ایرویز لمیٹڈ نے اپنے ذمہ لیا ہے سرکار عالی نے اس کمپنی کے حصص کی کافی تعداد خود خرید لی ہے ۔ مذکورہ بالا لائین پر ہوائی آمد و رفت کا سلسلہ بھی جاری ہوگیا ہے اور اسطرح حیدرآباد کا نام ہندوستان کے ہوائی نقشہ پر آگیا ہے ۔

جنگ سے واپس آنے والوں کے لئے روزگار

” اختتام جنگ کے بعد پیش آمدنی حالات کا اندازہ لگا کر کچھ عرصہ قبل معتمدی لیبر کے تحت ایک صیغہ تحصیل معیشت اور مبادلہ روزگار کا ایک مختصر عملہ قایم کردیا گیا تھا ۔ اب اس مقصد کے لئے تحصیل معیشت اور فراہمی روزگار برائے واپس شدگان جنگ کی ایک نظامت قایم کردی گئی ہے جسکا کام یہ ہے کہ وہ روزگار کے نئے وسائل پیدا اور تلاش کرے اور جن لوگوں میں کوئی مخصوص ذوق یا رجحان پائے انہیں بلحاظ موزونیت ایسے پیدا آور کاموں میں لگائے جیسے زراعت ۔ باغبانی ۔ مرغبانی ۔ پیلسازی ۔ مویشیوں کی نسل افزائی ۔ میووں کی کاشت ۔ بکریوں کی پرداخت ۔ دودھ مکھن وغیرہ بنانے کا کام ۔ سپاہیوں کی ایک مرکزی مجلس اور ایک امدادی مجلس بھی قایم کی گئی ہے جس کی شاخیں اضلاع میں بھی ہیں ۔ “

مابعد جنگ تنظیم کی اسکیمیں

” زمانہ مابعد جنگ سے متعلق ہمارے تمام منصوبے رائے عامہ کے مشورہ سے تیار کئے گئے ہیں جس کی نمائندگی ان غیر سرکاری افراد نے کی جو منصوبہ بندی کی مختلف کمیٹیوں میں بحیثیت اراکین اس غرض سے شریک کئے گئے تھے ۔ یہ کمیٹیاں قایم ہی اس لئے کی گئی تھیں کہ عوام کے نمایندوں کا مشورہ حاصل کیا جاسکے ۔ ان منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے لئے مالی تجاویز زیر غور ہیں ۔ لیکن

تصفیہ یہ کیا گیا ہے کہ رقبۂ گوداوری کی ترقی کا جو خاکہ تیار ہے وہ چونکہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس پر فوراً کام شروع کردیا جائے اور اس مقصد کے لئے (۲۷) لاکھ روپیہ کی زاید از موازنہ رقم مخصوص کردی گئی ہے۔ امریکہ میں وادی ٹینسی کا جو تجربہ عمل آیا ہے اس کے نمونہ پر وادی گوداوری کی ترقی کا خاکہ ترقی آراضی برقی قوت کی ترقی اور صنعتی ترقی کی ایک مخلوط اسکیم ہے جو پورے ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی ہے اور معاشی وسائل کی تنظیم کے ایک بالکل انوکھے تصور پر مبنی ہے۔ اس کے تحت پیش نظر معاشرتی اور معاشی مقاصد کے حصول کی غرض سے ایک جداگانہ علاقہ واری تنظیم قایم کی جائے گی جس کے وسیع انتظامی اختیارات کی صاف طور پر صراحت کردی گئی ہے۔ ایک اور بنیادی خاکہ جسے فوراً عملی جامہ پہنایا جائےگا برقی قوت کی ترقی سے متعلق ہے جو بڑے پیمانہ پر صنعتی کام شروع کرنے کے لئے از حد ضروری ہے۔ چنانچہ تھرمل پاور کا ایک مرکز وادی گوداوری میں بہت جلد قایم کیاجائے گا جس کی ابتدائی گنجائش (۲۷۵۰۰) کیلوواٹ ہوگی لیکن جو بعد میں چلکر (۱۳۰۰۰۰) کیلوواٹ قوت پیدا کرسکے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس منصوبہ کے لئے نیز نظام ساگر کی برقابی اسکیم کے لئے آیندہ دو ماہ کے اندر مشنیری جہاز کے ذریعہ وصول ہوجائے گی

غذائی صورت حال

" غذائی قلت کا مسئلہ جس سے دنیا کے دوسرے سے ممالک دو چار ہیں ہماری موجودہ صورت حال کی پیچیدگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ داخلی معیشت کو منضبط کرنے کی غرض سے اور ہماری اپنی ضروریات کی تکمیل کو مد نظر رکھتے ہوئے ممکنہ حد تک ہندوستان کے دیگر حصوں سے اشتراک عمل کرنے کے لئے غذائی رسدات کے حصول کے ایک خاکہ پر عمل کیا جارہا تھا جس کا مقصد یہ ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن غذائی اجناس خریدسکے اور حکومت لیوی کے اجتماعی احکام کے تحت براہ راست کاشتکار سے غلہ خریدے۔ اگرچہ ہم اپنے بعض ہمسایہ صوبوں کے مقابلہ میں غذائی صورت حال کے اعتبار سے زیادہ خوش قسمت رہے ہیں لیکن ہمارے اپنے افکار بھی کچھ کم نہیں تھے جو ہمارے لئے پریشانی کا باعث رہے اور یہ پریشانیاں اب تک جاری ہیں اس لئے کہ مغربی اضلاع کے بعض تعلقوں میں ربیع کی فصل بالکل خراب ہوگئی اور خریف کی فصل بھی اطمینان بخش نہیں تھی۔ ناموافق موسمی حالات کی وجہ سے دالوں کی پیداوار میں بہت کمی ہوگئی۔ مساوی اور منصفانہ تقسیم اجناس کی غرض سے راتب بندی کا نظام ایسے متعدد قصبات میں نافذ کیا گیا جن کی آبادی دس ہزار یا اس سے زیادہ ہے۔ نیز بعض دیہی رقبوں میں بھی اس طریقہ کا نفاذ ضروری ہوگیا اور ان رقبوں میں اسے خاصی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس انتظام کی وجہ سے خریف کی آیندہ فصل تک ہمارا موقف اب ایسا ہوگیا ہے کہ اپنی تمام ضروریات کی خود تکمیل کرسکیں گے۔ غذائی پالیسی کے نفاذ اور اس کے انتظامی بند وبست میں اس امر کی پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ رشوت ستانی کے تمام واقعات کی جانچ پڑتال اور تحقیقات نیز ان کی نسبت ضروری کارروائی کی جائے۔ غذائی مسئلہ عوام الناس اور حکومت دونوں کے لئے مشکلات کا موجب ہے نہ صرف اس ریاست میں بلکہ بیرون حیدرآباد بھی۔ میں اس امداد اور مشورہ کا ممنونیت کے ساتھ اعتراف کرنا چاہتا ہوں جو وقتاً فوقتاً ہمیں غیر سرکاری عناصر کی طرف سے حاصل ہوتا رہا جنھیں غذائی مجلس اور اضلاع کی مختلف غذائی کمیٹیوں میں نمائندگی دی گئی تھی۔ اور یہاں میں تمام سیاسی اور دیگر جماعتوں سے درخواست کرونگا کہ وہ غذائی مسئلہ کو سیاسیات سے بالاتر رکھیں۔ انسان کی جان کو سیاسی بساط کا مہرہ بنادینا ہمیں کسی طرح زیب نہیں دیتا ہے۔

جاگیر داروں کے فرائض

" میں نے گزشتہ مرتبہ جب آپ حضرات کو مخاطب کیا تھا تو ریاست کے جاگیرداروں سے جاگیری نظم ونسق کے بارے میں بطور خاص اپیل کی تھی۔ تاکہ وہ بھی راہ ترقی پر چلیں اور ریاست کا یہ ایک تہائی حصہ قومی کاموں کے لحاظ سے پیچھے نہ رہ جائے۔ یہ زمانہ ایسا ہے

که خود مختار وحدتوں کے لئے بھی جو اپنے پیروں پر نہ کھڑی ہوسکیں یا اپنی رعایا کی مرفہ الحالی اور ترقی کے لئے انتظامی ذمہ داریوں کا بار نہ اٹھاسکیں کشمکش زندگی سے عہدہ برآ ہونا اور اپنا وجود باقی رکھنا مشکل ہے ۔ خصوصی مراعات و حقوق اور ذمہ داریاں لازم و ملزوم ہیں اور ہماری ریاست کے جاگیرداروں کو اپنا نقطہ نظر اور اپنے انتظامی طور و طریق بہ تقاضائے وقت بدلنے چاہئیں تاکہ وہ ان ذمہ داریوں کی تکمیل کرسکیں جو ریاست اور ان کی جاگیری رعایا کے تعلق سے ان پر عاید ہوتی ہیں ۔

ترمیمہ دستور

" میں نے اس خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے اس تصفیہ کا ذکر کیا تھا کہ جدید مقننہ نئے فصلی سال کے پہلے روز قایم کردی جائے گی ۔ عنقریب ایک اعلامیہ کے ذریعہ ان ترمیمات کا اعلان کیا جائے گا جو سنہ ۱۹۳۹ء کی دستوری تجاویز ، آئین مجلس مقننہ، قواعد انتخابات اور دیگر قواعد میں کئے گئے ہیں نیز اسی اعلامیہ کے ساتھ انتخابات کا نظام الاوقات بھی شایع کر دیا جائے گا ۔ جیسا کہ آپ خود متوقعہ اعلامیہ کو دیکھکر اندازہ لگائیں گے ۔ دستوری اصلاحات میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں ان میں سے بعض بہت دور رس نوعیت کی ہیں اور ان سے حضرت بندگان اقدس کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ رعایائے سرکار عالی اور حکومتی نظم و نسق کے مابین قریب ترین اشتراک عمل پیدا کیا جائے ۔

مزید مواقع

" نئے ترمیم شدہ دستور میں اس امر کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ ہر شعبہ اور ہر مفاد کو ریاست کی مقننہ میں نمائندگی حاصل کرنے کے مواقع رہیں خود مقننہ کی ہیئت ترکیبی اور اختیارات و نیز مقامی اجساد کی ہیئت ترکیبی اور اختیارات سے متعلق وقت آنے پر نظر ثانی کی جائے گی ۔ جدید مجلس قانون ساز کے واسطہ سے ریاست کی مجلس عاملہ میں عوام کے دو نمائندے شریک کئے جائیں گے ۔ اس طرح عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کو پالیسی کے تعین نیز قانون سازی اور ان کے نفاذ پر اثر ڈالنے کے بڑھتے ہوئے مواقع حاصل رہیں گے ۔ اعلیٰ حضرت بندگان اقدس نے بمراحم خسروانہ بعض عاملانہ ہدایات بھی جاری فرمائی ہیں جو عنقریب ایک دستاویز ہدایات کی شکل میں شایع کردی جائیں گی اور جن کا مقصد یہ ہے کہ عاملہ کو مقننہ کے احساسات اور اس کی خواہشوں کا زیادہ سے زیادہ لحاظ رہے ۔ آنے والے انتخابات کے لئے ابتدائی طور پر فضا صاف کرنے کے لئے اسٹیٹ کانگریس پر سے امتناع برخاست کردیا گیا ہے ۔ عام جلسوں کے قواعد میں جو سہولتیں پیدا کی جاچکی ہیں انہیں اس غرض سے مزید وسعت دی جائیگی تاکہ دیہاتوں میں انتخابی مہمات کی ضروریات کی تکمیل پاسکیں ۔ خدمات عامہ کو بھی نئے تقاضوں کے دوش بدوش لایا گیا ہے چنانچہ ایک پبلک سروس کمیشن کے قیام کی غرض سے قانون زیر ترتیب ہے ۔ جدید مقننہ میں جو مسودات قوانین سب سے پہلے پیش ہوں گے ان میں ایک قانون ریاست کے بعض منتخبہ شہری اور دیہی رقبوں میں جبری ابتدائی تعلیم کے نفاذ سے متعلق ہوگا ۔

"ان تدابیر اور کارروائیوں کی اہمیت بالکل بدیہی ہے اور نظم و نسق کے اغراض نیز عوام کے مفاد کی خاطر ان کو روبہ عمل لانا ضروری ہے ۔ ہندوستان کی آئندہ دستوری ہیئت میں ممکن ہے دوسری تبدیلیاں بھی ضروری پائی جائیں ۔ قدیم تعلقات پر نظر ثانی اور جدید تعلقات کا قیام ایک ناگزیر امر ہے ۔ بہرحال خواہ کچھ بھی تبدیلیاں ہوں ریاست کے استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ قانون کے احترام میں فرق نہ آنے پائے اور امن عامہ برقرار رکھا جائے ۔ ہر شہری پر یہ ایک اہم اور بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس کے بغیر وہ ان بنیادی حقوق سے استفادہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا ہے جو اسے بحیثیت شہری حاصل ہونے چاہئیں ۔ یہ بھی اس امر کی ایک مثال ہے کہ حقوق اور ذمہ داریاں لازم و ملزوم ہیں ۔"

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ " میں آپ اراکین مجلس وضع قوانین کا اس حسن اخلاق

اور خلوص کے لئے شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو آپ لوگ ہمیشہ میرے ساتھ برتتے رہے ۔ ان فرائض کی ادائیگی میں جو دستور مملکت کی رو سے ہم پر مشترکہ طور پر عائد ہوتے تھے ہمارے اندر باہمی امداد و معاونت کا ایک جذبہ پیدا ہوگیا تھا جس کی خوش گوار یاد میں اپنے ساتھ لیتا جاؤنگا ۔ آئیے آپ ہم سب مل کر اعلیٰحضرت شہریار دکن و برار کی درازی عمر کی دعا کریں کہ خدا حضرت بندگان عالی کو صدوسی سال قائم رکھے ۔ ''

مابعد جنگ زمانے میں پس اندازی کی اهمیت

دوسری عالمگیر جنگ کے پیدا کردہ مصائب میں سے ایک مصیبت افراط زر بھی ہے جو اب تک اپنے تمام تباہ کن اثرات کے ساتھ برقرار ہے اور جس کی وجہ سے ملک کی عام معاشی حالت بری طرح متاثر ہورہی ہے ۔ حکومت سرکار عالی نے افراط زر کے برے نتائج پر قابو پانے اور ملک میں معاشی توازن کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی ہیں جن میں ایک موثر تدبیر پس اندازی کی مہم بھی ہے جس کا آغاز دو سال پہلے کیا گیا تھا پس اندازی کی اس مہم کی وجہ سے قومی معاشیات میں توازن اور یکسوئی پیدا کرنے کے علاوہ عوام کو کفایت شعاری کی طرف راغب کرنے میں بھی بڑی مدد ملی ہے اور اس طرح یہ مہم انفرادی اور قومی دولت میں اضافہ کا ایک مفید ذریعہ ثابت ہوئی ہے ۔

پس اندازی بجائے خود مفید ہے

جنگ کے اختتام کے بعد سے یہ سوال اکثر پوچھا جا رہا ہے کہ آیا پس اندازی کی اس مہم کو جاری رکھا جائے گا یا دوران جنگ کی دیگر عارضی تدابیر اور ہنگامی کارروائیوں کی طرح اس کو بھی خیرباد کہدیا جائے گا ۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ”پس اندازی“ بجائے خود ایک مفید شئے ہے اور ہر زمانہ میں ملک کی معاشی عمارت کا ایک زبر دست ستون رہی ہے ۔ چنانچہ جنگ کے دوران میں جب عارضی طور پر ایسے غیر معتدل حالات رونما ہوگئے تھے جن پر قابو پانے کے لئے اہل ملک سے نہ صرف کلی تعاون بلکہ کسی حد تک قربانی اور ایثار کا مطالبہ کیا جا رہا تھا ، تمام صنعتی وسائل جنگی اشیاء کی تیاری میں مشغول تھے ، شہری عوام کی ضروریات کی چیزیں بازار میں ناپید تھیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہر شخص کی آمدنی میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا تھا ۔ جس کی وجہ سے اشیاء کی قیمت ناقابل برداشت طریقہ پر بڑھ گئی اور اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ عوام کی قوت خرید کو کم از کم عارضی طور پر ساکت کردیا جائے ، پس اندازی کی مہم بہت مفید ثابت ہوئی ۔

جنگ کے پیدا کردہ حالات ابھی برقرار ہیں

اگرچہ کہ جنگ ختم ہوکر ایک سال ہوگیا لیکن اس کے پیدا کئے ہوئے ناسازگار حالات اب بھی برقرار ہیں محض جنگ ختم ہوجانے سے جنگ سے قبل کے حالات عود نہیں کر آتے ۔ چنانچہ ایک سال کی مدت گزر جانے کے باوجود روز مرہ ضروریات کی اشیاء کے حصول میں کوئی قابل ۔ کر سہولت نہیں ہوئی اور ابھی ان اشیاء کی تیاری اور دستیابی میں آسانی کے لئے کافی وقت کی ضرورت ہوگی ۔ کیوں کہ ایسے کارخانے جو جنگی سامان تیار کر رہے تھے فوراً شہری ضروریات کی اشیا تیار نہیں کر سکیں گے تاآنکہ وہ اپنی مشنری وغیرہ میں مناسب ترمیم و تبدیلی نہ کرلیں ۔ مزید برآں جنگ کے زمانہ میں سب کارخانوں نے اپنی حد استطاعت سے بڑھکر کام کیا ہے ۔ لیکن نہ تو اس تمام عرصہ میں فرسودہ مشنری کو تبدیل کرنے کا موقع ملا اور نہ شہری ضروریات کی اشیاء کی تیاری پر توجہ کی جاسکی ۔ بس ایک ہی مقصد پیش نظر تھا اور وہ یہ کہ تمام وسائل کو جنگی ضروریات پر مرتکز کردیا جائے ۔ موجودہ صنعتوں میں وسعت ۔ مزید صنعتوں کا قیام اور جدید العصر تحقیق وریسرچ سب کے سب اسی اصول کے تابع رہے ۔ اس لئے اب وقت درکار ہوگا کہ ان تمام ذرائع اور وسائل کو عام لوگوں کی ضروریات کی اشیاء تیار کرنے کی جانب منعطف کیا جائے ۔ اس عبوری وقت میں اگر ہم پس اندازی کی عادت سے ذرا بھی بے اعتنائی برتیں اور یہ سوچکر کہ دوران جنگ میں ہم نے اپنی ضروریات کی اشیاء نہ خرید کر کافی ایثار سے کام لیا ہے ، اس وقت فوراً اپنی ملتویہ ضروریات کی تکمیل کی کوشش کریں تو وہی مضر اثرات مترتب ہونگے جن کو زایل کرنے کے لئے زمانہ جنگ میں سعی کی جاتی رہی ۔ وہی اشیاء کی قلت ، خریداروں کی زیادتی ، قیمتوں میں اضافہ چور بازار کا قیام بالفاظ دیگر افراط زر کی مصیبت اپنے جملہ مضمرات کے ساتھ بلکہ ممکن ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ شدت اور تندی لئے ہوئے رونما ہوگی ۔ اس لئے

ضرورت اس امر کی ہے کہ فی الوقت رضا کارانہ طور پر ہم اپنی آمدنیوں پر تحدید قائم رکھیں اور حتی الامکان زیادہ روپیہ بچانے کی کوشش کریں تا کہ یہ بچائی ہوئی رقم آیندہ معتدل اور مساعد حالات میں زیادہ کار آمد ہوسکے ۔

مابعد جنگ اسکیموں کے لئیے روپے کی ضرورت

افراط زر اور اس کی وجہ سے اشیا کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو روکنے کا موثر ذریعہ ہونے کے علاوہ پس اندازی سے ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں بھی قابل لحاظ مدد ملے گی جو مابعد جنگ تنظیم جدید کے تحت مرتب کی گئی ہیں ۔ حکومت نے زرعی اور صنعتی ترقی اور ملک کی سماجی فلاح اور بہبود کے لئیے بہت جامع تجاویز تیار کی ہیں جنہیں روبہ عمل لانے کے لئیے کثیر رقمیں درکار ہیں ۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ان مصارف کے ایک قابل لحاظ حصہ کی پابجائی عوام اپنی پس انداز کی ہوئی رقموں سے کریں ورنہ ملک کا تمام معاشی نظام متاثر ہوجائے گا ۔

انسانی فرض

اس امر کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ اپنی آمدنی میں سے پس انداز کرنا نہ صرف پورے ملک کے لئیے سود مند ہوگا بلکہ انفرادی طور پر بھی انتہائی منفعت کا باعث ہوگا ۔ آنے والے سالوں میں جب ملکی صنعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجائیں گی تو لازماً ہمارے استعمال کی اشیا مقابلتاً بہت کم داموں پر دستیاب ہوسکیں گی ۔ اور ساتھ ہی یہ صنعتیں اس قابل بھی ہو جائیں گی کہ جو روپیہ بطور سرمایہ ان کی تعمیر اور قیام میں لگایا گیا ہے اس پر منافع ادا کرسکیں ۔ اس طرح سے فی زمانہ پس انداز کردہ رقم پر دوگنا نفع حاصل ہوسکے گا ۔

ان امور سے قطع نظر کرتے ہوئے محض انسانی ذمہ داریوں کی بنا پر بھی پس اندازی کی ضرورت ہے ۔ ہمارے ملک کے باشندوں کی ایک بڑی تعداد بالخصوص ادنی اور متوسط طبقے کے وہ لوگ جن کی آمدنی مقررہے ضروریات زندگی کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے بہت بری طرح متاثر ہوئے ہیں

چنانچہ اگر ہم پس اندازی پر عمل کریں تو اس سے اشیا کی قیمتیں کم کرنے میں مدد ملے گی اور اس طرح ہم کم استطاعت طبقوں کو بڑھتی ہوئی قیمتوں کی مصیبت سے محفوظ رکھنے میں براہ راست مدد دے سکیں گے ۔

پس اندازی کی مستقل اہمیت

عارضی مشکلات پر قابو پانے کے علاوہ پس اندازی کی مہم سے مستقل فوائد بھی حاصل ہوسکتے ہیں ۔ ہمارے ملک کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ عوام بالخصوص دیہی آبادی کو قرض سے نجات دی جائے ۔ یہ سب جانتے ہیں کہ دیہی مقروضیت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ دھقانوں میں کفایت شعاری کا جذبہ بالکل معدوم ہے ۔ اور بالعموم وہ شادی یا اسی قسم کی دوسری ضرورتوں کے لئیے قرض لیتے ہیں اور قرض لیا ہوا روپیہ کسی نفع بخش کام میں نہ لگانے کی وجہ سے اس کی ادائی میں دشواری ہوتی ہے ۔ قرض کے اس بار سے دھقانوں کو محفوظ رکھنے کے لئیے یہ ضروری ہے کہ ان کو اس قسم کی فضول خرچیوں سے روکا جائے اور کفایت شعاری کی ترغیب دی جائے ۔ پس اندازی کی وجہ سے وہ نہ صرف ساہو کاروں کے پنجہ سے محفوظ رہیں گے بلکہ رفتہ رفتہ ان کے پاس اتنی رقم بھی جمع ہوجائے گی جس سے وہ اپنی زرعی ضروریات کی تکمیل کرسکیں گے ۔ حقیقت یہ ہے کہ پس اندازی کی مہم نہ صرف عبوری دور کے لئیے ضروری ہے بلکہ اس کو مستقل اہمیت حاصل ہے ۔ چنانچہ زمانہ امن کی معاشیات میں بھی اس کی ضرورت اور افادیت برقرار رہے گی ۔ اگر ہم ہر مہینے اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہیں تو ہم نہ صرف اپنی بلکہ بہ حیثیت مجموعی تمام قوم کی ایک مفید خدمت کریں گے ۔

پس اندازی کی اسکیم

حکومت نے ان تمام ضروریات کے پیش نظر پس اندازی کے لئیے ایک مستقل نظام قائم کیا ہے اور اس اسکیم کے تحت مسلمہ ایجنٹ مقرر کئیے گئے ہیں جن کا کام یہ ہے کہ وہ سررشتہ تھہ سرکار عالی کے جاری کردہ مختلف قیمتوں کے قومی

وثایق کی فروخت کو مقبول عام بنائیں نیز ان ایجنٹوں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ شہروں اور دیہاتوں میں صارفوں سے ربط قائم کریں اور کوئی صارف جتنی رقم لگانے پر تیار ہو اس رقم کے وثایق خرید کر اسے پہونچا دیں۔ ان وثایق پر جو رقم صرف کی جائے گی اس پر ۴ فی صد منافع ملے گا اور اس طرح بارہ سال کے عرصہ میں یہ رقم ڈیڑھ گنی ہوجائیگی اگر چہ کہ پہلے دو سال کے دوران میں ان وثایق کو نقد کی شکل میں تبدیل نہ کیا جا سکے گا تاہم یہ ہر وقت فروخت ہوسکیں گے اور دو سال کی مدت ختم ہونے کے بعد یہ وثایق نقد کی شکل میں منتقل کئے جا سکیں گے اور ان پر متناسب سود بھی ملے گا۔

سماجی خدمت کے مواقع

پس اندازی کی اسکیم اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ تمام طبقوں کے باشندوں کے لئے موزوں ہو۔ چنانچہ اگر ایک طرف کوئی دولت مند ۵۰۰۰ روپیہ تک کے قومی وثایق خرید سکتا ہے تو دوسری طرف ایک غریب شخص چار آنے آٹھ آنے اور ایک روپیہ کے ٹکٹ کی شکل میں رقم پس انداز کر کے ان ٹکٹوں کو وثایق میں تبدیل کرسکتا ہے۔

اس اسکیم کی وجہ سے پس انداز کرنے والوں کو سماجی خدمت کے بہت سے مواقع بھی حاصل ہوسکتے ہیں کیونکہ جو لوگ پس اندازی کی اہمیت اور فوائد سے پوری طرح باخبر ہیں وہ نہ صرف افراد بلکہ پوری قوم کی بہتری میں حصہ لے سکتے ہیں۔ خود صارف کے لئے اس اسکیم میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ایسے تمسکات کا مالک ہوجاتا ہے جن کی قدر و قیمت بازاری نرخوں کی تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ روپیہ بڑی محنت کے بعد کمایا جاتا ہے لیکن اس کی قدر آج افراط زر اور اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمت کی وجہ سے بہت کم ہو گئی ہے۔ اگر یہ روپیہ پس انداز کرلیا جائے تو اس وقت یقیناً اس کی قدر بہت بڑھ جائے گی جب موجودہ حالات ختم ہو جائیں گے اور ضروری اشیاء افراط سے ملنے لگیں گی۔

معزز ناظرین!

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی۔ حیدر آباد دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

جذبات وفاداری کا شاندار مظاہرہ

اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی ۶۲ ویں سالگرہ

باشندگان ممالک محروسہ کو اپنے شاہ ذیجاہ اعلیٰحضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار کی ذات سے جو عقیدت ہے اور ان کے دلوں میں غیر متزلزل وفاداری کے جو جذبات موج زن ہیں ان کا ایک عظیم الشان مظاہرہ سالگرۂ ہمایونی کے مبارک و مسعود موقع پر ہوا جسے تمام ملک میں ایک قومی عید کے طور پر منایا گیا اور بلا تفریق مذہب و ملت تمام اقوام کے افراد نے جلسہ ہائے تہنیت میں شرکت کی ۔

اس موقع پر شہر حیدرآباد میں ہرطرف مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی ۔ سڑکوں کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اور پبلک عمارتوں اور سرکاری دفاتر پر پرچم آصفی بڑی شان و شوکت سے لہرا رہا تھا ۔ ۲۱ توپوں کی سلامی سے اس مسرت بخش تقریب کا خیر مقدم کیا گیا اور اس کے بعد ٹاؤن ہال باغ عامہ میں نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نائب صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے زیر صدارت تہنیتی جلسۂ عام منعقد ہوا ۔ اس جلسہ میں مختلف اقوام اور مکاتب خیال کی نمایندگی کرتے ہوئے تقریباً ایک درجن مقرروں نے تقریریں کیں اور مختلف پیامات سنائے گئے جن میں ہزہائنس شہزادہ برار کا پیام تہنیت بھی شامل تھا ۔

اس تقریب کی ایک خصوصیت حضرت بندگان اقدس کی خدمت میں ایک جاپانی تلوار کی پیش کش بھی تھی جو ۲۳ ویں ہندوستانی دستہ کے کماندار جنرل ڈی ۔ سی ہاتھرن ڈی ۔ ایس ۔ او ۔ نے بطور تحفہ روانہ کی تھی ۔ یہ تلوار ہز ہائنس شہزادہ برار نے حضرت بندگان اقدس کی خدمت میں پیش فرمائی ۔

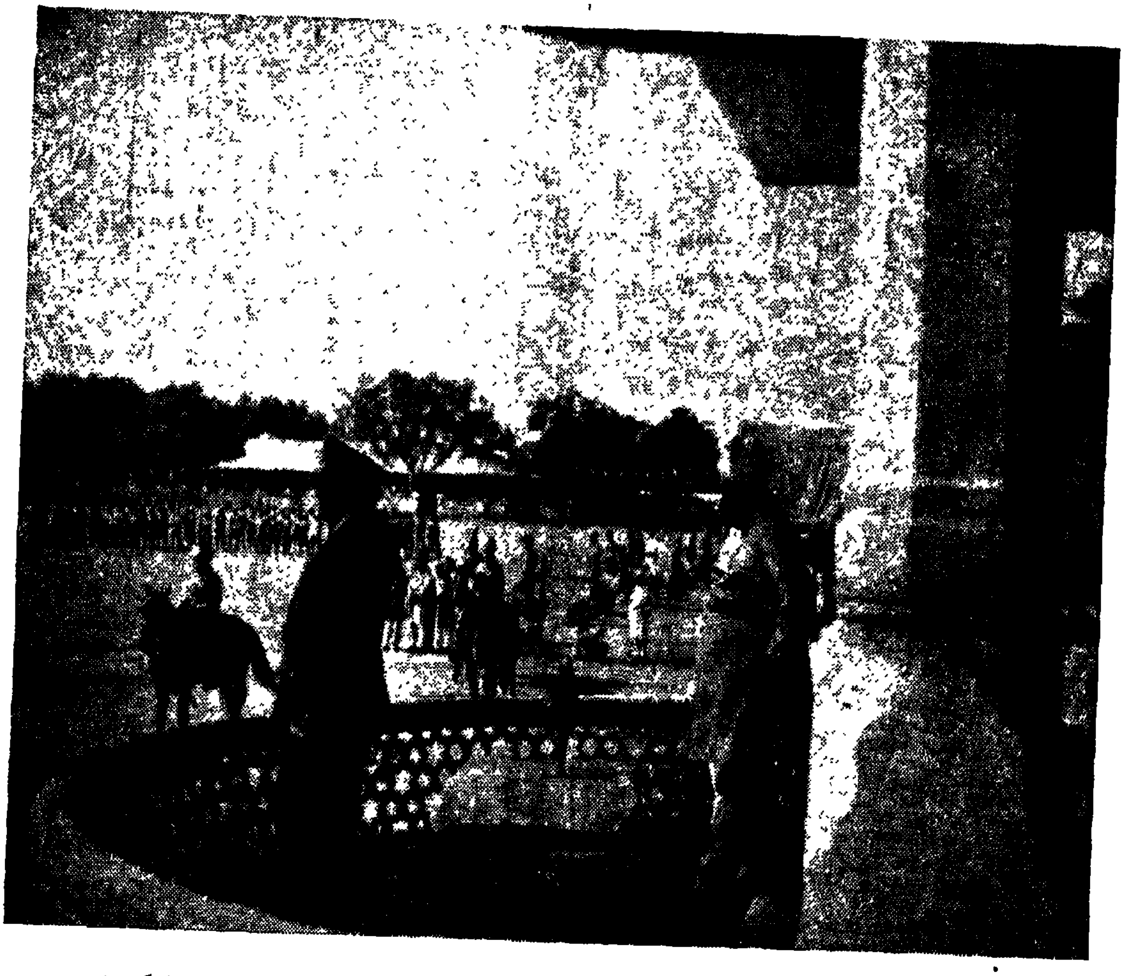
مساوی سلوک

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ''ہم سب اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے بادشاہ ذیجاہ جلالت الملک آصفجاہ سابع سر میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی ۶۲ ویں سالگرہ منائیں اور ان کی بارگاہ میں نذر عقیدت پیش کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو ہمارے سروں پر تاصدوسی سال سلامت و باکرامت رکھے اور اس اظہار عقیدت میں اس ملک کی تمام رعایا برایا ہندو مسلمان پارسی عیسائی وغیرہ غرض کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ خلوص دل کے ساتھ شریک ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ ابتدائے سلطنت سے اس وقت تک سلاطین آصفیہ کا شعار یہ رہا ہے کہ وہ اپنی تمام رعایا کو بلاتخصیص مذہب وملت ایک نظر سے دیکھتے ہیں ۔''

اس ضمن میں نواب صاحب نے یہ یاد دلایا کہ جوبلی کے موقع پر خود حضرت اقدس و اعلیٰ نے مشائخ کو مخاطب کرکے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ''میری زندگی میری رعایا کی بہبودی کے لئے وقف ہے'' اور نمایش باغ عامہ جو دوسال قبل ہوئی تھی اس کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ ''میں اپنی رعیت کی خوش حالی کو دوسری سب چیزوں پر مقدم سمجھتا ہوں۔''

دانش مندانہ طرز حکومت

حیدرآباد کے طرز حکومت کا ذکر کرتے ہوئے نواب مہدی یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ شاہی حکمرانی ہماری مملکت کے دستور کی اصولی بنیاد ہے جس پر نظام سلطنت کا دارو مدار ہے اور یہ قدیم مشرقی طرز حکومت بڑی حکمت اور دانشمندی پر مبنی ہے کیونکہ از منہ قدیم سے اس مملکت میں ذات شاہانہ عدل گستری اور رعایا پروری کی قیمتی اور انمول روایات کی حامل رہی ہے بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ سلاطین آصفیہ کی زندگی ان کی رعایا کی فلاح و بہبودی کے لئے وقف رہی ہے اور روایات عدل گستری و رعایا نوازی سلاطین مغلیہ و شاہان بہمنیہ کے زمانہ سے ہمارے بادشاہ کے ورثہ میں آئی ہیں۔'' ملوکیت اور آمریت کا مقابلہ کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا



ہز ہائنس شہزادۂ برار سپہ سالار عساکر آصفی اعلحضرت شہریار دکن کی سالگرہ کے موقع پر صرف خاص انفنٹری کی سلامی قبول فرمار ہے ہیں



ہز ہائنس شہزادہ برار پریڈ کے بعد عہدہ داران صرف خاص کے ساتھ

" شاہی حکمرانی کی بدولت رعایا کو بے شمار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں لیکن آمریت کا نتیجہ ظلم و تعدی اور خون ریزی و ہوس ملک گیری کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہے۔" انگلستان اور حیدرآباد میں طرز حکومت کی مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ " یہ دونوں ممالک اپنے طرز ہائے حکومت اور اپنے حکمرانوں پر بجا طور سے فخر و ناز کر سکتے ہیں ۔"

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ "حیدرآباد اس معنی میں خوش قسمت ہے کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ ایک بیدار مغز مدبر اور سیاست داں فرمانروا ہیں جو مشرقی طرز حکومت کے روشن پہلو کو نمایاں لئے ہوئے ہیں اور جن کے عہد میمنت مہد میں ملک میں ایسی ترقیاں ہوئی ہیں جن کا احصار مشکل ہے کہ اگر سب گنائی جائیں تو ان کی ایک ضخیم کتاب بن جائے حقیقت یہ ہے کہ صرف اعلیٰ حضرت حکیم السیاسہ ہی امن و امان، مسرت و شادمانی اور خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہوئے ہیں اپنی رعایا کی رہنمائی فرما سکتے اور فرماتے ہیں، اور حضرت اقدس و اعلیٰ کی شفقت و عنایت اور شاہانہ نوازشات کا ثبوت ان متعدد اسکیموں سے بھی ملتا ہے جو تعلیم کی اشاعت ، آب پاشی کی ترقی ، وسائل نقل و حمل کی وسعت اور غربا کے لئے طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے منظور فرمائی گئی ہیں۔"

سادہ زندگی

دوسرے ممتاز مقرروں میں آنریبل دیوان بہادر آر مدو آنگار صدرالمہام عدالت بھی شامل تھے اور انہوں نے نہایت عقیدت کے ساتھ حضرت بندگان اقدس کی سادہ زندگی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے حکمراں ہونے کے باوجود ہمارے شاہ ذیجاہ نہ صاف انتہائی سادہ بلکہ درویشانہ زندگی بسر فرماتے ہیں تمام حکمرانوں میں حضرت بندگان عالی کی نظیر نہیں مل سکتی ۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی قلب و نظر کی جن اعلیٰ خصوصیات کے حامل ہیں ان کی وجہ سے وہ ایک ایسے مثالی حکمران بن گئے ہیں جن کی بڑی تمنا یہی ہوتی ہے کہ رعایا کی خوش حالی میں ہر طرح اضافہ ہو۔

مشترکہ مرکز

خواجہ حسن نظامی صاحب نے پرچم آصفی لہراتے ہوئے ممالک محروسہ کی تمام اقوام سے یہ پر جوش اپیل فرمائی کہ وہ سب اپنی ہر جہتی ترقی اور تحفظ کے لئے اپنے آپ کو اس پرچم سے وابستہ رکھیں ۔ خواجہ صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا کہ تمام باشندگان ملک ذات شاہانہ کو اپنا مرکز سمجھیں اور اپنی تمام جائز ضروریات کی تکمیل کے لئے بارگاہ خسروی میں رجوع ہوں ۔ کیونکہ خوش قسمتی سے ان کے حکمران ایسے ہیں جنہیں رعایا کے مفاد ہمیشہ نہایت عزیز رہے ہیں ۔

کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود

خوش آیند مستقبل کی توقعات

آنریبل مسٹر زاھد حسین صدرالمہام مالیات سرکار عالی نے سنگارینی کالریز کے حصه داروں کے جلسه عام میں تقریر کرتے ہوئے یه خیال ظاھر فرمایا که ''اگر ریاست کے معاشی حالات اور خوشحالی کی ترقی مقصود ھو جس پر مزدوروں کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے تو ھم کو اپنی صلاحیتوں کو اس مقصد کے لئیے استعمال کرنا چاھئیے که اخراجات پیداوار میں کمی اور پیداوار میں زیادتی ھو اور اس طرح برطانوی ھند اور ممالک غیر کی مسابقت میں ھماری صنعتیں ترقی کرسکیں ''۔ زاھد حسین صاحب نے ان متعدد تدابیر کی تفصیل بھی بیان کی جو کالریز کے مزدوروں کی فلاح و بہبود میں اضافه کرنے کے لئیے اختیار کی گئی ھیں اور یه یقین دلایا که مزدوروں کے معقول اور مبنی بر انصاف مطالبات کی تکمیل کے لئیے ھر ممکن کوشش کی جائے گی ۔

صدرالمہام بہادر مالیات نے حیدرآباد میں ضروری اشیاء کی فراھمی میں دقت ، مزدوروں کی قلت اور ویگنوں کی کمی جیسی مشکلات کا بھی ذکر کیا جو کالریز کو زمانه جنگ میں در پیش تھیں اور یه بھی فرمایا که جنگی اورصنعتی ضروریات کے لئیے کوئله کی شدید ضرورت کے باعث ان مشکلات میں مزید اضافه ھوگیا ہے۔

مشکلات

موجوده مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے زاھد حسین صاحب نے فرمایا که ''جنگ اگرچه که ختم ھوگئی ہے لیکن اس کے تباہ کن اثرات باقی ھیں ۔ چنانچه کالریز کو



آنریبل مسٹر زاھد حسین سی ۔ آئی ۔ ای ۔
صدرالمہام مالیات سرکار عالی

جن سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اب بھی قائم ھیں گو حالات کچھ امید افزا نظر آتے ھیں ۔ توقع کی جاسکتی ہے که مشنری اب زیاده آسانی سے دستیاب ھوسکے گی اور اور مزدوروں کی کمی اس قدر مشکل مسئله ثابت نه ھوگا ۔

مزدوروں کے مسائل

'' جیسے که توقع کی جاتی تھی جنگ جرمنی اور جاپان کے خاتمه نے مزدوروں کے مسائل کے چند پہلوؤں کو زیاده اجاگر کردیا ہے اور اس کمپنی کی توجه ان ھی مسائل کی طرف زیاده مرکوز رھی اس لئیے که یه کوئله کی پیداوار اور اخراجات پر بالراست اثر انداز ھوتے ھیں ۔

کمپنی کی دلی خواھش

''کمپنی نے مزدوروں کی فلاح و بہبودی کا ھمیشه خیال رکھا اگرچیکه اس کا ادعا نہیں کیا جاسکتا که ھم

ہر ایک موقع پر اس غرض سے کما حقہ عہدہ برآ ہوسکے۔ کالریز کو کوئلہ کی تجارت میں مسابقت کا سامنا رہا جس کی وجہ سے اخراجات پر ایک حد تک تحدید عاید کرنا ضروری ہے۔ جنگ کے زمانہ میں سرکار عالی نے سنہ ۱۹۴۴ ع میں کوئلہ کے قیمتوں پر نگرانی قایم کی یعنی انہی ان قیمتوں کے مماثل رکھنا ضروری ہے جو حکومت ہند نے برطانوی ہند کے معدنوں کے کوئلہ کے لئے مقرر کی ہیں ۔

”مزدوروں کی شکایات کی تحقیق کے لئے سرکار عالی نے سنہ ۱۹۴۵ ع میں ایک غیر سرکاری کمیٹی قائم کی کمیٹی کی سفارشات مجلس نظما میں پیش کی گئی تھیں اور مجھے اس امر کے اظہار سے مسرت ہے کہ ان میں سے اکثر روبہ عمل لائی جاسکی ہیں ۔

یونین کو تسلیم کرنے کا مسئلہ

”مزدوروں نے جو یونین قائم کی ہے اس کو تسلیم کرنے کے لئے کمپنی نے چند شرائط پیش کی ہیں جو بالکل ان کے مماثل ہیں جنہیں راوے یونین نے جو ممالک محروسہ میں مزدوروں کا سب سے بڑا ادارہ ہے قبول کرلیا ہے اس عمل سے کمپنی نے مزدوروں کے ساتھ تشفی بخش تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک ایسا اقدام کیا ہے جو دور رس نتائج کا حامل ہے۔ مزدوروں سے گفت وشنید جاری ہے اور توقع ہے کہ وہ ان پیش کردہ شرائط کو قبول کرلیں گے جن سے انہیں اور کمپنی کو مزدوروں کے مسائل اجتماعی طور پر اور باہمی مفاہمت کے ساتھ طے کرنے میں سہولت کے مواقع حاصل ہونگے ۔ مجالس مشاورتی بھی قائم کی جارہی ہیں جن میں مزدوروں کے منتخبہ نمایندے کمپنی کے نمایندوں سے روز مرہ مسائل کے متعلق ایک خوشگوار فضا میں تبادلہ خیال کرسکیں گے۔ تقررات کے شرائط و ضوابط کی نسبت احکام قایمہ کی تسوید مکمل ہوچکی ہے جو ان احکام کے مماثل ہیں جنہیں بمبئی کی صنعتی عدالت نے پارچہ بافی کی گرنیوں کے لئے منظور کرلیا ہے۔ مزدوروں کے لئے رہایشی امکنہ کی تعمیر اس رفتار کے ساتھ جارہی ہے کہ تین سال میں ان کی تکمیل کردی جا سکے ۔ یہ مدت مزدوروں ، خام مال اور سرمایہ کی فراہمی کا لحاظ کرتے ہوے اس کام کے لئے اقل مدت ہے ۔ محکمہ تعلیمات سرکار عالی کی جانب سے کتہ گوڑہ میں چھ جدید مدارس تحتانیہ اور ایک مدرسہ وسطانیہ کے قیام کا انتظام کیا جارہا ہے نیز کمپنی کی جانب سے کتہ گوڑہ میں ایک بڑا دواخانہ قائم ہے جہاں قابل ڈاکٹر مامور ہیں اور جس کو ہندوستان کے جملہ ضروری سامان سے لیس اور بہترین صنعتی ہسپتالوں میں شمار کیا جاتا ہے ۔ توقع ہے کہ عنقریب مزدور پیشہ لوگوں کی سہولت کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کا تقرر بھی عمل میں آئے گا ۔

خوشگوار تعلقات

”مجلس نظما کو اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں کا کامل احساس ہے اور وہ حسب سابق حتی الامکان اپنی ان تمام کوششوں کو جاری رکھیں گے جن سے مزدوروں کی خوش حالی اور بہبودی وابستہ ہے ۔ مزدوروں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قایم رکھنا اس وجہ سے زیادہ آسان نہیں ہے کہ گورکھپور کے مزدور اور برما کے پناہ گزین بھی جداگانہ نظام کے ساتھ وہاں موجود ہیں ۔ گو بجز معمولی اجرت کے ان کے کسی اور اخراجات کی کمپنی ذمہ دار نہیں ہے ۔ یہ زمانہ جنگ سے زمانہ امن کے عبوری دور کے اہم مسائل میں سے ایک ہے اور مجلس نظما کو اس اہم ضرورت کا کامل احساس ہے کہ مزدوروں کی صرف ایک ایسی منظم جماعت رہے جسے صرف ایک ہی اساس پر اجرت دی جائے ۔ آپ مطمئن رہیں کہ مجلس نظما اس مسئلہ پر کافی غور کررہی ہے ۔

اخراجات میں اضافہ کی روک تھام

”سال زیر رپورٹ (سنہ ۱۹۴۵ ع) میں اخراجات میں اضافہ ہوتا رہا لیکن چند تدابیر کے ذریعہ ان پر قابو پالیا گیا ہے اور میں اس خصوص میں مزدوروں کے تعاون عمل کا اعتراف کرتا ہوں ۔ اگر ریاست کے معاشی حالات اور خوش حالی کی ترقی مقصود ہو جس پر مزدوروں کی فلاح و بہبودی کا انحصار ہے تو ہم کو اپنی صلاحیتوں کو اس

مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہئے کہ اخراجات پیداوار میں کمی اور پیداوار میں زیادتی ہو اور اس طرح برطانوی ہند اور ممالک غیر کی مسابقت میں ہماری صنعتیں ترقی کرسکیں۔ ارزاں وکافی مقدار میں قوت متحرکہ کی فراہمی ہر قسم کی ترقی کے لئے لازمی ہے اور اگر کوئلہ گراں فراہم ہوتو صنعتی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

مالیاتی موقف

" محنه نفع و نقصان سے ظاہر ہوگا کہ اس سال خالص منافع مبلغ (۳ - ٦ - ۲۷۰۴۲۱) روپیه حاصل ہوا ہے جس میں سال گزشته کی بقایا رقم مبلغ (۱۱ - ٦ - ۲۳۴۱۱۳) روپیه شامل کرلی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس کے متمنی ہیں کہ کمپنی کو زیادہ منافع حاصل ہو تا کہ منجملہ دیگر امور کے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے رقم مہیا کی جاسکے۔

قابل تعریف کارگزاری

"مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے اس امر میں اتفاق کریں گے کہ مسٹر فنی اور دیگر عہدہ دار و عمله کی قابل تعریف کارگزاری کا اعتراف کیا جائے جو انہوں نے اس مشکل زمانه میں انجام دی تھیں۔ یہ انہیں کے مساعی کا نتیجه ہے کہ سنه ۱۹۴۴ع کی پیداوار ۸۷۸۹٦۳ ٹن کے مقابله میں ۹۰۷۹۰٦ ٹن کوئلہ برآمد کیا جا سکا ہے۔

مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ آپ مسرز بسٹ اینڈ کمپنی کی ان خدمات کی ستایش کریں گے جو انہوں نے به حیثیت ایجنٹ و معتمدین ایک عرصه درازسے انجام دی ہیں۔ اگر زمانه کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق مقامی اداروں کی ذہنی صلاحیتوں کے استعمال کی ناقابل انکار ضرورت داعی نه ہوتی تو ہم ان قدیم تعلقات کو قایم رکھنا پسند کرتے جن کی ہمیں بہت قدر ہے۔ اب چونکه یه تعلق قطع ہورہا ہے میں آپ سے خواہش کرتا ہوں کہ آپ مسرز بسٹ اینڈ کمپنی نے جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں انکا اعتراف کرنے میں میرے ساتھ شریک ہوں۔

آئندہ توقعات

"اب آئنده کے متعلق صرف ایک جمله کہنا چاہتا ہوں وہ یه کہ ہم نے سابق میں بڑی دشواریوں کا مقابله کیا ہے اور اب بھی یہ ختم نہیں ہوئی ہیں۔ تاہم مستقبل کے حالات کا استقلال کے ساتھ مقابله کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے یہاں قیمتی املاک موجود ہیں اور ہم نے ملک کی فلاح و بہبودی کے لئے ان سے پوری طرح مستفید ہونے کا مصمم اراده کرلیا ہے۔ اس مقصد کے لئے معادن میں زیاده مشین کے استعمال کے امکانات پر غور کیا جارہا ہے۔ مسٹر بیلی کو انگلستان و امریکه میں مشین کے ذریعه موجودہ معادن براری کے طریقوں کے مطالعه کے لئے روانه کیا گیا ہے۔ اور اب وہ انگلستان میں ہیں۔ معدنوں کی پیداوار میں اضافه کی غرض سے ہمارا مصمم اراده ہے کہ مزدوروں اور عمله کے ساتھ منصفانه برتاؤ کریں۔"

جاگیری رعایا کے لئے حقوق پٹہ داری

قانون مالگزاری اراضی میں اہم ترمیمات

ممالک محروسہ سرکار عالی میں کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے اور ان کی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ان میں قانون مالگزاری اراضی میں متعدد ترمیمات بھی شامل ہیں ۔ یہ ترمیمات قانون ترمیم قانون مالگزاری اراضی نشان (۳) بابت سنہ ۱۳۵۵ف کے نام سے موسوم کی گئی ہیں اور اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی منظوری کے بعد جریدہ اعلامیہ مورخہ ۵ ۔ اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف (۷ ۔ جنوری سنہ ۱۹۴۶ ع) میں شائع ہوئی ہیں ۔ مذکورۂ بالا ترمیمات میں جاگیروں کی لازمی پیمائش اور بندوبست اور جاگیری رعایا کے لئے حقوق پٹہ داری کی منظوری کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔

جاگیروں کی درخواست

چونکہ حکومت کو اب تک یہ اختیار حاصل نہ تھا کہ وہ جاگیرداروں کی منظوری کے بغیر جاگیری علاقہ میں لازمی پیمائش کرے اس لئے ہزارہا جاگیری مواضعات کا بندوبست نہ ہوسکا جس سے رعایا کو شدید نقصان پہونچا ۔ اور آخرکار اس صورت حال کی خرابیوں کو محسوس کرتے ہوئے خود جاگیرداروں نے حکومت سے یہ استدعا کی کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے جاگیروں میں بھی لازمی پیمائش و بندوبست کا نفاذ کیا جائے چنانچہ اس مقصد کے تحت نئے قانون مالگزاری آراضی کے دفعات ۷۷ اور ۱۶۹ میں ترمیم کر کے حکومت کو جاگیروں میں بھی پیمائش و بندوبست کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ۔

خرابی کی اصلاح

جاگیروں میں حقوق پٹہ داری سے متعلق فرمان مبارک مؤرخہ ۲۵ ۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۴۱ ھ اور محکمہ مالگزاری کی گشتی نشان ۱۷ بابت سنہ ۱۳۴۳ف میں اگرچہ یہ واضح احکام موجود ہیں کہ جاگیری آراضیات کا پٹہ جاگیرداروں یا ان کے حصہ داروں یا قرابتداروں کے نام نہ کیا جائے سوائے ان اراضیات کے جن پر وہ بذات خود کاشت کرتے ہوں تاہم قانون اراضیات مالگزاری میں اس کے متعلق کوئی قطعی صراحت نہ ہونے کے باعث عموماً تمام جاگیروں اور بالخصوص چھوٹی جاگیروں میں ان احکام پر عمل نہیں ہوتا تھا ۔ چنانچہ اب قانون مالگزاری آراضی کی دفعات ۲ اور ۸۶ میں ترمیم کرکے یہ خرابی رفع کردی گئی ہے ۔

’’پٹہ دار،، کی صراحت

ترمیمہ دفعہ ۲ فقرہ ۴ میں غیر خالصہ آراضی کی صورت میں پٹہ دار کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ’’پٹہ دار سے مراد وہ شخص ہوگا جو براہ راست جاگیردار کو رقم مالگزاری ادا کرنے کا ذمہ دار ہو خواہ اس کا نام جاگیری کاغذات میں پٹہ دار کی حیثیت سے درج کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اور اس میں ایسا شخص بھی داخل ہوگا جو براہ راست جاگیردار کو رقم مالگزاری ادا کرنے کا ذمہ دار تھا لیکن جاگیردار کی جانب سے یکم آذر سنہ ۱۳۴۱ف کو یا اس کے بعد بے دخل

کردیا گیا ہو،،

دفعہ ۲ فقرہ ۱۷ میں ''مالگزاری،، کی تعریف میں ترمیم کرکے اس لگان کو بھی مالگزاری کی تعریف میں داخل کیا گیا ہے جو جاگیری رعایا جاگیردار کو ادا کرتی ہے۔

ترمیمات

۱ ۔ قانون مالگزاری آراضی کی مرممہ دفعہ میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ عہدہ دار پیمائش ہر بندوبست کے موقع پر ہر ایک موضع کے لئے ایک علحدہ رجسٹر تیار کرے جس میں ہر کھیت کے رقبہ، پٹہ دار کے نام اور پیمایش و بندوبست کی صراحت کی جائے ۔ یہ رجسٹر اور دوسری دستاویزیں حکومت کے جاری کردہ احکام کے مطابق تیار کی جائیں گی ۔

۲ ۔ غیر خالصہ رقبہ جات میں جاگیردار کا نام بحیثیت پٹہ دار کسی ایسی آراضی کے محاذی درج نہ کیا جائے گا جس کی وہ بذات خود کاشت نہ کرتا ہو۔

توضیح ۔ ضمن ہذا کے اغراض کے لئے بذات خود کاشت کرنے سے مراد آراضی کو

(الف) اپنی ذاتی محنت سے یا

(ب) اپنے خاندان کے کسی رکن کے محنت سے یا

(ج) اپنی یا اپنے کسی رکن خاندان کی ذاتی نگرانی میں نوکروں یا اجرت یاب مزدوروں سے اپنی ذات کے لئے کاشت کرنا مراد ہے۔

۳ ۔ مواضعات غیر خالصہ میں حقوق پٹہ داری کے تعین کے بارے میں ایسے جاگیردار یا عہدہ دار جاگیر کے صادر کردہ احکام جسے سرکار عالی نے بہ اشاعت جریدہ ایسا اختیار دیا ہو اور دیگر صورتوں میں تعلقدار کے صادر کردہ احکام قطعی ہوں گے بشرطیکہ وہ بموجب قواعد مرتبہ تحت قانون ہذا صادر ہوئے ہوں ۔

مقاصد

ان ترمیمات کا مقصد یہ ہے کہ ایسی جاگیری رعایا جو مالگزاری آراضی براہ راست جاگیردار کو ادا کرتی ہے ان تمام حقوق اور فرائض کے ساتھ پٹہ دار شمار کی جائے جو خالصہ علاقوں کے پٹہ داروں کو حاصل ہیں ۔

حکومت کا یہ منشا ہے کہ جن جاگیرات میں معیاری قابلیت اور مشاہرہ والے عہدہ دار موجود ہوں وہاں حقوق پٹہ داری کے فیصلہ کا اختیار جاگیری عہدہ داروں کو دیدیا جائے ۔ چنانچہ اس ضمن میں قانون مالگزاری آراضی کی مرممہ دفعہ ۱۷۲ کی ذیلی دفعہ ۲ کے فقرہ جات (د) و (ن) کے تحت بہت جلد قواعد مرتب کئے جائیں گے اور دوسری جاگیروں کی حد تک تعلقداران دیوانی یہ اختیار استعمال کریں گے ۔

ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال

موجودہ حالات کا تفصیلی جائزہ

حکومت سرکار عالی نے جنگ کے زمانہ میں بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکنے اور عوام کے لئے معقول نرخ پر ضروری اشیاء بالخصوص اجناس خوردنی فراہم کرنے کے لئے جو وسیع محکمہ قائم کیا تھا اس سے اب غذائی صورت حال کو قابو میں رکھنے کا کام لیا جارہا ہے۔ حکومت کی دور اندیشانہ حکمت عملی کی وجہ سے لازمی وصولی اور خوش خریدی کے ذریعہ اجناس خوردنی کے جو ذخائر فراہم ہو گئے ہیں ان کی بدولت حیدرآباد کا غذائی موقف برطانوی ہند کے ان ملحقہ صوبوں اور ریاستوں سے بہت بہتر ہے جنہیں قحط کا خطرہ لاحق ہے۔

مولوی رضی الدین احمد صاحب معتمد محکمہ رسد نے ایک حالیہ پریس کانفرنس میں ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ فصل خریف کے زیر کاشت رقبہ میں ناموافق حالات کی وجہ سے تقریباً ۱۵۰۰۰۰۰ ایکڑ کی کمی ہوگئی ہے تاہم حیدرآباد میں اتنا کافی غلہ موجود ہے جو صد فی صد ضروریات کی تکمیل کے لئے بھی تقریباً پانچ ماہ تک کافی ہوسکتا ہے۔

رضی الدین صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ سنہ ۱۳۵۵ف موسمی اعتبار سے کوئی اچھا سال نہیں رہا۔ خریف اجناس کے رقبہ میں (۱۵) لاکھ ایکڑ کی کمی اس وجہ سے واقع ہوئی کہ بارش بر وقت نہیں ہوئی یا کافی مقدار میں نہیں ہوئی۔ پیلی جوار چھوٹے دانہ دار اجناس اورمکئی کے تحت ۱۱۵۰۰۰۰ ایکڑ کی کمی واقع ہوئی ربیع میں جوار کا رقبہ سال گزشتہ کے ۵۳۶۷۹۰۰ ایکڑ کے مقابلہ میں اس سال ۳۶۶۰۰۰۰ ایکڑ رہا۔ گیہوں کا رقبہ سالگزشتہ کے ۶۵۴۳۰۰ ایکڑ کے مقابلہ میں ۴۹۰۰۰۰ ایکڑ رہا۔

لیوی کی وصولی میں متوقع کمی

موسم کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے محکمہ رسد نے توقع کی تھی کہ اجناس خریف کی لیوی رقبہ کی (۵۰) فیصد کی حد تک وصول ہو جائے گی۔ باجرہ کی لیوی تلنگانہ میں (۱۰) فیصد اور مرہٹواڑہ میں (۱۵) فیصد وصول ہونے کی توقع تھی۔ ان اعداد سے ظاہر ہوگا کہ کاشتکاروں کے ساتھ معاف اور رعایت کا عمل نہایت فیاضی سے کیا گیا۔ محکمہ کا تخمینہ تھا کہ براری اور ماہوری جوار ایک لاکھ (۹۰) ہزار (۸) سو پلے اور باجرا ۳۸ ہزار (۴) سو پلے وصول ہوگا۔

اطمینان بخش حالات

چونکہ آبی دھان کی فصل بہت اچھی ہوئی اور رقبہ (۱۰) لاکھ (۲۳) ہزار (۴) سو ایکڑ تھا اس لئے لیوی اور

خوش خریدی کے تحت اتنے ہی لاکھ پلوں کی وصولی کی توقع تھی - آبی کی شرح لیوی (۳) من فی ایکڑ ہے اور محکمہ کا اندازہ یہ تھا کہ (۶۰) فی صد کی حد تک لیوی وصول ہوگی اور (۴۰) فیصد کی حد تک خوش خریدی -

مجموعی وصولی

خورداد سنه ۱۳۵۵ف کے ختم تک لیوی اور خوش خریدی کے ذریعہ جمع کردہ فصل خریف کے اجناس خوردنی اور فصل آبی کے دھان کی مقدار کی تفصیل یہ ہے۔
آبی دھان ۱۱۲۷۷۰۰ پلہ (لیوی ۶۰۶۵۰۰ اور خوش خریدی ۵۲۱۲۰۰) خریف جوار ۱۶۵۸۰۰ پلہ (لیوی ۱۵۹۸۰۰ اور خوش خریدی ۶۰۰۰) اور باجرہ ۳۷۸۰۰ پلہ (لیوی ۳۳۴۰۰ اور خوش خریدی ۴۴۰۰) ربیع جوار کی لیوی سے متعلق محکمہ کا تخمینہ تھا کہ سال گزشتہ کے ۶۳ فیصد کے مقابلہ میں اس سال ۵۰ فیصد کی وصولی ہوجائے گی - گیہوں کی فصل بہ حیثیت مجموعی اس سال اچھی ہوئی اس لئے ۶۰ فیصد تک وصولی کا اندازہ لگایا گیا خورداد سنه ۱۳۵۵ف کے ختم تک ربیع جوار کی مجموعی وصولی ۲۸۴۷۰۰ پلہ تھی (لیوی ۲۳۱۶۰۰ اور خوش خریدی ۵۳۱۰۰) نیز اس مدت میں گیہوں کی مقدار وصولی ۹۲۱۰۰ پلہ تھی (لیوی ۵۷۲۰۰ اور خوش خریدی ۳۴۰۰۰) -

ربیع جوار اور گیہوں کی فراہمی ہنوز جاری ہے اور توقع ہے کہ لیوی کے تحت مزید (۲) لاکھ (۴۷) ہزار پلے اور خوش خریدی کے تحت ایک لاکھ پلے ۱۵ - امرداد سنه ۱۳۵۵ف تک وصول ہونگے - اور یہ مقدار معافیات اور رعایتوں کے عمل کے بعد وصول ہوگی - گیہوں کی حد تک یہ اندازہ ہے کہ لیوی کے مزید (۳۸) ہزار (۷) سو پلے اور خوش خریدی کے تحت مزید (۵۲) ہزار (۷) سو پلے ۱۵ - امرداد سنه ۱۳۵۵ف تک وصول ہو جائیں گی - اگر یہ توقعات پوری ہوئیں تو ربیع جوار کی جملہ مقدار جو محکمہ کے قبضہ میں آئے گی وہ (۷) لاکھ (۶۶) ہزار (۷) سو پلے ہوگی - گو ہمیں (۸) لاکھ (۵۴) ہزار پلے وصول کرنے کی توقع تھی -

ذخائر

۳۱- خورداد سنه ۱۳۵۵ف (مئی سنه ۱۹۴۶ع) کو کاربوریشن کے گوداموں میں جو مال موجود تھا اس کی تفصیل یہ ہے۔ چاول (۶) لاکھ (۱۰) ہزار پلے- جوار (۷) لاکھ (۲۵) ہزار (۶) سو پلے- گیہوں (۹۹) ہزار (۵) سو پلے- باجرہ (۸۱) ہزار (۲) سو پلے- چھوٹے دانہ دار اجناس (۱۹) ہزار (۲) سو پلے- ان سب اجناس کی مجموعی تعداد (۱۵) لاکھ (۴۰) ہزار (۵) سو پلے ہوتی ہے-

ضروریات

راشن شدہ علاقوں اور غیر راشن شدہ قلت زدہ علاقوں کی ضروریات جن کی تکمیل کاربوریشن کرتا ہے ماہانہ (۳) لاکھ (۶۳) ہزار (۹) سو پلے ہے- اگر یہ ساری کی ساری مقدار بھی صرف ہونی شروع ہوجائے تو اس وقت کاربوریشن کے قبضہ میں پانچ مہینوں کا غلہ موجود ہے - آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ربیع جوار گیہوں اور آبی دھان کی وصولی ہنوز جاری ہے اگر جیسا کہ تعلقدار صاحبان نے توقع دلائی ہے ہمیں مزید (۲) لاکھ (۴۷) ہزار پلے جوار اور (۳) لاکھ پلے آبی کا چاول وصول ہوجائے تو ہم آیندہ سات مہینے تک ضرورت مند علاقوں کی سربراہی کر سکتے ہیں-

مطالبات میں اضافہ

اضلاع کریم نگر عادل آباد بیدر میدک اور نظام آباد میں جوار کی مانگ بڑھ رہی ہے - گزشتہ تین مہینوں میں ہر ماہ اوسطاً (۸۳) ہزار پلے جوار خرچ ہوئی بلدہ اور سکندرآباد میں ہر مہینہ (۴۰) ہزار پلے اور ریلوے کوئلہ کی کانوں اور کارخانوں کی ماہانہ ضروریات (۱۲) ہزار پلے ہیں - اس طرح ہم ہر مہینہ ایک لاکھ (۳۵) ہزار پلے جوار خرچ کر رہے ہیں -

آبان کے مہینہ میں چھوٹے دانہ دار اجناس اور مونگ کی فصل آجائے گی جس کی وجہ سے کاربوریشن کے گودام

سے جوار کی مانگ لازماً کم ہوجائے گی اور ایسی صورت میں آیندہ خریف کی فصل تیار ہونے تک ضرورت مند علاقوں کی سربراھی کرسکیں گے ۔ اگر اللہ کے فضل سے اس سال بارش بر وقت اور کافی مقدار میں ہوئی جیسا کہ توقع ہے تو وہ مال بھی لازماً بازاروں میں آجائے گا جو کاشتکاروں نے بنظر احتیاط اٹھا رکھا ہے ۔

برآمد

سال گزشتہ کے ذخائر سے ہم نے (۴۷) ہزار (۹) سو ٹن باجرہ ، دانہ دار اجناس اور پیلی جوار برطانوی ھند کے ضرورت مند علاقوں کو روانہ کیا۔ یہ جملہ برآمدات فبروری سنہ ۱۹۴۶ع کے ختم تک ہوئے۔ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۶ء سے ہم نے کوئی مال باہر نہیں بھیجا اور ہم نے حکومت ھند کے محکمہ اغذیہ کو مطلع کردیا ہے کہ آیندہ بھی ہم کوئی مال روانہ نہیں کرسکیں گے کیونکہ خود ہماری ضروریات کے لئے غلہ درکار ہے ۔

بدعوانیوں کا انسداد

کارپوریشن کی جانب سے وقتاً فوقتاً غلہ کی اجرائی ہوتی رہنے کے باعث چور بازار کی سرگرمیوں میں بھی کمی رہی غلہ کی انتہائی قیمتیں وہی رہیں جو سال گزشتہ تھیں ۔ غلہ کی خفیہ برآمد کے روکنے میں ہمیں فوج سے مدد ملی سرحدی علاقوں میں فوجی پہرہ بندی کی وجہ سے مال کا باھر جانا بڑی حدتک بند ہوگیا ۔ اضلاع اور تعلقات میں غریب رعایا کی امداد کے لئے سرکار نے سستے غلہ کی دوکانیں کھولدیں جس کے لئے محصول زاید نفع اندوزی کی رقم سے (۱۲ ½) لاکھ کی امداد کی گئی ۔ لیوی اور خوش خریدی کی قیمتوں کی بروقت ادائی کے لئے ضروری انتظامات کئے گئے ہیں اور انجمن ہائے امداد باہمی کو سرکار نے (۲۰) لاکھ کی رقم دی ہے تاکہ اس رقم سے کاشتکار کو اس کے غلہ کی قیمت فوری ادا کردے اور اس کاروبار پر برائے نام کمیشن لے ۔

گودام ٹرسٹ (۱۱۵) گوداموں کی تعمیر کا انتظام کر رہا ہے جن میں (۱۰) لاکھ تھیلے رکھے جاسکیں گے ان کے علاوہ مزید (۱۰۰) گودام جن میں سے ہر گودام ساڑھے تین ہزار تھیلوں کی حفاظت کرسکے گا تیار کئے جارہے ہیں ۔ انشاءاللہ آیندہ چھ مہینوں میں ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں (۲۱۵) گودام قائم ہو جائیں گے جہاں تقریباً (۱۴) لاکھ تھیلے محفوظ کئے جاسکیں گے ۔

ضلع واری کانفرنسوں کے اجلاس

نظام آباد

ضلع نظام آباد کی چوتھی سالانہ کانفرنس کا اجلاس مولوی امیر علی خاں صاحب صوبہ دار میدک کے زیر صدارت ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا جس میں اس ضلع کے مختلف مفادات کے نمایندہ مندوبین کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔

مولوی محمد طاہر صدیقی صاحب اول تعلقدار کے خطبہ استقبالیہ سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا اور اس کے بعد انہوں نے ایک روانداد بھی پڑھکر سنائی جس میں قومی تعمیری سرگرمیوں کو ترقی دینے کے لئیے مقامی عہدہ داروں کی اختیار کردہ تدابیر پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی ۔

غذائی صورت حال

موجودہ غذائی صورت کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ملک کے بعض حصوں میں اشیاخوردنی کی قلت کے باعث حیدرآباد کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنی ضروریات سے زاید اشیاء قلت زدہ علاقوں کی امداد کے لئیے درآمد کرے ۔ صدیقی صاحب نے باشندگان ضلع سے اپیل کی کہ وہ اجناس خوردنی کے کافی ذخائر فراہم کرنے میں حکومت کی امداد کریں اور بڑے کاشتکاروں اور سرمایہ داروں کے اس رجحان کی مذمت کی کہ وہ اجناس خوردنی ذخیرہ کرتے اور خفیہ طور پر ممالک محروسہ کے باہر بھیجتے ہیں ۔

انجمن ہائے ترقیات دیہی

اس تبصرہ میں صدیقی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ لیوی کی وصولی اور خونس خریدی سے متعلق تمام انتظامات انجمن ہائے ترقیات دیہی کے سپرد کردئے گئے ہیں جو مقامی انجمنوں کے فرائض بھی ادا کرتی ہیں چنانچہ اشیاء کی ٹھیک ناپ تول کی نگرانی معقول نرخ پر اشیاء کی فروخت اور قیمت کی بر وقت ادائی کی ذمہ داری بھی ان انجمنوں پر عائد کی گئی ہے ۔ اس ضمن میں تعلقدار صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ ضلع نظام آباد کے ہر موضع میں انجمن ترقیات دیہی قائم ہوچکی ہیں اور اب یہ انجمنیں ۹ لاکھ روپے کے ذاتی سرمایہ سے کاروبار انجام دے رہی ہیں ضلع ہذا کے ۱۲۵ مواضعات میں سے ۴۹۳ میں غلہ کے گودام موجود ہیں گذشتہ فصل آبی میں ان گوداموں میں ۱۲۰۸ پلے دھان جمع کیا گیا تھا اور فصل تابی میں بھی ۲۱۰۰۰ پلے جمع ہونے کی توقع ہے ۔

نظام ساگر پراجکٹ

نظام ساگر پراجکٹ کے تحت ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان کی دوسری ہائیل اسکیموں سے اس کا مقابلہ اطمینان بخش طور پر کیا جاسکتا ہے ۔ چنانچہ صوبہ بمبئی میں جہاں آبپاشی کی سہولتیں تقریباً ایک سو سال سے موجود ہیں متوقع رقبہ کا صرف ۳۲ فی صد حصہ ترقیات کے تحت آسکا ۔ میسور میں کرشناساگر پراجکٹ کے تحت علاقہ میں بھی گذشتہ ۱۰ سال میں صرف ۵۰ فی صد اراضیات تری پر کاشت ہوئی اور صوبہ سندھ میں اسی مدت میں ۴۴ فی صد رقبہ کو ترقی دی جاسکی ۔ لیکن حیدرآباد میں ۸۲ فی صد رقبہ زیر کاشت آچکا ہے ۔ نظام ساگر پراجکٹ سے سیراب ہونے والے علاقے میں آباد ہونے والے کاشتکاروں سے خاص رعایتیں کی جاتی ہیں ۔ اور ترقیات کا ایک وسیع لائحہ عمل مرتب اور نافذ کیا گیا ہے جس میں سڑکوں اور زمین دوز نالیوں کی تعمیر ملیریا کے انسداد کی تدابیر ، مویشیوں کی پرورش ، صنعتی اداروں کا قیام اور کھاد کی فراہمی جیسے امور بھی شامل ہیں ۔

آبادکاری

علاقہ نظام ساگر میں آباد کاری کی اسکیم کا تذکرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس اسکیم کا مقصد دوسرے اضلاع کے ایسے باشندوں کو اس علاقہ میں زمینات عطا کرنا ہے جو یہاں آباد ہونے اور کاشت کرنے پر آمادہ ہوں ۔ دوسرے اضلاع کے باشندوں کے علاوہ مقامی کاشتکاروں اور بے زمین مزدوروں کو بھی کاشت کرنے کے لئیے اراضی دی جاتی ہے چنانچہ اب تک آباد کاروں کی وجہ سے ۲۱۲۰۶ ایکڑ اراضی زیر کاشت آچکی ہے پست اقوام اور

بے زمین مزدوروں کو ۱۷ ایکڑ اراضی دی گئی ہے۔ اس ضمن میں تعلقدار صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ اب بھی ..... ایکڑ قابل کاشت اراضی بغرض کاشت دستیاب ہوسکتی ہے۔

ترقیات نظام ساگر کی اسکیم کے مطابق دس سال قبل ۲۷ میل مجموعی طول کی سڑکیں تعمیر کرنے کا خاکہ تیار کیا گیا تھا لیکن جنگ کی وجہ سے یہ اسکیم مکمل نہ ہوسکی تاہم توقع ہے کہ ڈیڑھ سال میں اس کی تکمیل ہوجائے گی۔

ملیریا کے انسداد کے لئے جو مہم جاری کی گئی ہے اس کے نتائج کو بھی صدیقی صاحب نے اطمینان بخش قرار دیا۔

زرعی مسائل

ضلع نظام آباد میں زرعی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ کھاد کی فراہمی اور تقسیم پر متعلقہ محکمہ خاص توجہ کررہا ہے۔ نیز کھلی کی کھاد تیار کرنے کے ضمن میں بھی تجربے کئے جارہے ہیں۔ کھاد کی تقسیم کا کام پہلے محکمہ متعلقہ انجام دیتا تھا لیکن اب یہ کام تعلقہ کی انجمن ترقیات دیہی کے سپرد کردیا گیا ہے کاشتکاروں کے لئے کھاد ارزاں نرخ پر فراہم کی جاتی ہے۔ محکمہ متعلقہ نے الومینیم سلفیٹ اور فاسفیٹ کی کافی مقدار حاصل کرلی ہے جو کاشتکاروں کو کھلی کے ساتھ تقسیم کی جائے گی۔ مویشیوں کی پرورش اور نگہداشت کا کام بھی اطمینان بخش طور پر جاری ہے اور حکومت نے کھڈلا پور میں ایک امدادی مزرعہ بھی قائم کردیا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوجائے تو حکومت کی جانب سے دوسرے مقامات میں بھی ایسے ہی مزرعے قائم کئے جائیں گے۔ کارخانہ شکر سازی نے نقل و حمل کی مشکلات کے باوجود اس سال کئی ٹریکٹر حاصل کرلئے ہیں اور توقع ہے کہ محکمہ زراعت عنقریب ٹریکٹر اور دوسرے جدید زرعی آلات درآمد کرے گا۔

حکومت مقامی

مجلس ضلع کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اراکین مجلس کے مشورہ سے سڑکوں کنوؤں، چاوڑیوں اور عوام کی ضروریات کے لئے دوسری عمارتوں کی تعمیر کا ایک پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اشیا کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ اور مزدوروں کی قلت کے باعث رفاہ عامہ کی متعدد اسکیمیں نافذ نہ کی جا سکیں اور جب تک کہ حالات بہتر نہ ہوجائیں ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے کی توقع بہت کم ہے۔ تاہم نظام آباد میں مجلس بلدیہ نے ایک مسافر خانہ کی تعمیر پر توجہ کی ہے اور مجلس ضلع اور مجلس بلدیہ کے دفاتر کی تعمیر کی اسکیم بھی مرتب ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت شہر نظام آباد میں ۸ لاکھ روپے کے مصارف سے مانع گرد سڑکوں کی تعمیر پر غور کررہی ہے۔

خطبہ صدارت

صوبہ دار صاحب میدک نے اپنے صدارتی خطبہ میں اس ضلع کے مختلف محکموں کی ترقیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب کی رپورٹ پر اظہار اطمینان فرمایا۔ اور علاقہ نظام ساگر کی ترقیات کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں ان کی تعریف کرتے ہوئے اس کی صراحت فرمائی کہ یہاں غریب کاشتکاروں کو نہ صرف آراضی دی جاتی ہے بلکہ ان کے لئے اچھے قسم کے تخم اور کھاد بھی ارزاں نرخ پر فراہم کرکے مدد کی جاتی ہے۔

دوسرا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں مندوبین نے تقریباً ۷۰ قراردادیں پیش کیں جو تعلیم، مجلس بلدیہ، بستیوں کی آرایش، آبرسانی، آباد کاری، نہروں کی درستی، کھاد کی تقسیم، مزرعوں کا قیام اور علاج حیوانات کی تعلیم کا انتظام، شکر سازی کے مزید کارخانوں، نئے شفاخانوں اور دواخانوں کا قیام، شفا خانہ نظام آباد میں آلات لاشعاع کی فراہمی سڑکوں پلوں اور تالابوں کی تعمیر اور مرمت، ارزاں غلہ کی دوکانوں کا قیام مواضعات کے لئے اچھے کپڑے کی فراہمی

نئے مدارس کا قیام اور ابتدائی تعلیم کے لازمی نفاد جیسے متعدد امور سے متعلق تھیں۔ تعلقدار صاحب نے مندوبین کے سوالات کا تشفی بخش جواب دیا اور فرمایا کہ عنقریب دستوری اصلاحات کی سہ رسمہ اسکیم کا اعلان ہوگا اور پبلک سے یہ یقینی توقع ہے کہ اس اسکیم کو روبہ عمل لانے میں حکومت سے پوری طرح تعاون کرے گی۔

اجلاس کے اختتام پر کانفرنس کی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ انہیں یہ دیکھکر بڑی مسرت ہوئی کہ مندوبین نے کانفرنس سے نہایت گہری دلچسپی لی۔ اعلیحضرت بندگانعالی کی سلامتی اور عمرو اقبال میں ترقی کی دعا کے بعد کانفرنس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

ناندیڑ

ضلع ناندیڑ کی پانچویں سالانہ کانفرنس مولوی غلام حیدر صاحب صوبہ دار اورنگ آباد کے زیر صدارت آصفیہ کلب میں منعقد ہوئی جس میں تین سو مندوبین کے علاوہ شرکاء کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔ اس کانفرنس کے ساتھ مقامی مصنوعات کی ایک نمائش بھی منعقد کی گئی تھی جس میں محکمہ جات زراعت، علاج حیوانات، تعلیمات اور فنون لطیفہ و دستکاری کی جانب سے پیش کردہ اشیاء نمائش بہت پسند کی گئیں۔ مزید دلچسپی کے مد نظر مویشیوں کی نمائش مدارس کے اسپورٹس اور مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

خطبہ استقبالیہ

مولوی سید شہاب الدین خان صاحب اول تعلقدار نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے ضلع کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور اس کو عہدہ داران ضلع اور دیہی باشندوں کے درمیان قریبی ربط قائم کرنے کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا۔ تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ یہ کانفرنسیں اس اعتبار سے خاص اہمیت رکھتی ہیں کہ ان کی وجہ سے عوام کے نمایندوں کو اپنی شکایت اور مقامی ضروریات کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔ کوئی ملک اس وقت تک ترقی و کامرانی کی منزلیں طے نہیں کرسکتا جب تک کہ حکومت اور عوام کے درمیان تعاون موجود نہ ہو اور ان کے مفادات میں ہم آہنگی نہ پائی جائے۔

ضلع ہذا کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے ان اقدامات کی تفصیل بیان کی جو حکومت نے رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کئے ہیں۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی ترقی کے لئے فراہم کردہ سہولتوں کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں ایک مدرسہ فوقانیہ اور چھ مدارس وسطانیہ موجود ہیں جن میں طلباء کی تعداد ۲۰۰۹ ہے اور مدارس پر جملہ ۷۷۲۶۵ روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ ان مدارس کے علاوہ تین خانگی مدارس وسطانیہ اور پست اقوام کے چار مدارس بھی موجود ہیں جہاں ۱۷۳ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ تعلیم بالغان پر بھی کافی توجہ کی جارہی ہے اور ان کے لئے مدرسے قائم کئے جا چکے ہیں۔ مستقر ضلع میں فنون لطیفہ ودستکاری کا ایک مدرسہ بھی موجود ہے جہاں نجاری، لوہاری اور پارچہ بافی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

امداد باہمی

تحریک امداد باہمی کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں دو مرکزی بینک ہیں ایک تو ناندیڑ میں اور دوسرا دیگلور میں۔ اول الذکر کے اراکین میں ۱۱۶ زرعی اور ۲۵ غیرزرعی انجمنیں شامل ہیں۔ ان انجمنوں کا مصروف سرمایہ علی الترتیب ۱۷۵۹۹۵ روپے ہے۔ دیگلور کے بنک سے ۶۵ زرعی اور ۱۶ غیر زرعی انجمنیں ملحق ہیں۔ ان انجمنوں کے اراکین کی تعداد علی الترتیب ۱۵۲۵ اور ۶۹۵ اور مصروف سرمایہ کی مقدار ۸۳۳۲۸ روپے اور ۲۷۹۶۶ روپے ہے۔ ضلع ہذا کے ۱۱۰۰ مواضعات میں سے ۸۰۰ مواضعات میں غلہ کے گودام قائم ہیں جنمیں ۳۰۰۰۰ من اجناس

وردنی موجود ہیں اور توقع ہے کہ امرداد سنہ ۱۳۵۵ف ٔ اختتام تک اس ضلع کے ہر ایک موضع میں غلہ کا ودام قائم ہو جائے گا ۔

طبی سہولتیں

طبی سہولتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں ۱۱ سرکاری شفاخانہ موجود ہیں در شفاخانہ میں ۶۵ مریضوں کے رہنے کی گنجائش ہے اعون اور ہیضہ کے انسداد کی تدابیر بہت کامیاب ثابت وئی ہیں اور ۵۵۳۷ اشخاص کو مانع چیچک، ۷۸۰۳۱ مخاص کو مانع ہیضہ اور ۱۳۷۵۳ اشخاص کو مانع طاعون کے دئے گئے ۔ ناندیڑ میں طاعون اور سرالا اور مدھول یں ملیریا کا کلی طور پر انسداد کرنے کے لئے اسکیمیں نظور کی گئی ہیں ۔

مسئلہ اغذیہ

صوبہ دار صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا کہ گرچہ جنگ ختم ہوئے تقریباً ایک سال گزر گیا لیکن نگ کے پیدا کردہ حالات اب تک برقرار ہیں ۔ ان حالات یں جن مشکلات کا سامنا ہوا ان میں سب سے اہم غذائی سئلہ ہے ۔ حکومت سرکار عالی نے غذائی صورت حال پر بو پانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی ہیں ۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے اس کی وضاحت فرمائی کہ قیمتوں پر نگرانی اور لیوی کی وصولی کے احکام کیوں جاری کئے گئے نیز یہ کہ لیوی کی ادائی اور ذاتی ضروریات کی تکمیل کے بعد کاشت کار زاید پیداوار کو کھلے بازار میں فروخت کرسکتے ہیں ۔ صوبہ دار صاحب نے اس حقیقت کا بھی اظہار فرمایا کہ حکومت سرکار عالی نے دوراندیشی سے کام لے کر اجناس خوردنی کے وافر ذخیرے قایم کرنے کی جو پالیسی اختیار کی اس کی بدولت یہاں غذائی صورت حال ایسے نازک وقت میں بھی اطمینان بخش ہے جب کہ اشیاء خوردنی کی قلت تمام دنیا میں محسوس کی جارہی ہے ۔

تعلقدار صاحب نے مندوبین کو یہ یقین دلایا کہ حکومت کاشتکاروں کی حقیقی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہر امکانی صورت اختیار کرے گی ۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس اعلی حضرت بندگان عالی و تخت و تاج آصفی سے عقیدت و وفاداری کی قرار داد منظور کرنے کے بعد ختم ہوا ۔

تحریکات

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں مندوبین کی پیش کردہ تحریکات و تجاویز پر غور کیا گیا ۔ یہ تحریکات لیوی کی وصولی ، سڑکوں کی تعمیر ، بس سرویسوں کی توسیع ، ایک انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام ، مدرسہ وسطانیہ کی مدرسہ فوقانیہ میں تبدیلی ، اضلاع کے صدر مقامات میں برق اور صفائی کے انتظامات اور عہدہ داران ضلع کے لئے اسلحہ کی فراہمی سے متعلق تھیں ۔ کانفرنس کا پروگرام ٹاؤن ہال میں عصرانہ کے بعد ختم ہوا ۔

کاروباری حالات کا ماہ واری جائزہ

فروری سنہ ۱۹۴۶ء - فروردی سنہ ۱۳۵۵ ف

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں زر کے بازار میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں گرم بازاری کے آثار نمایاں تھے اور سونے اور چاندی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا۔ سونے اور چاندی کے بیش ترین نرخ علے الترتیب ۱۰۶ سے ۱۱۲ روپیہ فی تولہ اور ۱۶۳ سے ۱۷۰ روپے فیصد تولہ ہوگئے۔ تھوک فروشی کی قیمتیں بھی عام طور پر ترقی پذیر رہیں۔ اور املی اور ارنڈ کی قیمت میں کافی اضافہ ہوگیا۔

زرکاغذی اور سکے

فروری کے مہینے میں زیر گشت سکوں کی جملہ مالیت (۴۸۰۶,۲۵) لاکھ روپے تھی گزشتہ ماہ یہ مالیت (۴۶۹۷,۵۹) لاکھ تھی اور اس طرح (۱۰۸,۶۶) لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۳۹,۴۳) فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۶,۵۴) فیصد کم ہے۔

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷,۰۳ فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا۔ اس کے بر خلاف سابقہ ماہ میں (۹۴,۶۹) فیصد نوٹ گردش میں لائے گئے۔ ۸۱ , ۴ فیصد نئے نوٹ زیر گشت لائے گئے۔

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں کاروبار کرنے والی مشترکہ سرمایہ کی گیارہ کمپنیوں کے واجبات کی مقدار (۱۷۸۲,۹۶) لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار (۱۲۶,۹۹) لاکھ روپے تھی۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۳۰۹,۷۴) لاکھ روپے اور (۳۲,۸۴) لاکھ روپے تھی۔

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ ماہ کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۷۸۹,۸۸) لاکھ روپے اور (۳۰۹,۴۳) لاکھ روپے تھی۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ستائیس بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۲۲۵۴۴۴۷) روپے ہے۔ ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں اور حکومت اور انفرادی طور پر اراکین و دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۳۸۰۷۷۲۸ روپے تھی۔ اور اراکین اور بنکوں اور انجمنوں سے وصول طلب قرضوں کی مقدار ۳۱۸۷۳۶۹ روپے تھی۔ بنکوں میں ۷۶۲۷۳۲ روپے نقد موجود تھے۔

نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں تبدیلی نہیں ہوئی البتہ دالوں اور دیگر اشیائے خوردنی کے اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۱۹ اور ۱۲ اعشاریہ اضافہ ہوا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ کے مقابلے میں جملہ اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۹ اعشاریہ اضافہ ہوا۔

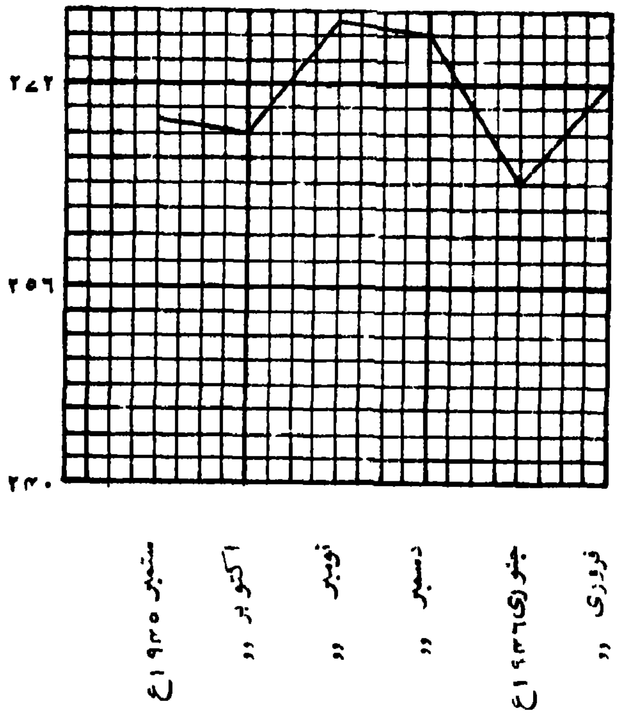
روغندار تخم اور دوسری غیر غذائی اشیاء کے اشاریہ میں علی الترتیب ۲۱ اور ۴ اعشاریہ کا اضافہ ہوا۔ لیکن نباتاتی روغن، خام کپاس، ساختہ کپاس اور چمڑے اور کھال کے بازار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ شکر اور اشیاء تعمیر کے اشاریوں میں علی الترتیب ۱ اور ۱۱ اعشاریہ کی کمی ہوئی۔

اگست سنہ ۱۹۳۹ء کے عام اشاریہ کے حساب سے فروری سنہ ۱۹۴۶ء کا عام اشاریہ ۲۷۲ رہا اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کے عام اشاریہ کے حساب سے فروری سنہ ۱۹۴۶ء کا عام اشاریہ ۲۳۹ تھا۔

مندرجہ ذیل تختہ میں فروری سنہ ۱۹۴۶ء جنوری سنہ ۱۹۴۶ء اور فروری سنہ ۱۹۴۵ء کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		فروری ۴۶ء	جنوری ۴۶ء	فروری ۴۵ء	جنوری ۴۶ء	فروری ۴۵ء
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۵۶	۲۳۷	۲۰۴	+۱۹	+۵۲
شکر	۲	۱۴۲	۱۴۳	۱۲۳	−۱	+۱۹
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۲۵	۲۲۳	۲۱۴	+۱۲	+۲۱
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۴۴	۲۳۵	۲۲۹	+۹	+۱۵
روغن دار تخم	۵	۳۶۴	۳۴۳	۲۳۴	+۲۱	+۱۳۰
نباتاتی تیل	۴	۳۳۷	۳۳۷	۲۵۳	۰۰	+۸۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۰۰	۰۰
ساختہ کپاس	۵	۳۱۱	۳۱۱	۲۹۰	۰۰	+۲۱
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۸۹	۰۰	+۴۳
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۵۰	۲۵۷	+۱۱	−۱۸
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۶۱	۲۶۱	۲۴۸	۰۰	+۱۳
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۰۷	۱۵۸	۲۶۷	+۴	+۶۰
عام اشاریہ	۶۶	۲۷۲	۲۶۴	۲۴۸	+۸	+۲۴

مندرجہ ذیل گراف میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع سے فروری سنہ ۱۹۴۶ع تک نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے :—



نرخ چلر فروشی

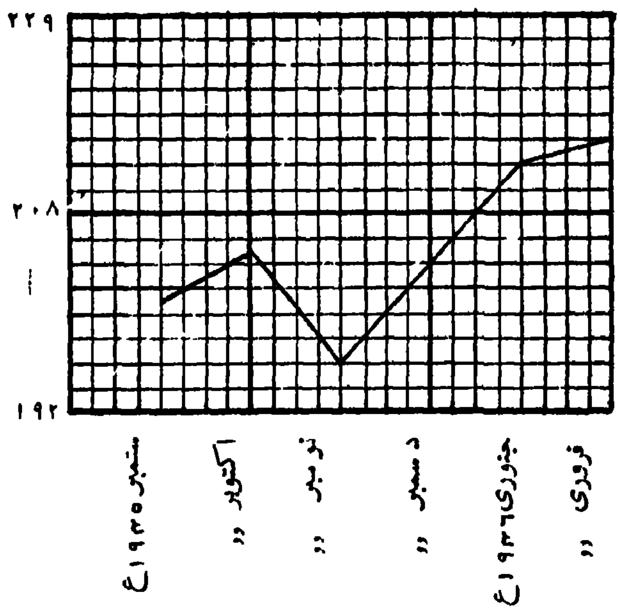
زیر تبصرہ مہینے میں باجرہ ، راگی، مکئی اور تور کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور دھان جوار اور نمک کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ موٹے چاول اور گیہوں کی قیمتیں برقرار ہیں۔

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		فروری ۴٦ع	جنوری ۴٦ع	فروری ۴٦ع	جنوری ۴٦ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۳ - ۲	۲ - ۳	۲۳۰	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۴	۵ - ۷	۳ - ۵	۲۷۱	۲۸۴
گیہوں	۵ - ۷	۲ - ٦	٦ - ۲	۳۰۸	۳۰۸
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۸	۵ - ۵	۱۸۲	۱۸۸

باجرہ	۱۰-۸	۵-۵	۵-۶	۱۹۸	۱۹۵
راگی	۱۱-۵	۳-۶	۷-۱	۱۸۱	۱۶۰
مکئی	۱۰-۱۳	۱۲-۵	۶-۰	۱۸۸	۱۸۰
چنا	۷-۱۰	۵-۳	۳-۵	۲۳۰	۲۳۰
تور	۱۰-۱	۹-۴	۴-۱۳	۲۲۱	۲۰۹
نمک	۸-۱۳	۹-۶	۶-۷	۱۳۴	۱۳۷
عام اشاریہ	..	..	..	۲۱۴	۲۱۲

مندرجہ ذیل گراف میں ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع سے فروری سنہ ۱۹۴۶ع تک مندرجہ بالا اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۰۶ روپے اور ۱۱۲ روپے فی تولہ اور ۱۴۳ روپے اور ۱۷۰ روپے فی صد تولہ تھے۔ گزشتہ سال اسی ماہ میں یہ نرخ ۸۸ روپے ۸ آنے تا ۹۲ روپے فی تولہ اور ۱۴۷ روپے تا ۱۵۲ روپے فی صد تولہ تھے۔

مندرجه ذیل تختے میں ستمبر سنه ۱۹۴۵ع تا فروری سنه ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماه	سونا فی توله		چاندی فی صد توله	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
ستمبر سنه ۴۵ع	۸۵-۰	۹۵-۰	۱۳۷-۰	۱۵۵-۰
اکٹوبر سنه ۴۵ع	۸۹-۰	۹۴-۰	۱۴۲-۰	۱۵۲-۰
نومبر سنه ۴۵ع	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰
ڈسمبر سنه ۴۵ع	۹۵-۰	۹۹-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنه ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۶۴-۰
فروری سنه ۴۵ع	۱۰۶-۰	۱۱۲-۰	۱۶۳-۰	۱۷۰-۰

کلدار شرح مبادله

زیر تبصره مہینے میں سکه کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۸-۶ روپے اور ۱۱۶-۹-۰ روپے اور کم ترین شرحیں ۱۱۶-۶-۶ روپے اور ۱۱۶-۷-۰ روپے تھیں -

مندرجه ذیل تخته میں کلدار شروح مبادله کی صراحت کی گئی ہے :-

برائے ماه	خریدی		فروخت	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
فروری سنه ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۸-۶	۱۱۶-۷-۰	۱۱۶-۹-۰
جنوری سنه ۱۹۴۶ع	۱۱۶-۵-۶	۱۱۶-۶-۶	۱۱۶-۶-۰	۱۱۶-۷-۶
فروری سنه ۱۹۴۵ع	۱۱۶-۴-۰	۱۱۶-۵-۰	۱۱۶-۸-۰	۱۱۶-۸-۰

شیر مارکٹ

فروری سنه ۱۹۴۶ع کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور سربرآورده کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وه درج ذیل ہیں -

تفصیلات	فروری سنه ۱۹۴۶ع	جنوری سنه ۱۹۴۶ع
سرکاری تمسکات	روپیه آنه	روپیه آنه
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲½ فی صد	۱۰۰-۷⅓	۱۰۰-۳
,, ,, ,, ۳½ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۱۲

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۰-۳	۳۰-۳
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیه سکه ع)	۱۵۲-۰	۱۳۱-۸
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۵۱۲-۰	۵۱۲-۰
پارچه جات			
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸۲۰-۰	۸۳۳-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ،، سکه کلدار)	۸۳۵-۰	۸۳۵-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ ،، ،،)	۰۰	۰۰
محبوب شاهی گلبرگه ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۷۲۵-۰	۱۷۲۵-۰
عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ ،، ،،)	۳۰۳-۰	۳۹۳-۹
شکر			
نظام شوگر فیاکٹری، معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۵۹-۲	۹۰-۰
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۴۳-۸	۴۳-۸
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه اداشده ۲۵ روپیه)	۲۱-۰	۲۲-۳
کیمیکلز			
بایو کیمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۸ روپیه)	۵-۱۳	۶-۹ ۳/۴
کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۴۳-۸	۴۱-۰
کیمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۴۰-۰	۴۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۸-۱۲	۱۱۳-۱۲
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵-۰	۱۱۸-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ،، ،،)	۴۹۹-۰	۱۹۰-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ،، ،، ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۸-۰	۲۸-۸
نشنل فوڈ	(۱۰ ،، ،،)	۸-۰	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ،، کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ،، عثمانیه)	۳۳۵-۸	۳۷۲-۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ ،، ،،)	۱۰۳-۰	۱۱۲-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۱۰-۸	۱۱۳-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ،، ،،)	۱۳-۶	۱۷-۱۳
وزیر سلطان	(۱۰ ،، ،،)	۹۵-۰	۹۵-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ،، ،،)	۱۷-۳	۱۷-۱۰
،، قدیم		۱۸-۰	۱۸-۱۲

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی کرنیوں میں ۲۵۴۶۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۳۷۲۰۹ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۰۲۴۷۷ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

شکر - زیر تبصرہ مہینے میں نظام کارخانہ شکر سازی بودھن نے گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال اسی ماہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۴٫۳ اور ۴٫۵ ہزار ہنڈرڈ ویٹ کم شکر تیار کی۔

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیا	اکائیاں	فروری سنہ ۴۶ء	جنوری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۵ء	(+) یا (−) بمقابلہ جنوری سنہ ۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ فروری سنہ ۴۵ء
دیا سلائی	گروس ڈبے	۲۵٫۴	۳۷٫۲	۱۰٫۲	−۱۱٫۸	+۸٫۸
سمنٹ	ٹن	..	۹٫۱	۱۲٫۷	..	..
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۵۱٫۱	۵۵٫۴	۵۵٫۶	−۴٫۳	−۴٫۵

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں ۴۰۳۲ پلہ چاول اور ۱۴۶۹ پلہ گیہوں کی کم اور ۲۱۴۳۵ پلہ جوار کی زائد درآمد ہوئی۔

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیا		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) فروری سنہ ۱۹۴۶ء	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) فروری سنہ ۱۹۴۵ء
گیہوں	..	۱۲۰۲	۴۸۵۶
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۲۳۱۵۱	۳۰۷۱۹
جوار	..	۲۸۶۶۵	۳۵۴
باجرا	..	..	..
راگی	..	..	..
ماش	..	۵۸۳۱	۶۴۹
چنا	..	۳۱۰	۵۹۸۵
گھی (من)	..	۷۶۹	۲۰۱
چائے	..	۳۴۷	۳۶۲
شکر	..	۳۲۴۶	۶۵۸۰

ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی ماہواری درآمد

جنوری سنہ ۱۹۴۶ع اور فروری سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ میں درآمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے ۔(اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیاء		جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	فروری سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	..	۳	۱۸	+۱۵
شکر	..	۲۴	۱۰۱	+۷۷
نمک	..	۷۶۲	۷۰۳	−۵۹
میوہ	..	۹۰۲	۱۰۸۵	+۱۸۳
سپاری	..	۵۱۹	۴۴۸	−۷۱
کپڑا	..	۵۲۹۲	۷۹۳۴	+۲۸۴۲
سوت	..	۱۲۸۴	۱۷۵۸	−۴۷۴
سلک	..	۱۵۶	۱۹۳	+۳۷
بنل	..	۶۵۷	۶۴۷	−۱۰
لوہا	..	۹۲۶	۶۰۰	−۳۲۶
چوبینہ	..	۵۵	۸۳	−۲۸
چاندی	..	۷۵	۶۰	−۱۵
سونا	..	۱۳۷	۱۰۰	−۳۷
حیوانات	..	۲۸۳	۳۰۸	+۲۵
دیگر	..	۱۶۱۰۲	۱۳۳	−۱۵۹۶۹
جملہ	..	۲۷۱۷۷	۲۴۷۱۱	+۲۳۴
جملہ برائے جنوری و فروری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۱۹۹۲۵	۲۲۰۶۶	+۲۱۴۱

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

ممالک محروسہ سے برآمد شدہ بعض منتخب اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے :—

(اعداد ہزار روپے میں)

اشیاء		جنوری سنہ ۱۹۴۶ع	فروری سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	..	۲۹۴۶	۶۴۶۶	−۱۷۲۰
کپاس	..	۷۷۷۸	۹۷۹۳	+۲۰۱۵

السی	..	۱۲۶	۱۷۵	+۴۹
تل	..	۴۶	۷۳۶	+۶۹۰
مونگ پھلی	..	۷۶۳۸	۸۲۶۸	+۶۳۰
تخم ارنڈی	..	۱۹۴	۸۴۱	+۶۴۷
روغنیات	..	۴۱۱۹	۶۲۴۵	+۲۱۲۶
نیل	..	۷	۳	−۴
چوبینہ	..	۱۷۷	۲۰۹	+۳۲
کھال اور چمڑا	..	۱۲۰	۱۲۸	+۸
حیوانات	..	۲۲۲	۳۱۰	+:۲
دیگر	..	۵۸۹۴	۵۲۹۵	−۵۹۹
جملہ	..	۲۹۲۶۷	۳۶۶۶۹	+۷۴۰۲
جملہ برائے جنوری و فروری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۲۹۴۷۸	۲۹۹۰۶	+۴۲۸

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۲ - ۴۳ روپے اور ۴ - ۶۴ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۱۲ روپے اور ۱۳۶ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے سے ۷۰ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۱۸ روپے سے ۱۰۴ روپے تک رہیں۔

کپاس کی برآمد

ذیل کے نقشہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		فروری سنہ ۴۶ع	فروری سنہ ۴۵ع	فروری ۴۶ع	فروری سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۶۲۹۴۳	۶۲۴۵۷	۱۲۷۷۸	۴۱۰۷
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۲۲۵۴	۶۹۸	۹۴۲۶	۱۳۷۱۱۲
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	۱۸۳	۱۳۱۹
جملہ	..	۵۵۱۹۷	۶۳۱۵۵	۲۲۳۸۷	۱۹۱۳۸
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۳۳۱۱۸	۳۷۸۹۰	۱۲۴۳۲	۱۱۴۸۴

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں (۲۸) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ میں علی الترتیب (۵۲) ہزار اور (۶۴) ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیدا وار (۴۱,۷۵) لاکھ گز رہی - اس کے برعکس جنو ری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۵۷,۴۰) لاکھ گز اور فرو ری سنہ ۱۹۴۵ء میں (۳۶,۴۸) لاکھ گز پیدا و ار تھی -

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار ۱۴,۲۴ لاکھ پونڈ تھی - اس کے برعکس جنوری سنہ ۱۹۴۶ء او ر فرو ری سنہ ۴۵ء میں علی الترتیب (۱۹,۶۴) لاکھ پونڈ اور (۱۰,۷۷) لاکھ پونڈ مجموعی پیداو ار تھی -

مندرجہ ذیل تختہ میں فرو ری و جنوری سنہ ۱۹۴۶ء اور سنہ ۱۹۴۵ء کے لئے کپڑے اور سوت کے اعد اد (ھزاروں میں) بتائے گئے ھیں -

اشیاء	جنو ر ی ۴۶ء	فر و ری ۴۶ء	فر و ز ی ۴۵ء	(–) یا (–) بمقابلہ	
				جنو ری ۴۶ء	فروری ۴۵ء
کپڑا (گز)	۵۷۴۰,۱	۴۱۷۵,۰	۳۶۴۸,۷	−۶۱۵۵۴,۶	+ ۵۲۶,۸
سوت پونڈ	۱۹۶۴,۴	۱۴۲۴,۶	۱۰۹۷,۳	−۲۳۹,۸	−۱۲۷,۳

گرنیوں میں صرفہ

فرو ری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۲۳,۲۸) لاکھ پونڈ کپاس صرف ھوئی - اس کے مقابلہ میں جنو ری سنہ ۱۹۴۶ء اور فروری سنہ ۱۹۴۵ء میں علی الترتیب (۲۳,۹۳) لاکھ پونڈ اور (۱۹,۱۳) لاکھ پونڈ کپاس کا صرفہ ھوا -

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ھزاروں میں) درج ھیں :-

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بدوران			(–) یا (+) بمقابلہ	
		جنوری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۵ء	جنوری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۵ء
پریس کی ھوئی	..	۲۰۷۱,۶	۲۰۵۴,۱	۱۷۴۰,۳	−۱۷,۵	−۳۱۳,۸
بلا پریس کئے	..	۳۲۱,۶	۲۷۴,۲	۱۷۲۰,۷	−۴۷,۴	+ ۳۱۳,۰
جملہ	..	۲۳۹۳,۲	۲۳۲۸,۳	۱۹۱۳,۰	−۶۴,۹	+۴۱۵,۳

حمل و نقل - ریلوے

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تخمیناً (۴۲,۰۵) لاکھ روپے رھی - اس کے برخلاف یہ آمدنی جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۴۳,۴۳) لاکھ روپے اور فروری سنہ ۱۹۴۵ء میں (۳۷,۷۶) لاکھ روپے تھی - ریلوے کے ذریعہ اشیاء کی حمل ونقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار (۲۳,۰۹) لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ (۲۴,۹۰) لاکھ روپے اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں (۲۰,۰۰) لاکھ روپے آمدنی ھوئی - فروری سنہ ۱۹۴۶ء میں (۱۰,۷۸) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعہ سفر کیا - اس طرح سفر کرنے والوں کی تعداد گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۰,۴۸) لاکھ کم او ر فروری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۰,۹۰) لاکھ زیادہ رھی -

شارعی حمل و نقل

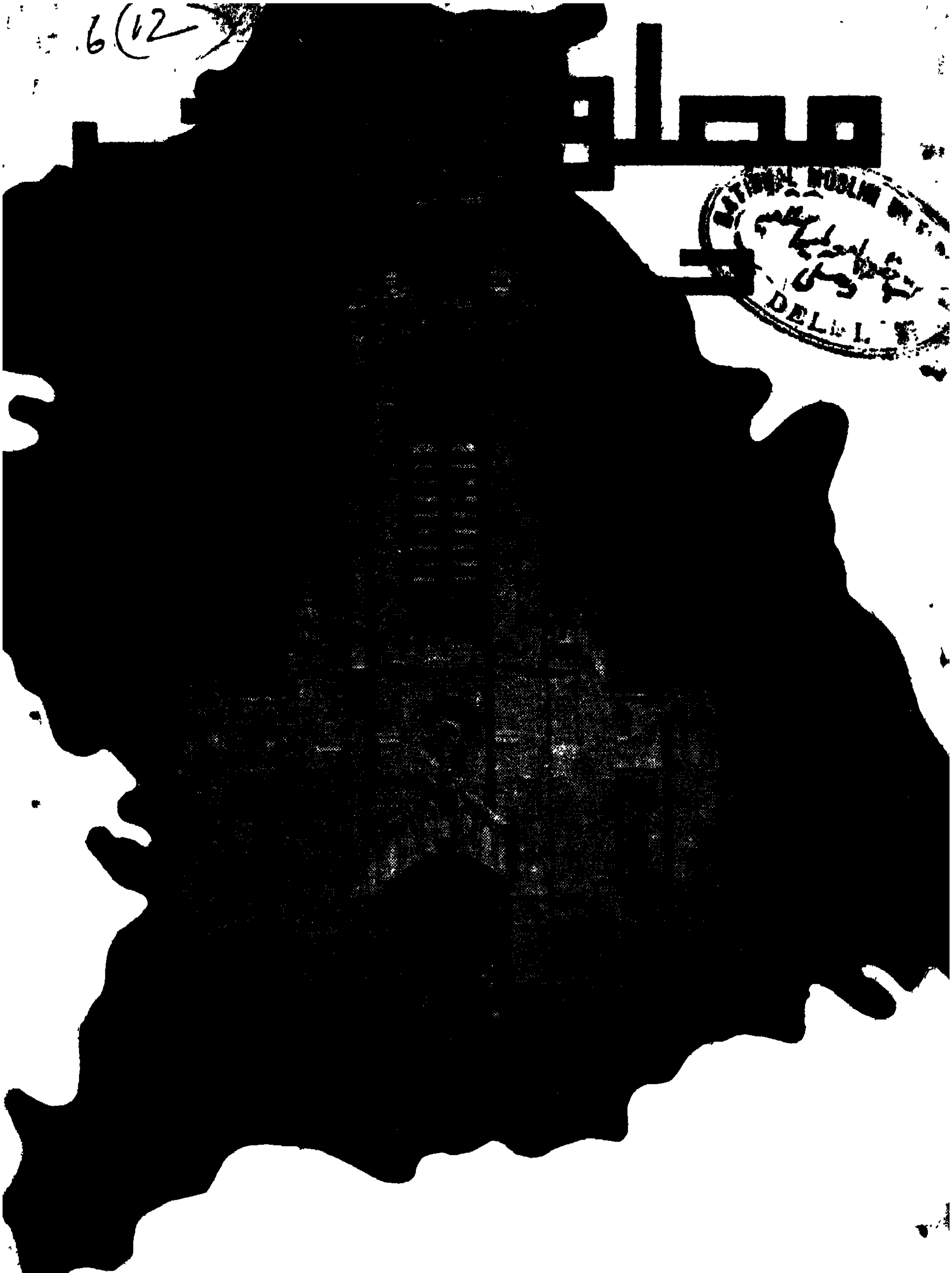
فروری سنہ ۱۹۴۶ء میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ (۷٫۸۰) لاکھ آمدنی ہوئی جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں آمدنی کی مقدار (۸٫۴۰) لاکھ روپے اور فروری سنہ ۱۹۴۵ء میں (۷٫۲۹) لاکھ روپے تھی ۔ سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد (۱۶٫۴۶) لاکھ رہی جو جنوری سنہ ۱۹۴۶ء کے مقابلہ میں (۱٫۳۸) لاکھ کم اور فروری سنہ ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں (۱٫۳۸) لاکھ زیادہ ہے ۔

ماہانہ آمدنی و خرچ

ذیل کے تختہ میں جنوری اور فروری سنہ ۱۹۴۶ء میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں ۔ (اعداد ہزاروں میں)

مدات	آمدنی		خرچ	
	جنوری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۶ء	جنوری سنہ ۴۶ء	فروری سنہ ۴۶ء
مالگزاری ..	۱۷۲۵۵	۳۲۳۰	۱۳۶۲	۵۶۴
جنگلات ..	۷۳۶	۵۷۹	۷۶	۱۰۲
کروڑگیری ..	۲۸۸۳	۳۲۶۱	۱۶۹	۱۷۹
آبکاری ..	۵۲۰۷	۵۹۶۴	۲۵۵	۷۶۵
اسٹامپ اور رجسٹریشن ..	۳۵۹	۳۸۳	۲۷	۳۰
قرضہ ..	۳۰۰۷	۱۱۲۵	۱۲۶	۶۶۲
سکہ ..	۴۴	۱	۱۳۷	۳۳
ٹپہ ..	۲۰۸	۲۲۰	۱۵۵	۱۱۳
غیرفوجی نظم و نسق ..	۵	۶	۴۳۶	۴۲۳
پولیس ..	۳	۳	۸۰۰	۶۰۹
تعلیمات ..	۱۸۵	۸۵	۹۲۴	۱۱۹۸
طبابت ..	۱	۱۶	۲۹۶	۶۴۶
زراعت ..	۷	۱۲	۱۱۳	۱۲۴
بلدیہ و صحت عامہ ..	۷	۲	۱۵۰	۱۱۱
عمارات ..	۹	۹	۵۳۷	۶۴۰
آبپاشی ..	۳۹	۴۴	۶۶	۱۳۲
ریلوے ..	..	۹۱۴۶	۱	۹۸
متفرق ..	۳۹	۱۴۷	۶	۵

معلومات



جلد ٦ .... شمارہ ۱۲
آبان سنہ ۱۳۵۵ف - سپٹمبر سنہ ۱۹۴۶ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ حیدرآباد کا شاندار مستقبل

فہرست مضامین

آبان سنہ ۱۳۵۵ف — سپٹمبر سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
حیدرآباد کا شاندار مستقبل	۳
ترمیمہ دستوری اصلاحات کی چند خصوصیات	۹
ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ	۱۳
حیدرآباد میں آبادی کی نقل وحرکت اور تقسیم	۲۰
نئے صدر اعظم بہادر	۲۵
”نیا دستور ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے پہونچائیگا“ - ..	۲۸
نواب سعید الملک بہادر کی سبکدوشی	۳۰
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۳۲

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق

میدک کا گرجا

معلومات حیدرآباد

جلد ٦ | آبان سنه ١٣٥٥ ف - سپٹمبر سنه ١٩٤٦ ع | شمارہ ١٢

احوال واخبار

عقل سے اپیل - اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حال ہی میں حکومت سرکارعالی کی طرف سے اعلان کردہ دستوری اصلاحات کی مرسمه اسکیم سنه ١٩٣٩ع کی اسکیم کے مقابله میں ترقی کی جانب ایک نمایاں اقدام ہے - اسی طرح یہ واقعہ بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ اصل اسکیم میں جو ترمیمات کی گئی ہیں وہ حکومت کی اس سچی اور حقیقی خواہش کی آئینہ دار ہیں کہ ریاست کے نئے دستور کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول بنایا جائے - اس خواہش کا اظہار تمام طبقوں اور فرقوں کے افراد کے نام اعلی حضرت بندگان عالی اور ارباب حکومت کی اس اپیل سے ہوتا ہے کہ دستور کو چلانے میں تعاون کیا جائے -

ہم ان لوگوں سے بحث کرنا نہیں چاہتے جو صحیح یا غلط طریقہ پر یہ سمجھتے ہیں کہ مرسمه اسکیم آبادی کے بعض شور مانے والی جماعتوں کے عزائم کو پورا نہیں کرتی اور نہ ہی ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ تمام نقائص یا کمزوریوں سے مبرا ہے - انسانوں کا بنایا ہوا کوئی ادارہ بھی مکمل ہونے کا دعوی نہیں کرسکتا - لیکن ہمارا یہ ادعا ہے کہ یہ اسکیم ریاست کی آبادی کے دو اہم اجزا یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کے مختلف بلکہ متضاد مطالبوں کے درمیان مفاہمت کے لئے ایک مخلصانہ کوشش ہے - اس اسکیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مختلف مفادات اور فرقوں کے درمیان انصاف کیا جائے اور ان کے متضاد مطالبوں کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ بنایا جائے - واضح ہو کہ مزید ترقی کا دروازہ بھی بند نہیں کیا گیا ہے - ہمارے شاہ ذیجاہ کے جاری فرمائے ہوئے دستاویز ہدایات میں حکومت کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ مقننہ کی خواہشات کے ساتھ مطابقت پذیری اور جواب آمادگی کا جذبہ پیدا کرے - اس کے علاوہ خود آئین مجلس مقننہ میں ایک اہم دفعہ شریک ہے جس کے تحت اعلی حضرت بندگان عالی کے اس اختیار میں کوئی امر مانع نہ ہوگا کسی معاملہ میں مجلس سے مشورہ فرمائیں چاہے وہ معاملہ مجلس کے دائرہ اختیار میں شامل ہو یا نہ ہو - اس دفعہ کی تہ میں جو ارادہ کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ مجلس سے ان اصولوں کے بارے میں مشورہ کیا جائے جن پر موجودہ دستور کے کافی تجربہ کے بعد مزید دستوری ترقی ہونی چاہئے -

آزمائش کا وقت آگیا ہے - حیدرآباد میں تاریخ کا ایک نیا باب لکھا جارہا ہے - ہمیں جو راستہ چلنا چاہئے اس کی صاف طور پر نشاندہی کردی گئی ہے - اب یہ ہمارا کام ہے کہ آیا ہم تعمیری جدوجہد کی راہ اختیار کریں یا تنگ اور اندھی گلی کا رخ کریں - دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نئے دستور کو بے سوچے سمجھے مسترد کرنے سے احتراز کریں - عدم تعاون کی بنجر حکمت عملی پر کاربند ہونے کا تصفیہ کرنے سے پہلے ہمیں چاہئے کہ اس دستور کو آزمایش کا موقع دیں - مصالحت کے جذبہ اور ” زندہ رہو اور زندہ رہنے دو “ کی حکمت عملی کو اختیار کرنا ریاست کے تمام سچے بہی خواہوں کا اولین فریضہ ہے - ہمیں قوی امید ہے کہ اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ

ہونے میں جو باشندگان حیدرآباد پر عاید ہوتی ہے ہم میں سے کوئی بھی ہمت نہ ہارے گا اور نہ ہی ہمارے قدم ڈگمگائیں گے۔

اس لئے ہم تمام طبقوں سے پھر ایک مرتبہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ معقول پسندی کی عملی مثال قائم کریں اور ہر گھر کو زیادہ مسرت اور خوشحالی بخشنے کے لئے مشترکہ جدوجہد میں کندھے سے کندھا ملاکر کام کریں۔ یہ مقصد نئے دستور کو چلاکر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے جو اس غرض سے وضع کیا گیا ہے کہ ریاست کے مختلف مفادات اور اس کے نظم و نسق کے درمیان باہمی خیرسگالی اور جذبہ مصالحت کے ساتھ قریب تر اشتراک پیدا کیا جائے۔

* * * *

جنگی سپاہیوں کی واپسی - ہزہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی نے ۹ ہزار سے زیادہ سپاہیوں اور عہدہ داروں کا، جو بیرون ریاست جنگی خدمت انجام دیکر واپس ہوے ہیں، معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر شہزادہ مکرم جاہ بہادر اور شہزادہ مفخم جاہ بہادر کی موجودگی سے ایک خاص دلکشی پیدا ہوگئی تھی۔ دونوں کمسن شہزادوں نے اس تقریب کی کارروائیوں میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ شہزادہ برار نے افسروں اور سپاہیوں کو جس آزادانہ اور بے تکلفانہ انداز میں شرف تکلم بخشا اس کی وجہ سے ان کی جھجک جاتی رہی اور یہ تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔

فوجی دستوں کی وسیع صفوں کے معائنہ کے بعد ہزہائی نس نے انہیں مخاطب فرمایا اور مختلف دستوں کو ان کی جنگی خدمات کے لئے مبارک باد دی۔ اون سپاہیوں کے عظیم الشان کارناموں کا ذکر فرماتے ہوئے جنہیں ملایا بھیجا گیا تھا شہزادہ ممدوح الشان نے اس امر پر اظہار مسرت وطمانیت فرمایا کہ جب حیدرآبادی یونٹ کو انتہائی مخالف حالات میں ہتیار ڈالدینے پڑے تو ایک حیدرآبادی سپاہی بھی جاپانیوں کے ساتھ نہیں جا ملا۔ ہزہائی نس نے حاضرین کو اون سپاہیوں کی یاد دلائی جو اپنے وطن واپس نہیں ہوئے اور فرمایا کہ حکومت ان کے اہل وعیال کی حفاظت اور فلاح وبہبود کو اپنا فرض تصور کرتی ہے۔

ہزہائی نس سپہ سالار اعظم نے اپنے سپاہیوں کی ان مہتم بالشان خدمات اور ملک و مالک کے ساتھ ان کی غیر متزلزل وفاداری کو سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ اعلی حضرت بندگان عالی ان کی آیندہ فلاح وبہبود سے متعلق امور میں بہ نفس نفیس دلچسپی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

* * * * *

تحقیقاتی کام کی حوصلہ افزائی - جامعہ عثمانیہ کے ارباب مقتدر قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے سائینس اور ریاضی کے بعض شعبوں میں تحقیقات کے لئے سہولتیں مہیا کی ہیں۔

عصرحاضر میں تحقیقات بالخصوص سائنٹفک تحقیقات کی اہمیت پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے۔ جدید طریقہ جنگ کی پیچیدگیوں نے اس کی اہمیت کو اور بڑھا دیا ہے۔ صنعتی اور سائنٹفک تحقیقات کی مجلس کی تشکیل کے بعد حکومت سرکارعالی نے جامعہ عثمانیہ میں ایک ادارہ تحقیقات کے قیام کی منظوری دی ہے تاکہ اساتذہ اور طلبا دونوں میں تحقیقاتی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ اقدام نتیجہ ہے اس تحریک کا جو سائنس اور ریاضی کے مختلف شعبوں میں تحقیقات کی توسیع اور تنظیم جدید کے لئے جامعہ کی طرف سے کی گئی تھی۔ حکومت کی منظور کردہ اسکیم کی رو سے فلکیات، نظری عملی و ریاضیاتی طبعیا، کیمیا ارضیات اورحیاتیات جیسے مضامین پر تحقیقاتی کام شروع کیاجائے گا۔ رفتہ رفتہ اس اسکیم میں سائنس کے مزید مضامین شامل کئے جائیں گے۔

اس مقصد کی پیش رفت میں ایم اے اور ایم ایس سی کے تحقیقاتی کام کرنے والے طلبا کی رہنمائی کے لئے ایسے اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی جو اپنے متعلقہ تحقیقاتی شعبوں میں مہارت رکھتے ہوں۔ وہ اپنی صلاحیتیں زیادہ تر سائنٹفک تحقیقات اور طلبا کی رہبری کے لئے استعمال کرینگے۔ اس کے علاوہ اساتذہ تحقیقات کرنے والے طالب علموں

کو ان مضامین میں درس دیں گے جن کے لئے وہ خاص طور پر اہل ہیں ۔

اس اسکیم کو جزوی طور پر روبہ عمل لایا جاچکا ہے ۔ اس کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ ممتاز بیرونی سائنسدانوں اور دیگر مضامین کے ماہرین کو مختصر سی مدت کے لئے " مہمان پروفیسروں ،، کی حیثیت سے مدعو کیا جائے گا ۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر مشہور و معروف سائنسداں سر سی ۔ وی ۔ رامن کو تین ماہ کے لئے بلایا گیا تھا ۔ یہ تجربہ نہایت کامیاب ثابت ہوا کیونکہ اس کی بدولت طلبہ میں اور سائنٹفک مطالعہ سے دلچسپی رکھنے والے دیگر اشخاص میں سائنٹفک تحقیقات کا ذوق پیدا کرنے میں بڑی مدد ملی ۔ تحقیقاتی اسکیم شروع میں ریاضی اور سائنس کے لئے منظور کی گئی تھی ۔ لیکن اب اس میں طب اور انجینیری جیسے مضامین کو بھی شامل کیا جارہا ہے ۔

اس سمت میں جو دوسرا قدم اٹھایا جانے والا ہے وہ ایک تحقیقاتی بورڈ کا قیام ہے جو اس بات کا تعین کرے گا کہ تحقیقات کن مضامین میں کی جانی چاہئے ۔ نیز مختلف شعبوں کے تحقیقاتی نتائج میں زیادہ سے زیادہ ربط پیدا کرنا اور اساتذہ اور طلباء دونوں کے لئے تحقیقاتی کام کی سہولتیں بہم پہونچانا بھی اسی بورڈ کے ذمہ ہوگا ۔

اس اسکیم کے تحت متعدد وظائف تعلیمی اور فیلوشپ منظور کئے گئے ہیں تاکہ طلباء کو تحقیقاتی کام کی ترغیب دی جائے ۔ اس کے علاوہ طلباء کے تیار کئے ہوئے مقالوں کی اشاعت کے لئے مالی امداد کا انتظام کرنا بھی پیش نظر ہے ۔

صنعتی تحقیقات ۔ حیدرآباد کا صنعتی اور تجارتی وفد ، جو کارخانہ داروں سے روابط پیدا کرنے اور ایسی مشینیں خریدنے کے لئے جو حیدرآباد کے صنعتی اور دیگر منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لئے درکار ہیں انگلستان گیا ہوا ہے ، نہایت مصروف دن گزار رہا ہے ۔ لندن پہونچتے ہی آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر کی قیادت میں وفد کے اراکین نے لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند ، سر اسٹافورڈ کرپس صدر مجلس تجارت ، اور سر سیموئیل رنگا ناتھن ہندوستان کے اعلی کمشنر سے سرکاری طور پر ملاقات کی ۔ مشینوں کی خریدی کے سلسلہ میں وفد نے کئی اہم صنعتی اداروں کا بھی معائنہ کیا ۔

اعلی کمشنر کی جانب سے حیدرآبادی وفد کے اعزاز میں انڈیا ہاوز میں ایک جلسہ استقبالیہ بھی ترتیب دیا گیا تھا ۔ اس تقریب میں پارلیان کے اراکین ، اعلی عہدہ داروں ، صنعت کاروں اور متعدد بیرونی ممالک کے سفارتی نمایندوں نے شرکت کی ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تقریب دفتر ہندکی جانب سے منعقدکی ہوئی سب سے بڑی تقاریب میں سے تھی ۔ اس کی وجہ سے اراکین وفدکو روابط پیدا کرنے کا بہترین موقع ملا جس سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا ۔ اس وفدکو قصر بکنگھم میں ایک شاہی گارڈن پارٹی میں شرکت کی عزت بھی حاصل ہوئی ۔

حیدر آباد کا شاندار مستقبل

کامیابی کا دار و مدار جماعتی اختلاف کے خاتمہ پر ہے

باشندگان حیدرآباد سے نئے صدر اعظم بہادر کی پر زور اپیل

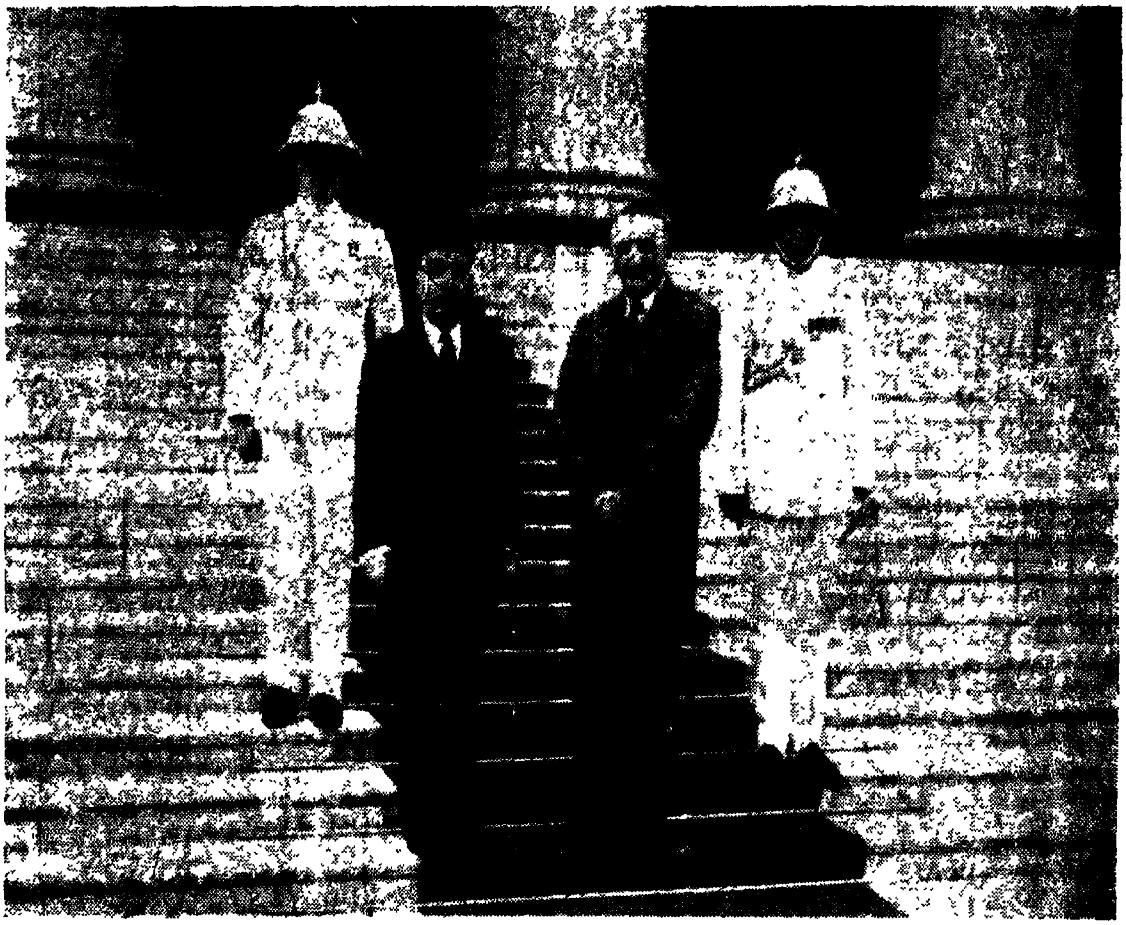
ہز ، کسلنسی سرمرزا محمد اسمعیل نے گذشتہ ماہ باب حکومت کی صدارت عظمی کا جائزہ حاصل کرنے کے بعد باشندگان حیدرآباد کے نام ایك پیام نشر فرمایا جس میں آپ نے اس ریاست کے لئے ایك شاندار اور با عظمت مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ ،، نظم و نسق کے صدر کی حیثیت سے میری پیهم کوشش یہ ہوگی کہ ملك کی ترقی کے اس مقصد کو جو ہمارے لئے ہمارے بادشاہ نے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا جائے ،،۔ آپ نے تمام حیدرآبادیوں سے پر زور اپیل کی کہ وہ جماعتی اختلافات کو ختم کردیں اور ،، باہمی اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ کام کریں ،، تا کہ ،، ہم حیدرآباد کے لئے اس مادی اور اخلاقی عظمت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جس کا حیدرآباد بلاشبہ مستحق ہے ،،۔

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کی نشری تقریر کا پورا متن درج ذیل ہے۔

،، باب حکومت کے منصب صدارت کا جائزہ لینے کے بعد آپ کو مخاطب کرنا میرا ایک تشکر آمیز فرض ہے۔ بیس سال سے زیادہ زمانہ منقضی ہوا ہے جب مجھے پہلی دفعہ اعلی حضرت بندگان عالی کی خدمت میں باریاب ہونے کی عزت حاصل ہوئی تھی ۔ اس کے بعد تو بارہا مجھے باریابی کے مواقع حاصل ہوئے ۔ یہ نتیجہ ہے میرے اس گہرے احساس احترام کا اور اگر نامناسب نہ ہو تو میں یہ کہنے کی جرات کروں کہ یہ تقاضا تھا ذات شاہانہ سے میری عقیدت و محبت کا کہ میں ایسے زمانہ میں حضرت بندگان عالی کی خدمت گزاری کے لئے حاضر ہوا ہوں جو ہمارے ملك کی تاریخ میں ایک بہت مشکل زمانہ ہے ۔ مگر مجھے آنے والے زمانہ کے متعلق کوئی تشویش نہیں ہے اس لئے کہ مجھے یہ فخر حاصل ہوگا کہ ایک ایسے بیدار مغز تاجدار میری رہنمائی اور ہمت افزائی فرمائینگے جو اپنی حکمت عملی اور فیصلوں پر مستحکم ارادے کے ساتھ عمل فرماتے ہیں ۔ اعلی حضرت اقدس نے از راہ شفقت مجھے بغیر کسی استثناء کے اپنے پورے پورے اعتماد سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس حقیقت پر زور دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حیدر اباد اپنی داخلی حکومت کا خود کفیل ہے ۔ لہٰذا اس مملکت کے کسی وفادار شہری کی وفاداریاں منقسم نہیں ہو سکیں ۔

اعلیٰ حضرت کا بلند نصب العین

،،اعلی حضرت بندگان عالی کے مطمح نظر کا عکس میرے ضمیر میں روشن ہے میں جانتا ہوں کہ حضرت اقدس و اعلی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اون کی حکومت سرگرمی کے ساتھ اہل ملك کی رفاقت اور تائید حاصل کرکے ان کے مفادات کے لئے کام کرے اور مملکت کو خوشحالی



هز اکسلنسی صدر اعظم بهادر حیدرآباد رزیڈنسی میں 'ادریبل رزیڈنٹ سے سرکاری طور پر ملاقات فرما رہے ہیں۔
(فوٹو راجہ دین دیال)

روشن خیالی اور آسودگی کے راستہ پر آگے بڑھائے ۔ نظم ونسق کے صدر کی حیثیت سے میری پیہم کوشش یہ ہوگی کہ ملک کی ترقی کے اوس مقصد کو جو ہمارے لئے ہمارے بادشاہ نے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا جائے ۔ ہماری کوششوں کو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی اگر ہم سب — یعنی حکومت اور اہل ملک کے مختلف فرقے اور مفادات — سچے دل سے متحد ہوکر باہمی اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ کام کریں ۔

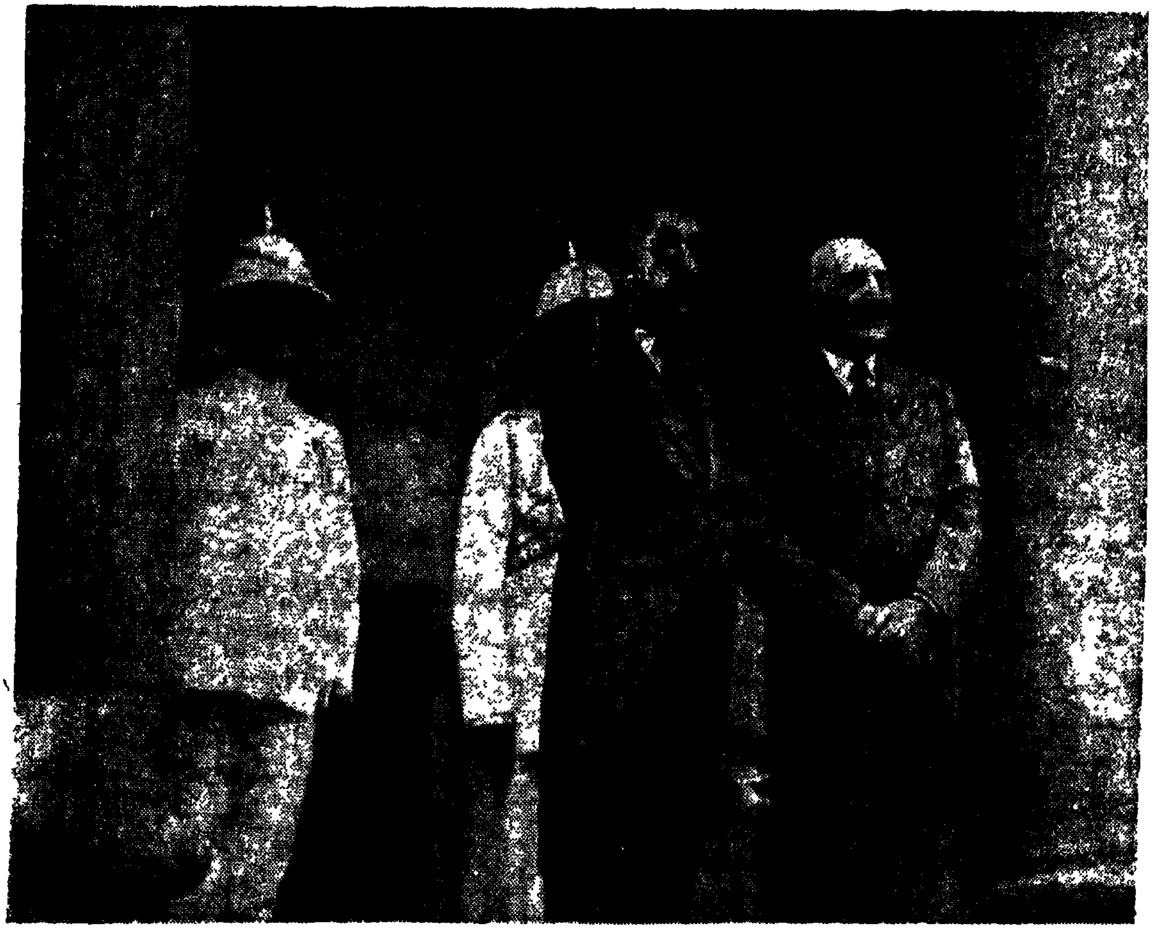
عقل کا راستہ

" افسوس ہے کہ حیدرآباد میں بھی، جسطرح کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں ، مختلف جماعتوں کے درمیان اشتباہ اور تخالف بہت زیادہ ہے ۔ اگر ہم واقعی یہ چاہتے ہیں کہ مملکت سماجی اور سیاسی حیثیت سے ترقی کرے تو ہم پر لازم ہوگا کہ ہم اپنے مقصد میں متحد ہوں اور ہر قسم کے اختلافات سے قطع نظر کرلیں ۔ جماعتی تصادم نہ صرف مملکت کے اجتماعی مفاد کے لئے حد درجہ مضر ہے بلکہ اس حقیقت کو بھی بہت کم محسوس کیا جاتا ہے کہ یہ جماعتی تصادم مملکت کے اندر ہر فریق اور فرد کے لئے نقصان رساں ہوتا ہے ۔ ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح جوئی اور رعایت کا مسلک بمقابلہ تخالف وتصادم کم دلچسپ اور جذبات کو بہت کم متحرک کرنے والا ہوا کرتا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ کسی جماعت کے لئے

ڑا کرنا عام مفاد کی خاطر صبر کے ساتھ غور و فکر
بحث و تمحیص سے زیادہ آسان ہوتا ہے ۔ لیکن ہمارے
ہ کے صداقت شعار محبان وطن اور خود دار شہریوں
نے صبر اور عقل ہی کا راستہ صحیح اور مفید راستہ
سکتا ہے ۔ ممکن ہے کہ حیدرآباد میں اور فی الحقیقت تمام
وستان کے کسی گوشہ میں کوئی ایک بھی جماعت ایسی
ہو جو دوسروں کو مضرت پہنچائے بغیر وہ سب کچھ
ل کرسکے جو وہ چاہتی ہے یا جسکے متعلق وہ یہ
بھتی ہے کہ وہ اس کا جائز حق ہے ۔ لیکن اگر آپ
رآباد میں دادوستد اور معقول سمجھوتہ کی حقیقی روح
پیدا کرسکیں تو یہ مثال نہ صرف دوسروں کے لئے سبق آموز
ہوگی بلکہ حیدرآباد کے لئے بھی وہ خوشحالی و امن کی پوری
ضمانت ہوسکیگی ۔

معاشی امکانات

"اگر فضا سازگار ہو جائے تو ہمارے مسائل میں سے کوئی مسئلہ بھی ہمیں عاجز نہیں کرسکتا اسلئے کہ اس مملکت کے مادی وسائل اور انسانی صلاحیتوں اور کردار و قوت عمل کا سرمایہ بھی ہمارا معاون ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کاموں کا تصور کرنا جو آج ہمارے سامنے ہیں اور ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں بصیرت افروز ہے ۔



هز اکسلنسی صدر اعظم بہادر حیدرآباد رزیڈنسی میں گارڈ آف آنر کی سلامی لے رہے ہیں ۔

(فوٹو راجہ دین دیال)



آنریبل رزیڈنٹ شاہ منزل میں ہز اکسلنسی صدراعظم بہادر
سے باز دید کی ملاقات فرما رہے ہیں
(فوٹو راجہ دین دیال)

ذرا تصور کیجئے اون معاشی امکانات کا جو ہمارے سامنے ہیں اور جن سے ہم فائدہ اٹھاسکتے ہیں بشرطیکہ یہ ملک جو صنعتی حیثیت سے ابھی بہت کم منظم ہوا ہے پوری طرح ارادہ کرلے کہ وہ اپنے غیر محدود صنعتی وسائل کو استعمال کریگا۔ پیشوں کی ترقی بلا شبہ بیروز گاری کو رفع کرسکتی ہے بلکہ جتنے تعلیم یافتہ نوجوان ہم اب پیدا کرسکتے ہیں آن سے زیادہ کی ہمیں ضرورت ہوگی۔

جس طرح شہر کے محنت کرنے والوں کے لئے اسی طرح کسانوں کے لئے بھی آسائش اور اطمینان کا بلند تر معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم عامہ کو تیزی کے ساتھ اور صحیح سمت میں آگے بڑھانا ہے۔ شہر اور گاؤں دونوں کو رہائش کے لئے زیادہ صحت بخش اور آرام دہ بنانا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ لوگوں کے اندر پبلک کاموں کے اداروں میں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے بغیر کسی صلہ

یا تحسین کی توقع کے خدمت کرنے کی صلاحیت اورخواہش پیدا ہو ۔ بے غرضانہ خدمت کی سچی روایات ہر ملک کو نیک نامی اور شہرت عطا کیا کرتی ہیں ۔ یہ تمام مسایل محتاط اور گہری توجہ کے متقاضی ہیں اور انہیں یہ توجہ حاصل ہوگی ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان شاندار امکانات کے زمانہ کی ذمہ داریوں میں حصہ لینا بجائے خود ایک قابل فخر کام ہے ۔

شخصی نوعیت کے الفاظ

"کیا اب میں کسی قدر زیادہ شخصی نوعیت کے چند الفاظ بھی آپ سے کہوں ؟ میں جانتا ہوں کہ میں اس معنے میں اپنے کو " ملکی " نہیں کہہ سکتا جو معنے اس اصطلاح کے حیدرآباد میں سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حیدرآباد کی محبت نہ صرف میرے دل میں ہے بلکہ میں حیدرآباد میں اجنبی نہیں ہوں اور نہ حیدرآباد میرے لئے نیا ہے ۔ کم و بیش (۲۰) سال تک میں حیدرآباد سے بہت قریب رہا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اسکے بہت سے مسائل سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ جب وہ وقت آئیگا میں اپنے عہد کے فرائض سے سبکدوش ہونے لگوں تو آپ یہ کہہ سکینگے کہ حیدرآباد اور اس کے تاجدار کی خدمت کرنے میں میں اتنا ہی مخلص اور آمادہ کار اور وطن پرست تھا جتنا کہ کوئی "ملکی" ہوسکتا ۔ ان اصحاب سے جوانشاء اللہ آئندہ میرے دوست بننے والے ہیں (گو کہ اس وقت وہ میری طرف زیادہ مایل نہ ہوں) میں یہ درخواست کرونگا کہ ذرا انتظار کیجئے ، میری کوششوں کا مطالعہ کیجئے اور ہر ممکنہ طریقہ سے میری مدد کیجئے اور اسکے بعد میرے متعلق کوئی رائے قائم کیجئے ۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ میں نہ تو کانگریسی ہوں نہ لیگی ۔ میں کسی فرقہ ، جماعت یا لیڈر کے ساتھ وابستہ نہیں ہوں ۔ اسکے معنی یہ بھی ہیں کہ میں کسی جماعت یا لیڈر کا مخالف نہیں ۔ میں کسی فرقہ یا قوم کا بھی مخالف نہیں ۔ میں ہر فرقہ اور جماعت کا حامی ہوں ۔ البتہ خوش قسمتی سے یہ استثناء ضرور ہے کہ میں خود اپنا جنبہ دار نہیں ہوں اس لئے کہ حیدرآباد آنے میں میرے پیش نظر کوئی قابل قیاس ذاتی غرض نہیں ۔ میں صرف اسلئے آیا ہوں کہ اس عظیم الشان مملکت کے بہترین مفادات کی ترقی کی کوشش کروں اور اس کی جو بہترین خدمت کرسکتا ہوں وہ انجام دوں ۔

شاندار مستقبل

" حیدرآباد بہت بڑا شہر ہے ۔ اعلیٰ ترین تصور کے تحت اوس میں اور بھی زیادہ بڑا شہر بننے کی صلاحیت موجود ہے ۔ وہ مشرقی تہذیب و تمدن اور علمی اور ذہنی مصروفیات کا شاندار مرکز بن سکتا ہے اور وہ اس ملک میں جو دوامی نا اتفاقیوں کاشکار رہتا ہے فرقہ واری اتحاد کا بھی بخوبی ایک شاندار مرکز بن سکتا ہے ۔ یہ مملکت اپنے اندر بہت وسیع امکانات رکھتی ہے ۔ وہ اس قابل ہے کہ هندوستان کے مستقبل میں ایک طاقتور عنصر بن جائے اور اوسکی تعمیر میں بہت بڑا حصہ لے سکے ۔ اس ملک کا مستقبل جو فی الحقیقت ایک سلطنت ہے مجھے تو بہت شاندار اور طاقتور نظر آتا ہے ۔ لیکن یہ عظمت محض مانگنے سے نہیں ملا کرتی ۔ صاف صاف کہتا ہوں کہ ایسے مستقبل کے لئے ایسی جدوجہد بھی ضروری ہے جیسی کہ کبھی پہلے اہل حیدرآباد نے نہ کی ہوگی ۔ لیکن کسی قابل قدر چیز کے حصول کی توقع نہیں کیجاسکتی تاوقتیکہ ہم سب اس بات کا عزم بالجزم نہ کرلیں کہ ہم اس ملک کو ذاتی اور جماعتی تعصبات سے پاک کردینگے " ۔

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا " میری تمنا اور دعا یہ ہے کہ ہم سب ہر چیز سے زیادہ اتحاد کی خواہش کریں اور پیہم اتحاد کو تلاش کریں اور اس طرح ایک برادرانہ تعاون کے انداز میں جد وجہد کرتے ہوئے حیدرآباد کے لئے اوس مادی اور اخلاقی عظمت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جسکا حیدرآباد بلا شبہ مستحق ہے ۔ "

مرحلہ دستوری اصلاحات کی چند خصوصیات

مجلس مقننہ ۱۳۲ اراکین پر مشتمل ہوگی ۔ ان میں سے ۷۶ منتخب شدہ ۴۳ نامزد شدہ اور ۱۳ مقرر کردہ ہوں گے ۔ ان میں باب حکومت کے اراکین بھی شامل ہیں جو اراکین باعتبار عہدہ ہوں گے ۔ صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی باعتبار عہدہ مجلس کے صدر نشین ہوں گے ۔ البتہ نائب صدر نشین کا انتخاب اراکین میں سے کیا جائے گا ۔

نمائندگی

نمایندگی لازمی طور پر مفاداتی بنیاد پر ہوگی اگرچہ بعض انتخابی حلقوں میں جیسے کہ زراعت یا مالکان وکرایہ داران اراضی و امکنہ کے حلقے ہیں علاقہ واری مفاداتی بنیاد رکھی گئی ہے ۔

یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ نہ صرف مقننہ کے کاروبار میں بلکہ ریاست کی عام دستوری ترقی میں بھی حقیقت پسندی کا زیادہ سے زیادہ عنصر شریک کیا جائے ۔ اس طریقہ کے تحت نمایندے رائے دھندوں سے قریبی ربط قائم رکھیں گے ۔ اس کے علاوہ ایک ایسی ریاست میں جو مختلف نسلی ، لسانی اور مذہبی گروہوں پر مشتمل ہے ۔ صرف معاشی مفادات ہی نسل زبان اور مذہب کی سرحدوں کو توڑ سکتے ہیں اور توڑیں گے ۔ یہ طریقہ فرقہ پرستی کی لعنت کا انسداد کریگا ۔ اگر اس غیر معاشرتی رجحان کو نہ روکا جائے تو اس کے خطرناک نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے ۔

نشستوں کی تقسیم

ہر مفاد کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نشستوں کی تخصیص مندرجہ ذیل تعداد میں کی گئی ہے ۔

الف ۔ منتخب شدہ		تعداد نشست
۱ ۔ زراعت	..	۳۲ ,,
۲ ۔ مزدوران	..	۴ ,,
۳ ۔ صنعت و حرفت		۲
۴ ۔ تجارت	..	۲
۵ ۔ بنک کاری	..	۲
۶ ۔ وکالت		۲
۷ ۔ طبابت	..	۲
۸ ۔ طیلسانین	..	۲
۹ ۔ سمستان داران اور جاگیرداران		۴
۱۰ ۔ معاش داران	..	۲
۱۱ ۔ مقامی مجلس (مجالس اضلاع ، بلدی اور قصباتی مجالس ، چھاؤنیات اور بلدیہ حیدرآباد)	..	۲
۱۲ ۔ ایسی اراضی اور امکنہ کے مالک اور کرایہ دار جن کی اراضی یا امکنہ		
الف ۔ مجالس بلدی و قصبات و مجالس چھاؤنیات کی حدود اراضی میں واقع ہوں		۱۶
ب ۔ بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد کی حدود اراضی میں واقع ہوں		۴
ب ۔ نامزد شدہ		۴۳
ج ۔ مقرر کردہ		
الف ۔ نمایندگان صرفخاص مبارک		۳
ب ۔ اراکین باب حکومت (باعتبار عہدہ)		۱۰
جملہ		۱۳۲

نامزد کردہ اراکین میں ۲۰ ہندو ۲۰ مسلمان ایک پارسی اور دو عیسائی ہوں گے ۔ تجویز ہے کہ نامزدگی کے ذریعہ خواتین ، اخبار نویس جامعہ ، انجمن ہائے امداد باہمی ، وغیرہ جیسے مفادات کو نمایندگی دی جائے ۔ نامزدگی سے پہلے جہاں تک ممکن ہو حکومت متعلقہ مفاد کو ناموں کی ایک فہرست پیش کرنے کی دعوت دے گی اور انہی اشخاص کو نامزد کریگی جن کے نام اس فہرست میں شامل ہوں گے ۔

مجلس مقننہ کے فرائض و اختیارات

مجلس مقننہ کو سوالات کرنے کے جمہوری حق کی صورت میں وسیع اختیارات حاصل ہوں گے ۔ اس کے علاوہ مجلس کے اراکین موازنہ پر بھی بڑی حد تک نگرانی قائم رکھ سکیں گے ۔ موازنہ کو نہ صرف عام مباحثہ کے لئے مجلس مقننہ میں پیش کیا جاسکے گا بلکہ اراکین کو موازنہ کے تخمینوں میں صدر اور ذیلی مدات سے متعلق مختص نوعیت کی تحریکات پیش کرنے کا اختیار بھی ہوگا ۔ مجلس اس بات کی مجاز ہوگی کہ تجارت صنعت وحرفت، مزدوران، رسل و رسائل، جیسے نہایت اہم موضوعات پر قانون بنائے ۔ اس کےعلاوہ ازدواج اورطلاق، تبنیت اور وصیتیں، قمار بازی اورجوا جیسے متعدد امور مقننہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہیں ۔ ان سے متعلق قوانین وضع کرکے دور رس نوعیت کی سماجی اصلاحات کی جاسکتی ہیں ۔

مقننہ کے دائرہ اختیار میں آنے والے مختص نوعیت کے موضوعات کی طویل فہرست کے علاوہ مجلس کسی ایسے مسودہ قانون، قرارداد یا تحریک کو مسترد یا نامنظور کرسکے گی جو حکومت کے کسی رکن کی طرف سے پیش کی گئی ہو ۔

آئین میں اس دفعہ کو شریک کرکے کہ اگر اعلیٰحضرت بندگان عالی مناسب تصور فرمائیں تو کسی معاملہ میں جو مقننہ کے دائرہ اختیار سے خارج ہو مجلس سے مشورہ فرماسکتے ہیں مجلس کے مشاورتی اختیارات کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اس دفعہ اورحکومت کے اس ارادہ کا لحاظ کرتے ہوئے کہ وہ مقننہ کے اختیارات و فرائض کی مزید توسیع کے متعلق نئی مجلس سے مشورہ کرے گی مقننہ کو قانونی اور دستوری امور میں زبردست اختیارات دیے گئے ہیں ۔

ان وسیع اختیارات اور اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے دستاویز ہدایات کی روسے، جس میں عاملہ کو مقننہ کی خواہشات کا احترام کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے، مجلس کو ریاست کے نظم ونسق میں فیصلہ کن آواز حاصل ہوگی ۔

طریقہ انتخاب

تمام انتخابی حلقوں میں انتخابات مشترکہ انتخاب کی اساس پر عمل میں آئیں گے ۔ لیکن کوئی امیدوار خود اپنے فرقہ کی (۱۰) فی صد یا اس سے زائد آرا حاصل کرے تو وہ بلا لحاظ اس امر کے کہ اس نے دوسرے فرقہ کی کتنی رائیں حاصل کی ہیں منتخب شدہ قرار دیا جائے گا ۔ ہوسکتا ہے کہ کسی امیدوار کو اتنی رائیں حاصل نہ ہوں ۔ اسلئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ کسی ہندو یا مسلم نشست کے لئے مقابلہ کرنے والے امیدواروں میں سے ان دو امیدواروں کو چنا جائے گا جو خود اپنے فرقہ کی سب سے زیادہ رائیں حاصل کریں گے اور ان میں سے اس امیدوار کو منتخب شدہ قرار دیا جائے گا جس نے بہ حیثیت مجموعی تمام فرقوں کے رائے دہندوں کی زیادہ سے زیادہ آرا حاصل کی ہوں ۔

حق رائے دہی کی شرائط

ہر رائے دہندے اور انتخاب میں حصہ لینے والے ہر امیدوار کو ملکی ہونا چاہئے اور اس کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہونی چاہئے ۔ چونکہ نمایندگی کی اساس مفاداتی ہے اس لئے ہر مفاد کے لئے حق رائے دہی کی شرطیں مختلف ہیں ۔ ایسی اراضی و امکنہ کے مالکان اور کرایہ داران جن کا کرایہ اضلاع میں ماہانہ ۳ روپے اور بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں ۵ روپے ہو، کاشتکار جو سالانہ ۱۰۰ روپے مالگزاری یا لگان ادا کرتے ہوں، کارخانوں کے مزدور جو ماہانہ ۲۰ روپے کماتے ہوں (عورت ہونے کی صورت میں ۱۰ روپے)، ایسے صنعتی اداروں کے مالکان اور نظماء جن کی سالانہ آمدنی دو ہزار روپے سے زاید ہو، بنکوں کے مینیجر یا مالکان یا نظما، چھ سو روپے سالانہ کی معاش پانے والے اشخاص، سمستان داران اور جاگیرداران جن کی آمدنی سالانہ تین ہزار روپے یا اس سے زاید ہو، نیز ڈاکٹر، حکیم اور وید، دندان ساز اور علاج حیوانات کے ماہرین، طیلسانین جنہیں طیلسان حاصل کرکے پانچ سال ہوگئے ہوں اور وکالت پیشہ اشخاص رائے دہی کے مستحق ہوں گے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام اہم مفادات سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے علاوہ ۲۰ فی صد سے زیادہ کاشتکاروں اور ۵۰

فیصد شہری آبادی کو رائے دہی کا حق دیا گیا ہے ۔

مجلس مقننہ کی منتخبہ مجالس

آئین میں مقننہ کی منتخبہ مجالس سے متعلق قواعد بنانے کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے اور تجویز ہے کہ ایسے (۱) مالیات (۲) حسابات عامہ (۳) تعلیم (۴) طبابت و صحت عامہ (۵) زراعت (۶) تجارت و حرفت اور (۷) مزدوران سے متعلق مجالس قائمہ کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے ۔

مجالس اضلاع

عام طور پر ہر مجلس ضلع ۲۰ اراکین پر مشتمل ہوگی ۔ لیکن کسی ضلع کے مقامی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اس تعداد میں کمی یا بیشی ہوسکتی ہے ۔ اول تعلقدار اس کا باعتبار عہدہ صدر نشین ہوگا ۔ منتخب شدہ اراکین اور اور نامزد شدہ اراکین کا تناسب تقریباً ۵ اور ۳ ہوگا ۔ نامزد شدہ اراکین میں سے نصف تعداد غیر سرکاری اشخاص کی ہوگی ۔ فرقہ واری نمایندگی طریقہ انتخاب اور شرائط رائے دہی وہی ہوں گی جو مجلس مقننہ کی ہیں ۔

ان مجالس کے فرائض حسب ذیل تین اہم اقسام کے تحت آتے ہیں ۔

۱ ۔ رسل ورسائل (علاوہ ان کے جو سر رشتہ تعمیرات سے متعلق ہوں)۔

۲ ۔ تعمیرات عامہ جن میں مدارس کی عمارتیں اور بازی گاہیں شامل ہیں ۔

۳ ۔ صحت عامہ اور حفظان صحت ۔

مجلس ضلع کی آمدنی کے بعض ذرائع مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ لوکل سس
۲ ۔ محصول پیشہ ۔
۳ ۔ تہ بازاری اور محصول چنگی ۔
۴ ۔ محصول آبرسانی
۵ ۔ وہ آمدنی جو مویشیوں کو پانی پلانے کے حوضوں سے ہو ۔
۶ ۔ حکومت کے امدادی عطیے وغیرہ ۔

مجالس اضلاع حکومت کی توثیق کے تابع خود اپنے موازنہ جات منظور کرسکتی ہیں ۔

بلدی اور قصباتی کمیٹیاں

پانچ ہزار سے زیادہ اور پندرہ ہزار سے کم آبادی والے تمام شہروں میں قصباتی کمیٹیاں اور ۱۵ ہزار سے زیادہ آبادی والے شہروں میں یا ان شہروں میں جو اضلاع کے مستقر ہیں بلدی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی ۔

بلدی کمیٹی کم سے کم ۲۴ اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں مہر مجلس باعتبار عہدہ شامل نہیں ہے ۔ منتخب شدہ اور نامزد شدہ اراکین کا تناسب ۵ اور ۳ ہوگا ۔ قصباتی کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد کم سے کم دس ہوگی جن میں سے ۶ منتخب شدہ ہوں گی ۔ ان مجالس کے لئے نمایندگی کی بنیاد مفاداتی ہوگی اور دونوں بڑے فرقوں کے درمیان مساوات قائم رکھی جائے گی ۔ طریقہ انتخاب اور شرائط رائے دہی وہی ہوں گی جو مجلس مقننہ کی ہیں ۔ ان اداروں کی آمدنی زیادہ تر مندرجہ ذیل وسائل سے حاصل ہوگی ۔

۱ ۔ محصول جائداد
۲ ۔ پیشوں اور تجارتوں پر عاید کردہ محصول ۔
۳ ۔ سواریوں اور جانوروں کا محصول ۔
۴ ۔ خدمات کا معاوضہ اور اجرائی لائسنس کی فیس ۔
۵ ۔ بار برداری پٹی اور ۔
۶ ۔ حکومت کے امدادی عطیے ۔

پنچائتیں

ڈھائی ہزار تا پانچ ہزار کی آبادی والے ہر موضع میں ایک پنچائت کا قیام عمل میں آئے گا ۔ اس کے علاوہ ان تمام مواضعات میں پنچائتیں قائم کی جائیں گی جن کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زاید ہو اور جہاں کارگزار انجمن تنظیم دیہی موجود ہو ۔ یہ انجمن خود پنچائت کے فرائض انجام دے گی ۔ اراکین کا انتخاب اس طریقہ پر عمل میں آئے گا کہ موضع کے مکانداروں کے کھلے جلسے میں پنچائت کے لئے جتنے آدمی درکار ہوں تحصیلداران سے دوگنی تعداد

میں نام چن لے گا اور ان کی ایک فہرست مرتب کرے گا جس میں سے اول تعلقدار سر پنچ اور پنچوں کو منتخب کرے گا۔

پنچائتیوں کو عدالتی اختیارات تفویض نہیں کئے جائینگے کیونکہ انہیں اپنی تمام توجه موضع کی انتظامی ضروریات کی تکمیل کے لئے وقف کرنی ہوگی۔ پنچائتوں کے فرائض کا تعلق زیادہ تر خانگی اغراض کے لئے آبرسانی کے انتظام، حفظان صحت، دیہی سڑکوں کی تعمیرونگہداشت میلوں اور بازاروں کی نگرانی وغیرہ سے ہوگا۔

اس موقع پر دستوری اصلاحات کی مرسمه اسکیم سے متعلق اعلامیه سے مندرجه ذیل اقتباس کو نقل کرنا بے محل نه ہوگا۔

”دستور ملک کی کوئی تجویز بے عیب نہیں ہوسکتی اور نه یه ممکن ہے که کسی تجویز سے ہر طریقه، ہر فرقه اور ہر مفاد کے جمله مطالبات کی پوری پوری تکمیل ہوسکے۔ ایسی کوششوں کی کامیابی کا انحصار زیادہ تر ان لوگوں کی نیت اور ارادوں پر ہے جو کسی تجویز کو عمل میں لاتے ہیں۔ نمائندہ اداروں کی تاریخ ترمیم و اصلاح کی ایک مسلسل داستان ہے اور یه تو بہر حال یقینی ہے که ہندوستان کی قریب الوقوع خود مختاری اور آزادی کے بعد کسی دستور پر جسے موجودہ حالات کے تحت نافذ کیا گیا ہو نظر ثانی کرنی ہی پڑے گی۔“

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر کا دورہ

اورنگ آباد میں مصروفیات

باب حکومت سرکار عالی کی صدارت عظمیٰ کا جائزہ لینے کے کچھ عرصہ بعد ہی ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل نے اورنگ آباد کے تاریخی شہر اور ضلع کا وسیع دورہ فرمایا۔ یہ حیدرآباد کے دیہاتی رقبہ میں ہز اکسلنسی کا پہلا سفر تھا۔ ہز اکسلنسی کی کثیر مصروفیات میں ایلورہ اور ایجنٹہ کے مشہور غاروں قلعہ دولت آباد، بی بی کا مقبرہ (جو تاج محل کی نقل ہے) پن چکی اور ضلع کے دوسرے دلچسپ مقامات کا معائنہ شامل تھا۔

ہز اکسلنسی نے منصوبہ بندی کی مختلف اسکیموں کا بھی معائنہ فرمایا اور ان کی اصلاح کے لئے مفید مشورے دیئے۔ ہز اکسلنسی کے دورہ کے نتیجہ کے طور پر شہر اور مواضعات میں ڈرینیج اور ترقیات کی دیگر اسکیموں کو فوری عملی صورت دی جائے گی اور تاریخی یادگاروں اور عبادت گاہوں میں اصلاح و بازیابی کا کام شروع کیا جائے گا۔ ایک نئے ٹاؤن ہال اور اور ایک نئی مارکٹ کی تعمیر موجودہ سڑکوں کی توسیع اور آبرسانی کے مناسب انتظام کی بدولت اورنگ آباد ممالک محروسہ کا ایک مثالی شہر بن جائے گا۔



ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل اورنگ آباد میں ایک نمایندہ گروہ سے مقامی مسائل پر بات چیت کر رہے ہیں۔



هز اکسلنسی صدر اعظم بہادر درگاہ حضرت سید برہان الدین رح واقع خلدآباد
کے احاطہ میں بچوں کو مٹھائی تقسیم فرما رہے ہیں

روانگی

هزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل ۲۲ ۔ اگست سنہ ۴۶ ع کو حیدرآباد سے روانہ ہوئے اور دوسرے دن صبح میں اورنگ آباد پہونچے ۔ وهاں سے آپ خلدآباد تشریف لے گئے اور مختلف درگاہوں اور غار ہائے ایلورہ کا معائنہ فرمایا ۔

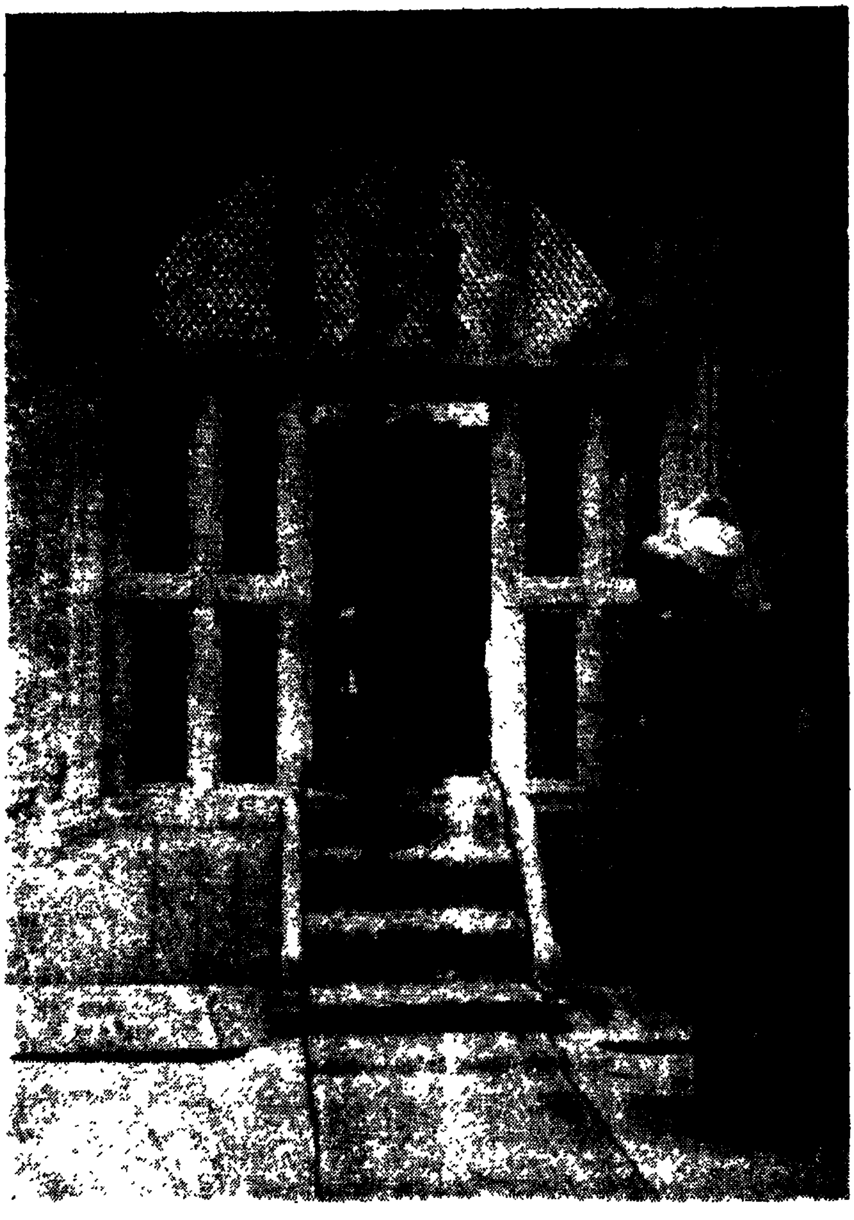
پر جوش خیر مقدم

غار ہائے ایلورہ کے قریب مہارانی اھالیا بائی کے تعمیر کردہ تاریخی مندر میں پجاریوں نے هز اکسلنسی کا پرجوش استقبال کیا ۔ آپ نے مندر کی مرمت و درستگی کے لئے چار هزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔ اس اعلان کو سنکر پجاریوں نے مسرت کا اظہار کیا ۔ صدر اعظم بہادر نے مندر کی سڑک کو چوڑا کرنے کے لئے هدایات جاری فرمائیں ۔

اس سے پہلے هزاکسلنسی نے خلد آباد میں متعدد درگاہوں کا معائنہ فرمایا ۔ شہنشاہ اورنگ زیب اور آصف جاہ اول کے مزاروں پر هزاکسلنسی نے فاتحہ پڑھی اور حکم صادر فرمایا کہ دونوں مزاروں کی زیادہ احتیاط سے نگہداشت کی جائے ۔ رات خلدآباد میں بسر کرنے کے بعد هزاکسلنسی دوسرے دن صبح میں اورنگ آباد واپس ہوئے

شہری ضروریات

۲۴ - اگست کو اورنگ آباد کے ٹاون ہال میں ہز اکسلنسی کا خیر مقدم کرنے کے لئے ایک جلسہ استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ وہاں ہز اکسلنسی نے عوام کے نمایندوں اور سر برآوردہ سرکاری عہدہ داروں کو ملاقات کا موقع دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی شکایت ہو تو بیان کی جائے تا کہ اس کا ازالہ ہوسکے - ہز اکسلنسی نے غلہ کی راتب بندی اور پارچہ تقسیم کے بارے میں بعض بدعنوانیوں سے متعلق شکایت کو صبر و تحمل کے ساتھ سماعت فرمایا اور وعدہ کیا کہ موجودہ نظام میں جو نقائص ہیں ان کو دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں گی - شکایت کی گئی کہ بلدیہ کے اراکین حکومت کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں اور ...



ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر شہنشاہ اورنگ زیب کے مزار کی زیارت کرکے واپس ہو رہے ہیں



صدر اعظم بہادر غارہائے ایلورہ کے قریب اہالیہ بائی کے تعمیر کردہ مندر میں اشلوک سماعت فرمارہے ہیں۔ ہز اکسلنسی نے اس مندر کی مرمت کے لئے چار ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا۔

اس کے نظم ونسق میں عوام کی کوئی آواز نہیں ہے۔ اس کے متعلق سرمرزا نے فرمایا کہ آئندہ سے بلدیہ میں منتخب شدہ نمایندوں کی اکثریت ہوگی۔ آپ نے باشندگان اورنگ آباد سے زور دیکر کہا کہ انہیں اپنے شہر کی طرف زیادہ دھیان دینا چاہئے جو دو وجوہ کی بناء پر — ایک شہر بمبئی سے قربت کے باعث اور دوسرے اپنی خوشگوار آب و ہوا کی وجہ سے — ترقی کے زبردست امکانات رکھتا ہے۔ ہز اکسلنسی نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ شہر اورنگ آباد میں ایک نیا ٹاون ہال اور ایک نئی مارکٹ بنائی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ مارکٹ کی اصلاح کرکے اسے صرف چارفروشی کے لئے استعمال کیاجائے گا۔ اور نگ آباد میں پانی کی قلت سے متعلق عام شکایت کے بارے میں آپ نے اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرنے کا وعدہ کیا اور حکم دیا کہ مٹی کے نلوں کے ذریعہ آبرسانی کے قدیم مغل نظام کی تحقیقات کی جائے۔ آپ نے مسٹر فیاض الدین افسر شہری منصوبہ بندی سے خواہش کی وہ حاضرین کے سامنے اپنے ان خاکوں کی وضاحت کریں جو انہوں نے اورنگ آباد میں ایک نئی نوآبادی کے قیام کے لئے مرتب کئے ہیں۔ مسٹر فیاض الدین

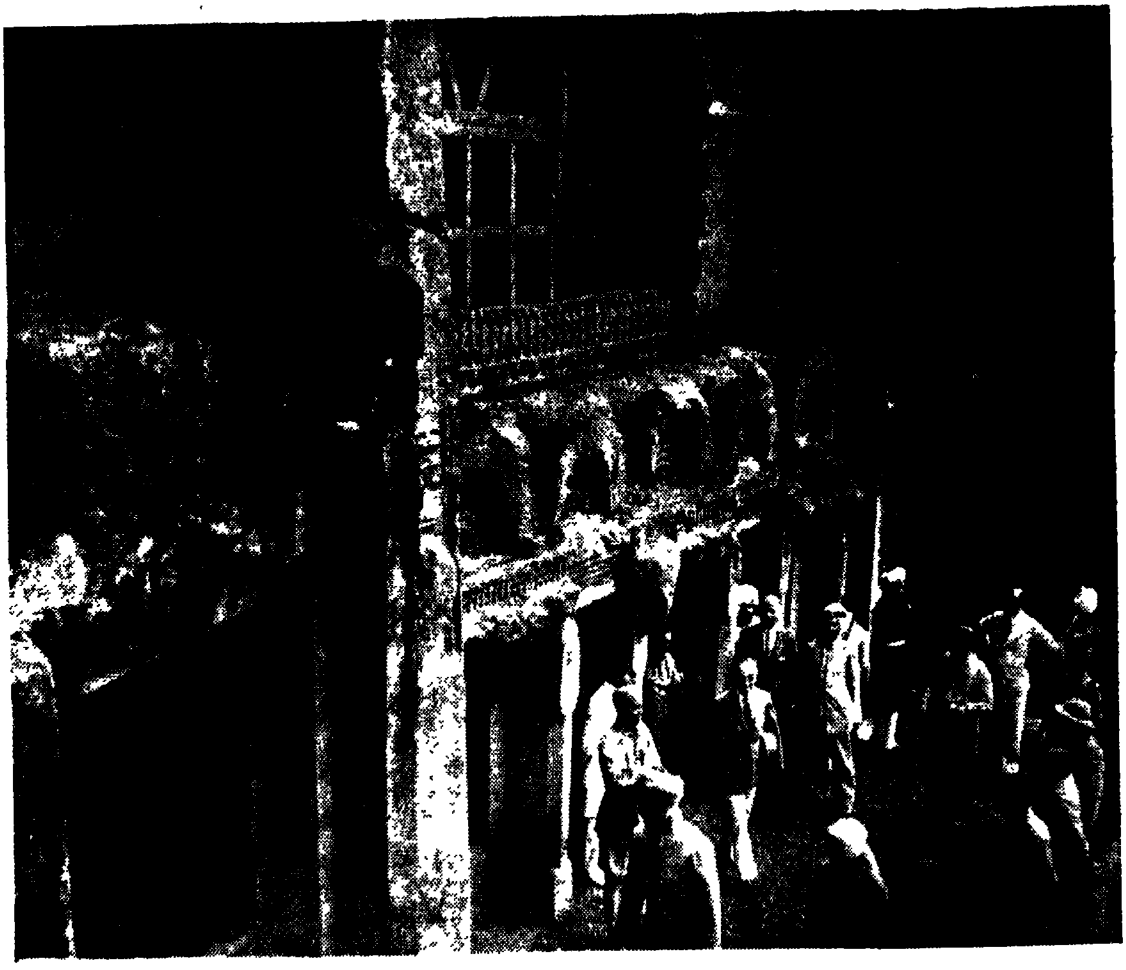
نے کہا کہ عوام کے نمائندوں کی طرف سے پیش کردہ تمام معقول تجاویز کو اس اسکیم میں شامل کرلیا جائے گا ۔

ہڑتالیوں کو مشورہ

جلسہ استقبالیہ کے اختتام کے بعد صدر اعظم بہادر نے کپڑے کی ایک مقامی گرنی کے . . ٥ مزدوروں سے ملاقات کی جو ا ہی ان شکایتوں کو پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے جن کی بناء پرانہوں نے ہڑتال کی تھی ۔ ہزاکسلنسی نے ہڑتالیوں کو کام پر رجوع ہو جانے کا مشورہ دیا اور انہیں یقین دلایا کہ ان کی شکایتوں کی بہت جلد جانچ کی جائے گی ۔ آپ نے صوبہ دار صاحب کو ہدایت فرمائی کہ گرنی کے ارباب مفتار اور مزدوروں کے نمایندوں سے مشورہ کریں تا کہ کوئی اطمینان بخش حل نکل آئے ۔ ہزاکسلنسی کے دیئے ہوئے تیقنات سے مطمئن ہو کر ہڑتالیوں نے دوسرے دن کام پر واپس ہونے کا وعدہ کیا اور منتشر ہو گئے ۔

سپاسنامے

بعد میں صدر اعظم بہادر نے دفتر عدالت ، عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج ، مدرسہ فنون و دستکاری ، ہسپتال اور سرسوتی بھون ہال اسکول کی نئی عمارت کا معائنہ فرمایا ۔ انجمن وکلاء کی جانب سے ہزاکسلنسی کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ اس سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ان مختلف تدابیر کو روبہ عمل لانے میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کے اشتراک عمل کے لئے اپیل کی جو آپ عوام کی



ہزاکسلنسی مشہور و معروف غار ہائے ایجنٹہ کے باب الداخلہ پر



صدر اعظم بہادر اس وادی کی اصلاح و ترقی کیلئے تجاویز پیش فرما رہے ہیں جس میں غار ہائے ایجنٹہ واقع ہیں

فلاح و بہبود کے لئے اختیار کرنا چاہتے ہیں ۔ ہزاکسلنسی نے سرسوتی بھون ہائی اسکول کی طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کو قبول فرماتے ہوئے اس کا مناسب جواب عنایت فرمایا ۔ سر مرزا نے وعدہ کیا کہ آپ زیر تعمیر عمارت کی تکمیل کے لئے اس مدرسہ کو مالی امداد دینے اور مدرسہ کے متوالی اخراجات کی پابجائی کے لئے ماہواری گرانٹ منظور کرنے کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے ۔

ایجنٹہ کا معائنہ

سہ پہر میں ہزاکسلنسی ایجنٹہ روانہ ہوئے ۔ راستہ میں آپ نے مشہور مقام '' ویوپائنٹ '' پر قیام فرمایا اور اس کی دلکشی میں اضافہ کرنے کے لئے بعض تجاویز پیش کیں ۔ آپ نے رات ایجنٹہ کے قریب سرکاری مہمان خانہ میں بسر کی اور صبح میں تصاویر کے معائنہ کے لئے غاروں میں تشریف لے گئے آپ نے غاروں میں بالواسطہ روشنی کا انتظام کرنے اور مسافروں کی سہولت کے لئے سیڑھیوں کے قریب ایک رسٹوران اور ایک قیام گاہ تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی ۔

دیہی فلاح و بہبود

ایجنٹہ سے واپس ہوتے ہوئے سر مرزا نے ایجنٹہ ، سیلوڑ اور پھولمری کے مواضعات کا معائنہ فرمایا اور دیہی فلاح و

ہبود سے متعلق مسائل میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔ آپ نے متعدد دیہاتیوں سے گفتگو فرمائی اور ان مواضعات میں گشت فرماتے ہوئے ان کی ترقی کے لئے تجاویز پیش کیں ۔ سلوڑ میں ہزاکسلنسی نے ایک مسجد کی مرمت کے لئے ۵۰ روپے کے عطیہ کا اعلان فرمایا ۔

دوسرے دن ہزاکسلنسی نے کاغذی پورہ اور پٹن کے شہروں کا معائنہ کیا جو علی الترتیب اپنے دستی کاغذ اور زری کے لئے مشہور ہیں ۔ کاغذی پورہ میں ہزاکسلنسی نے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ کاغذ سازی کی صنعت کو تباہی سے بچانے کے لئے ممکنہ جدوجہد کریں ۔ پٹن میں آبرسانی کے انتظام کے متعلق شکایات کی گئیں ۔ ہزاکسلنسی نے صدر مہتمم صاحب تعمیرات کو ہدایت فرمائی کہ وہ آبادی کے لئے آبرسانی کا معقول انتظام کریں ۔ صدراعظم بہادر نے " ایجنٹہ فیبر کس ورکس " کا بھی معائنہ فرمایا اور یہاں جو عمدہ کام ہو رہا ہے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا ۔

واپسی

ضلع کا چار روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد ہزاکسلنسی ۲۳ ۔ اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع کی سہ پہر میں اورنگ آباد سے حیدرآباد روانہ ہوئے اور ۲۴ ۔ اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع کی صبح میں حیدرآباد پہونچے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت پائی آنہ روپیہ
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکارعالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹-۴۰ع)	۳ - ۰ - ۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۰ف (۱۹۴۰-۴۱ع)	۳ - ۰ - ۰
,, ,, ,, ,, ۱۳۵۱ف (۱۹۴۱-۴۲ع)	۳ - ۰ - ۰
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاہیں (صرف اردو میں) ..	۳ - ۰ - ۰
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئیے مرتبہ محکمہ اطلاعات سرکارعالی .. ,, ..	۳ - ۰ - ۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. ,, ..	۳ - ۸ - ۰
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکارعالی .. ,, ..	۰ - ۱ - ۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد ۔ حیدرآباد دکن

حیدرآباد میں آبادی کی نقل و حرکت اور تقسیم

١٩٤١ عیسوی کے اعداد

سنہ ١٨٨١ع سے قبل باقاعدہ طور پر مردم شماری نہیں ہوتی تھی لیکن پٹیل پٹواری وقفہ وقفہ سے ہر قصبہ اور موضع کی آبادی کا شمار کرکے اس کے اعداد پیش کرتے تھے۔ بہر حال اسکے بعد سے زبردست تبدیلیاں ہوئیں۔ امن و سکون کے قیام اور آبپاشی اور ذرائع آمد و رفت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہ حیثیت مجموعی ملک کی آبادی میں بتدریج اضافہ ہونے لگا۔ اگر چہ سنہ ١٩٠١ع اور سنہ ١٩٢١ع پر ختم ہونے والے دس سالوں میں قحطوں اور پلیگ اور انفلوئنزا جیسی وباؤں کی وجہ سے آبادی میں کمی ہوئی تاہم ممالک محروسہ کی آبادی مجموعی طور پر تمام ہندوستان کی آبادی مقابلہ میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سنہ	کمی یا بیشی کا فیصد ریاست حیدرآباد	کمی یا بیشی کا فیصد ہندوستان
١٨٨١ - ١٨٩١	+ ١٧,٢	+ ١٣,٢
١٨٩١ - ١٩٠١	− ٣,۴	+ ١,٦
١٩٠١ - ١٩١١	+ ٢٠,٠	+ ٦,٧
١٩١١ - ١٩٢١	− ٦,٨	+ ٠,١
١٩٢١ - ١٩٣١	+ ١٥,٨	+ ١٠,٦
١٩٣١ - ١٩۴١	+ ١٣,٢	+ ١٥,٠
١٨٨١ - ١٩٣١	+ ۴٠,٢	+ ٣٢,٣
١٩٠١ - ١٩۴١	+ ۴٦,٧	+ ٣٧,٠

پچھلے (٦٠) سال کے دوران میں ریاست کی آبادی ، حقیقی اور فیصد انحراف اور فی مربع میل آبادی میں جو تبدیلیاں

ہوئی ہیں وہ مندرجه ذیل گوشوارہ میں بتائی گئی ہیں ۔

سال	آبادی	انحراف		آبادی فی مربع میل
		حقیقی	فی صد	
۱۸۸۱	۹۸,۴۵,۵۹۴	..	..	۱۱۹
۱۸۹۱	۱,۱۵,۳۷,۰۴۰	+۱۶,۹۱,۴۴۶	+۱۷٫۲	۱۴۰
۱۹۰۱	۱,۱۱,۴۱,۱۴۲	−۳,۹۵,۸۹۸	−۳٫۵	۱۳۵
۱۹۱۱	۱,۳۳,۷۴,۶۷۶	+۲۲,۳۳,۵۳۴	+۲۰٫۰	۱۶۲
۱۹۲۱	۱,۲۴,۷۱,۷۷۰	−۹,۰۲,۹۰۶	−۶٫۷	۱۵۱
۱۹۳۱	۱,۴۴,۳۶,۱۴۸	+۱۹,۶۴,۳۷۸	+۱۵٫۸	۱۷۵
۱۹۴۱	۱,۶۳,۳۸,۵۳۴	+۱۹,۰۲,۳۸۶	+۱۳٫۲	۱۹۸

آبادی پر اثر انداز ہونے والے عوامل

مندرجه بالا گوشوارہ سے واضح ہوگا که سنه ۴۰ - ۱۹۳۱ع کی دس ساله مدت میں (۱۳٫۲) فی صد کا جو اضافه ہوا ہے وہ اس اضافه سے کم ہے جو سنه ۳۱ - ۱۹۲۱ع کے دوران میں (۱۵٫۸ فیصد) ہوا تھا ۔ اس مدت میں متعدد عوامل آبادی کے اضافه پر اثر انداز ہوئے ۔ ان دس سالوں کی ابتدا ایک ایسے وقت ہوئی جبکه عالمگیر کساد بازاری کے معاشی اثرات زندگی کے تمام شعبوں میں محسوس کئے جارہے تھے ۔ زرعی اشیاء کی کمتر قیمتوں اور نا قص پیداوار نے کاشتکار کی قوت حیات کو آخری حد تک گھٹادیا تھا ۔ اقتصادی کساد بازاری کے زمانه میں شادیوں اور نتیجتاً افزائش نسل کی شرح نسبتاً کم ہوگئی تھی اور کمسنی کی شادیوں میں بھی نمایاں تخفیف ہوئی تھی ۔ دوسری طرف بہتر ذرائع آمد و رفت کی فراہمی اور صحت عامه کی اصلاح نے آبادی کے اضافه پر اچھا اثر ڈالا ۔

قدرتی علاقوں میں آبادی کی تقسیم

آیئے اب ریاست کے دو قدرتی علاقوں یعنی تلنگانه اور مرہٹواڑی میں آبادی کی تقسیم کا جائزہ لیں ۔ تلنگانه کی آبادی سنه ۱۹۲۱ع کے سوا جب که اس میں ۵٫۴ فی صد کی کمی ہوئی تھی ہمیشه ترقی پذیر رہی ہے ۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کی آبادی میں پچھلے (۵۰) سال کے دوران میں ایک سے زیادہ مرتبه تخفیف ہوئی ۔ مندرجه ذیل تختہ میں ہر قدرتی علاقه کا رقبه ، آبادی اور سابقه دس سال کے مقابله میں فی صد اضافه کی صراحت کی گئی ہے ۔

علاقه	مربع میل رقبه	سنه ۱۹۴۱ع کی آبادی	سنه ۱۹۳۱ع کی آبادی	فی صد اضافه
تلنگانه	۴۱,۵۰۲	۸۷ ۱۱ ۷۶۶	۷۵ ۵۴ ۵۹۸	۱۵٫۲
مرہٹواڑی	۴۱,۱۹۶	۷۶ ۲۶ ۷۶۸	۶۸ ۸۱ ۵۵۰	۱۰٫۸

مندرجه بالا تختہ سے واضح ہوگا که دونوں رقبوں کی آبادی کے اضافه میں قابل لحاظ فرق ہے ۔ اس اختلاف کے مختلف اسباب بتائے جاتے ہیں جن میں زمین کی زرخیزی اور آبپاشی کی سہولتیں شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ مرہٹواڑی کے موسمی حالات اور جغرافیائی محل وقوع کی وجه سے بھی یہاں تلنگانه کے مقابله میں رہنے سہنے کے اخراجات کسی قدر زیادہ ہوتے ہیں ۔ خشک فصلوں کی کاشت آبپاشی کی سہولتوں کے فقدان اور زمین کی نوعیت نے مرہٹواڑی میں کھیتی باڑی کے کام کو تلنگانه کی به نسبت زیادہ کٹھن اور مشکل بنادیا ہے ۔ اس کی وجه سے اجرتیں اور نتیجتاً اخراجات زندگی زیادہ ہوتے ہیں ۔ آبادی کے اضافه پر صنعتوں کے قیام کا بھی اثر پڑا ہے ۔ ممالک محروسه میں قانون کارخانه جات کے تحت قائم شدہ کارخانوں کی تعداد سنه ۱۹۳۱ع میں ۴۰۱ سے بڑھکر سنه ۱۹۴۱ع میں ۶۲۹ ہوگئی ۔ لیکن اس اضافه

میں ہر علاقہ کا حصہ یکساں نہیں رہا ۔ تلنگانہ میں سنہ ۱۹۳۵ع میں ۱۴۰ کارخانہ جات تھے اور سنہ ۱۹۴۱ع میں ان کی تعداد ۲۰۶ تک پہونچ گئی ۔ اس طرح ۵۰ فیصد اضافہ ہوا ۔ اس کے برخلاف اسی مدت میں مرہٹواڑی میں صرف ۴۹ فیصد کا اضافہ عمل میں آیا ۔ ناظم صاحب مردم شماری نے سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری سے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھا ہے ۔

"میرا خیال ہے اس بارے میں ایک نہایت اہم سبب کی طرف اب تک دھیان نہیں دیا گیا ہے ۔ تلنگانہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ بلدہ حیدرآباد جو آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا چوتھا سب سے بڑا شہر ہے اس علاقہ میں واقع ہے ۔ اس لئے یہ قدرتی بات ہے کہ اس علاقہ میں مرہٹواڑی کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ اضافہ ہو ۔ صحیح فرق معلوم کرنے کے لئے بلدہ حیدرآباد کے اعداد کو اس علاقہ کے اعداد سے خارج کردیا جانا چاہئے ۔ ایسا کرنے پر تلنگانہ میں آبادی کا فیصد اضافہ ۱۵٫۳ کی بجائے ۱۱٫۵ ہو جاتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں مرہٹواڑی کا فیصد اضافہ ۱۰٫۸ ہے ۔

اضلاع کی آبادی

مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ہر ضلع کی آبادی اور سنہ ۱۹۳۱ع کے تقابلی اعداد اور فیصد انحراف کی صراحت کی گئی ہے

ضلع	۱۹۴۱ع	۱۹۳۱ع	فی صد انحراف
اطراف بلدہ	۶,۱۲,۴۹۳	۴,۹۹,۶۶۱	۲۲٫۶
نظام آباد	۶,۴۷,۰۴۳	۵,۲۸,۵۹۷	۲۲٫۴
میدک	۷,۵۸,۲۲۰	۷,۵۲,۲۲۵	۰٫۷
باغات	۹۰,۴۱۵	۸۱,۰۶۸	۱۱٫۵
محبوب نگر	۱۰,۸۸,۲۰۹	۹,۷۱,۶۱۶	۱۲٫۰
نلگنڈہ	۱۲,۷۵,۳۵۲	۱۱,۳۳,۴۰۹	۱۲٫۵
ورنگل	۱۳,۲۱,۸۳۸	۱۱,۱۷,۶۹۳	۱۸٫۳
کریم نگر	۱۳,۵۵,۴۱۵	۱۲,۴۱,۴۰۵	۹٫۲
عادل آباد	۸,۲۳,۶۲۲	۷,۶۲,۰۳۰	۸٫۱
اورنگ آباد	۱۰,۷۱,۹۵۰	۹,۴۴,۷۹۳	۱۳٫۵
پربھنی	۹,۱۱,۸۸۶	۸,۵۳,۷۶۰	۶٫۸
ناندیڑ	۸,۰۳,۱۱۵	۷,۲۲,۰۸۱	۱۱٫۲
بیڑ	۷,۱۳,۶۳۰	۶,۳۳,۶۹۰	۱۲٫۶
گلبرگہ	۱۳,۱۲,۰۵۵	۱۲,۲۵,۰۰۸	۷٫۲
رائچور	۱۰,۴۱,۹۵۹	۹,۳۷,۵۳۵	۱۱٫۱
عثمان آباد	۷,۴۸,۶۹۱	۶,۹۱,۰۶۸	۸٫۳
بیدر	۱۰,۲۳,۴۸۲	۸,۷۳,۶۱۵	۱۷٫۲

مندرجہ بالا تختہ سے واضح ہوتا ہے کہ ضلع میدک کی آبادی میں سب سے کم اضافہ ہوا ہے ۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ضلع سے تعلقہ باغات کو خارج کر کے ایک علحدہ ضلع بنایا گیا ہے ۔ سنہ ۱۹۴۱ع پر ختم ہونے والے دس سال کی مدت میں آبادی کے فیصد اضافہ کے لحاظ سے اطراف بلدہ اور نظام آباد اول اور دوم قرار پاتے ہیں جن کے اعداد علی الترتیب ۲۲٫۶ اور ۲۲٫۴ فیصد ہیں ۔ اس کے بعد ورنگل اور بیدر کا درجہ آتا ہے جہاں علی الترتیب ۱۸٫۳ اور ۱۷٫۲ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اضلاع کریم نگر ، عادل آباد ، پربھنی ، گلبرگہ اور عثمان آباد میں دوسرے اضلاع کی بہ نسبت کم اضافہ ہوا ہے ۔

آبادی کی گنجانیت

آبادی کی گنجانیت کی تعریف اس طرح کی جا تی ہے" آبادی کا عددی تعلق اس رقبه سے جهاں وہ بستی ہے"- آبادی کو رقبه سے تقسیم کیا جائے تو آبادی کی گنجانیت معلوم هوتی هے - سنه ۱۹۴۱ع میں ریاست حیدرآباد کی آبادی کی گنجانیت سنه ۱۹۳۱ع میں هندوستان کی اوسط گنجانیت کے تقریباً مساوی تهی - یعنی ۱۹۸ فی مربع میل - سنه ۱۹۳۱ع میں ریاست حیدرآباد کے اعداد (۱۷۵) فی مربع میل تهے -

بلدہ حیدرآباد کی آبادی کی گنجانیت سنه ۱۹۳۱ع میں ۸۸۰۹ فی مربع میل تهی - لیکن یه سنه ۱۹۴۱ع میں ۹۳۰۴ فی مربع میل تک بڑھ گئی - مندرجه ذیل گوشوارہ میں هر ضلع کی اوسط گنجانیت کے اعداد سنه ۱۹۳۱ع کے تقابلی اعداد اور گنجانیت کے لحاظ سے اضلاع کے درجه بندی کی صراحت کی گئی هے -

اضلاع	گنجانیت فی مربع میل			
	۱۹۴۱ع	درجه	۱۹۳۱ع	درجه
اطراف بلده ..	۲۳۳	۴	۱۸۹	۶
نظام آباد ..	۲۰۶	۵	۱۹۱	۵
میدك ..	۲۴۸	۱	۲۳۱	۱
باغات .	۲۱۴	۶	..	..
محبوب نگر ..	۲۰۴	۱۰	۱۸۲	..
نلگنڈہ ..	۲۱۰	۹	۱۸۷	۷
ورنگل ..	۱۶۷	۱۶	۱۴۱	۱۵
کریم نگر ..	۲۳۷	۳	۲۱۷	۲
عادل آباد ..	۱۱۳	۱۷	۱۰۲	۱۶
اورنگ آباد ..	۱۷۳	۱۳	۱۵۲	۱۲
پربهنی .	۱۷۸	۱۲	۱۶۷	۱۱
ناندیڑ ..	۲۹۳	۲	۱۹۲	۴
بیڑ ..	۱۷۳	۱۴	۱۵۲	۱۳
گلبرگه ..	۱۸۸	۱۱	۱۷۶	۱۰
رائچور ..	۱۶۸	۱۵	۱۴۱	۱۴
عثمان آباد ..	۲۱۱	۸	۱۹۴	۳
بیدر ..	۲۱۲	۷	۱۸۱	۹
ریاست حیدرآباد	۱۹۸	..	۱۷۵	..

سنه ۱۹۳۱ع کی طرح سنه ۱۹۴۱ع میں آبادی کی گنجانیت کے لحاظ سے ضلع میدک اول قرار پاتا ہے - سنه ۱۹۳۱ع میں کریم نگر دوسرے نمبر پر تها - لیکن اب اس کی یه حیثیت باقی نهیں رهی هے اور وہ تیسرے نمبر پر آگیا هے - ناندیڑ کی گنجانیت سنه ۱۹۳۱ع میں ۱۹۲ تهی - لیکن سنه ۱۹۴۱ع میں یه ۲۹۳ تک بڑھ گئی هے اور اب یه ضلع دوسرے درجه پر هے -

یهاں اس امر کا اظهار نامناسب نه هوگا که زرعی آبادی کی گنجانیت کا دارومدار زیر کاشت رقبه کے تناسب، آبپاشی کے انتظام، بارش کی مقدار اور فصلوں کی نوعیت پر هوتا هے - اهم فصلوں میں چاول خاص طور پر قابل ذکر هے کیونکه اس کی پیدا وار نه

صرف دوسری فصلوں کے مقابلہ میں دوگنی ہوتی ہے بلکہ اس کی کاشت کرنے ، زمین کو نرانے اور فصل کاٹنے کے لئے دوگنی تعداد میں آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ آبادی کی گنجائیت پر اثر انداز ہونے والے دوسرے اسباب تجارت اور صنعت ہیں ۔

آبادی کا دباؤ

اندازہ کیا گیا ہے کہ یورپ میں ایسی آبادی کی زیادہ سے زیادہ تعداد جو زراعت پر گزر بسر کرسکتی ہے ۲۵۰ فی مربع میل ہے ۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے ظاہر ہوگا کہ ریاست حیدرآباد میں اضلاع اورنگ‌آباد ، پربھنی اور بیڑ کے سوا تمام اضلاع اس حد سے بڑھ چکے ہیں ۔ اگر مزدور طبقہ سے تعلق نہ رکھنے والے بالغ شخص کی اوسط خوراک ڈیڑھ پونڈ فی یوم مان لی جائے تو فی کس فی یوم ایک پونڈ کے اوسط کے حساب سے ایک کروڑ (۶۰) لاکھ کی آبادی کی ضروریات کے لئے تقریباً ۲۶ لاکھ ٹن غذا درکار ہوگی ۔ ممالک محروسہ میں غلہ دالوں اور دوسرے دانہ دار اجناس کی سالانہ پیداوار کا اوسط ۲۸ لاکھ ٹن ہے اس طرح غذائی ضروریات کی تکمیل کے بعد دو لاکھ ٹن کی بچت ہوتی ہے جو ریاست میں تخم ریزی کی سالانہ ضروریات کے لئے بمشکل کافی ہوتی ہے ۔ آبپاشی کی سہولتیں آبادی کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے مفید ہوتی ہیں ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ ۴۱-۱۹۴۰ع میں ہر ضلع میں کس قدر رقبہ پر کاشت ہوئی اور اس سے فی مربع میل زیر کاشت رقبہ کی گنجائیت کا حساب لگایا گیا ہے تاکہ آبادی کے دباؤ کو ظاہر کیا جائے ۔

اضلاع	زیر کاشت رقبہ مربع میل میں ۴۱-۱۹۴۰ع	فی مربع میں زیرکاشت رقبہ پر اشخاص کی تعداد
اطراف بلدہ	۱,۲۸۳	۴۸۹
نظام آباد	۱,۰۹۰	۵۹۴
میدک	۱,۰۵۷	۷۱۷
باغات	۱۹۳	۴۶۸
محبوب نگر	۲,۲۸۱	۴۷۷
نلگنڈہ	۳,۱۷۶	۴۰۱
ورنگل	۲,۵۴۵	۵۱۹
کریم نگر	۲,۳۹۲	۵۶۶
عادل آباد	۲,۴۵۹	۳۳۵
اورنگ آباد	۴۳۹۳	۲۴۴
پربھنی	۳,۷۱۹	۲۴۵
ناندیڑ	۲,۴۵۹	۳۲۶
بیڑ	۲,۹۸۶	۲۳۹
گلبرگہ	۴,۲۱۱	۳۱۲
رائچور	۳,۸۹۷	۲۷۶
عثمان آباد	۲,۷۱۹	۲۷۵
بیدر	۳,۰۳۸	۳۳۶
جملہ	۴۴,۰۳۲	۳۷۱

نئے صدر اعظم بہادر

مختصر حالات زندگی

سر مرزا محمد اسمعیل نے ۵ - اگست سنہ ۱۹۴۶ع کو باب حکومت سرکارعالی کی صدارت عظمی کا جائزہ حاصل فرمایا - آپ ہندوستانی ریاستوں کی نمایاں ترین شخصیتوں میں سے ہیں اور ماہرین نظم ونسق اور مدبرین میں ایک نہایت بلند مقام رکھتے ہیں - آپ نے طویل اور ممتاز خدمات انجام دی ہیں اور وسیع انتظامی تجربہ کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں کے مسائل سے پوری طرح واقف ہیں اور ان میں سے دو ریاستوں کی عنان حکومت کو نہایت کامیابی کے ساتھ سنبھال چکے ہیں - آپ کو بجا طور پر " جدید میسور کا معمار ،، کہا گیا ہے - یہ ریاست اپنی موجودہ خوش حالی کے لئے بڑی حد تک ان انتھک کوششوں کی رہین منت ہے جو آپ نے وہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کے لئے کی تھیں - جے پور کے وزیر اعظم کی حیثیت سے بھی آپ نے اسی مقصد کو پیش نظر رکھا اور اس ریاست کو دوسری ترقی پسند ہندوستانی ریاستوں کا ہم رتبہ بنانے میں کامیابی حاصل کی -

حسب و نسب

سر مرزا اسمعیل ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع کو ایک اعلی اور مہذب ایرانی خاندان میں پیدا ہوئے جس نے میسور کو اپنا وطن بنالیا تھا - آپ کے جد امجد مسٹر علی عسکر ہز ہائی نس مہاراجہ کرشنا راجندرا وڈیر سوم کے وفادار اور عقیدت مند دوست تھے اور آپ کے والد ماجد مسٹر آغا خان آنجہانی ہز ہائی نس سری چاما راجندرا وڈیر بہادر کے اے - ڈی - سی کی حیثیت سے کارگزار رہ چکے تھے-

زمانہ تعلیم

سر مرزا اسمعیل نے اپنی ابتدائی تعلیم " ویسلین مشن ہائی اسکول ،، بنگلور میں پائی اور بعد میں رائل اسکول میں شریک ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انہیں آنجہانی مہاراجہ سری کرشنا راجندرا وڈیر کے ساتھ اہل اور قابل اتالیق کے تحت تعلیم پانے کا موقع ملا - سنٹرل کالج بنگلور میں تحصیل علم کے بعد آپ نے سنہ ۱۹۰۵ع میں جامعہ مدراس سے طیلسان حاصل کیا اور اسی سال مددگار مہتمم پولیس کی حیثیت سے ریاست میسور کی سلک ملازمت میں شریک ہوئے - مگر آپ کو محکمہ کوتوالی میں زیادہ عرصہ تک رہنا نہیں پڑا - سنہ ۱۹۰۸ع میں آپ کا تقرر آنجہانی مہاراجہ بہادر کے مددگار معتمد کی حیثیت سے عمل میں آیا - اس تقرر سے مہاراجہ بہادر اور سر مرزا اسمعیل کے درمیان ایک طویل اور گہرے اشتراک کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو بڑی حد تک ریاست میسور کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن ثابت ہوا - سنہ ۱۹۱۴ع میں آپ " حضور سکریٹری ،، بنائے گئے اور اس خدمت پر سنہ ۱۹۲۲ع تک فائز رہے جب کہ آپ کو مہاراجہ بہادر کے پراویٹ سکریٹری کے عہدہ پر ترقی ملی - اس وقت تک یہ عہدہ برطانوی افسروں کے لئے مختص تھا اور سر مرزا کا تقرر اس اعتماد اور بھروسہ کا بین ثبوت ہے جو مہا راجہ بہادر کو اپنے سابقہ ہم مکتب کی

وفا داری اور دیانت داری پر تھا - سر مرزا نے اپنی نئی خدمت کے مشکل فرائض نہایت قابلیت اور مستعدی سے انجام دئے اور اپنے آپ کو غیر معمولی طور پر اہل عہدہ دار ثابت کر دکھایا - آپ کی وفا دارانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر سنہ ۱۹۲۰ء میں مہا راجہ بہادر نے آپ کو امین الملک کا خطاب عطا فرمایا -

میسور میں کارگزاری

مسٹر البین بینرجی کی سبکدوشی کے بعد جب دیوانی کا عہدہ خالی ہوا تو آپ کے حسن انتخاب کے بارے میں کسی کو کوئی شبہ نہ تھا - اس نئی اور اہم خدمت کا جائزہ لینے کے بعد سر مرزا اسمعیل نے اپنا وقت اور اپنی صلاحتیں باشندگان میسور کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کردیں- میسور کی نمایندہ اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے پہلے خطبہ میں آپ نے فرمایا " میں دیوانی کے عہدہ کو محض ایک عہدہ نہیں سمجھتا بلکہ ملک کی خدمت کا ایک اہم فرض سمجھتا ہوں،، یہ مستحسن جذبہ آپ کی تمام سرگرمیوں میں کار فرما رہا اور آپ کو میسور کے باشندوں میں ہر دلعزیز بنادیا - گھریلو صنعتوں کا احیاء، زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں کی ترویج، نہر اروِن اور بھدرا انی کٹ جیسے پراجکٹوں کی تعمیر، کارخانہ صابن سازی بھدرا انی آئرن ورکس اور کارخانہ شکر سازی جیسے صنعتی اداروں کا قیام، دیہی رقبوں میں برقی قوت کا انتظام، تعلیم کی توسیع، ہسپتالوں اور دوا خانوں کا قیام اور میسور اور بنگلور کے شہروں کی آرائش آپ کے بعض اہم کارنامے ہیں - ریاست میسور کی طرف سے حکومت ہند کو جو امدادی رقم دی جاتی ہے اس میں ساڑھے دس لاکھ روپے کی تخفیف آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے - سنہ ۱۹۴۱ء میں جب سر مرزا دیوانی کے عہدہ سے سبکدوش ہوے ہزھائی نس مہاراجہ بہادر نے آپ کی شاندار خدمات کی ستائش فرمائی - ہزھائی نس نے فرمایا " ۳۶ سال کی مدت میں سر مرزا اسمعیل نے جوش عمل اور فرض شناسی کی ایک مثال قائم کردی ہے- ان کی وسیع معلومات، دور اندیشانہ تدبر، ریاست کی بھلائی سے متعلق تمام معاملات میں گہری دلچسپی، اس کے وسائل کو ترقی دینے میں نمایاں کامیابی، اور تمام طبقوں اور فرقوں سے ہمدردی کے وافر جذبہ نے ان کو اعلی اور ادنی دونوں میں یکساں طور پر مقبول بنادیا ہے اور ان کا نام اور کارنامے ریاست کی حدود کے باہر بھی محتاج تعارف نہیں رہے ہیں،، -

گول میز کانفرنس میں مفید کام

سر مرزا اسمعیل نے جنوبی ہند کی ریاستوں نیز جے پور اور جودھپور کے نمایندہ کی حیثیت سے گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی اور ان کے مباحث میں نمایاں حصہ لیا - آپ کے خیالات غور و توجہ کے ساتھ سنے گئے کیونکہ آپ نے کل ہند نوعیت کے مختلف پیچیدہ مسائل پر بحث کرتے وقت جذبہ مصالحت، وسیع النظری اور عقل سلیم کا ثبوت دیا - آپ نے ان کانفرنسوں میں جو حصہ لیا تھا اس کا سر تیج بہادر سپرو نے ستائشی انداز میں تذکرہ کیا ہے - فرماتے ہیں " وہ ہمیشہ مختلف فرقوں کے درمیان ہم آہنگی اور امن کی حمایت کرتے رہے - میں ہر ترقی پسند تحریک اور ہر ایسی تجویز کے لئے ان کی تائید پر بھروسہ کرسکتا تھا جو ہندوستان کو اپنی منزل مقصود سے قریب تر کرنے والی ہوتی تھی،، -

جے پور میں اصلاح نظم و نسق

سر مرزا اسمعیل نے سنہ ۱۹۴۲ء میں جے پور کے وزیر اعظم کا عہدہ قبول فرمایا اور اپنی خدمت کا جائزہ لینے کے بعد ہی دیہات سدھار کی مہم شروع کردی جس میں دیہی رقبوں میں مزید مدارس اور شفاخانوں کے قیام، سڑکوں کی مرمت و اصلاح، آبپاشی کی زاید سہولتوں کے انتظام، دیہاتیوں کی آمدنی میں اضافہ اور اعلی معیار زندگی کے متعلق اسکیمیں شامل تھیں- جے پور میں آپ کی ابتدائی اصلاحات میں سے ایک اصلاح معتمدی کی تنظیم جدید تھی تاکہ کام کی عاجلانہ تکمیل میں سہولت ہو اور وزراء اپنی پوری توجہ نئی اسکیموں کی ترتیب اور پالیسی کی رہنمائی کی طرف منعطف کرسکیں - آپ نے ہزھائی نس مہا راجہ بہادر کو مشورہ دیا کہ تمام سیاسی قیدیوں کو عام معافی دینے کا اعلان

کردیا جائے - اس مدبرانه اقدام کو پسندیده نظر سے دیکھا گیا اورعام فلاح و بہبود سے متعلق تدابیر کو روبه عمل لانے میں عوام کا تعاون حاصل ہوگیا - آپ نے تمام نظم و نسق کی نئے سرے سے تنظیم کی اور امداد باهمی ، زراعت اور جنگلات جیسے ضروری محکمے قائم کئے - ریاست کے سرکاری ملازمین کے لئے لازمی بیمه کی ایک اسکیم نافذ کی گئی - حکومت کو ریاست کی معاشی اور صنعتی ترقی سے متعلق امور میں مشوره دینے کے لئے ایک مجلس تجارت تشکیل دی گئی - ”بنک آف جے پور“ نے قیام ریاست کی تجارتی ترقی کے لئے ایک زبردست محرک ثابت ہوا - چار سال کی مختصر سی مدت میں آپ نے شہر جے پور کو اسقدر خوبصورت بنادیا که وه اپنی تاریخی روایات اور قدیم عظمت کے نمایاں شایاں ہوگیا - آپ کے لگائے ہوئے ”نباتاتی باغ“ نے جے پور کو راجپوتانه کی دوسری ریاستوں کے لئے باعث رشک بنا دیا - راجپوتانه کے لئے ایک ایسی جامعه کا خیال جس کا صدر مقام جے پور ہو بالکلیه آپ ہی کا ہے - آپ کی نافذ کرده دستوری اصلاحات تاریخ راجپوتانه میں نشان راه کی حیثیت رکھتی ہیں -

غریبوں کے دوست

اگرچه نسبی اعتبار سے سر مرزا اسمعیل کا تعلق متمول اور اعلی خاندان سے ہے تاہم آپ کو محتاجوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور آپ غریبوں کے سچے دوست اور بہی خواه ہیں - خدمت خلق کا ایک ارفع اور اعلی نصب العین لئے ہوئے ، سر مرزا ہمیشه ایسی تدابیر کو روبه عمل لانے کے لئے بے چین رہتے ہیں جو عوام کی فلاح وصلاح کے لئے مفید ہوتی ہیں - آپ کے کردار کی ایک نمایاں خصوصیت آپ کی وسیع المشربی ہے - آپ زندگی بھر ہند و ستان کے طبقوں اور فرقوں کے درمیان دوستانه تعلقات کو ترقی دینے کے لئے کوشاں رہے ہیں - کوئی بھی آپ کی خلیق اور ملنسار طبیعت اور شسته اور پاکیزه اطوار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں ره سکتا - میسور بنگلور اور جے پور کی آرائش سے آپ کے نفیس جمالیاتی ذوق کا اظہار ہوتا ہے -

باب حکومت سرکارعالی کی صدارت عظمی کی اہم اور بھاری ذمه داریوں کو سنبھالنے کے لئے سر مرزا اسمعیل سے بہتر انتخاب نہیں ہوسکتا تھا -

”نیا دستور ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے پہونچائیگا،،

مرممہ اسکیم کے متعلق صدر المہام امور دستوری کی رائے

مرممہ اسکیم اصلاحات کے اعلان کے بعد نشرگاہ حیدرآباد سے تقریر نشر کرتے ہوئے نواب علی یاور جنگ بہادر صدر المہام امور دستوری نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ مجوزہ اسکیم ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے بڑھائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ تمام طبقوں جماعتوں اور مفادات کو مقننہ کے ذریعہ اس کا موقع حاصل ہوگیا ہے کہ وہ ان مسائل کو سلجھائیں جو اس وقت داخلی اور خارجی دونوں میدانوں میں پیش آرہے ہیں اور جو اس مملکت کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مطالبات

اپنی تقریر کے دوران میں نواب علی یاور جنگ بہادر نے فرمایا :- مرور زمانہ اور خود ضروریات ملک نے حکومت سرکار عالی کی توجہ بعض ضروری ترمیمات کی طرف منعطف کرائی اور اون پر غور کرتے وقت ان مطالبات پر بھی ہمدردانہ نظر ڈالی گئی جو مختلف مفادات اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے وقتاً فوقتاً پیش کئے گئے۔ جہاں جہاں حکومت کو اتفاق تھا یا جو مطالبات ممکن العمل یا ملک اور رعایا کے حق میں مفید پائے گئے اُن کو ترمیمات میں جگہ دی گئی۔ بعض مطالبات ایسے تھے جن کے متعلق ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں میں خود اختلاف تھا اور ایسا اختلاف قرین قیاس ہے کیونکہ مختلف جماعتوں اور مفادات مختلف زاویہ ہائے نگاہ رکھتے ہیں۔ بعض دوسرے مطالبات ایسے تھے جن کو اگر قبول کیا جاتا تو سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم ہی باقی نہیں رہتی اور اصلاحات کے نفاذ میں مزید تعویق ہوتی جو نہ تو ریاست اور نہ رعایا کے حق میں اس وقت مفید ہوتا۔ تمثیلاً رائے دہندوں کی فہرستیں مکمل ہوچکی تھیں۔ اگر اس نوبت پر (Franchise) میں کوئی تبدیلی کی جاتی تو فہرستوں کو از سر نو مرتب کرنا پڑتا۔ اسی طرح اگر مفاداتی بنیاد کو بدلدیا جاتا تو حلقہ ہائے انتخاب کو از سر نو قائم کرنا پڑتا اور ظاہر ہے کہ سابقہ فہرستیں ہی بیکار ہوجاتیں۔ آخر الذکر مطالبہ کے متعلق یہ کہنا ضروری ہے کہ ملک کے دونوں اہم فرقوں اور اکثر سیاسی جماعتوں کی خواہش کو پیش نظر رکھکر سنہ ۱۹۳۹ع کے اساس کو قائم رکھتے ہوئے مالکان و کرایہ داران امکنہ و اراضی کا ایک نیا حلقہ انتخاب قائم کیا گیا جسکے ذریعہ سے اب ان جماعتوں اور اشخاص کو بھی نمایندگی کا موقع ملیگا جن کی نمایندگی مفاداتی حلقوں کے ذریعہ سے مشکل یا ناممکن سمجھی جارہی تھی۔ منجملہ اور ترمیمات کے ایک اہم ترمیم یہ بھی کی گئی ہے کہ مقننہ میں اب منتخب شدہ ارکان کی اکثریت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ سابق میں جو اسمبلی یا مقننہ تجویز کی گئی تھی اس میں اور اب قائم ہونے والی اسمبلی میں اس وجہ سے بڑا فرق ہوگا۔

دستوری ترقی کا راستہ

”خود ارکان حکومت اس امر سے واقف ہیں کہ نئے دستور میں کئی نقائص ہیں لیکن اگر محض نقائص تلاش کئے جائیں تو اس وقت کسی ملک کا دستور بھی ان سے

خالی نہیں پایا جائیگا۔ ظاہر ہے کہ جس ملک میں کئی فرقے اور ملل آباد ہوں وہاں دستور سازی کا کام آسان نہیں۔ سوال یہ ہے کہ انتہا پسندی اور رجعت پسندی کے درمیان کون سی راہ ہے جو ہم کو آئینی جمود سے ہٹا کر آئینی ترقی کی طرف لے جائے اور جو موجودہ منزل سے چند قدم آگے ہو۔ میں یہ ضرور عرض کرونگا کہ نیا دستور اپنی ان خامیوں کے ساتھ جو ہر دستور میں پائی جاتی ہے ریاست کو ترقی کی راہ پر کئی قدم آگے پہنچاتا ہے اور صرف مقننہ کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ وزرائے ملک پر بھی حاوی ہے۔ اب صرف یہی نہیں کہ آپ کے وزراء مقننہ میں آپ کے سوالات کا جواب دیں گے، مسودوں پر بحث کرینگے تحریکوں پر اظہار رائے کریں گے اور اپنی پالیسی پر بحث کی دعوت دیں گے بلکہ حضرت اقدس و اعلی کی مدبرانہ ہدایات کے بموجب وہ مقننہ کی خواہشات اور رائے کا حتی الامکان لحاظ بھی کریں گے اور اختلاف کی صورت میں ہر مسودہ قانون کو مقننہ کے غور مکرر کے لئے پیش کرینگے۔ علاوہ ازیں خود باب حکومت کی تشکیل میں مقننہ کے دو منتخب شدہ ارکان کو شریک کیا جائے گا۔ اس طرح ملک کی عاملہ کو رائے عامہ سے قریب تر کیا جارہا ہے اور دونوں کے مابین اشتراک عمل کو زیادہ موثر بنایا جارہا ہے۔ باب حکومت میں منتخب شدہ ارکان کی اس طرح شرکت مرسمہ دستور کی خصوصیات میں سے ہے۔

بدلتا ہوا زمانہ

"مجھے اس امر کا احساس ہے اور ساری حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ زمانہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور ہندوستان کے آئندہ دستور اور آزادی کی پیشرفت میں ہم کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اس اعلی تعلیم ہی کے نتیجہ کے طور پر جس کی ترویج اور توسیع دور عثمانی کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے ملک کا نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ بالخصوص بے چین ہے کہ ملک کی آئینی ترقی اور دستوری مستقبل کے وضع کرنے میں حصہ لے اور ہاتھ بٹائے۔ اس وقت اس طبقہ بلکہ جملہ طبقوں جماعتوں اور مفادات کو مقننہ کے ذریعہ سے اس کا موقع حاصل ہوگیا ہے کہ وہ اپنی رائے یا انتخاب یا تقرر کے ذریعہ سے ان مسائل کو سلجھائیں جو اس وقت داخلی اور خارجی دونوں میدانوں میں پیش آرہے ہیں اور جو اس کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ رہے وہ نقائص جو نئے دستور میں پائے جائیں یا وہ مطالبات جن کی تکمیل نہیں کی جاسکی تو ان کے متعلق یہ اعلان کردیا گیا ہے کہ مقننہ کی تشکیل اور اختیارات کی نسبت سرکار عالی کا منشا یہ ہے کہ مقننہ سے مشورہ کیا جائے۔ اس طرح مزید غور و فکر مزید ترمیم اور مزید توسیع کا موقع رہے گا اور ان جماعتوں اور مفادات کے لئے جو کسی وجہ سے دستور کو خاطر خواہ نہیں سمجھتے بہترین صورت یہ ہوگی کہ وہ اس وقت جبکہ یہ سارا مسئلہ مجلس مقننہ کے مشورہ کے لئے پیش ہو اپنی رائے کا اظہار کریں اور اپنے مطالبات پیش کریں"۔

نواب سعید الملک بہادر کی سبکدوشی

شاندار کارنامہ

نواب سعید الملک بہادر (نواب صاحب چھتاری) جو حال ہی میں باب حکومت سرکار عالی کی صدارت عظمی سے سبکدوش ہوئے ہیں ستمبر سنہ ۱۹۴۱ع میں سرا کبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ مرحوم کی جگہ اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے تھے - حیدرآباد آنے سے پہلے انہوں نے برطانوی ہند کی پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل کر لیا تھا اور سیاست داں ماہر تعلیم اور مدبر کی حیثیت سے کافی مشہور تھے -

صدارت عظمی پر تقرر

شروع میں نواب صاحب کا تقرر تین سال کی مدت کے لئے ہوا تھا - اس مدت کے اختتام کے بعد مزید دو سال کی توسیع دی گئی - ان پانچ سالوں میں آپ نے نظم و نسق کے تمام شعبوں میں متعدد اصلاحات کیں اور عوام کی حالت کو سدھارنے کی غرض سے کئی اسکیموں کو روبہ عمل لایا -

مساعی جنگ

اپنی خدمت کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے جو تدابیر اختیار کیں ان میں سے ایک تدبیر یہ تھی کہ ریاست کی مساعی جنگ کی رفتار تیز تر کردی گئی - تمام صنعتی اور دیگر وسائل جنگی اغراض کے لئے وقف کردئے گئے - صرف رقمی امداد کا اندازہ تقریباً (۸۰) کروڑ روپے ہے - اس کے علاوہ افواج سرکار عالی کے آٹھ دستے ملک معظم کے تفویض کردئے گئے - یہ امر موجب طمانیت ہے کہ ان دستوں نے مختلف جنگی محاذوں پر، جہاں انہیں بھیجا گیا تھا، قابل قدر خدمات انجام دیں اور کئی افسروں اور سپاہیوں نے فوجی اعزاز حاصل کئے -

مالیاتی استحکام

جنگی مطالبات کی وجہ سے ریاست کی مالیات پر جو زبردست بار پڑا ہے اس کے باوجود حیدرآباد کا مالیاتی موقف نہ صرف مستحکم رہا بلکہ اس میں کافی ترقی ہوئی - سنہ ۱۹۴۱ع سے ریاست کی آمدنی میں تدریجی اضافہ ہوتا گیا - مختلف اغراض کے لئے کثیر محفوظات مہیا کئے گئے ہیں جن کی بدولت حکومت بعد جنگ زمانہ کی بعض ضروریات کی تکمیل - اور کسی امکانی معاشی پستی کا مقابلہ اعتماد اور اطمینان کے ساتھ کر سکے گی -

تعلیمی ترقی

محفوظات کے قیام کے ساتھ ساتھ قومی تعمیری محکموں کی جائز ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا گیا - اس کے برخلاف پچھلے پانچ سالوں میں ان میں سے اکثر کے اخراجات دوگنے سے زیادہ ہوگئے - تعلیم کو بجا طور پر ترجیحی مقام حاصل رہا - ممالک محروسہ کے طول و عرض میں متعدد مدارس کھولے گئے اور جامعی تعلیم کی سہولتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا -

کاشتکار کی تنظیم جدید

محکمہ زراعت نے اپنی سرگرمیوں کو کافی وسعت دی ہے اور ریاست میں زراعت پیشہ طبقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کئی تدابیر اختیار کی گئی ہیں - قانون داخلہ حقوق، قانون مصالحت قرضہ، قانون ساہوکاراں، قانون انسداد انتقال اراضی، قانون زمین گروی بنک اور قانون آسامیان شکمی جیسے قوانین اس مقصد کی تکمیل میں بڑی حد تک معاون ثابت ہوئے ہیں - کاشتکار کو آبپاشی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے متعدد اسکیمیں شروع کی گئیں - ان میں سب سے زیادہ اہم تنگبھدرا پراجکٹ ہے جس پر (۲۰) کروڑ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس سے مدراس اور حیدرآباد کا پچاس پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا -

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

ایک اور اسکیم جو دور رس اہمیت کی حامل ہے اسکیم ترقیات وادی گوداوری ہے - اس کے مصارف کا تخمینہ ۲۴

کروڑ روپے ہے - اس اسکیم کے تحت وادی گوداوری کے آس علاقہ میں متعدد صنعتوں کا قیام پیش نظر ہے جو معدنی دولت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ خام مال اور ارزاں برق قوت کے وسائل سے قریب ہے -

صنعتی ترقی

پچھلے پانچ سال میں صنعتی سرگرمی میں نمایاں اضافہ ہوا - جنگ کے نتیجہ کے طور پر یورپ اور دیگر ممالک سے درآمدات موقوف ہوجانے سے ریاست میں متعدد نئی صنعتیں قائم ہوگئی ہیں - صنعتی تحقیقات کو ترقی دینے اور اس کے نتائج کو صنعتوں کی ترقی کے لئے کام میں لانے کی غرض سے سنه ۱۹۴۱ع میں ایک سائنسی اور صنعتی تحقیقات بورڈ قائم کیا گیا - سنه ۱۹۴۴ع میں ۱۰ لاکھ روپے کے مصارف سے ایک مرکزی صنعتی تجربہ خانہ کا قیام عمل میں آیا - صنعتی میدان میں غالباً سب سے اہم واقعہ حیدرآباد (دکن) کمپنی سے "سنگارینی کالریز" کے ۸۱½ فی صد حصص کا حصول تھا - ریاست میں تیزی کے ساتھ صنعتوں کے قیام کی وجہ سے مزدوروں کے مسائل نے جو اہمیت حاصل کرلی ہے اس کے پیش نظر حکومت نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد تدابیر اختیار کی ہیں - ان میں دستورالعمل کارخانہ جات بابتہ سنه ۱۳۵۳ف قانون معاوضہ مزدوران ، قانون ادائی مصارف زچگی ، دستورالعمل ادائی جرت ، حکم نزاعات تجارتی اور قانون اتحاد پیشہ وران شامل ہیں -

زرعی معیشت کی بنیاد

پچھلے چند سال میں تحریک امداد باہمی نے بھی غیرمعمولی ترقی کی - ہمہ جہتی انجمنوں اور غلہ گوداموں کے قیام کی وجہ سے امداد باہمی کی تحریک ریاست کی زرعی معیشت کی بنیاد بن گئی ہے -

حکومت سرکارعالی کے تحت سکندرآباد کے غیر فوجی رقبہ کا استرداد ایک ایسا واقعہ ہے جو زبردست تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور یہ کارنامہ نواب صاحب چھتاری ہی کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے -

دیگر مسائل

نواب سعید الملک بہادر کے کارناموں کا تذکرہ مکمل نہ ہوگا اگر آپ کی ان کوششوں کا ذکر نہ کیا جائے جو جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے کی گئیں - اجناس خوردنی کی قلت ، عام اشیاء کی کمی ، نفع بازوں اور ذخیرہ اندوزوں کی ریشہ دوانیاں ، افراط زر اور دیگر مسائل کو سخت تدابیر اختیار کرکے اور کئی مفاجاتی احکام نافذ کرکے کامیابی کے ساتھ حل کیا گیا -

اصلاحات

نواب صاحب چھتاری نے آخری لیکن نہایت اہم خدمت اس مرممہ اسکیم اصلاحات کے افتتاح کے سلسلہ میں انجام دی جس کا حکومت کی طرف سے حال ہی میں اعلان ہوا ہے - اگرچہ آپ اس کے نفاذ سے پہلے ہی سبکدوش ہوگئے تاہم اسے منظوری کے لئے اعلی حضرت بندگان عالی کے حضور میں پیش کرنے کی سعادت آپ ہی کو حاصل ہوئی تھی - آپ کے عہد حکومت میں ضلع کانفرنسوں کا افتتاح ہوا ، آئینی مشاورتی کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا اور ریاست میں مقامی اداروں کی تشکیل کے لئے مکمل مجموعہ قوانین مرتب کیا گیا -

کاروباری حالات کا ماھواری جائزہ

خورداد سنہ ۱۳۵۵ف - اپریل سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں ۶-۹-۱۱۶ روپے اور ۰-۰-۱۱۶ روپے کے درمیان رہیں۔ زر کے بازار میں گرم بازاری رہی - چنانچہ سونے اور چاندی کے بہتر نرخ علی الترتیب ۱۲۱ روپیے فی تولہ اور ۱۸۴ روپے ۴ آنے فی صد تولہ تھے - تھوک اور چلر فروسی کے بازاروں میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا - اسی طرح کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں بھی ترقی پذیر رہیں -

زر کاغذی اور سکے

زیر تبصرہ مہینے میں زیر گشت سکوں کی جملہ مالیت (۴۹۴۵,۹۸) لاکھ روپے تھی گزشتہ ماہ یہ مالیت (۴۹۲۳,۸۱) لاکھ روپے تھی اس طرح (۲۲,۱۷) لاکھ روپے کا اضافہ ہوا - خام گردش کے مقابلہ میں زر محفوظ کا تناسب (۴۱,۱۳) فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۰,۲۶) فیصد زیادہ ہے -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے (۹۶,۷۸) فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا - اس کے بر خلاف سابقہ ماہ میں (۹۷,۰۵) فیصد نوٹ گردش میں تھے -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں کارو بار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۱۴ بنکوں کے واجبات کی مقدار ۲۸۸۸,۱۲ لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار (۱۲۲,۶۳) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور ایسی خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۶۲,۴۱) لاکھ روپے اور (۹,۷۱) لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ ماہ کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۵۰۰,۷۲) لاکھ روپے اور (۴۵۲,۳۳) لاکھ روپے تھی -

امداد باھمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باھمی کے جن ۱۹ بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ھیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۶,۱۶,۰۵۳) روپے ھے - ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، حکومت اور انفرادی طور پر اراکین و دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار (۱۹۸۸۳۵۶) روپے تھی - اور اراکین اور بنکوں اور انجمنوں سے

وصول طلب قرضوں کی مقدار(۱۴۶۰۰۳۷) روپے تھی - بنکوں میں (۳۰۸۷۶۶) روپے نقد موجود تھے -

نرخ ٹھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینیے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی البتہ گھوڑے کے چنیے اور کالی مونگ کی قیمتیں گر جانے سے دالوں کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ کمی ہوئی - گڑ کی قیمتیں ۱۴ روپے دس آنے سے ۱۵ روپے تک بڑھ گئیں جس کی وجہ سے شکر اور متعلقہ اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۱۷ اعشاریہ اضافہ ہوا -

دوسری غذائی اشیاء اور تمام اغذیہ کے اشاریہ میں علی الترتیب ۱۱ اور ۵ اعشاریہ اضافہ ہوا -

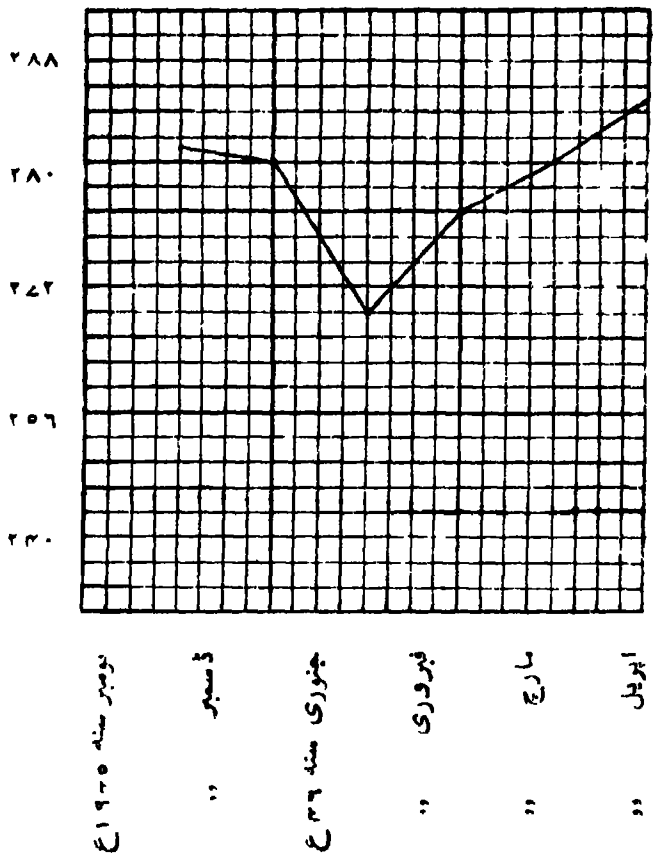
روغن دار تخم نباتاتی تیل اور ساختہ کپاس کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۶،۱۵،۳۰ اعشاریہ اضافہ ہوا اس کے برخلاف چمڑا اور کھال اور دوسری خام اور ساختہ اشیاء کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۳۳ اور ۲۴ اعشاریہ کمی ہوئی - گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۸ اعشاریہ اضافہ ہوا -

اگست سنہ ۱۹۳۹ ع کی اساس پر ابریل سنہ ۱۹۴۶ ع کا عام اشاریہ ۲۸۱ تھا - اس کے مقابلہ میں مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع اور فروری سنہ ۱۹۴۶ ع میں یہ اشاریہ علی الترتیب ۲۷۶ اور ۲۷۲ تھا - جولائی سنہ ۱۹۱۴ ع کی اساس پر ابریل سنہ ۱۹۴۶ ع کا عام اشاریہ ۲۵۱ تھا لیکن مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع اور فروری سنہ ۱۹۴۶ ع میں یہ علی الترتیب ۲۴۳ اور ۲۳۹ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ ع مارچ سنہ ۱۹۴۶ ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۵ ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			بمقابلہ	
		اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	..	−۵
دالیں	۶	۲۷۶	۲۸۴	۱۹۸	−۸	+۷۸
شکر	۲	۱۶۰	۱۴۶	۱۲۳	+۱۴	+۳۷
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۴۰	۲۳۸	۲۰۲	+۱۱	+۴۷
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۵۶	۲۵۱	۲۲۲	+۵	+۳۴
روغن دار تخم	۵	۴۰۱	۳۶۱	۲۴۵	+۴۰	+۵۶
نباتاتی تیل	۴	۳۷۰	۳۵۵	۲۷۶	+۱۵	+۹۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۳۲۳	۳۱۷	۲۹۰	+۶	+۳۳
چمڑا اور کھال	۲	۳۹۹	۴۳۲	۳۳۵	−۳۳	+۶۴
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۷۸	..	+۳۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۲۵	۲۴۹	۲۵۳	−۲۴	−۲۸
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۱۵	۳۰۷	۲۷۱	+۸	+۴۴
عام اشاریہ	۶۶	۲۸۱	۲۷۶	۲۴۶	+۵	+۳۵

مندرجہ ذیل گراف میں نومبر سنہ ۱۹۴۵ع تا اپریل سنہ ۱۹۴۶ع نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کے تار چڑھاؤ کو ظاہر کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

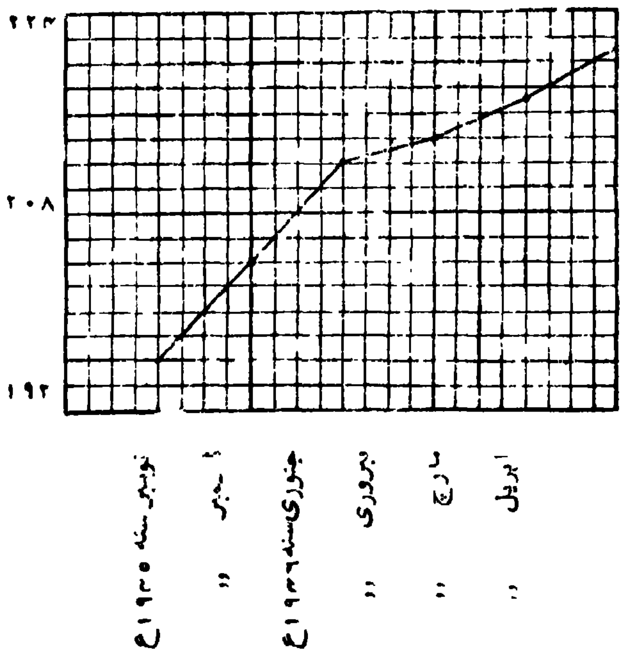
زیر تبصرہ مہینے میں موٹے چاول دھان ، باجرہ ، راگی مکئی چنا ، اور تور کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور گیہوں جوار اور نمک کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔

دس اہم اشیاء کی اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اورچھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے ۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۲ - ۳	۳ - ۳	۲۳۰	۲۲۵
دھان	۱۲ - ۱۴	۳ - ۵	۷ - ۵	۲۸۴	۲۷۱
گیہوں	۵ - ۷	۷ - ۲	۶ - ۲	۳۰۰	۳۰۸
جوار	۰ - ۱۰	۶ - ۵	۴ - ۵	۱۸۶	۱۹۰

باجرہ	۸ - ۱۰	۲ - ۵	۳ - ۵	۲۰۵	۲۰۰
راگی	۵ - ۱۱	۹ - ۵	۱۰ - ۵	۲۰۳	۱۹۱
مکئی	۱۳ - ۱۰	۲ - ۶	۴ - ۶	۱۷۷	۱۷۳
چنا	۱۰ - ۷	۳ - ۳	۳ - ۳	۲۳۹	۲۳۵
تور	۱ - ۱۰	۰ - ۴	۲ - ۴	۲۵۲	۲۴۴
نمک	۱۳ - ۸	۹ - ۶	۸ - ۶	۱۳۴	۱۳۷
عام اشاریہ	..	.	..	۲۲۱	۲۱۷

مندرجہ ذیل گراف میں نومبر سنہ ۱۹۳۵ع تا اپریل سنہ ۱۹۳۶ع ۱۰ اہم اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۱۸ روپے اور ۱۲۱ روپے فی تولہ اور ۱۸۱ روپے اور ۱۸۴ روپے ۴ آنے فی عدد تولہ تھے۔

مندرجہ ذیل تختے میں نومبر سنہ ۱۹۴۵ع تا اپریل سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
نومبر سنہ ۴۵ع	۹۳-۰	۱۰۱-۰	۱۵۰-۰	۱۵۳-۰
دسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰	۹۹-۰	۱۵۰-۰	۱۵۷-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰	۱۱۲-۰	۱۵۶-۰	۱۹۴-۰
فروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰	۱۱۲-۰	۱۶۳-۰	۱۷۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰	۱۱۸-۰	۱۶۷-۰	۱۸۰-۰
اپریل سنہ ۴۵ع	۱۱۸-۰	۱۲۱-۰	۱۸۰-۰	۱۸۴-۴

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خرید و فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۰-۱۰-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۱-۱۱۶ روپے اور کم ترین شرحیں ۶-۹-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۰-۱۱۶ روپے تھیں ۔

حصص کے نرخ

تفصیلات		مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	اپریل سنہ ۱۹۴۶ع
		روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱	۱۰۱-۰
" " "	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۱	۱۰۳-۱۰
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۳	۵۰-۳
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۵۳-۸	۱۵۹-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
" "	۶ فی صد (۲۵۰ " ")	۵۱۲-۰	۵۰۵-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۴۳-۰	۹۱۵-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ " سکہ کلدار)	۸۷۰-۰	۹۶۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰۰ " ")	..	..
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ " ")	۱۸۹۵-۰	۲۶۵۰-۰

عثمان شاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه کلدار)	۳۸۹-۸	۳۰۸-۸
شکر			
نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۵۸-۰	۵۹-۰
،، ،، ترجیحی	(۲۵ ،، ،،)	۳۶-۰	۳۶-۰
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیه‌سکه عثمانیه‌اداشده ۲۵ روپیه)	۲۱-۳	۱۹-۱۲
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۸ روپیه)	۵-۹	۸-۲ $\frac{1}{4}$
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۶-۰	۳۷-۰
کمیکلز اینڈ فارماسیوٹکلیز	(۲۵ روپیه سکه عثمانیه)	۳۲-۸	۳۲-۸
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۲۰-۰	۱۱۳-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۵-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ،، ،،)	۵۸۵-۰	۶۱۷-۰
،، ،، ۵ فیصد قرض		۱۰۷-۰	۱۰۷-۰
حیدرآباد ٹینریز	(۵۰ ،، ،، ادا شده ۲۰ روپیه)	۲۸-۰	۲۸-۸
نشنل فوڈ	(۱۰ ،، ،،)	۸-۰	۸-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ ،، کلدار)	۱۹-۸	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ،، عثمانیه)	۲۳۸-۸	۲۳۳-۸
اسٹارچ پراڈکٹس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۰۳-۰	۱۰۳-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ،، ،،)	۱۱۳-۸	۱۱۳-۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ،، ،،)	۱۳-۳	۱۳-۱۲ $\frac{1}{4}$
وزیر سلطان	(۱۰ ،، ،،)	۹۵-۰	۹۵-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ،، ،،)	۱۶-۱۲	۱۳-۸

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصره مهینے میں ممالک محروسه کی دیا سلائی کی کرنیوں میں ۲۵۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے- اس کے مقابلے میں سابقه مهینے میں ۵۶۰۰۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مهینے میں ۲۱۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے -

سمنٹ - اپریل سنه ۴۶ع میں ۱۴۰۰۰ ٹن سیمنٹ تیار هوئی - گذشته سال اس ماه میں اتنی هی مقدار تیار هوئی تھی-

شکر - زیر تبصره مهینے میں نظام کارخانه شکرسازی بودهن نے ۲۷۰۰۰ هنڈرویٹ شکر تیار کی - گزشته ماه اور گزشته سال اسی ماه میں علی الترتیب ۴۷۰۰۰ اور ۳۹۰۰۰ هنڈرڈ ویٹ شکر تیار کی گئی تھی -

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	اپریل سنہ ۴۶ع	مارچ سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ مارچ سنہ ۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ اپریل سنہ ۴۵ع
دیا سلائی	گروس ڈبے	۲۵،۶	۳۶،۵	۲۱،۵	− ۱۰،۰	+ ۴،۱
سمنٹ	ٹن	۱۳،۱	۱۸،۲	۱۳،۷	− ۴،۱	− ۰،۶
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۲۷،۶	۴۷،۱	۳۹،۶	+− ۱۹،۵	− ۲،۰

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں چاول گیہوں اور جوار کی درآمد پچھلے ماہ کے مقابلہ میں زیادہ ہوئی

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	اپریل سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۱۳۲۰۹	۳۹۲۹
آٹا	..	..	..
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۱۶۷۹	۲۳۹۰۷
جوار	..	۳۳۲۶۲	۳۵۵۱۱
باجرا	..	..	۲۲۴۱
راگی	..	..	۳۵
ماش	..	۱۳۱۸	۱۰۹
چنا	..	۱۸۹۰	۷۴۸۴
گھی (من)	..	۵۵۷	۱۱۲½
چائے	..	۱۳۹۹	۳۰۲
شکر	..	۴۲۶۴	۵۸۵۰

ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی ماہواری درآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں مارچ اور اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ میں اہم اشیاء کی درآمد کی مالیت

بتائی گئی ہے (اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیاء	اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (–) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	۴۰	۳۱	+ ۹
شکر	۶۰	۵۶	+ ۴
نمک	۱۱۳۵	۱۲۶۷	– ۱۳۲
میوہ	۱۱۲۶	۱۴۱۵	– ۲۸۹
سپاری	۵۰۷	۶۲۳	– ۱۱۶
کپڑا	۶۳۲۸	۷۵۰۵	– ۱۱۷۷
سوت	۱۳۹۲	۱۷۳۵	– ۳۴۳
ریشم	۵۱	۲۹۶	– ۲۴۵
پیتل کی پیتل	۵۴۰	۸۲۳	– ۲۸۳
لوہا	۵۷۶	۴۴۱	+ ۱۳۵
لکڑی	۱۷۰	۱۴۳	+ ۲۷
چاندی (تولے)	۲۴	۹۶	– ۷۲
سونا (تولے)	۶۴۶	۳۲۱	+ ۳۲۵
حیوانات	۲۴۸	۲۵۲	– ۴
دیگر	۱۲۷۹۱	۱۴۴۹۳	– ۱۷۰۲
جملہ	۲۵۶۳۴	۲۹۴۹۷	– ۳۸۶۳
جملہ برائے اپریل سنہ ۱۹۴۵ع	۲۵۳۳۱	۲۳۰۵۵	+ ۲۲۷۶

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

مارچ اور اپریل سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ سے برآمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے :ــ

اشیاء	اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (–) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
اجناس خوردنی	۲۸۵۳	۳۶۲۱	– ۷۶۸
کپاس	۷۶۳۳	۸۹۳۱	– ۱۲۹۸
السی	۵۲۶	۴۶۸	۵۸
تل	۳۲۲	۲۱۳	+ ۱۰۹
مونگ پھلی	۵۵۴۷	۵۲۸۹	+ ۲۵۸

تخم ارنڈی	..	۱۱۸۷	۱۳۱۱	−۱۲۴
روغنیات	..	۵۹۹۰	۶۷۲۸	−۷۳۸
نیل	..	۱	۵	−۴
چوبینہ	..	۲۸۰	۲۱۴	+۶۶
کھال اور چمڑا	..	۱۴۳	۱۱۷	+۲۶
حیوانات	..	۲۸۶	۳۷۰	−۸۴
دیگر	..	۳۶۵۸	۴۳۴۷	−۶۸۹
جملہ	..	۲۸۴۲۶	۳۱۶۱۴	−۳۱۸۸
جملہ برائے جنوری و فروری سنہ ۱۹۴۵ع	..	۳۱۲۰۳	۲۹۳۵۱	+۱۸۵۲

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے اور ۶۸-۸ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۱۳۰-۴ روپے اور ۱۴۲ روپے کے درمیان رہیں۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۴۸ روپے سے ۳۷ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۰۰ روپے سے ۱۵۵-۴ روپے تک رہیں۔

کپاس کی بر آمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		اپریل سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۵ع	اپریل ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۴۳۷۲۰	۴۶۵۲۲	۴۸۱۵	۳۷۶۶
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۷۱	۴۴	۲۴۶۴	۱۰۸۴۵
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	..	..	۶۷۷	۳۲۲
جملہ	..	۴۳۷۹۱	۴۶۵۶۶	۷۹۵۵	۱۴۹۳۳
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۲۷۹۳۵	۲۷۹۳۵	۴۷۷۳	۸۹۶۳

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی کپاس صاف اور پریس کرنے والی کرنیوں میں چار ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ میں ۲۸ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔ اس طرح (۲۴) ہزار گٹھوں کی کمی ہوئی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کے مجموعی پیداوار (۳۷٫۷۸) لاکھ گز رہی۔ اس کے برعکس مارچ سنہ ۱۹۴۶ع میں پیداوار کی مقدار (۳۸٫۰۰) لاکھ گز تھی۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیداوار ۱۷٫۸۸ لاکھ پونڈ تھی ۔ اس کے برعکس مارچ سنہ ۱۹۴۶ع (۱۶٫۶۵) لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا تھا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں اپریل اور مارچ سنہ ۱۹۴۶ع اور اپریل سنہ ۱۹۴۵ع کے لئے کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں ۔

اشیاء	اپریل ۴۶ع	مارچ ۴۶ع	اپریل ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ مارچ ۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ اپریل ۴۵ع
کپڑا (گز)	۳۷۷۸٫۱	۳۸۰۵٫۸	۵۳۳۹٫۷	−۲۷٫۷	−۱۵۶۱٫۶
سوت پونڈ	۱۷۸۸٫۴	۱۶۶۵٫۸	۲۱۲۰٫۷	−۱۲۲٫۶	−۳۳۲٫۳

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں صرف شدہ کپاس مارچ سنہ ۴۶ع کے مقابلہ میں ۲٫۱۸ لاکھ پونڈ زیادہ اور اپریل سنہ ۴۵ع کے مقابلہ میں ۲٫۲۶ لاکھ پونڈ کم ہے ۔

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں :—

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بدوران مارچ سنہ ۴۶ع	کپاس کا صرفہ بدوران اپریل سنہ ۴۶ع	کپاس کا صرفہ بدوران اپریل سنہ ۴۵ع	(−) یا (+) بمقابلہ مارچ سنہ ۴۶ع	(−) یا (+) بمقابلہ اپریل سنہ ۴۵ع
پریس کی ہوئی	..	۱۷۸۳٫۰	۲۰۲۴٫۰	۲۳۰۷٫۲	+۲۴۱٫۰	−۲۸۳٫۲
بلا پریس کئے	..	۲۱۳٫۳	۱۹۰٫۸	۲۰۳٫۳	−۲۲٫۵	−۱۲٫۵
جملہ	..	۱۹۹۶٫۳	۲۲۱۴٫۸	۲۵۱۰٫۵	+۲۱۸٫۵	−۲۹۵٫۷

حمل و نقل

ریلوے ۔ زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی تخمیناً (۴۵٫۲۰) لاکھ روپے رہی ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں آمدنی کی مقدار علی الترتیب ۴۶٫۲۸ اور ۴۲٫۸۹ لاکھ روپے تھی ۔ ریلوے کے ذریعہ اشیا کی حمل ونقل سے جو آمدنی ہوئی وہ پچھلے سال کے اسی مہینے کی آمدنی کے مقابلہ میں (۱٫۶۵) لاکھ روپے زیادہ تھی ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۶ع میں (۱۸٫۶۹) لاکھ مسافروں نے ریل کے ذریعہ سفر کیا ۔ اس کے مقابلہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۵ع اور مارچ ۴۶ع میں ریل کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۱۶٫۲۶ لاکھ تھی ۔

شارعی حمل و نقل :— زیر تبصرہ مہینے میں شارعی حمل و نقل کے شعبہ کو (۹٫۲۹) لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی ۔ اس کے برخلاف مارچ سنہ ۴۶ع اور اپریل سنہ ۴۵ع میں آمدنی کی مقدار علی الترتیب (۹٫۰۳) لاکھ روپے اور (۸٫۱۶) لاکھ روپے تھی ۔ اپریل سنہ ۴۶ع میں ۱۹٫۹۳ لاکھ مسافروں نے بسوں میں سفر کیا ۔ اس کے مقابلہ میں مارچ سنہ ۴۶ع اور اپریل سنہ ۴۶ع میں سڑک کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد (۱۸٫۹۶) لاکھ اور (۱۶٫۶۴) لاکھ تھی ۔

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ذیل کے تختہ میں اپریل اور مارچ سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں۔ (اعداد ہزاروں میں)

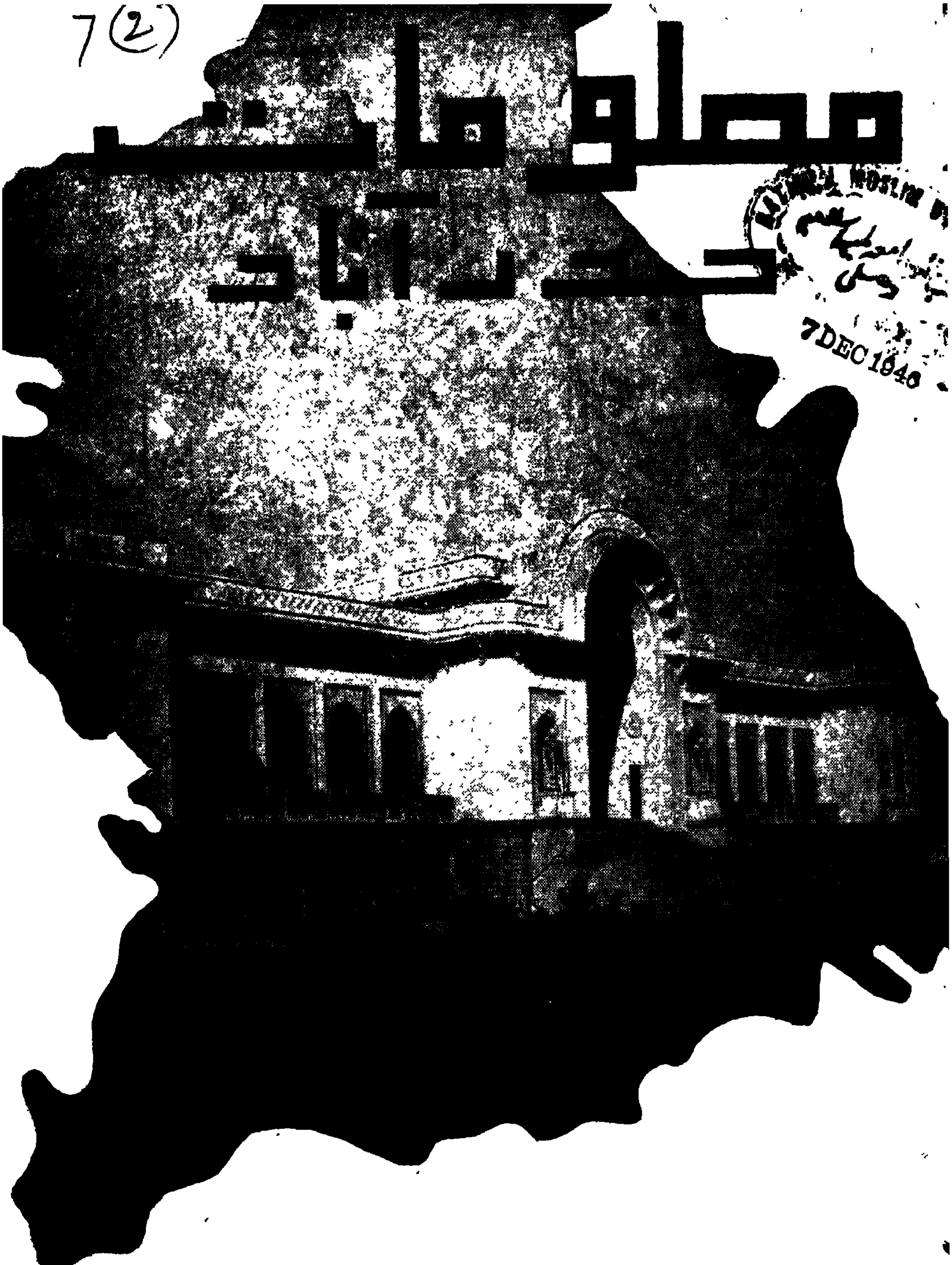
مدات	آمدنی		خرچ	
	مارچ سنہ۴۶ء	اپریل سنہ۴۶ء	مارچ سنہ۴۶ء	اپریل سنہ ۴۶ء
مالگزاری	۱۶۱	۸۹۹۵	۴۱۰	۷۹۷
جنگلات	۷۶۶	۸۸۷	۱۰۵	۸۴
کروڑگیری	۳۱۹۲	۲۷۹۴	۱۹۱	۴۴
آبکاری	۵۳۵۷	۵۰۰۹	۲۱۴	۲۶۲
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۳۱۶	۳۷۶	۲۵	۳۰
قرضہ	۴۵۰۳	۱۰۷۱	۲۲۳	۱۷۹۴
سکہ	۲	۹	۶۶	۲۹
ٹپہ	۲۱۲	۲۰۹	۱۰۰	۱۴۱
کشوری نظم و نسق	۵	۷	۴۸۵	۵۰۴
پولیس	۲	۲	۵۲۳	۶۴۹
تعلیمات	۱۲۰	۶۱	۱۱۵۲	۲۰۹۱
طبابت	۱۱	۱۱	۳۲۱	۳۱۶
زراعت	۱۸۴	۱۰	۱۳۰	۱۱۶
بلدیہ و صحت عامہ	۳	۲	۱۳۸	۱۰۶
عمارات	۱۵	۱۳	۸۲۸	۸۶۶
آبپاشی	۶۲	۹۰	۸۷	۹۲
ریلوے	..	..	۵	۱۳۰
متفرق	۳۴	۴۶۸	۱۹	۳

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی صرف دو کمپنیاں قائم ہوئیں ۔


رکسونا
جلد کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے
جلد کو خوبصورتی بخشتا ہے
THE NEW Rexona MEDICATED SOAP
Rexona
درحقیقت یہ بات درست ہے چونکہ رکسونا نہایت پھرتی سے جلد کی صحت کو بڑھاتا ہوا اسکی حفاظت کرتا ہے۔ یہی صرف جلد کی نزاکت کا واحد راز ہے اسلئے رکسونا ہی جلد کو خوبصورتی دینے کا اور افخر کرسکتا ہے
بھلا رکسونا یہ کیسے کرتا ہے؟ یہ واقعی ایسا کرتا ہے کیونکہ حفظان صحت کے اصولوں کی بنا پر خاص خاص مضر جراثیم کو مارنے والی ادویات جو کہ کیڈائل کے نام سے موسوم ہے کی آمیزش رکھتا ہے اور رکسونا کی جلدی بے حد پیدا ہوجانیوالی جھاگ ایسے آرام دہ جلد کو جراثیم سے مبرا رکھنے والی کیڈائل کو جلد کے ہر مسام میں گہرائی تک پہونچاتی ہے اور خاص کر وہاں جہاں عام طور پر جلد کو خراب کرنے والی کھجلی اور بدزیب بنانے والے داغ پیدا ہونے لگتے ہیں۔
اسے ہر طرح سے مہلک سوزش اور کھجلی سے بچاتی ہے۔ اور بچے کی نازک جلد کو آرام دہ اور ٹھنڈا رکھتی ہے۔ جلد کو یقیناً صحت مند رکھنے کے لئے ہر گھر کو اسے باقاعدہ استعمال میں لانا چاہئے۔
★ کیڈائل۔ صحت کو تقویت دینے اور صحت کو محفوظ رکھنے والے تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جلد کی صحت پر اپنا اچھا خاصا اثر کرکے اسے قائم رکھتا ہے۔ اس قسم کا آرام دہ اور حفاظت کرنے والے کیڈائل کے اثر کو بڑے بڑے مشہور سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے۔ اور اسکے استعمال کے کل کو ترجیح دی ہے۔
رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے
REXONA OINTMENT
رکسونا۔ ہر گھر کا ہردلعزیز صابن
ہر خاندان کا ہر فرد ولشر اس عمدہ و اعلیٰ سبز، جلدی جھاگ دینے والے اور خاص صفات سے پر صابن کی تعریف کرے گا۔ اور ان میں مستورات خاص کر کیونکہ یہ ان کے جلد کو نزاکت اور حسن دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ اور اس لئے کہ وہ اس کی صحت جلد کو ہمیشہ قائم رکھنے والی خاص اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ بچوں کیلئے اس سے بہترین جلد بخش یعنی محفوظ صابن اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ رکسونا کی اعلےٰ اور معطر جراثیم کی دشمن ادویات سے پُر جھاگ خارش کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے
R.P. 20-25 UD
REXONA PROPRIETARY LIMITED


ضرور اُس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اسکول جارہا ہے، وہاں سے وہ کیا لے کر آئے گا؟ نئی معلومات، نئے اطوار اور شاید
کسی بیماری کے جراثیم۔ ماں اپنے چھوٹے سے بچے کو ان سب چیزوں کی حفاظت میں بھیجتی ہے
جو اس نے اسے سکھائی ہیں۔ سب سے زیادہ اہم لائف بوائے صابن کا روزانہ استعمال ہے،
جو میل کے اس خطرہ سے حفاظت کرتا ہے جو تندرست سے
تندرست بچوں کو بھی جراثیم اور بیماری کے متعلق لاحق رہتا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں ہے
ایک اچھی عادت ہے۔
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED



جلد ۷ .... شمارہ ۲
دے سنہ ۱۳۵۶ف - نومبر سنہ ۱۹۴۶ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

حکومت حیدرآباد کی تعلیمی حکمت عم

فہرست مضامین

دے سنه ۱۳۵۶ف — نومبر سنه ۱۹۴۶ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
حکومت حیدرآباد کی تعلیمی حکمت عملی	۵
غذائی محاذ	۹
صدر اعظم بہادر کا دورہ	۱۶
آئینی مشاورتی مجالس مزدوران	۱۹
ترقی کے مساوی مواقع	۲۱
کاروباری حالات کا ماهواری جائزہ	۲۳

سرورق
کتب خانه آصفیه حیدرآباد



تمام خوبیاں

ٹینور ڈی لکس سگریٹ کی تازگی اور لطافت کو سب ہی پسند کرتے ہیں۔ اس سگریٹ کی تیاری میں نفیس و خوشبودار اور صد فیصد خالص ورجینا تمباکو استعمال کی جاتی ہے۔ ٹینور سگریٹ کو سب پسند کرتے ہیں اور اسے پیش کر کے آپ ہر شخص کو اس کا پسندیدہ سگریٹ پیش کریں گے

tenor ..is truly a de Luxe Cigarette

Guaranteed 100% Pure Virginia Tobacco

JAMES CARLTON LTD. LONDON.

James Carlton Lt., London.

'U—1'

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ — دے سنہ ۱۳۵۶ ف - نومبر سنہ ۱۹۴۶ ع — شمارہ ۲

احوال و اخبار

ملکی زبانوں کا موقف - اس اشاعت میں کسی جگہ ایک پریس نوٹ شائع کیا گیا ہے جس میں حکومت حیدرآباد کی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے اور ان تدابیر کی تفصیل بتائی گئی ہے جو ملکی زبانوں یعنی تلنگی، مرہٹی اور کنڑی کو ریاست کے عام تعلیمی نظام میں ان کا صحیح مقام دلانے کے لئے اختیار کی گئی ہیں - اس امر پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ اپنی تعلیمی پالیسی کے تعین یا اس کی تشکیل جدید میں حکومت سرکار عالی نے ہمیشہ مقامی ضروریات تعلیم کے مسلمہ اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے- نیز تعلیمی پالیسی کو زمانہ کی بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے کی شدید ضرورت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے- حکومت کی طرف سے ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کرنے کی پر خلوص اور مسلسل جد و جہد کی جاتی رہی ہے جو ریاست کے باشندوں کی فطری صلاحیتوں کے لئے موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات کی تکمیل بھی کر سکتا ہو - اس پر اگر کوئی الزام عاید کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ وہ دوسری وحدتوں کی اندھی تقلید کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے- وقت کے تقاضوں اور ممالک محروسہ کے باشندوں کی مخصوص ضروریات سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے ریاست کے تعلیمی نظام میں تبدیلی کرنے کی صحیح حکمت عملی مفید اور بار آور ثابت ہوئی ہے کیونکہ اس کی بدولت ہمارا تعلیمی نظام زیادہ مکمل اور دوسروں کے لئے نظام زیادہ مکمل اور دوسروں کے لئے باعث رشک بن گیا ہے -

مندرجات بالا کے پیش نظر یہ امر کسی قدر تکلیف دہ ہے کہ حکومت کی تعلیمی پالیسی پر وقتاً فوقتاً بیجا اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں جو لاعلمی پر مبنی معلوم ہوتے ہیں قومی مشترکہ اور ریاست کی سرکاری زبان کو جو ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے اسے خاص طور پر تنقید کا ہدف بنایا جاتا رہا ہے- ریاست کے تعلیمی نظام میں عیب نکالنے کی گمراہ کن کوشش میں حکومت کے معترضین بسا اوقات ان فوائد کو نظر انداز کر جاتے ہیں جو ایک دیسی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے سے حاصل ہوتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعلیم کے اس بنیادی اصول کو کوئی اہمیت نہیں دیتے کہ نوجوان ذہنوں پر ایک نامانوس زبان کی نزاکتوں کو سیکھنے کا غیر ضروری بار نہ ڈالا جائے - اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ریاست کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ اردو ممالک محروسہ میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جاتی ہے اگرچہ یہ یہاں کے باشندوں کی اکثریت کی مادری زبان نہیں ہے - تاہم اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حکومت نے کسی طرح بھی دوسری ملکی زبانوں کی اہمیت کو گھٹایا ہے یا ان کے جائز حقوق کو نظر انداز کر دیا ہے - تلنگی، مرہٹی اور کنڑی کو ریاست کے تعلیمی نظام میں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے میں موانع پیدا کرنا تو کجا حکومت ان کی ترویج و ترقی کے لئے ممکنہ سہولتیں بہم پہونچاتی رہی ہے- حقیقت تو یہ ہے کہ ادنی سے ادنی درجہ سے لیکر اعلی سے اعلی درجہ تک ان زبانوں میں تعلیم دینے کے انتظامات موجود ہیں -

اس مقصد کی پیش رفت میں اور ملکی زبانوں کے حامیوں کی خواہشات کے ساتھ مخلصانہ اور روایتی ہمدردی کے عملی ثبوت کے طور پر حکومت سرکار عالی نے ملکی زبانوں کی ترویج کے لئے بعض زاید سہولتیں مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ایک عرصہ سے تحتانی دور کے لئے ذریعہ تعلیم طالب علم کی مادری زبان یا مقامی زبان رہی ہے اور اس کو برابر وسعت دی جاتی رہی ہے اور دی جاتی رہے گی جہاں تک وسطانی درجوں کا تعلق ہے طلبا کے لئے اپنی مادری یا مقامی زبان میں نصاب کی تکمیل کرنے کی سہولت فراہم کی جارہی ہے (ساتھ ہی انہیں حسب معمول اردو کی تعلیم بھی دی جاتی رہے گی) اس سہولت سے خانگی مدارس کے طلباء فوری اور سرکاری مدارس کے طلباء تدریجی طور پر مستفید ہوں گے۔ فوقانی درجوں کی حد تک جامعاتی تعلیم اور فوقانی تعلیم کے درمیان موجودہ ربط کو در ہم برہم کرنا مقصود نہیں ہے لیکن اگر ہمسایہ جامعات میں سے کوئی جامعہ کسی علاقہ واری زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرے تو حکومت خود اپنے اداروں میں مادری زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر متوازی جماعتوں کے قیام کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرے گی ۔ یہ ان لوگوں کے لئے ایک فیاضانہ رعایت ہے جو مادری زبان کے ذریعہ تعلیم دینے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں ۔ ایک اور رعایت یہ کی جانے والی ہے کہ خانگی مدارس کو فوقانی مدارج تک مادری یا مقامی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ اردو زاید زبان کی حیثیت سے سکھائی جائے اور انگریزی کا معیار قایم رکھا جائے ۔ یہ شرط اس بات کا تیقن حاصل کرنے کے لئے عاید کی گئی ہے کہ خانگی مدارس کے طلباء کو جامعہ عثمانیہ میں داخل ہونے یا مسابقتی امتحانوں میں شریک ہونے یا سرکاری ملازمت اختیار کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

صورت حال کے غیر جانبدارانہ مطالعہ سے تمام صحیح الفکر اشخاص کو اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ اپنی تعلیمی پالیسی کی تشکیل میں حکومت نے ریاست کے عام مفاد ہی کو نہیں بلکہ اس کی آبادی کے مختلف طبقوں کے مخصوص مفادات کو بھی پیش نظر رکھا ہے ۔ وہ اپنی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کئے بغیر جو بھی کرسکتے تھے اس کو کرنے میں پس و پیش نہیں کیا گیا ہے ۔

ایک اپیل ۔ بعض انتظامی وجوہ کی بناء پر حکومت نے پرچہ ہائے نامزدگی کے داخلہ اور مجلس مقننہ کے انتخابات کی تواریخ میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ تصفیہ ان لوگوں کو جنہیں دستوری اصلاحات کی مرسمہ اسکیم کو قبول کرنے میں تامل ہے اپنے طرزعمل پر نظر ثانی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے ۔ اسکیم کی ان خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنا نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا جو محض فرقہ واری یا جماعتی نقطہ نظر سے قابل اعتراض معلوم ہوتی ہیں ۔ کسی ایسے مسئلہ کو جو ریاست کی آئندہ دستوری ترقی سے متعلق ہو اس قدر محدود یا تنگ زاویہ نگاہ سے دیکھنا کسی کے لئے بھی مفید نہیں ہوسکتا بلکہ ممکن ہے کہ اس سے آئندہ نسلوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں ۔ یہ ایک بھاری ذمہ داری ہے جسے صورت حال کا احتیاط کے ساتھ جائزہ لئے بغیر قبول نہیں کیا جاسکتا اور نہ کرنا ہی چاہئے ۔ ہمیں جو چیز دیکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آیا نیا دستوری خاکہ ترقی کی جانب اقدام ہے یا نہیں ۔

وہ لوگ بھی جو دستوری اصلاحات کی اسکیم کی فوری افادیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس واقعہ سے انکار نہیں کرسکتے کہ یہ صحیح اور منظم اصولوں پر ترقی کے امکانات کی حامل ہے ۔ بہر صورت یہ محض اس بناء پر بلا سوچے سمجھے مسترد کئے جانے کے لائق نہیں ہے کہ اس سے بعض جماعتوں کے سیاسی عزائم کی تکمیل نہیں ہوتی ۔ ہم یہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں کہ اسی میں اس اسکیم کی قدر و اہمیت مضمر ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے جہاں تک ممکن ہو ممالک محروسہ کی آبادی کے طبقوں کے بظاہر متباین دعوؤں میں مطابقت پیدا کرنے کی پرخلوص کوشش کی ہے ۔ یہ فی الحقیقت متضاد مطالبات کے درمیان مفاہمت کے ذریعہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ حب وطن اور تدبر دونوں اس امر کی مقتضی ہیں کہ پیش نظر مقصد — ریاست کے مختلف مفادات اور اس کے نظم و نسق

کے درمیان زیادہ قریبی اور ترقی پسندانہ اشتراک عمل— کی تکمیل کے لئے ممکنہ سعی کی جائے ۔ اس کے حصول کےلئے ریاست کی مقننہ کے فرائض و اختیارات میں بڑی حد تک توسیع کی گئی ہے اور اس طرح مقننہ کو دور رس اہمیت رکھنے والے انتظامی معاملات میں ایک موثر آواز حاصل ہو جائے گی ۔

اس اسکیم کے مخالفین کےلئے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ممکن ہے کہ اس کا عملی نفاذ ان کے ان اندیشوں کو بے بنیاد ثابت کردے جو ہمارے سنہرے مقصد—خانوادہ آصفی کے زیر سایہ مسرت و خوشحالی کے ایک نئے دور کے آغاز — کے حصول کےایک ذریعہ کی حیثیت سے اس کی افادیت کے متعلق ہیں۔ ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ یہ اسکیم ریاست کی آیندہ دستوری ترقی کا آخری یا قطعی حرف نہیں ہے کیونکہ خود مجلس مقننہ کے آئین میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ عملی تجربہ کی روشنی میں دستور میں مزید توسیع کی جائے ۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ اپیل رائیگاں نہ جائے گی کہ اس مسئلہ کو جماعتی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ اجتماعی مفاد کی روشنی میں دیکھا جائے اور ریاست کے مختلف مفادات کی طرف سے اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ اصلاحات کی تازہ ترین قسط کو کامیاب بنایا جائے ۔

• • • • • • •

ملک بمقابلہ فرقہ — سر مرزا اسمعیل کے ان بے ضرر الفاظ سے جو کسی ملک اور اس میں بسنے والے فرقوں کے اضافی موقف کےمتعلق ایک معاشرتی تقریب میں فرمائے گئے تھے اگر کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہوتو ہم امید کرتے ہیں کہ ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کے غور کردہ خیالات کے اظہار سے دور ہو گئی ہو گی جو حیدرآباد کے ایک مذہبی پیشوا کے موسومہ مکتوب میں ظاہر کئے گئے تھے ۔ کایستھ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں جو دسہرہ کی تقریب کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا تقریر کرتے ہوئے سر مرزا اسمعیل نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہر شخص خود کو سب سے پہلے ہندوستانی سمجھے ۔ اس کی وجہ سے بعض حلقوں میں غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی ۔ مولوی غوثی شاہ قادری نے ہزاکسلنسی کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ۔ صدر اعظم بہادر نے وضاحت فرمائی کہ آپ کا اشارہ صرف ان فرقہ واری اداروں کی طرف تھا جو " مشروم " (Mush room) کی طرح پیدا ہوتے اور ملک کو نقصان پہونچا کر مبالغہ آمیز اہمیت حاصل کرلیتے ہیں ۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا یہ ہمارے ملک کا ایک عام واقعہ ہے اور ہماری اکثر سیاسی اور معاشرتی کمزوریاں اسی کا نتیجہ ہیں ۔

اپنے موقف کی توضیح فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی نے لکھا ہے :— " اس فقرہ سے کہ پہلے ہندوستانی اور بعد کو مسلم یا ہندو نہ تو مسلمانوں کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے اور نہ ہندوؤں کے ساتھ کیونکہ مثال کی طور پر بیرون ہند ہمیں " ہندی مسلمان " ہی کہا جاتا ہے جس سے ہمارے احساسات یا نسلی تفاخر کو کوئی صدمہ نہیں پہونچتا۔ ہمیشہ سے میرا یہی خیال رہا ہے اور اب بھی میں اس خیال کا حامی ہوں کہ مذہب اور سیاست کو خلط ملط کرنا ایک غلطی ہے اور اچھے مسلمانوں اور اچھے ہندوؤں کو یہ بات فراموش نہ کرنی چاہئے کہ وہ سب ہندوستانی ہیں یعنی اس اس ملک کے بسنے والے اور اس کی وفاداری کا دم بھرنے والے ہیں ۔ یہ ایک ایسا موقف ہے جس سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں ہٹ سکتا جب تک ہم مسلمان ہندوؤں کی طرح ہندوستان کو اپنا وطن تصور کرتے ہیں اور بجا طور پر تصور کرتے ہیں ۔ "

صدر اعظم بہادر نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے :— " موجودہ حالات میں کسی چیز کو اسلام پر مقدم قراردینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں اپنے ہم مذہبوں میں اسلام کے ساتھ وفاداری میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں اور جہاں کہیں (مجھے اس کا یقین ہوجائے کہ) مسلمانوں کے مفادات خطرہ میں ہیں اس مقصد عظیم کی تائید کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہونگا ۔ میں آپ سے اور دیگر احباب سے خاص طور پر بالاصرار کہونگا کہ جہاں کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہ ہو وہاں ایسے پیدا نہ کیا جائے ۔ "

یہ مکتوب بالکل واضح ہے اور سر مرزا کے خلوص کے بارے میں یقین دلانے کے لئے تشریح و توضیح کا محتاج نہیں ہے۔

ایک صحیح مشورہ۔ آنریبل نواب سر مہدی یار جنگ بہادر نے حیدرآباد سیول سرویس اسوسی ایشن کے اراکین بالخصوص نئے امیدواروں کو ذات پات کی ذہنیت سے اپنا دامن پاک رکھنے کے لئے جو نصیحت فرمائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس کا عام طور پر خیر مقدم کیا جائے گا نواب صاحب کا یہ فرمانا بجا ہے کہ پہلے ہی سے متعدد جماعتی مفادات موجود ہیں اور یہ کہ سیول سرویس کو اس معاملہ میں ملک کی جماعت بندی میں مزید اضافہ نہ کرنا چاہئے۔ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف مفادات اور مقاصد رکھنے والے متعدد طبقے موجود ہیں "مقامیت،، یا جماعت بندی کا تصور سماجی زندگی کی سب سے بڑی لعنت ہے۔ ان حالات میں نواب صاحب نے "علحدگی پسندی،، کے رجحان کے خلاف جو زور دیا ہے دیا ہے وہ نہایت ہی مناسب ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک ایسا مشترکہ نصب العین پیدا کیا جائے جو ممالک محروسہ میں پائے جانے والے مختلف مفادات کے لئے قابل قبول ہو۔

اسوسی ایشن کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے انریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام رملہ نے جو سیول سرویس کے ایک نہایت ممتاز رکن ہیں اس بات کا یقین دلایا کہ حیدرآباد ملک کے مستقبل کی تشکیل میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا آپ نے امید ظاہر کی کہ حیدرآباد سیول سرویس کے اراکین ملک کے مستقبل کی تشکیل کے عظیم الشان کام میں اپنی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کے لئے اپنے آقا ولی نعمت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مناسب حصہ لیں گے۔

حکومت حیدرآباد کی تعلیمی حکمت عملی

ملک کی زبانوں کی ترقی کے لئے سہولتیں

حکومت سرکارعالی کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بعض حلقوں کے اس اعتراض کا موثر جواب دیا ہے کہ ریاست کی تعلیمی حکمت عملی ملکی زبانوں کی ترقی و توسیع کے منافی ہے ۔ اس نوٹ میں حکومت کی تعلیمی پالیسی کے بنیادی اصول کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ملکی زبانوں کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنا توکجا اس پالیسی کا مقصد ریاست کے عام تعلیمی نظام میں انہیں اپنا جائزمقام حاصل کرنے میں مدد دینا ہے ۔

تقریباً ربع صدی قبل حکومت سرکارعالی نے جامعہ عثمانیہ کے قیام کے ساتھ ملک کی ایک، قومی ۔ سرکاری اور مشترکہ زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر یہ ثابت کر دکھایا کہ علوم و فنون کی اعلی تعلیم کا حصول ایک غیر زبان کے مقابلہ میں اردو جیسی مانوس زبان کے ذریعہ آسان تر ہے علاوہ ازیں ایک غیر زبان کی جگہ ملک کی مشترکہ زبان کے ذریعہ جو تعلیم دیجاتی ہے اسکے اثرات دیرپا ہوتے ہیں ۔ باوجود اس کے ملک کے بعض طبقات کی جانب سے اس مفید اور دور رس تعلیمی پالیسی کے خلاف بیجا پروپگنڈا کیا جاتا رہا حالانکہ اس ریاست ابد مدت میں السنہ ملکی کی ترویج میں کبھی بھی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا تو درکنار فی الواقعی ابتدائی مدارج سے لیکر اعلی سے اعلی مدارج تک ان السنہ (تلنگی ۔ مرہٹی ۔ کنڑی) کی تعلیم کے لئے ہمہ قسم کی سہولتیں پیدا کی جاتی رہی ہیں ۔ اسی سلسلہ میں مرور زمانہ اور ضروریات تعلیمی کے اقتضا کے بموجب ان سہولتوں میں مزید اضافہ بطریق ذیل کیا جاتا ہے ۔

تحتانی تعلیم

تقریباً پچیس سال کے عرصہ سے ممالک محروسہ سرکارعالی میں تحتانی تعلیم بالکلیہ مفت دیجا رہی ہے حالانکہ اکثر و بیشتر ریاستوں اور صوبہ جات ہند میں اب تک یہ ضروری اصلاح عمل میں نہیں آئی ہے ۔ اسی کے ساتھ ایک مدت سے پوری تحتانی تعلیم کا ذریعہ مادری یا مقامی زبان رہا ہے اور اس کو برابر وسعت دیجاتی رہی ہے ۔ ممکن ہے کہ عملاً اس میں کچھ خامیاں باقی رہ گئی ہوں ۔ لیکن جہاں جہاں ایسی خامیاں نظر آئیں انکی فوری اصلاح کی گئی ۔ حتی کہ اس وقت اس کا نظم تقریباً مکمل ہوچکا ہے اور ایک عرصہ سے اس بارے میں عوام کو کوئی شکایت بھی باقی نہیں رہی ہے ۔

وسطانی تعلیم

وسطانی درجوں کی تعلیم کا ذریعہ اردو یا انگریزی رہا ہے ۔ مقامی زبانیں کبھی بھی رائج نہیں رہیں ۔ وسطانیہ مدارس کی حدتک زبان مادری یا مقامی کی ترویج سررشتہ کے ضرور پیش نظر رہی لیکن تعلیمی و انتظامی دقتوں کی وجہ سے اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا ۔ یہ دقتیں اب بھی در پیش ہیں ۔ لیکن چونکہ اب سرکارعالی نے جبری تعلیم کی اسکیم کو منظور کرلیا ہے اور رفتہ رفتہ جبری تعلیم کی مدت وسطانی تعلیم کی پوری مدت تک جاری کی جائیگی اس لئے کتب نصابی کے تراجم اور مدرسین مطلوبہ

کی فراھمی کی جانب اب مستقل طور پر توجہ مبذول کی جائیگی تاکہ اردو کےعلاوہ سال بہ سال تدریجی اورمتوازی طور پر طلبہ مادری یا مقامی زبان کے ذریعہ وسطانی درجات کی تکمیل کرایں ھمارے ھاں وسطانی تعلیم کے ختم پرنصف سے زائد تعداد میں طلبہ یاتو کسب معاش میں لگجاتے ھیں یا تعلیم ترک کردیتے ھیں اور نصف سے کچھ کم فوقانی یا فنی و پیشہ وارانہ تعلیم کی جانب رجوع کرتے ھیں خواہ کسی تعداد میں طلبہ اس نوبت پر بشکرفوقانیہ تعلیم میں رجوع ھوں یا مزید تعلیم کو ترک کردیں ان سب کے لئے ضروری ھوگا کہ اردو کی تعلیم بحیثیت زبان زاید حاصل کرین تاکہ اعلی تعلیم کےلئے ھویا حصول ملازمت کےلئے انہیں آئندہ یکساں سہولت حاصل رہے - اس سہولت سے سرکاری مدارس تدریجی طور پر اور خانگی مدارس فوری طور پر مستفید ھوسکیں گے -

فوقانی تعلیم

چونکہ ملک میں اردو اور انگریزی میں اعلی تعلیم کے دو نظام موجود ھیں اور دونون زبانوں سے زیادہ ذریعہ تعلیم کی سہولت کسی اور ریاست یا علاقہ میں نہ توموجود ھے اور نہ ممکن العمل ھے - اس لئے مجبوراً ملک سرکارعالی کے مدارس فوقانیہ میں پیش جامعاتی جماعتوں (آٹھویں نویں اور دسویں) کا مابعد فوقانی تعلیم کے ساتھ مربوط رھنا لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتا ھے - اس لحاظ سے مدارس سرکارعالی میں اردو اور انگریزی ذریعہ تعلیم حسب حال قایم رھیں گے لیکن اگر آیندہ ھمسایہ جامعات میں مقامی السنہ (تلنگی مرھٹی و کنڑی) ذریعہ تعلیم رائج ھو جائیں اور کوئی خاص موانعات حائل نہ ھوں تو اسکا امکان ھے کہ فوقانی مدارس سرکاری میں بھی متوازی جماعتوں کے قیام کے انتظام پر عندالموقع غور کیا جاسکے - بہرحال سر دست جو انتظامات موجود ھیں وہ بلحاظ سہولت و ضرورت بلا کم و کاست جاری رھیں گے -

طالباۃ کےلئے سہولتیں

طالبات کی حدتک اس نظریہ کے تحت کہ انکی بیشتر تعداد درجات مافوق تک پہنچنے سے پہلے ھی تعلیم ترک کردیتی ھے ایک عرصہ سے یہ سہولت حاصل ھے کہ مدارس وسطانیہ میں مادری یامقامی زبان میں تعلیم حاصل کریں - خانگی مدارس میں بھی یہ سہولت حاصل ھے - آئندہ اس سہولت کوختم درجات فوقانی تک وسعت دیجاسکیگی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر آیندہ جامعاتی تعلیم میں رجوع ھونا ھوتو اردو بحیثیت لازمی زبان زاید کی تعلیم حاصل کیجائے تاکہ آئندہ چل کر داخلہ وغیرہ کی دقت نہ پیش آئے - یہ سہولت سرکاری اور خانگی ھر دو قسم کے مدارس فوقانیہ میں طالبات کےلئے حاصل رھیگی - چونکہ مستقبل کی بابت تعلیم سے متعلق برسوں قبل تصفیہ کردینا متعدد دقتوں کا موجب ھوگا اس لئے توقع کیجاتی ھے کہ طالبات کے والدین اور سرپرست کم ازکم بطور حفظ ماتقدم ھی ان کےلئے بحیثیت زاید زبان اردو کی تعلیم کے جو مواقع حاصل رھیں گے ان سے خاطر خواہ تمتع کی کوشش کرین گے -

مدارس خانگی

چونکہ کچھ عرصہ سے مسلسل اصرار ھو رھا ھے کہ فوقانی درجوں کی تعلیم کی سہولت بھی مادری یا مقامی زبان کے ذریعہ سے فراھم کیجائے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اس ضمن میں بھی کچھ نہ کچھ اقدام ایسا کیا جائے جو ایک طرف ضروری طمانیت کا باعث ھوتو دوسری طرف انتظامات تعلیمی میں مزاحم نہ ھو حالانکہ حکومت سرکارعالی اس درجہ کی تعلیم کا جامعاتی نظام سے مربوط رھنا نہایت درجہ ضروری سمجھتی ھے - جو مضرت رساں نتائج قریبی علاقوں میں اس عدم ارتباط کی وجہ سے رونما ھوئے ھیں ان کی تفصیلات میں جانا یا ان کے مضرت رساں تعلیمی اورعملی پہلوون سے بحث کرنا غیر ضروری ھے - لیکن اگر فی الواقعی ملک اس کی ضرورت سمجھتا ھے کہ ان طلبہ کےلئے یہ تصفیہ قطعی طور پر قبل ازقبل کردیا جائے کہ آیندہ بہت کم تعداد میں یہ اعلی تعلیم یافنی تعلیم میں رجوع کریں گے اور رجوع کریں گے تو ذریعہ تعلیم کی ایسی تبدیلی سے ان کا کوئی نقصان نہ ھوگا تب بھی بطور حفظ ماتقدم کے اس شرط کے ساتھ خانگی مدارس میں السنہ ملکی کا

ذریعہ تعلیم اختیار کرنے کی اجازت دیجائیگی کہ اردو کو بطور لازمی زاید زبان کے اختیار کیا جائے اور انگریزی کا معیار حسب حال برقرار رہے تا کہ عند الموقع طلبہ جامعہ عثمانیہ یا نظام کالج میں شریک ہونا چاہیں یا امتحانات مقابلہ یا ملازمت کے دائرہ میں شریک ہونا چاہیں تو ان طلبہ کے کے مقابلہ میں ان کا نقصان نہ ہو جن کی مادری زبان یا ذریعہ تعلیم اردو رہا ہے ۔ خانگی مدارس کو یہ اجازت دیتے ہوئے سرکارعالی یہ توقع رکھتی ہے کہ اردو کی قرار واقعی تعلیم کی طرف خاص توجہ رکھی جائیگی تا کہ ملک کے ہونہار بچوں کا آیندہ نقصان نہ ہو ۔ جن مدارس خانگی میں ایسا انتظام کیا جائیگا وہاں اس کی بھی لازماً توقع کی جاتی ہے کہ مادری یا مقامی زبان کے ساتھ ساتھ اردو کا بھی متوازی طور پر انتظام کیا جائیگا تا کہ یہ مدارس ایک لسانی اور نتیجہ فرقہ وارانہ شکل نہ اختیار کرلیں ۔ اس ضمن میں چونکہ متوازی جماعتوں کی صورت میں اخراجات میں معتدبہ اضافہ ہوگا اس لئے حکومت سرکارعالی اس کے فراخور عطائے امداد سے دریغ نہیں کریگی ۔

نصابی کتب اور امتحانات

اس سلسلہ میں کتب نصابی اور ذریعہ امتحان کی بابت بھی وضاحت ضروری ہے ۔ تعلیمی نقطہ نظر سے مختلف السنہ میں نصاب تعلیم اور معیار امتحان میں یکسانیت قایم رکھنا ضروری ہے ۔ اس غرض کا حصول اس طرح سے ممکن ہے کہ کتب نصابی کے ترجمے کرائے جائیں اور امتحانات کی مشنری ایسی ترتیب پائے کہ جوابات کی جانچ یکساں معیار پر ہو اور بلحاظ السنہ ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے پائے ۔ سردست ان امور کا انتظام فوراً ممکن نہیں ہے ۔ فی الحال صرف دو مروجہ زبانوں اردو اور انگریزی کی وجہ سے ہی گونا گوں دقتوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے ۔ آئندہ دو زبانوں کی بجائے پانچ زبانوں میں امتحانات کے انتظامات کرنا اور نتائج کو ایک ہی معیار پر سختی سے قایم رکھنا آسان امر نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ اس کا حل بھی نکل آئیگا اور کوشش کیجائیگی کہ کم سے کم مدت میں یہ حاصل ہو جائے ۔

انگریزی ذریعہ تعلیم کی حد تک چونکہ سرکارعالی نے رقبہ مستردہ سکندرآباد کے مدارس میں صورت حال کے قیام کو عبوری طور پر دس سال کی مدت کے لئے قبول کرلیا ہے اس لئے انگریزی ذریعہ تعلیم کی سہولت سکندرآباد اور حیدرآباد کے سابقہ مدارس کی حد تک علی حالہ قایم رہیگی

غیر ضروری بار نہ ڈالا جائے گا

اس موقع پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ السنہ کی تعلیم کے صحیح اصول کے مد نظر کم سن طلبہ پر زاید السنہ کی تعلیم کا بے ضرورت بار نہ ڈالا جائے ۔ اس غرض سے اسکا ضروری اہتمام کیاجائیگا کہ السنہ زاید مثلاً اردو اور انگریزی کی تعلیم مدارس میں علی الترتیب جماعت سوم اور جماعت پنجم سے پہلے شروع نہ کرائی جائے ۔

سطور مصرحہ بالا سے مترشح ہوگا کہ حکومت سرکارعالی کے پیش نظر تعلیمی پالسی کا حصر خالصۃً اصول تعلیمی سہولت نظم اور گنجائش مالیات پر رہا ہے ۔ جو سلوک اب تک اس خصوص میں السنہ ملکی کی ترقی اور ترویج سے متعلق مرعی رہا ہے اور اس میں بمقتضائے حالات و ضروریات تعلیمی حضرت سلطان العلوم کی بارگاہ سے جو توسیع اور مزید مراعات منظور فرمائے گئے ہیں ان سے اس ریاست ابد مدت میں ملک کی لسانی ضروریات سے روایاتی ہمدردی اور ہم آہنگی کا مزید ثبوت ملتا ہے اور امید ہے یہ حالیہ تصفیہ سے ان میں مزید اضافہ ہوگا ۔

موجودہ صورت حال

ذیل میں ایک توضیحی جدول دیجاتی ہے جس کے کے مطالعہ سے صورت حال موجودہ و آئندہ بخوبی واضح ہوجائیگی ۔

برائے طلبہ

الف ۔ تحتانی ذریعہ تعلیم مادری زبان ہے ۔

ب ۔ وسطانی ذریعہ تعلیم اردو و انگریزی ہے ۔

ج ۔ فوقانی ذریعہ تعلیم اردو و انگریزی ہے ۔

برائے طالبات

مدارس وسطانی سرکاری و خانگی میں طالبات اپنی مادری زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کرسکتی ہیں ۔ نیز ان کےلئے اردو زبان کی تعلیم بحیثیت زبان زاید ضروری نہیں ہے بجز ان طالبات کے جو آیندہ جامعہ عثمانیہ میں اعلی تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔

آئندہ صورت حال حسب ذیل ہوگی

برائے طلبہ -

طبقہ	مدارس سرکاری	مدارس خانگی
الف ـ تحتانی	مادری زبان	مادری زبان
ب ـ وسطانی	اردو و انگریری (مادری زبان بتدریج لازمی قرار دیجائیگی لیکن ایسی صورت میں اردو بحیثیت لازمی زاید زبان ہوگی)	بالکلیہ اختیاری (اردو بطور زاید زبان لازمی ہوگی)
ج ـ فوقانی ـ	صرف اردو و انگریزی (صورت حال پر آئندہ نظر ثانی کیجائیگی ـ اگر آئندہ ملحقہ جامعات تلنگی مرہٹی اور کنڑی کو کالجوں میں ذریعہ تعلیم قرار دیں)	اردو انگریزی یا مادری زبان (اردو بطور زاید زبان کے لازمی ہوگی)

برائے طالبات

الف ـ ایسی طالبات مدارس وسطانی سرکاری جو مدراس فوقانیہ سرکاری میں شرکت کی خواهشمندهوں ان کے لئے اردو ذریعہ تعلیم قرار دیا جاتا ہے ـ اسی طرح طالبات مدارس فوقانیہ سرکاری جو جامعہ عثمانیہ کے کالجوں میں داخل ہونا چاہتی ہوں ان کا ذریعہ تعلیم اردو ہوگا ـ

ب ـ خانگی مدارس وسطانیہ کی طالبات جو خانگی مدارس فوقانیہ میں اس خیال کے تحت کہ وہ آئندہ جامعہ عثمانیہ میں تعلیم حاصل کریں گی شریک ہونا چاہیں تو ان کےلئے اردو کی تعلیم بحیثیت لازمی زاید زبان ہوگی ـ

غذائی محاذ

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے جن کو محکمہ رسد کی صدر المہامی کا جائزہ حاصل کرکے تھوڑا ھی عرصہ ھوا ھے ، مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے جلسہ کو پہلی مرتبہ مخاطب کرتے ھوئے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر تبصرہ فرمایا جس میں محتاط رجائیت پسندی کا اظہار کیا گیا ھے - آپ نے رائے ظاھر کی کہ حیدرآباد کی غذائی پالیسی کی کامیابی زیادہ تر اس بات کی رھین منت ھے کہ غذائی اجناس کی وصولی اور تقسیم میں امداد باھمی کے طریقوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ھے - ریاست میں امداد باھمی کی انجمنوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ھے اور حیدرآباد کی قائم کردہ مثال کی دوسرے مقاموں پر تقلید کی جارھی ھے -

مسٹر رضی الدین معتمد محکمہ رسد نے فرمایا کہ موجودہ غذائی صورت حال نہ تو باعث اطمینان ھے اور نہ موجب تشویش -

آنریبل نواب لیاقت جنگ نے فرمایا :— ''خدا کاشکر ھے کہ ایک بہت ھی پر آشوب سال گزر گیا - سنه ۱۳۵۵ف کے موسمی حالات بہت ناموافق تھے - چنانچہ خریف اور ربیع کی اجناس خوردنی کا زیر کاشت رقبہ سنه ۱۳۵۴ف کے مقابلہ میں کافی کم تھا اور پیداوار فی یکر بھی نسبتاً کم تھی اضلاع رائچور ، بیڑ اور اورنگ آباد کے سات تعلقوں کو قلت زدہ علاقہ قرار دیا گیا اور حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اپنے ذخائر سے غذائی اجناس کی بڑی بڑی مقداریں کمی والے علاقوں کو بھیجنی پڑیں گذشتہ سال اجناس خوردنی کا زیر کاشت رقبہ صرف (۱,۱۶,۴۰,۵۰۰) ایکر تھا - اس کے بر خلاف سنه ۱۳۵۴ف میں (۱,۴۱,۴۹,۷۰۰) ایکر تھا - بالفاظ دیگر (۲۵,۰۹,۲۰۰) ایکر کی کمی رھی - ھماری اپنی دشواریوں کے باوجود ھم نے بمبئی ، مدراس ، میسور اور صوبہ جات متحدہ کی امداد کی اور اجناس خوردنی کی کافی بڑی مقداریں بر آمد کیں - جوار اور دیگر چھوٹے دانہ دار اجناس کا جو محفوظہ ھم نے گذشتہ تین سال میں اپنی ناگہانی ضروریات کی تکمیل کے لئے جمع کیا تھا اسے برطانوی ھند نیز ریاستوں کے ایسے کمی والے علاقوں کی مدد کے لئے بھیجنا پڑا جہاں صورت حال بہت ھی نازک تھی - پیلی و براری ماھوری جوار ، باجرا اور چھوٹے دانہ دار اجناس کی بر آمدات کی مجموعی مقدار (۹۰,۱۸۸) ٹن تھی -

میسور کو وفد کی روانگی

''محکمہ رسد کے عہدہ داران اور مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ایک وفد میسور کو بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اون شدید قلت زدہ حالات کا معائنہ کریں جو وھاں کے بعض اضلاع میں موجود تھے - میسور کو جوار ، باجرا وغیرہ کے (۱۹,۴۰۰) ٹن جو قبل ازیں دئے جا چکے تھے ان کے علاوہ وفد نے مزید (۱۰,۶۰۰) ٹن دئے جانے کی سفارش کی - اس میں سے چاول کے (۲,۰۰۰) ٹن بطور قرضہ بتلائے گئے تھے . لیکن حکومت سرکار عالی نے مناسب سمجھا کہ چاول کے (۲,۰۰۰) بھی فروخت کر دئے جائیں اگرچہ اس سے ھمارے اپنے چاول کے ذخائر متاثر ھوتے تھے -

''سنه ۱۳۵۵ف میں جوار ، باجرا ، چاول اور گیہوں کی مجموعی مقدار جو خریدی گئی وہ علی الترتیب ۸,۷۰,۰۰۰



ارکان مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ (یہ تصویر مجلس کے حالیہ اجلاس کے موقع پر لی گئی تھی)

(فوٹو راجہ دین دیال)

پلے ۵۵,۲۰۰ پلے ۹,۷۲,۹۰۰ پلے اور ۱,۴۸,۷۰۰ پلے یا جملہ ۲۰,۴۶,۸۰۰ پلے تھی۔ سنہ ۱۳۵۵ف کے لئے اندازہ صرف (۲,۱۷,۱۰۰) ٹن کا کیا گیا تھا۔

موجودہ صورت حال اور سنہ ۱۳۵۶ف کی توقعات کے متعلق صدرالمہام رسد نے فرمایا کہ ۳۔ مہر سنہ ۱۳۵۵ف کو حیدر آباد کمرشیل کاربو ریشن کے گوداموں میں ۵,۸۷,۸۰۰ پلے جوار، ۵,۸۰,۶۰۰ پلے چاول، ۱,۲۱,۱۰۰ پلے گیہوں، ۴,۵۷,۰۰۰ پلے باجرا اور ۱,۴۰,۰۰۰ پلے چھوٹے دانہ دار اجناس موجود تھے۔ اس طرح جملہ ۱۳,۴۹,۲۰۰ پلے غلہ موجود تھا ماہانہ صرفہ تقریباً تین لاکھ پندرہ ہزار پلہ تھا جس میں ۱,۲۵,۰۰۰ پلے چاول ۱,۶۰,۰۰۰ پلے جوار اور ۳۰,۰۰۰ پلے گیہوں شامل ہے۔ ختم مہر پر گوداموں میں جو ذخیرہ باقی رہ گیا تھا اگر اوس سے ماہ آبان کا خرچ منہا کیا جائے تو بکم آذر سنہ ۱۳۵۶ف کو ہمارے قبضہ میں (۱۰,۳۴,۲۰۰) پلے ذخیرہ تھا جو تقریباً ساڑھے تین ماہ کے لئے کافی ہوگا۔ اس کے بر عکس سنہ ۱۳۵۴ف کے ختم پر سلک کی مقدار (۲۸,۸۶,۰۰۰) پلے تھی

گیہوں

گیہوں کی صورت حال فی الوقت کمزور ہے۔ ہم (۱,۴۸,۷۰۰) پلوں سے زیادہ حاصل نہ کر سکے۔ گیہوں کا زیر کاشت رقبہ سنہ ۱۳۵۵ف میں صرف (۴,۹۰,۰۰۰) ایکر تھا۔ بر خلاف اس کے سنہ ۱۳۵۴ف میں (۶,۵۴,۴۳۶) ایکر تھا حکومت نے (۷,۰۰۰) ٹن کی کمی بتلاتے ہوئے حکومت ہند سے اس قدر گیہوں کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن صرف (۵,۰۰۰) ٹن دئے گئے جس میں سے (۴,۰۰۰) ٹن درآمد ہو چکے ہیں۔ چونکہ گیہوں ہمیں آئندہ فصل سے خورداد اور تیر میں ملیگا محکمہ رسد اس تجویز پر غور کررہا ہے کہ ممکن ہو تو چاول (۳,۰۰۰) ٹن دیکر مدراس سے مساوی مقدار میں گیہوں حاصل کیا جائے۔ جو نہی آپ کی توقعات ہمیں اچھی طرح معلوم ہوجائیں اس کا قطعی تصفیہ کیا جائےگا۔

دوسری غذائی اجناس

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ مکئی اور چھوٹے دانہ دار اجناس کی فصلوں کے متعلق رپورٹیں اطمینان بخش ہیں اور توقع ہے کہ اون کے استعمال کی وجہ سے جوار وغیرہ کی مانگ کچھ کم ہو جائےگی اور حیدر آباد کمرشیل کاربوریشن کو صرف راتب شدہ علاقوں اور کسی حد تک غیر راتب شدہ کمی والے علاقوں کو غلہ کی سربراہی کرنی ہوگی۔ دوسری فصلوں کے متعلق جو کچھ رپورٹیں وصول ہوئی ہیں اون سے یہ واضح ہے کہ ہم اپنی مساعی یا کنٹرول میں مطلقاً کوئی کمی نہیں کر سکتے اضلاع محبوب نگر، میدک اور نلگنڈہ کے بعض حصوں میں آبی کے لئے کافی بارش نہیں ہوئی دوسرے اضلاع تلنگانہ میں آبی بہتر ہے۔ البتہ بعض اضلاع سے یہ رپورٹ آئی ہے کہ کچھ علاقوں میں روگ لگنے کی وجہ سے فصل کو نقصان پہنچا ہے۔ حریف ضلع نلگنڈہ کے سوا عام طور پر اطمینان بخش بتلائی گئی ہے ضلع بیڑ کے تعلقات آشٹی، پاٹودہ اور بیڑ میں تخم ریزی کے بعد کافی بارش نہیں ہوئی تھی۔ لیکن بعد کی بارش سے فصلوں کی حالت سنبھل گئی۔ اسی طرح ضلع رائچور میں ابتداً بارش کافی نہیں ہوئی اور امساك باراں کے باعث فصل متاثر ہوئی۔ مگر کہا جاتا ہے کہ وہاں بھی بعد میں جو بارش ہوئی اوس سے فصل کی حالت بہتر ہو گئی۔ ضلع اورنگ آباد کے تعلقہ ویجاپور میں فصل باجرا کے لئے موسم خراب رہا۔ آئندہ اگر حالات ناموافق نہ ہوں تو اس سال بھی تقریباً (۴,۵۰,۰۰۰) ٹن اناج کے حصول کی توقع ہے۔

پیش بینی کا فائدہ

سنہ ۱۳۵۵ف کے حالات نے حکومت پر پوری طرح واضح کردیا ہے کہ نا گہانی ضروریات کی تکمیل کے لئے غذائی ذخائر کس درجہ سود مند ہیں۔ اگر محکمہ رسد نے غذائی مسئلہ میں پیش بینی سے کام نہ لیا ہوتا اور سنہ ۱۳۵۴ف میں تقریباً (۴,۸۰,۰۰۰) ٹن کی حد تک اجناس حاصل نہ کی ہوتیں تو حیدر آباد کو بھی نازك اور کٹھن صورت حال سے دو چار ہونا پڑتا۔ سنہ ۱۳۵۳ف و سنہ

۱۳۵۴ ف میں جو ذخائر دقتوں سے مہیا کئے گئے تھے اون کی بدولت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سنہ ۱۳۵۵ ف میں ممالک محروسہ میں تقریبا تمام اضلاع کے اون روز افزوں مطالبوں کو پورا کرسکا جو غذائی اجناس خاص کر جوار کے لئے ہوتے رہے تھے - سنہ ۱۳۵۵ ف میں حقیقی خرچ کی مقدار تقریباً (۴۰,۰۰,۰۰۰) پلے تھی حالانکہ حصول کی مقدار صرف (۲۰,۴۴,۸۰۰) پلے تھی - نیز انہی محفوظات کے باعث ہی ہم اس قابل ہوئے کہ اپنے ہم سایوں کی بھی مدد کرسکیں تاکہ وہ بھی اپنی آبادی کو فاقہ کشی سے محفوظ رکھ سکیں -

حصول غلہ کا لائحہ عمل

سنہ ۱۳۵۶ ف کے لئے بہ مشورہ مجلس عاملہ حصول اجناس کا جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے اوس کی تفصیل یہ ہے :-

۱ - محفوظ (۱,۰۰,۰۰۰) ٹن یا تقریباً (۱۰,۰۰,۰۰۰) پلے -

۲ - ہماری اپنی ضروریات کے لئے اور اگر کچھ فاضل ہو تو برآمد کے لئے } ۳,۵۰,۰۰۰ ٹن یا تقریباً (۳۵,۰۰,۰۰۰) پلے -

جملہ (۴,۵۰,۰۰۰) ٹن یا تقریبا (۴۵,۰۰,۰۰۰) پلے

صدرالمہام رسد نے فرمایا کہ موجودہ خریف اور آبی کے رقبہ جات زیر کاشت کے اعداد ابھی وصول نہیں ہوئے لیکن توقع ہے کہ غذائی اجناس کے رقبہ جات زیر کاشت سنہ ۵۴ ف کے اعداد سے کچھ زیادہ مختلف نہ ہونگے - اگر دیوالی کے قریب کچھ رحمت باراں نازل ہو تو ربیع اور تابی کی توقعات بہت امید افزا ہو جائیں گی - لہذا حصول اجناس کا پروگرام جو پیش نظر ہے وہ بظاہر ہماری ضروریات اور نیز اس سال کی فصلوں کی توقعات کے مطابق ہے - محفوظہ اس صریحی شرط پر قائم کیا جا رہا ہے کہ اس سے مقامی صرفہ یا بیرونی ضروریات کے لئے جو کچھ بھی لیا جائے گا اوس کی تکمیل مناسب مدت میں کردی جائے گی - جب زراعتی اعداد شمار دستیاب ہو جائیں گے تو حصول کے سارے پروگرام کی از سر نو جانچ کی جائے گی -

دالیں

نواب لیاقت جنگ بہادر نے دالوں کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا :- "غذائی نقطہ نظر سے چاول، گیہوں، جوار و باجرا کے بعد دالوں کو اہمیت حاصل ہے - آپ حضرات واقف ہیں کہ بجز مسور کے دوسرے قسم کی دالیں ہمارے پاس بکثرت پیدا ہوتی ہیں - ہماری اپنی تمام ضروریات کے لئے کافی مقدار میں رکھ لینے کے بعد ہم بالعموم تور، مونگ اور اڑد باہر بھیجا کرتے ہیں - دالوں کا زیر کاشت رقبہ سنہ ۱۳۵۴ ف کے (۲۱,۳۳,۰۰۰) ایکر کے مقابلہ میں سنہ ۱۳۵۵ ف میں (۲۲,۶۷,۰۰۰) ایکر تھا - اسی لئے ہمیں اپنی برآمدات بھی بڑھا دینی پڑیں - قابل برآمد فاضلات کی مجموعی مقدار سنہ ۱۳۵۵ ف میں (۱,۰۰,۰۰۰) ٹن تھی لیکن نقل و حمل کی دشواریوں کے باعث حقیقی برآمد کی رفتار سست رہی جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے کمی والے بیرونی علاقوں مثلاً بمبئی، مدراس اور میسور کو دالوں کی قابل لحاظ مقدار بھیجی گئی جس سے اون کو اپنی غذائی مشکلات کے دور کرنے میں بڑی مدد ملی - دالوں کی مختلف اقسام کی مقامی قیمتوں سے متعلق ایک بات لائق ذکر ہے - بیرونی نازک غذائی صورت حال کے سبب خود ہمارے بازاروں میں قیمتیں بڑھ رہی ہیں - مجلس عاملہ کے مشورہ سے محکمہ رسد نے تصفیہ کیا کہ دالیں بلدہ اور دیگر راشن شدہ علاقوں کے صارفین کو مناسب قیمتوں پر مہیا کی جانی چاہئیں - اس لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے کہا گیا کہ وہ قابل برآمد مقدار کا کچھ فی صد معینہ قیمتوں پر اجازت گیرندوں سے خرید کر اسے راشن بندی کی دکانوں کے ذریعے سستے داموں پر فروخت کرنے کا انتظام کرے - مسور کے (۲۰۰) ٹن یا تقریباً دو ہزار پلے باہر سے در آمد کئے گئے - یہ دال بھی راشن بندی کے دکانوں پر فروخت ہو رہی ہے اس سال بھی ہمیں صورت حال پر نظر رکھنی ہوگی اور اس کے لئے آمادہ رہنا ہوگا کہ ہم اپنے صارفوں کو واجبی قیمتوں پر دالیں مہیا کریں

حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کو خریداریاں کرنی ہونگی اور اپنے گوداموں سے ذخائر جاری کرنے ہوں گے تاکہ قیمتیں واجبی حد سے بڑھنے نہ پائیں ورنہ اس کا اندیشہ ہے کہ اگر باہر سے مطالبہ اتنا ہی شدید رہے جتنا کہ سنہ ۱۳۵۵ف میں تھا تو وہ بہت اونچی ہو جائیں گی

بنولہ

بنولہ کی قیمت بھی بڑھتی جارہی تھی اور وہ (۳۰) تا (۳۵) روپیہ فی پلہ تک پہنچ گئی تھی اس لئے مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی سے کہا گیا کہ وہ حیدر آباد کا سارا ذخیرہ خرید لے - چنانچہ فی پلہ (۲۸) روپیہ کے حساب سے خریداری کی گئی- اور مالکان مویشی کے ہاتھوں فی پلہ (۲۰) روپیہ کے حساب سے بنولہ فروخت کیا گیا اس نقصان کی تلافی حکومت کی جانب سے کی گئی اور بعد میں یہ تصفیہ کیا گیا کہ تمام اجازت گیرندہ اشخاص پر جو بنولہ کی برآمد سے کثیر منافع حاصل کر رہے تھے لازم کیا جائے کہ وہ قابل برآمد مقدار میں سے کم از کم (۲۵) فی صد حصہ مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی کو فی پلہ (۱۸) روپیہ کے حساب سے دیں - اس طرح حاصل کیا ہوا بنولہ صارفوں کو فی پلہ (۲۰) روپیہ کے حساب سے فروخت کیا جارہا ہے - محکمہ رسد اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے کہ آیندہ موسم سے بنولہ کی قیمت میں مزید تخفیف عمل میں لائی جائے - یہ واضح رہے کہ مویشی کے واسطے غذا کی فراہمی اوسی قدر اہم ہے جتنی کہ بنی نوع انسان کے لئے - ہمیں دودھ کی فراہمی میں اضافہ کرنا چاہئے تاکہ ملک کے بچوں اور ان کی ماؤں کو زیادہ دودھ ملے اور عام صحت بہتر ہو - یہ اوسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب کہ مالکان مویشی کو مویشی کی خوراک کم نرخوں پر دستیاب ہو - حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے کونڈا بہت ہی کم نرخوں پر فراہم کیا جارہا ہے اور اس کا امکان ہے کہ مرکزی انجمن تجارت امداد باہمی سے خواہش کی جائے کہ وہ بنولہ کے ساتھ ساتھ کم نرخوں پر چونی کی فراہمی کے لئے بھی فروخت گاہیں قائم کرے -

مونگ پھلی کی کھلی

اضلاع میں کاشتکاروں کے لئے مونگ پھلی کی کھلی اور بلدہ حیدر آباد و سکندر آباد کے مالکان مویشی کے واسطے بنولہ کی فراہمی کے لئے محکمہ رسد کو انتظامات کرنے پڑے مونگ پھلی کی کھلی کو بہ حیثیت کھاد کے جو اہمیت حاصل ہے اوسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے باہر سے بالعموم (۶۰) تا (۷۰) ہزار ٹن چاول در آمد کیا کرتے تھے - جنگ کے دوران میں یہ مقدار در آمد نہ ہو سکی -

سارے ہندوستان میں چاول کی قلت تھی اور سنہ ۱۳۵۵ف میں حکومت ہند کی جانب سے حیدر آباد کے لئے چاول کا جو کوٹا معین کیا گیا اوس کی مقدار صرف (۷,۰۰۰) ٹن تھی جس میں سے (۴,۰۰۰) ٹن صوبہ متوسط سے در آمد کئے گئے اور بقیہ (۳,۰۰۰) ٹن منسوخ کئے گئے اس لئے کہ ہمارے ہاں چاول کا ذخیرہ کافی ہو گیا تھا - یہی وجہ تھی کہ اوس تجویز کو کہ تین ہزار ٹن چاول کے بدلے مدراس سے گیہوں حاصل کیا جائے روبہ عمل نہ لایا جا سکا - دھان کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی تجاویز پر خاص توجہ کی ضرورت تھی اور اس سے زیادہ سہولت بخش اور موثر کوئی دوسرا طریقہ نہیں تھا کہ مونگ پھلی کی کھلی کو جو یہاں بہت تیار ہوتی ہے بہ حیثیت کھاد کے جس قدر بھی ممکن ہو استعمال کیا جائے - محکمہ زراعت نے مونگ پھلی کی کھلی کی تقسیم میں گذشتہ تین سال میں پیہم اضافہ کیا - سنہ ۱۳۵۵ف میں تقسیم شدہ مقدار تقریباً (۶۰,۰۰۰) ٹن تک پہنچ گئی - اس سلسلہ میں تیل کی گرنیوں کے مالکوں کا عمل بہت مستحسن رہا ہے کہ انہوں نے سنہ ۱۳۵۵ف میں فی ٹن چالیس روپیہ سکہ عثمانیہ کے حساب سے (۵۰,۰۰۰) ٹن مہیا کئے ، حالانکہ اس زمانہ میں باہر اوس کی قیمت فی ٹن (۱۲۰) روپیہ کلدار تھی - اب چونکہ تخم مونگ پھلی کی قیمت اونچی ہے اور تخم ، تیل اور کھلی کی قیمتیں مقرر کردی گئی ہیں اس لئے تیل کی گرنیوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ کھلی اس نرخ پر مہیا کر سکیں گی - کھلی کی انتہائی قیمت فی ٹن (۸۰) روپیہ

کلدار مقرر کی گئی ہے اور محکمہ زراعت کو کرنیوں سے کھلی فی ٹن (۸۵) روپیہ سکہ عثمانیہ کے حساب سے مل رہی ہے، جو انتہائی قیمت سے قدرے کم ہے۔ لیکن سرکار عالی نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ کاشتکاروں کو کھلی کم قیمت پر مہیا کی جائے اور (۲۵) روپیہ فی ٹن اوس سرمایہ سے ادا کرے جو سر چارج کی شکل میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے مونگ پھلی کی بر آمدات پر بہ شرح چودہ آنے فی پلہ جمع کیا جارہا ہے۔

شکر اور گڑ

سنہ ۱۳۵۵ف میں شکر کی صورت حال اتنی ہی کمزور رہی جتنی کہ سنہ ۱۳۵۴ف میں تھی۔ تقسیم کے لئے جو مقدار دستیاب تھی وہ تقریباً (۱۶,۰۰۰) ٹن تھی اس کے بر عکس سالانہ ضروریات کے لئے تقریباً (۲۳,۰۰۰) ٹن درکار ہے۔ اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ ہوٹل والوں کو شکر بہت کم کردینی پڑی اور مٹھائی گروں کو تین ماہ کے لئے شکر کی فراہمی بالکلیہ مسدود کردی گئی۔ لیکن جونہی حکومت ہند کے کنٹرولر صاحب شکر نے (۱,۰۰۰) ٹن شکر ہمیں باہر سے دی شکر کی فراہمی حسب سابق بحال کردی گئی۔ صوبہ جات متحدہ سے درآمد کرنے کے لئے (۱۲,۰۰۰) ٹن کا کوٹا ملا تھا لیکن مقامی بیوپاری اسے معینہ نرخ پر وہاں حاصل کرنے سے قاصر رہے اور اس لئے (۱,۰۰۰) ٹن شکر درآمد ہوسکی حکومت کوشش کررہی ہے کہ آئندہ سال کا کوٹا انکاپلی (مدراس) سے حاصل کیا جائے جہاں سے ہم اپنی ضروریات کے لئے بالعموم گڑ درآمد کرتے رہے ہیں

راتب بندی

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر نے مجلس کو بتایا کہ ریاست کی ایک کروڑ ستر لاکھ آبادی میں سے چھبیس لاکھ آبادی کے لئے راتب بندی نافذ کی جا چکی ہے۔ پورے اضلاع بیدر، ناندیڑ اور پربھنی میں نفاذ راتب بندی کی منظوری بھی ہوچکی ہے

صدرالمہام رسد نے یہ توقع ظاہر کی کہ اضلاع بیدر، پربھنی اور ناندیڑ میں کامل راتب بندی رائج کرنے سے ہم ان اضلاع کی پوری فاضل پیداوار حاصل کر سکیں گے۔

راتب کی موجودہ اکائی (۱۲) اونس یا چھ چھٹانک سارے ہندوستان کے حالات بہتر ہونے تک قائم رہے گی۔ لیکن جونہی یہ محسوس ہو کہ غذائی صورت حال بہتر ہوگئی ہے اور سارے ہندوستان کے لئے یونٹ میں اضافہ ممکن ہے اسی دم اکائی کی نظر ثانی کی جائے گی۔ زیادہ جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے لئے ایک پونڈ فی یوم اناج دیا جاتا رہا ہے اور ایسی تدابیر بھی اختیار کی گئی ہیں جن سے انہیں پکی ہوئی غذا حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر کے علاوہ اور بھی ذرائع دستیاب ہوں بلدہ حیدرآباد میں متحرک طعام خانے رائج ہیں اور توقع ہے کہ دوسرے راسب شدہ شہروں میں بھی جلد ایسے طعام خانے رائج کئے جائیں گے ایسے تمام کارخانوں کو جہاں (۲۵۰) سے زائد اشخاص کام کرتے ہوں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کے لئے طعام خانے کھولیں۔ سات طعام خانے صنعت گاہوں میں چالو ہیں۔ جہاں مزدوروں کو پکی ہوئی غذا سربراہ کی جاتی ہے۔ ارزاں اور قوت بخش کھانوں کی سربراہی کے لئے متعدد رسٹوران کھولنے کی اسکیم بھی منظور ہوچکی ہے۔ رفتہ رفتہ بلدہ حیدرآباد میں دس اور ورنگل میں تین رسٹوران کھولے جائیں گے۔

لیوی کی قیمتیں

لیوی کی قیمتوں سے متعلق صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے صدرالمہام رسد نے فرمایا کہ یہ واجبی ہیں اگرچہ بازار کی انتہائی قیمتوں سے قدرے کم ہیں۔ دھان کی صورت میں قیمت میں جو فرق ہے وہ فی پلہ ڈیڑھ تا دو روپیہ ہے اور دیگر اجناس کی صورت میں وہ فرق فی پلہ دو روپیہ اور تین روپیہ کے درمیان ہے۔ یہ جو فرق ہے یہ عملہ لیوی اور دوسرے متعدد مصارف مثلاً سوکھ، ریلوے اسٹیشنوں یا سڑکوں تک مال کی منتقلی و کاروبار میں لگائی ہوی رقم پر سود کی ادائی، آگ سے بچاؤ کے بیمہ وغیرہ کے مصارف کی پابجائی کے لئے رکھا گیا ہے۔ نیز کمرشیل کارپوریشن کو اوس قیمت کا بھی لحاظ رکھنا پڑتا ہے جو وہ کھلے بازاروں سے اناج حاصل کرنے کے لئے ادا کرتا ہے۔ کمرشیل

کارپوریشن کے لئیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ انتہائی قیمت سے کم پر کوئی خریداری کر سکے ۔ اون علاقوں میں جہاں مال خریدا جاتا ھے نکاسی کی جو قیمت مقرر ھے وہ قیمت لیوی سے تین روپیہ زیادہ ھے ۔ یہ شرح بہت ھی مناسب ھے ۔ دھان کی قیمت لیوی اور خریداری کو مساوی کیا جارھا ھے تاکہ جو دھان کاشتکاروں سے لیوی کے تحت حاصل کیا جائے یا اون سے کھلے بازاروں میں خریدا جائے اس کی قیمت مساوی شرح سے ادا کی جائے ۔ عام غذائی صورت حال کے مد نظر چونکہ قیمتوں میں تخفیف ممکن نہ ہوگی اس لئیے محکمہ رسد نے مجلس عاملہ کے غیر سرکاری ارکان کی منظورہ قرارداد کی تائید کرتے ہوئے حکومت میں سفارش کی ھے کہ غذائی اجناس کو ارزاں داموں پر فروخت کرنے کے لئیے ایک کروڑ روپیہ کی امداد دی جائے ۔

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے نواب لیاقت جنگ بہادر نے فرمایا :— '' آپ کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ اس مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی منظورہ قرار داد کے بموجب غذائی اجناس کے حصول و تقسیم میں ہم نے تحریک امداد باھمی سے پورا پورا استفادہ کیا ھے ۔ اب ھمارے پاس انجمن ھائے امداد باھمی کی ایک بہت ھی مربوط تنظیم موجود ھے جس کا سلسلہ دیہات سے شروع ہو کر یہاں مرکز پر ختم ہوتا ھے ۔ ہر موضع میں غلہ گودام قائم کیا جارہا ھے اس وقت تک کم و بیش سات ہزار غلہ بنک قائم ہوچکے ہیں اور ہر تعلقہ میں کواپریٹو یونین کا قیام عمل میں آچکا ھے ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو ادارۂ امداد باھمی میں منتقل کرنے کی کارروائی بھی حال حال میں مکمل ہوئی ھے ۔ ہم نے یہ بڑی غیر معمولی اچھی تنظیم قائم کرلی ھے ۔ جب یہ پوری طرح ترقی پاجائے گی تو وہ ممالک محروسہ کے سارے دیہی معاشی نظام کی اصلاح میں ممدو معاون ثابت ہوگی ''

گودام ٹرسٹ

گودام ٹرسٹ پچاس لاکھ روپیوں کے سرمایہ سے قائم کیا گیا تھا ۔ اس نے (۱۱۵) ٹوبن نیسن اور ایم ۔ بی شیڈ کی خریدی کا انتظام کیا ۔ لیکن اب تک صرف (۲۶) شیڈ کی تعمیر مکمل ہو سکی ، کیونکہ حکومت ہند نے جن کمپنیوں کو اشیاء تعمیر کی فراھمی کے لئیے آرڈر دئے تھے انہوں نے وقت پر سامان نہیں بھیجا ۔ بہر حال اب ہمیں اشیاء تعمیر وصول ہورھی ہیں اور توقع ھے کہ آئندہ تین چار ماہ کے دوران میں تمام شیڈ استعمال کے لئیے تیار ہوجائیں گے ۔ حکومت میں علحدہ تحریک کی جارھی ھے کہ ٹرسٹ کے تفویض جو سرمایہ ھے اس میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ ان ایک سو شیڈ کے علاوہ جو مقامی طور پر تیار کئیے جا رھے ہیں کم سے کم (۲۲) پختہ گوداموں کی تعمیر بھی عمل میں آئے ۔ توقع ھے کہ مزید آٹھ لاکھ روپیہ ٹرسٹ کے سرمایہ میں جمع ہوجائیں تو ان کی تکمیل ہوجائے گی جب یہ شیڈ اور گودام مکمل ہو جائیں گے تو ہمیں (۱۲,۰۰,۰۰۰) تھیلے رکھنے کی گنجائش نکل آئے گی فی الحال ہمارے پیش نظر (۲۰,۰۰,۰۰۰) تھیلوں کو رکھنے کی گنجائش مہیا کرنی ھے ۔

آخر میں نواب صاحب نے فرمایا :— '' مجھے قوی توقع ھے کہ مختلف مشاورتی مجالس کے غیر سرکاری ارکان و نیز سررشتہ مال کے عہدہ دار صاحبان کے کامل تعاون عمل کی بدولت جو بھی صورت حال سنہ ۱۳۵۹ ف میں ہمارے مقدر میں ہو ہم اوس کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کر سکیں گے ''

رہنمائی

پیش نامہ کے مطابق باقاعدہ کارروائی شروع کرنے سے پہلے آنریبل مسٹر ڈبلیو ۔ وی ۔ گرگسن صدرالمہام مال سرکار عالی کو رسد کے نظم و نسق کے کامیاب انصرام کے لئیے خراج تحسین ادا کیا گیا ۔ مسٹر گرگسن نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے غیر سرکاری اراکین کان کے اس اشتراک عمل کے لئیے شکریہ ادا کیا جس کی بدولت حکومت نازک غذائی صورت حال پر قابو پاسکی ۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مستقبل کے لئیے جب کہ نئی دستوری اصلاحات نافذ ہونگی ایک فال نیک ھے ۔ صدرالمہام مال نے یہ محسوس کیا کہ حکومت کی غذائی پالیسی کو جو کچھ بھی کامیابی حاصل ہوتی ھے وہ اصل میں اعلی حضرت بندگان عالی کی رہنمائی اور قیادت کی رہین منت ھے ۔

صدر اعظم بہادر کا دورہ

تنگبھدرا پراجکٹ کے موقع کا معائنہ

ہزاکسلنسی سرمرزا محمد اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے اورنگ آباد کے حالیہ سفر کے بعد ضلع محبوب نگر، تنگبھدرا پراجکٹ، سمستان گدوال اور سمستان ونپرتی کا وسیع دورہ فرمایا ۔ ہزاکسلنسی کے دورہ کا اصل مقصد پراجکٹ سے متعلق امورکا برسر موقع مطالعہ کرنا اور اس تعطل کو دور کرنے کے ذرائع معلوم کرنا تھا جو دریائے تنگبھدرا کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر حکومت حیدرآباد اور حکومت مدارس کے درمیان پیدا ہو گیا تھا ۔ اس دورہ کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ تھی کہ صدر اعظم بہادر کا پر جوش خیر مقدم کرنے اور مقامی ضروریات کے بارے میں معروضے پیش کرنے کے لئے راستہ میں ریلوے اسٹیشنوں پر سیکڑوں دیہاتیوں کا ہجوم تھا ۔

ہزاکسلنسی ۳۰- ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع کی صبح حیدرآباد سے روانہ ہوئے اور تین گھنٹے بعد محبوب نگر پہونچے اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا ۔ وہاں آپ نے پولیس کے ترتیب دئے ہوئے "گارڈ آف آنر" کو ملاحظہ فرمایا ۔

کثیر مصروفیات

محبوب نگر میں ہزاکسلنسی نے بہت مصروف دن گزارا چنانچہ آپ نے مدرسہ فوقانیہ سرکارعالی، دفتر تعلقداری، عدالت ضلع، مجوزہ صنعتی رقبہ، تلنگی کتب خانہ، جامع مسجد اور سوراج مندر کا معائنہ فرمایا ۔ صدر اعظم بہادر نے مدرسہ کی عمارت کو زیادہ ہوا دار بنانے اور اس کی گنجائش میں اضافہ کرنے کے لئے اس میں بعض ترمیمات تجویز فرمائیں ۔ آپ نے غریب طلباء کی مالی امداد کے لئے قایم کردہ فنڈ میں ایک ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا اور وعدہ کیا کہ مدرسہ کی جائز ضروریات پوری کی جائیں گی ۔ اس کے بعد ہزاکسلنسی دفتر تعلقداری تشریف لے گئے جہاں سیکڑوں دیہاتی درخواستیں پیش کرنے کے لئے جمع تھے ۔ صدراعظم بہادر نے درخواست گزاروں کو ملاقات کا موقع دیا اور ان کی شکایتوں کو صبر و تحمل اور ہمدردی کے ساتھ سماعت فرمایا ۔ عدالت ضلع میں ہزاکسلنسی نے طبقہ وکلاء کے اراکین سے ملاقات کی جب آپ سے یہ کہا گیا کہ وکلاء کے لئے کوئی موزوں کمرہ نہیں ہے تو آپ نے اس کمرہ کی واپسی کے لئے ہدایت جاری فرمائی جو سابق میں اس غرض کے لئے استعمال ہوتا تھا ۔ آپ نے مجوزہ صنعتی رقبہ کا معائنہ کیا اور تقریباً سو ایکڑ کے اس رقبہ کو پسند فرمایا جہاں متعدد کارخانے قایم کئے جائیں گے اور غلہ کی مارکٹ اور کارخانہ کے مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے وہاں سے سر مرزا تلنگی کتب خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے، اور کتابوں کی خریدی کے لئے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔ آپ نے جامع مسجد اور سوراج مندر کا بھی معائنہ فرمایا اور تعلقدار صاحب کو ہدایت کی کہ مسجد سے ملحقہ مدرسہ کی عمارت کو وسیع کیا جائے تاکہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے گنجائش مہیا ہو سوراج مندر میں پجاریوں نے صدر اعظم کی خدمت میں میوہ پیشکش کیا ۔

شاندار استقبال

شام میں باشندگان محبوب نگر کی طرف سے مدرسہ فوقانیہ کی عمارت میں ہزاکسلنسی کا شاندار استقبال کیا گیا ۔ متعدد اداروں کی طرف سے جن میں کل ہند خواتین کانفرنس کی شاخ محبوب نگر بلدیہ باشندگان نارائن پیٹھ اور باشندگان ضلع محبوب نگر شامل ہیں کئی سپاسنامے پیش کئے گئے ۔ خواتین کانفرنس کی مقامی شاخ کی جانب سے پیش کردہ سپاسنامہ میں ہزاکسلنسی سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ مقامی مدرسہ اناث کے لئے علحدہ عمارت کا انتظام کریں اور زنانہ کلب کی تعمیر کے لئے رقم مہیا کریں ۔ بلدیہ کے سپاسنامہ

میں شہر کی آبرسانی کے ناقص انتظام کی طرف سر مرزا کی توجہ مبذول کرائی گئی اور اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ حکومت محبوب نگر کی قدیم صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرے جو ریاست کی سرپرستی سے محروم ہونے کے باعث روبہ انحطاط ہیں باشندگان محبوب نگر کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ میں محبوب نگر سے یادگیر جانے والی سڑک پر ایک پل کی تعمیر کا مطالبہ کیا گیا اور یہ امید ظاہر کی گئی کہ اہل ضلع کی ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

صدر اعظم بہادر کا جواب

ان سپاسناموں کا مشترکہ طور پر جواب دیتے ہوئے ہزاکسلنسی نے پر جوش استقبال کے لئے شکریہ ادا کیا اور عوام کو یقین دلایا کہ آپ ان کے مطالبات اور ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الوسیع سعی فرمائیں گے آپ نے وعدہ کیا مدرسہ اناث کے لئے علحدہ عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے ممکنہ مالی امداد دی جائے گی - آپ نے اراکین مجلس بلدیہ سے فرمایا کہ آبرسانی اور روشنی کے بہتر انتظام کے متعلق ان کے مطالبوں پر فوری توجہ کی جائیگی - آپ نے امید ظاہر کی کہ جب ضلع میں برقابی کی اسکیموں کو عملی صورت دی جائے گی تو عام استعمال کے لئے برق قوت کثیر مقدار میں اور سستے داموں مہیا ہوسکے گی - محبوب نگر سے یادگیر جانے والی سڑک پر پل کی تعمیر کے متعلق صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ قصبہ نارائن پیٹھ کے لئے آبرسانی کی ایک اسکیم مرتب کی جائے گی اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو عملی صورت دی جائیگی - نیز ایک تارگھر اور اسٹیٹ بنک کی ایک شاخ بھی قایم کی جائیگی -

تنگبھدرا پراجکٹ کا معائنہ

محبوب نگر سے ہزاکسلنسی موٹر کے ذریعہ منیرآباد (تنگبھدرا پراجکٹ) تشریف لے گئے جہاں تقریباً ایکسال پہلے ہزہائی نس شہزادہ برار نے سنگ بنیاد نصب فرمایا تھا - اس مقام پر جو سابق میں ویران اور سنسان تھا اب ایک رونق اور چہل پہل پیدا ہوگئی ہے اعلی درجہ کی سڑکوں کے ساتھ ایک چھوٹا سا شہر آباد ہوگیا ہے -- پتھریلی زمین کی تلاش میں بڑے بڑے غار کھودے گئے ہیں - بند کی تعمیر کے لئے جو مشنری درکار ہے اس کے کچھ حصے کی تنصیب عمل میں آچکی ہے - عملہ کے لئے رہائش گاہیں اور مزدوروں کے مکانات زیر تعمیر ہیں صدر اعظم بہادر نے یہ محسوس فرمایا کہ مزدوروں کے مکان بہت چھوٹے ہیں - آپ نے زیادہ بڑے مکانات کی تعمیر کے لئے ہدایات جاری فرمائیں - مزدوروں کی نو آبادی کی ایک دلچسپ خصوصیت ایک طعام خانہ ہے جہاں ایک وقت کا کھانا چھ آنے میں دیا جاتا ہے - حیدرآباد حدود میں تمام ابتدائی کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے - اور بند اور ذخیرہ آب کی تعمیر بہت جلد شروع کی جانے والی ہے۔

کارخانہ شکر سازی کا دورہ

سر مرزا اسمعیل نے سالار جنگ کارخانہ شکر سازی کا بھی معائنہ فرمایا - توقع کی جاتی ہے کہ یہ کارخانہ بہت جلد کام شروع کردے گا - ہزاکسلنسی کو بتایا گیا کہ اس کرنی میں نئے شکر کا رس نکالنے کی قابلیت تقریباً ۳۰۰ ٹن فی یوم ہے - توقع کی جاتی ہے کہ موسم کے ختم تک یہ کارخانہ تقریباً ۴ ہزار ٹن شکر پیدا کرسکے گا - تقریباً ۳ ہزار ایکڑ زمین اور ۶ ٹراکٹر کارخانہ کی ملکیت ہیں - امید کی جاتی ہے کہ ایک اور مشین جس کی رس نکالنے کی قابلیت ایک ہزار ٹن فی یوم ہے چند مہینوں میں وصول ہوجائے گی

گدوال میں

ہزاکسلنسی ۳- اکٹوبر کو سہ پہر میں گدوال پہونچے ریلوے اسٹیشن پر راجہ بہادر آرامودو وآئینگار صدر المہام عدالت سرکارعالی اور سمستان کے عہدہ داروں نے استقبال کیا - صدر اعظم بہادر نے سمستان کی پولیس کے ترتیب دئے ہوئے "گارڈ آف آنر" کا معائنہ فرمایا اور ایک تقریب میں شرکت کی جو آپ کے اعزاز منعقد کی گئی تھی - آپ کی خدمت میں سنسکرت میں دو سپاسنامے پیش کئے گئے جن میں آپ کی ان خدمات کو سراہا گیا تھا جو آپ نے ہندوستانی ریاستوں کے لئے انجام دی ہیں - آپ نے کنڑی میں سپاسناموں کا موزوں جواب عنایت فرمایا - اس کے بعد ہزاکسلنسی

نے ہسپتال اور زچہ خانہ مدرسہ فوقانیہ اور پرانے قلعہ کا معائنہ فرمایا ۔ قلعہ میں ایک بڑا مندر جو سمستان کے بانی دیوتا کے نام وقف ہے ابھی تک موجود ہے ۔ شام میں سر مرزا راجہ صاحب گدوال سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور قلعہ میں ایک دلاویز دربار میں شرکت کی ہز اکسلنسی کا پروگرام مقامی طور پر تیار کی ہوئی آتش بازی کے مظاہرہ کے بعد ختم ہوا ۔

ونپرتی میں

صدر اعظم بہادر رات میں ونپرتی روانہ ہوئے جہاں صبح میں پہونچے اسٹیشن پر راجہ صاحب ونپرتی کے چچا تعلقدار صاحب اور دیگر عہدہ داروں نے استقبال کیا نواب علی نواز جنگ بہادر کی معیت میں صدر اعظم بہادر نے دریائے چناواگو پر اس مقام کا معائنہ فرمایا جہاں ایک بند تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس بند کی تعمیر پر تقریباً چھ لاکھ روپے کے اخراجات عاید ہوں گے

اور ۳۴۰۰ ایکر زمین سیراب ہوگی ۔ ہزاکسلنسی نے جن دوسرے مقامات کا معائنہ فرمایا ان میں مقامی مدرسہ اور ہسپتال شامل ہیں۔ راجہ صاحب ونپرتی نے صدر اعظم بہادر کی خدمت میں ایک یادداشت پیش کی جن میں سمستان سے متعلق اعداد اور حقائق بتائے گئے ہیں ونپرتی سے روانگی سے قبل ہزاکسلنسی نے سری رنگا پور کے مندر کا معائنہ فرمایا جو ۶ سو سال پرانا ہے ۔

پر جوش خیر مقدم

حیدرآباد واپس ہوتے ہوئے سر مرزا جڑچلہ (بید پلی) تشریف لے گئے جہاں آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ آپ نے غلہ کی مجوزہ مارکٹ اور صنعتی رقبہ کے نقشوں کو ملاحظہ فرمایا اور ان میں بعض اصلاحات تجویز فرمائیں ۔ شاد نگر میں تجارت پیشہ طبقہ نے آپ کا پر جوش خیر مقدم کیا اور مٹھائی پیش کی جسے ہزاکسلنسی نے ان بچوں میں تقسیم کردیا جو آپ کو خوش آمد دید کہنے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے ۔

آئینی مشاورتی مجلس مزدوران

مزدوروں کی حالت سدھارنے سے متعلق تدابیر

آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام لیبر سرکارعالی نے آئینی مشاورتی مجلس مزدوران کے پانچویں اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ حکومت حیدرآباد کی یہ دلی خواہش ہے کہ ملک کے مزدور اچھی اور باعزت زندگی بسر کریں انہیں صاف ستھرا لباس اور کافی غذا ملے ، ان کے بچوں کی اچھی دیکھ بھال ہو اور وہ ضروری تعلیم سے بہرہ ور ہوں تا کہ اچھے شہریوں کی حیثیت سے زندگی کے میدان میں قدم رکھ سکیں ۔ نواب صاحب نے ریاست میں مزدوروں کی حالت کا جائزہ لیا اور مجلس کے پچھلے اجلاس کے بعد سے سررشتہ لیبر کی کارگزاری پر تبصرہ فرمایا۔ اس جلسہ میں جو نہایت دوستانہ ماحول میں منعقد ہوا کئی اہم امور پر بحث ہوئی جن میں اوقات کار میں تخفیف اور موجودہ شرح کے مقابلہ میں زاید از وقت کام کے الاؤنس میں اضافہ سے متعلق تجویز بھی شامل تھی ۔

نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے فرمایا :۔ " قبل اس کے کہ محکمہ لیبر کے کام سے متعلق میں کچھ کہوں ان حالات کا مختصر طور پر ذکر مناسب ہوگا جو اس وقت پیش آرہے ہیں ۔ موجودہ زمانہ کی حکمیاتی ترقیوں اور انکشافات کی پوری مدد کے ساتھ ایک ایسی المناک طور پر طویل جنگ کے بعد جس نے کرۂ ارض کے ہر گوشہ کو متاثر کردیا ہو غیر معمولی حالات کا رونما ہونا ایک فطری بات ہے ۔ ایسے ہی حالات سے اب ہمیں نپٹنا ہے ۔ ملک کی دولت بڑھانی ہے اور زندگی کے معیار کو اونچا کرنا ہے ۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ہم آمدنی میں اضافہ کے مصنوعی طریقہ کو اختیار نہیں کرسکتے جب تک کہ مختلف قسم کی ضرورتوں کی اشیاء کی پیداوار یا ان کے ذرائع حصول میں بھی ساتھ ساتھ اضافہ نہ ہوتا جائے ۔ اس لئے مزدور ، سرمایہ دار اور حکومت سب کو پوری ہم آہنگی کے ساتھ اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہو ۔ ایسی کوشش میں منجملہ اور باتوں کے دوباتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔ ایک تو یہ کہ مزدور خسارہ میں نہ رہے ۔ اس وجہ سے کہ سرمایہ دار کا سب سے بڑا سرمایہ مزدور ہے ۔ دوسری یہ کہ مزدور کی محض جذباتی یا تقلیدی بے چینی کا نتیجہ خود اس کے لئے بھی خسارہ کا باعث ہوسکتا ہے ۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم سب کو آگے بڑھنا ہے اور میرے لئے اس پر خاص طور سے زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے ۔

مزدوروں کی بے چینی

" آپ اس سے واقف ہیں کہ ہماری پچھلی ملاقات کے بعد سے ہندوستان کے مزدور کی بے چینی ہڑتالوں کی شکل میں کئی دفعہ اور بعض وقت بڑے پیمانہ پر ظاہر ہوتی رہی ہے ۔ حیدرآباد بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا لیکن شکر ہے کہ وہ نسبتاً بہت کم متاثر ہوا اس کی وجہ سررشتہ کے عہدہ داروں کی انتھک کوشش تھی ۔ دوسری وجہ ایک

دتک سرمایہ اور مزدور کے نمایندوں کی حقیقت پسندی
ی اور تیسری بڑی وجہ افسر مصالحت کی حیثیت سے
ِلوی احمد مرزا صاحب کی کارگزاری تھی ۔

مزدوروں کی انجمنیں

" اس میں شک نہیں کہ بعض اہم کارخانوں کے آجروں
ے مزدوروں کی انجمنوں کو تسلیم کرلیا ہے ۔ گرانی الاؤنس
کو اجرتوں میں شامل کرلیا ہے اور فلاح و بہبود کے کاموں
ے اپنی روشن خیالی کا ثبوت دیا ہے ۔ اس کی مجھے بڑی
وشی ہے ۔ لیکن ساتھ ہی اس کا افسوس بھی ہے کہ بعض
ـگ ایسے بھی ہیں جو حالات کی حقیقت سے انجان رہنا
اہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی شکایتیں بھی
ک طرف پورے کاروبار کو مفلوج کرنے کا باعث بن جاتی
ہں اور دوسری طرف محکمہ لیبر کو اس طرح سے مصروف
کھتی ہیں کہ وہ حقیقی فلاح و بہبود اور عام طور پر ایک
مہ جہتی اچھی تنظیم کے حصول کی امنگوں کو جلد پورا
رنے میں اپنے کو قاصر پا رہا ہے ۔

مصالحت

" مصالحتی کارروائیوں کے تعلق سے میں یہ کہنا
اہتا ہوں کہ ان کارروائیوں میں اگر کچھ وقت لگ جاتا
ے تو مزدور اور ان کے لیڈر بعض دفعہ ناروا بے چینی کا
لہار کرنے لگتے ہیں ۔ محکمہ لیبر کو وقت کی اہمیت کا
ورا اندازہ ہے لیکن ان کارروائیوں کے دوران میں دو متضاد
ناصر کو یکجا کرنا پڑتا ہے اور جب تک جملہ حالات کا
وری طرح اندازہ نہ کیا جائے کسی نتیجہ پر پہونچنا دشوار
وتا ہے ۔ حکومت کی پالیسی مزدوروں کے حق میں ہمیشہ
سانی ہمدردی کی پالیسی رہی ہے ۔ وہ آجر اور مزدور
ونوں کی بھلائی چاہتی ہے ۔ مصالحتی کارروائیاں اب تک
کم متعلق نزاعات تجارتی کے مطابق ہوا کرتی تھیں جو
ارضی طور پر قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت
اری کیا گیا تھا ۔ اب قانون نزاعات پیشہ وران کے بہت
لد نافذ کرنے کی تجویز ہے اور اس سے مزدوروں اور آجروں
ے باہمی نزاعات کے تصفیہ کے لئے ایک مستقل مشنری
اصل ہو جائے گی ۔ "

کارگزاری

نواب صاحب نے اس بات کا انکشاف فرمایا کہ گزشتہ اجلاس کے بعد سے سررشتہ میں دو مددگار لیبر کمشنر اور چار انسپکٹروں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ ان انسپکٹروں میں سے دو نے ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشیل سائنسیس کے دوسالہ نصاب کی تکمیل کرلی ہے ۔ ایک کلکتہ یونیورسٹی کے نصاب کی تکمیل کے بعد واپس ہوچکے ہیں اور ایک اسی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ۔ صوبوں پر انسپکٹروں کے متعین کرنے کی کارروائی جاری ہے ۔ سررشتہ کی جدید تنظیم اور توسیع سے متعلق تجاویز پر بھی حکومت غور کررہی ہے اور اس مجلس کے گزشتہ اجلاس کی سفارش کے مطابق قانون تعطیلات بامعاوضہ کے نفاذ سے حکومت نے اتفاق کرلیا ہے ۔ معدنی مزدوروں کے لئے رہائشی تعلیمی اور طبی سہولتوں کی تجاویز مرتب کرلی گئی ہیں اور ایک حد تک کام بھی شروع ہوگیا ہے ۔ نواب صاحب نے اپنے اس ایقان کا اظہار کیا کہ آنریبل نواب زاہد جنگ بہادر کی توجہ سے ان کی تکمیل جلد اور خاطر خواہ ہو جائے گی ۔ آپ نے جامعہ ملیہ کے ڈاکٹر ذاکر حسین خان اور ڈاکٹر محمد فاروق کا اس کام کے لئے شکریہ ادا کیا جو انہوں نے اس سلسلہ میں انجام دیا تھا ۔

تربیت کا انتظام

آپ نے سررشتہ ریسٹلمنٹ کے شعبہ امپلائمنٹ اکسچینج کی کارگزاری پر پسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ فنی تربیت اور فراہمی روزگار سے متعلق دوسرے انتظامات کی تکمیل تیزی کے ساتھ کی جارہی ہے ۔

نواب صاحب نے فرمایا :- " آپ کو یہ معلوم کرکے بھی خوشی ہوگی کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں جو مانٹریل (کنیڈا) میں منعقد ہورہی ہے ہندوستانی ریاستوں کی نمایندگی ہمارے لیبر کمشنر کر رہے ہیں ۔ "

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۲)

ترقی کے مساوی مواقع

زیادہ قریبی اتحاد کے لئے اپیل

انجمن پیشوایان مذاہب حیدرآباد کی جانب سے پیش کردہ ایکسپاسنامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے فرمایا:— ”اعلی حضرت بندگان عالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ ان کی رعایا کے ہر فرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے ، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں ، ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو ، طمانیت قلب کے اکتساب کے امکانات حاصل رہیں ، باہمی بدگمانیاں دور ہو جائیں اور دلوں میں پیدا ہونے والے خوف و خطر کا سد باب ہو جائے ۔“

ہزاکسلنسی نے فرمایا :— یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس انجمن کے اراکین نہ صرف اس مملکت ابد مدت کے اندر بلکہ اسکے باہر بھی مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و اشتراک کے جذبات پیدا کرنے کی پر خلوص کوشش کر رہے ہیں اور مذہبی اختلافات کو رفع کرنیکی کوشش خود مذہب ہی کی تلقین سے کی جارہی ہے اور اس فرض کو آپ ہی ایسے حضرت انجام دے سکتے ہیں جو صاحب بصیرت بھی ہیں اور مذاہب کے اصول کو جانتے ہیں اور عقائد کے اختلافات کے باوجود خالق حقیقی کی ہمہ گیر فیاضی سے مستفید ہونا چاہتے ہیں اور انسانی برادری کو ”معلم اخلاق“ کے اس شعر کے مصداق سمجھتے ہیں کہ :—

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش زیک جوہرند

لیکن بنی آدم کو ابھی یہ سبق سیکھنا ہے اوراسلئے سیکھنا ہے کہ آج دنیا کے ہر گوشہ میں فساد ۔ عداوت ۔ بدگمانی اور خود غرضی کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس سے باہمی مناقشات کے امکانات بڑھتے جارہے ہیں اور بھائی کے خلاف بھائی محض اس لئے خنجر گھونپ رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے مذہب کا پیرو ہے یہی سبب ہے کہ ہندوستان اپنی منزل مقصود تک اب تک نہ پہنچ سکا اور کیونکر پہنچتا جبکہ اس کی ذمہ داری خود اسکے فرزندوں پر عائد ہوتی ہے اور کیوں نہ عائد ہو جبکہ ہمارا ”خودساختہ“ مذہب بغض و عناد کی پرورش کرنے لگا ہے ظاہر ہے کہ اسکو اس مذہب سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا جسکو آسمانی کہا جاتا ہے اس پر نظر کرکے آجکل ہمیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے مذہب کو بالکل بھلادے بلکہ ضرورت اسکی ہے کہ وہ مذہب کو صحیح معنوں میں سمجھے اور اسکی حقیقی روح کو پہچانے اسکے بغیر ناممکن ہے کہ وہ دنیائے انسانیت کی بھلائی نہ چاہے ۔ بہر حال ہمیں مایوس نہ ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ خوش و خرم اور پر امید رہنا چاہئے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بسا اوقات ایسے مصائب جن کو ہم ناقابل برداشت تصور کرتے ہیں کبھی پیش ہی نہیں آتے دنیا آلام و مصائب کا شکار رہی ہے اور آئندہ بھی رہیگی لیکن انسان پھر بھی کسی نہ کسی طرح خوش خوش زندگی گزار ہی دیتا ہے ۔

مشترکہ فرض

” ہم سب کا اس وقت یہ فرض ہے کہ اس مملکت ابد مدت اور سارے ملک کے اقتصادی اور سیاسی مسائل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ حیدرآباد میں ہمکو ایسی یکجہتی ترقی کے مواقع حاصل ہیں جو دوسروں کے لئے قابل مثال ہوسکتے ہیں ۔“

” آپ حضرات خود بھی واقف ہونگے کہ اعلیحضرت بندگان عالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ انکی رعایا کے ہر فرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے ، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں ، ہر شخص کو اسکی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو ، طمانیت قلب کے اکتساب کے

امکانات حاصل رہیں ، آپس کی بدگمانیاں دور ہوجائیں اور دلوں میں پیدا ہونے والے خوف و خطر کا سدباب ہوجائے یہی اعلحضرت بندگانعالی کی حکومت کا بھی مطمح نظر ہے اور یہی وہ مقصد ہے جسکے حصول کے لئے حکومت کو توقع ہے کہ ملک کے مختلف فرقے نہ صرف اسکے ساتھ اتحاد واشتراک عمل کرینگے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کرینگے جسکی انسانی برادری مستحق ہے

روحانی طاقت

" میری دلی تمنا ہے کہ آپ حضرات ان کوششوں کو اپنی روحانیت سے تقویت پہنچائینگے اور اپنی دعاؤں سے بارآور کرینگے جو باشندگان حیدرآباد کے لئے موجب برکت ثابت ہونگے

مسائل کا عاجلانہ حل

" آپ نے ملک کے جن مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے انکے متعلق میں آپ کو یقین دلاسکتا ہوں کہ مجھے انکی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے اور جسکو میں انشاءاللہ بعجلت ممکنہ اور اطمینان بخش طریقہ پر حل کرنے میں کوتاہی نہ کرونگا - میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اس سے زیادہ اس موقع پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ شاید اس سے زیادہ کہنے کی آپ مجھ سے توقع رکھتے ہونگے اگر میں راہ راست پر رہوں تو آپ دوستوں کی طرح میرا ساتھ دینگے اور اگر میں غلطی کر جاؤں تب بھی آپ میری رفاقت سے منہ نہ موڑینگے بشرطیکہ میری نیت اچھی ہو اور میرے ارادے ناقابل اعتراض ہوں - مجھے امید ہے کہ جب میں ان فرائض سے سبکدوش ہونگا تو میری نسبت یہ کہا جاسکیگا کہ میں نے ملک و مالک کی خدمت اور رعایا کی بہتری میں اپنی امکانی کوششیں صرف کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا - "

بسلسلہ صفحہ (۲۰)

حکومت کی پالیسی کی وضاحت

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے نواب صاحب نے فرمایا : "میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ سررشتہ لیبر کی یہ بڑی خواہش ہے کہ ملک کے مزدور اچھی اور باعزت زندگی بسر کریں انہیں صاف ستھرے لباس اور کافی غذا ملے- ان کے بچوں کی اچھی دیکھ بھال ہو ضروری تعلیم سے وہ بے بہرہ نہ رہیں اور اچھے شہری بن سکیں-" آپ نے آجروں اور مزدوروں دونوں سے اپیل کی کہ اگر انہیں سررشتہ کی خیرسگالی پر بھروسہ ہے تو اس کی ممکنہ مدد کریں -

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

امرداد سنہ ۱۳۵۵ف - جون سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں چاندی اور سونے کی قیمتوں کا رجحان کمی کی طرف رہا - سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی بیش ترین شرحیں علی الترتیب ۰-۱۱-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۲-۱۱۶ رہیں - اشیاء کی قیمتیں ترقی پذیر رہیں -

زر کاغذی اور سکے

جون سنہ ۱۹۴۶ع میں زیرگشت سکوں کی جملہ مالیت ۴۸۸۷,۰۹ لاکھ روپے تھی اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ مالیت ۴۸۹۵,۰۴ لاکھ روپے تھی اس طرح ۷,۸۶ لاکھ روپے کی کمی ہوئی - خام گردش کے مقابلہ میں زرمحفوظ کا تناسب ۴۴,۳۰ فی صد تھا - جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۰,۰۹ فی صد کم ہے -

زیرگشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷,۲۳ فی صد نوٹ گردش میں رہے اس کے برخلاف سابقہ ماہ میں ۹۹,۱۷ فی صد نوٹ گردش میں تھے - مئی سنہ ۱۹۴۶ع کے مقابلہ میں نوٹوں کی گردش میں ۴,۰۹ لاکھ روپے یا تقریباً ۰,۱ فی صد کی کمی ہوئی -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں واجبات اور اثاثاجات ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۲۰ بنکوں کے واجبات کی جملہ مقدار ۴۶۹۷,۲۶ لاکھ روپے تھی اور ان کے نقد اثاثوں کی مقدار ۸۳۷,۰۱ لاکھ روپے تھی۔ ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۴۹۰,۷۲ لاکھ روپے اور ۳۸,۷۱ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۴۱۷,۵۲ لاکھ روپے اور ۴۷۹,۵۸ لاکھ روپے تھی۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۸ بنکوں سے اعداد وصول ہوئے ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ۱۶,۴۰ لاکھ روپے ہے ختم ماہ پر بنکوں انجمنوں حکومت اور انفرادی طور پر ارا دین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور رضوں کی مقدار ۲۷,۸۴ لاکھ روپے تھی بنکوں میں ۴,۱۶ لاکھ روپے نقد موجود تھے -

نرخ ٹھوک فروشی

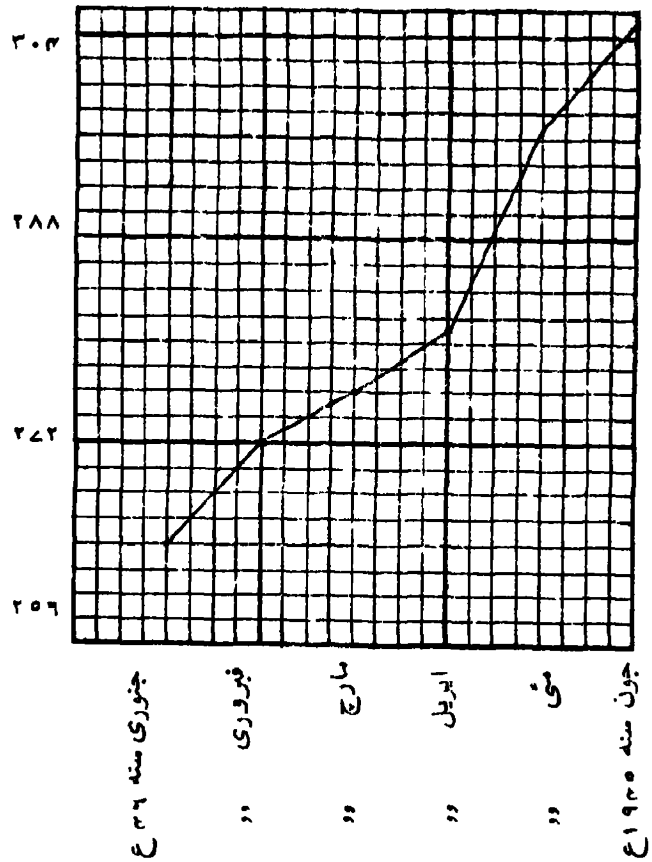
جون سنہ ۱۹۴۶ع میں غلے کی قیمتوں کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ البتہ دالوں اور دیگراغذیہ ‏ ‏اوسط اشاریہ میں علی الترتیب ۸ اور ۳۱ اعشاریہ کااضافہ ہوا ۔ دیگر اغذیہ اوسط اشاریہ میں اضافہ زیادہ‌تر آلو ر ادرک کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے عمل میں آیا گڑ کی قیمت میں کمی کی وجہ سے شکر کے اشاریہ میں ۱۵ اعشار می ہوئی ۔ تمام اغذیہ کے اوسط اشاریہ میں ۱۶ اعشاریہ اضافہ ہوا ۔

جملہ غیر غذائی اشیاء کے تحت ساختہ کپاس اور کھال کے اشاریوں میں علی الترتیب ۱۰ اور ۱۱ اعشاریہ اضافہ وا ۔ اس کے برخلاف روغن دار تخم اور نباتاتی تیل کے اشاریوں میں علی‌الترتیب ۶ اور ۱۰ اعشاریہ کمی ہوئی ۔اشیا میر دیگر خام اشیاء اور ساختہ اشیاء اور جملہ غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ علی الترتیب قایم رہے ۔ اگسٹ سنہ ۱۹۳ع کی اثاث پر زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۳۰۵ تھا ۔ اس کے مقابلہ میر مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں یہ اشاریہ ۲۹۷ ہا ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کی اثاث پر جون سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۲۶۷ تھا ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ ۲۶۶ ہا ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں جون سنہ ۱۹۴۶ع مئی سنہ ۱۹۴۶ع جون سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (−) بمقابلہ	
		جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع
غلہ	۱۰	۲۷۳	۲۷۳	۲۷۹	..	−۵
دالیں	۶	۲۹۱	۲۸۳	۱۹۷	+۸	+۹۴
شکر	۲	۱۶۴	۱۷۹	۱۲۳	−۱۵	+۴۱
دیگر اغذیہ	۱۶	۳۰۸	۲۷۷	۲۶۳	+۳۱	+۴۵
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۸۶	۲۷۰	۲۵۲	+۱۶	+۳۴
روغن دار تخم	۵	۳۱۰	۳۱۶	۲۶۰	−۶	+۱۵۰
نباتاتی تیل	۴	۳۰۷	۳۱۷	۲۶۲	−۱۰	+۱۴۵
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۳۳۳	۳۲۳	۲۹۰	+۱۰	+۴۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۲۱	۴۱۰	۳۲۹	+۱۱	+۹۲
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۸۲	..	−۴۳
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۵۰	۲۵۰	۲۹۹	..	−۴۹
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۳۰	۲۸۰	..	+۵۰
عام اشاریہ	۶۶	۳۰۵	۲۹۷	۲۶۶	+۸	+۳۹

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ع تا جون سنہ ۱۹۴۶ع نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کے رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے :-



نرخ چلر فروشی

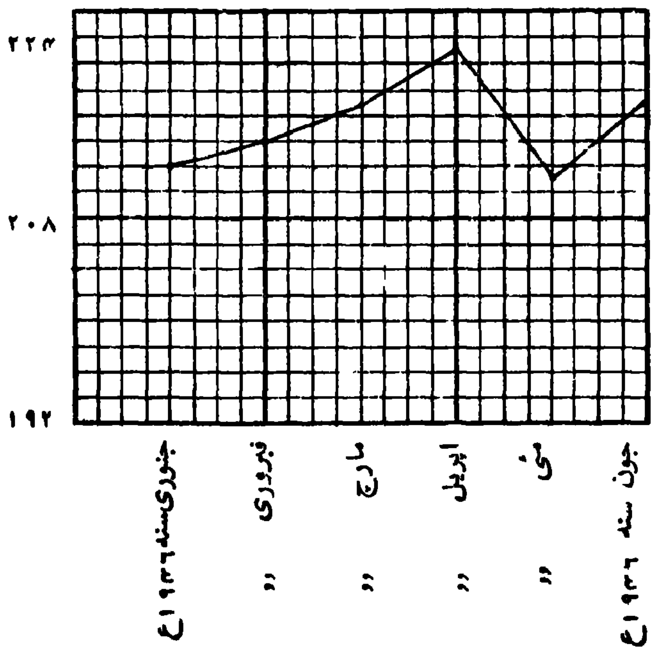
زیر تبصرہ مہینے میں موٹا چاول، دھان، باجرا، راگی، چنا اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور جوار اور مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی دیگر اشیاء کی قیمتیں علی الترتیب قایم رہیں ۔گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ہے ۔

دس اہم اشیاء کے اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہے-

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع	جون ۴۶ع	مئی ۴۶ع
موٹا چاول	۷ - ۳	۳ - ۰	۳ - ۳	۲۳۰	۲۲۵
دھان	۱۴ - ۱۲	۳ - ۱۴	۵ - ۷	۳۰۳	۲۷۱
گیہوں	۷ - ۵	۲ - ۸	۲ - ۸	۱۹۳	۱۹۳
جوار	۱۰ - ۰	۵ - ۶	۵ - ۵	۱۸۶	۱۸۸

باجرہ	۸-۱۰	۰-۵	۲-۵	۲۱۰	۲۰۵
راگی	۵-۱۱	۲-۵	۱۰-۵	۲۲۱	۲۰۱
مکئی	۱۳-۱۰	۳-۶	۸-۵	۱۷۵	۱۹۷
چنا	۱۰-۷	۰-۳	۱-۳	۲۵۴	۲۳۹
تور	۱-۱۰	۱۵-۳	۱۵-۳	۲۵۶	۲۵۶
نمک	۱۳-۸	۱۴-۶	۱۴-۶	۱۳۴	۱۲۸
عام اشاریہ	..	..	..	۲۱۷	۲۱۱

مندرجہ ذیل گراف میں جنوری تا جون سنہ ۱۹۳۶ع دس اہم اشیا کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



سونا اور چاندی

جون سنہ ۱۹۳۶ع میں سونے اور چاندی کے کم ترین بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۲۴ اور ۱۲۸ روپے فی تولہ اور ۱۷۵ اور ۱۹۹ روپے فی صد تولہ تھا۔

مندرجه ذیل تخته میں جنوری تا جون سنه ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے بیش ترین اورکم ترین نرخوں کی صراحت کی گئی ہے -

ماه	سونا فی توله		چاندی فی صد توله	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
جنوری سنه ۴۶ع	۹۹-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۵۶-۰-۰	۱۶۴-۰-۰
فبروری سنه ۴۶ع	۱۰۶-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۶۳-۰-۰	۱۷۰-۰-۰
مارچ سنه ۴۶ع	۱۰۷-۰-۰	۱۱۸-۰-۰	۱۶۷-۰-۰	۱۸۰-۰-۰
اپریل سنه ۴۶ع	۱۱۸-۰-۰	۱۲۱-۰-۰	۱۸۰-۰-۰	۱۸۴-۴-۰
مئی سنه ۴۶ع	۱۲۱-۸-۰	۱۲۹-۰-۰	۱۸۴-۰-۰	۲۰۰-۰-۰
جون سنه ۴۵ع	۱۲۴-۰-۰	۱۲۸-۰-۰	۱۷۵-۰-۰	۱۹۸-۰-۰

کلدار شرح مبادله

زیرتبصره مهینے میں سکه کلدار کی خریدی اور فروخت کی شرحیں علی الترتیب ۱۱۶-۱ روپے اور ۱۱۶-۲ روپے رهی -

حصص کے نرخ

ذیل کے تخته میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج هیں -

تفصیلات		مئی سنه ۱۹۴۶ع آنه روپیه	جون سنه ۱۹۴۶ع آنه روپیه
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۳	۱۰۰-۱۱
،، ،، ،،	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۸
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیه سکه ع)	۵۰-۴	۴۸-۸
اسٹیٹ بنک		۱۶۲-۰	۱۶۹-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
،، ،،	۶ فی صد (۲۵۰ ،، ،،)	۵۰۵-۰	۵۰۵-۰
پارچه جات			
اعظم جاهی ملز		۴۸۰-۰	۵۰۴-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز		۱۰۵۴-۰	۱۰۵۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈویونگ ملز		...	...
محبوب شاهی ملز		۲۷۶۰-۰	۳۱۲۵-۰
عثمان شاهی ملز		۴۰۶-۰	۴۳۹-۰

شکر

نظام شوگر فیاکٹری معمولی	۶۰ - ۶	۵۹ - ۸
,, ,, ترجیحی	۴۰ - ۰	۳۹ - ۱۲
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	۳۶ - ۰	۳۶ - ۰

کمیکلز

بایو کمیکلز	۸ - ۰	۸ - ۱۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	۴۳ - ۴	۴۲ - ۱۰
کمیکلز اینڈ فارما سیوٹکلیز	۳۲ - ۰	۳۳ - ۰

متفرق

آلوین میٹلز	۱۱۴ - ۸	۸۱ - ۰
دکن فلور	۱۱۵ - ۰	۱۱۵ - ۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	۷۰۰ - ۰	۹۷۵ - ۰
,, ,, ۵ فیصد قرض	۱۰۷ - ۸	۱۰۷ - ۴
حیدرآباد ڈینریز	۲۲ - ۸	۲۳ - ۸
نشنل نوڈ	۱۰ - ۱۰	۱۰ - ۱۰
سنگارینی کالریز	۱۹ - ۸	۱۹ - ۸
سرپور پیپر ملز	۲۴۹ - ۰	۲۵۳ - ۸
استارچ پراڈکٹس	۸۵ - ۰	۹۰ - ۰
تاج کلے ورکس	۱۱۲ - ۸	۱۱۲ - ۰
تاج گلاس ورکس	۱۵ - ۱	۱۵ - ۶
وزیر سلطان	۹۵ - ۰	۹۵ - ۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	۱۵ - ۰	۱۵ - ۸

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسه کی دیاسلائی کے کارخانوں میں ۱۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے - اس کے برخلاف سابقہ مہینے میں ۲۹ ہزار گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۱۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے -

سمنٹ - جون سنه ۱۹۴۶ع میں سیمنٹ کی مجموعی پیداوار ۱۰۷۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی اس کے مقابلہ میں مئی سنه ۱۹۴۶ع میں ۱۶۴۰۰ اور جون سنه ۱۹۴۵ع میں ۱۰۶۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوئی تھی -

شکر - شکر کی پیداوار کا موسم نہیں تھا -

ذیل کے تختہ میں صنعتی پیداوار کے تقابلی اعداد (ہزاروں میں) درج ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	جون سنہ ۴۶ء	مئی سنہ ۴۶ء	جون سنہ ۴۵ء	(+) یا (−) بمقابلہ مئی سنہ ۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ جون سنہ ۴۵ء
دیا سلائی	گروس ڈبے	۱۸٫۰۰	۲۹٫۷	۱۸٫۸	−۱۱٫۷	−۰٫۸
سمنٹ	ٹن	۱۰٫۷	۱۶٫۳	۱۰٫۶	−۵٫۷	+۰٫۱
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	۰۰	۳٫۱	۰۰	۰۰	۰

تجارتی اعداد :- بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدیہ حیدرآباد میں چاول گیہوں اور جوار کی درآمد شدہ مقدار علی الترتیب ۳۳٫۸ ہزار پلہ ۳۱٫۳ ہزار پلہ اور ۵۱٫۳ ہزار پلہ تھی۔

جون سنہ ۱۹۴۶ء اور جون سنہ ۱۹۴۵ء میں برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) جون سنہ ۱۹۴۶ء	جملہ درآمد بدوران (پلوں میں) جون سنہ ۱۹۴۵ء
گیہوں	۰۰	۳۱۳۴۷	۱۹۲۷۰
آٹا	۰۰	۲۲۷۰	۹۹
دھان	۰۰	۰۰	۰۰
چاول	۰۰	۳۳۸۳۰	۳۱۰۲۹
جوار	۰۰	۵۱۳۱۲	۳۳۵۳۹
باجرا	۰۰	۰۰	۲۱۶۲
راگی	۰۰	۸	۰۰
ماش	۰۰	۳۳۶	۵۱۳
چنا	۰۰	۳۸۸۱	۳۶۳۲
گھی (من)	۰۰	۲۹۱	۱۱۲
چائے	۰۰	۱۱۵۵	۱۱۱۲
شکر	۰۰	۳۹۸۸	۱۰۶۸۷

اہم اشیاء کی در آمد و برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں اہم درآمد اشیاء کی مالیت بتائی گئی ہے ۔

(اعداد ہزار روپے میں) ۔

اشیاء		جون سنہ ۱۹۴۶ع	مئی سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ مئی سنہ ۱۹۴۶ع
ناس خوردنی	..	۲۳	۱۰	+۱۳
کر	..	..	۸۹	−۸۹
ک	..	۷۰۲	۱۳۵۲	−۶۵۰
وہ	..	۱۱۰۶	۱۱۷۷	−۷۱
اری	..	۳۸۶	۳۵۷	+۲۹
پڑا	..	۵۹۸۲	۶۷۸۳	−۸۰۱
یت	..	۱۶۹۳	۱۹۳۲	−۲۳۹
شم	..	۱۸۶	۳۹	+۱۴۷
نل	..	۳۹۹	۵۷۳	−۱۴۷
ھا	..	۵۹۵	۵۴۷	+۴۸
ڑی	..	۱۰۶	۱۹۷	−۹۱
اندی (نولے)	..	۱	۲۳	−۲۲
ینا (تولے)	..	۷۶۰	۲۱۰	+۵۵۰
یوانات	..	۲۰۸	۲۴۴	−۳۶
یگر	..	۱۱۱۰۴	۱۲۱۶۷	−۱۰۶۳
ملہ	..	۲۳۲۵۹	۲۵۶۹۹	−۲۴۴۰
ملہ برائے اپریل سنہ ۱۹۴۵ع	..	۱۷۱۲۹	۲۰۹۴۱	−۳۸۱۲

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری بر آمد

جون اور مئی سنہ ۱۹۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ سے بر آمد شدہ اہم اشیاء کی مالیت درج ذیل ہے ۔

اشیاء		اپریل سنہ ۱۹۴۶ع	مارچ سنہ ۱۹۴۶ع	(+) یا (−) بمقابلہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ع
اس خوردنی	..	۵۸۶۱	۲۱۵۳	+۳۷۰۸
اس	..	۲۸۱۵	۵۰۵۳	−۲۲۳۸
ی	..	۲۸۵	۶۷۴	−۳۸۹
	..	۷۶	۷۷	−۱
ک پھلی	..	۳۵۳۹	۴۲۲۸	−۶۸۹

تخم ارنڈی	۰۰	۵۹۱	۱۴۴۷	− ۸۵۶
روغنیات	۰۰	۵۷۵۳	۵۷۱۴	− ۲۵۱
نیل	۰۰	۰۰	۲	− ۲
چوبینہ	۰۰	۲۵۲	۲۵۴	+ ۷
کھال اور چمڑا	۰۰	۱۵۷	۱۵۹	− ۲
حیوانات	۰۰	۱۸۹	۳۱۷	− ۱۲۸
دیگر	۰۰	۳۰۸۶	۴۱۷۸	− ۱۰۹۲
جملہ	۰۰	۲۲۳۰۴	۲۴۲۳۷	− ۴۹۶۴
جملہ برائے ابریل ۱۹۴۵ء	۰۰	۴۲۸۹۶	۲۶۲۳۸	+ ۱۶۶۵۸

کپاس کے اعداد

کپاس کی ابتدائی شرح فی ملہ ۴۵ تا ۴۶ روپیہ اور اختتامی شرح فی ملہ ۴۲ تا ۶۰ روپیہ کے درمیان رہیں - روئی کی افتتاحی اور اختتامی شرحیں علی الترتیب ۱۱۷ روپیہ تا ۱۴۱ روپیہ اور ۱۰۴ روپیہ تا ۱۵۲ روپے رہیں -

کپاس کی بر آمد

ذیل کے نقشہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (گٹھوں میں درج ہیں)

نوعیت		ریل کے ذریعہ: جون سنہ ۴۶ء	ریل کے ذریعہ: جون سنہ ۴۵ء	سڑک کے ذریعہ: جون سنہ ۴۶ء	سڑک کے ذریعہ: جون سنہ ۴۵ء
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	۰۰	۱۷۰۲۶	۲۶۳۹۱	۲۰۰۵	۲۰۱۴
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	۰۰	۰۰	۲۲۷	۸۸۴	۳۵۴۷
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	۰۰	۲۲	۰۰	۵۲۶	۱۶
جملہ	۰۰	۱۷۰۴۸	۱۶۶۶۸	۳۴۱۵	۵۵۷۷
گٹھوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۱۰۲۲۸	۱۵۹۷۰	۲۰۴۸	۳۳۴۶

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کپاس کی صاف اور پریس کرانے والی کرنیوں میں ۶ ہزار بڑے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابلہ میں مئی سنہ ۱۹۴۶ء میں ۴ ہزار گٹھے اور جون سنہ ۱۹۴۵ء میں ۹ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی -

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیدا وار ۵,۴۴ لاکھ گز رہی - حالانکہ سابقہ مہینے میں ۳,۴۴ لاکھ گز اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۳,۵۲ لاکھ گز کپڑا تیار کیا گیا تھا -

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیدا وار ۱۷٫۸ لاکھ پونڈ تھی ۔ اس کے مقابلہ میں مئی سنہ سنہ ۱۹۴۶ع اورجون سنہ ۱۹۴۵ع میں پیدا وار کی مقدار علی الترتیب ۱۸٫۶ لاکھ پونڈ اور ۱۸٫۸ لاکھ پونڈ تھی ۔

گرنیوں میں صرفہ

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں قایم شدہ گرنیوں میں ۲٫۰۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی اس طرح گزشتہ ماہ اور پچھلے سال اسی ماہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۰٫۴۴ لاکھ پونڈ اور ۰٫۱۵ لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی ۔

ماہانہ آمدنی اورخرچ

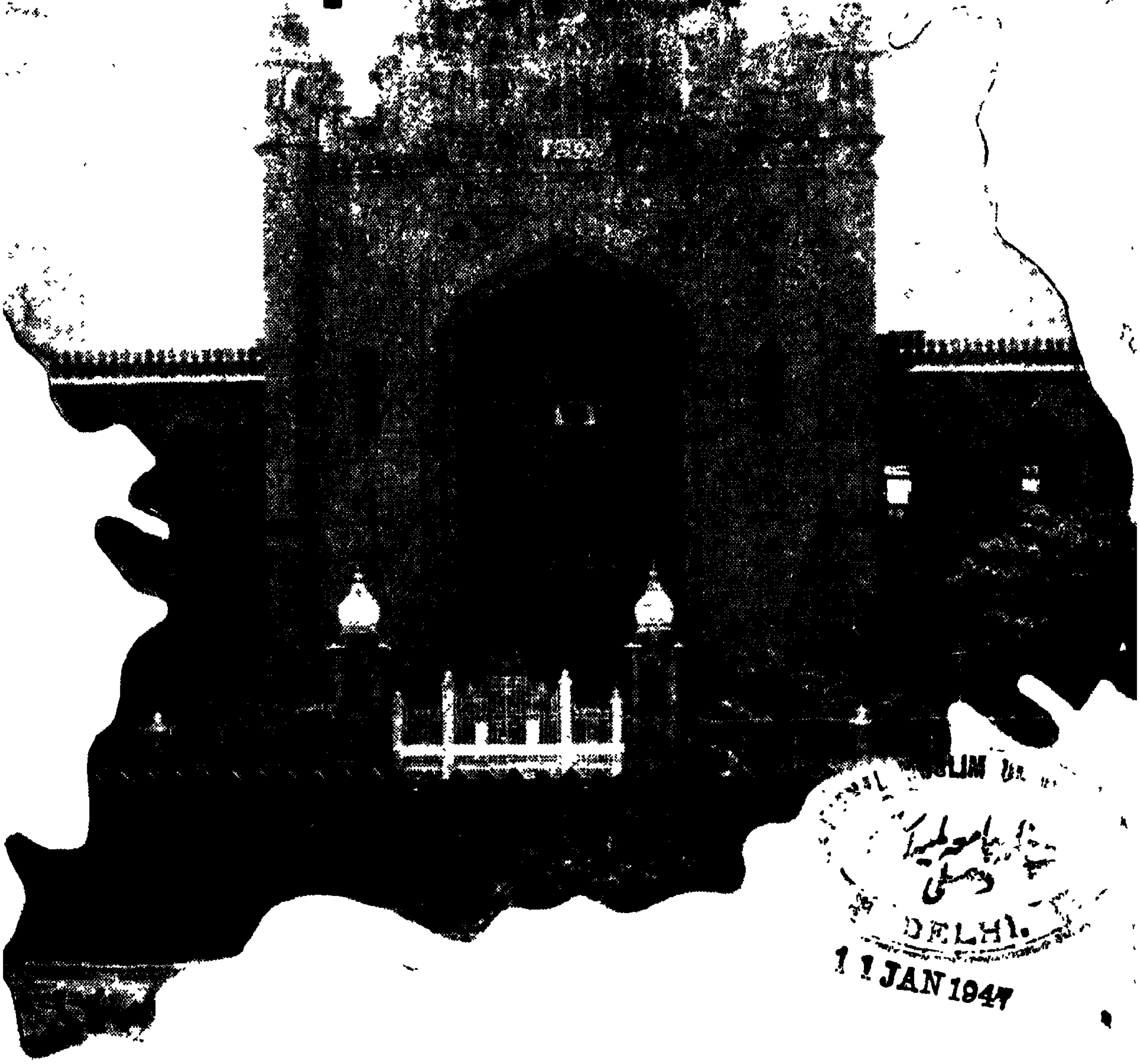
ذیل کے تختہ میں مئی اور جون سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض اہم مدات کے تحت سرکاری آمدنی کی تفصیلات درج ہیں ۔

مدات		آمدنی		خرچ	
		مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع
مالگزاری	..	۲۳۸۵	۳۸۶	۳۹۷	۲۳۶
جنگلات	..	۵۳۴	۶۲۰	۸۸	۹۲
کروڑ گیری	..	۲۲۹۹	۲۶۳۶	۱۷۴	۳۹
آبکاری	..	۴۷۲۱	۵۰۴۹	۱۷۴	۳۳۷
اسٹامپ اور رجسٹریشن	..	۳۹۹	۱۷۴	۲۲	۲۴
قرضہ	..	۲۶۰۹	۲۸۲۱	۴۰۳	۴۰۷
سکہ	..	..	۱	۲۳	۷۷
ٹپہ	..	۲۰۹	۱۸۹	۹۸	۱۰۰
کشوری نظم و نسق	..	۶	۹	۵۶۳	۴۸۳
پولیس	..	۱	۳۴	۵۹۷	۵۷۲
تعلیمات	..	۳۲	۳۲	۴۸۷	۹۸۱
طبابت	..	۱۳	۱۴	۵۵۵	۳۷۱
زراعت	..	۱۱	۵۸	۱۱۸	۱۳۶
بلدیہ و صحت عامہ	..	۷	۲	۹۳	۸۶
عمارات	..	۸	۹	۷۵۰	۶۹۷
آبپاشی	..	۳۹	۴	۵۸	۱۳۱
ریلوے	..	۱۱	۲۳۳۳	۳۶	۱
متفرق	..	۱۴۳	۱۰۰	۲۰۸	۱۰۰

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں مشترکہ سرمایہ کی ۵ کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی ۔

معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۳
بہمن سنہ ۱۳۵۶ف - ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ء
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ شاہ ابل

فہرست مضامین

بہمن سنہ ۱۳۵۶ف — ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
شاہانہ اپیل -	ب
احوال و اخبار	۱
ایک کروڑ ۷۰ لاکھ افراد کے لئے غذا کا انتظام	۵
اسکیم محصول آمدنی	۱۰
"سنگ راہ کو دور کرنے والا"	۱۲
مملکت حیدرآباد میں شہروں کی ترقی	۱۶
سر آرتھر لوتھیان کی سبکدوشی	۲۲
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۳۰

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق
عدالت العالیہ عثمانیہ حیدرآباد دکن
(صدر دروازے کا رخ)

شاهانه اپیل

" جس منصب پر میں فائز ہوں اس کے اقتضاء کے مطابق میں اپنا یه فرض سمجھتا ہوں که ہماری تاریخ کے موجودہ نازک وقت میں اپنے هم وطنوں کو اور خاص کر شمالی ھند کے رھنے والوں کو جہاں نہایت دردناک اور ھولناک واقعات رونما ھو رہے ھیں مخاطب کر کے یه چند کلمے لکھوں۔ ھمارے مذھبی یا سیاسی اختلافات چاہے جو کچھ ھوں مگر ان الملاک واقعات نے ھم سب کے دلوں کو خوف اور نفرت کے جذبات سے لبریز کر دیا ہے۔ جو لوگ اس بے معنی برادر کشی اور خون ریزی میں مبتلا ھیں وہ اس بات کو بھول جاتے ھیں که وہ ایك قدیم اور عظیم الشان ملك کے رھنے والے اور ایك دوسرے کے برادر شہری ھیں۔ اور یه وہ ملك ہے که جس کے سامنے ایك بڑا اور شاندار مستقبل ہے۔ وہ یه بھی بھول جاتے ھیں که کوئی ایك فرقه کسی دوسرے فرقه کو نقصان نہیں پہونچا سکتا الا یه که وہ خود اپنے آپ کو اور مجموعی حیثیت سے ھندوستان کو بھی دائمی نقصان پہونچائے اور وہ اس کا بھی خیال نہیں کرتے که خدا معاف نہیں کرتا ان لوگوں کو جو بے گناہ مرد عورت اور بچوں کا خون بہاتے ھیں۔

ھندوستان کی تاریخ کے اس نازك موقع پر ھر ایك وطن پرست شہری کا عین فرض ہے که وہ ھندوستان کو اس بے رحمی کی مصیبت سے بچائے اور اس کو ایك ایسے راستہ پر چلنے سے ھٹائے جس کا انجام ھلاکت ہے اور اس طرح اس کو خود اپنی نظروں میں اور دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ھونے سے محفوظ رکھے۔

اس موقع پر حکومت کا جو فرض ہے وہ بھی ظاھر ہے۔ وہ یه که امن و امان کو ھر قیمت پر قائم رکھا جائے اور ممکنه ذرائع سے کمزور اور بے بس افراد کی حفاظت کی جائے۔

آخر میں میری یه دلی دعا ہے که خداوند عالم اپنے لطف وکرم سے ھندوستان کے تمام باشندوں کو امن وچین اور خوشحالی نصیب کرے"۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | بہمن سنہ ۱۳۵۶ف - ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ع | شمارہ ۳

احوال و اخبار

ہوش مندی کی طرف بلاوا اس اشاعت میں ہمارے قارئین اعلی حضرت بندگان عالی شہریار دکن وبرار کی ایک اپیل کے مطالعہ کی عزت حاصل کرینگے جس میں اعلی حضرت بندگان عالی نے باشندگان ہند سے آپس کے کشت و خون کو ختم کرکے فرقہ واری ہم آہنگی اور امن و امان کے قیام میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے - یہ اپیل جو ایک ایسی شخصیت کی طرف سے کی جارہی ہے جو ملک میں ایک اعلی منصب پر فائز اور فرقہ واری احساسات سے بالکلیہ بالاتر ہونے میں زبردست شہرت کی مالک ہے لازمی طور پر تمام طبقوں اور فرقوں کے عوام پر اچھا اثر کرے گی - قتل، لوٹ مار، اور آتش زنی کے ان بے رحمانہ اور وحشیانہ افعال کی، جو ملک کے بعض حصوں میں اس قدر وسیع پیمانے پر، جس کی نظیر اس سے قبل کبھی نہیں ملتی، اور منظم طریقہ پر سرزد ہوے ہیں جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے - ان واقعات نے ہندوستان کی نیک نامی پر دھبہ لگادیا اور ہندوستانی عوام کو جوروایتی طور پر امن پسند ہیں ساری مہذب دنیا کے سامنے شرمندہ کردیا ہے - اس حزینہ کی شدت اس بات سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اکثر حالات میں بے گناہ اور امن پسند لوگ، مرد، عورتیں، اور بچے یکساں طور پر اس عوامی جنون کاشکار ہوئے اس کی شیطنت سے قطع نظر فرقہ واری جنون اور بیہودگی کا یہ طوفان نہایت بے وقت بھی ہے -

ملک کی تاریخ کی ایک ایسی نازک ساعت میں جبکہ ہماری مستقبل کی زندگی کے خاکے بنائے جارہے ہیں ملک کے ایک وسیع حصے میں قانون شکنی اور بدامنی کی ایک لہر دوڑگئی ہے - موقع کی نزاکت کا تقاضا یقیناً یہی ہے کہ ہم سب، خواہ کسی مکتب خیال سے تعلق رکھتے ہوں، اپنے خیالات، قول اور عمل میں انتہائی ضبط سے کام لیں -

اس بات پر غور کرنے اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا اس برادر کشی سے کوئی مفید مقصد حاصل ہوسکتا ہے یا کیا یہ چیز ہندوستان کو اس کی محبوب منزل مقصود ”سب کی آزادی“ پر پہنچاسکتی ہے - اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہوسکتا ہے، ”ہرگز نہیں“، اس لئے تمام صحیح الفکر اصحاب کا پہلا فریضہ یہی ہونا چاہئے کہ جہاں تک ان کے بس میں ہواس فرقہ واریت کی آگ کو جسکے شعلے سارے ملک کو اپنے دامن میں لپیٹ کر خاکستر بنا کر چھوڑنا چاہتے ہیں بجھانے کی کوشش کریں - اس نازک وقت میں ملک کی اس سے بڑی کوئی اور خدمت نہیں ہوسکتی کہ عوام کو باہمی خیر سگالی اور فرقہ واری ہم آہنگی کی طرف بلایا جائے -

اعلحضرت بندگان عالی نے اس اعلی اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اہل ملک کے نام یہ پرخلوص اور پرجوش اپیل جاری کی ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے جو درحقیقت خودکشی کے مترادف ہے باز رکھیں -

” ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک موقع پر ہر ایک

وطن پرست شہری کا عین فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو اس بے رحمی کی مصیبت سے بچائے ۔“

ہمیں بھروسہ ہے کہ تمام طبقوں اور فرقوں کے لوگ ان اثر انگیز الفاظ پر جو خلوص اور خلق کی ہمدردی کے جذبات پر مبنی ہیں عملی طور پر اور دل سے لبیک کہینگے اور ملک کے دو بڑے فرقوں کے درمیان دوستانہ تعلقات دو بارہ قائم کرنے میں حقیقی مدد کرینگے ۔

قواعد انعقاد جلسہ ہائے عام حکومت سرکارعالی کے اس فیصلہ سے کہ عام جلسوں کے انعقاد کے متعلق موجودہ قواعد کی بجائے جدید قواعد نافذ کئے جائیں ایک مستقل مطالبہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ قدم حکومت سرکارعالی کی اس قدیم حکمت عملی کے تحت اٹھایا گیا ہے کہ عوام کو آزادانہ اظہار خیال کے لئے تمام ممکنہ مواقع فراہم کئے جائیں لیکن اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جب کسی کو کوئی حق حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ واجبات بھی عائد ہوتے ہیں اور حقوق کے استعمال میں واجبات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس زرین اصول کی پوری پوری پابندی نہ کی جائے تو اس سے عوام کو دئے ہوئے حق کا اثر اورفائدہ معدوم ہو کر رہ جاتا ہے ۔

حکومت سرکارعالی نے جو جدید قواعد نافذ کئے ہیں ان کی رو سے ہر نوعیت کے جلسہ ہائے عام عہدہ داران متعلقہ کو مدت مقررہ کے اندر قبل ازقبل اطلاع دینے کے بعد منعقد کئے جاسکتے ہیں ۔ ان قواعد میں معمولی جلسوں کے لئے قبل ازقبل اجازت حاصل کرنے کی شرط نہیں رکھی گئی ہے ۔ (جو منسوخ شدہ قواعد کی رو سے ضروری تھا)

یہ شرط صرف ایسے سیاسی جلسوں کے لئے باقی رکھی گئی ہے جن کو منعقد یا مخاطب کرنے والے یا جن کی صدارت کرنے والے ایسے اشخاص ہوں جو رعایائے حضور پرنور سے نہ ہوں ۔ موجودہ حالات میں یہ شرط لازمی طور پر باقی رہنی چاہئے جو اون ناپسندیدہ بیرونی اشخاص کے لئے ایک سدراہ معلوم ہوتی ہے جو اپنی تخریبی کارروائیوں کے دائرے کو ممالک محروسہ سرکارعالی تک وسیع کرنا چاہتے ہیں ۔ معمولی حالات میں اس قاعدہ کو استعمال کرنے کی بہت کم ضرورت پیش آئے گی ۔

ایسے جلسہ ہائے عام کے لئے جو ریاستی مجلس مقننہ یا مقامی مجالس کے انتخابات یا ذیلی انتخابات کے سلسلہ میں منعقد کئے جائیں قبل ازقبل اطلاع دینے کی بھی ضرورت نہ ہوگی ۔ امیدواران انتخاب یا اون کے مسلمہ کارکنوں کو یہ حق حاصل رہیگا کہ وہ نامزدگی کی تاریخ سے نتائج انتخابات کی اشاعت کے ایک ہفتہ بعد تک عام جلسے طلب کرسکیں اور انہیں مخاطب کرسکیں۔

حکومت سرکارعالی پر عوام کے مختلف طبقات میں امن و امان اور ہم آہنگی قائم رکھنے کی جو اولین ذمہ داری عاید ہوتی ہے اس کے مدنظر بلدہ حیدرآباد میں کوتوال صاحب بلدہ کو اور اضلاع میں اول تعلقدار صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسے جلسے کے انعقاد کی مانعت کردیں جس سے نقض امن واقع ہونے یا ریاست یا بیرون ریاست کی کسی حکومت کے خلاف جوازروئے قانون قائم ہو ، جذبات نفرت و حقارت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو ۔ جلسوں کے انعقاد کی مانعت کی صورت میں عہدہ داران متعلقہ اسباب و وجوہ کو تحریر میں لائینگے۔ ان کے فیصلہ کے خلاف مرافعہ کا حق دیا گیا ہے ۔

جیسا کہ واضح کیا گیا ہے امن و آئین کی بحالی کی خاطر قبل ازقبل اطلاع دینے کی شرط کو بر قرار رکھنا ضروری سمجھا گیا تا کہ حکومت کو کسی جلسہ میں ممکنہ نقض امن کے انسداد کے انتظامات کرنے میں ، بالخصوص دیہی رقبوں میں ، مدد ملے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ داعیان جلسہ ہائے عام اس حقیقت کو یقیناً محسوس کرینگے کہ اس بات کی اولین ذمہ داری انہیں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے جلسوں کو پر امن فضاء میں اور ایسے طریقہ پر منعقد کریں جس سے امن عامہ میں خلل واقع نہ ہو اور نہ عوام کے مختلف طبقوں میں عداوت پیدا ہو ۔

آسٹریلیائی وفد آسٹریلیائی صنعتی و تجارتی وفد نے حال هی میں حیدرآباد کا دورہ کیا تھا جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ حیدرآباد اور آسٹریلیا کے مابین تجارتی تعلقات کے قیام کے کیا امکانات هیں ۔ حیدرآباد کے لئے اس وفد کا دورہ ایک خوش آئند اور اهم علامت هے ۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا هے کہ حیدرآباد کی مسلسل صنعتی ترقی نے اسے نہ صرف هندوستان کے صنعتی نقشے میں ایک اهم اور نمایاں مقام عطا کیا هے بلکہ یہ دنیا کے دوسرے حصوں کے ماهرین صنعت کے لئے بھی جاذب توجہ بن گئی هے ۔ اگر چہ هم صنعتی میدان میں بہت دیر سے اترے هیں تاهم اپنے لئے ایک راستہ پیدا کرنے کی انتہائی کوشش میں مصروف هیں ۔ هم نے صنعتی ترقی کا ایک نہایت زبردست منصوبہ بنایا هے جس کی تکمیل میں بڑی بڑی رقوم در کار هوں گی اور یہ بات اطمینان بخش هے کہ بعض سمتوں میں امید افزا اقدامات کئے گئے هیں ۔

صنعتی ترقی کو تیزتر کرنے میں ماباقی هندوستان کی طرح همیں بھی تربیت یافتہ افراد کی کمی کی وجہ سے بڑی رکاوٹ پیش آرهی هے اس کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھاری مشینیں درآمد کرنے میں بھی ناقابل حل دشواریوں کا سامنا هورها هے ۔ ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے حکومت سرکارعالی نے حال هی میں اپنے ایک صنعتی و تجارتی وفد کو برطانیہ عظمی اور امریکہ روانہ کیا تھا ۔ دونوں ممالک میں حیدرآبادی وفد کا یہ دورہ بڑی حد تک کامیاب رہا اور توقع هے کہ برطانیہ عظمی اور امریکہ کے صناعوں سے جو مفید روابط قائم هوئے هیں ان کی بدولت دونوں ممالک سے ٹھوس اور مادی امداد حاصل هوگی جس سے یہ ریاست اپنے صنعتی ترقی کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے قابل هو جائے گی ۔ یہ بات همارے لئے باعث مسرت هے کہ آسٹریلیائی وفد هماری بعض صنعتوں کی ترقی سے بہت متاثر هوا اور اس نے بعض مقامی صنعت کاروں سے حیدرآباد اور آسٹریلیا کے درمیان باهمی تجارتی تعلقات کی ترقی کے امکانات کے متعلق گفتگو کی ۔ قائد وفد مسٹر بی ۔ میشام نے کہا کہ ان کے ملک کے صناع اور برآمد کنندگان آسٹریلیا میں ایک حیدرآبادی کمشنر تجارت یا ایجنٹ کے تقرر کا خیر مقدم کرینگے ۔ فن دان عملہ کی فراهمی کے متعلق موصوف نے کہا کہ آسٹریلیا کے لئے یہ ممکن هوسکیگا کہ وہ اپنے فن دان افراد کی ایک محدود تعداد کو حیدرآباد روانہ کرے تاکہ یہاں کی مقامی صنعتوں کی ترقی میں مدد دیں ۔

درآمد و برآمد کے مسئلہ پر آسٹریلیائی وفد نے بیان کیا کہ آسٹریلیا سردست حیدرآباد کو خام اون ، فولاد کی محدود مقدار ، سیسہ کی چادریں ، اور زرعی آلات مہیا کرسکتا هے ۔ بھاری مشینری کی فوری سربراهی کے متعلق آسٹریلیائی وفد کوئی وعدہ نہیں کرسکا ۔ وفد نے عمارات اور سڑکوں کی تعمیر کے سامان موٹر کاروں ، حرکی مشینوں ، پینٹ اور وارنش کی سربراهی کے سوال پر بھی بحث کی ۔ مسٹر میشام نے بیان کیا کہ چھوٹے ریشہ والی کپاس ، سن ، روغن دار تخم ، کھلی ، گنڈیوں ، جواهرات اور شیشے کے سامان کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل هونے کے بعد آسٹریلیا کو ان کی برآمد کے سوال پر تفصیلی غور کیا جائیگا ۔

آسٹریلیائی وفد نے بلدہ حیدرآباد میں اپنے سہ روزہ قیام کے دوران میں صنعتی اداروں اور کارخانوں ، جامعہ عثمانیہ اور تاریخی اهمیت رکھنے والے مقامات کا معائنہ کیا ارکان وفد نے تجارت گاہ مصنوعات دیہی پر مقامی مصنوعات کو دلچسپی سے دیکھا اور یہ رائے ظاهر کی ۔

”هندوستان ایک شوقین نوآموز کی جدت طرازی کے ساتھ بہترین پیداوار پیش کر رها هے ۔“

آسٹریلیائی وفد کے دورہ حیدرآباد نے ان دونوں ممالک کے درمیان تجارتی و صنعتی مہموں کے لئے نئی راهیں کھول دی هیں اور همیں قوی توقع هے کہ اس سے حیدرآباد اور آسٹریلیا کے مابین تجارتی تعلقات مستحکم هوں گے جن سے دونوں ممالک کو فائدہ پہنچیگا ۔

حیدرآباد اور ادارۂ اقوام متحدہ متحدہ قوموں کے ادارے کی چودہ اقوام مجلس تسوید کی رکنیت کے لئے نواب علی یاور جنگ بہادر کی نامزدگی پر هم

بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں نواب صاحب موصوف متحدہ قوموں کے ادارے کی موجودہ مبقات میں ایک مندوب کی حیثیت سے شریک ہیں یہ نامزدگی نہ صرف نواب علی یاور جنگ بہادر کے لئے ایک اعلی شخصی اعزاز ہے بلکہ حیدرآبادی عوام کی اس امداد کا اعتراف بھی ہے جوانہوں نے اتحادئیں کو ”جنگل کے قانون پر انسانی قانون کا غلبہ اور حکومت قایم کرنے میں دی ہے“۔

ہم نواب صاحب موصوف کو اس اعزاز کے لئے ، جو انہیں اور ان کے ملک کو جس کی وہ نمایندگی کرتے ہیں ، حاصل ہوا ہے دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

ایک دوسرے موقع پر بھی نواب علی یاور جنگ بہادر نے ادارہ اقوام متحدہ کے سامنے ہندوستان کا معاملہ کامیابی کے ساتھ پیش کرکے قابل تعریف حصہ ادا کیا ہے ۔نواب صاحب نے اتحادی ادارے کی معاشی و مالیاتی مجلس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی غذائی ضروریات کو محسوس کرنے کے لئے پر جوش اپیل کی اور ایسے طریقے اختیار کرنے پر زور دیا جن سے ” غذائی اجناس اوردوسری غذائی اشیاء کی تقسیم کے بارے میں بین الاقوامی اقتدار کو تقویت حاصل ہو ۔“ نواب صاحب نے ہندستان کی موجودہ صورت حال کا ایک بھیانک نقشہ پیش کیا ۔ ایک ایسی صورت حال جو تشویشناک بھی ہے اور فوری توجہ کی محتاج بھی ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہندوستان کی عام صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ سال ہمارے یہاں ستر لاکھ ٹن غذائی اجناس کی کمی تھی اوراس سال ہمیں چالیس لاکھ ٹن اجناس کی کمی کا سامنا کرنا ہے ۔ ”آج یہ مصیبت بنگال تک ہی محدود نہیں بلکہ سارا ملک ، بالخصوص جنوبی ہند غذائی قلت بلکہ فاقہ کشی سے دو چار ہے“۔ نواب صاحب نے اس جلاس میں بیان کیا ” میں اسے ہمارے فرائض کا جزو لازمی تصور کرتا ہوں کہ اب جبکہ ساری دنیا ایک عالمی ادارے کی بدولت ایک رشتہ میں منسلک ہوگئی ہے ، ان ممالک کی معقول اور کافی امداد کی جانی چاہئے جنہیں اسکی شدید ضرورت ہو“۔

ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے مقدمہ کی یہ برزور وکالت غذائی بچت والی اقوام کی توجہ اس نازک غذائی صورت حال کی طرف جس سے یہ ملک دو چار ہے مرکوز کرادیگی اور وہ تساہل اور بے عملی کے خطرے سے خبر دار ہو جائینگی ۔ اب ان کے لئے یہ بات مشکل نہیں ہوگی کہ ہندوستانی صورت حال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس ملک کے کروڑوں انسانوں کی امداد و اعانت کے لئے وہ سب کچھ کریں جو ان کے بس میں ہے۔

معزز ناظرین !

آپ کو ”معلومات حیدر آباد“ کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

ایک کروڑ ۷۰ لاکھ افراد کے لئے غذا کا انتظام

قابل قدر غیر سرکاری تعاون

حیدرآباد اس قحط کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ گیا جس کا شکار اس کے متصلہ علاقے بڑی آسانی کے ساتھ ہوگئے۔ اس کا بڑا سبب حکومت سرکارعالی کی وہ مساعی ہیں جو عوام کے تعاون کے ساتھ اغذیہ کے حصول اور تقسیم کے لئے ایک نہایت کارکرد نظام کو وجود میں لانے کی خاطر کی گئیں۔ حکومت نے فیصلہ کرلیا ہے کہ امداد باھمی کے اصول کو ملک کی زرعی معاشیات کی بنیاد بنایا جائے اور ریاست بھر میں امداد باھمی کی انجمنوں کا ایک جال سا بچھا دیا جائے۔ حکومت ہند کے مشیر اغذیہ مسٹر بی۔ کری نے ہمارے غذائی نظام کو ملک کا بہترین غذائی نظام قرار دیا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ہماری تنظیم نے ملک کے دیگر حصوں کے نظم و نسق کے لئے ایک قابل تقلید نمونے کا کام دیا ہے۔

ابتدائی تدابیر

حکومت نے اس سلسلہ میں جو پہلا قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ غذائی اجناس کی قیمتوں، ان کے حصول، اور تقسیم پر کڑی نگرانی قایم کردی جائے۔ یہ اقدام کئی سال قبل سنہ ۱۹۴۳ع میں کیا گیا جب کہ غذائی صورت حال کے نازک ہو جانے کے آثار پیدا ہوچکے تھے۔ غذائی اجناس کے ساتھ ساتھ شکر اور گڑ کی قیمتیں بھی مقرر کردی گئیں۔ حکومت نے برآمدات پر نگرانی قایم کردی۔ دیگر اجناس مثلاً دالوں اور مونگ پھلی وغیرہ کی قیمتوں میں بھی توازن قائم کردیا گیا مویشی اور کھاد کی برآمد پر امتناع قایم کرکے ان کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روک دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کاشتکار کو لباس، تیل، شکر، زرعی آلات، اور دیگر اشیاء مایحتاج مقررہ قیمتوں پر فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

حصول اجناس کی مہم

راست سدہ اور غیر راست سدہ علاقوں، قلت زدہ دیہی رقبوں اور افواج کو غذائی رسد بہم پہونچانے اور احکام نگرانی کو موثر بنانے کے لئے حکومت نے غذائی ذخائر کو اپنے قبضہ میں رکھنا ضروری خیال کیا۔ مختلف تدابیر کے ذریعہ اس تجویز کو روبہ عمل لایا گیا۔ جن میں قابل ذکر یہ ہیں۔ فصل کے موقع پر کاشتکار سے اس پیداوار کی راست خریدی، حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے بعض معین اجناس کی بازاری نرخوں پر خریدی، بڑے کاشتکاروں اور ذخیرہ بازوں سے مناسب قیمتوں پر غذائی اجناس کا حصول، اور برطانوی ہند سے غذائی اجناس کی درآمد۔

ربیع اور خریف کی فصلوں کے لئے لیوی کی شرح مرہٹواڑہ میں ایک من فی ایکڑ اور اضلاع تلنگانہ میں ۳/۴ من فی ایکڑ مقرر کی گئی۔ دس ایکڑ سے زاید اراضی کی کاشت کرنے والوں سے اس سے دوگنی شرح پر اجناس طلب کئے گئے تا کہ بڑے کاشتکاروں کو اس مشترکہ سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کا موقع ملے۔ دھان کے لئے لیوی کی شرح آبی اور تابی دونوں فصلوں پر فی ایکڑ تین من مقرر کی گئی ہے۔ ۶ آنہ سے کم فصل حاصل ہونے کی صورت میں یہ شرح نصف اور ۳ آنہ سے کم فصل حاصل ہونے کی صورت میں پوری لیوی معاف کردی جاتی ہے۔ لیوی کا غلہ دیہی مجالس کے ذریعہ وصول کیا جاتا ہے جن کی اکثریت غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ حالات کے لحاظ سے لیوی کے احکام کے تحت کاشتکاروں کو اس کی ادائی سے مستثنے کردیا جاتا ہے یا ان کے ساتھ مناسب رعایت کی جاتی ہے۔

لیوی کی قیمتیں

کاشتکار کو اس سے حاصل کئے ہوئے غلہ کی قیمت سرکاری جانب سے بازار کے نرخوں سے کسی قدر کم شرح پر ادا کی جاتی ہے ۔ اس خفیف سے تفاوت کو لیوی کے عملے کی تنخواہ ، حمل و نقل یا بیمہ کے اخراجات اور منافعہ وغیرہ کی ادائی میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ تفاوت دھان کے لئے فی پلہ ڈیڑھ روپیہ اور دو روپیے کے درمیان اور چھوٹے دانہ دار اجناس کے لئے فی پلہ دو روپیہ اور تین روپیہ کے درمیان ہے۔

اجارۂ خریدی

حکومت نے دھان اور گیہوں کے کافی ذخائر حاصل کرنے کے لئے حن کے بارے میں حیدرآباد ہمیشہ ایک قلت زدہ علاقہ سمجھا گیا ہے اجارہ خریدی کا طریقہ رائج کیا جسکی رو سے کاشتکار اپنے فاضل ذخائر صرف حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کے ہاتھ فروخت کرسکتے ہیں ۔ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ کاشتکاروں سے دھان اور گیہوں کے تمام فاضل ذخائر حاصل کرلئے جائیں تا کہ یہ اجناس چور بازار میں پہونچنے نہ پائیں ۔

زرعی اعداد و شمار

حکومت نے مختلف اجناس کے زیر کاشت رقبہ اور فصول کے حالات کا اظہار کرنے والے اعداد و شمار کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے سنہ ۱۹۴۳ع میں ایک اسکیم نافذ کی جسکے تحت فصل کاٹنے کے زمانے میں وسیع پیمانہ پر زرعی اعداد و شمار حاصل کئے گئے اس مہم میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کی وجہ سے قابل اعتماد اعداد حاصل ہوسکے ۔

غیر سرکاری تعاون

حکومت نے اپنی اس روایتی پالیسی کے تحت کہ اپنی تمام اسکیموں میں مفاد عوام کی خاطر رائے عامہ کی تائید حاصل کی جائے اپنی غذائی حکمت عملی کی تعئین اور اس کو روبہ عمل لانے میں بھی غیر سرکاری اصحاب کا تعاون حاصل کیا ۔ رائے عامہ سے قریبی ربط قائم رکھنے کے لئے ریاست بھر میں غذائی [illegible]س کا ایک جال سا بچھادیا گیا ہے ۔ دیہی غذائی مجالس سے لیوی کی وصولی اور غلہ بنکوں کی تنظیم میں زبردست مدد ملتی ہے ۔ تعلقہ جات اور اضلاع کی غذائی مشاورتی مجالس نے اپنے اپنے علاقوں میں غذائی اجناس کے حصول اور تقسیم کے متعلق منصوبے بنانے میں محکمہ رسد کو قابل قدر امداد دی ہے ۔ ان کا صدر ادارہ مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ ہے جو غذائی حکمت عملی کے وسیع اصولوں کی تشکیل میں حکومت سرکارعالی کو قیمتی امداد دے رہا ہے ۔

امداد باہمی کے اصول پر غذائی تنظیم

حکومت نے ابتدا ہی سے اپنی غذائی حکمت عملی کے موثر نفاذ کے لئے امداد باہمی کی تحریک سے استفادہ کیا ہے۔ مواضعات میں اتحادی غلہ بنک قایم کئے گئے ہیں ۔ اب تک ٦ ہزار مواضعات میں ایک ایک غلہ بنک کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور تجویز ہے کہ ریاست کے مابقی ۱۴ ہزار مواضعات میں بھی ایک ایک غلہ بنک کھول دیا جائے ۔ ریاست کے ۱۰۴ تعلقوں میں امداد باہمی کے اصول پر ایک ایک انجمن ترقیات دیہی قائم کی گئی ہے۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو حیدرآباد کوآپریٹو کمرشیل کارپوریشن میں تبدیل کردیا گیا ہے ۔ جس سے امداد باہمی کی غیر زرعی انجمنوں کا جو اغذیہ کے انتظام سے قریبی تعلق رکھتی ہیں ایک وفاقی نظام قائم ہوگیا ہے ۔ غلہ بنک کو یہ حق حاصل ہے کہ لیوی کے تحت وصول شدہ غلے میں ہر من پر ۵ سیر حاصل کرلے یہ بنک بہت جلد اس قابل ہوجائیں گے کہ نہ صرف مقامی غذائی قلت کو دور کرسکیں (اگر ضرورت ہو) بلکہ محکمہ زراعت کو مختلف اجناس کے ترقی یافتہ تخم فراہم کرسکیں اور اس کے بدلے میں اس محکمہ سے دوسری اجناس کے اچھے تخم حاصل کرسکیں ۔ ان سے چھوٹے کاشتکاروں اور اپنی زمین نہ رکھنے والے مزدوروں کو زرعی مصروفیات سے خالی مہینوں میں غلہ بطور قرض دیا جاسکے گا ۔ امداد باہمی کی تعلقہ یونینوں نے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو بڑے پیمانہ پر اغذیہ

کی فراهمی میں زبردست امداد دی ہے ۔ اس کے علاوہ ان کی مدد سے دیہی علاقوں میں محکمہ مال کی طرف سے فروخت کے مراکز قایم کئے گئے اور امداد باهمی کے اصول پر اغذیہ کی تقسیم عمل میں لائی گئی ۔ ان کی آمدنی کروڑوں تک پہونچ گئی ہے اور توقع ہے کہ یہ عنقریب دوسرے مفید کام مثلاً تخم اور کھاد کی تقسیم شروع کردیں گے ۔ تعلقہ یونینوں نے جو لیوی اور خریدی کے اجناس کی قیمت چھوٹے پیانہ پر فوری ادا کرتی ہیں لوکل بورڈ کے نام سے کافی هر دلعزیزی حاصل کرلی ہے ان کے دائرۂ عمل کو وسیع تر کیا جارہا ہے اور تمام ضروریات کی تکمیل کے لئے ان کی تحویل میں ایک کروڑ روپیہ دیا جائیگا ۔

تقسیم اور راتب بندی

حکومت کاشتکاروں سے جو غلہ حاصل کرتی ہے اسے راتب شدہ مقامات، غیر راتب شدہ شہری رقبوں، قلت زدہ دیہی علاقوں، اور افواج کو غذائی رسا بہم پہونچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ ان کی ضروریات کی تکمیل کے بعد غلہ کی جو فاضل مقداریں بچ رہتی ہیں انہیں ضرورت مند همسایہ ممالک کو بھیجا جاتا ہے ۔ حیدرآباد میں راتب بندی کا نفاذ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۳ء میں کل هند اساس پر عمل میں آیا بڑی غذائی اجناس یعنی چاول گیہوں، جوار اور باجرہ کی راتب بندی کی گئی سوائے چاول کے کسی دوسری جنس کا کوئی خاص تناسب راتب کی اکائی میں مقرر نہیں کیا گیا روغن گیاس اور شکر کی راتب بندی بھی کی گئی راتب کی اکائی ابتداءً بالغ شخص کے لئے ۱۶ اونس یومیہ مقرر کی گئی تھی آٹھ سال سے کم عمر والے بچوں کے لئے نصف پونڈ اور جسمانی محنت کرنے والے مزدوروں کے لئے تین پاو راتب یومیہ مقرر کیا گیا تھا ۔ لیکن غذائی قلت کے مد نظر حال هی میں حکومت نے راتب کی اکائی ۱۶ اونس سے ۱۲ اونس یومیہ تک گھٹادی ہے بچوں کو یومیہ ۶ اونس اور مزدوروں کو یومیہ ۱۶ اونس فی کس غلہ دیا جاتا ہے ۔ چاول کا راتب حسب سابق تلنگانہ میں ۸ اونس فی یوم فی کس اور مرهٹواڑہ اور کرناٹک میں ۴ اونس فی یوم فی کس مقرر ہے ۔ حیدرآباد کے نظام

راتب بندی کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ فطری طور پر کمزور اشخاص کو مثلاً حاملہ عورتوں یا دو سال سے کم عمر کے بچوں والی ماؤں کو زاید راتب حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے ۔ متحرک طعام خانے کھولے گئے هیں تا کہ مزدور طبقوں کو سستی مگر قوت بخش غذا اصل قیمت پر مہیا کی جاسکے متحرک طعام خانہ سے ایک پونڈ کچھڑی گوشت یا ترکاری کے سالن کے ساتھ ایک گلاس دهی اور گڑ یا مونگ پھلی کی ایک میٹھی ٹکیہ صرف ڈھائی آنہ میں مہیا کی جاتی ہے ۔

همسایہ صوبوں کو غذائی امداد

سال ۴۶ ع ، ۱۹۴۵ ع کے آغاز کے ساتھ هی تمام هندوستان میں شدید غذائی قلت کا خطرہ محسوس ہوا ۔ حیدرآباد بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکا ناموافق موسمی حالات کی وجہ سے خریف اور ربیع کی فصلوں کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں نمایاں کمی ہو گئی ۔ سات تعلقوں کو قلت زدہ علاقے قرار دیا گیا ۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو مقامی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے غلہ کی بڑی مقداریں مہیا کرنی پڑیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام اجناس کی حصول کی رفتار نمایاں طور پر سست ہوگئی مشکلات کے باوجود حیدرآباد نے اپنے همسایہ صوبوں کی ممکنہ حدتک امداد کی ۔ اور بمبئی، مدارس، میسور صوبہ جات متحدہ، اور گوا کو ۷۴۰۰۰ ٹن چھوٹے دانہ دار اجناس برآمد کیں ۔ ڈھائی سال کے عرصہ میں خود اپنی مفاجاتی ضروریات کی تکمیل کے لئے جو ذخائر جمع کئے گئے تھے وہ اس مقصد کے لئے استعمال کئے گئے ۔ چھوٹے دانہ دار اجناس کے علاوہ بمبئی مدراس اور میسور اور بنگال کو ۹۳۰۰۰ هزار ٹن دالیں بھیجی گئی تھیں اور اس سال ان علاقوں کو ایک لاکھ ٹن دالیں بھیجی جارهی هیں ۔ مونگ پھلی بھی ۲ لاکھ ۱۰ هزار ٹن تک قلت زدہ علاقوں کو بھیجی جائیگی ۔ اس میں سے ایک لاکھ ۶۶ هزار ٹن بمبئی کے لئے مختص کردئے گئے هیں هماری ریاست سے شمالی هند کے ان کارخانوں کو جو نباتاتی گھی تیار کرتے هیں (۵۰۰۰۰) ٹن مونگ پھلی روانہ کی جائے گی ۔

'' زیادہ غلہ اگاؤ '' کی مہم

یہ واضح رہے کہ حکومت محض قیمتوں پر نگرانی قائم کرکے اور قابل حصول غذائی اجناس کی مناسبت تقسیم کا انتظام کرکے ہی مطمئن نہیں ہوگئی۔ اس نے تقریباً چار سال قبل '' زیادہ غلہ اگاؤ '' کی مہم شروع کی تھی جس کے مقاصد یہ تھے۔

(الف) ترقی یافتہ تخم اور بہتر کھاد کے استعمال کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانہ پر کاشت۔

(ب) غیر غذائی اجناس کے زیر کاشت رقبوں میں غذائی اجناس کی کاشت کرنا۔

(ج) قابل کاشت افتادہ زمینات کو زیر کاشت لانا

کارکردگی

۴۳-۱۹۴۴ء کے لئے حکومت نے بہتر تخم اور کھاد کی تقسیم کے لئے ۱۴ لاکھ روپے اور ذرائع آبپاشی کی مرمت اور ترقی کے لئے ۲ لاکھ روپے بطور تقاوی منظور کئے یہ قرضے بغیر کسی سود کے منظور کئے گئے جس کی وجہ سے بہتر قسم کے تخم کی رعایتی قیمتوں پر فراہمی میں امداد ملی۔

کپاس کے کاشتکاروں کو جن کی زمینات پر کپاس کے بجائے اغذیہ اور چارے کاشت کی گئی زر لگان میں ۵۰ فیصد تک معافی دی گئی۔ اول تعلقداران اضلاع کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ افتادہ مگر قابل کاشت اراضی کو ایک سال سے ۳ سال تک کی مدت کے لئے زر لگان میں ۵ فیصد کے ساتھ کاشت کے لئے دیدیں بشرطیکہ ان زمینات پر غذائی فصلیں اگائی جائیں ایسی فصلوں کی ترقی کے لئے جنہیں نہ۰ن کے تحت ہلکی آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے زر لگان اور آبیانہ میں گیہوں کی صورت میں ۵۰ فیصد اور جوار کی صورت میں ۲۵ فیصد کمی کا اعلان کیا گیا۔ پھر دوسرے سال حکومت نے تخم اور کھاد کی تقسیم اور باولیوں کی کھدائی کے لئے ۳۲,۲ لاکھ روپیہ منظور کئے اور سنہ ۱۹۴۴ء میں اسی مقصد کے لئے ۳۶,۴۵ لاکھ روپے منظور کئے گئے۔

کھاد

حیدرآباد مل اونرز اسوسی ایشن کے ساتھ یہ سمجھوتہ کرلیا گیا کہ کاشت کاروں کو مونگ پھلی کی کھلی ۴۰ روپیہ فی پلہ کے حساب سے مہیا کی جائے حالانکہ اس کی بازاری قیمت ۸۰ روپیہ فی پلہ تھی۔ اسی طرح حکومت ہند اور حکومت سرکار عالی سے رقمی امداد حاصل کرکے امونیم سلفیٹ بازاری قیمت سے نصف قیمت پر مہیا کیا گیا۔ محکمہ زراعت کے مہیا کئے ہوئے کھاد کے استعمال سے ایک سر سری اندازہ کے مطابق دھان کی پیداوار میں ۱۲,۰۰۰ ٹن کا اضافہ ہوا۔

آبپاشی کی سہولتیں اور پشتہ بندی

تقریباً ۱۸۰ تالابوں کی مرمت کرائی گئی جن کے تحت ۵,۷۶۵ ایکر اراضی سیراب ہو سکتی ہے تعمیر و ترمیم کا مزید کام جاری ہے ڈنڈی پراجکٹ جس سے ۳۷,۰۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ہو سکتی ہے مکمل ہو چکا ہے۔ حکومت نے مانیر پراجکٹ اور سکٹ پراجکٹ کی اسکیمیں منظور کی ہیں جن سے توقع ہے کہ بالترتیب ۱۷,۶۰۰ ایکڑ اور ۷۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے گی۔ نظام ساگر کے تحت معاون نہروں کی توسیع کرنے کے مختلف پراجکٹس کی تکمیل کرائی جارہی ہے۔

ممالک محروسہ کے جنوب مغربی علاقوں کو جو اضلاع گلبرگہ اور رائچور پر مشتمل ہیں بارش کی کمی کی وجہ سے مستقل طور پر قحط کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں ان علاقوں میں پشتہ بندی کا کام آغاز کیا گیا جس کا مقصد نہ صرف قحط کی روک تھام بلکہ '' زیادہ غلہ اگاؤ '' کی مہم کو تیزتر کرنا تھا۔ اب تک ۱۴,۰۰۰ ایکڑ اراضی میں پشتہ بندی کی گئی ہے۔ مزدوروں کی عدم دستیابی اور دوسری فنی مشکلات کی وجہ سے کام زیادہ تیزی کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکا۔ قانون ترقی اراضی کے نفاذ کے بعد توقع ہے کہ اس میں تیزی پیدا ہوجائے گی۔

غیر غذائی اجناس کی بجائے غذائی اجناس کی کاشت

محکمہ زراعت محکمہ مال اور دوسرے محکموں کے ملازمین اس بات کا زیر دست پروپگنڈہ کر رہے ہیں کہ غیر غذائی اجناس کی کاشت میں کمی کی جائے اور اسطرح جو زمینات حاصل ہوں ان میں غذائی اجناس کی کاشت کی جائے - اجناس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کے لئے کثیر تعداد میں اعلانات تقسیم کئے گئے ہیں - وقتاً فوقتاً کاشتکاروں کو جمع کر کے ان مسائل کے متعلق جن کا ان کے مفاد سے گہرا تعلق ہو تقریریں کی جاتی ہیں۔ان تدابیر کے نتیجہ کے طور پر زیر تبصرہ سال میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ سال گزشتہ کے مقابلہ میں (۳۱,۰۴,۹۷۳) ایکڑ سے گھٹ کر (۱۹,۰۱,۸۹۰) ایکڑ رہ گیا اسی طرح مونگ پھلی کے زیر کاشت رقبہ میں بمقابلہ سنہ ۱۳۵۳ف (۳۱,۰۶,۸۰۳) سے (۲۶,۲۱۲) ایکڑ تک کمی ہوگئی - بارش دیر سے ہونے کی وجہ سے اس رقبہ میں چھوٹے دانہ دار اجناس کی کاشت نہیں ہوسکی لیکن اس رقبہ کے بڑے حصہ میں دالیں بوئی گئیں جس کی وجہ سے ان کا زیرکاشت رقبہ سنہ ۱۳۵۳ف کے مقابلے میں (۳۱,۹۴,۷۶۹) ایکڑ سے بڑھکر دوسرے سال (۴۲,۸۹,۲۶۵) ایکڑ ہوگیا۔ نتیجۃً دالوں کی پیداوار میں (۳,۶۴,۸۷۶) ٹن سے (۴,۴۴,۶۰۴) ٹن تک اضافہ ہوا۔

سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع کا پروگرام

سنہ ۴۶ - ۱۹۴۵ع میں تخم اور کھاد کی تقسیم کے انتظامات سال گزشتہ کے مقابلے میں بہت بڑے پیمانہ پر کئے گئے ہیں - سنہ ۱۳۵۳ف میں تابی کے دھان کی فصل کے لئے (۵,۱۰۰) ٹن مونگ پھلی کی کھلی کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی تھی لیکن آیندہ فصل تابی کے لئے (۴۴,۰۰۰) ٹن مونگ پھلی کی کھلی تقسیم کرنے کی تجویز ہے جو گزشتہ سال تقسیم کی ہوئی کھلی کی تقریباً نگنی مقدار ہے اس کے علاوہ (۱,۲۰۰) ٹن مصنوعی کھاد اور (۱,۳۰۰) ٹن ہڈی کی کھاد بھی تقسیم کی جائے گی اسطرح ۳ لاکھ ایکڑ دھان کے زیر کاشت رقبے کو کھاد دی جا سکے گی جو سال گزشتہ کے مقابلہ میں چوگنا ہے۔

اسکیم کی نمایاں خصوصیات

آج یہ ادعا کیاجا سکتا ہے کہ ہمارا نظم و نسق دیہات کے معاشی حالات سے کنٹرول سے پہلے کے زمانے کی بہ نسبت آج بہتر طور پر واقف ہے - قابل اعتماد زرعی اعداد و شمار حاصل ہوتے جارہے ہیں - ہر جنس کی پیداوار کاشتکار کی ضروریات اور درمیانی اشخاص کے مقابلہ میں کاشتکار اور صارفین ، دونوں کی مجبوری کے متعلق نظم و نسق کو آج بہتر معلومات حاصل ہیں - ان معلومات کی وجہ سے حکومت کو ایسی اسکیمیں بنانے میں جو کاشتکار اور صارفین دونوں کے حق میں مفید ثابت ہوں گی بڑی مدد ملی ہے ہر موضع میں غلہ بنک کاقیام ہر تعلقہ میں اتحادی یونین کی تشکیل اور صدر ادارہ کی حیثیت سے حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن کی موجودگی اس اسکیم کی نمایاں خصوصیات ہیں محکمہ رسد نے کاشتکار اور صارفین دونوں طبقوں میں بیداری پھیلانے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اگر کنٹرول برخاست بھی کرد یا جائے تو سماج دشمن عناصر کو اس بات کا موقع نہیں ملے گا کہ بھولے کسانوں کو لوٹ سکیں -

اسکیم محصول آمدنی

راست محصول اندازی کے سلسلے میں پہلا قدم

حیدرآباد کو یہ قابل رشک شہرت حاصل ہے کہ یہ دنیا کی واحد ریاست ہے جہاں بہت ہلکے سے محاصل وصول کئے جاتے ہیں - یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اس ریاست میں سوائے محصول زاید منافع کے جو محض تدابیر جنگ کے سلسلے میں منظور کیا گیا تھا اور اب برخاست بھی کر دیا گیا ہے اب تک راست محصول اندازی کا طریقہ جاری نہیں کیا گیا - گذشتہ کچھ عرصہ سے یہ بات روز بروز شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی ہے کہ ریاست کے موجودہ وسائل نہ صرف قدیم اور فرسودہ ہوچکے ہیں بلکہ ان ضروریات کی تکمیل کرنے سے قاصر ہیں جو صنعتی ترقی اور سماجی خدمات کی توسیع کی وجہ سے دن بدن بڑھتی جارہی ہیں۔

سال حال کے موازنہ میں آنریبل نواب زاہد جنگ بہادر صدر المہام فینانس نے ریاست میں محصول اندازی کے نظام کی اصلاح کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے حکومت کے اس عزم کا اظہار کردیا ہے کہ کسی ایسے کام کو جو ریاست کی ترقی کے لئے ضروری سمجھا جائے اور جس کے لئے موزوں افراد اور ضروری ساز و سامان دستیاب ہوسکتا ہو محض سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ملتوی نہیں رکھا جائے گا - اس حکمت عملی کے تحت حکومت کا منشاء ہے کہ آمدنی کے ان تمام ذرائع اور وسائل کو استعمال کرے جن سے اب تک استفادہ نہیں کیا گیا۔ محصول آمدنی کا مجوزہ نفاذ بھی انہیں تدابیر میں شامل ہے جو ریاست کی آمدنی میں اضافہ کی خاطر اختیار کی جارہی ہیں تا کہ ان تمام منصوبوں کی کم سے کم وقت میں تکمیل کے لئے جو ریاست کی ہر جہتی ترقی کے لئے بنائے گئے ہیں مالی امداد حاصل ہوسکے -

اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ممالک محروسہ میں محصول آمدنی کے نفاذ کی منظوری صادر فرمائی ہے جس کی تعمیل میں ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے۔ اس اسکیم کی بعض خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص یا جماعت یا انجمن ان قواعد کے بارے میں کوئی تجاویز پیش کرنا چاہتی ہو یا کوئی تبصرہ کرنا چاہتی ہو تو یہ تجاویز یا تبصرے کمشنر زاید منافع کے پاس قواعد کی اشاعت کے دس روز کے اندر روانہ کئے جاسکتے ہیں - یہ اسکیم مجلس مشاورتی فینانس کے سامنے غور کے لئے پیش کی جائے گی - اس اسکیم کو منظور اور نافذ کرنے سے بیشتر حکومت مجلس کی تجاویز اور عوام کی ظاہر کردہ آرا اور تجاویز پر مناسب غور کرے گی -

اسکیم

اس اسکیم کے تحت حسب ذیل مستثنیات کے سوائے جملہ آمدنیوں پر محصول عاید کیا جائے گا -

۱ - زرعی آمدنی -
۲ - مذہبی و خیراتی بشمول تعلیمی اداروں کی جملہ آمدنیاں -
۳ - پراونڈنٹ فنڈ سے وصول شدہ رقوم -
۴ - مختص اخراجات یعنی اخراجات سفر یا اخراجات حمل و نقل کی پابجائی کے لئے ادا شدہ الونس -
۵ - اتفاقی یا غیرمتوالی نوعیت کی وصولات -
۶ - انجمن امداد باہمی کا منافعہ یا آمدنی -
۷ - حکومت سرکارعالی کی ایسی کفالتوں کی بابت جن کو محصول سے مستثنی قرار دیا گیا ہو وصول شدہ سود -

حسب ذیل اشخاص پر محصول عاید کیا جاسکے گا -

۱ - افراد ۲ - مشترکہ ھندو خاندان ۳ - کمپنی ۴ - شراکت یا کوٹھی شراکتی ۵ - دیگر انجمن ہائے افراد یا انفرادی طور پر کوٹھی شراکتی کے شرکاء یا انجمن کے ارکان

قسم آمدنی

آمدنی جن پر محصول عاید ہوگا حسب ذیل پانچ عنوانات پر مشتمل ہوگی۔
۱۔ تنخواہ۔ ۲۔ کفالت ناموں پر سود ۳۔ جائداد ۴۔ کاروبار پیشہ یا دھندہ۔ ۵۔ دیگر ذرائع۔

طریقہ تشخیص

آمدنی منافع اور منفعت کے مختلف عنوانات کے تحت سال ماسبق کی مجموعی آمدنی پر تشخیص کی جائے گی۔ ہر عنوان کے تحت علحدہ آمدنی کا احتساب جداگانہ کیا جاکر مجموعی آمدنی کے لئے ان سب کو جمع کیا جائیگا۔

منہائیاں

پراویڈنٹ فنڈ اور جان کے بیمہ کی بابت ادا شدہ چندہ ایسی آمدنی سے جس پر محصول عاید ہوگا قابل منہائی ہوں کے جن کی انتہائی مقدار مجموعی آمدنی کے ⅙ یا (۶۰۰۰) چھ ہزار روپیہ (دونوں میں سے جو بھی کم ہو) ہوگی اور ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں ایسی منہا شدہ رقم کی انتہائی مقدار (۱۲۰۰۰) روپیہ ہوگی۔ اس اسکیم میں مکتسبہ آمدنی کی بابت رعایت کے احکام بھی موجود ہیں۔ رعایت کی شرح مکتسبہ آمدنی کے ⅒ اور منہائی (۴۰۰۰) روپیہ تک ہوگی۔

کمپنی کی سالم آمدنی پر محصول عاید کیا جائیگا۔ دیگر صورتوں میں ہر اس آمدنی پر جو مجموعی طور پر (۲۴۰۰) روپیہ سے زاید ہو محصول عاید کیا جائیگا۔ ۲۴۰۰ روپیہ سے زاید کی آمدنیوں سے (۱۰۰۰) روپیہ کی رقم محصول سے مستثنی قرار دی جاکر منہا کردی جائیگی۔

محصول کے شروح

محصول آمدنی کی مجوزہ شرحیں برطانوی ہند کی موجودہ شروح کی نصف ہیں (۳۰۰۰۰) روپیہ سے زاید آمدنیوں پر سو پر ٹکس عائد ہوگا تجویز ہے کہ کسی کمپنی کی آمدنی میں سے بھی (۲۰۰۰۰) ہزار کی رقم کو سو پر ٹیکس سے مستثنے کردیا جائے۔

رعائتیں

اگر ایک ہی آمدنی پر اس اسکیم کے تحت بھی اور کسی غیر ملک میں بھی محصول عاید ہوسکتا ہو تو محصول مکرر سے استثناء کے احکام موجود ہیں۔

انتظامی نظام

اس اسکیم کے تحت محصول دھندہ کان لئے یہ سہولتیں فراہم کی گئی ہیں کہ کوئی محصول دھندہ جس کو کسی عہدہ دار محصول آمدنی کے روبرو حاضر ہونے کا حکم دیا جائے اصالتاً یا بذریعہ نمائندہ حاضر ہوسکےگا۔ محصول کی تشخیصات افسران محصول آمدنی کریں گے۔ افسران محصول آمدنی کے فیصلوں کے خلاف نائب ناظم محصول آمدنی (مرافعہ) کے پاس مرافعہ پیش کیا جاسکیگا۔

اگر محصول دھندہ مرافعہ کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو حکم مرافعہ کی نگرانی یا اس سے پیدا شدہ کسی قانونی سوال کی بابتہ عدالت العالیہ سے استصواب کی غرض سے ناظم محصول آمدنی کے پاس رجوع ہوسکے گا۔

”سنگ راہ کو دور کرنے والا“

ملازم سرکار کے فرائض منصبی

”حیدرآبادی نظم و نسق کی ذمہ داریاں جن کے دوش پر ہیں انہیں اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا ملک بھی دوسروں کےلئے نمونہ بن کر رہے“۔

یہ الفاظ سرمرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے مجلس عہدہ داران کی طرف سے نواب زین یار جنگ بہادر کے پیش کردہ سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس حال ہی میں قائم ہوئی ہے جس کا مقصد سروسوں کے معیار کو بڑھانا اوران کے واجبی حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔

صدر اعظم بہادر نے ایک خادم خلق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت ہے جو زندگی کی راہوں کے سنگ گراں کو ہٹاسکے اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ ریاست کے حقیقی مفاد کو آگے بڑھانے میں نظم و نسق کی مدد کریں۔ صدر اعظم بہادر نے حاضرین کو مشورہ دیا کہ وہ عوام کے بے غرضانہ خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی پوری پوری کوشش کریں۔“

صدر اعظم بہادر نے فرمایا ”میں آج بہت ہی سیدھے سادھے انداز میں آپ حضرات کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو حیدرآباد جیسی عظیم الشان حکومت کے خدمات عامہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ اس لئے چاہتا ہوں کہ ہمیں حیدرآباد کی عظیم مملکت سے وابستگی کا فخر حاصل ہے اور اس پرنظر کرکے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ہم کو مخلوق کی خدمت کی تکمیل میں کس قسم کی فرض شناسی اور احساس عمل کی ضرورت ہے ایسے عمومی خدمات کے متعلق گزشتہ پامال حقائق کے دفتر پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ روز مرہ زندگی کے ٹھوس حقائق کا مطالعہ کریں تاکہ اس طرح سے ہمیں یہ جاننے کا موقع مل سکے کہ ہم روزانہ زندگی کے امتحان میں کیونکر پورے اتر سکتے ہیں“۔

چار آزادیاں

”جنگ کی تباہیاں حال حال میں ختم ہوئی ہیں جن میں صبر آزما مصائب تھے، دل ہلا دینے والی خونریزیاں تھیں، چوٹی کا پسینہ ایڑی تک آرہا تھا اور یہ آثار ابھی تک انسانیت کے ملول و مجروح پیکر سے دور نہیں ہوئے ہیں اور با وجود اس کے ابھی تک یہ متعین نہ ہو سکا کہ یہ جنگ، اڑی کیوں گئی تھی۔

اٹلانٹک چارٹر کا مفہوم یہ تھا کہ دنیا کو ” آزادی احتیاج“، آزادی امید، وبیم آزادی مذہب اور آزادی تقریر حاصل ہو لیکن مسٹر چرچل کے الفاظ میں یورپ کا یہ حال ہے کہ ہزاروں بھوکے ننگے ملول و مجروح انسان اس کرۂ ارضی کی اس سمت سے اس سمت تک زندگی کے دن پورے کررہے ہیں۔

ہندوستان میں ہڑتالوں ہنگاموں قتل و غارت اور اختلافات کا ایک نامتناہی سلسلہ قائم ہے اصل یہ ہے جیسا کہ کہ متحدہ مجلس اقوام کے ایک نمایندے نے کہا تھا کہ :-

"ہم نے ابھی انسانی دل و دماغ میں امن و سلامتی کی سرحدوں کو متعین کرنے کی بھی ابتداء نہیں کی ہے"۔

آپ سوال کریں گے کہ ان امور کا ہم سے کیا تعلق ہے لیکن میں کہوں گا کہ ان کا تعلق ہمیں سے ہے اور ہم فی الواقع آزادی فکر و عمل کے خواہشمند ہیں تو ہمیں ایسی فضاء پیدا کرنا چاہئیے جن میں ان خوابوں کی تعبیر مل سکتی ہو اور یہ مبنی ہے اس پر کہ پبلک سروس کے معمولی ارکان اپنا فرض پہچانیں اور مخلصانہ طور پر ایسے فرائض انجام دیں میری یہ تمنا ہے کہ آپ اول و آخر اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ ہم سب عوام کے "خدمتگزار ہیں"۔

۵۔ پانچویں آزادی

"اور کیجئیے کہ یہی وہ خدمت خلق ہے جس کے سہارے دنیا زندگی کی سانس لے رہی ہے -

ہم اخباروں میں روز آنہ بڑی بڑی عظیم الشان اسکیموں کے خاکے پڑھتے ہیں جن میں "سماج سدھار" کے کاموں پر کروڑوں روپیہ صرف کرنیکی تجویزیں ہوتی ہیں یہ اسکیمیں یقینا ضروری ہیں خصوصاً اوس وقت جبکہ انکا تعلق حیات انسانی کے حقائق سے ہو لیکن ایک غریب اور معمولی انسان کی تمنا جو اس کے دل کی گہرائیوں میں پرورش پاتی ہے کچھ اور ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے اپنے طریقہ پر نشوونما کی آزادی حاصل ہو - یہ پانچویں آزادی ہے یعنی "سرکاری مداخلات سے آزادی"

ہمیں ایسے تباہ کن ذرائع کی بھی ضرورت ہوتی ہے جن سے ہماری گلیاں اور راستے صاف رہیں جو وباؤں کا قلع قمع کردیں اور تمام امراض کے جراثیم کو دور کردیں اور ایسے ذہن خلاق کی بھی ضرورت ہے جو نئی نئی سڑکیں بنائے ، نئی نئی عمارتوں کی تعمیر کرے اور آبپاشی کے لئے نئے نئے تالاب کھودے اور ایسے محافظ بھی درکار ہیں جو ہماری تندرستی کی حفاظت کریں ، علم کی شمع روشن رکھیں اور ہمارے اخلاق و عادات کی ہمواری کی بھی ضمانت دیں لیکن ہمیں ہر وقت اور ہر زمانے میں ایک ایسی شخصیت کی ضرورت رہی ہے جو زندگی کی راہوں کے سنگ گراں کو ہٹا سکے اور جو ہمیں ایک پر سکون نظام حکومت عطا کرے ۔ اس لئے میں آپ سے خواہش کرتا ہوں کہ جو مثل بھی آپ دیکھیں یا جو کام بھی اپنے ہاتھ میں لیں اسے ہاتھ سے رکھنے سے پہلے یہ معلوم کیجئیے کہ اس میں کیا چیزیں سنگ راہ ثابت ہوسکتی ہیں اور اس وقت تک اسے ہاتھ سے نہ رکھئیے جب تک کہ آپ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے امکان بھر کوشش نہ کرلیں"۔

غیر ضروری مداخلت کو ختم کرنے کی ضرورت

ہر نوع کی ترقی کے راستے میں قواعد و ضوابط اور سرکاری اقتدارات سب سے بڑی "رکاوٹ" ہیں میرا مفہوم یہ نہیں ہے کہ آپ ان سب سے بے نیاز ہوکر کسی "خیالی دنیا" کے تصور میں گم ہو جائیں گو اس کا ثبوت موجود ہے کہ "سرکاری اقتدار" جس مقصد کے لئے وضع کیا گیا تھا وہ اس تکمیل کے بعد بھی باقی رہا لیکن میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسے اقتدار (Control) کو بجائے خود کوئی مقصد قرار نہ دیجئیے بلکہ یہ دیکھئیے کہ اس سے کسی مقصد کی تکمیل میں مدد مل رہی ہے یا نہیں اور اس کو اسی حد تک استعمال کیجئیے جس حد تک اسکی فی الواقع ضرورت رہے -

باور کیجئیے کہ قواعد و ضوابط، آئین و قوانین کچھ بے ربط سی چیزیں ہیں جو بعض اوقات عوام کی آسائش میں بیجا مداخلت ثابت ہوتی ہیں ۔

دنیا جن چار آزادیوں کی خواہشمند ہے اس میں ایک سرکاری ملازم اسی طرح مدد دے سکتا ہے کہ وہ اپنا روزمرہ کا کام بے دلی اور مجبوری سے نہیں بلکہ پوری غور وفکر اور انہماک کے ساتھ انجام دے"۔

حقیقی پہچان

جو بات عام طور پر ساری دنیا پر صادق آتی ہے وہی بڑی حد تک ہم پر بھی صادق آتی ہے جو اس عظیم الشان

مملکت میں رہتے ہیں۔ ہندوستان اسوقت ایک نئے طرز حکومت کا تجربہ کررہا ہے لیکن ابھی یہ تصفیہ نہیں ہوا ہے کہ اس حکومت میں مختلف اجزاء اور خصوصاً ریاستوں کا کیا مقام ہوگا اسکے متعلق سرکاری تجویزیں خواہ کچھ ہوں لیکن نظم ونسق کی خوبی اور رعایا کی آسودہ خاطری یہ دو ایسے امور ہیں جو یقیناً اس تصفیہ میں معاون ہونگے وہ ریاستیں جو اس بارے میں دوسروں کے لئیے قابل تقلید سمجھی جاتی ہیں قدرتی طور پر ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رہینگی اس لئے حیدرآبادی نظم و نسق کی ذمہ داریاں جن کے دوش پر ہیں انہیں اس امر کی پوری کوشش کرنی چاھئیے کہ ہمارا ملک بھی دوسروں کے لئے نمونہ بنکر رہے،،۔

ضروری صفات

: ’’میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس پر غور کریں کہ ایک اچھی حکومت اپنے ملازمین اور عہدہ داروں سے کسی قسم کی صفات کا مطالبہ کرتی ہے انکو اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو یوں سمجھئیے کہ قابلیت، صحت جسمانی، انہماک و سرگرمی فرض شناسی اور سیرت و کردار سرکاری ملازمت کے اجزائے ترکیبی ہیں ۔

آپ اس سے واقف ہیں کہ یہ مسئلہ ہمیشہ بحث طلب رہا ہے کہ ملازمت میں داخلہ کا بہترین طریقہ کیا ہوسکتا ہے تحریری امتحانات بذریعہ کمیٹی انتخابات یا نامزدگی یا ڈگری اورذریعہ لیکن عام طور پر اجکل لوگ اس پر متفق ہیں کہ اعلی خدمات کے لئے مقابلہ کا امتحان ہونا چاہئیے اور معمولی خدمات کے لئیے ایسے امتحانات کافی ہیں جن سے ایک خاص معیار قابلیت کا اندازہ کیا جاسکے، اعلی خدمات کے لئے اعلی درجہ کی قابلیت کے لوگ ہونے چاہئیں ہمیں ایسے شخص کی ضرورت نہیں ہے جن میں گو غیر معمولی ذہانت ہو لیکن مستقل مزاجی کا عنصر مفقود ہواور نہ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی دماغی قابلیت کوڑی قیمتوں پر فروخت کرنے پر تیار نظر آئیں آپ کے سامنے ایسی بہت سی مثالیں ہونگی کہ ایک ہی معیار کے ذہین افراد میں سے ایک شخص نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور ہزاروں لاکھوں روپیہ کمانے میں لگا رہا اور دوسرے شخص نے مقابلتاً بہت ہی معمولی رقم پر سرکاری ملازمت کی گراں رفتار ترقیاں حاصل کرنے میں اپنی عمر گزار دی ۔

ہمیں آخرالذکر قسم کے اشخاص کی ضرورت ہے بشرطیکہ ہم انہیں قانع اور مطمئن رکھ سکیں اور ان کے دل میں ’’پبلک سروس،، کی لگن لگا دیں ۔

معمولی خدمات کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ کسی شخص نے اپنی تعلیم حاصل کی ہے جسکی بناء پر وہ ’’معاملہ شناسی،، کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکیگا اسی کے ساتھ صحت جسمانی اور سیرت و کردار کا بھی لحاظ ہونا چاہئیے ۔

صحیح جذبہ عمل کی ضرورت

’’سیرت و کردار کی پہچان بہت مشکل ہے لیکن بہت اہم بھی ہے بعض لوگ ملازمت میں داخل ہونے والے اشخاص کے سیرت و کردار کا اندازہ کرنے کے لئے نفسیاتی سوالات پر اعتماد کرتے ہیں بعض اپنی پختہ کاری اورتجربہ پر بھروسہ رکھتے ہیں ان دونوں امور میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے ضرورت ہے اسکی کہ پبلک سروس کے پورے سلسلہ میں ایک صحیح جذبہ عمل موجود ہو اگر رشوت ستانی، جانبداری، اقربانوازی اور کاہلی بروئے کار ہو اور عام طور پر یہ احساس ہو کہ ان معائب کی کوئی باز پرس نہیں ہے یا یہ کہ باز پرس میں کوئی اصول نہیں ہوتا تو اچھے لوگوں کی ہمتیں ٹوٹ جاتی ہیں اور پبلک سروس کے حقیقی فرائض کی روح مردہ ہو جاتی ہے اسکے برخلاف اگر یہ عام اعتماد ہو کہ انکا مستقبل محفوظ ہے اور انہیں وقت پر ترقی ضرور ملے گی اور جو لوگ بددیانت اور نافرض شناس ہیں انکو مناسب حال سزا ملیگی تو سرکاری ملازمت میں ایک بہتر فضا پیدا کیجاسکتی ہے،، ۔

انصاف کیا جائے گا

اب میں سرکاری ملازمت کے استحکام کے مسئلہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں استحکام سے میری مراد یہ ہے کہ

هر ملازم سرکار کو احتیاج کے تصورات سے آزاد رهنا چاهئے

آپ اس کا یقین رکھئے که جبتک میں حیدرآباد میں بحیثیت صدر اعظم کام کررها هوں اس امر کی امکانی کوشش کرونگا که مصارف زندگی اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے مشاهروں کا تعین کیا جائے تقررات اور ترقیاں کارکردگی اور قابلیت کے اعتبار سے عمل میں آئیں لیکن اس کے لئے میری شرط یه هے که ملک کے جمله فرقوں کی نمائندگی کا لحاظ رکھا جائے اور سرکاری ملازمین کی واقعی یا مبینه بدعنوانیوں کی کامل تحقیق کیجائے اور مناسب اورمنصفانه تدارک کیا جائے عهده داروں کی یه عام عادت هے که وه کسی ملازم کے متعلق عدالت کے فیصله کے منتظر رهتے هیں میں اس طریقه کو جائز نهیں رکھونگا ممکن هے که عدالتی معیار کے لحاظ سے کوئی شخص مستوجب سزانه ٹھیرے لیکن " پبلک سروس " کا ایک رکن هونیکی حیثیت سے اپنی خدمت کا نا اهل قرار پائے۔ آئنده ملازمین کی بدعنوانیوں کے متعلق محکمه جاتی تحقیقات عمل میں لائی جائیگی اور لوگ نا اهل قرار پائینگے انکو برطرف کردیا جائیگا "۔

نشان امتیاز — کارکردگی

" مختصراً میں آپ سے انفرادی اور اجتماعی طور پر یه درخواست کرونگا که آپ سب اس عظیم مملکت کی تهذیب و ترقی میں نظم ونسق کی مدد کریں میں انفرادی طورپر آپ میں سے بعض کے ساتھ روزانه قریبی روابط قائم رکھونگا اور یقین کیجئے که چند دن گزرنے نهیں پائینگے که میں آپ سب سے روابط قائم کرلونگا اجتماعی طور پر ملازمت کے سلسله میں آپکی مختلف انجمنیں هیں اور مجھے امید هے که ڈاکٹروں انجنیروں اور اساتذه کی انجمنیں اپنی ملازمتوں کی افادیت اور ان نئی مسائل پر کافی غور و فکر کرینگی جنکے لئے وه حقیقی طور پر قائم کی گئی هیں ۔

اسی کے ساتھ میں پبلک سروس کے اراکین سے درخواست کرونگا که وه اس امر کو یاد رکھیں که " نظم و نسق عامه " ایک علم هے جو اپنے مسائل کے اعتبار سے اتنا هی پیچیده هے جیسے مثلاً صحت عامه کے مسائل اورجیسے جیسے معاشرتی تنظیم و تحفظ کی اسکیمیں بروئے کار آرهی هیں اس کی اهمیت بھی روز بروز بڑھتی جارهی هے اور اگر همیں دوسروں پر مسابقت حاصل کرنے میں کامیابی کا خیال هے تو همیں نه صرف یه که اپنے موجوده کام میں عبور حاصل کرنا چاهئے بلکه آنے والے اقدام کے لئے بھی پیش ازپیش تیار رهنا چاهئے ۔

خواتین و حضرات ! آخر میں میری استدعا یه هے که آپ اس دانشورانه مقولے کو یاد رکھیں جسے میں نے ابتداً میں آپکے سامنے مصلحتاً پیش نهیں کیا اور وه یه هے ۔

" اعلی ترین سیاسی کامیابی نه آزادی و مساوات میں هے اور نه اخوت و اتحاد میں بلکه اس کا نشان راه " خدمت خلق " هے "۔

معلومات حیدرآباد میں

شائع شده مضامین اس رساله کے حواله سے یا بغیر حواله کے کلی یا جزوی طور پر دوباره شائع کئے جاسکتے هیں ۔

مملکت حیدر آباد میں شہروں کی ترقی

ہندوستان ایک دیہی ملک ہے ۔ اس کی قدرتی دیہی ساخت ھی اسکی نہایت نمایاں خصوصیت ہے۔ کروڑوں انسانوں کی آبادی کا ایک نہایت چھوٹا حصہ قصبوں اور شہروں میں رھتا ہے ۔ اور اسکی آبادی کی زبردست اکثریت روایتی طور پر دیہاتی زندگی بسر کرتی اور دیہاتی رسم و رواج کی پابند ہے۔ وہ طوفانی انقلابات بھی جو اس ملک کی معاشی ، سماجی ، ثقافتی، اورسیاسی نشاۃ ثانیہ کا باعث ہوئے ھیں ھندوستانی زندگی کی اس بینادی خصوصیت میں کوئی قابل لحاظ تبدیلی پیدا نہ کرسکے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عوام نے قصبوں اور شہروں کی طرف سرے سے رخ ھی نہیں کیا ۔ ملک کی مسلسل صنعتی ترقی نے دیہی آبادی کا تخلیہ کرادیا ہے لیکن کسی قابل لحاظ حدتک نہیں ۔

ریاست حیدرآباد بھی وھی نظارہ پیش کرتی ہے ۔ یہاں ھمیں ذیلی براعظم ھندستان کی عام زندگی کا چھوٹا سا عکس نظر آتا ہے ۔ سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے اس ریاست میں ۲۱ ہزار دیہات کے مقابلہ میں صرف ۱۳۸ قصبے واقع ھیں اور ان قصبوں کی آبادی اندازاً ۲۱۹۴۲۹۴ ہے (اور اس کا بھی ایک تہائی حصہ صرف شہر حیدرآباد میں بستا ہے) جو ریاست کی کل آبادی کا صرف ۱۳،۴ فیصد ہے ۔ دارالسلطنت حیدرآباد جس کی آبادی ۷،۳۹،۱۵۹ ہے ھندوستان کا چوتھا بڑا شہر ہے ۔ حیدآباد کے علاوہ تین اور مقامات ورنگل ، گلبرگہ ، اوراورنگ آباد کچھ تواپنی تاریخی اھمیت کے لحاظ سے اور کچھ نظم ونسق کے اسباب کی بناء پر شہروں میں شمار کئے گئے ھیں ۔

”مردم شماری قصبے“

موجودہ دور میں قصبوں کی آبادی میں اضافہ کا صنعت و تجارت کی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے ۔ تجارتی اورصنعتی ترقی کا لازمی نتیجہ شہروں کی ترقی کی شکل میں ظاھر ھوتا ہے لیکن یہ معلوم ھوگا کہ ۱۳۸ قصبوں میں سے بھی اکثر صرف ” مردم شماری قصبے “ ھیں یعنی ان کی آبادی صرف پانچ ہزار یا اس سے زائد ہے ان میں شہر کی کوئی خصوصیت بمشکل نظر آسکتی ہے بجز اس کے کہ یہ بڑے مواضعات معلوم ھوتے ھیں ان کے سماجی ادارے اور معاشی نظام ھمسایہ دیہی رقبوں کے سماجی و معاشی نظام سے کسی طرح بھی مختلف نہیں ھیں ۔ بعض مقامات مثلاً ضلع نظام آباد میں بودھن اور عادل آباد میں بیلم پلی کو اس سے مستثنئے کیا جاسکتا ہے ۔ اول الذکر کی ترقی کی وجہ ایک کارخانہ شکر سازی کا قیام اور ثانی الذکر کی ترقی کی وجہ کوئلے کی کان کی موجودگی ہے ۔

اب جبکہ ریاست میں کئی صنعتوں کے قیام کے منصوبوں کو روبہ عمل لایا جا رہا ہے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ شہری رقبوں کے نقائص جلد دور ھو جائینگے ۔

عصری ترقیاں

یہ واقعہ ہے کہ حکومت نے شہری آبادی کو عصری ترقیوں سے مستفید کرنے کے خیال کو اپنے ذھن سے دور نہیں رکھا ۔ مستقر ھائے اضلاع پر آبرسانی اور ڈرینج کی اسکیموں کو روبہ عمل لانے کے لئے برسوں پہلے سنہ ۱۹۲۹ع میں ایک محکمہ قائم ھوا جس کے لئے موازنہ میں سالانہ ۱۲ لاکھ روپے کے خرچ کی گنجائش فراھم کی گئی تھی سنہ ۱۹۳۱-۴۱ع کے دوران میں یہ محکمہ جالنہ ، اورنگ آباد ، رائچور ، لاتور ، ناندیڑ ، ورنگل ، عثمان آباد گلبرگہ ، مانوی اور سیڑم میں کئی اسکیمیں روبہ عمل لاچکا ہے ۔ اب ۲۰ قصبوں کی ترقی کے لئے ایک دس سالہ پروگرام بنا لیا گیا ہے جس پر اندازاً ۷۰۰ لاکھ روپے کا خرچ آئے گا اس کے علاوہ ورنگل ، اورنگ آباد ، گلبرگہ نظام آباد ، نارائن پیٹھ ، ناندیڑ ، یادگیر اور رائچور میں برقی قوت مہیا کی گئی ہے ۔ مستقر ھائے اضلاع پر تشکیل شہری کام آٹھ سال قبل شروع ھوا جبکہ ایک ماھر کی نگرانی میں قصبوں اور دیہات کی ترقی کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ قصبوں کی پیمائش عمل میں لائی جائے موجودہ قصبوں کی دوبارہ تشکیل اور اصلاح پر غور کیا جائے اور جدید اسکیمیں سائنسی اصول

پر بنائی جائیں ۔ اس محکمه نے تھوڑی سی مدت میں اطمینان بخش ترقی کی ہے ۔

شہری آبادی

سنه ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے ریاست کی شہری آبادی (۲۱,۹۴,۲۹۴) مجموعی آبادی کا ۱۳,۴ فی فیصد ہے اور سنه ۱۹۳۱ع میں ۱۱,۲ فیصد تھی ۔

۹۳۶۴۴۲ یا ۴۲,۸ فیصد آبادی چار بڑے شہروں حیدرآباد ، ورنگل، گلبرگه اور اورنگ‌آباد میں بستی ہے اگر ان شہروں کی آبادی کو شامل نه کیا جائے تو مجموعی آبادی کے مقابله میں شہری آبادی کا تناسب ۱۳,۴ سے ۷,۷ فیصد تک گھٹ جاتا ہے ۔

تختہ ذیل سے سنه ۱۸۹۱ اور ۱۹۴۱ع کے دوران میں قصباتی اور شہری آبادی کی ترقی کی رفتار ظاہر ہوتی ہے ۔

سال	مجموعی آبادی	قصبوں کی تعداد	شہری آبادی	مجموعی آبادی کا فیصد
۱۸۹۱	۱۱,۵۳,۷۰۴۰	۸۳	۱۰,۶۷,۰۷۶	۹
۱۹۰۱	۱۱,۱۴,۱۱۴۲	۸۵	۱۱,۲۴,۸۹۲	۱۰
۱۹۱۱	۱۳,۳۷,۴۶۷۶	۸۵	۱۲,۹۵,۳۹۵	۱۰
۱۹۲۱	۱۲,۴۷,۱۷۷۰	۸۹	۱,۸۷,۲۹۷	۱۰
۱۹۳۱	۱۴,۴۳,۶۱۴۸	۱۳۳	۱۶,۱۶,۹۸۱	۱۱,۲
۱۹۴۱	۱۶,۳۳,۸۵۳۴	۱۳۸	۲۱,۹۴,۲۹۴	۱۳,۴

اس پچاس سال کی مدت میں قصبوں کی تعداد میں ۸۳ سے ۱۳۸ تک یا ۶۶ فیصد اضافه ہوا ہے ۔ اور شہری آبادی ۱۰۶ فیصد بڑھ گئی ہے ۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یه بھی معلوم ہوگا که شہری آبادی میں اضافه کی رفتار بالکل غیر ہموار رہی ہے ۔ یه صحیح ہے که مسلسل دو قرنوں (سنه ۲۱-۱۹۰۱ع) میں شہری آبادی کا تناسب غیر متبدل اور ۱۰ فیصد رہا لیکن سنه ۱۹۲۱ع کے بعد سے اس میں اضافه کا رجحان پایا جاتا ہے ۔ اگرچه اضافه کی شرح اب بھی بہت کم ہے ۔

شرح اضافه

سنه ۳۱-۱۹۲۱ع کی درمیانی ده ساله مدت میں شہری آبادی میں ۳۶,۲ فیصد اضافه ہوا لیکن زیرتبصره قرن (۴۱-۱۹۳۱ع) میں صرف ۳۵,۳ فیصد کا اضافه پایا جاتا ہے ۔

شرح کے گھٹنے کے اسباب میں یه چیز بھی شامل تھی که سنه ۱۹۲۱ع کی کساد بازاری کے بعد زرعی اجناس کی قیمتوں اور آمدنی میں بیحد کمی واقع ہوگئی اگرچه سنه ۳۷-۱۹۳۳ع کے دوران میں حالات کچھ بہتر ہوگئے تھے اس کے بعد پھر سرد بازاری واقع ہوگئی آخر سنه ۱۹۳۹ع میں جب دنیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے اشیائے مایحتاج اور سامان جنگ کی طلب بڑھنے لگی اور قیمتوں میں اضافه ہونے لگا تو مخالف سمت میں حرکت شروع ہوگئی ۔ ان اسباب و عوامل سے قطع نظر یه بھی کہا جاسکتا ہے که حیدرآباد اس بارے میں ہندوستان کے دوسرے حصوں سے پیچھے نہیں رہا ۔ سب سے بڑا اضافه ۵ ہزار سے ۱۰ ہزار کی آبادی والے شہروں میں واقع ہوا ہے ۔ سنه ۱۹۳۱ع کے مقابله میں ایسے قصبوں کی تعداد ۶۴ سے بڑھکر سنه ۱۹۴۱ع میں ۱۰۰ ہوگئی آبادی میں بیش ترین اضافه ۵۰ ہزار سے ایک لاکھ تک

کی آبادی والے قصبوں میں ہوا ہے ۔ حیدرآباد میں ایسے قصبوں کی تعداد ۱۳۸ ہے جن میں سے ۵۸ تلنگانہ میں اور ۸۰ مرہٹواڑہ میں واقع ہیں اور دونوں سمتوں میں شہروں کی تعداد مساوی ہے ۔ مرہٹواڑہ میں قصبوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن سمت تلنگانہ میں ۵ جدید قصبوں کا اضافہ ہوا ۔

مرہٹواڑہ کی جملہ شہری آبادی ۸۶۵۹۹۶ ہے جو ریاست کی کل شہری آبادی کا ۳۹ فیصد اور اس سمت کی مجموعی آبادی کا ۱۱٫۳ فیصد ہے ۔ سمت تلنگانہ کے لئے یہ اعداد ۱۳۲۸۳۲۷ یعنی اس سمت کی مجموعی آبادی کا ۱۵٫۲ فیصد اور ریاست کی کل شہری آبادی کا ۶۱ فیصد ہے ۔ لیکن اس واقعہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ تلنگانہ میں ۵۵ فیصد آبادی صرف شہر حیدرآباد میں بستی ہے ۔

شہر حیدرآباد

شہر حیدرآباد کی بنیاد جو عرصہ دراز سے دکن کا دارالحکومت رہا ہے سنہ ۱۵۸۹ع میں سلطان محمدقلی قطب شاہ نے رکھی تھی ۔ اس کی آبادی سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں ۴۶۶۸۹۶ سے بڑھ کر سنہ ۱۹۴۱ع میں ۷۳۹۱۵۹ ہوگئی ہے یعنی ۵۸٫۲ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ یہ اضافہ بڑی حدتک تجارت اور صنعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ صحت عامہ اور عام صفائی کے انتظامات میں بہتری کی وجہ سے واقع ہوا ہے ۔ محکمہ صحت عامہ کی کوششوں کی وجہ سے وبائی امراض مثلاً طاعون ، انفلونزا ، ہیضہ وغیرہ کی اشاعت میں نمایاں طور پر کمی ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مانع گرد سڑکوں کی تعمیر نے امراض تنفس کی وجہ سے واقع ہونے والی اموات کی تعداد کو گھٹا دیا ہے ۔

سنہ ۳۹ - ۱۹۳۱ع کے دوران میں پیدائشوں اور اموات کی تعداد بالترتیب ۶۱۸۴۵ اور ۸۰۲۵۱ تھی ۔ ولادتوں کے مقابلہ میں اموات کی تعداد بقدر ۱۸٫۴۰۶ کے زائد رہی ۔ گذشتہ دس سال کی مدت میں یہ اضافہ ۵۲٫۲۴۳ تھا ۔ صرف سنہ ۱۹۳۵ع اور سنہ ۱۹۳۶ع کے دوران میں و اموات کے مقابلہ میں ولادتوں کی تعداد کسی قدرزیادہ رہی ۔

معاشی اسباب مثلاً کار خانوں کی تعداد میں اضافہ (جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۹۱ اور سنہ ۱۹۳۹ میں ۱۷۸ تھے جس سے ۱۹۶ فیصد اضافہ کا اظہار ہوتا ہے) بہتر مارکٹنگ کی سہولتیں اور حمل و نقل کے ترقی یافتہ ذرائع سے بھی بلدہ حیدرآباد کی مسلسل ترقی میں بڑی مدد ملی ہے ۔ شہر حیدرآباد کی حدود میں ۲۶ مربع میل کی شمولیت بھی اہم واقعہ ہے ۔ اور اب عظیم تر حیدرآباد ۷۸٫۵۴ مربع میل کے رقبہ پر آباد ہے جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۵۳٫۵۷ مربع میل تھا ۔ آبادی فی مربع میل ۹۳۵۶ ہے جو سنہ ۱۹۳۱ع میں ۸۸۰۹ تھی ۔ شہر کی توسیع کی وجہ سے سکونتی مکانات اور دوسری عمارات کا سلسلہ بعض سمتوں میں مضافاتی تعلقوں تک پہونچ گیا ہے جسکی وجہ سے شہر کے ایسے حصے لازمی طور پر ایک دھجی کی شکل اختیار کر گئے ہیں ۔ ہم اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مجلس آرائش بلدہ نے شہر کی آرائش میں اہم حصہ لیا ہے ۔ جدید سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں موریاں دور کردی گئی ہیں اور آبادی کے غریب طبقوں کے لئے حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مکانات بنادئے گئے ہیں جو چوہوں سے بھی بالکل محفوظ ہیں ۔

جدید رقبوں تک سڑکوں کی توسیع اور بسوں کی آمد و رفت میں سہولت پیدا ہو جانے کی وجہ سے نیز مقامی ریل گاڑیوں میں اضافہ ہونے سے آس پاس کے مواضعات کے رہنے والوں کے لئے شہر پہونچنا بہت آسان ہوگیا ہے جس سے انہیں شہری خصوصیات حاصل کرنے میں بہت مدد ملتی ہے ۔

تختہ ذیل سے شہر کے مختلف حلقوں کا رقبہ اور سنہ ۱۹۴۱ء میں ان کی آبادی ظاہر ہوتی ہے ۔

حلقہ	آبادی	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی فی مربع میل
۱ ۔((الف) مجلس بلدیہ حیدرآباد	۵۱۱۰۳۴	۳۱٫۱۹	۱۶۰۲۵
(ب) بلدہ حیدرآباد (غیر بلدی مضافاتی رقبہ جات)	۸۱۵۸۷	۲۳٫۴۵	۳۴۸۲
(ج) چھاونی اعلحضرت بندگان عالی	۲۳۰۲۶		
(د) ریلوے و لالہ گوڑہ	۹۸۷۰	۳٫۲	۷۸۳۱
میزان	۶۲۵۵۱۷	۵۹٫۵۴	۱۰۵۰۶
۲ ۔ رقبہ زیر انتظام حکومت برطانیہ			
سکندرآباد سول	۶۹۷۸۰	..	....
ب ۔ سکندرآباد چھاونی	۲۸۲۴۷	..	..
ج ۔ ترملگیری (سول)	۵۲۵۹	..	..
(د) ترملگیری (فوجی)	۴۶۹	..	..
(ہ) بلارم (سول)	۶۳۱۰	..	..
(و) بلارم (فوجی)	۳۵۷۷	..	..
میزان رقبہ زیر انتظام برطانیہ	۱۳۶۴۲	..	..
صدر میزان شہر حیدرآباد	۷۳۹۱۵۹	..	..

بلدیہ حیدرآباد کی حدود ارضی میں سنہ ۱۹۳۱-۴۱ء کے دوران میں ۱٫۰۹ مربع میل کا اضافہ ہوا ۔ بعض مضافاتی مواضعات جو پہلے مجلس بلدیہ کے تحت تھے اب خارج ہوگئے ہیں ۔ دوسری طرف جو بلی ھل (۲٫۲۱ مربع میل) اور سلطان بازار کو جو پہلے رزیڈنسی بازار کہلاتا تھا (۷۵٫ مربع میل) اب حدود بلدیہ میں شامل کرلیا گیا ہے لالہ گوڑہ کے ریلوے میں شامل ہو جانے کی وجہ سے کنٹونمنٹ اور ریلوے کے رقبہ میں ایک مربع میل کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اس رقبہ کی آبادی میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اسکی فی مربع میل آبادی کے مساوی یعنی ۹۱۷ ہے ۔ سکندرآباد بلارم اور ترملگیری کا وہ رقبہ جوزیرانتظام برطانیہ تھا غیرمتبدل رہا لیکن اس کی آبادی میں سنہ ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۱۲۰۸۰۱ سے گھٹ کر سنہ ۱۹۴۱ء میں ۱۱۳۶۴۹ رہ گئی۔

باقیماندہ شہروں میں سے ورنگل کی آبادی(۹۳۰۰۰ رہ گئی ہے جس سے یہ مقام ایک مردم شماری شہر کی تعریف میں سنہ ۱۹۳۱ء کے مقابلہ میں اس کی آبادی میں ۴٫۹۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اسکے ساتھ گلبرگہ اور اورنگ آباد کی آبادیوں میں بالترتیب ۳٫۳۰ فیصد اور ۳۸٫۱ کا اضافہ ہوا ہے ۔

تختہ ذیل سے ریاست کے چاروں شہروں کی آبادیوں میں اضافہ کی رفتار ظاہر ہوتی ہے -

سال	شہر حیدرآباد	شہر ورنگل	شہر گلبرگہ	شہر اورنگ‌آباد
سنہ ۱۸۸۱	۳,۶۷,۳۱۷	۰۰	۲۲,۸۳۴	۳۰,۲۱۹
سنہ ۱۸۹۱	۴,۱۵,۰۳۹	۳۳,۱۶۱	۲۸,۲۰۰	۳۳,۸۸۷
سنہ ۱۹۰۱	۴,۴۸,۴۶۶	۳۱,۱۸۶	۹۹,۲۲۸	۳۶,۸۳۷
سنہ ۱۹۱۱	۵,۰۰,۶۲۳	۴۸,۳۴۲	۳۲,۴۳۷	۳۴,۹۰۲
سنہ ۱۹۲۱	۴,۰۴,۱۸۷	۴۶,۷۹۱	۳۵,۸۲۰	۳۶,۸۷۶
سنہ ۱۹۳۱	۴,۶۶,۸۹۴	۶۲,۱۱۹	۴۱,۰۸۳	۳۶,۱۷۰
سنہ ۱۹۴۱	۷,۳۹,۱۵۹	۹۲,۸۰۸	۵۳,۵۵۱	۵۰,۹۲۴

چاروں شہروں کی آبادیوں کے اعداد ذکور و اناث کی تفصیلات اور سنہ ۱۹۳۱ع بعد کے تغیرات کے ساتھ حسب ذیل ہیں۔

شہر	آبادی	ذکور	اناث	فیصد کمی بیشی به دوران سنه سنہ ۴۱ - ۱۹۳۱ع
۱ - حیدرآباد	۷,۳۹,۱۵۹	۳,۸۴,۷۸۰	۳,۵۴,۳۷۹	+۵۸,۱
۲ - ورنگل	۹۲,۸۰۸	۴۸,۰۳۶	۴۴,۷۷۲	+۴۹,۴
۳ - گلبرگہ	۵۳,۵۵۱	۲۷,۶۲۹	۲۵,۹۲۲	+۳۰,۳
۴ - اورنگ‌آباد	۵۰,۹۲۴	۲۷,۴۱۷	۲۳,۵۰۷	+۳۸,۱

ورنگل

ورنگل ایک قدیم شہر ہے جسکی بنیاد بارھویں صدی میں کاکیتا خاندان کے راجہ پرودا نے رکھی تھی - کہا جاتا ہے کہ یہ شہر آندھرا راجاؤں کا بھی دارالحکومت رہا - اسکی ترقی کی رفتار سے توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر یہ باقاعدہ " مردم شماری شہر " بن جائیگا جسکی آبادی ایک لاکھ سے زاید ہو گی - اسکی ترقی کے اسباب صنعتی ترقی اور شہری سہولتوں کا انتظام ہیں۔ یہ شہر متعدد عصری ضروریات مثلاً برقی قوت آبرسانی وغیرہ سے آراستہ ہے - یہ ایک ریلوے جنکشن ہے جہاں دو ریلوے اسٹیشن ایک طیران گاہ ایک سوتی کار خانہ ایک باضابطہ غلہ کی منڈی ہے - یہ اون چمڑے اور کھالوں کی تجارت کا بڑا مرکز ہے -

اورنگ آباد

ورنگل کی طرح شہر اورنگ‌آباد بھی زبردست تاریخی اہمیت کا حامل ہے شہنشاہ اورنگ زیب نے اپنے دارالحکومت کے لئے اس مقام کو پسند کیا تھا - جو آج تک اس کے نام سے موسوم ہے - اگرچہ ۱۹۳۱ع کی دس سالہ مدت میں اورنگ‌آباد کی آبادی میں ۳۸,۱ فیصد کا اضافہ ہوا ہے یہ بات قابل غور ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ع سے سنہ ۱۹۳۱ع

تک اسکی آبادی غیر متبدل رہی جسکے اسباب گھریلو قدیم صنعتوں ہمرو کمخواب بافی کاغذ کی صنعت اور زرین کام کا زوال ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے جالنہ اس سے مسابقت کرتا چلا آرہا ہے - بہرحال تجارت صنعت ذرائع حمل ونقل کی ترقی کی وجہ سے او رنگ آباد نے مختلف سمتوں میں نمایاں ترقی کی ہے -

گلبرگہ

گلبرگہ بہمنی سلطنت کا ایک طویل عرصہ تک پایہ تخت رہا اور آج تک بھی اس میں شہری آثار مثلا شاہی محل قلعہ بادشاہوں اور بزرگوں کے مقبرے دیول اورعام عمارات موجود ہیں - برقی قوت آبرسانی اور ڈرینج کا انتظام ہے - ریلوے اسٹیشن، سیمنٹ کی سڑک، ایک سوتی کارخانہ، اور غلہ کی منڈی بھی ہے -

سر آرتھر لوتھیان کی سبکدوشی

ایک ہردلعزیز رزیڈنٹ

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے ایک وداعی عشائیہ میں جو رزیڈنٹ بہادر اور لیڈی لوتھیان کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا سرآرتھر لوتھیان کی معلومات کو جو انہیں ہندوستانی ریاستوں کے مسائل کے متعلق حاصل ہیں اور اوس فیاضانہ ہمدردی کو جو وہ " ہندوستانی ہند ،، سے رکھتے ہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ سر آرتھر ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد سبکدوش ہور ہے ہیں۔ اس دوران میں انہیں کئی بڑی ریاستوں سے قریبی ربط حاصل رہا ہے۔

سر آرتھر لوتھیان نے " جام صحت ،، کا جواب دیتے ہوئے نظم و نسق کے اوس اعلی معیار کو بہت سراہا جس پر کئی ریاستیں پہونچ گئی ہیں۔ انہوں نے پرزور انداز میں کہا " ایسی ریاستیں موجود ہیں جو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہیں ،،

آنریبل سر آرتھر اور لیڈی لوتھیان کے اعزاز میں کئی وداعی تقریبیں ترتیب دی گئیں جن میں اوس بینکوئٹ کا خاص طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے جو اعلی حضرت بندگان عالی کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا اور وہ ظہرانہ بھی قابل ذکر ہے جو والاشان شہزادہ برار و شہزادی برار کی قیام گاہ بلا وسٹہ پر ترتیب دیا گیا تھا۔

سر مرزا اسمعیل نے آنریبل سر آرتھر کا جام صحت تجویز کرتے ہوے حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات کے ایک عہدہ دار کی حیثیت سے اور آخر میں رزیڈنٹ حیدرآباد کی حیثیت سے ان کے شاندار کردار کا ذکر کیا۔

صدر اعظم بہادر نے فرمایا "یہ بات ایک حزنیہ سے کم نہیں ہے کہ ایسا فرد جس کو ایسا تجربہ اورطبعی ذہانت حاصل ہو اور ریاستوں کے متعلق جس کی معلومات اتنی عدیم المثال ہوں اور جو ریاستوں کے حکمرانوں انکی رعایا اور خود ریاستی مسائل سے ایسی فیاضانہ ہمدردی رکھتا ہو وہ ہم سے ایسے وقت جدا ہو جائے جبکہ اس میں یہ قوت عمل ہنوز بدرجہ اولی موجود ہے۔

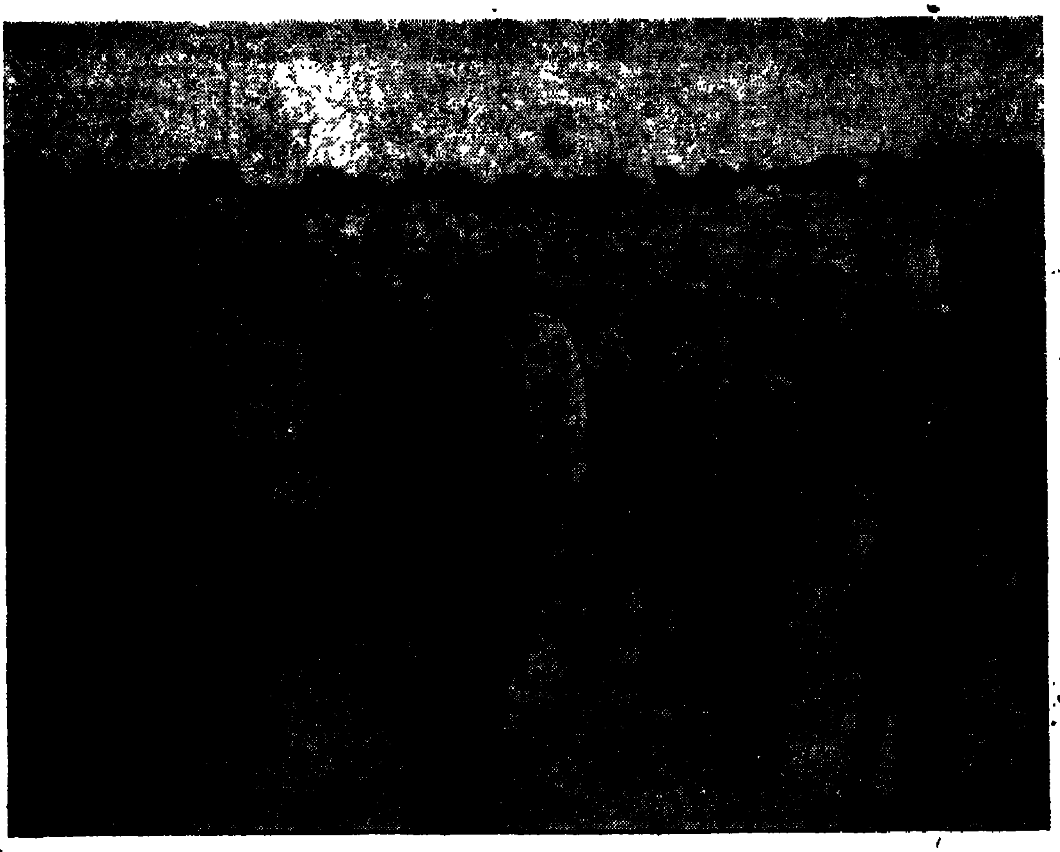
عہد ماضی کا وہ ترانہ یاد کیجئے جس کا عنوان تھا "طول طویل ہندوستانی دن ،، اور جس کا اشارہ ان اشخاص کی جانب تھا جو اپنی زندگی کا کام ختم کرکے تھکے تھکائے انگلستان اس لئے واپس ہوتے تاکہ " وطن کی موت نصیب ہو،، اور جن کو لارڈ مارلے آنجہانی نے "طنزملیح،، کے طور پر "کٹر اقتدار پرست،، کالقب دیا تھا۔ لیکن ہم آج کل ایسے زمانہ میں بسر کر رہے ہیں جبکہ دن بمشکل اتنا طویل ہوتا ہے کہ ہم اپنے مفوضہ فرائض پوری طرح انجام دے سکیں جبکہ انگریزوں کے سر اتنے سخت ہو گئے ہیں کہ دھوپ کی ٹوپیاں عجائب خانوں کی طرف حوالہ کردی گئی ہیں اور جب کہ تمام دنیا میں تمام قابل ترین

افراد کی دماغی اور عملی صلاحیتوں سے جن میں سے بعض
کی تقریباً اسی برس کی عمر ہے ان بے شمار مسئلوں کو سلجھانے
کا کام لیا جارہا ہے جو جنگی مسائل سے بھی زیادہ سخت
ہیں اور جنہیں اس نام نہاد صلح و آشتی نے ہماری آزمائش
صبر و ضبط کے لئے پیدا کیا ہے ۔ اب رہا ''ضعیف العمر
اقتدار پرستوں'' کا معاملہ تو اگر کوئی سر آرتھر کو یہ الزام
دے تو میں اس سے یہ سفارش کرونگا کہ وہ انہیں گالف
کھیلا کر دیکھے یا کسی دن طویل اسپورٹ میں شامل
کر کے آزمائے ۔ ''

مشترکہ وصف

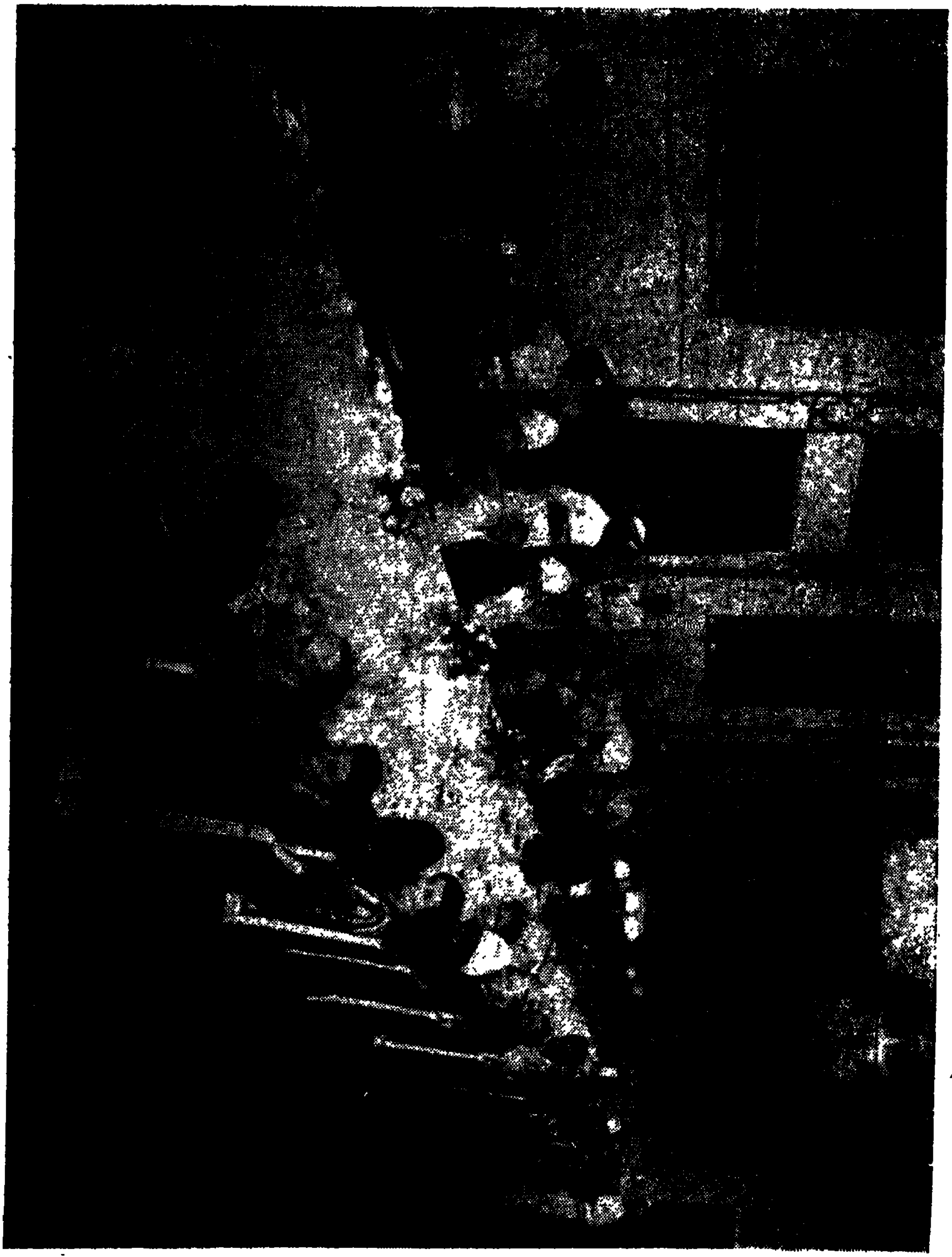
لیڈی لوتھیان کا ذکر کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر
نے فرمایا کہ ان میں اور ان کے شوہر میں ایک زبردست
وصف ''مہمان نوازی'' مشترک ہے ۔

''ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو اپنی مہمان نوازی
کے لئے مشہور ہے اور اس میں حیدرآباد کو خصوصیت حاصل
ہے ۔ مختلف سرکاری شعبوں کے قدیم اراکین نے اپنی بیویوں
کے ساتھ اس سلسلہ میں عظیم تر روایات قائم کر رکھی ہیں ۔
ان ابتدائی ایام سے جب لیڈی لوتھین سے میسور میں
پہلی دفعہ میری ملاقات ہوئی ، لیڈی لوتھین ہمیشہ ایک
'' دلکش میزبانہ'' ثابت ہوئی ہیں اور دو بڑی نسلوں کے
اراکین کو ایک جگہ جمع کرنے اور اپنے شوہر کے دوستوں
کو ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنے کے ایسے مواقع
بہم پہنچاتی رہی ہیں جس کا اہتمام محض سرکاری ملاقاتوں
میں نہ ہوسکتا تھا ۔ مزید برآں وہ تمام افادی امور میں حصہ
لیتی رہی ہیں بالخصوص وہ امور جن کا تعلق گزشتہ جنگ سے



سرکلاڈ اکنلک میجر جنرل احمد العیدروس کے ساتھ فوجی پریڈ کا معائنہ کر رہے ہیں

(فوٹو راجہ دین دیال)



شاہی عشائیہ جو اعلیحضرت بندگان عالی کی طرف سے سر آرتھر لوتھیان ریذیڈنٹ حیدرآباد کی
سبکدوشی کے موقع پر ترتیب دیا گیا تھا ۔



و داعی عشائیہ جو آنریبل سر آرتھر لوتھیان کے اعزاز میں ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا ۔

تھا۔ انہوں نے ہندوستانی خواتین کی فلاح و بہبود میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان موقعوں پر ہر شخص یہ محسوس کرتا تھا کہ سر آرتھر اور لیڈی لوتھین کی یہ مشترک سرگرمیاں ادائے فرض کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تمام جد و جہد صرف خلوص و محبت کے لئے ہے اسے جد و جہد بھی کیوں کہا جائے یہ تو ایک ایسی چیز تھی جس میں یہ دونوں اتنی ہی مسرت اور لطف حاصل کرتے تھے جتنا کے اون کے سہانے

قریبی تعاون

شائد کسی اور ریاست میں اس بات کی اتنی ضرورت نہیں ہوگی جتنی کہ حیدرآباد میں ہے کہ برطانوی حکومت کے نمایندہ اور حکومت سرکار عالی کے صدر کے درمیان کامل مفاہمت اور خلوص قائم رہے مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میری یہاں کی اس تھوڑی سی مدت میں سر آرتھر اور میں نے کامل اشتراک و تعاون کے ساتھ فرائض انجام دئے ہیں اور جب کبھی میں نے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے مشورہ دینے میں دریغ نہیں کیا اور انہوں نے بعض اوقات میری خواہش کے بغیر بھی مجھے مشورے دئے جبکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ مجھے ان کی ضرورت ہے میں اس کے لئے شکریہ کے اظہار کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ ہم دونوں خواہ کہیں رہیں لیکن سر آرتھر کی دوستی میرے لئے ہمیشہ ایک بیش بہا چیز رہے گی۔

صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا ”مجھے یقین ہے کہ آپ حضرات پہلے میرے اس عمیق احساس غم میں شریک ہونگے کہ سر آرتھر اور لیڈی لوتھین



ہز ہائنس شہزادہ برار ایک فوجی عہدہ دار کو تمغۂ فتح عطا فرما رہے ہیں (فوٹو راجہ دین دیال)



یہ تصویر کیولری ٹریننگ سنٹر حیدرآباد پر پریڈ کے موقع پر لی گئی تھی پہلی قطار میں (بائیں سے دائیں جانب کھڑے ہوئے)
میجر جنرل احمد العیدروس کمانڈر افواج باقاعدہ سرکار عالی ، ہز ہائنس شہزادہ برار ' کمانڈر انچیف افواج باقاعدہ سرکار عالی ہز اکسلنسی
سرکلاو ' اکساک کمانڈ و انچیف افواج ہند ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی (ادارہ راجہ دین دیال)

کو خیر باد کہنے کا وقت آ ہی گیا ۔ دوسرے اس احساس مسرت میں کہ وہ ہم سے اس لئے جدا نہیں ہورہے ہیں کہ وظیفہ یابی کی خاموش زندگی گزاریں بلکہ ان کی زندگی کا ایک نیا دور انکی بے اندازہ صلاحیتوں اور دوست نوازی کے ساتھ شروع ہو رہا ہے ۔ آخر میں آئیے ہم انکے کامل عزت و وقار کے احساس کے ساتھ انکا جام صحت نوش کریں "

رزیڈنٹ بہادر کا جواب

آنریبل سراوتھیان نے جام صحت کا جواب دیتے ہوئے کہا " میرے لئے یہ تقریب اس وجہ سے خاص طور پر غم انگیز ہے کہ آج اس ملک میں میری ۳۰ سالہ خدمت کی مدت ختم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کو " سرزمین تاسف " (Land of Regrets) کہا گیا ہے لیکن یہ چیز مجھ پر صادق نہیں آتی مجھے فی الحقیقت صرف اس ملک کو چھوڑنے کا افسوس ہے ۔ کیونکہ ہندوستان، اس کی تاریخ، اسکی آب و ہوا اسکے مناظر اور اس کے طرز زندگی نے اسی دن سے میرے دلکو موہ لیا جس دن میں یہاں وارد ہوا تھا ۔ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ میرے تعلقات گزشتہ دو قرنوں کے سیاسی بحران کے باوجود نہایت ہی خوشگوار رہے ہیں آج رات میرا دل چاہتا ہے کہ گزرے ہوئے سالوں کے واقعات پر ایک نظر ڈالوں کیونکہ مجھے بہت دلچسپ تجربے ہوئے ہیں لیکن میں اس وداعی تقریب میں آپکی سمع خراشی کرنا نہیں چاہتا "۔

عظیم الشان انقلاب

"ہم تاریخ عالم کی ایک نہایت کٹھن مگر دلچسپ منزل پر ہیں جبکہ ہر چیز ایک غیر یقینی حالت میں معلوم ہوتی ہے اور میں خوش ہوں کہ مجھے ان حالات میں زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہے ۔ یقیناً یہ صورت حال جمود سے بہتر ہے ۔ ہندوستان خاص طور پر ایک عظیم الشان انقلاب سے دو چار ہے ۔ اور مجھے توقع ہے کہ بہت جلد دنیا کی بڑی قوموں کے درمیان اپنا جائز مقام حاصل کرلے گا ہندوستان میں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی تغیرات کی رفتار سست رہی ہے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے خیال کے برعکس یہ رفتار حیرت انگیز حد تک تیز رہی ہے ۔ اس کے ثبوت میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سنہ ۱۹۱۰ع میں جبکہ میں نے آئی ۔ سی ۔ یس میں کامیابی حاصل کی تھی ایک عہدہ دار کے سوا جن کی والدہ ایک یوروپی خاتون تھیں آئی ۔ سی ۔ یس کے عہدہ داروں کی فہرست میں کسی ہندوستانی کا نام موجود نہیں تھا ۔ اب میری ملازمت کے دوران میں صورت حال بالکلیہ بدل چکی ہے اور آئی ۔ سی یس میں صرف ہندوستانیوں ہی کو شریک کیا جارہا ہے بہرحال اگر ہندوستان میں خیر سگالی کسی قدر زیادہ اور شک وشبہ کسی قدر کم ہوتا تو یہ ملک موجودہ مایوسیوں اور تلخیوں سے دو چار ہوئے بغیر کئی سال قبل حکومت خود اختیاری حاصل کر چکا ہوتا ۔"

نظم و نسق کا اعلی معیار

"ریاستوں کے مستقبل کا نہایت تشویشناک ہونا لازمی ہے کیونکہ سیاسی شعور رکھنے والے ہندوستانیوں میں ان کے بہت سے دشمن ہیں ۔ لیکن مجھے بھروسہ ہے کہ ہندوستان کی نئی سیاسیات میں ریاستوں کو مناسب مقام حاصل ہوگا کیونکہ وہ ایک ایسے طرز حکومت کی حامل ہیں جو اسی ملک کی پیداوار ہے اور جس کا ارتقاء خالص ہندوستانی حالات میں ہوا ہے ۔ اس ملک کے نئے حاکموں کے لئے اپنے ملک کی تاریخ کو پس پشت ڈال دینا احمقانہ ہوگا ۔ اس کے علاوہ ایک معمولی سیاست دان کو بھی اس اعتراف کرنا پڑیگا کہ بحث و مباحثہ کی گرما گرمی سے ہٹ کر ریاستوں کی تائید میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے ۔ کئی ریاستوں میں اچھی حکومت رہی ہے اور ہے ۔ جہاں تک نظم و نسق کا تعلق ہے ایسی ریاستیں موجود ہیں جو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہیں اور حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات ہمیشہ یہ مطمح نظر رہا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں بنیادی حیثیت میں کوئی تبدیلی کئے بغیر نظم و نسق اصلاح کی جائے ۔"

حیدرآباد میں نئے مناظر

"میں ہز اکزالٹیڈ ہائینس کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے باب حکومت کی صدارت کے لئے سر مرزا جیسے مدبر کی خدمات حاصل فرمائیں جو کل ہند شہرت کے مالک ہیں۔ جب میں نے ان سے بنگلور میں بیس سال قبل پہلی دفعہ ملاقات کی تھی تو مقامی برھمن ان پر مسلمانوں کی طرفداری کا الزام لگاتے تھے۔ اور اب اسی طرح غیر منصفانہ طور پر ہندوؤں کی موافقت کا الزام عاید کیا جارہا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے اس پر دونوں طرف سے حملے ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے موجودہ سیاسی بحران میں اگر کوئی ہندوستانی مدبر اپنے لئے کوئی دانشمندانہ راہ عمل ڈھونڈ نکالنے کا اہل ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ سر مرزا اسمعیل ہی ہوسکتے ہیں جن کا ہر صاحب فکر ہندوستانی جو کٹر جانبدار نہ ہو انکے ترقی پسندانہ نظریات کی وجہ سے احترام کرتا ہے مزید براں وہ کسی شخص کو اپنا ہم خیال بنا لینے کی عجیب و غریب صلاحیت کے حامل ہیں اور ہر قسم کے لوگوں سے یہاں تک کہ سخت سے سخت متلون مزاج رزیڈنٹ سے بھی نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سر مرزا کی تہذیبی اور ثقافتی سرگرمیاں بھی مشہور ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ لندن کے بم زدہ رقبوں کی دو بارہ تعمیر کے لئے ان کی خدمات حاصل نہیں کی جا سکیں۔ لیکن اس اثنا میں شاید اس وجہ سے کہ انہیں یہ موقع حاصل نہیں ہے انہوں نے حیدرآباد میں تقریباً ایسا ہی منظر پیدا کردیا ہے اور عنقریب پورے شہر کی کایا پلٹ جائے گی۔"

"اب مجھے اپنی تقریر ختم کرنی ہے۔ سر مرزا نے میری رفیق حیات کی معاشرتی سرگرمیوں کا جو تلطف آمیز تذکرہ فرمایا ہے میں اس کے لئے ان کا شکر گذار ہوں میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوران جنگ میں اپنے گوناگوں اعزازی فرائض کی انجام دہی میں مجھ سے زیادہ مصروف رہیں اور بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں کہ یہ مصروفیات کسقدر وسیع اور محنت طلب تھیں۔ سر مرزا میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ مجھے آپ نے اپنی دوستی کا اعزاز بخشا جو میں سمجھتا ہوں کہ میرے عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی باقی رہے گی۔ جن الفاظ میں آپ نے میرا تذکرہ کیا ہے اس کے لئے بھی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خواتین وحضرات! آپ نے جام صحت نوش فرماتے ہوئے جس گرمجوشی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔"

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

شہریور سنہ ۱۳۵۵ ف ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریداری اور فروخت کی انتہائی نرخیں گذشتہ ماہ کی طرح بالترتیب ۱۱-۱۱۶ اور ۱۲ - ۱۱۶ روبیہ رہیں ۔ زر کے بازار کی حالت بھی غیر متبادل رہی سونے اور چاندی کی انتہائی قیمتیں علی الترتیب ۱۲۰ روپیہ فی تولہ اور ۱۸۲ روپیہ فیصد تولہ رہیں تھوک فروشی کے بازار میں بھی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں نسبتا غیرمتبدل رہیں ۔

زر کاغذی اور سکے

زیر تبصرہ مہینے میں زیر گشت نوٹوں کی جملہ مالیت ۴۸۶,۹۴ لاکھ تھی گزشتہ ماہ مالیت (۴۸۷,۵۹) تھی اس طرح (۱۹,۶۵) لاکھ کی کمی واقع ہوئی ۔ خام گردش کے مقابلہ میں از محفوظ کا تناسب ۴۲,۱۴ فیصد تھا جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں (۹۸,۰) فیصد زیادہ ہے ۔

نقد سکہ کلدار کی مقدار میں، جو سکہ عثمانیہ میں تبادلہ کیا گیا ۵۸,۳۴ لاکھ کا اضافہ ہوا اور سکہ عثمانیہ کی نقد قیمت میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۱۹,۶۴ لاکھ کمی واقع ہوگی ۔ حکومت ہند کے تمسکات کی قیمت میں ۵۸,۳۳ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگئی اور حکومت سرکارعالی کے تمسکات گزشتہ ماہ کی قیمت پر ہی قائم رہے ۔

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۷,۳۲ فیصد نوٹوں کو زیر گشت لیا گیا اسکے برخلاف ماہ جون میں ۹۷,۲۳ فیصد اور اس کے ماقبل مہینے میں ۹۷,۱۷ نوٹ گردش میں تھے ۔ ماہ جون کے مقابلہ میں زیر گشت نوٹوں کی مالیت میں ۱۵,۱۹ لاکھ یا ۳۱, فیصد کا اضافہ واقع ہوا ۔

منسوخ شدہ نوٹ

تختہ ذیل سے گزشتہ دو ماہ میں منسوخ شدہ نوٹوں کی مالیت (ہزاروں میں) ظاہر ہوتی ہے ۔

ماہ	ایک روپیہ	۵ روپئے	۱۰ روپئے	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپے
جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع	۳۴۴۵,۰	۸۵۵,۶	۱,۳	۲,۱	۰۰
جون سنہ ۱۹۴۶ ع	۳۱۶۴,۰	۲,۶	۷۷۰,۶	۵,۴	۲,۰

جاری شدہ نوٹوں کی تفصیل

تختہ ذیل سے مختلف قسم کے نوٹوں کی مالیت ظاہر ہوگی جو ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ ع اور اسکے ماقبل مہینے میں

اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں زیر گشت لانے کے لئے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو جاری کئے گئے ۔

ماہ	ایک روپے	۵ روپے	۱۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
جولائی سنہ ۱۹۴۶ع	۳۶	۵	۳۰	..	..
جون سنہ ۱۹۴۶ع	۳۵	۲	۱۰	۲۵	..
جولائی سنہ ۱۹۴۵ع	۲۲	۱۷	۳۸	۳۷	..

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں۔ واجبات اور نقد اثاثہ جات۔

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والی مشترکہ سرمایہ کے ۲۲ بنکوں واجبات کی مقدار هفتہ مختتمہ ۲۷ - شہریور سنہ ۱۳۵۵ف پر ۵،۸۵،۶۲،۳۷ لاکھ اور نقد اثاثہ جات کی مقدار ۳۶،۸۴،۰۱ لاکھ روپے تھی۔ ممالک محروسہ میں جملہ بشکیوں اور خریدہ شدہ یا ٹپہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۳،۰۲،۵۷ لاکھ روپے اور ۲،۷۰،۹۳ لاکھ روپے تھی ۔

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کی آخری تاریخ میں حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۴۴،۴۵ لاکھ اور ۵،۱۳،۰۱ لاکھ روپے تھی ۔ گزشتہ ماہ اعداد علی الترتیب ۴،۱۷،۵۲ اور ۴،۷۹،۵۸ لاکھ روپے تھے ۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۱۳ بنکوں نے اطلاعات بھجوائی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ۳،۴۴،۵۲ ہزار تھی ۔ ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، حکومت، انفرادی اراکین، اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں، کی مقدار ۹،۵۶۴ تھی ۔ بنکوں میں ۴،۱۲۳ روپے نقد موجود تھے۔

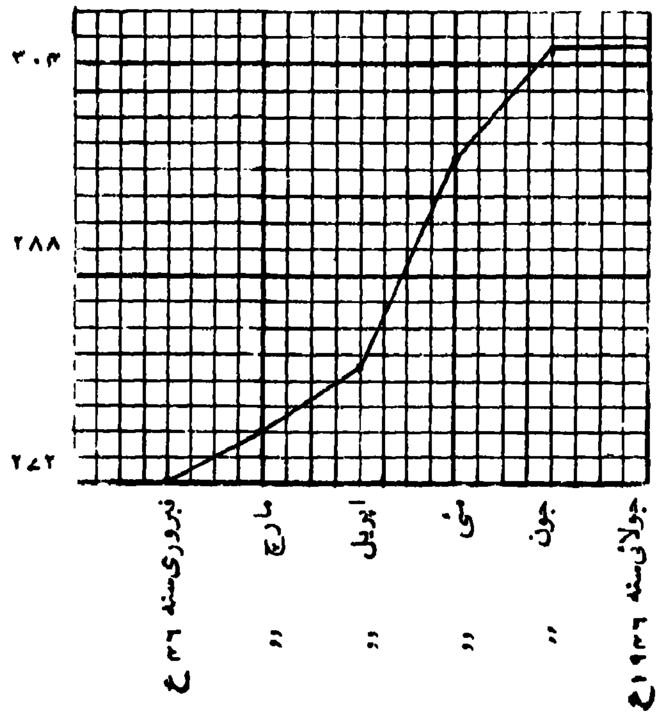
نرخ تھوک فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں غلہ اور شکر کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن دالوں اور دوسری غذا اشیاء کے اشاریہ میں علی الترتیب ۱ اعشاریہ کا اضافہ اور ۲ اعشاریہ کی کمی ہوئی اس طرح تمام غذائی اشیاء کا اشاریہ بمقابلہ ماہ گزشتہ ۱ اعشاریہ گھٹ گیا ۔ روغن دار تخم، نباتاتی تیل، دوسری خام اور ساختہ اشیاء چمڑے اور کھال کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۴، ۳ اور ۱۱ اعشاریہ کا اضافہ ہوا خام اور ساختہ کپاس اور غیر غذائی اشیاء کے اشاریہ میں کوئی تبادیلی نہیں ہوئی اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کی اساس پر زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ گزشتہ ماہ کی طرح ۳۰۵ تھا جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کی اساس پر یہ اشاریہ ۲۷۲ تھا اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ جون سنہ ۱۹۴۶ع کا یہ اشاریہ ۲۶۷ تھا

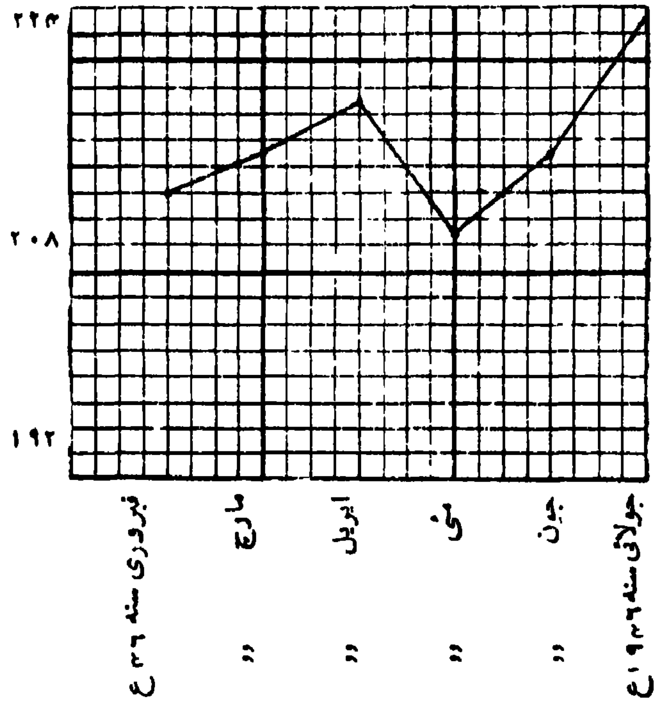
مندرجه ذیل تخته میں جولائی سنه ۱۹۴۶ء اور جون سنه ۱۹۴۵ء کے اشاریوں کا مقابله کیا گیا ہے ۔

اشیاء	اشیا کی تعداد	نمبر اشاریه			(+) یا (−) بمقابله	
		جولائی ۴۶ء	جون ۴۶ء	جولائی ۴۵ء	جون ۴۶ء	جولائی ۴۵ء
غله	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	۰۰	−۵
دالیں	۶	۲۸۱	۲۹۱	۲۱۰	−۱۰	+۷۱
شکر	۲	۱۶۴	۱۶۴	۱۴۶	—	+۱۸
دیگر اغذیه	۱۶	۳۱۰	۳۰۸	۲۸۴	−۲	+۲۶
جمله اغذیه	۳۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۶۵	−۱	+۲۰
روغن دار تخم	۵	۴۱۴	۴۱۰	۲۶۹	+۴	+۱۴۵
نباتاتی تیل	۴	۴۱۰	۴۰۷	۲۷۶	+۳	+۱۳۴
خام کپاس	۱	۲۱۳	۲۰۰	۲۰۰	+۱۳	+۱۳
ساخته کپاس	۵	۳۳۳	۳۳۳	۲۹۰	۰۰	+۴۳
چمڑا اور کهال	۲	۴۳۲	۴۲۱	۳۴۵	+۱۱	+۸۷
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۷	۲۳۹	۲۸۱	−۲	−۴۴
دوسری خام اور ساخته اشیاء	۷	۲۴۲	۲۵۰	۲۹۴	−۸	−۵۲
جمله غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۳۰	۲۸۴	۰۰	+۴۶
عام اشاریه	۶۶	۶۶	۳۰۵	۲۷۴	۰۰	+۳۱

مندرجه ذیل ترسیم میں فروری سنه ۱۹۴۶ء تا جولائی سنه ۱۹۴۶ء نرخ تهوک فروشی کے عام رجحان کو ظاهر کیا گیا ہے ۔



مندرجہ ذیل ترسیم میں فروری سنہ ۱۹۴۶ع تا جولائی سنہ ۱۹۴۶ع نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے۔



سونا اور چاندی

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کی کمترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۰۶ روپیہ اور ۱۲۰ روپیہ فی تولہ اور ۱۶۷ روپیہ اور ۱۸۲ روپیہ فی صد تولہ تھے۔

حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں۔

تفصیلات سرکاری تمسکات	جون سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ	جولائی سنہ ۱۹۴۶ع روپیہ آنہ
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی ۲½ فی صد	۱۰۰-۱۱	۱۰۰-۱۰
,, ,, ,, ۳½ فی صد	۱۰۳-۸	۱۰۳-۱۲

بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۸-۸	۵۹-۰-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ عثمانیہ) سکہ	۱۶۹-۰-۰	۱۷۱-۸-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ - فیصد (۲۰۰ روپیہ سکہ ع	۷۵۰-۰-۰	۷۵۰-۰-۰
ریلوے سرکارعالی	۶ - فیصد	۵۰۵-۰-۰	۵۰۵-۰-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۰۴-۸-۰	۶۱۱-۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ کلدار)	۱۰۵۰-۰-۰	۱۲۰۰-۰-۰
حیدرآباد اسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰ کلدار)	۳۱۲۵-۰-۰)	۳۰۵۰-۰-۰
عثمان شاھی ملز	(۱۰۰ کلدار)	۴۳۹-۰-۰	۴۹۹-۰-۰
شکر			
نظام شوگرفاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۸-۰	۶۵-۱۲-۰
نظام شوگرفیاکٹری ترجیحی	(۲۵ روپیہ ۱۵ آنہ ادا شدہ)	۳۹-۱۲-۰	۴۵-۸-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیہ)	۳۶-۰-۰	۳۶-۰-۰
سالار جنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیہ ۲۵ ادا شدہ)	۲۲-۰-۰	۳۰-۱۲-۰
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸-۱۰-۰	۸-۶-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۱۰-۰	۴۲-۸-۰
کمیکلز اینڈ فارما سوٹکلز	(۲۵ روپیہ ،،	۳۳-۰-۰	۳۶-۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۱-۰-۰	۹۳-۰-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۱۱۵-۰-۰	۱۱۵-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۹۷۵-۰-۰	۸۷۵-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد قرض	(۱۰۰ روپیہ ،،)	۱۰۷-۴-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیزیز	(۵۰ روپیہ ۲۰ ادا شدہ)	۲۳-۸-۰-۰	۲۳-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۱۰-۰	۱۰-۱۰-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۱۰۹-۸-۰	۱۹-۸-۰
سر پور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ)	۲۵۴-۸-۰	۳۱۸-۰-۰
سر پور پیپرملز	(۱۰۰ ۲۵ ادا شدہ)	۰-۰-۰	۱۹۱-۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ	۹۰-۰-۰	۹۰-۰-۰
تاج کلیے ورکس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ	۱۱۲-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۵-۶-۰	۱۵-۱۳-۰

تاج گلاس ورکس جدید	..	۱۰-۶-۰	۱۰-۸-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیہ)	۹۵-۰-۰	۹۵-۰-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۸-۰	۱۶-۴-۰

صنعتی پیدا وار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں مالک محروسہ کی دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۱ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے اسکے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں ۱۸ ہزار ڈبے اور جون سنہ ۱۹۴۶ء اور جولائی سنہ ۱۹۴۵ء میں ۱۹ ہزار گروس ڈبے تیار کئے۔

سمنٹ - زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی مجموعی پیدا وار ۱۲ ہزار ٹن رہی اسکے مقابلہ میں سابقہ ماہ اور سال گزشتہ کے موازی مہینے میں یہ مقدار بالترتیب ۱۰ ہزار اور ۱۵ ہزار ٹن رہی۔

شکر - شکر کی پیدا وار کا موسم نہیں تھا۔

ذیل کے تختہ سے حقیقی پیدا وار کے تقابلی اعداد ظاہر ہوتے ہیں۔

اشیاء	اکائیاں	جولائی سنہ ۴۶ء	جون سنہ ۴۶ء	جولائی سنہ ۴۵ء	(+) یا (−) بمقابلہ جون سنہ ۴۶ء	جولائی سنہ ۴۵ء
دیاسلائی	گروس ڈبے	۲۱٫۶	۱۸٫۰	۱۹٫۸	+ ۳٫۶	+ ۱٫۸
سمنٹ	ٹن	۱۲٫۴	۱۰٫۷	۱۵٫۶	+ ٫۷	− ۳٫۲
شکر	ہنڈرڈ ویٹ	..	..	..	..	.

بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں چاول گیہوں ، اور جوار کی درآمد شدہ مقدار علی الترتیب ۳۰ ، ۱۵ ، اور ۱۱ ہزار پلے رہی - سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں یہ مقدار ہی بالترتیب ۳۶ ، ۲۷ ، ۳۶ ہزار پلے تھیں -

اہم اشیاء کی درآمد و برآمد

مندرجہ ذیل تختہ میں اہم درآمد اشیاء کی مالیت بتائی گئی ہے۔

(اعداد ہزار روپے میں)۔

اشیاء		جولائی سنہ ۱۹۴۶ء	جون سنہ ۱۹۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ جون سنہ ۱۹۴۶ء
اجناس خوردنی	..	۲۸	۲۳	+ ۵
شکر	..	۱۷۶	..	+ ۱۷۶
نمک	..	۲۱۳	۷۰۲	− ۴۸۹
میوہ	..	۱۸۲۲	۱۱۰۶	− ۷۱۶
سپاری	..	۵۸۷	۳۸۶	+ ۲۱۰
کپڑا	..	۶۰۶۲	۵۹۸۲	+ ۸۰

سوت	۲۲۶۴	۱۶۹۳	+۵۷۱
ریشم	۳۶۲	۱۸۶	+۱۷۶
پیتل	۵۱۶	۳۹۹	+۱۱۷
لوہا	۶۲۲	۵۵۵	+۲۷
لکڑی	۸۲	۱۰۶	−۲۴
چاندی (تولے)	۸	۱	+۷
سونا (تولے)	۷۰۲	۷۶۰	−۵۸
حیوانات	۲۳۳	۲۰۸	+۲۵
دیگر	۱۲۶۳۲	۱۱۱۰۴	+۱۵۲
جملہ	۲۶۳۰۹	۲۳۲۵۹	+۳۰۵۰
جملہ برائے مئی سنہ ۱۹۴۵ء	۲۱۱۶۳	۱۷۱۲۹۳	+۴۰۳۴

ممالک محروسہ سے اہم اشیاء کی ماہواری برآمد

جون اور جولائی سنہ ۱۹۴۶ء کے دوران میں ممالک محروسہ سے برآمد شدہ اہم اشیا کی مالیت درج ذیل ہے ۔

(اعداد ہزاروں میں)

اشیاء	جولائی سنہ ۱۹۴۶ء	جون سنہ ۱۹۴۶ء	(+) یا (−) بمقابلہ جون سنہ ۱۹۴۶ء
اجناس خوردنی	۴۹۵۳	۵۸۶۱	−۹۰۸
کپاس	۶۸۸	۲۸۱۵	+۲۸۷۳
السی	۳۸۹	۲۸۵	+۱۰۴
تل	۱۲۲	۷۶	+۴۶
مونگ پھلی	۴۳۶۰	۳۵۳۹	+۸۲۱
تخم ارنڈی	۷۱۶	۵۹۱	+۱۲۵
روغنیات	۶۴۷	۵۴۵۳	+۴۸۰۶
نیل	۲	..	+۲
چوبینہ	۴۲۲	۲۵۲	+۱۷۰
کھال اور چمڑا	۲۶۳	۱۵۷	+۱۰۶
حیوانات	۶۵	۱۸۹	−۱۲۴
دیگر	۹۸۱۴	۳۰۸۶	+۶۷۲۸
جملہ	۲۷۴۴۱	۲۲۳۰۴	+۵۱۳۷
جملہ برائے جولائی ۱۹۴۵ء	۲۵۰۷	۴۲۸۹۶	−۱۷۶۸۹

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسه میں کپاس کی صاف اور پریس کرنے والی کارخانوں میں ۱,۲ هزار گٹھے کپاس پریس کی گئی - اس کے مقابلے میں جون سنه ۱۹۳۶ع اور جولائی سنه ۱۹۳۵ع میں ۳,۶ اور ۶,۸ هزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی -

ساخته کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۸,۲ لاکھ گز رهی - ماہ گزشته اور سال گذشته کے متوازی مہینے میں بالترتیب کپڑے کی پیداوار میں ۷,۳ لاکھ گز کا اضافه اور ۳,۵۱ لاکھ گز کی کمی ہوگئی-

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیداوار ۲۳,۰۷ لاکھ پونڈ تھی اس کے مقابله میں جون سنه ۱۹۳۶ع میں اور جولائی سنه ۱۹۳۵ع میں بالترتیب ۲۰,۵۲ ۳.۲ لاکھ پونڈ اور ۳,۱ ۲ لاکھ پونڈ رهی -

ماهانه آمدنی اور خرچ

ذیل کے تخته میں جون اور جولائی سنه ۱۹۳۶ع میں بعض اهم مدات کے تحت سرکاری آمدنی کی تفصیلات درج هیں-

مدات	آمدنی: جولائی سنه ۳۶ع	آمدنی: جون سنه ۳۶ع	خرچ: جولائی سنه ۳۶ع	خرچ: جون سنه ۳۶ع
مالگزاری	۱۷۳۹	۲۳۸۵	۵۲۸	۳۹۷
جنگلات	۹۰۵	۵۳۳	۹۳	۸۸
کروڑگیری	۲۶۰۸	۳۲۹۹	۱۸۳	۱۷۳
آبکاری	۵۷۰۵	۳۷۳۲	۲۸۶	۱۷۰
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۳۳۹	۳۹۹	۲۲	۲۲
قرضه	۱۱۹۳	۲۶۰۹	۲۰۶	۳۰۳
سکه	۲	۰۰	۳۳	۲۳
ٹپه	۱۲۵	۲۰۹	۱۱۱	۹۸
کشوری نظم و نسق	۱۰	۶	۷۲۳	۵۶۳
پولیس	۳۳	۱	۶۳۰	۵۹۷
تعلیمات	۹۲	۳۲	۱۱۳۳	۳۸۷
طبابت	۱۸	۱۳	۵۰۷	۵۵۵
زراعت	۱۷	۱۱	۱۲۳	۱۱۸
بلدیه و صحت عامه	۸۶	۷	۱۵۷	۹۳
عمارات	۹	۸	۶۱۷	۷۵۰
آبپاشی	۵	۳۹	۱۰۳	۵۸
ریلوے	۲۳۵۷	۱۱	۳۱	۳۶
متفرق	۸۱	۱۳۳	۱۹۳	۲۰۸

مشترکه سرمایه کی کمپنیاں

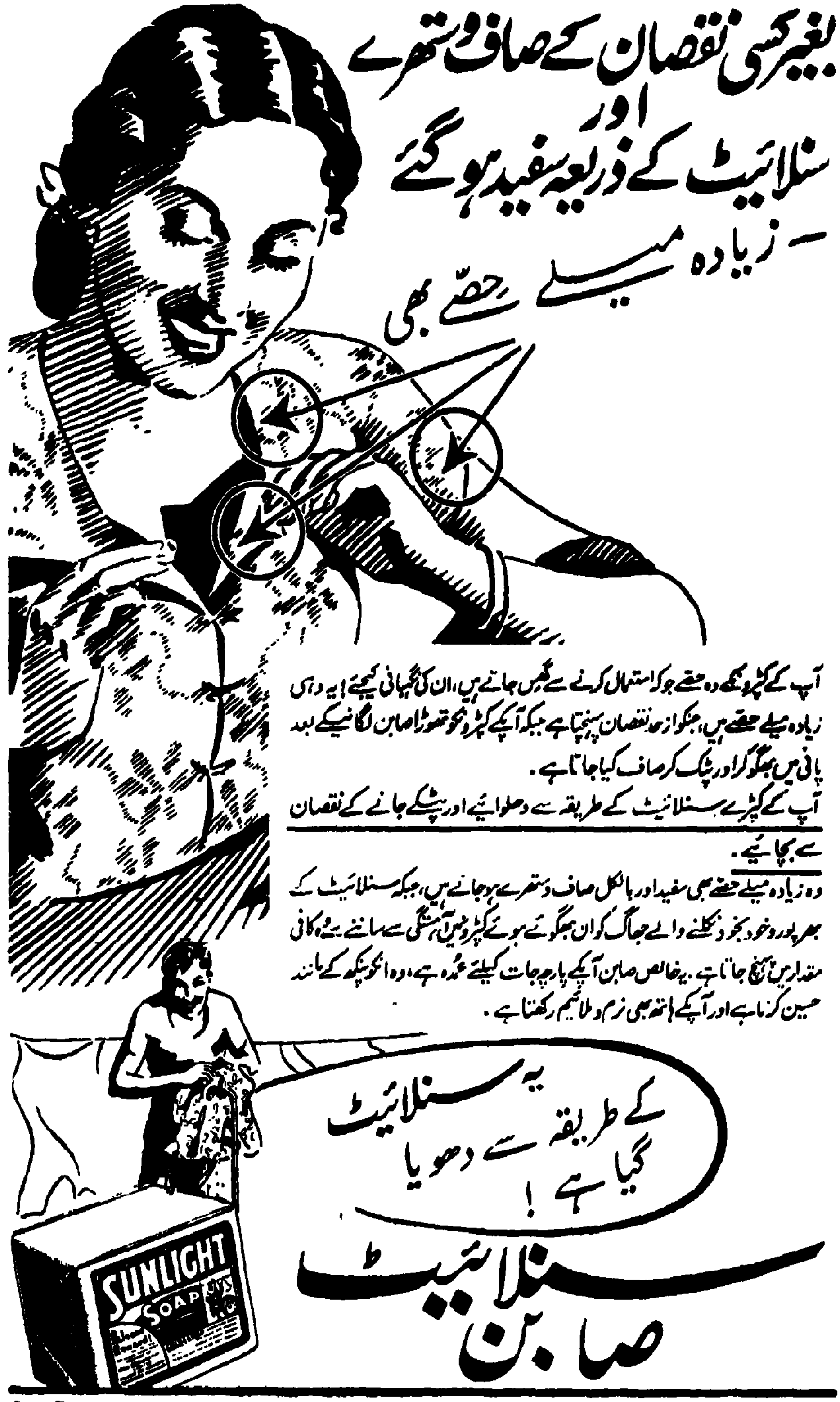
زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسه سرکارعالی میں سرمایه مشترکه کی دو کمپنیوں کو درج رجسٹر کیا گیا -


اور اس نے
لائف بوائے کی
عادت سیکھی ہے!
وہ اس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے
صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام
نہیں آئے گی۔ اس کی ماں خوش ہے، اور اسے
فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے
متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ
ایک اچھی عادت ہے۔
L.R.
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED





ریکسونا
جلد کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے
جلد کو خوبصورتی بخشتا ہے
THE NEW Rexona MEDICATED SOAP
Rexona
درحقیقت یہ بات درست ہے چونکہ رکسونا نہایت پھرتی سے جلد کی صحت کو بڑھاتا ہوا اسکی حفاظت کرتا ہے۔ یہی صرف جلد کی نزاکت کا واحد راز ہے اسلئے رکسونا ہی جلد کو خوبصورتی دینے کا پورا فخر کرسکتا ہے
بھلا رکسونا یہ کیسے کرتا ہے؟ یہ واقعی ایسا کرتا ہے کیونکہ حفظان صحت کے اصولوں کی بنا پر خاص خاص مضر جراثیم کو مارنے والی ادویات جو کہ کیڈائیل کے نام سے موسوم ہے کی آمیزش رکھتا ہے اور رکسونا کی جلدی سے حد پیدا ہوجانیوالی جھاگ ایسے آرام دہ جلد کو جراثیم سے مبرا رکھنے والی کیڈائیل کو جلد کے ہر مسام میں گہرائی تک پہونچاتی ہے۔ اور حساس کر وہاں جہاں عام طور پر جلد کو خراب کرنے والی کھجلی اور بدزیب بنانے والے داغ پیدا ہونے لگتے ہیں۔
اسے ہر طرح سے مہلک سوزش اور کھجلی سے بچاتی ہے۔ اور بچے کی نازک جلد کو آرام دہ اور ٹھنڈا رکھتی ہے۔ جلد کو یقیناً صحت مند رکھنے کے لئے ہر گھر کو اسے باقاعدہ استعمال میں لانا چاہئے۔
★ کیڈائیل۔ صحت کو تقویت دینے اور صحت کو محفوظ رکھنے والے تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جلد کی صحت پر اپنا اچھا خاصا اثر کرکے اسے قائم رکھتا ہے۔ اس قسم کا آرام دہ اور حفاظت کرنے والے کیڈائیل کے اثر کو بڑے مشہور سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے۔ اور اسکے استعمال کے عمل کو ترجیح دی ہے۔
رکسونا مرہم کا استعمال کیجئے
REXONA OINTMENT
رکسونا۔ ہر گھر کا ہر دلعزیز صابن
ہر خاندان کا ہر فرد اس عمدہ و اعلیٰ جلدی جھاگ دینے والے اور خاص صفات سے پر صابن کی تعریف کرے گا۔ اور ان میں مستورات خاص کر کیونکہ یہ ان کے جلد کو نزاکت اور حسن دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔
R.P. 20-22 UD
REXONA PROPRIETA


بغیر کسی نقصان کے صاف وستھرے
اور
سنلائیٹ کے ذریعہ سفید ہوگئے
— زیادہ میلے حصّے بھی
آپ کے کپڑوںکے وہ حصّے جوکہ استعمال کرنے سے گھس جاتے ہیں، ان کی نگہبانی کیجئے! یہ وہی زیادہ میلے حصّے ہیں، جنکو زحد نقصان پہنچتا ہے جبکہ آپکے کپڑوںکو تھوڑا صابن لگانیکے بعد پانی میں بھگوکر اور پٹک کر صاف کیا جاتا ہے۔
آپ کے کپڑے سنلائیٹ کے طریقہ سے دھلوائیے اور پٹکے جانے کے نقصان سے بچائیے۔
وہ زیادہ میلے حصّے بھی سفید اور بالکل صاف وستھرے ہوجاتے ہیں، جبکہ سنلائیٹ کے بھرپور و خود بخود نکلنے والے جھاگ کو ان بھگوئے ہوئے کپڑوں میں آہستگی سے سانتے ہیں وہ کافی مقدار میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ خالص صابن آپکے پارچہ جات کیلئے عمدہ ہے، وہ انکو پنکھ کے مانند حسین کرتا ہے اور آپکے ہاتھ بھی نرم و ملائیم رکھتا ہے۔
یہ سنلائیٹ کے طریقہ سے دھویا گیا ہے!
SUNLIGHT SOAP
سنلائیٹ صابن

معلومات حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۴
اسفندار سنہ ۱۳۵۶ف - جنوری سنہ ۱۹۴۷ء
شائع کردہ محکمہ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ انتخابات

فہرست مضامین

اسفندار سنه ۱۳۵۶ف — جنوری سنه ۱۹۴۷ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
حیدرآباد میں انتخابات	۵
صدر اعظم بہادر کا دورہ ورنگل	۱۲
پیشہ واری جائزہ	۱۷
ایک بدھی مقام کاحل بتہ کی کہانی	۲۰
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۲۶

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق
اسٹیٹ ہوٹل اورنگ آباد

اعلحضرت جلالت الملک سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ مد ظلہم العالی

نویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا بہ نفس نفیس اپنے دست ہمایونی سے افتتاح فرمائیں گے۔

یہ نمائش ۱۸ - ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ ہجری مطابق ٦ - فروردی سنہ ۱۳۵۶ف روز پنجشنبہ سے شروع ہوگی

نمائش گاہ مکرم جاہی روڈ

تفصیلات

دفتر مجلس نمائش معاشی کمیٹی مکرم جاہی روڈ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | اسفندار سنه ۱۳۵۶ ف - جنوری سنه ۱۹۴۷ ع | شماره ۴۰

احوال واخبار

کیمونسٹ سرگرمیوں کا انسداد ۔ ممالک محروسہ میں کمیونسٹ جماعت اور اس کے ملحقہ اداروں پر امتناع عائد کرنے میں ایک دن کی عجلت بھی نہیں برتی گئی - حکومت سرکارعالی نے اس بارے میں انتہائی تحمل اور ضبط سے کام لیا ۔ کوئی حکومت جس پر لفظ حکومت کا ذراسا بھی اطلاق ہوسکتا ہے کمیونسٹوں کی روز افزوں تخریبی کارروائیوں کو جو لازمی طور پر رعایا میں قانون شکنی اور حکومت کے اقتدار کے خلاف سرکشی کے جذبات پیدا کرنے والی تھیں سکوں اور خاموشی کے ساتھ دیکھتی نہیں رہ سکتی تھی -

حکومت کے پاس اس امر کی ناقابل تردید شہادت موجود ہے کہ کچھ عرصہ سے ممالک محروسہ کے بعض حصوں بالخصوص ضلع نلگنڈہ میں کمیونسٹوں نے رعایا میں شورش برپا کرنے کی مسلسل کوششیں کی ہیں اس نیت کے ساتھ کہ رعایا کو تشدد آمیز اعمال پر ابھارا جائے ان کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ بھولے بھالے سیدھے سادھے کسانوں کے دلوں میں جماعتی منافرت کا بیج بویا جائے - سب سے زیادہ قابل ملامت بات یہ ہے کہ کاشتکار طبقہ کے ان خود ساختہ حامیوں اور ہمدردوں نے تشدد سے کام لینے سے بھی دریغ نہیں کیا جب دیہاتیوں نے ان کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنسنے اور اون کے عیارانہ منصوبوں کی تکمیل کے لئے اون کے ہاتھوں میں کھلونے بننے سے انکار کردیا۔ کمیونسٹ ہر وقت اپنی کارروائیوں کا نشانہ پولیس، دیہی عہدہ داروں ، اور زمینداروں کو بناتے ہیں۔ اور ان کے خلاف ان لوگوں نے نفرت انگیزی اور بدگوئی کی ایک منظم مہم شروع کردی ہے - جس کے نتیجہ کے طور پر دیسمکھوں کا مقاطعہ کیا گیا بعض مقامات پر کاشت رکوادی گئی اور بعض مقامات پر تشدد کی دھمکیوں کے تحت جبراً کاشت کرائی گئی - اس کی کئی مثالیں مل سکتی ہیں کہ دیہات کے باشندوں نے ان شورش پسندوں کی طرف سے شہ پاکر بڑے مجمعوں کی شکل میں جمع ہوکر زمینداروں اور سرکاری عہدہ داروں کے خلاف حد درجہ قابل اعتراض طریقے پر مظاہرے کئے۔ حال ہی میں ان مظاہروں کی شدت میں اضافہ ہوگیا انہوں نے جارحانہ صورت اختیار کرلی اور امن عامہ کے لئے حقیقی خطرہ بن گئے ہیں ۔پولیس کی جماعتوں پر جو متاثرہ رقبوں میں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے متعین کی گئی تھیں منظم حملے کئے گئے ان شورش پسندوں کے اشارے سے پولیس کے دو عہدہ داروں اور بعض دیہی عہدہ داروں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کردیا گیا ۔

کمیونسٹ جماعت تلنگانہ کے بعض اضلاع کے غیرمعتدل زرعی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کاشتکار طبقے کی شکایات کو اپنے مقاصد کے لئے ناجائز طور پر استعمال کررہی ہے۔ یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح ممالک محروسہ میں بھی دیہی رقبوں کے اکثر باشندوں کی حالت زیادہ مسرت بخش نہیں ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن سے قانون شکنی عام ہو جائے ۔ حکومت اون تمام شکایات

کی جو اوس کے پاس باقاعدہ ترقی پر پیش کی جائیں تحقیقات کرنے اور ان کے ازالہ کے لئے تمام ممکنہ تدابیر اختیار کرنے پر آمادہ ہے ۔ چونکہ امن و امان کو برقرار رکھنے اور پابند قانون رعایا کی حفاظت کرنے کی اولین ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے اس لئے وہ قوت کا مقابلہ قوت سے کرنے کے لئے اور ایسے اشخاص کے خلاف جو قانون شکنی کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کریں سخت ترین کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہوجائے گی ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ امن پسند رعایا کی جان و مال کی حفاظت کے لئے حکومت وہ سب کچھ کرنے کی جو وہ کرسکتی ہے ۔

اعلی جذبات ۔ ” حیدرآباد کو میرا وطن نہیں لیکن میں اسے اپنے وطن سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں “ ۔

ہزا کسلنسی سر مرزا اسمعیل نے دھلی میں کل ہند حسنی انجمن کے خیر مقدمی سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا ۔ ہزا کسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ وہ حیدرآباد کے مفاد کو آگے بڑھانے کی اسی طرح سعی کریں گے جس طرح انہوں نے میسور اور جے پور کے لئے کی ہے ۔ وہ اس بات کی انتھک کوشش کریں گے کہ عظیم حیدرآباد کو عظیم تر بنائیں ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حیدرآباد کے بکھرے ہوئے اجزا کو ایک ”کل“ کی شکل میں یکجا کرنا پڑیگا ۔ اس سلسلہ میں ہزا کسلنسی نے برار کے موجودہ موقف کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عرصہ دراز سے مرکز توجہ بنا ہوا ہے ۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس مسئلہ کا آخری تصفیہ جس قدر جلد ہوسکے ایسے طریقہ پر ہو جائے جو تمام متعلقہ جماعتوں کے لئے اطمنان و تشفی کا باعث ہو ۔ سر مرزا نے فرمایا کہ انہیں اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ مسئلہ دوستانہ طریقہ پر کیوں حل نہیں ہوسکتا؟ ہزا کسلنسی نے اپنے اس عزم کا اعادہ فرمایا کہ وہ حیدرآبادی عوام کی ترقی اور خوش حالی کے لئے اپنے آپ کو تہ دل سے وقف کردیں گے ۔

ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ سر مرزا نے جن اعلی جذبات کا اظہار فرمایا ہے ۔ ان میں وہ تمام حیدرآبادی ضرور شریک ہوں گے جن کے دل جذبات حب الوطنی سے مملو ہیں اور جو اس کے متمنی ہیں کہ حیدرآباد زیادہ سے زیادہ شہرت اور مرتبہ حاصل کرے ۔ ہمیں پورا پورا اعتماد ہے کہ ریاستی عوام کے تمام طبقے ہزا کسلنسی کے ساتھ کامل تعاون کریں گے اور اس طرح حیدرآباد کے واجبی اور منصفانہ مطالبات کی تکمیل میں ان کے ممدو معاون ہونگے ۔

ابتداً سر مرزا اسمعیل نے سامعین کو یہ بات یاد دلائی کہ حضرت آصف جاہ اول نے اپنی ریاست کی بنیاد رعایا کی وحدت و اتحاد پر رکھی تھی ۔ اور یہ بنیاد اب تک بھی اسی طرح قائم ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے جانشینوں کی رعایا پروری نے جنھوں نے مذھبی رواداری کو ھمیشہ ھرچیز کے مقابلہ میں پیش پیش رکھا ہے ، اس بنیاد کو مزید طاقت اور استحکام بخشا ہے ۔ ہزا کسلنسی نے ان لوگوں کو جو اس بیان کی صحت پر شبہ رکھتے ہوں دعوت دی کہ وہ حیدرآباد آئیں اور یہاں کے حالات خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں لیکن کھلے دل اور غیر جانب دار ذھن کے ساتھ آئیں ۔

اس تقریب میں حاضرین کی ایک زبردست تعداد شریک تھی جن میں آنریبل سردار بلدیو سنگھ آنریبل محمد ظفر اللہ خاں سر سلطان احمد ، قونصل جنرل ایران و افغانستان ، مہنت رام کشن داس (پٹنہ) اور علامہ عبد المنعم الندوی شامل ہیں ۔

مصیبت زدوں کی امداد ۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ بنگال و بہار کے فساد زدہ رقبوں کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپے کا فیاضانہ عطیہ مرحمت فرمایا ہے ۔ شاہ ذیجاہ نے حال ھی میں اپنے اھل ملک سے آپس کے کشت و خون کو جو برطانوی ہند کے بعض حصوں میں واقع ہوا تھا ختم کرنے کے لئے جو پرجوش اپیل فرمائی تھی اس کے فوراً ھی بعد اس عطیہ کی منظوری اس عملی ھمدردی اور تعلق خاطر کا بین ثبوت

هے جو اعلی حضرت بندگان عالی بلا لحاظ ذات و عقیده و فرقه مصیبت زده لوگوں کے ساتھ رکھتے هیں ۔

یه عطیه خلق الله کی محبت اور انسانی همدردی کی اون اعلی روایات کے عین مطابق هے جو خانوادہ آصفی کا طرۂ امتیاز هیں ۔ حیدرآبادی عوام نے اپنے شہ دیجاہ کی قائم کی هوئی مثال کی تقلید کرتے هوئے بہار اور بنگال کے اون عوام کی مصیبت کو کم کرنے کی خاطر جو وسیع پیمانه پر فرقه واری هنگاموں کا شکار هوئے گراں قدر چندے دئے هیں ۔

هز هائی نس شہزادی صاحبه برار نے ناگپور میں کل هند خواتین کانفرنس کے زیر اهتمام منعقد شده جلسه عام کی صدارت فرماتے هوئے بہار اور بنگال کے المناک حادثات کا اثر انگیز الفاظ میں ذکر فرمایا ۔ اور هندوستانی خواتین کو اون کا وہ فرض یاددلایا جو اس موقع پر اپنے ملک کے بارے میں آن پر عائد هوتا هے ۔ هز هائی نس نے فرقه واریت کے مہلک زهر کا ذکر کرتے هوئے اس بات پر اظہار افسوس کیا که هندوستان ایک عهد زرین کے دروازے پر پہنچ رها هے لیکن داخلی شورش اور اندرونی خلفشار کے ساتھ ۔

هز هائی نس شہزادی صاحبه نے عوام کے مختلف طبقات سے اتحاد و هم آهنگی کی اپیل فرمائی هے ۔ همیں توقع هے که شہزادی صاحبه برار نے هندوستانی خواتین کی جو رهنمائی فرمائی هے اوس کو سب کے سب مشعل راہ بنائیں گے ۔ وقت کا تقاضا یہی هے که ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو ملک میں بسنے والے مختلف فرقوں کے مابین پرامن اور دوستانه تعلقات کا باعث هوں ۔ اس نصب العین کے حصول میں هندوستانی طبقه نسواں نہایت اهم حصه لے سکتا هے ۔

مطبوعات برائے فروخت

	پائی	آنه	روپیه
		قیمت	
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسه سرکارعالی بابته سنه ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۰	۰	۳
" " " " ۱۳۵۰ف (۴۱-۱۹۴۰ع)	۰	۰	۳
" " " " ۱۳۵۱ف (۴۲-۱۹۴۱ع)	۰	۰	۳
حیدرآباد کی مشهور عبادت گاهیں (صرف اردو میں) ..	۰	۰	۳
منتخب پریس نوٹ اوراعلامئیے مرتبه محکمه اطلاعات سرکارعالی .. " ..	۰	۰	۳
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی .. " ..	۰	۸	۳
فهرست منظوره اصطلاحات مروجه بدفاتر سرکارعالی .. " ..	۰	۱	۰

از دفتر اطلاعات سرکارعالی

سیف آباد۔ حیدرآباد دکن



قصر چو محلہ مبارک میں خریطہ دربار جس میں 'آنریبل مسٹر سی - جی ہربرٹ نے (بائیں جانب آخری نشست پر) ملاحظہ ہمایونی میں اپنے کاغذات پیش کرنے کی عزت حاصل کی -

پہلی قطار میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے بائیں جانب بیٹھے ہوئے :— نواب مکرم جاہ بہادر ، نواب مفخم جاہ بہادر
هز هائنس شہزادہ برار ، والاشان شہزادۂ نواب معظم جاہ بہادر ، هز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل ، 'آنریبل نواب
سر مہدی یارجنگ بہادر ، 'آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر ، 'آنریبل مسٹر ڈبلوگرگسن اور نواب زاہد جنگ بہادر

حیدرآباد میں انتخابات

جدید مجلس مقننہ کا قیام

مجلس مقننہ کے حالیہ انتخابات سے جو مرسمہ اسکیم اصلاحات کے تحت قائم ہوئی ہے حیدرآباد کی دستوری تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ اس موقع پر مناسب ہوگا کہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے وہ حکیمانہ الفاظ یاد دلائے جائیں جو شاہ ذیجاہ نے اپنی عزیز رعایا کو مخاطب فرماتے ہوئے جدید دستور کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔ شاہ ذیجاہ نے فرمایا تھا۔

”مجھے امید ہے کہ مختلف مذاہب اور ملل کے جو لوگ اس ریاست میں بستے ہیں بطیب خاطر اس دستور کو قبول کرکے گورنمنٹ کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے اور ایسا کرنا خود ان کے سود و بہبود میں ہوگا“۔

اس بات کی پوری پوری توقع کی جاتی ہے کہ حیدرآبادی عوام ان اعلیٰ توقعات کو جو اپنی رعایا کی سود و بہبود سے زیادہ کسی اور شئے کو عزیز نہ رکھنے والے شاہ ذی جاہ نے ان سے وابستہ کی ہیں بدرجہ اتم پورا کر دکھائیں گے۔

نیا تجربہ

حیدرآبادی عوام نے جن کے لئے انتخابات کی مہم



مرکز رائے دہی فتح نگر (مضافات حیدرآباد) پر بنجارہ عورتوں کی ایک جماعت جس نے رائے دہندہ مردوں اور عورتوں کے لئے تفریح طبع کا سامان مہیا کیا



مرکز رائے دھی حضورآباد پر رائے دھندوں کا ایک گروہ



حضورآباد کا ایک اور مرکز رائے دھی جہاں پرانتخابات کی کافی چہل پہل ہے ایک کارکن رائے دھندوں
کو اپنے امیدوار کی حمایت پر اکسا رہا ہے اور رائے دھندگان اس کی تقریر توجہ سے سن رہے ہیں۔



ایک ضلع کے مرکز رائے دھی پر رائے دھندوں کا اجتماع ۔ اس مرکز پر رائے دھی اس کثرت سے عمل میں آئی کہ افسران انتخابات کو صبح سے شام تک مصروف رہنا پڑا ۔

سر کرنا ایک بالکل نیا تجربہ تھا اس میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔ رائے دھندوں کے بہت بڑے حصہ نے اپنے حق رائے دھی کو استعمال کیا ۔ انتخابات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس زمانے میں تمام ممالک محروسہ میں نہایت پر امن فضا قائم رہی اور امیدواروں نے صحت بخش مسابقت کے جذبات کے ساتھ انتخابات لڑے تقریباً ایک ہفتہ تک حیدرآبادیوں کے اعصاب پرانتخابات ہی چھائے ہوئے تھے اور یہ جوش اپنی صحیح حدود کے اندر رہا جس کے نتیجہ کے طور پر انتخابات کسی ناخوش گوار حادثہ سے داغ دار ہوئے بغیر گزر گئے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیدرآبادی عوام نے اسکیم اصلاحات کی اس عملی اہمیت کو محسوس کرلیا ہے کہ یہ صحت بخش خطوط پر ریاست کی دستوری ترقی کا ذریعہ ہے ۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حیدرآباد کے ہندؤں اور مسلمانوں کے مقاصد میں گہرا اشتراک اور اتحاد موجود ہے ۔ یہ دونوں بڑے فرقے ایک دوسرے سے اور بھی قریب آجائیں گے اور ایک دوسرے پر زیادہ انحصار رکھیں گے ، جب ریاست کے تمام نمائندہ اداروں میں مشترک حلقہ ہائے انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائیگا ۔ یہاں یہ بتانا نامناسب نہ ہوگا کہ جس طریقے پر انتخابات کی مہمیں سرکی گئی ہیں اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ حیدرآباد فرقہ واری اتحاد اور ہم آہنگی کے بارے میں بقیہ ہندوستان کو اب بھی بہترین سبق دے سکتا ہے ۔

مقابلہ

اکثر حلقہ ہائے انتخاب میں کوئی مقابلہ نہیں ہوا کیونکہ متعلقہ امیدوار جن کو نانے مسلمہ اور با اثر اداروں کی تائید اور حمایت حاصل تھی بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔



کریم نگر کا ایک مرکز رائے دہی۔ افسران انتخابات رائے دہندوں میں رائے دہی کے پرچے تقسیم کر رہے ہیں۔



دفتر کوتوالی بلدہ (حیدرآباد) کے قریب کے مرکز رائے دہی پر رائے دہندوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے حق رائے دہی کو استعمال کیا

پھر بھی ان ۷۶ نشستوں میں سے جو بذریعہ انتخاب پر کی جانے والی تھیں ۲۵ نشستوں کے لئے سخت مقابلہ رہا۔ اور ۶۰ امیدواروں نے انتخابات لڑے ۔ اراکین مقننہ کی کل تعداد ۱۳۲ ہے ۔ ان میں ۷۶ منتخبہ ہیں اور بقیہ ۵۶ نشستیں نامزدگیوں اور تقررات کے ذریعہ پر کی جائیں گی ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان ۳۳ نامزدہ نشستوں کو ان جماعتوں ، انجمنوں ، اور مفادات کے مشورہ سے جن کی نمائندگی مجلس مقننہ میں نامزدگی کے ذریعہ ہوگی پر کیا جائے ۔ ان جماعتوں اور اداروں سے خواہش کی گئی ہے کہ اپنے نمائندوں کی فہرستیں پیش کریں جن کا آخری انتخاب حکومت کی طرف سے عمل میں آئیگا ۔

حلقہ ہائے انتخاب

اگرچہ مفاداتی بنیادوں پر نمائندگی کا اصول مسودہ دستور کی عمارت کے ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے، تاہم کئی مفاداتی علاقہ واری حلقہ ہائے انتخاب بھی قائم کئے گئے ہیں تاکہ بعض مفادات کی نمائندگی صحیح طور پر ہوسکے ۔ ان سے قطع نظر تمام دوسرے حلقہ ہائے انتخاب کل ممالک محروسہ پر حاوی تھے اور ان کے لئے رائے دہی تمام مستقر ہائے اضلاع پر اور بلدہ حیدرآباد میں بہ یک وقت عمل میں آئی ۔ خالص علاقہ واری حلقہ ہائے انتخاب کے لئے رائے دہی کے مراکز ہر تعلقہ قصبہ اور شہر میں قائم کئے گئے ۔

ترمیمات

دستور کو موجودہ دور کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق بنانے کے خیال سے اور ان نمائندگیوں کے مد نظر جو حکومت کے پاس وقتاً فوقتاً کی جاتی رہی ہیں سنہ ۱۹۳۹ء کے بنیادی خاکے میں بعض مادی ترمیمیں کی گئی ہیں ۔ بہر حال ابتدائی اسکیم کی بعض اہم خصوصیات



نواب حمایت نواز جنگ بہادر امیر پائیگاہ جاگیرداروں کے حلقۂ انتخاب میں اپنی رائے درج کرا رہے ہیں

مثلاً مفاداتی نمائندگی، طریقۂ انتخاب میں خفیف سی ترمیم کے ساتھ مشترکہ حلقہ ہائے انتخاب، اور ہندو و مسلم مساوات، کو برقرار رکھا گیا ہے۔ ان قدموں کا ہر طرف سے خیر مقدم کیا گیا ہے کیونکہ یہ فرقہ وارانہ کشمکش کو ختم کرنے اور مفاد عامہ کے مسائل کے متعلق عوام میں قومی نقطۂ نظر پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

دوسری ترمیمات مثلاً مقننہ کے اختیارات میں توسیع اس کے اختیارات کی فہرست میں بعض "خارج شدہ" موضوعات کی شمولیت، دو معتمد ارکان، ایک ہندو اور ایک مسلم کی مجلس عاملہ حکومت میں شمولیت، ایسی چیزیں ہیں جو نمائندوں کو اس حد تک عوام کے احساسات کا ترجمان بنا دیتی ہیں جس حد تک کہ موجودہ حالات کے تحت قابل عمل تھا۔

اس سلسلہ میں ایک اہم نکتہ جس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے یہ ہے کہ مستقبل میں مقننہ کی توسیع و ترقی کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے اور آئین مقننہ میں مذکور کیا گیا ہے کہ۔

"اس کے احکام کے مندرجہ کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ حضرت اقدس واعلیٰ کو کسی ایسے امر میں مقننہ کا مشورہ حاصل کرنے میں کوئی مانع ہے جسے صراحتاً اس کے دائرہ اختیار میں شامل نہ کیا گیا ہو۔"

اس طرح نئے دستور میں ایک لچک پیدا کردی ہے جو ریاستی عوام کی نظری صلاحیتوں کے مطابق مقننہ کی ترقی اور توسیع کے لئے راستہ ہموار کرے گی۔

مطمح نظر

اب جب کہ انتخابات ختم ہوچکے ہیں اور عنقریب جدید مقننہ کام شروع کردے گی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ ارکان مقننہ جو مختلف مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے سے اور خود حکومت سے خلوص کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اصلاحات کو پوری طرح کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اور اس دستور کا مطمح نظر یعنی "خانوادہ آصفی کے زیر سایہ عاطفت خوش حالی اور ترقی کے نئے دور کے آغاز" کے حصول کے لئے دوش بدوش آگے بڑھیں گے۔

جاگیردار الف		نواب تراب یار جنگ بہادر
		راجہ رامیشور راؤ
جاگیرداران ب		نواب عبدالرزاق خان
		راجہ من موہن لعل
معاش داران		مسٹر سنجیون راؤ لاہوٹی
		مولوی سید محمد احسن صاحب
زراعت	ضلع اورنگ آباد	مسٹر ڈھونڈی راج
		مولوی عمر دراز خان صاحب
"	ضلع پربھنی	مسٹر گوبند راؤ
		مولوی مظہر علی خان صاحب
"	ضلع ناندیڑ	مسٹر امرت راؤ
		مولوی مرزا فاروق علی صاحب
"	ضلع بیڑ	مسٹر شام راؤ دادا راؤ
		مولوی انیس الدین احمد صاحب
"	ضلع گلبرگہ	مسٹر باسو راما
		مولوی عبد الکریم صاحب تانبوری
"	ضلع عثمان آباد	مسٹر نند چند
		مولوی محمد قاسم رضوی صاحب
"	ضلع بیدر شریف	مسٹر شوردنا
		مولوی اکبر حسن صاحب
"	ضلع رائچور	مسٹر بسن گوڑہ
		مولوی سید ضیاء العارفین صاحب رضوی
"	ضلع ورنگل	مسٹر پی وینکٹ راما ریڈی
		مولوی محمد عبد العزیز صاحب
زراعت	ضلع عادل آباد	مسٹر گووند راؤ
		مولوی ممتاز علی خان صاحب
"	ضلع کریم نگر	مسٹر بنگل مدن موہن ریڈی
		مولوی محمد اعظم غوری صاحب
"	ضلع میدک	مسٹر جن بسپا
		مولوی محمد محسن صاحب
"	ضلع نظام آباد	مسٹر کاشی ناتھ راؤ ملکاپالکر
		مولوی سید یوسف صاحب

زراعت	ضلع محبوب‌نگر	مسٹر کنڈل راؤ	مفاد مالکان دارایہ داران اراضی و امکنہ	حیدرآباد و سکندرآباد	مسٹر بلدیو سنگھ
		مولوی فقیر محمد صاحب			
،،	ضلع نلگنڈہ	مسٹر لکشمی کانت راؤ			
		مولوی شبیر صاحب			مسٹر دل نرسملو
،،	ضلع اطراف بلدہ	مسٹر لچھمن ریڈی			مولوی عبد الرحمن صاحب [illegible]
		مولوی بشیر احمد صاحب			مولوی سید محمد حسین صاحب زیبائی
مفاد مزدوران	صوبہ اورنگ‌آباد	مسٹر رامنک لعل دادنگ	،،	اورنگ‌آباد بیڑ	مسٹر جگناتھ راؤ سوناتھ جوشی
		مولوی فیض احمد صاحب			مولوی قاضی حمید الدین صاحب
،،	صوبہ ورنگل	مسٹر لکشمی نارائن	،،	ریچور نانڈیڑ	مسٹر دیوی داس راؤ دھیڑ کر
،،	صوبہ میدک	مولوی محمد یوسف صاحب			مولوی محمد اخلاق حسین صاحب
صنعت	مملکتی مفاد	مسٹر راجہ مانک لال گپتا	،،	ورنگل کریم نگر	مسٹر رام چندر ساٹھے
		مولوی عزیز احمد خاں صاحب			مولوی سید عبد العلیم صاحب
تجارت	،،	مسٹر ایم ۔ آر بنی	،،	عادل آباد نظام آباد	مسٹر سنکر راؤ بالسکر
		مولوی محمد اعظم صاحب			مولوی محمد علی خان صاحب
بنک کاری	،،	مسٹر جی رگھوناتھ مل	،،	گلبرگہ رائچور	مسٹر ویریا کمشیا
		مولوی محمد عبد الرحیم صاحب	،،		مولوی اکبر عالم صاحب
قانون	،،	مسٹر سری نواس راؤ دانور کر	،،	عثمان آباد بیدر	مسٹر ملکارجنیا
		مولوی کلیم اللہ انصاری صاحب			مولوی سید عیسی صاحب
طبابت	،،	حکیم نارائن داس	،،	[illegible] اطراف بلدہ	مسٹر [illegible]
		ڈاکٹر یاسین زبیری			مولوی محمد یاسین صاحب زبیری
طیلسانین	،،	مسٹر بی سام سنگھ	،،	نلگنڈہ محبوب نگر	مسٹر وینکٹ نرسا [illegible]
		مولوی عبد الرزاق صاحب			مولوی [illegible] درانی صاحب

صدر اعظم بہادر کا دورۂ ورنگل

ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل کے حالیہ دورۂ ورنگل کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس موقع پر مقامی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان برادرانہ محبت کے مناظر دیکھے گئے جو ریاست کی آبادی کے مختلف طبقوں کے مفادات کی یکسانیت اور ان کی بنیادی وحدت کو ثابت کررہے تھے۔ جب صدر اعظم بہادر قاضی پیٹھ کے اسٹیشن پر ریل گاڑی سے اترے تو ایک زبردست مجمع نے جن میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب شامل تھے آپ کا استقبال کیا۔ ہزاکسلنسی نے اسٹیشن کی عمارت کا تفصیلی معائنہ کیا اور اسکے بعد اوس شامیانے میں تشریف لے گئے جو اس موقع کے لئے خاص طور پر نصب کیا گیا تھا۔ یہاں پر ہزاکسلنسی سے مختلف اصحاب کا تعارف کرایا گیا۔ صدراعظم بہادر نے اسٹیشن کی فوری ترمیم مثلاً پلیٹ فارم کی توسیع اور اسٹیشن کی عمارت کے سامنے کے رخ کی آراستگی کے لئے ہدایات دیں۔

کلمات ہمدردی

صدر اعظم بہادر کا پروگرام سیول اسپتال کے معائنہ سے شروع ہوا۔ سیول سرجن صاحب نے شفا خانے کا معائنہ کرایا۔ صدر اعظم بہادر نے محسوس فرمایا کہ دواخانے کی عمارت سے، دیکھنے والے پر یہ اثر پڑتا ہے کہ اس سے لاپروائی برتی گئی ہے۔ دواخانے کے وارڈس کا معائنہ فرماتے ہوئے ہزاکسلنسی نے کئی مریضوں سے گفتگو فرمائی اور آپ کے کلمات ہمدردی سے مریضوں کی بڑی دل جوئی ہوئی۔

انٹرمیڈیٹ کالج کا معائنہ

اس کے بعد صدر اعظم بہادر اپنی موٹر کار میں عثمانیہ انٹر میڈیٹ کالج تشریف لے گئے اور اس کی عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا کالج ہال میں کسی قدر تاریکی دیکھکر ہزاکسلنسی نے ہدایت دی کہ ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کا بہتر انتظام کیا جائے۔ آپ نے مشیر تشکیل شہری کی یہ تجویز بھی منظور فرمائی کہ مدرسہ وسطانیہ کی عمارت کو کالج کی عمارت کے ساتھ ملحق کردیا جائے اور مدرسہ وسطانیہ کے لئے ایک جدید عمارت تعمیر کرائی جائے۔ صدر اعظم بہادر نے کھیل کے میدانوں اور اقامت خانوں کی ترمیم کی تجاویز سے بھی اتفاق فرمایا۔

محبس کا معائنہ

اس کے بعد پروگرام میں ورنگل کے صدر محبس کا معائنہ تھا۔ جہاں ۳۰۰ قیدی رکھے جاتے ہیں جن میں سے ۲۰۵ بعض سنگین جرائم کی پاداش میں حبس دوام کی سزا بھگت رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نے صدر اعظم بہادر سے اپنی سزا میں تخفیف اور رہائی کی استدعا کی۔ ہزاکسلنسی نے مہتمم صاحب محبس کو قابل رعایت قیدیوں کی کارروائیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور ان پر ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔ صدر اعظم بہادر نے محبس کی بعض صنعتوں بالخصوص قالین بافی اور دری بافی سے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے ان مصنوعات کی جو قیدیوں نے بڑی مہارت اور کاریگری کے ساتھ تیار کی تھیں بڑی تعریف فرمائی۔ صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ صارفین کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو مقامی مصنوعات کے استعمال کو ترجیح دیں تاکہ مقامی صناعوں کی ہمت افزائی ہو اور ریاست کے عوام کو فائدہ پہنچے۔

دیول ہزار ستون

اس کے بعد صدر اعظم بہادر دیول ہزار ستون تشریف لے گئے جو بارھویں صدی عیسوی میں کاکتیا خاندان کے عہد حکومت میں تعمیر ہوا تھا۔ صدر اعظم بہادر نے لوہے کے جنگلہ کو نکال دینے کا حکم دیا کیونکہ اس کی

وجہ سے قدیم دیول میں کسی قدر جدت پیدا ہوگئی تھی جس سے اس کی اس حیثیت میں فرق آجاتا تھا کہ یہ ریاست کے قیمتی آثار قدیمہ میں شامل ہے ۔ پھر بھی صدر اعظم بہادر نے ہدایت فرمائی کہ دیول میں دی روشنی کا انتظام کیا جائے ۔

مزدوروں کی نو آبادی

صدر اعظم بہادر دیول ہزار ستون سے اعظم جاہی ملز کے مزدوروں کی نو آبادی میں جہاں مجرد اور متاہل مزدوروں کے لئے ایک سو مکانات تعمیر کرائے گئے ہیں تشریف لے گئے ۔ تجویز ہے کہ اس نوآبادی میں آٹھ سو مکانات مجرد اور متاہل مزدوروں کے لئے تعمیر کرائے جائیں اس نوآبادی کے پوری طرح آباد ہو جانے کے بعد یہاں ایک مدرسہ قائم کیا جائیگا جس میں ڈھائی سو لڑکوں کی تعلیم کا انتظام ہوسکے گا ۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ ، ایک صدر بازار ، مزدوروں کا ایک کلب ، ایک سینما گھر ، اور کئی کھیل کے میدان بھی مہیا کئے جائیں گے ۔ تمام مکانات کو برقی روشنی اور حفظان صحت کے عصری انتظامات سے آراستہ کیا جائیگا ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس پوری اسکیم پر ۲۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا ۔

امریکہ کی فرمائش

دوسرا مقام جس کا صدر اعظم بہادر نے معائنہ کیا



ہز اکسیلنسی سر مرزا اسمعیل دیول ہزار ستون (ہنمکنڈہ ، ورنگل) کی ناقص بنیادوں کا معائنہ کر رہے ہیں



صدر اعظم بہادر بچوں کے ہجوم میں ۔ دیول ہزار ستون (ہنمکنڈہ) کے متعلق ہدایات ارشاد فرما رہے ہیں

قالین بافی کا کارخانہ تھا جہاں مولوی حبیب الرحمن صاحب ناظم صنعت و حرفت نے اس کے کام کی وضاحت کی صدراعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ ابتداً قالین بافوں کو اون کے اپنے طریقوں پر کام کرنے دیا جائے ۔ آپ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ کارخانہ میں ایک سعبۂ خواتین بھی کھولا جائے ۔ یہاں پر ایک دلچسپ انکشاف یہ ہوا کہ امرتسر کا ایک قالین بافی کا کارخانہ امریکی مطالبات کی تکمیل کے لئے اپنی فرمائشات ورنگل کے کارخانہ کے سپرد کرتا ہے ۔

ورنگل قلعہ کا معائنہ

ہز اکسلنسی نے ان مواضعات کا دورہ فرمایا جو قدیم قلعہ کے رقبے میں جہاں حال ہی میں فرقہ واری ہنگامہ ہوگیا تھا واقع ہیں ۔ آپ نے ایک مہلوک کی بیوہ اور ماں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا اور پرزور انداز میں بیان کیا کہ جن لوگوں پر شورش کو بھڑکانے اور فرقہ واری امن میں خلل ڈالنے کی ذمہ داری عائد ہو ان پر کوئی رحم نہیں کیا جائیگا ۔

ہز اکسلنسی نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے پرجوش اپیل کی کہ گزشتہ واقعات کو بھول جائیں اور امن و دوستی کے ساتھ رہیں جو عوام کی خوش حالی اور ریاست کی عام ترقی کا باعث ہوگا ۔ آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ ایسے اعمال سے باز رہیں جن سے کسی شخص کے احساسات کو

ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہو۔ صدر اعظم بہادر نے بہ انکشاف کیا کہ آپ نے قلعہ کے رقبے کی ترقی کے لئے ۲۰ ہزار روپے منظور کئے ہیں ایک مدرسہ اور شفاخانہ کا قیام بھی ان ترقیات میں شامل ہے۔

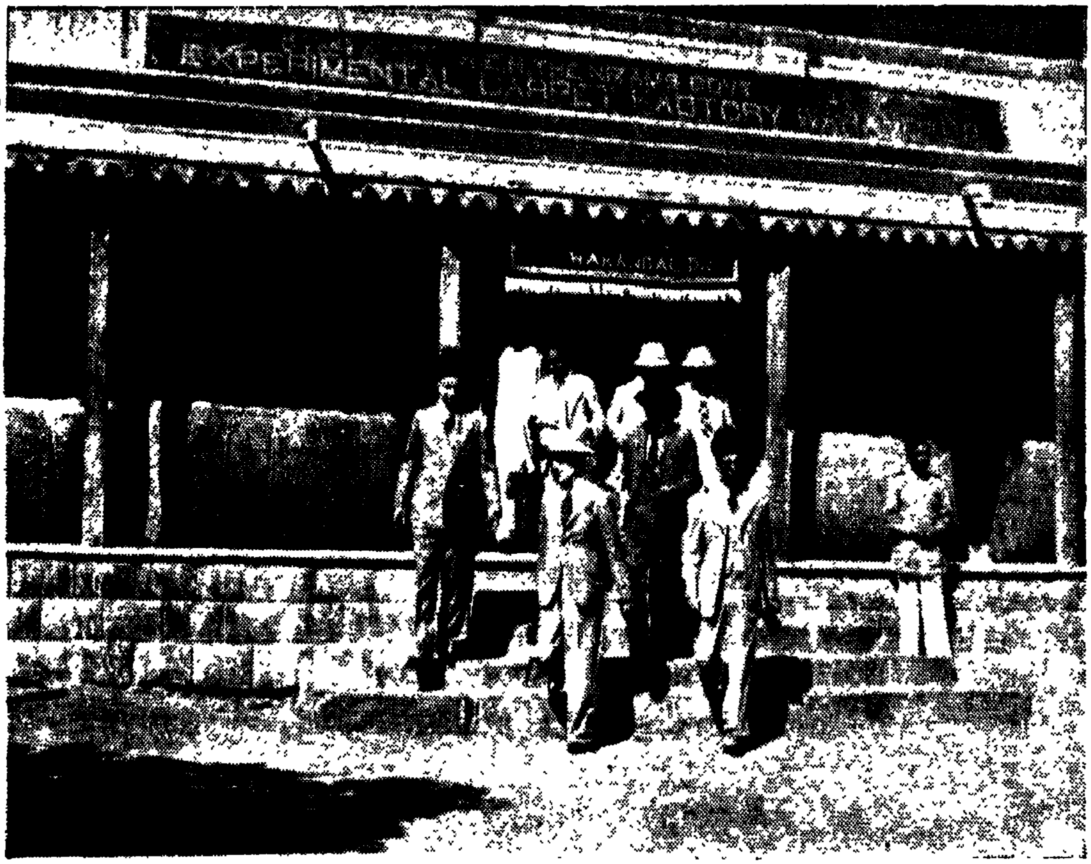
بھائی چارہ

ہز اکسلنسی کی پرجوش اپیل نے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں پر فوری اثر کیا جنہوں نے ایک دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرتے ہوئے آئندہ دوستی اور اتحاد کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔

ہندو مسلم قائدین کی اس مشترکہ درخواست پر کہ چار مسلم اور چار ہندو قائدین کے ورنگل سے اخراج کے احکام منسوخ کردئے جائیں اور اس کی بجائے ان کے مقابلہ میں تحقیقات عمل میں لائی جائے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ مجلس امن کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد اس درخواست پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا۔

پرجوش خیر مقدم

جب صدر اعظم بہادر اپنی موٹر کار میں شہر کے دورے پر نکلتے تھے تو عوام سڑک کے دونوں طرف کثیر تعداد میں کھڑے ہو کر پر جوش تالیوں سے آپ کا خیر مقدم کرتے تھے۔ آپ نے مقامی درگاہ میں حاضری دی۔ اور تلگو لائبریری کا بھی معائنہ کیا جہاں آپ کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ صدر اعظم بہادر نے کتب خانہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے جس میں اندازاً دس ہزار روپے صرف ہوں گے مالی امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔



صدر اعظم بہادر ورنگل کے سرکاری کارخانہ قالین بافی کا معائنہ کرکے واپس ہو رہے ہیں

آپ نے ویدک کلا شالہ کا بھی معائنہ کیا جہاں مقامی پنڈت سنسکرت اور ہندی زبانوں میں تعلیم دیتے ہیں ۔

سپاس نامہ کی قبولیت

هز اکسلنسی نے ٹاون ہال میں مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی جانب سے ایک مشترکہ سپاس نامہ قبول فرمایا اور اس کا جواب دیا ۔ سپاس نامہ میں شہر ورنگل کی تجارتی و تاریخی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے استدعا کی گئی تھی کہ یہاں مزید سہولتیں مہیا کی جائیں ۔

ہمدردانہ طرز عمل

صدر اعظم بہادر نے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے شہری مطالبات سے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور ان کی تکمیل کا بھی وعدہ فرمایا ۔ آپ نے کہا کہ اس شہر کے مختلف حصوں کے درمیان جو خلیج چھوٹی ہوئی ہے اس کو رفتہ رفتہ پر کیا جائے ۔ اور بالا سمندر کے تالاب سے جو رقبہ برآمد ہوا ہے اسے مختلف قطعوں میں تقسیم کرکے ان قطعوں کو عوام کے ہاتھ فروخت کردیا جائے ۔ اور اس میں بھی متوسط اور غریب طبقوں کے ساتھ خاص رعایت برتی جائے اور انہیں یہ قطعے مقررہ قیمتوں پر دیدئے جائیں ۔ ہسپتال کی توسیع کے متعلق آپ نے کہا کہ ایک جدید ہسپتال جس میں ۳۰۰ مریضوں کے بستروں کا انتظام ہوگا کھولا جائیگا ۔ اور اس کے متصل عورتوں کے لئے بھی ایک علحدہ شفاخانہ ہوگا جدید ٹون ہال کی تعمیر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ " اس کی تعمیر عوام، بلدیہ اور حکومت کے عطیوں سے ہونی چاہئے " ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ موجودہ ٹاون ہال کو ایک کتب خانہ میں تبدیل کردیا جائیگا ۔ مجلس بلدیہ کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ برقی توت کی سربراہی مجلس بلدیہ کی نگرانی میں دے دیجائے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ یہ ممکن نہ ہوسکے گا لیکن بلدیہ کو برقی قوت رعایتی قیمتوں پر مہیا کی جائیگی ۔

مزدوروں کو مشورے

اعظم جاہی ملز کے مزدوروں کے ایک وفد سے (جو اسوقت ہڑتال منارہے تھے) صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ مزدور اپنے کام پر واپس آجائیں ۔ اور انہیں یقین دلایا کہ مصالحت کنندہ کی سفارشات کو روبہ عمل لایا جائیگا ۔ آپ نے انہیں ہدایت دی کہ جو مزدور کام پر آنا چاہتے ہوں انہیں روکا نہ جائے اور اس کا بھی یقین دلایا کہ ان کی کارروائی پر دو یا تین ماہ بعد ہمدردانہ غور کیا جائیگا ۔ بشرطیکہ وہ فوراً کام پر رجوع ہوجائیں ۔

جذبہ مفاہمت

شام میں صدر اعظم بہادر نے ہنمکنڈہ میں اسلامیہ ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا آپ نے فرمایا کہ اس مدرسے کی ایک خصوصیت سے آپ بہت متاثر ہوئے جو یہ ہے کہ اس کے فرقہ واری مدرسہ ہونے کے باوجود (جس کا نام اسلامیہ ہائی اسکول ہے) اس میں غیر مسلم طلبہ بھی شریک ہیں ۔ یہ جذبہ قابل تحسین اور ہمت افزائی کے لائق ہے ۔ اگر دوسرے شعبوں میں بھی اسی جذبہ مفاہمت کے ساتھ کام لیا جائے تو ہماری کئی سماجی اور قومی برائیوں کا بہت جلد علاج ہوسکتا ہے ۔

مجلس امن

صدر اعظم بہادر نے ایک ہندو وفد سے ملاقات کی اور حکم دیا کہ ایک مجلس امن جو ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں پارسیوں کانگریس مجلس اتحاد المسلمین اور دوسرے عوامی اداروں کے ارکان پر مشتمل ہو اول تعلقدار صاحب کی صدارت میں قائم کی جائے جو امن و امان برقرار رکھے اور کوئی فرقہ واری اختلافات موجود ہوں تو ان کا تصفیہ کرے ۔ آپ نے فرمایا کہ حیدرآباد ایک نمونے کی ریاست بن سکتی ہے اگر مختلف فرقوں کے عوام حکومت کے ساتھ نہ صرف امن اومان کو برقرار رکھنے میں بلکہ اس کے قومی تعمیر کے پروگرام کو آگے بڑھانے میں مدد دیں ۔

پیشہ واری جائزہ

ذرائع معیشت کی تقسیم

سنہ ۱۹۴۱ع کی مردم شماری کے لحاظ سے ممالک محروسہ میں ان افراد کی تعداد میں جو اپنی روزی آپ کمانے میں مصروف ہیں معتدبہ اضافہ ہوگیا ہے ۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ جہاں گزشتہ دس سال کے دوران میں اپنی روزی آپ کمانے والے افراد کی تعداد میں ۱۳،۲ فیصد اضافہ ہوا اس کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی تعداد میں بھی ۱۸ فیصد اضافہ واقع ہوا ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۳۱ع کے مقابلہ میں جبکہ مجموعی آبادی میں کماؤ افراد اور کام کرنے والے تابعین کا تناسب ۵۳ فیصد تھا وہ سنہ ۱۹۴۱ع میں ۵۶ فیصد تک بڑھ گیا اور اسی دوران میں تابعین کا مجموعی تناسب ۴۷ فیصد سے ۴۴ فیصد تک گھٹ گیا ۔

مندرجہ ذیل نخته میں گزشتہ قرنوں کے دوران میں ہر دس ہزار کی آبادی میں ۱۳ اہم پیشوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے ۔

ذیلی طبقہ	سنہ ۱۹۲۱ع	سنہ ۱۹۳۱ع	سنہ ۱۹۴۱ع
تمام طبقوں کے کام کرنے والے	۵۳۲۳	۴۷۱۲	۵۶۳۷
زراعت اور جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۲۹۷۵	۲۶۸۵	۳۱۶۹
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۱۱	۱۹	۵۳
صنعت	۶۹۷	۴۹۶	۷۰۶
حمل و نقل	۷۲	۲۱۲	۲۴۹
تجارت	۵۸۳	۵۴۹	۵۳۵
سرکاری فوج	۹۲	۳۶	٦٥
نظم و نسق سرکاری	۹۳	۵۹	۸۱
پیشے اور آزاد فنون	۶۹	۸۹	۱۳۰
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۱۰	۱۵	۱۶
خانگی ملازمت	۱۴۴	۳۳۰	۳۸۱
پیشہ جات غیر واضح	۴۳۹	۱۱۹	۱۱۵
,, غیر نفع رساں	۱۳۸	۱۰۳	۱۳۷

اس سے ظاہر ہے کہ اکثر صورتوں میں مزدوروں کی تعداد میں سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۱ع اور سنہ ۱۹۲۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۱ع میں اضافہ واقع ہوا ہے ۔ اس کے اسباب غالباً یہ تھے کہ سنہ ۱۹۳۱ع میں پہلی عالمگیر جنگ ختم ہوچکی تھی اور سنہ ۱۹۴۱ع میں دوسری عالمگیر جنگ جاری تھی جس کی وجہ سے حالات غیر معتدل تھے جہاں تک بڑے پیشوں کا تعلق ہے سنہ ۱۹۴۱ع میں بمقابلہ سنہ ۱۹۳۱ع کام کرنے والوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے سوائے تجارت کے جس میں ان کی تعداد میں کسی قدر کمی واقع ہوئی ہے ۔ لیکن واضح رہے کہ یہ کمی حقیقی نہیں ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دوران میں ان افراد کی تعداد میں جو جزوی طور پر تجارت پر گزارہ کرتے ہیں ۴۲،۷ فیصد کی کمی واقع ہوئی ۔

تابعین

اگر بڑے پیشوں میں تابعین اور آزاد کارکنوں کی تعداد کا مقابلہ کیا جائے تو اس سے بعض دلچسپ امور پر روشنی پڑتی ہے ۔ مندرجہ ذیل نخته سے ہر دس ہزار کی آبادی میں آزاد کارکنوں اور تابعین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے ۔

ذیلی طبقہ	آزاد کارکن	تابعین	آزاد کارکنوں کے مقابلہ میں تابعین کا تناسب
میزان ممالک محروسہ سرکار عالی	۴۲۹۰	۵۷۱۲	۱،۳۳
جانوروں اور زراعت سے استفادہ کرنے والے	۲۴۹۵	۳۱۸۹	۱،۲۸
معدنیات سے ,, ,,	۴۱	۴۸	۱،۱۷

صنعت	۵۲۱	۶۳۹	۱٫۲۲
حمل و نقل	۱۵۸	۲۴۹	۱٫۵۸
تجارت	۳۹۹	۴۸۳	۱٫۲۱
سرکاری فوج	۵۶	۱۳۵	۲٫۴۱
نظم و نسق سرکاری	۶۷	۱۶۷	۲٫۴۹
پیشے اورآزاد فنون	۹۲	۱۸۲	۱٫۹۷
ذاتی آمدنی رکھنے والے	۱۲	۲۳	۱٫۹۲
گھریلو پیشے	۲۷۵	۲۶۷	۰٫۹۷
متفرق پیشے	۷۱	۹۳	۱٫۳۱
غیر نفع رساں پیشے	۱۰۳	۲۳۷	۲٫۳۱

ممالک محروسہ سرکار عالی میں تابعین اور آزاد کارکنوں کے مابین ۱٫۳۳ کی نسبت پائی جاتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر طبقے میں تابعین کی تعداد کارکنوں کی تعداد سے بڑھی ہوئی ہے لیکن ہر طبقے کے لئے یہ تناسب مختلف ہے ۔ نظم و نسق اور فوج کے طبقوں میں یہ تناسب انتہا کو پہونچ گیا ہے ۔ ان طبقوں میں ہر کام کرنے والے کو تقریباً تین افراد کا بار اٹھانا پڑتا ہے گھریلو پیشہ میں یہ تناسب سب سے کم ہے یعنی ۰٫۹۷ ہے ۔ دوسرے پیشوں میں اس تناسب میں کافی اختلاف ہے ۔ مثلاً غیر نفع رساں پیشوں میں ۲٫۳۱ تو معدنیات میں ۱٫۱۷ ۔

کل تابعین میں ۱۶۴۳۰۱۲۲ افراد یا ان کا ۲۳٫۶ فی صد حصہ جزوی طور تابع ہے ۔ دوسرے الفاظ میں مجموعی آبادی کا تقریباً ۴۴ فی صد حصہ بے روزگار ہے اور کمانے والے افراد ان کا بار اٹھاتے ہیں ۔ لیکن واضح رہے کہ اس تعداد میں بچے، گھر سنبھالنے والی بی بیاں اور ضعیف العمر افراد جو کام کرنے کے قابل نہیں ہیں شامل ہیں ۔ ممالک محروسہ میں روزگار کی حالت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۱۵ تا ۵۰ سال کی عمر والے افراد کی تعداد جو کام کرنے کے قابل عمر سمجھی جاتی ہے ۹۴۶٫۳۵٫۸۲ اور کارکنوں کی مجموعی تعداد ۹۲۱۱۰۸۲ ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے ۹۷۵۱۳۵ افراد جن کی عمر ۱۵ تا ۵۰ سال سے کم یا زاید ہے یعنی جو اصولاً کام کرنے کے قابل نہیں ہیں برسرکار ہیں ۔

قدرتی طور پر ان کارکنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مویشی بانی اور زراعت میں مصروف ہیں اور یہ پیشہ دوسرے تمام پیشے انجام دینے والے کارکنوں کی دگنی تعداد کے لئے زاید آمدنی فراہم کرتا ہے ۔ اس کے بعد صنعت تجارت اور حمل و نقل کا درجہ ہے ۔

ملک کے قدرتی حصوں میں مزدوروں کی تقسیم

ملک کے قدرتی حصوں میں تلنگانہ اور مرہٹواڑہ میں روزگار کی تقسیم کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ معلوم کرنا مناسب ہوگا کہ ان علاقوں میں مزدوروں کے مختلف طبقوں کی تقسیم کس کس طرح عمل میں آئی ہے ۔ مندرجہ ذیل تختہ سے تلنگانہ اور مرہٹواڑہ میں ہر ایک ہزار افراد میں آزادانہ کام کرنے والوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے ۔

	تلنگانہ	مرہٹواڑہ
زراعت اور جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۲۶۰	۲۳۸
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۱۴	۴
صنعت	۶۴	۳۹
حمل و نقل	۱۶	۱۶
تجارت	۴۶	۳۳
سرکاری فوج	۷	۴
نظم و نسق سرکاری	۸	۶
پیشے اورآزاد فنون	۹	۹
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۲	۰
خانگی ملازمت	۳۳	۲۱
پیشہ جات غیر واضح	۶	۸
،، غیر نفع رساں	۱۲	۸

اس تختے سے معلوم ہوگا کہ تمام پیشوں میں بالخصوص زراعت تجارت اور گھریلو پیشوں میں کام کرنے والوں کا تناسب تلنگانہ میں بڑھا ہوا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ ع کے اعداد سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان میں برسرکار تابعین بھی شامل ہیں ۔ لیکن یہ واضح ہے کہ زراعت اور تجارت کو چھوڑ کر باقی تمام پیشوں میں تلنگانہ آگے بڑھا ہوا ہے اور اس نے سنہ ۱۹۳۱ ع اور سنہ ۱۹۴۱ ع

کے درمیان دس سال کے دوران میں اپنی فوقیت برقرار رکھی ہے ۔ جہاں تک اس کی صنعتی اور تجارتی برتری کا سوال ہے اس کے اسباب سمجھے جاسکتے ہیں کہ شہر حیدرآباد جو صنعتی اور دارالسلطنت بھی ہے اور یہاں سڑکیں اور حمل و نقل کے ذرائع بھی مرہٹواڑہ سے بہتر ہیں ۔

عورتوں کے ذرائع معیشت

کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۱،۳۶۳،۳۰۳ یا حیدرآباد کی ۳۷٫۱۵ فیصد ہے ۔ اس میں بھی ان کی ... تعداد اتنی بڑی اس لئے ہے ... جزوی طور پر دوسرے لوگ برداشت کرتے ہیں ۔ اگرچہ کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن ابھی بعض پیشوں مثلاً انتظام جائداد محاصل کی وصولی، حرفی انجنیری، وکالت، علاج حیوانات، تعمیرات اور موٹر رانی میں ان کی غیر موجودگی محسوس کی جارہی ہے ۔ ... ذیل نقشہ میں وہ پیشے جن میں عورتیں حصہ لیتی ہیں اور مرد کارکنوں کے مقابلہ میں ان کا تناسب بتلایا گیا ہے ۔

پیشے	سنہ ۱۹۳۱ع	سنہ ۱۹۳۱ع
تمام طبقات .. کل تعداد	۶۰۱	۶۰۸
زراعت و جانوروں سے استفادہ کرنے والے	۶۵۵	۶۷۲
معدنیات سے استفادہ کرنے والے	۳۰۱	۶۶۳
صنعت	۳۸۰	۵۱۱
حمل و نقل	۳۸۳	۳۵۲
تجارت	۵۳۷	۵۲۲
سرکاری فوج	۷۵	۹۰
نظم و نسق سرکاری	۸۸	۱۳۲
پیشے اور آزاد فنون	۳۷۷	۳۰۵
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۳۵۳	۵۳۶
خانگی ملازمت	۷۲۳	۷۰۲
پیشہ جات غیر واضح	۷۶۵	۷۲۹
غیر نفع رساں	۱۰۸۰	۱۰۹۶

ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۱ع میں مرد کارکنوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد میں اضافہ کی شرح فی ہزار ... رہی ہے حمل و نقل تجارت ... اور بعض دوسرے پیشوں میں ان کی تعداد میں ... واقع ہوئی ہے دوسرے تمام پیشوں میں بالخصوص ... اور صنعت میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں سنہ ۱۹۳۱ع اور سنہ ۱۹۴۱ع کے درمیان میں نمایاں اضافہ ہوا ہے ۔



نواب اعظم جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات حکومت سرکارعالی بنارس میں ,, حیدرآباد ہوس ،، کا سنگ بنیاد نصب کررہے ہیں

ایک بدھی مقام گاجل بنڈہ کی کھدائی

از :— مولوی خواجہ محمد احمد صاحب ناظم محکمہ آثار قدیمہ سرکارعالی
(صیغہ تلاش و تحقیر)

حکومت سرکارعالی کے محکمہ آثار قدیمہ نے حال ہی میں بعض بدھی آثار برآمد کئے ہیں جن کی پیمائش بھی عمل میں آچکی ہے ۔ اس کا انتظام کیا جارہا ہے کہ ان آثار سے ایسا منظم مواد تیار کیا جائے جس کی مدد سے آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے کی زندگی کی ایک مکمل اور صحیح تصویر سامنے آسکے ۔

گاجل بنڈہ پر جو آثار پائے گئے ہیں وہ ان تمام آثار کے زمرہ میں ایک مبداء نور کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ یہ جگہ ضلع نلگنڈہ میں تعلقہ سریاپیٹھ کے موضع ایٹور میں ریلوے اسٹیشن جنگاؤں سے سریاپیٹھ جانے والی سڑک سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ سڑک سے اس مقام تک ایک گاڑی کا راستہ جاتا ہے جو سڑک پر انتیسویں میل سے شروع ہوتا ہے ۔ اس مقام سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک اور بدھی مقام پاپیگری واقع ہے جسے محکمہ آثار قدیمہ نے سنہ ۱۳۵۰ف (۱۹۳۹-۴۰ع) میں دریافت کیا تھا اور جہاں سے بدھی زمانہ اور آندھرا تہذیب کے اہم آثار برآمد ہوئے ہیں



گاجل بنڈہ کا استوپ

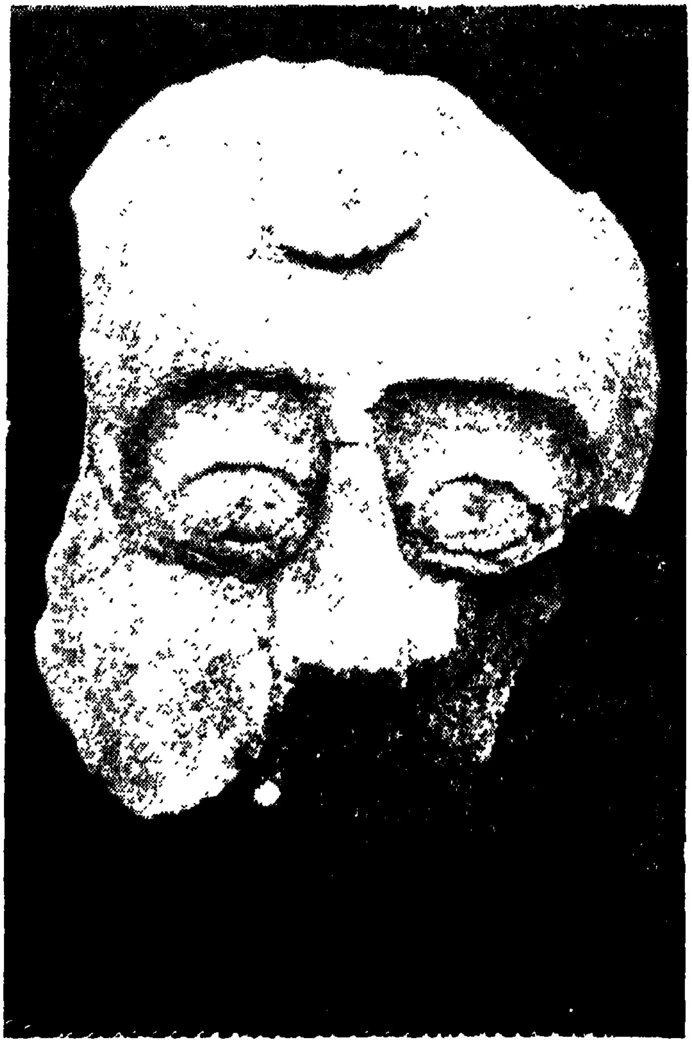


مہین چونے کا بنا ہوا ایک انسانی سر

گاجل بندہ کے آثار ایک بڑی چٹان پر واقع ہیں جو اپنے اطراف کی سطح سے ۵۰ فیٹ بلند ہے۔ جہاں پر قدیم یادگاروں کے تباہ شدہ آثار بڑے ملبہ کی شکل میں پائے جاتے ہیں جس میں قدیم ظروف اور اینٹوں کے ٹکڑے باسانی دستیاب ہوتے ہیں۔ ان ظروف کو میں نے ان کے نقش و نگار اور ان کی ثقافت کی بناء پر آندھرا عہد سے منسوب کیا ہے۔ ان کے زمانہ کا تعین کرنے میں دو چیزوں سے مدد ملتی ہے۔ ایک تو آندھرا عہد کا چھوٹا سا سیسہ کا سکہ ہے جس کے ایک رخ پر ایک ہاتھی کی تصویر ہے اور دوسرے پر سواستکا منقوش ہے۔ اسے آندھرا راجاؤں کا بالکل ابتدائی سکہ سمجھا جاسکتا ہے۔ دوسری اہم چیز ایک غیر ہموار مٹی کے برتن کا ٹکڑا ہے جس کے ابعاد تقریباً ۳ فٹ ہیں اس پر برھمی تحریر میں ایک عبارت کا کچھ حصہ کندہ ہے جو صرف تین حروف پر مشتمل ہے۔ حکومت ہند کے محکمہ آثار قدیمہ کے شریک ناظم ڈاکٹر این۔ پی چکرورتی نے اس تحریر کو رسم الخط کی بناء پر پہلی یا دوسری

صدی عیسوی سے منسوب کیا ہے - اوس زمانہ کے بدھیوں کا یہ طریقہ تھا کہ سنگ کے ستونوں پر اپنی ملکیت ظاہر کرنے کے لئے اپنے نام کندہ کراتے تھے -

آنریبل نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اس مقام پر باقاعدہ اور فنی کارروائی آغاز کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے - اور ابتدائی کام ہی میں عمارتوں کے اہم آثار برآمد ہوئے ہیں - چٹان کی جنوبی سمت میں ایک اہم استوپ برآمد ہوا ہے جس کا قطر تقریباً ۳۰ فٹ ہے اور تفصیلات میں گاڑی کے پہیے سے پوری پوری مماثلت رکھتا ہے - چٹان کی مغربی سمت میں ایک مربع رویہ عمارت کا



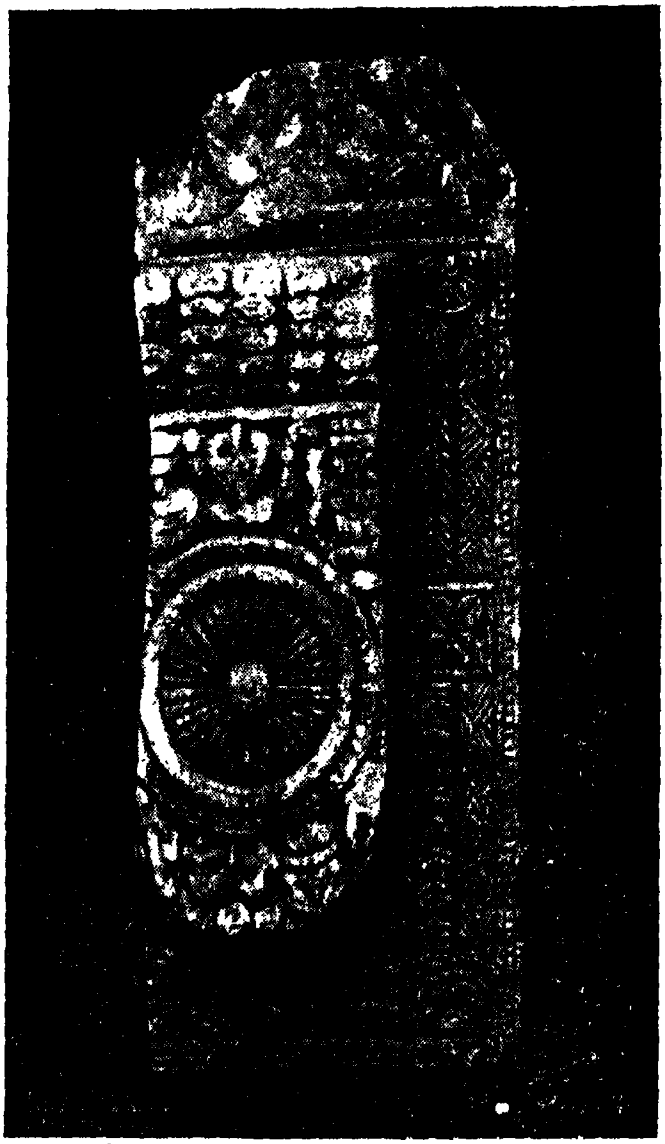
مہین چونے کا بنا ہوا ایک اور انسانی سر



مہین چونے کا ایک اور انسانی سر جو بڑی حد تک تباہ ہوچکا ہے



برتنوں کے ٹکڑے جو گاجل بنڈہ پر دستیاب ہوئے



چونے کے پتھر کا ایک ٹکڑا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہیں

(چتیا ہال) کی بنیادیں برآمد ہوئی ہیں اس ہال کا طول ۲۴ فیٹ اور عرض ۱۲ فیٹ ہے ۔

شمال مغربی دیوار کی جانب بھی ایک اور استوپ کی علامات پائی گئی ہیں ۔ اس مقام پر بعض دیگر اقسام کے طرز تعمیر کے آثار بھی پائے جاتے ہیں لیکن ابھی ان کی نوعیت کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ بدھی مقامات کی طرح کاجل بندہ پر بھی بڑی سائز والی اینٹیں جن کا طول و عرض و عمق بالترتیب ۲ فٹ ایک فٹ اور ۳ انچہ ہیں استعمال کی گئی ہیں ۔

کاجل بندہ پر جو ظروف برآمد ہوئے ہیں وہ بالکل

اسی قسم کے ہیں جیسے کہ دیگر بدھی اور آندھرا مقامات پر دستیاب ہوے ۔ ان میں سے اکثر ظروف نہایت نرم ، باریک و ملائم اور بیحد صاف کی ہوئی مٹی سے بنے ہوے ہیں ۔ جوجلانے پر شوخ سرخ رنگ یا ہلکا سیاہ رنگ اختیار کرلیتے ہیں ۔

عام طور پر ایسے ظروف پر جن پر کوئی نقش ونگار نہیں ہیں ایک گہرے سرخ رنگ کی تہ چڑھی ہوئی ہے بعض صورتوں میں یہ ہلکے یا اسی رنگ کی ہے ۔ بعض صورتوں میں یہ تہ نہایت ہلکی ہے جس میں سے برتن کی سطح اور اس کا مسالہ صاف طور پر نظر آتا ہے اور بعض صورتوں میں یہ تہ کافی موتی ہے جو اب نکل بھی گئی ہے۔ بعض ظروف کی اندرونی سطح پر سیاہ تہ چڑھی ہوئی ہے۔ اور یہ مرکب غالباً مینگنیز ہیمیٹائٹ کی قسم سے ہے۔

ان برتنوں پر پھول پتے اور اقلیدس کے کئی قسم کے نقش و نگار پائے جاتے ہیں ۔

اس کھدائی میں اوس زمانے کے فن صنم تراشی کے بعض نہایت نادر نمونے دستیاب ہوے ہیں ۔ ان میں سے چونے کے بنے ہوئے انسانی سر خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ ان سے فن صنم تراشی میں مہارت ، حقیقت پسندی، نازک خیالی اور فن کارانہ کمال کا اظہار ہوتا ہے ۔ ان چہروں میں دکنی باشندوں کے خدو خال ظاہر ہوتے ہیں جن میں موٹے ہونٹ اور پھیلی ہوئی ناکیں نمایاں ہیں۔

توقع ہے کہ جب ان آثار کی کھدائی کا کام مکمل ہو جائیگا تو کاجل بلکہ سے بدھی اور آندھرا دور کی مسلسل تاریخ مرتب کرنے کے لئے قابل قدر مواد دستیاب ہوگا اور یہ مقام ملک کے تاریک دور کی تفصیلات معلوم کرنے میں مدد ہوگا۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

مہر و ابان سنہ ۱۳۵۵ف ـ اپریل و مئی سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینوں کے دوران میں اجناس کے بازار میں قیمتوں کا رجحان کمی کی طرف رہا لیکن ماہ اگست سنہ ۱۹۴۶ع میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کسیقدر اضافہ ہوا لیکن ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں ان کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو گیا ۔ سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی شرحیں بالترتیب ۱۱۶ روپے ۱۱ آنے اور ۱۱۶ روپے ۲ آنے اور ۱۱۶ روپے ۱۱ آنے ۱۱۶ روپے ۱۰ آنے رہیں ۔

زر کاغذی اور سکے

ماہ اگست میں زیر دست سکوں کی مجموعی مالیت ۴۵۹۶،۹۳ لاکھ روپے اور ستمبر میں ۴۵۴۶،۶۰ لاکھ روپے تھی جس سے ۵۰،۳۳ لاکھ روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے ـ ماہ ستمبر میں خام گردش کے مقابلہ میں زر نقد کا تناسب ۶۷،۳۳ فیصد تھا جو ماہ اگست سنہ ۴۶ع کے مقابلہ میں بقدر ۳،۴۹ فی صد کم ہے ـ

زیر گشت نوٹ

ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع جاری کردہ نوٹوں میں سے ۹۶،۶۸ فیصد نوٹ گردش میں رہے اگست سنہ ۴۶ع اور جولائی سنہ ۴۶ع میں یہ اعداد بالترتیب ۹۷،۱۸ فیصد اور ۹۷،۳۷ فیصد تھے ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں نوٹوں کی گردش میں ۲۵،۹۸ لاکھ روپے یا ۰،۵۸ فی صد کمی ہوئی ـ نقشہ ذیل سے نوٹوں کی گردش میں اضافہ اور کمی کے اعداد ظاہر ہوتے ہیں ـ

تفصیل	ستمبر سنہ ۴۶ع	اگست سنہ ۴۶ع	ستمبر سنہ ۴۵ع
جاری کردہ نوٹوں کی کل مالیت	۴۵۹۶،۹۳	۴۵۴۶،۶۰	۳۹۵۶،۷۰
زیر گردش نوٹوں کی مالیت	۴۴۴۴،۲۱	۴۴۱۸،۲۳	۳۷۸۵،۰۶
اضافہ (+) یا کمی (-) فیصد	+۲۵،۹۸	-۳۱۸،۶۱	-۹۳،۳۳
کمی فی صد کمی یا اضافہ	+۰،۵۸	-۶۷۲	۲،۳۹

منسوخ شدہ نوٹ

تختہ ذیل میں مختلف قیمتوں کے منسوخ شدہ نوٹوں کی مالیت ظاہر ہوتی ہے۔

ماہ	ایک روپیہ	۵ روپئے	۱۰ روپئے	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپے
ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	۲۸۹۵	۱	۶۱۶	۴	۰۰
اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع	۳۱۸۵	۲	۷۱۲	۷	۰۰

جاری شدہ نوٹوں کی تفصیل

مختلف قیمتوں والے نوٹوں کی مالیت جو ماہ اگسٹ و ستمبر سنہ ۴۶ع اور ستمبر سنہ ۴۵ع کے دوران میں حیدرآباد سٹیٹ بنک کے نام گشت کے لئے جاری کئے گئے حسب ذیل ہیں ۔

ماہ	ایک روپے	۵ روپے	۱۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰۰ روپیہ
ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	۳۰	۲۰	۲۵	۰۰	۰۰
اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع	۴۰	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع	۲۶	۳	۵	۴۰	۰۰

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں —— واجبات اور نقد اثاثہ جات ماہ ستمبر میں، کاروبار کرنے والے مشترکہ سرمایہ کے ۲۳ بنکوں کی واجبات اور نقد اثاثوں کی مقدار بالترتیب ۴۲۸،۸۶ اور ۴۰،۶۱ لاکھ روپیہ تھی ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۴۴،۷۹ اور ۵۲،۰۰ لاکھ روپے تھی ۔

حکومت کے نقد اثاثے

ماہ ستمبر کے آخری تاریخ پر حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۲۷۲،۴۶ لاکھ روپے اور ۳۷۱،۹۸ لاکھہ روپے تھی ۔ سابقہ مہینے میں یہ اعداد بالترتیب ۱۹۲،۱۴ اور ۴۶۷،۵۰ لاکھ روپے تھے ۔

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کی جن ۱۸ بنکوں نے اطلاعات ارسال کی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ماہ ستمبر میں ۱۲۴۳،۲ ہزار روپے تھی ۔ ختم ماہ پر بنکوں اور انجمنوں حکومت اور انفرادی طور پر اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۲۳۲۳،۴ ہزار روپے تھی بنکوں میں ۲۳۲،۵ ہزار روپے نقد موجود تھے ۔

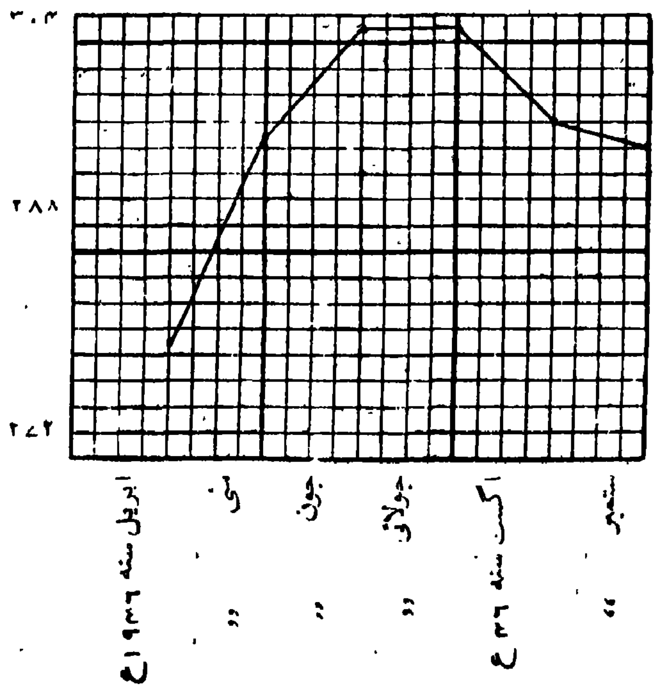
نرخ تھوک فروشی

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں غلہ اور شکر کے اوسط اعشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ البتہ دالوں اور دوسری اشیاء کی اوسط اعشاریہ میں سابقہ ماہ کے مقابلہ میں بالترتیب ۸ اعشاریہ کا اضافہ اور ۴ اعشاریہ کی کمی ہوئی ۔ ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع کے دوران میں اغذیہ کا اشاریہ متبدل رہا ۔ ماہ ستمبر کے دوران میں روغندار تخم اور دیگر خام اور ساختہ اشیاء کا اشاریہ میں ۲۶ اعشاریہ اور ۳ اعشاریہ کی کمی ہوئی اور نباتاتی تیل کے اشاریہ میں ۹ اعشاریہ کا اضافہ ہوا ۔ خام کپاس ساختہ کپاس چمڑے اور کھالوں اور عمارات کے سامان کے اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تمام غیر غذائی اشیاء کے اوسط اشاریہ میں ۴ اعشاریہ کی کمی ہوئی ۔

مندرجہ ذیل تختہ میں ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع اور اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ع ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع کے اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (—) بمقابلہ	
		جولائی ۴۶ع	جون ۴۶ع	جولائی ۴۵ع	جون ۴۶ع	جولائی ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۳	۲۷۳	۲۷۶	—	۳ —
دالیں	۶	۲۹۱	۲۸۳	۱۹۳	+ ۸	+ ۹۸
شکر	۲	۱۶۳	۱۶۳	۱۴۶	—	+ ۱۸
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۸۷	۲۹۱	۲۹۰	۴ —	۳ —
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۶	۲۷۶	۲۶۵	—	+ ۱۱
روغن دار تخم	۵	۳۸۰	۴۰۶	۲۶۸	۲۶ —	+ ۱۱۲
نباتاتی تیل	۴	۴۲۱	۴۱۲	۲۶۶	+ ۹	+ ۱۵۵
خام کپاس	۱	۲۱۳	۲۱۳	۲۰۰	—	+ ۱۳
ساختہ کپاس	۵	۳۳۳	۳۳۳	۲۹۰	—	+ ۴۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۳۲	۴۳۲	۳۲۳	—	+ ۱۰۹
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۷	۲۳۷	۲۶۷	—	۳۰ —
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۱۳	۲۱۶	۲۶۷	۳ —	۵۴ —
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۲۱	۳۲۵	۲۷۳	۴ —	+ ۴۸
عام اشاریہ	۶۶	۲۹۶	۲۹۸	۲۶۹	۲ —	+ ۲۷

مندرجہ ذیل ترسیم میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع تا ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع نرخ تھوک فروشی کے عام اشاریوں کے رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔



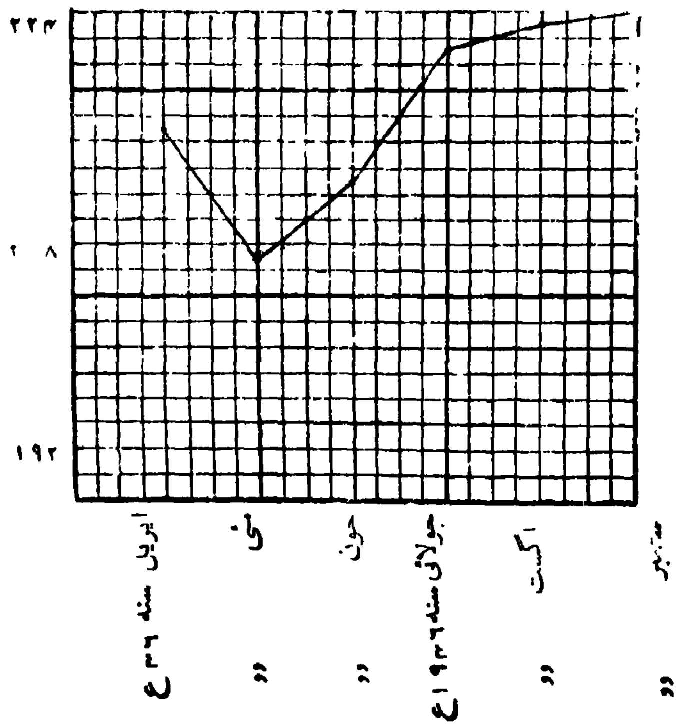
نرخ چلر فروشی

ماہ ستمبر سنه ۴۶ع میں بمقابلہ ماہ گذشتہ دھان راگی، چنا اورتور کی قیمتوں میں اضافہ اور جوار ، باجرہ ، مکئی کی قیمتوں میں کمی ہوئی ۔ موٹے چاول ، گیہوں اور نمک کی قیمتیں غیر متبدل رہیں ۔

دس اہم اشیاء کے اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ اشاریہ درج ذیل ہیں۔

اشیاء	اگست ۳۹ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		ستمبر ۴۶ع	اگست ۴۶ع	ستمبر ۴۶ع	اگست ۴۶ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۲ - ۳	۲ - ۳	۲۳۰	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۳	۱ - ۵	۵ - ۵	۲۹۱	۲۷۸
گیہوں	۵ - ۷	۷ - ۲	۷ - ۲	۳۰۰	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۵	۳ - ۵	۱۸۸	۱۹۰
باجرہ	۸ - ۱۰	۲ - ۵	۰ - ۵	۲۰۵	۲۱۰
راگی	۵ - ۱۱	۱ - ۵	۳ - ۵	۲۲۳	۲۱۵
مکئی	۱۳ - ۱۰	۱۱ - ۵	۱ - ۵	۱۹۰	۲۱۳
چنا	۱۰ - ۷	۱۳ - ۱	۰ - ۳	۲۶۵	۲۵۳
تور	۱ - ۱۰	۹ - ۳	۱۳ - ۳	۲۷۳	۲۶۳
نمک	۱۳ - ۸	۱۱ - ۶	۱۱ - ۶	۱۳۲	۱۳۲
عام اشاریہ	..	..	..	۲۳۰	۲۲۹

مندرجہ ذیل ترسیم میں اپریل ستمبر سنه ۴۶ع تا ستمبر سنه ۴۶ع دس اہم اشیاء کے نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔



حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں۔

تفصیلات		اگسٹ سنہ ۱۹۳۶ع (روپیہ آنہ)	ستمبر سنہ ۱۹۳۶ع (روپیہ آنہ)
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۲ ½	۱۰۰-۱۴
,, ,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۳	۱۰۳-۱۵
بنک			
جی رگھور نانھ مل بنک	(۱۰۰ روپیہ ۵۰ ادا شدہ)	۰-۰-۰	۵۴-۰-۰
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۰-۰	۵۹-۰-۰
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۶۶-۰-۰	۱۶۳-۸-۰
ریلوے			
ریلوے سرکارعالی	۵ فیصد (۲۰۰ روپیہ سکہ ع)	۷۵۰-۰-۰	۷۵۰-۰-۰
ریلوے سرکارعالی	۶ فیصد	۵۰۵-۰-۰	۵۰۵-۰-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۶۹-۰-۰	۵۴۳-۸-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۱۰۰ سکہ کلدار)	۳۷۵-۰-۰	۳۷۵-۰-۰
محبوب شاہی ملز	(۱۰۰ سکہ کلدار)	۲۸۲-۰-۰	۲۵۰-۰-۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,,)	۴۵۹-۸-۰	۴۴۷-۸-۰
شکر			
نظام شوگرفیاکٹری معمولی	(۲۵روپیہ سکہ عثمانیہ)	۶۳-۰-۰	۶۱-۸-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیہ ادا شدہ ۱۵ روپیہ)	۴۳-۰-۰	۴۱-۱۲-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیہ) ۵ فیصد	۳۶-۰-۰	۳۶-۰-۰
سالار جنگ شوگرفیا لٹری	(۵۰ روپیہ ۳۵ ادا شدہ)	۳۲-۰-۰	۳۱-۸-۰
کمیکلز			
بایو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸-۲-۰	۷-۸-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۳۹-۱۴-۰	۳۹-۸-۰
کمیکلز اینڈ فارما سوٹیکلز	(۲۵ روپیہ ,,)	۳۲-۰-۰	۳۱-۰-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۸۷-۰-۰	۸۰-۰-۰
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۴۷-۸-۰	۴۳-۰-۰
دکن فلور	(۱۰۰ روپیہ ,,)	۱۱۵-۰-۰	۱۱۵-۰-۰

حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیہ ,,)	۸۵۰-۰-۰	۹۹۰-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد	(۵ فیصد	۱۰۷-۸-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیزیز	(۵۰ روپیہ ادا شدہ ۲۰)	۲۳-۸-۰-۰	۲۳-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰-۱۰-۰	۱۰-۱۰-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۲۱-۰-۰	۲۱-۰-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۲۹۹-۸-۰	۲۷۸-۸-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۲۵)	۱۷۲-۰-۰	۱۹۰-۰-۰
ماسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۰-۰-۰	۹۰-۰-۰
تاج کلیے ورکس	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۳-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۴-۰-۰	۱۳-۸-۰
تاج گلاس ورکس جدید	جدید	۱۵-۰-۰	۱۳-۶-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ روپیہ سکہ کلدار)	۱۶-۸-۰	۱۶-۸-۰
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	جدید	۱۵-۸-۰	۱۵-۴-۰

صنعتی پیداوار

دیاسلائی — ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع کے دوران میں ممالک محروسہ کے دیا سلائی کے کارخانوں میں ۳۷ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گیے۔ اس کے مقابلہ میں ماہ اگسٹ ۴۶ع میں ۱۹ ہزار گروس ڈبے اور پچھلے سال ماہ ستمبر میں ۲۶ ہزار گروس ڈبے تیار کیے گیے۔

سمنٹ — ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں سمنٹ کی مجموعی پیداوار ۱۷ ہزار ٹن رہی اور ماہ اگسٹ سنہ ۴۶ع اور ماہ ستمبر سنہ ۴۵ع میں یہ اعداد بالترتیب ۱۶ ہزار ٹن اور ۱۳ ہزار ٹن تھے۔

شکر — شکر کی پیداوار کا موسم نہیں تھا۔

تجارتی اعداد

بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد ماہ ستمبر سنہ ۴۶ع میں بلدہ حیدرآباد میں ۱٫۳ ہزار بلے گیہوں اور ۳٫۰ ہزار پلے جوار درآمد کی گئی۔ جب کہ ماہ ستمبر سنہ ۴۵ع میں ۲۱٫۷ ہزار بلے گیہوں، ۴۴٫۰ ہزار بلہ چاول اور ۱۶٫۷ ہزار پلے جوار درآمد کی گئی تھی۔ ستمبر سنہ ۴۶ع اور ستمبر سنہ ۴۵ع میں برطانوی ہندوستان و سنانی ریاستوں

اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی برآمد کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اشیا		جملہ درآمد بدوران ماہ (پلوں میں)	
		ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع	ستمبر سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۱۳۶۸	۲۱۷۳۹
آٹا	..	..	۸۱۷
دھان	..	..	..
چاول	..	۳۳۰۶۷	۴۴۰۰۹
جوار	..	۳۴۰	۱۶۷۰۵
باجرا	..	..	۸
راگی	..	..	..
ماش	..	۹۸۵	۱۱۵۴
چنا	..	۶۶۹۱	۲۷۴۴
گھی (من)	..	۱۰۲۵	۶۵۳
چائے	..	۱۱۵۸	۱۱۲۳
شکر	..	۲۷۸۹	۴

کپاس کے اعداد

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۱۳۶ روپے اور ۱۴۰ روپے کے درمیان رہیں ۔ اور اختتامی شرحیں فی پلہ ۱۳۱ روپے اور ۱۳۶ روپے فی پلہ رہی ۔

پریس کی ہوئی کپاس

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی گرنیوں میں ۳٫۰ ہزار فی گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ ۱٫۲ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی ۔

ساختہ کپاس

ستمبر سنہ ۴۶ع میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۴۷٫۶ لاکھ گز اور ۱۳۹۲ پونڈ تھی ۔ جس سے اگسٹ سنہ ۴۶ع کے مقابلہ میں ۷۰۸ لاکھ گز اور ۲٫۳۶ لاکھ پونڈ کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے ۔ اور ستمبر سنہ ۴۵ع کے مقابلہ میں ۶٫۲ لاکھ گز اور ۳۲ پونڈ کی کمی × ظاہر ہوتی ہے ۔

زیر تبصرہ مہینے میں سود کی پیداوار ۱۸٫۰۰ لاکھ پونڈ تھی اس کے مقابلہ میں اگسٹ سنہ ۴۶ع میں ۱۵٫۶ لاکھ پونڈ اور ستمبر سنہ ۴۵ع میں ۱۸٫۶ لاکھ پونڈ تھی ۔

گرنیوں میں صرفہ

ستمبر سنہ ۴۶ع میں ممالک محروسہ کی گرنیوں میں ۲۰٫۹ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی اس کے مقابلے میں ماہ گزشتہ اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں ۱۸٫۳ لاکھ پونڈ اور ۲۲٫۲ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی ۔

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ستمبر اور اگسٹ سنہ ۴۶ع کے بعض مدات کے تحت سرکاری آمد و خرچ کی تفصیلات درج ذیل ہے ۔

مدات	آمدنی		خرچ	
	ستمبر سنہ ۴۶ع	اگسٹ سنہ ۴۶ع	ستمبر سنہ ۴۶ع	اگسٹ سنہ ۴۶ع
مالگزاری	۴۳۳	۲۱۹	۱۱۳۱	۴۵۴
جنگلات	۱۸۱۴	۶۴۰	۱۹۷	۱۱۴
کروڑگیری	۲۱۶۴	۲۶۴۸	۲۴۹	۱۷۱
آبکاری	۹۶۰۰	۴۲۹۷	۴۲۵	۱۹۵
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۳۴۱	۲۳۵	۳۸	۲۴
قرضہ	۱۱۲۰	۱۳۷۵	۴۹۲	۹۷۸
سکہ	۰۰۵	۲	۹۸	۵۸
ٹپہ	۲۵۱	۱۰۱	۱۲۱	۹۵
کشوری نظم و نسق	۲۱	۱۰	۹۲۶	۵۸۰
پولیس	۴	۱	۹۸۰	۶۷۱
تعلیمات	۶۲	۵۴	۲۷۸۰	۱۲۹۴
طبابت	۸	۱۴	۶۵۲	۳۹۶
زراعت	۳۱	۸	۲۷۲	۱۱۲
بلدیہ و صحت عامہ	۱۶۰	۴۹	۷۵۷	۴۹۶
عمارات	۱۶	۶	۲۰۲۵	۱۰۴۰
آبپاشی	۲	۵۹	۱۴۵	۱۵۶
ریلوے	۶۰۳۴	۰۰	۳۹	۱
متفرق	۵۸	۳۷	۳۱	۱۱

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع میں ممالک محروسہ میں مشترکہ سرمایہ کی چھہ کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی جن کے نام اور سرمایہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں ۔

لاکھہ روپیہ

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں	سرمایہ مصدقہ	سرمایہ جمع شدہ	سرمایہ ادا شدہ
سرانک اینڈ لائم انڈسٹریز	۲۰,۰۰	۵,۰۰	۰۰
سالٹ اینڈ کتھہ ورکس لمیٹڈ	۱۰,۰۰	۴,۰۰	۰۰
کنٹرول وائی آئیل اینڈ ریفائنریز لمیٹڈ	۱,۰۰	۱,۰۰	۰۰
دھرم آباد آئیل اینڈ ریفائنریزرز	۲۰,۰۰	۱۰,۰۰	۰۰
ماڈرن ریڈیو اینڈ الکٹرک ہاوز لمیٹڈ	۲۰,۰۰	۱,۰۰	۰۰
اسٹیٹ اکشنر لمیٹڈ	۱,۰۰	۱,۰۰	۰۰

معلومات

حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۹
فروری سنہ ۱۳۵۶ ف - فبروری سنہ ۱۹۴۷ ع
شائع کردہ محکمہ اطلاعات - حیدرآباد دکن

۹ ہزہائنس شہزادۂ برار کا دورہ

فہرست مضامین

فروردی سنه ۱۳۵۶ف — فبروری سنه ۱۹۴۷ع

	صفحه
احوال و اخبار	۱
ضلع نلگنڈہ میں ہز ہائی نس شہزادہ برار کا دورہ	۴
صنعتی و تجارتی وفد کی سرگرمیاں	۱۶
فرقہ واری ہم آہنگی	۲۱
صدر اعظم بہادر کے دورے	۲۴
صنعتی مسائل	۳۰
کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ	۳۳

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق

ہز ہائنس شہزادۂ برار سریاپیٹھ کے نوجوانوں کے ہجوم میں

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ — فروردی سنہ ۱۳۵۶ف - فبروری سنہ ۱۹۴۷ع — شمارہ ۵

احوال و اخبار

جاگیرات کا مستقبل - اعلی حضرت بندگان عالی نے جاگیری نظم و نسق کی اصلاح و ترقی کے لئے تجاویز پیش کرنے کی غرض سے بمراحم خسروانہ ایک شاہی کمیشن کا تقرر فرمایا ہے۔ توقع ہے کہ حیدر آباد کی ترقی پسند رائے عامہ اس کمیشن کا خیر مقدم کریگی - اس کا مقصد یہ ہے کہ جاگیری نظم و نسق کو دیوانی علاقوں کے نظم و نسق کی سطح پر لایا جائے - یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کی پیچیدگی کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ جاگیرات مملکت آصفیہ کے ایک تہائی حصہ پرمشتمل ہیں اور ان کی آمدنیاں چند ہزار روپیوں سے لیکر لاکھوں کی حد تک پہونچتی ہیں - یہ چیز قدرتی طور پر ان کی انفرادی حیثیت اور انتظامی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے - جہاں بڑے جاگیرداروں کو وسیع اختیارات حاصل ہیں اور وہ حکومت کی کسی مداخلت کے بغیر ان اختیارات کو استعمال کرتے ہیں، اپنی پولیس اور عدالتیں بھی علحدہ قائم کررکھی ہیں، وہاں چھوٹے جاگیردار اپنی جاگیروں کے انتظام کے متعلق نہایت محدود اختیارات رکھتے ہیں اس کوتاہی کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف جاگیرات میں نہ صرف انتظامی معیار مختلف ہے بلکہ مسئلہ کی پیچیدگی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس شاہی کمیشن کا کام اپنی اہمیت ، وسعت اور ہمہ گیری کے لحاظ سے جاگیری نظم و نسق کے مسئلہ کی تفصیلی تحقیقات کا طالب ہے - شاہی کمیشن کے سامنے سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ جاگیری نظم ونسق کو دیوانی نظم و نسق کے معیار پر لانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں تاکہ اعلی حضرت بندگان عالی کی تمام رعایا کو مساوی طور پر فائدہ پہونچے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی تدابیر پیش کرے جس کی مدد سے جاگیر داروں کو مملکت کی سماجی معاشی ، اور سیاسی زندگی میں قابل قدر حصہ لینے کا موقع بدستور حاصل رہے -

اس شاہی کمیشن کا دائرہ عمل بہت وسیع ہے اس میں بعض اہم مسائل مثلاً مروجہ قوانین کی تدوین ، بکھرے ہوئے جاگیری علاقوں کو لازمی طور پر یک جا کرنا ، ہر جاگیر میں پولیس اور مسلح فوج کی تعیناتی ، جاگیرداروں کی ذاتی آمدنی کا تعین اور انہیں مالگزاری وصول کرنے کا حق دینے کے بجائے نقد عطیوں کی منظوری ، شامل ہیں یہ کمیشن جاگیردار اور اس کی رعایا کے مابین موجودہ تعلقات کا مطالعہ کریگا - اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو تو اس پر طرفین کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کیاجائے گا۔

یہ کمیشن اپنا کام شروع کرچکا ہے۔ اور اپنی شرائط کار کے تحت ایک تفصیلی سوال بند مرتب کرنے میں مصروف ہے طریقہ کار کے متعلق دوسرے مسائل بھی کمیشن کے زیر غور ہیں - اپنے کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے یہ کمیشن اپنی مختلف ذیلی مجالس تشکیل دیگا ہر ذیلی مجلس کے ذمہ ایک خاص مسئلہ یا چند مسائل کی تحقیقات ہوگی توقع ہے کہ یہ کمیشن چار ماہ کے اندر اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کردیگا -

حکومت کے موقف کی وضاحت ۔ انجمن ترقی اردو (ہند) کی سالانہ امداد کے التوا کے متعلق

حکومت حیدر آباد کے حالیہ فیصلہ کو کچھ اس قدر اہمیت دی جارہی ہے جو اصل زیر بحث مسئلہ کا لحاظ کرتے ہوئے بہت بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔ حکومت کے نقاد جوش تنقید میں ان اسباب پر غور کرنے سے قاصر رہے ہیں جو امداد کے التواء کا باعث ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس واقعہ سے بھی بے خبر ہیں کہ اس امداد کی اجرائی بعض شرائط کے تابع ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ انجمن ترقی اردو کو بعض معین شرائط کے تحت امداد منظور کی گئی تھی اس نوعیت کی شکایات وصول ہوئی ہیں کہ جن شرائط کے تحت امداد منظور کی گئی تھی وہ اب پوری نہیں ہو رہی ہیں ۔ حکومت سرکار عالی نے ان شکایات کی تحقیقات کے لئے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ امداد کی شرائط پوری ہورہی ہیں یا نہیں ایک نمایندہ مجلس مقرر کی ہے۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سابقہ عمل درآمد یہ تھا کہ ہر سال کے آغاز پر اس سال کی امداد انجمن کی کارگزاری اور تنقیح کی رپورٹوں کا انتظار کئے بغیر جاری کردی جاتی تھی (یہ دو امور طے شدہ شرائط میں شامل ہیں) موصولہ شکایات کے مد نظر اور طریقہ کار کو باقاعدہ بنانے کی خاطر اب یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ اس عمل کو قواعد کے تابع کردیا جائے اور امداد کی رقم بجائے پیشگی ادا کرنے کے ہر سال کے اختتام پر ادا کی جائے ۔ واضح ہو کہ سنہ ۱۳۵۵ ف کی رقم ادا کی جاچکی ہے اور سنہ ۱۳۵۶ ف کی رقم قواعد کی رو سے آیندہ ماہ اکٹوبر سنہ ۱۹۴۷ ع سے پہلے ادا نہیں کی جا سکتی۔ توقع ہے کہ کمیٹی اپنا کام بہت جلد مکمل کرکے حکومت کے پاس اپنی رپورٹ پیش کردیگی ۔

اس بات پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ حکومت سرکار عالی انجمن ترقی اردو یا کسی اور جماعت سے جس کی سرگرمیاں اسی نوعیت کی ہوں کوئی عناد نہیں رکھتی ۔ جو لوگ اردو زبان و ادب کی ترویج اور ترقی کی کوشش میں مصروف ہیں وہ سب بخوبی جانتے ہیں کہ اس مسئلہ میں حیدر آباد کا حصہ کس قدر شاندار رہا ہے۔ ان حالات میں حکومت حیدر آباد پر یہ الزام عاید کرنا کہ معاندانہ احساسات کے تحت امداد ملتوی کردی گئی ہے نہایت غیر منصفانہ ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ تمام منصف مزاج اصحاب ہماری اپیل میں شریک ہوتے ہوئے اس سلسلہ میں کوئی بحث نہیں اٹھائیں گے کیونکہ کوئی بحث در حقیقت موجود ہی نہیں ہے ۔ محتاط اور سنجیدہ طریقہ کا یہ ہوگا کہ امداد کی مسدودی کے متعلق جو فی الحقیقت عمل میں ہی نہیں آئی ہے ۔ حکومت کو مورد الزام بنانے کی بجائے تحقیقات کے نتائج اور حکومت کی کارروائی کا انتظار کیا جائے ۔

غذائی مسئلہ ۔ ہزا کسلنسی سر مرزا اسمعیل نے ملک کے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے وقت کی نزاکت کو محسوس کرنے اور کسی ممکنہ مفاجاتی صورت حال کے مقابلہ کے لئے غذائی ذخائر جمع کرنے کی جو اپیل فرمائی ہے ہم اس کا پوری طرح اعادہ کرتے ہیں ۔ صدراعظم بہادر نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کے حالیہ اجلاس کو جو ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہوا تھا مخاطب کرتے ہوئے یہ اپیل فرمائی ہے ۔ یہ بات موجب اطمینان ہے کہ مشکلات پر قابو پالیا گیا ہے اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے لیکن اس سلسلہ میں حد سے زیادہ اطمینان بھی بیجا ہوگا ۔ ابھی ہم اس خطرہ کی زد سے باہر نہیں ہوے ہیں ۔ اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ غذائی ذخائر قائم کرنے میں حکومت کی مدد کریں ۔

حکومت سرکار عالی قابل ستائش ہے کہ اس نے اپنی داخلی مشکلات کے باوجود ہمسایہ قلت زدہ علاقوں کی جہاں تک ممکن ہوسکا امداد کی اور اغذیہ کے جو کچھ بھی فاضل ذخائر میسر آسکتے تھے وہ ان علاقوں کو برآمد کئے ۔ یہ بات ہمسایہ علاقوں کے مصیبت زدہ باشندوں کے ساتھ حیدرآباد کی روایات ہمدردی کے عین مطابق ہے ۔ حکومت حیدرآباد اور حیدرآبادی عوام نے کبھی ایسی خود غرضی نہیں برتی کہ مصیبت زدہ علاقوں کو ممکنہ مدد نہ دیں

صدراعظم بہادر نے غذائی مسئلہ پر ایک وسیع نقطہ نظر یعنی کل ہند نقطہ نظر سے غور فرمایا ہے - آپنے فرمایا کہ جدید نظام میں غذا کی پیدا وار اور تقسیم کا مسئلہ ایک فاجاتی ضرورت کی بجائے جو غیر معمولی حالات میں واقع ہوسکتی ہے حکومت کے واجبات میں داخل ہو جائیگا - سر مرزا نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ قیمتوں پرنگرانی رکھنے کے بارے میں کامیابی حاصل ہوئی اور لیوی کی شرحیں استثنا اورمعافیوں کے ساتھ منصفانہ طورپرمقرر کی گئیں - تمام امور میں غیر سرکاری تعاون حاصل کیا گیا اور اس میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ کاشتکار کو کم سے کم تکلیف کا سامنا ہو -

جذبات صلح اورخیر سگالی کی اشاعت- حکومت سرکارعالی نے اپنی اس قدیم حکمت عملی کے تحت کہ مملکت آصفیہ میں بسنے والے تمام فرقوں اور جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی اور دوستانہ تعلقات کوترقی دی جائے مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کے لئے ۱۳۲۵۰۰ (ایک لاکھ بتیس ہزارپانسو) روپیہ کاعطیہ منظور کیا ہے یاد ہوگا کہ یہ مجلس ستمبر سنه ۱۹۴۲ ع میں قائم کی گئی تھی تاکہ غیر سرکاری اصحاب کی مساعی کو منظم اور مجتمع کرکے ملک میں ممکنہ اعمال تخریبی اور غنڈہ گردی کا جن کا اون دنوں برطانوی ہند میں دور دورہ تھا سدباب کر دیا جائے - تمام امن پسند اور پابند قانون شہریوں کا تعاون حاصل کرنے میں مجلس کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی - اس نے مملکت آصفیہ کے طول و عرض میں اپنی شاخیں قائم کردی ہیں جنکی خاص مصروفیت یہ ہے کہ امن عامہ کی بحالی اور عوام کے مختلف طبقات میں دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے رائے عامہ کو ہموار کریں -

حکومت کے اس عطیہ کی مدد سے ملک کے طول وعرض میں ہر تعلقہ کے مستقر اور ممالک محروسہ کے دوسرے بڑے شہروں میں مجالس قیام امن کا ایک جال سا بچھادیا جائیگا - مجلس قیام امن نے اپنا ایک ہفتہ وار اخبار " پیام امن " بھی جاری کیا ہے - یہ اخبار مجلس کے اغراض و مقاصد اور امن و محبت کے پیغام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اپنے صفحات میں ایسے مضامین بھی پیش کرتا ہے جن سے باشندگان دیہات کی مادی اور اخلاقی ترقی میں مدد مل سکے -

مجلس قیام امن نے جو ٹھوس اور قابل ستائش کامیابی حاصل کی ہے اس کے مد نظر یہ ان سب کی ہمدردی اور حمایت کی مستحق ہے جو مختلف فرقوں میں برادرانہ تعلقات کی ترقی کے متمنی ہیں - ہمیں بھروسہ ہے کہ حیدرآبادی عوام اپنی امن پسندی کی روایات کے مطابق مجلس قیام امن کی حمایت کریں گے -

ہزہائی نس شہزادۂ برار کا دورۂ ضلع نلگنڈہ میں

وفاداری و جان نثاری کے والہانہ مظاہرے

عوام نے ہزہائی نس شہزادہ برار کا ایک والہانہ جوش و محبت کے ساتھ خیر مقدم کیا جب آپ مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کی مختلف شاخوں کی دعوت پر ضلع نلگنڈہ میں سریا پیٹھ ، جنگاؤں ، اور بھونگیر کے دورے پر تشریف لے گئے .. یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پیشتر یہ مقامات کمیونسٹوں کی شورش کے مراکز بنے ہوئے تھے ۔ ہزہائی نس شہزادہ برار کی آمد نے عوام میں جوش و خروش کی ایک لہر دوڑادی اور ہر ایک اپنے محبوب شہزادہ کا شایان شان استقبال کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگا ۔

وفاداری و جان نثاری کے ان مظاہروں سے اس محبت وعقیدت کا بین ثبوت مل رہا تھا جو رعایا برایا بلالحاظ مذہب و ملت و عقائد خانوادۂ آصف جاہی سے رکھتی ہے۔ سریا پیٹھ کے راستہ پر اسی میل تک تمام اہم مقامات پر دیہات کے باشندوں نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو ہو کر اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ولی عہد سے عقیدت وفاداری کا اظہار کرتے ہوے " یوراج کی جے " اور " شاہ عثمان زندہ باد " کے نعروں سے ہزہائی نس کا استقبال کیا ۔

اس دورے میں ہزہائی نس شہزادہ برار نے مختلف مقامات پر عوام کی جانب سے سپاسنامے قبول فرماتے ہوے ان کے جوابات ارشاد فرمائے اور باشندگان دیہات میں ۲۵ ہزار روپے کا پارچہ اور ۲۵ ہزار روپے نقد تقسیم فرمائے ۔ اس کے علاوہ اس موقع پر ہزاروں غرباء کو کھانا کھلایا گیا ۔

ہزہائی نس شہزادہ برار ۳ ۔ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد سے موٹر کار کے ذریعہ روانہ ہوئے اور راستہ میں مواضعات گنڈرام پلی ، چٹیال اور نکریکل پر ٹھہر کر عوام میں پارچہ تقسیم فرمایا ۔

یوم جشن

سریا پیٹھ پر پچاس ہزار سے زاید کا ایک مجمع ہزہائی نس شہزادہ برار کی آمد کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا تھا جونہی آپ کی موٹر کار اس کمان میں داخل ہوئی جو مقام سریا پیٹھ کے باب الداخلہ پر اس موقع کے لئے تیار کی گئی تھی آپ پر پھول نچھاور کئے گئے اور فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا گیا ۔ یہاں پر صوبہ دار صاحب صوبہ میدک اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ اور ضلع کے دوسرے عہدہ داروں نے ہزہائی نس کے استقبال کی عزت حاصل کی



(۲) سرپا پیٹھ پر عوام کے مجمع کا ایک حصہ جو ہز ہائنس شہزادہ برار کی آمد کا بے چینی اور اشتیاق کے ساتھ انتظار کر رہا ہے -
(فوٹو راجہ دین دیال)

سریا پیٹھ کا پورا قصبہ جو جھنڈیوں اور بیرقوں سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا مسرت وجشن کا منظر پیش کررہا تھا۔

عوام کی سود و بہبود سے ہزهائی نس شہزادہ برار کی دلچسپی

شام میں ہزهائی نس سے مقامی عہدہ داروں اورعوامی نمایندوں کا تعارف کرایا گیا۔ آپ نے عوام کی سود و بہبود کے متعلق استفسارات فرمائے اور ضلع کے عہدہ داروں کو ہدایت دی کہ اہل دیہات کی خوش حالی کے لئے ہرممکنہ کوشش کی جائے ۔ اس کے بعد ہزهائی نس نے سریا پیٹھ میں ایک فوجی کیمپ کا معائنہ فرمایا ۔

دوسرے روز صبح کو ہزهائی نس شہزادہ برار نے سریا پیٹھ سے بارہ میل کے اندر آس پاس کے مختلف مواضعات کا دورہ فرمایا ۔ آپ کے راستہ میں جابجا کمانیں بنائی گئی تھیں جنھیں پھولوں سے سجایا گیا تھا اور جہاں کہیں آپ تشریف لے جاتے آپ پر پھولوں کی بارش کی جاتی تھی دیہات کے باشندے اپنے شہزادہ کو اپنے درمیان دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سمار ہے تھے اور بعض نے آپ کے قدموں میں گرکر عقیدت اور وفاداری کا اظہار کیا ۔ انمیں ایک مہلوک کمیونسٹ کی بیوہ بھی شامل تھی ۔ اس منظر نےہزهائی نس پر ایک رقت طاری کردی اور آپ نےدیہاتیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا '' تم میرے بچے ہو تمہیں کسی خوف کی ضرورت نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ''۔ پھر تعلقدار صاحب سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا '' میں تمہیں ان کی حفاظت کے لئے مامور کرتا ہوں میں نے ان سے جو وعدہ کیا ہے اس کا خیال رکھو ''۔

اس سے پیشتر مقامی مدرسہ فوقانیہ کے تقریباً ۳۰۰ طلباء کی ایک جماعت اظہار عقیدت کے لئے حاضر ہوئی ۔ ہزهائی نس نے طلباء کے ساتھ بے تکلف گفتگو فرمائی اور انہیں یقین دلایا کہ مستحق طلباء کو مدرسہ کی تعلیم کے



گاؤں کے پجاری شہزادۂ بہادر کی خدمت میں آرتھی پیش کر رہے ہیں



سریا پیٹھ میں بچوں کی طرف سے شہزادۂ برار کا خیر مقدم

(فوٹو راجہ دین دیال)

ختتام کے بعد آئندہ تعلیم جاری رکھنے کے لئے ممکنہ امداد ی جائے گی۔

سپاس نامے

شام میں ہزھائی نس شہزادہ برار نے گیمس اور سپورٹس ملاحظہ فرمائے اور سربا پیٹھ کے دیسمکھوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانب سے سپاسنامے قبول فرمائے ور ان کے جوابات بھی ارشاد فرمائے۔ سربا پیٹھ کے باشندوں نے اپنے سپاسنامہ میں خانوادہ آصفی سے اپنے گہرے جذبات محبت و وفاداری کا اظہار کیا۔ حکومت کی طرف سے ان کی شکایات کے ارتفاع کے لئے جو تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ن کے متعلق اطمینان و تشفی ظاہر کرتے ہوے انہوں نے پنے قصبہ کی بعض فوری ضروریات مثلاً آبپاشی کی مزید سہولتوں کی فراہمی صحت عامہ وطبی امداد کی توسیع کی طرف ہزھائی نس کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے ان ناخوشگوار واقعات پر جو حال ہی میں سربا پیٹھ میں کمیونسٹوں کی تخریبی کارروائیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوے تھے اظہار تاسف کیا اور ہزھائی نس کو یقین دلایا کہ آیندہ ایسے واقعات کو دوبارہ وقوع پذیر ہونے نہ دیں گے۔

ہزھائی نس شہزادہ برار کا جواب

ہزھائی نس شہزادہ برار نے سپاسناموں کا مشترکہ جواب دیتے ہوے ارشاد فرمایا ۔

'' ملک و مالک سے وفاداری و جان نثاری کے جن جذبات کا تم نے اپنے سپاسنامہ میں اظہار کیا ہے ان کی نہ صرف میں دل سے قدر کرتا ہوں بلکہ میں اپنا فریضہ تصور کرتا ہوں کہ ان کو آستانۂ حضرت اقدس و اعلی تک پہنچاؤں ۔ کیونکہ حضرت ممدوح الشان ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنی سلطنت کی دو آنکھیں تصور فرماتے ہیں اور اس پرآشوب زمانہ میں ان کی رعایا کا آپس میں شیر و شکر رہنا اور امن و امان قائم و برقرار رکھنے کی جد و جہد کرنا ان کی خوشنودی کا باعث ہے ''۔

دیہات کی خوش حالی

'' بدامنی کی چنگاریوں کا باہر سے یہاں پہنچ جانا کوئی تعجب کا باعث نہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً جو ہلچل ہوئی ہے اس نے بڑی دشواریاں پیدا کیں اور دوسری جنگ عظیم کے بعد بھی مختلف قسم کی مصیبتوں اور آفتوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تمام دنیا کی حکومتوں کے غور و توجہ کی طالب ہے ۔ حکومت اپنا فرض تصور کرتی ہے کہ رعایا اس زمانہ میں جن مشکلات و تکالیف کا شکار ہے ان کو رفع کرنے کے لئے فوری تدابیر اختیار کرے ۔ حالات حاضرہ میں دیہاتی زندگی خاص توجہ کی محتاج ہے اور وہی قوم صحیح معنوں میں منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہے جو معاشی نظام کی ترتیب کی طرف متوجہ ہو ۔ تعلیمی ترقی ، صحت کی اصلاح و زراعت اور صنعت و حرفت کی توسیع ، عوام کی زندگی کو زیادہ خوش حال اور صحت بخش بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ حکومت ان تمام مسائل پر غور کر رہی ہے ۔ آبپاشی کی سہولتوں میں اضافہ کیا جارہا ہے ۔ طبی امداد میں وسعت دی جارہی ہے ۔ ذرائع آب نوشی کی بہتری اور امراض کی روک تھام کے لئے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ۔ زچگی اور بچوں کی بہبودی کے مرکز قائم ہورہے ہیں ۔

اعتراف

'' جس جذبہ عقیدت اور وفاداری کا اظہار میرے سفر حیدرآباد تا سربا پیٹھ کے موقع پر مواضعات سربا پیٹھ و حضور نگر کی رعایا نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر کیا ہے اس سے میں متاثر ہوں ۔ حالیہ ناخوشگوار واقعات جو بالملہ و پانہ سربا پیٹھ میں گزرے ہیں ان کے باوجود اس کثرت اجتماع کی وجہ سے میں مطمئن ہوں کہ یہ ناخوشگوار واقعات جن کی وجہ سے اس ضلع کے امن میں خلل واقع ہوا ختم ہوچکے ہیں ''۔

تحقیقاتی کمیشن

'' جن فتنہ پرداز اشخاص نے جھوٹے وعدوں سے دیہاتیوں کو گمراہ کیا تھا انہیں گرفتار کیا گیا لیکن جملہ (۹۲۹) اشخاص کے منجملہ (۶۰۰) رہا کئے جاچکے ہیں اور مزید (۱۰۰) رہا ہونے والے ہیں۔ سرکار بہت جلد ایک کمیشن کا تقرر کررہی ہے جو ان شکایات اور اصلی اسباب



شہزادۂ بہادر گاؤں کی عورتوں کو یقین دلارہے ہیں کہ ان کی شکایات دور کردی جائے گی
(فوٹو راجہ دین دیال)



سریا پیٹھ سے روانگی کے موقع پر شہزادۂ برار کی موٹر کار کے اطراف عوام کا اجتماع (فوٹو راجہ دین دیال)

کی دریافت کریگی جو موجودہ بدنظمی کا باعث ہوئے ہیں ۔ اور یہ کمیشن اس امر سے متعلق رائے پیش کرےگا کہ آیندہ ایسی بدنظمی پیدا نہ ہونے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں ۔

زمینداروں کو نصیحت

” زمیندار ، دیسمکھ ، وطن دار اور پٹہ دار جو اس وقت حاضر ہیں ان سے میں صرف یہ کہونگا کہ زمانہ بدل چکا ہے اور آج کل کا دیہاتی ناانصافی کو جائز نہیں رکھ سکتا ۔ زبردستی اور بلا مزدوری کی خدمت اور بیگار لینے کے طریقہ کو اعلی حضرت بندگان عالی نے بالکل منع فرمادیا ہے اور اب اسکو ختم ہوجانا چاہئے ۔ تم لوگ جنہیں یہ موقع حاصل ہے اس طریقہ کے بند کرنے کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہو ۔ تمہیں یہ دیکھنا ہوگا کہ حضرت بندگانعالی کے احکام کی پوری پابندی ہو رہی ہے ۔ ہر قسم کا ناجائز مطالبہ ختم ہوجانا چاہئے اور دیہاتیوں کو ان کے اصلی حقوق حاصل ہونے چاہئیں ۔ سرکار کے جانب سے پٹہ داران اور کاشتکاران کے حقوق کو واضح اور مضبوط کرنے کے لئے ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹیاں مقرر کی گئی ہیں ۔ اور اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ان جاگیرات کا فوراً بندوبست عمل میں آئے جو اب تک غیر بندوبست شدہ ہیں ۔ غرض بندگان حضرت اقدس و اعلی کی بہت بڑی خواہش ہے کہ تمہاری آسائشوں اور واجبی ضروریات کی تکمیل کا جلد انتظام کیا جائے ۔ معاشی ترقی کے لئے امن و امان کی شدید ضرورت ہے اور امن اسی صورت میں باقی رہ سکتا ہے کہ ملک میں رواداری اور یک جہتی کے جذبات مستحکم ہوں ۔



ہز ہائنس شہزادۂ برار بکمال شفقت ایک درخواست گذار کی پیٹھ تھپک رہے ہیں (فوٹو راجہ دین دیال)

بداسنی اور حانہ جنگی ہزار طرح سے ملک کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ترقی کی رفتار سست پڑجاتی ہے ،،۔

دوستانہ تعلقات

،، خارجی اثرات کے متعلق جو کچھ تم نے کہا میں نے غور سے سنا۔ انسانی طبائع یکساں نہیں ہوتے۔ ہر طبقہ میں اعتدال پسند بھی ہوتے ہیں۔ اور انتہا کے دل دادہ بھی۔ ایسے زمانہ میں جب کہ تعصب اور تنگ نظری بہت بڑے پیمانہ پر شر انگیزی کا موجب ہے حیدرآباد کے لئے یہ امر مایہ ناز ہے کہ یہاں ہندو مسلم اتحاد مستحکم بنیاد پر قائم ہے اس باہمی اتفاق و اتحاد کو برقرار رکھو اور کسی طرح بھی یہ نصیحت ضائع نہ ہونے دو۔

اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور میری صرف یہ خواہش ہے کہ ملک میں امن و امان اور باہمی یگانگت قائم رکھو کیونکہ فرقہ واری بدمزگی شرم کا باعث ہے اور جب تک ایک ہی جگہ جینا مرنا ہے تو کیوں ایک دوسرے کے ساتھ صلح و آشتی کی زندگی بسر نہ کی جائے ،،۔

منزلیں

ہزہائی نس شہزادہ برار ۵ - جنوری کی صبح کو جنگاؤں اور بھونگیر روانہ ہوئے۔ راستہ میں آپ نے کاما رڈی گوڑہ پر، جو حال تک کمیونسٹوں کا مستقر تھا اور نواب پیٹھ پر بھی وہاں کی رانی صاحبہ کی استدعا پر مختصر قیام فرمایا۔ ان دونوں مقامات پر ہزہائی نس کا پرجوش استقبال کیا گیا اور عوام نے اپنے محبوب شہزادہ پر عقیدت و محبت کی نشانی کے طور پر پھولوں کی بارش برسائی۔ راستہ پر جابجا خوبصورت کمانیں بنائی گئی تھیں۔

جنگاؤں میں ورود

ہزہائی نس شہزادہ برار دوپہر کے قریب جنگاؤں



شہزادۂ برار جنگاؤں جاتے ہوئے، عوام کے سلام کا جواب عطا فرما رہے ہیں (فوٹو راجعدین دہان)



کاماریڈی کی دو عورتیں ہز ہائنس شہزادہ برار کی خدمت میں معروضہ پیش کر رہی ہیں (فوٹو راجہ دین دیال)

پہنچے جہاں مقامی عہدہ داروں نے استقبال کی عزت حاصل کی عوام ہزاروں کی تعداد میں جنگاؤں کی سڑکوں ، گلیوں اور ہر اس مقام پر جہاں انہیں جگہ مل سکتی تھی اپنے محبوب شہزادہ پرایک ، نظر ڈالنے کے لئے جمع ہو گئے تھے اور جہاں جہاں سے آپ کی موٹرکار گذرتی فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا جاتا تھا،، ۔

ضروریات

جنگاؤں کی رعایا نے ہزہائی نس کی خدمت میں ایک خیر مقدمی سپاسنامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی ۔ اس میں اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادہ آصفی سے جذبات وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا اس کے علاوہ اس میں بعض مقامی ضروریات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے سڑکوں کی مرمت ، مدرسہ تحتانیہ کی مدرسہ فوقانیہ میں تبدیلی بہبودی اطفال کے مراکز ، زچگی خانہ اور یونانی دواخانہ کے قیام ، آبپاشی کی مزید سہولتوں برق روشنی ، آبرسانی اور ڈرینج کے انتظام کی درخواست کی گئی تھی ۔

هز ھائی نس شہزادۂ برار کی یقین آفرینی

هزهائینس نے سپاسنامه کے جواب میں ارشادفرمایا "تخت و تاج آصفی سےوفاداری و جاں نثاری کےجن جذبات کا تم نے سپاس نامه میں اظہار کیا ہے وہ ہر طرح قابل قدر ہیں - اور میں ان جذبات کو سمع ہمایونی تک پہنچانے کی عزت و مسرت حاصل کرونگا - میں بلدہ واپس ہوتے ہی حکومت کو تعلقه جنگاؤں کی ان تمام ضروریات کی طرف متوجه کرونگا جن کا تم نے سپاس نامه میں تذکرہ کیا ہے - اور حکومت یقیناً تمام امور پر ہمدردی سے غور کریگی - رعایا کے آرام و آسائش کی تمام ضرورتیں پہلے ہی سےحکومت کے زیر غور ہیں - اور مستقبل میں معاشی تنظیم ، صنعت و حرفت اور زراعت کی وسعت ، تعلیمی ترقی اورتمام اہم‌ضروریات کے لئےمنصوبے تیار کئے جارہے ہیں- چنانچه جاگیرات کے سنگین دھارہ جات سے نجات دلانے اور محاصل میں من مانے اضافه کی روک تھام کےلئے جمله جاگیرات کی پیمائش اور بندوبست کا انتظام کیا جارہا ہے - و نیز پٹه دار و شکمیداران کے حقوق کی حفاظت کی غرض سے ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹی مقرر کی جارہی ہے دیہات کے مزدور پیشه طبقه کی تکلیف دور کرنے کی غرض سے قدیم طریقه بیگار کے سدباب کے لئے مناسب صورتیں اختیار کی جارہی ہیں "-

بدامنی ترقی کی رفتار کو سست کردیتی ہے

"وہ تمام کوششیں جو ملک کو ان چنگاریوں سے محفوظ رکھنے کےلئےکی گئیں جو بیرونی ہواؤں نے یہاں تک پہنچائی ہیں لائق مبارکباد ہیں- فتنه وفساد فضا کو مکدر کرتا ہے اور امن و امان میں خلل پڑجانے سے نقصان‌عظیم پہنچتا ہے - کیونکه ہر قسم کی ترقی کی رفتار سست پڑجاتی ہے - حیدرآباد کو ہمیشه رواداری اور یک جہتی پر ناز رہا ہے اس‌لئےجاگیردار ، دیسمکھ ، زمینداراور وطن‌داروں سے میرا یه کہنا بے محل نه ہوگا که غریب رعایا کےساتھ نہایت ہمدردانه سلوک رکھیں اور کسی قسم کی سختی و ناانصافی کی شکایت نه آنے دیں - مجھے نه صرف قوی امید بلکه قطعی یقین ہے که اس مملکت میں ایک جگه رہنے بسنے والے شیر و شکر ہوکر اتحاد و اتفاق کی روایات کو قائم رکھیں گے - بندگان اقدس و اعلی کی خاص خوشنودی کا باعث ہوگا اگر تم سب باہمی زندگی صلح و آشتی سے بسر کرو ، بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ان لوگوں کو کامیاب نه ہونے دو جو اتفاق و اتحاد کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں-

بھونگیر میں

سه پہر میں هزهائینس عازم بھونگیر ہوئے - یہاں بھی آپ کا پرجوش وپرتپاک استقبال کیا گیا- باشندگان بھونگیر نے آپ کی خدمت میں ایک سپاس نامه پیش کرنے کی عزت حاصل کی اس میں بھونگیر کی تاریخی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اسے " بلدہ حیدرآباد کا باب الداخله " کہا گیا- اس میں واضح کیا گیا تھا که بھونگیر کی تجارتی اہمیت کے لحاظ سے یہاں پر عصری سہولتیں حاصل نہیں ہیں اس کے ساتھ ساتھ آبرسانی ، ڈرینج ، برقی روشنی ، مرا نز بہبودی اطفال‌اور زچگی خانوں‌کے قیام پر زوردیا گیا-اس‌سپاسنامه میں کمیونسٹ سرگرمیوں کی ، جن کا مقصد ملک کے امن و امان میں خلل ڈالناتھا، مذمت‌کی گئی اور بیان کیا گیا که بھونگیر میں ہمیشه تعلقات نہایت خوشگوار رہے اور اس عزم کا اظہار کیا گیا که اس شاندار روایت کو برقرار رکھا جائیگا -

بھاری محاصل سے کاشتکار کی نجات

"تمہارے سپاسنامه کے الفاظ سے مجھے بڑی خوشی ہوئی اور خانوادۂ آصفی سے تمہاری عقیدت اور وفاداری کے جذبات سمع ہمایونی تک پہنچانا میرا خوشگوار فریضه ہے - بھونگیر کی جن ضروریات کے طرف تم نے توجه دلائی ہے میں ان سب سے حکومت کو مطلع کرونگا تم اطمینان رکھو که حکومت تمہارے آرام و آسائش کے تمام لوازمات پر نہایت ہمدردی سے غور کریگی - چنانچه سرکار جمله غیربندوبست شده جاگیرات‌کی پیمائش کا انتظام کررہی ہے تاکه سنگین دھارہ جات کے بارے کاشتکار محفوظ رہ سکیں

علاوہ اس کے حقوق پٹہ دار و شکمبداران کے تحفظ کے مدنظر ریکارڈ آف رائٹس کی پارٹی کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔

طریقہ بیگار کو روکنے کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ جس سے بالخصوص مزدور پیشہ طبقہ کی تکالیف دور ہوجائینگی،،۔

عوام کے قلوب مطمئن رہیں

” امن و امان کے قیام کے لئے تمہاری کوششیں نہایت مبارک ہیں اور تمہارے سپاسنامہ سے صاف ظاہر ہے کہ باہمی رواداری اور حسن سلوک کی روایات برقرار رکھنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جارہی ہے اور ہندو مسلمان بھائیوں کی طرح زندگی بسر کررہے ہیں۔ اگر تم ان کوششوں میں ثابت قدم رہوگے تو دنیا کی کوئی طاقت تم سے امن، چین نہیں چھین سکتی۔ جاگیردار، زمیندار، دیسمکھ اور وطنداران سے میں یہ کہدینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ زمانہ بدل چکا ہے اس لئے سابقہ سختی و ناانصافی ترک کرکے عوام کے قلوب کو مطمئن رکھنے کی فکر کریں۔

بندگان اقدس و اعلی کی خوشنودی اسی میں ہے کہ ہم سب آپس میں یکجہتی و یگانگت سے زندگی بسر کرو اور اتفاق و اتحاد کی بنیادیں مستحکم کرو۔،،

معزز ناظرین!

آپ کو "معلومات حیدرآباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی۔ حیدرآباد دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

صنعتی و تجارتی وفد کی سرگرمیاں

قائد وفد کے تاثرات

نواب زین یار جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات حکومت سرکارعالی نے ایک صحافتی کانفرنس میں اس صنعتی اور تجارتی وفد کے قابل قدر کام کا خلاصہ بیان کیا جو آپ کی قیادت میں حکومت حیدرآباد کی جانب سے بیرونی ممالک کو روانہ کیا گیا تھا یہ وفد خود آنریبل نواب زین یارجنگ بہادر (قائد وفد) آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام صنعت و حرفت اور ملک کے ممتاز ماہر مالیات و صنعت کار مولوی میر لائق علی صاحب اور راجہ پنا لال پیٹی اور نواب میر نواز جنگ بہادرمعتمد فینانس پر مشتمل تھا ۔

اس وفد کے دائرہ عمل میں بعض اہم مسائل شامل تھے جیسے مکمن صنعتی مشنری کی خریدی اور فولاد کی صنعتوں کے قیام کے متعلق حکومت سرکارعالی کے منصوبوں کے تکمیل میں بیرونی صنعت کاروں کے تعاون کا حصول ، اور بیرونی ممالک سے حیدرآباد کے تجارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق یورپ اور امریکہ کی حکومتوں سے گفت و شنید کرنا ، اس کےعلاوہ اس وفد پر یہ ذمہ داری بھیءائد کی گئی تھی کہ بعض بیرونی ممالک میں حیدرآباد کےلئے کمشنر تجارت یا ایجنٹ کے تقرر کے امکانات دریافت کرے ۔

آنریبل نواب زین یارجنگ بہادر نے وفد کےمفوضہ کام کی نوعیت کی صراحت کرتے ہوے کہا۔

"حکومت سرکارعالی نے بعد جنگ تعمیری اورصنعتی ترقیات کے منصوبوں کے مد نظر یہ تصفیہ کیا کہ ایک تجارتی اورصنعتی وفدیورپ، برطانیۂ عظمی، کنیڈا، اورامریکہ بھیجا جائے ۔ روانگی سے قبل وفد نے مختلف سررشتہ جات سرکارعالی سے ان کی ضروریات کے متعلق مواد حاصل کیا۔ چونکہ انگلستان اور امریکہ میں بہت کچھ کام کرنا تھا اور ایسے امور سے دو چار ہونا تھا جو حیدرآباد کی معاشی خوشحالی پرگہرا اثر رکھتے ہیں اس لئے وفد کو اس کے مفوضہ امور میں اپنے اختیار تمیزی کو استعمال کرنے کامجاز قرار دیا گیا ۔

صنعتی اداروں کا معائنہ

" وفد نے انگلستان میں اپنے وسیع دورے میں پندرہ مشہور کارخانوں مثلا انگلش ایلکٹرک کمپنی ، اسٹانڈرڈ موٹر ورکس ، برمنگھم اسمال آرمس کمپنی ۔ میٹروپولیٹن ورکس، وغیرہ کا معائنہ کیا۔ وفد نےسوئٹزرلینڈ میں زیورچ جنیوا ۔ اور پیکوسلوا کیا کے شہر پر آگ میں پارچہ بافی اور سوت کاتنے کی مشینوں کے حصول کی نسبت وسیع پیمانہ پر چھان بین کی اور مصنوعی ریشم اور

پارچہ بافی کی مشنری کے بڑے کارخانوں سے ربط پیدا کیا وفد نے اس موقع سے کافی فائدہ اٹھایا اور سوئٹزرلینڈ بنکنگ کارپوریشن اور سوئٹزرلینڈ کے وفاقی حکومت کے ممتاز عہدہ داروں سے حکومت سرکار عالی کے ان ممالک میں خرید وفروخت کرنے کی صورت میں سوئٹز اور چیک زرقرطاس میں رقم کی ادائی کی نسبت گفت و شنید کی۔ "

قابل قدر روابط

" وفد نے انگلستان میں اپنے قیام کے دوران میں یہ محسوس کیا کہ نہ صرف ممتاز برطانوی صنعت کاروں بلکہ حکومت کے اعلی عہدہ داروں نے بھی حیدرآباد کی صنعتی ضروریات کی تکمیل میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور ہرجہتی امداد پرآمادگی ظاہر کی۔ ان میں عام طور پر یہ احساس پایا گیا کہ حیدرآباد اپنے وسیع اور مختلف انوع ضروریات کی تکمیل کے لئے لندن میں اپنا ایک خاص نمائندہ مقرر کرے۔

وفد نے اس دوران میں نہ صرف اعلی عہدہ داران حکومت اور ماہرین مالیات بلکہ بعض غیر ممالک کے سفیروں سے بھی ملاقات کی اور ان سے ربط پیدا کیا۔ حکومت سرکارعالی کی اس خواہش کے مد نظر کہ ملک میں ہلکی مشنری کے کارخانوں کے قیام کے لئے برن گن فیا کٹری حاصل کرلی جائے وفد نے اپنے مڈلینڈس کے دورہ کے زمانہ میں ان اداروں سے ربط قائم کیا جو اس امر میں دلچسپی رکھتے تھے اور معلوم کیا کہ برمنگھم اسمال آرمس کمپنی ہندوستان میں چھوٹے پیانہ کے انجینرنگ کارخانے ہندوستانی سرمایہ کے اشتراک کے ساتھ قائم کرنے کے لئے منصوبہ بندی کررہی ہے۔ اس کمپنی کے نمائندوں نے وفد کی پیش کردہ شرائط کے مطابق حیدرآباد میں کارخانوں کے قیام پر رضامندی کا اظہار کیا اب یہ امر حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے کہ ان تجاویز کو روبہ عمل لایا جائے یا نہیں۔ "

لوہے اور فولاد کی صنعت

" اسی طرح ممالک محروسہ سرکارعالی میں لوہے اور فولاد کی صنعت کے قیام کے متعلق ابتدائی مراحل طے کئے گئے اور اس معاملہ سے تعلق رکھنے والے مختلف ادارہ جات سے تفصیلی مباحث کے بعد، مسز جان مالکس اینڈ پارٹنرز، کو مشاورت کے لئے مدعو کیا گیا۔ اس کمپنی نے حیدرآباد میں موقع کے معائنہ کے بعد سالانہ پانچ لاکھ ٹن خام لوہا تیار کرنے کے بارے میں تفصیلی تجویز مرتب کرکے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے اب حکومت کواس کا تصفیہ کرنا ہے کہ آئندہ اس بارے میں کیا اقدام کیا جائے۔

نباتاتی گھی کی تیاری

" حیدرآباد میں مونگ پھلی کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے جو مزارعین اور ممالک محروسہ دونوں کے لئے معقول آمدنی کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ حکومت کی خواہش رہی ہے کہ نباتاتی گھی کا کافی بڑا کارخانہ قائم کیا جائے تاکہ مونگ پھلی اور دیگر روغنی تخم کی کثیر پیداوار سے جس کا بیشتر حصہ بیرون مملکت روانہ کیا جاتا ہے کامل استفادہ کیا جاسکے۔ برطانیۂ عظمی کے دورہ میں وفد نے مختلف کارخانوں کا معائنہ کیا اور دفتر ہند اور بورڈ آف ٹریڈ کے عہدہ داروں کے مشورہ کے بعد ہورگسیس کارپوریشن کے ذریعہ اس کام کو شروع کرنے کے انتظامات کئے گئے۔ اس کمپنی نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور توقع ہے کہ وادی گوداوری کے رقبہ میں اٹھارہ ماہ کے اندر ایک کارخانہ کا قیام عمل میں آئیگا۔ "

سوتی کارخانے

" سوتی پارچہ بافی کی مشینری حیدرآباد کی موجودہ اہم ترین ضرورتوں میں سے ہے وفد نے اندازہ کیا ہے کہ حیدرآباد کو تقریباً چار لاکھ تکلوں (Spindles) کی ضرورت ہے جو آٹھ یا دس پارچہ بافی کے جدید کارخانوں میں منقسم کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ وفد نے انگلستان سوئٹزرلینڈ اور چیکوسلوا کیا کے مختلف بڑے کارخانوں کا معائنہ کیا لیکن چونکہ کسی کارخانہ میں بھی سنہ ۱۹۴۸ع سے قبل سامان پہنچانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی نیز ان کی قیمتیں بھی تقریباً وہی تھیں جو انگلستان میں تھیں اس لئے وفد نے سفارش کی ہے کہ مشنری انگلستان کی پلیٹ برادرس

کمپنی سے خریدی جائے جو احمد آباد اور پنجاب کے مالکان کارخانہ جات کو سوتی پارچہ کی مشینری کے سب سے بڑے سربراہ کنندہ ہیں ۔

سر سلک لمیٹڈ حیدرآباد (جو بہ تعاون لانسیل فیا کٹری قائم ہوئی ہے) کے نقشوں کی آخری تکمیل کے لئے بھی انتظامات کئے گئے راجہ پنا لال پیٹی نے بھی انگلستان اور براعظم یورپ کے دوسرے ممالک کے سفر سے فائدہ اٹھا کر مصنوعی ریشم کی صنعت کا مطالبہ کیا جس کو حیدرآباد میں قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اس صنعت کی چار بڑی کمپنیوں سے ان کے تعاون اور دوسری فنی تفصیلات سے متعلق گفتگو کرنے کے بعد راجہ صاحب سے کار خانہ کے قیام سے متعلق اپنے تجاویز حکومت سرکارعالی کے پاس پیش کردی ہیں جنھیں اب حکومت نے منظور بھی کرلیا ہے ۔،،

محکمہ تعمیرات کے لئے ضروری مشنری

،، سررشتہ تعمیرات نے شوارع اور امکنہ اورکارہائے آبپاشی کے لئے اپنی ضروریات کی ایک طویل فہرست دی تھی۔ وفد نے اوزار اور مشینری کے کارخانہ داروں سے تفصیلی استفسارات کے بعد کار آمد اور مفید مشینری کے چنداداروں کا پتہ لگایا ۔ چونکہ بہت سی دوسری حکومتیں بہت ہی تیزی کے ساتھ ان اداروں سے مشینری خرید رہیں تھیں اس لئے وفد نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک برٹش انجینیر کے مشورہ سے جسکا تقرر مشنری کے ہر پرزہ کی جانچ پا کینگ کی نگرانی اور انکی روانگی کے لئے کیا گیا تھا سررشتہ تعمیرات عامہ کی ضروریات کا ایک بڑا حصہ خرید لیا جس میں سے بہت سارے آلات اور اوزار بمبئی پہنچ چکے ہیں خرید کردہ مشنری کی قیمت تقریباً ڈیڑھ لاکھ پونڈ ہوتی ہے،،۔

تحقیقات

،، وفد نے اپنے دوروں اور مختلف تحقیقاتی تجربہ خانوں کے معائنہ کے دوران میں یہ محسوس کیا کہ ہندوستان سائل ٹسٹنگ ( )کانکریٹ کی آمیزش اور اسکو مرتعش کرنے کی مشینوں کے متعلق حالیہ تجربات اور تحقیقات کے نتائج کے استفادہ سے محروم رہا ہے ۔ اس لئے تعمیر شوارع کی تحقیقات سے متعلق بہت ہی مفید لٹریچر کا معتدبہ ذخیرہ ڈائرکٹر انجینیرنگ ریسرچ کی اطلاع کے لئے جمع کیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں قائد وفد نے مستقر حیدرآباد اور اضلاع کے بڑے قصبات میں برقی تقسیم کے مسئلہ پر برٹش انسولیٹڈ کمپنی کے نمائندہ سے تبادلہ خیال کیا اور اس فرم کی خدمت حاصل کرنے کے امکانات پر بھی بات چیت کی اس تبادلہ خیال کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنی کے ارباب مقتدر نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جب کبھی انکے خدمات ٹرانسمیشن لائنوں کے قائم کرنے کے لئے طلب کی جائیں گی وہ ضرور اپنے ٹنڈر پیش کریں گے ۔،،

رہائشی مکانات

،، اسی طرح رہائشی امکنہ کے اجزا کے قبل ازقبل تعمیر کرنے کے متعلق بہت کچھ موادجمع کیا گیا اور یو۔ ین ۔ آئی ۔ ایس ۔ ای کمپنی کے ڈائرکٹرنے قائد وفد سے گفتگو کے دوران میں ہماری حکومت کے امکانی ضروریات سے متعلق بڑی دلچسپی ظاہر کی اور معائنہ حالات تخمینۂ اخراجات اور ہندوستان میں اس کام کے سرانجام دلانے کے طریقوں کی تحقیقات کے لئے خود ہندوستان آنے کا وعدہ بھی کیا ۔،،

برقابی قوت کی تولید

،، برقابی قوت کی تولید کے متعلق بہت سا کام مسٹر لائق علی اور مسٹر عظیم الدین نے انجام دے دیا تھالیکن بعض امور ایسے بھی تھے جن کی وجہ سے مشنری کی تیاری میں تعویق ہورہی تھی مثلاً نظام ساگر اسٹیشن میں گیارہ کلوواٹ سوئچ گیر کی سربراہی کا مسئلہ تھا جس کے لئے دو لاکھ روپیہ کے مزید اخراجات لاحق ہوتے تھے قائدوفد نے اس مسئلہ پر ماہرین متعلقہ کے ساتھ مکمل طور پر بحث کی جس کا نتیجہ یہ ہواکہ سوئچ گیر کا خیال ہی ترک کردیا گیا ۔ اسی طرح ماہرین کے مشورہ سے تین ٹرانس فارمرس کے آرڈر کی توثیق کی گئی ۔ چنانچہ امید ہے کہ مشنری کی پہلی قسط ایک سال کے عرصہ میں حیدرآباد پہنچ جائے گی ۔ وادی گوداوری کے لئے ورکشاپ اور

بعض ضمنی مشنری کی فراهمی کا انتظام بھی کیا گیا اورتوقع هے که سنه ۱۳۵۸ ف کے وسط تک پاورهاؤس تیارهوجائے گا ۔ ،،

ترقی یافته ٹیلیفونی نظام

،، سررشته ٹیلیفون کی خواهش کے مطابق ٹیلیفونی آلات اور انکی قیمتیں اور حیدرآباد میں نظام ٹیلیفون کی توسیع اور ترقی کےلئے فن داں عمله کی فراهمی کےمتعلق ضروری معلومات فراهم کرلی گئیں ۔ اٹومیٹک ٹیلیفون کمپنی نے حیدرآباد کے نظام ٹیلیفون کےلئے آلات کے ڈزائن کی تخصیص اور انکی تیاری کےلئے اپنی آمادگی ظاهر کی هے نیز یه کمپنی جدید ٹیلیفونی نظام کو چلانے کےلئے رضامند هے توقع هے که ماه فروردی میں اس کمپنی کا نمائنده حیدرآباد آکر تفصیلی تجاویز پیش کرے گا ۔ ،،

حیدرآبادی طلباء کی مشکلات

،،حیدرآباد کےطالب‌علم کو بیرونی ممالک کے مختلف تعلیمی اداروں میں داخله حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا هو رها تھا چنانچه وفد نے اس ضمن میں ارباب جامعه کے ساتھ تبادله خیال کے بعد اور هندوستان کے هائی کمشنر کی امداد سے مزید گیاره طلباء کے داخله میں کامیابی حاصل کی ،، ۔

ایجنسی کا قیام

،،حکومت سرکارعالی ، تجار ،کاروباری اشخاص ، اور طلبه کو جن مسائل سے واسطه پڑتا هے انکی وسعت اور تنوع کو ملحوظ رکھتے هوے وفد نے ایک ایجنٹ جنرل کے عاجلانه تقرر کے متعلق حکومت کو توجه دلائی هے۔

مصنوعی کھاد کی تیاری

،، زمین کو زرخیز بنانے کےلئے آج کل مزارعین کوکیمیائی مرکبات کی سخت ضرورت هے ۔ چنانچه اس بارے میں کیمیائی مرکبات بنانے والے ممتاز کارخانه داروں کا تعاون حاصل کرنے کےلئے بہت مفید کام انجام دیا گیا ۔ توقع هے که عنقریب امریکی ماهرین کا ایک فنی وفد نائٹریٹ آف امونیا کی تیاری کی ایک مکمل اسکیم پیش کرنے کےلئے حیدرآباد آئےگا امپیریل کیمیکل انڈسٹری اور پوز گیس کارپوریشن نے بھی کیمیائی اور کھاد کے مرکبات کی صنعت کی ترقی کےلئے اپنی تجاویز بھیج دی هیں جو سررشته تجارت و حرفت کے زیر غور هیں ۔ ،،

تجارت برآمد کی توسیع

،، چونکه کوئی ملک یک طرفه تجارت کے ساتھ اپنا مالیاتی نوازن زیاده عرصه تک برقرار نہیں رکھ سکتا اس لئے وفد کو فطری طور پر ان امکانات کی تلاش رهی جن سے سلطنت متحده برطانیه کے ساتھ حیدرآباد کی تجارت برآمد کو ترقی دی جاسکے ۔ دوران سفر میں وفد کو معلوم هوا که متعدد فرم اس بات کے خواهشمند هیں که ان کو حیدرآباد سے خام اشیاء اور دستی مصنوعات بمبئی و مدراس کے درمیانی اشخاص کے ذریعه حاصل هونے کی بجائےراست حیدرآباد سے فراهم کی جائیں ۔ اب وقت آگیا هے که همارے کاروباری اشخاص اس موقع سے پورا پورا فائده اٹھائیں اور سلطنت متحده برطانیه ، براعظم یورپ ، ریاست هائے متحده امریکه وکنیڈا کے تاجروں کے ساتھ براه راست ربط پیدا کرکے اپنی سمندر پار تجارت کو فروغ دیں اور اس طرح برطانوی هند کے بنکوں کے توسط سے حصول اسٹرلنگ کے پیچیده کاروبار میں پھنسے بغیر هی مطلوبه تجارتی مال حاصل کرلیں ۔ ،،

بدلی هوئی حکمت عملی

یہاں برطانوی صنعت کے موجوده حالات کےمتعلق بھی مختصر تذکره خالی از دلچسپی نه هوگا ۔ آج انگلستان اپنے جنگی قرضوں کو بے باق کرنےاور اپنی تجارت برآمد کو ترقی دینے کے لئے بے انتہا بیچین اور آرزو مند هے۔ چونکه انگلستان کے عوام بین الاقوامی امن کے قیام کےلئے انگلستان کے فرائض سے خوب باخبر هیں اس لئے عالی حکومت کی موجوده پالیسی یہی هے که بیرونی گاهکوں کو حتی الامکان زیاده سے زیاده مال فروخت کیا جائے اورسابقه بازار ازسر نو حاصل کئے جائیں ۔ اب برطانوی کارخانه‌دار اس بات کی سخت کوشش کر رهے هیں که مطلوبه اشیاء کو

نہ صرف موعودہ وقت ھی پر فراہم کریں بلکہ معاھدہ کے وقت جن قیمتوں کا تصفیہ ہوا ھے انہیں پر قایم بھی رھیں۔

ایسی صنعتوں سے متعلق جیسی کہ کیمیائی مرکبات کھاد کی اشیا' مصنوعی ریشم وغیرہ ھیں اور جن کے لئے فنی معلومات رکھنے والے پرانے کاروباری لوگوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا نہایت ضروری ھے ان سے متعلق برطانوی صنعتوں کے وفاق (فیڈریشن) کے ممتاز اراکین کے ساتھ مباحث کے دوران میں یہ پایا گیا کہ سابقہ زمانہ کے برعکس برطانوی کارخانہ دار اب اس بات پر تیار ھیں کہ مطلوبہ مشنری کی فراھمی اور صنعت کے قیام کے علاوہ راز کے طریقوں اور پیٹنٹ کے استعمال سے متعلق بھی معلومات بہم پہونچادیں ۔

ضروری موقف

" تجارتی امور میں تبادلہ زر کا مسئلہ بہت ھی بڑی اھمیت رکھتا ھے ھندوستانی اخبارات میں یہ شتبہات ظاھر کئے گئے ھیں کہ برطانیہ اسٹرلنگ قرضہ جات کی ایک حصہ کی ادائی کے طور پر ھندوستان کو کیاپٹل گوڈس کی فراھمی کےلئے بعض شرائط عائد کریگا ۔ ھوسکتا ھے کہ ان شرائط کا تعلق سکہ کلدار اور اسٹرلنگ کے مابین شرح تبادلہ سے نہ ھو کیونکہ برطانیہ و ھندوستان دونوں بین الاقوامی مانیٹری فنڈ کے اراکین ھونے کی حیثیت سے شرح تبادلہ میں استحکام رکھنے کے ذمہ دار ھیں لیکن ممکن ھے کہ کیاپٹل گوڈس کی سربراھی کے پروگرام نیز خاص اقسام کی مشنری کی برآمد اور اس میں اولیت کی شکل میں بعض شرائط عائد کی جائیں جن سے لازمی طور پر مملکت حیدرآباد میں مشنری کی درآمد پر مضر اثرات مترتب ھونگے لہذا یہ امر ضروری ھے کہ حیدرآباد اس پر اصرار کرے کہ اگر موجودہ انتظامات میں کوئی ترمیمات مقصود ھوں تو حکومت سرکارعالی سے بھی ضروری مشورہ کیا جائے ۔ حکومت سرکارعالی کے لئے ضروری ھے کہ اسٹرلنگ فاضلات اور بلا روک تجارت کے مسائل سے متعلق (جو اینگلو امریکن قرضہ کے ضمن میں پیدا ھوے ھیں) برطانیہ عظمی اور ھندوستان کی باھمی گفت و شنید پر بھی نظر رکھے کیونکہ اس امر کا امکان ھے کہ ڈالر اکسچینج کے حصہ رسدی کا تعین اور مشنری کی سپلائی کا پروگرام تیار کرلیا جائے ۔ "

بسلسلہ صفحہ (۳۲)

اور نہ اپنی خود کی ۔ حکومت حیدرآباد کی طرف سے میں معترضین کو یقین دلاتا ھوں کہ ھم (حکومت حیدرآباد) اپنے فرض کو سمجھتے اور اپنی ذمہ داریوں کا کامل احساس رکھتے ھیں اور ھم نے تہیہ کرلیا ھے کہ ایسی تنقیدوں سے خائف ھوئے بغیر جو اکثر اوقات غیر معتدل اورمفسدانہ نوعیت کی ھوتی ھیں عوام کی اخلاقی اور مادی ترقی کے کاموں کو آگے بڑھائیں ۔

حضرات ! مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کے موعودہ تعاون کی بہترین شکل یہ ھوگی کہ آپ اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیکر مضرت رساں سرگرمیوں کو جہاں کہیں آپ ان سے دوچار ھوں ، تعمیری راستے پر لگادیں اور جہاں تک آپ کے بس میں ھو مختلف طبقوں اور فرقوں کے مابین دوستانہ تعلقات اور ھم آھنگی کو ترقی دیں ۔ صرف اسی طریقہ سے ھم اپنے مخصوص مسائل کو زیادہ آسانی کے ساتھ حل کرسکتے ھیں اور بحیثیت مجموعی سارے ھندوستان کے امن اور ترقی میں قابل قدر حصہ لے سکتے ھیں ۔ "

فرقہ واری ہم آہنگی

ہرهائی نس شہزادی صاحبہ برار کی اپیل

ہر ہائینس شہزادی صاحبہ برار نے بمقام آکولہ (برار) کل ہند خواتین کانفرنس کے زیر اہتمام منعقد شدہ جلسہ عام کی صدارت کرتے ہوے اپنے خطبہ صدارت میں فرقہ واری ہم آہنگی کو بحال اور برقرار رکھنے کے لئے پرجوش اپیل فرمائی۔ شہزادی صاحبہ نے بنگال و بہار کے الم انگیز حادثات کا ذکر فرماتے ہوے ہندوستان کے عالم نسوان سے اپیل کی کہ فرقہ واری ہم آہنگی کی فوری ضرورت کو محسوس کریں اور اس کو بحال اور برقرار رکھنے کے لئے مسلسل جد و جہد کریں۔

کل ہند خواتین کانفرنس کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوے شہزادی صاحبہ نے فرمایا:-

"کل ہند خواتین کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اس کے نصب العین کی ایک دلی قدردان کی حیثیت سے اس کی شاخ حیدرآباد کی مساعی سے میں ایک عرصہ دراز سے قریبی تعلق رکھتی ہوں۔ حیدرآباد نے کل ہند خواتین کی تحریک میں ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے اور اس کے مرکزی ادارے کو اس نے دو نائب صدور، دو مونسس ارکان، صدور اور سرپرست مہیا کئے ہیں جن میں سے ایک مسز سروجنی نائیڈو بھی ہیں۔

وسیع دائرۂ عمل

کل ہند خواتین کانفرنس اپنی مختلف النوع سرگرمیوں کی وجہ سے ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اس کی سرگرمیوں کے وسیع دائرہ میں قومی تعمیر کا کام مثلاً صحت عامہ اور تعلیم اور معاشی، سماجی، اور سیاسی قانون سازی کے میدان میں صنف نازک کے مفاد کی حمایت داخل ہے۔ فاقہ کش، خستہ حال، اور غریب طبقہ کی خدمت کے مشکل اوردقیق مطمح نظر کی اس نے عملی طور پر تکمیل کر دکھلائی ہے۔ لیڈی ارون ڈومسٹک سائنس کالج کا قیام، سماجی بہبود کے کارکنوں کے تربیتی مراکز کی تشکیل، عوام میں اشاعت تعلیم کی مہم، قحط بنگال کے سینکڑوں مصیبت زدوں کی دستگیری کے لئے امدادی کیمپوں کا قیام، مشرقی بنگال و بہار کے حالیہ حزنیوں کے بعد تمام فرقوں میں امدادی کام کا آغاز، یہ وہ چند ایک ٹھوس کارنامے ہیں جو کل ہند خواتین کانفرنس نے انجام دئے ہیں۔ اس کانفرنس نے اکثر خواتین کے لئے جنہوں نے پبلک زندگی میں نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے تربیت گاہ کا کام دیا ہے۔ اس نے بیرونی ممالک کے متعدد ممتاز نمائندوں کا خیر مقدم کیا اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف حصوں میں خواتین کے بین الاقوامی اجلاسوں میں اپنے مندوبوں کو روانہ کیا ہے۔ ہم ایسی کئی خواتین کی شخصیتوں پر جو اس کانفرنس کی صدر رہ چکی ہیں اور جنہوں نے اپنے وطن میں اور وطن سے باہر ہندوستان کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں بجا طور پر فخر کرسکتی ہیں۔ اسی سال کی بات ہے کہ مسز ہنسا مہتا نے، جنہوں نے سان فرانسسکو میں ہندوستانی خواتین کے حقوق کا منشور پیش کر کے دوسری اقوام کی خواتین سے خراج تحسین حاصل کیا، متحدہ قوموں کے ادارے کی عظیم الشان اسمبلیوں میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ راج کماری امرت کور، جو متحدہ قوموں کے تعلیمی معاشرتی اور ثقافتی ادارے میں ایک نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوی تھیں، اس ادارے کی نائب صدر منتخب ہو کر واپس آئی ہیں۔ مسز وجئے لکشمی پنڈت وہ واحد خاتون ہیں جنہوں نے متحدہ قوموں کے ادارے کی عام اسمبلی میں ایک وفد کی قیادت کی اور



ہر ہائنس شہزادی درشہوار

نسلی امتیاز کے مسئلہ میں جنوبی افریقہ کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کر کے ساری دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا۔

ترقی کرتا ہوا هندوستان

" مجھے مسرت ہے کہ میں پہلی مرتبہ سر زمین برار سے ایک عام تعریر کرنے کے لئے کھڑی ہوں اور ایسے وقت جبکہ هندوستان خود اپنے عمل اور فیصلہ کی گراں قدر ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے آزادانہ کھڑا هو رہا ہے ۔ اور وہ آزاد اقوام اور دنیا کی بڑی قوموں میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے کے لئے تیار هو رہا ہے ۔ آج جو روئے زمین کا تیزی سے گزر جانے والا لمحہ ہے تاریخ هند کا بے مثل اهم اور شاندار باب ہے ۔

فرقه واریت کا زهر

" لیکن میں اس خیال سے مغموم ہوں کہ آزادی کی جس سنہری چوکھٹ پر آج هندوستان کھڑا هوا ہے اس پر ایک تاریکی کا پردہ بھی پڑا هوا ہے اور اس (هندوستان) کی مسرت کے جام میں فرقہ واریت کا مہلک زهر ملا هوا ہے ۔ میں دل سے یہ محسوس کرتی ہوں کہ آج هندوستان کو اس طرح نہ هونا چاهئے تھا کہ اس کو خود اپنا اعتماد حاصل نہ هو اور خود اپنے اندرونی خلفشار سے اس کا قلب پارہ پارہ هوجائے ۔ کاش یہ هوتا کہ وہ اپنی قوت و عظمت کے ساتھ جو اس کے مختلف النسل ابنائے ملک کی صلح جوئی اور باهمی یگانگت و مفاهمت سے حاصل هوتی اور جرات ، یقین ، رواداری کے ساتھ صبح آزادی کا خیر مقدم کرنے کے لئے آگے بڑھتا ۔ تب کوئی شخص بھی اس کے قوت کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کی اهلیت اور صلاحیت پر نکتہ چینی نہ کرتا ۔ آج کے دن کے لئے جو سالہا سال گزارے گئے تھے اور قربانیوں کی جو آگ دهکائی گئی تھی وہ سب ختم هوگئی اور آنے والے سالوں کے لئے صرف نفرت اور مرے هوؤں کی یاد کی پرسوز ، تلخ ، اور جلانے والی چنگاریاں اور عزم و اعتماد کی خاکستر باقی رہ گئی ہے ۔

مہلک صلح کل

" کل هند خواتین کانفرنس کی عدیم المثال خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذهب و ملت کے فرق اور رنگ و نسل کے امتیاز سے پاک ہے یہ نہ کسی سیاسی جماعت کی تابع ہے اور نہ کسی پروپگنڈہ کا آلۂ کار ۔ اس کے کثیر التعداد اراکین میں مختلف عقائد رکھنے والی اور مختلف مذاهب کی پیروی کرنے والی خواتین شامل هیں ۔ میں یہ توقع کرتی هوں اور توقع کے اظہار کی بھی جرات کرتی هوں کہ اس بڑے اور نمائندہ ادارے کی مساعی کے ذریعہ کم از کم یہ هونا چاهئے کہ خواتین هند فرقہ واری هم آهنگی کی فوری ضرورت محسوس کریں کیونکہ اس کے بغیر کہیں بھی ، نہ همارے ملک میں ، اور نہ همارے گھروں میں خواہ وہ مٹی کے کچے مکانات هوں یا آهنی دروازے اور دربان رکھنے والے شاندار محل هوں ترقی اور تحفظ نصیب نہیں هوسکتا ۔ ان عورتوں اور ماؤں کو جنہوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر دوسری عورتوں کے بچوں کے قتل میں مدد دی ہے ، اپنے حقیقی منصب کی اهمیت کو محسوس کرنا چاهئے اور ان کو اس کا احساس هونا چاهئے کہ وہ اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر رهیں تو عصبیت اور پریشانی کی طوفانی اور تباہ کن لہر کو آگے بڑھنے سے نہ روک سکیں گی ۔ وہ اس بات کو سمجھ لیں اور اپنی اولاد کو بھی سمجھادیں کہ هندوستان جیسا بڑا ملک جو بجائے خود ایک براعظم ہے قدرتاً مختلف تہذیبوں ، نسلوں اور مذاهب کا گہوارہ ہے لیکن میرا عقیدہ ہے کہ یہی نسلی اور تہذیبی اختلافات بہ حیثیت مجموعی اپنے مختلف عناصر کے ساتھ هندوستان کے تہذیبی مرقع میں رنگ بھرتے هیں لیکن اس عظیم الشان تصویر کی تخلیق میں همیں مختلف اور متضاد رنگوں کے امتزاج کو قائم رکھنے کے لئے قدیم استادوں کی فنی قابلیت اور مہارت اپنے اندر پیدا کرنی چاهئے ۔ ان مختلف رنگوں کو اس طرح ترتیب دینا اور ان میں ایسی موزونیت پیدا کرنی چاهئے کہ ان کی اصلیت نہ بگڑے ۔

رواداری

همارا کام موزوں امتزاج اور انتہائی ضبط نفس کا طالب ہے کیونکہ غیر ذمہ دارانہ طور پر کیا هوا کوئی کام پائدار نہیں هوسکتا آئیے هم عقل مندی ، رواداری ، اور رحمدلی کے رنگوں سے اپنا قومی مرقع تیار کریں هم خواتین هند کا یہی مطمح نظر ، یہی تمنا ، اور یہی عزم هونا چاهئے ۔

صدر اعظم بہادر کے دورے

تین اضلاع کے معائنے

ہزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل دیہی علاقوں کی ترقی سے جو گہری دلچسپی رکھتے ہیں اس کا اندازہ آپ کے اضلاعی دوروں سے ہوسکتا ہے جو آپ کی گوناگوں مصروفیات کا ایک لازمی جزو بن گئے ہیں۔ آپ گزشتہ ماہ اگست کے بعد سے جبکہ آپ نے بحیثیت صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی اپنے عہدہ کا جائزہ حاصل کیا تھا اب تک چھ اضلاع کا دورہ کرچکے ہیں۔

ان دوروں میں آپ کو مختلف اضلاع کے باشندوں سے راست ربط قائم کرنے اور انکے اغراض وضروریات سے بلا واسطہ واقفیت حاصل کرنے کا قابل قدر موقع ملتا ہے۔ اس طرح آپ کو اس بات کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی ترقی اور بہبود کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان کی افادیت کی جانچ کریں اور ایسی ہدایات دیں جن کی بدولت مزید تعمیری کام کا آغاز کیا جاسکتا ہو۔

دورے

صدر اعظم بہادر ۸ ۔ جنوری کی شام کو بلدہ حیدرآباد سے گلبرگہ کے دو روزہ دورے پر روانہ ہوئے۔ پہلے روز کا پروگرام حضرت خواجہ بندہ نواز رح کی درگاہ کی زیارت اور شری شرن بسپا کی دیول کے معائنہ سے شروع ہوا۔ یہ دیول فرقہ لنگایت کا جو ممالک محروسہ کی آبادی کا ایک قابل لحاظ جزو ہے جاترائی مقام ہے۔ درگاہ شریف پر ہزاکسلنسی کی خدمت میں مدرسہ دینیات کی جانب سے ایک سپاس نامہ پیش کیا گیا جس میں مدرسہ کے لئے مالی امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ صدر اعظم بہادر نے اس درخواست پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

شرن بسپا دیول پر صدر اعظم بہادر کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ دیول کے امناء نے ایک سپاسنامہ کے ذریعہ درخواست کی کہ دیول پر ایک کلس چڑھانے کی اجازت دی جائے اور جاتریوں کے لئے راتب بندی کا بہتر انتظام کیا جائے۔ ہزاکسلنسی نے کنڑی زبان میں تقریر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ کلس کے متعلق انکی درخواست پرغور کیا جائے گا۔ اور یہ اعلان بھی کیا کہ راتب بندی کے بہتر انتظامات کرائے جائینگے اور دیول کے سامنے جو کھلا میدان موجود ہے اُسے آراستہ کیا جائے گا اور یہاں سے ایک سمنٹ کی سڑک بھی تعمیر کی جائے گی۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے ممالک محروسہ سرکارعالی میں بسنے والے تمام فرقوں کے مابین ہم آہنگی اور دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ صدر اعظم بہادر نے اسکے بعد ہفت گنبد کا معائنہ فرمایا اور یہ ہدایت دی کہ گنبدوں کے اطراف خوشنما پارک بنوائے جائیں۔ دوسرے مقامات میں جنکا ہزاکسلنسی نے معائنہ فرمایا ہے سیول ہسپتال مشن ھائی اسکول اور مسلم یتیم خانہ اور نوتن ودیالہ قابل ذکر ہیں۔

سپاسنامے

مجلس بلدیہ اور مجلس ضلع کی جانب سے ٹاون ہال میں ہزاکسلنسی کا شاندار خیرمقدم کیا گیا اور ایک مشترک سپاسنامہ پیش کیا گیا جسکا جواب دیتے ہوئے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ آپ اس سے بہت پہلے ہی گلبرگہ حاضر ہونا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ نہ صرف صوبہ کا مستقر اور تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور سلطنت بہمنیہ کا گہوارہ رہا ہے بلکہ اسلئے بھی کہ اس کی مقدس سر زمین ہندوستان کی اس مقدس ہستی کی دائمی آرام گاہ ہے جس کے فیض روحانی سے دکن کا ذرہ ذرہ آج بھی منور ہے۔ اور جہاں سری شرن بسپا مہاراج کی تعلیم کا اثر آج بھی نمایاں ہے، جس نے انکے لاکھوں پیروؤں کو ایک رشتہ اتحاد میں منسلک کر

رکھا ہے ۔ ہزاکسلنسی نے عوام کو ان کی اس خوش نصیبی پر مبارک باد دی کہ خداتعالی نے انہیں ایک ایسا بادشاہ عطا کیا ہے جن کو ہر وقت اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال ہے ۔

ترقیات

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر کے اس دورہ کے نتیجہ کے طور پر گلبرگہ کی شہری ترقیوں اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی مختلف اسکیمیں جن پر تقریباً (۷۵) پچھتر لاکھ روپیہ صرف ہوگا روبہ عمل لائی جارہی ہیں ۔ ان اسکیموں میں ذرائع آب پاشی کی تعمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے جس کے لئے دریائے بھیما کے پانی کو روکنا پڑے گا اور اس اسکیم پر تقریبا چالیس لاکھ روپیہ صرف ہوگا ۔ اسکے علاوہ بالکل عصری طرز کا ڈرینج سسٹم بھی قائم کیا جائے گا اور دریائے بھیما اور دریائے کرشنا پر ایک ایک پل بھی تعمیر کیا جائے گا یہ دونوں پل رائچور اور لنگسگور کو گلبرگہ سے ملادینگے ۔ انکی تعمیر پر ستائیس (۲۷) لاکھ روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا ۔ مزید دو لاکھ کے صرفہ سے شہر گلبرگہ کے گندے راستہ موریاں وغیرہ صاف کی جائینگی ایک جدید دوا خانہ اور اسکے ساتھ ساتھ ایک زچگی خانہ بھی تعمیر کیا جائے گا دوا خانہ میں تقریباً تین سو مریضوں کے قیام کا انتظام رہے گا ۔ ان سب کے علاوہ برقی قوت کی سربراہی کے لئے ایک بڑا قوت گھر تعمیر کیا جائے گا ۔

دوسری مصروفیات

ہزاکسلنسی کے دوسرے روز کے پروگرام میں بھی گوناگوں مصروفیات شامل تھیں ۔ آپ نے گلبرگہ کالج اور مدرسہ کے عمارتوں کے لئے منتخبہ زمین کا معائنہ کیا ۔ پھر آپ محبوب شاھی ملز تشریف لے گئے جہاں منتظمین اور مزدوروں نے آپ کا شاندار استقبال کیا ۔ ہزاکسیلنسی نے مزدوروں سے انکی شکایات کے بارے میں استفسارات کئے اور کارخانہ کے عہدہ داروں کو ھدایت دی کہ مزدوروں کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں ۔ مقام جگت پر جہاں موریوں اورنالیوں کی صفائی کا کام جاری تھا ارکان پست اقوام نے صدر اعظم بہادر کا پرجوش استقبال کیا ۔

جامعہ نگر اور [illegible] کا دورہ

سہ پہر میں ہزاکسیلنسی الند تشریف لے گئے جہاں ہندؤں اور مسلمانوں نے آپکی خدمت میں ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا ۔ سرمرزا نے الند کے ہندؤں اورمسلمانوں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے اپنے اختلافات کا تصفیہ کرلیا ۔ آپ نے یہ ہدایت بھی دی کہ الند کو ایک سڑک کے ذریعہ قریب ترین ریلوے اسٹیشن سے ملا دیا جائے ۔

الند سے واپسی پر صدر اعظم بہادر نے طبقہ تجار کی طرف سے ایک سپاس نامہ قبول فرمایا ۔ اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس میں جو مطالبات پیش کئے گئے ھیں ان میں سے اکثر پورے کئے جائینگے جیسا کہ آپ نے مجلس بلدیہ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا تھا ۔

لنگایت کتب خانہ

سر مرزا نے لنگایت کتب خانہ کا افتتاح کیا ۔ ہزاکسیلنسی کے اعزاز میں جو جو تقریبات انجام پائیں ان سب میں عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اسطرح یہ تقریبیں پوری طرح کامیاب رہیں ۔

کنڑا ساھیتیہ سنگھ

سرمرزا نے کنڑا ساھتیہ سنگھ کی نئی عمارت کامعائنہ کیا اور سنگھ کی جانب سے پیش کردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ سنگھ کی عمارت کے لئے مالی امداد اور سالانہ رقم منظور کرادینگے ۔

یادگیر کا دورہ

گلبرگہ سے صدر اعظم بہادر یادگیر تشریف لے گئے باشندگان یادگیر کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا میں آپکی ضروریات کی تکمیل کے لئے انتہائی کوشش کرونگا تاکہ آپ اعلیحضرت بندگان عالی کے مربیانہ حکمرانی میں خوش حالی اور ترقی کی زندگی بسر کریں ۔

حیدرآباد کا درخشاں مستقبل

ہزاکسیلنسی کا دورہ رائچور پر ختم ہوا اور یہاں بھی آپ نے ایک مصروف پروگرام کی تکمیل کی ۔ رائچور کی مجلس

بلدیه کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے کہا کہ برطانوی ہند کی بہ نسبت ممالک محروسہ کی رعایا کے مختلف طبقوں میں جو مختلف مذاہب کے پیرو ہیں زیادہ ہم آہنگی اور اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے ۔ آپ نے کہا کہ اس خوشگوار صورت حال کا سبب یہ ہے کہ شاہ ذیجاہ اپنی رعایا کو بلا لحاظ مذہب و ملت ایک نظر سے دیکھتے ہیں ۔ سر مرزا نے کہا کہ یہ اتحاد واتفاق حیدرآباد کے ایک درخشاں مستقبل کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔

عاجلانہ تکمیل

مکرم جاھی مارکٹ کمیٹی کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے توقع ظاہر کی کہ تنگبھدرا پراجکٹ بہت جلد تکمیل کو پہنچے گا آپ نے غذائی اجناس کی کاشت پر زور دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ اہل رائچور اس غذائی قلت کے زمانہ میں تجارتی اجناس کے مقابلہ میں غذائی اجناس کی کاشت کو اہمیت دینگے ۔

ثقافتی اتحاد

صدر اعظم بہادر نے کرناٹک ترونا سنگھ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور اس موقع پر بھی مزید ایک سپاسنامہ قبول فرمایا ۔ اس ادارہ کا مقصد کنڑی زبان اور ادب کی ترویج اور ترقی کے ذریعہ اہل کرناٹک میں روحانی اور ثقافتی اتحاد کو دو بارہ قائم کرنا ہے ۔

صدراعظم بہادر نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا

''کرناٹک کا علاقہ تاریخ کے نشیب و فراز کی وجہ سے اب مختلف سیاسی و انتظامی وحدتوں میں منقسم ہے لیکن کنڑی ثقافت ایک ہی ہے اور ایسی تاریخ و روایات کی حامل ہے جن پر اہل کرناٹک بجاطور پر فخر کرسکتے ہیں ۔ اس موقع پر کرناٹک کے شاندار ماضی کی تفصیلات کو دہرانا ممکن نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ جنوبی ہند کے تمدن و تہذیب کی ترقی میں کرناٹک نے نہایت آہم مستقل اور کئی حیثیتوں سے نمایاں طور پر تخلیقی حصہ لیا ہے ۔ آرٹ ہو یا فن تعمیر ، موسیقی ہو یا ادب یا نظم و نسق کرناٹک کا حصہ نہایت امتیازی اور انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور اس نے ہندوستان کے تہذیبی مرقع کو کافی آراستہ اور مالا مال کیا ہے ۔ جنوبی ہند کی ابتدائی تاریخ تاریکی میں ہے اور اگر چہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کام کرنا باقی ہے تاہم حالیہ علمی تحقیقات سے ان عظیم الشان کارناموں پر روشنی پڑتی ہے جو جنوبی ہند کے راجاؤں نے مختلف شعبوں میں انجام دئے ۔ ان میں چالوکیہ ، راشٹر کوٹ ، ھوسلیہ پالویہ ، جولہ ، پانڈیہ اور دیگر خاندانوں کے راجاؤں کے علاوہ وجیانگر کی وہ عظیم الشان سلطنت بھی شامل ہے جو چھٹی صدی عیسوی سے لیکر سولھویں صدی عیسوی تک قائم رہی ۔ لیکن مجھے ان چیزوں پر زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ سب عام طور پر ان سے واقف ہیں ۔ پچھلے چند سال سے ہندوستان میں ہم ایک قومی تحریک کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن اس تحریک کے علمبردار سیاسی جد و جہد اور وقتی مظاہروں میں ایسے منہمک ہیں کہ زندگی کے گہرے مسائل کی طرف شاید ہی کوئی توجہ کی جاتی ہے ۔ مجھے توقع ہے کہ جب سیاسی کشمکش کا طوفان رک جائیگا اور گرد وغبار چھٹ جائے گا تو روحانی اقدار کی طرف مناسب توجہ کی جائیگی لیکن اس دوران میں جن لوگوں نے روح انسانی کے شعلہ کو روشن رکھنے کیلئے کام کیا اور کررہے ہیں وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں ''۔

کنڑا کاشی

''مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ یہ سنگھ اپنے وجود کے اٹھارہ سالہ دور میں تقاریر ، ڈراموں اور مطالعہ کی محفلوں کا انتظام کر کے اور ایک کتب خانہ اوردارالمطالعہ کے ذریعہ اہل کرناٹک کو اپنی زبان و ادب اور ثقافی ورثہ سے مانوس کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے ۔ تاہم اس سنگھ کے ارا کین کی تعداد بہت قلیل ہے اور اسے ہر دلعزیز بنانے کے لئے ممکنہ کوشش کی جانی چاہئے ۔ یہ بات حالات کے لحاظ سے نہایت مناسب ہے کہ ممالک محروسہ میں رائچور کنڑی ثقافت کا مرکز رہے کیونکہ خود شہر رائچور میں اہل کرناٹک کی آبادی چالیس ہزار ہے اور آنجہانی بی ایم۔ سری کنٹیا جیسی ہستی نے رائچور کو ''کنڑا کاشی'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔''

خیرسگالی وتعاون

” آپ نے اپنے سپاسنامه میں میسور میں میرے کام کی بہت ستائش کی ھے قدردانی کے ان الفاظ کے لئے میں آپ کا شکرگزار ھوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یه کہنا چاھتا ھوں که میں نے جو کچھ بھی کامیابی حاصل کی وہ درحقیقت ان لوگوں کے دلی تعاون اور اشتراک عمل کا نتیجه تھی جن کے ساتھ اور جنکے درمیان مجھے کام کرنے کا موقع ملا۔

مجھے توقع ھے که جسطرح کرناٹک ساھتیه پریشد بنگلور نے سارے کرناٹک علاقه کے رھنے والوں کی محبت اور احترام کو حاصل کر لیا ھے اسیطرح یه سنگھ بھی ان کثیر التعداد اھل کرناٹک کو جو اس ریاست میں بستے ھیں ثقافتی رشته اتحاد میں منسلک کردیگا اور اس طرح کرناٹک کے پورے لسانی صوبه کے ثقافتی اتحاد کا باعث بنیگا “۔

مالی مسائل

” آپ کے سنگھ کے لئے سرمایه کی کمی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ھے اور آپ نے حکومت سے مالی امداد کی توقع وابسته کی ھے ۔ آپ کی درخواست پر حکومت مناسب غور کرے گی لیکن میرا خیال ھے که اگر اس علاقه کی کنڑی آبادی کو اس ادارہ کی حقیقی قدر و اھمیت سے آگاہ کیا جاتا ، اگر اھل کرناٹک کے دلوں میں کنڑی ثقافت کو پروان چڑھانے اور ترقی دینے کی حقیقی تمنا موجود ھو اگر وہ متحد ھوجائیں اور اس کام کا بیڑا اٹھالیں تو اس سنگھ کے لئے مالی مشکلات کا حل تلاش کرنا اور خود کفیل بننا مشکل نه ھوگا ۔ سردست مسٹر بی ۔ جی دیسپانڈے اور مسٹر رنگا راؤ دیسائی ھمارے شکریه کے مستحق ھیں جن کے فیاضانه عطیوں کی بدولت اس سنگھ کے لئے جدید عمارت تعمیر کرنے کی اسکیم شروع کی گئی ھے “۔

خفیف ترین پابندی

” آپ نے میری توجه ان پابندیوں کی طرف مبذول کرائی ھے جو حکومت کی طرف سے جلسه ھائے عام پر عاید کی گئی ھیں ۔ جہاں تک خالص سماجی ، ادبی ، تعلیمی اور رفاھی نوعیت کے جلسوں کا تعلق ھے صرف اس بات کی ضرورت ھے که داعیان جلسه متعلقه عہدہ داروں کو مقررہ فارم پر معینه مدت کے اندر جلسه کی اطلاع دیدیں ۔ جلسه کے انعقاد کے لئے انہیں عہدہ دار متعلقه کی اجازت کا انتظار کرنے کی بھی ضرورت نہیں ھے ۔ یه عام قاعدہ ھے ۔ صرف مستثنی صورتوں میں جب که یه باور کرنے کی وجه موجود ھو که کسی جلسه کے انعقاد سے امن عامه میں خلل واقع ھونے یا حکومت سرکارعالی یا برطانوی حکومت کے خلاف جذبات نفرت وحقارت پیدا ھونے کا اندیشه ھے تومقتدر عہدہ دار امتناع کے اسباب کو ضبط تحریر میں لانے کے بعد ایسے جلسه کے انعقاد کی ممانعت کرسکتا ھے ۔ پھر بھی ان قواعد کی رو سے داعیان جلسه کو ایسے امتناع کے خلاف اعلی عہدہ داروں کے پاس مرافعه کا حق حاصل ھے ۔ تجربه اور عقل سلیم دونوں کا تقاضه ھے که موجودہ حالات کے تحت جب که بظاھر ایک بے ضرر سی چیز بھی غلط فہمیاں پیدا کرسکتی ھے اور جذبات کو بھڑکاسکتی ھے اس خفیف سی پابندی کو امن وامان کے اغراض کے لئے برقرار رکھا جائے “۔

ذریعه تعلیم

” آپ نے اس بات کا بھی ذکر کیا ھے که قواعد کی رو سے ابتدائی تعلیم طلبا کی مادری زبان میں دی جانی چاھئے لیکن جہاں تک کنڑی بولنے والے بچوں کا تعلق ھے اس قاعدہ کی پابندی بالخصوص مدارس نسوان میں جہاں اکثر صورتوں میں صدر معلمات کنڑی زبان سے بالکل ناواقف ھوتی ھیں عملی طور پر نہیں کیجارھی ھے ۔ مجھے معلوم نہیں که آیا اس سنگھ نے یا کسی اور ادارے نے محکمه تعلیمات کی توجه اس جانب مبذول کرائی ھے یا نہیں “۔

ھندوستان کی قومی زبان

” یہاں میں اس امر کا اظہار کرنا چاھتا ھوں که اگر چه اردو ریاست کی سرکاری زبان ھے اور یه توقع کی جاسکتی ھے که وقت آنے پر یہی زبان ” ھندوستانی “ کے نام سے موسوم ھو کر ملک کی قومی زبان بن جائیگی پھر بھی حکومت کو اس کا کامل احساس ھے که ممالک محروسه

میں تلنگی ، کنڑی اور مرہٹی جیسی اہم زبانیں بھی موجود ہیں جنہیں اعلی حضرت بندگان عالی کی رعایا کے ہزاروں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ لاکھوں افراد بولتے ہیں ۔ آپ اطمینان رکھیں کہ حکومت ان زبانوں کے بارے میں اپنے فرض سے غافل نہیں ہے ۔ وہ ان کے مفاد سے بے اعتنائی نہیں برتے گی بلکہ ان کی ممکنہ حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ ہرفرقہ یہ محسوس کرے کہ اسکی زبان اور اسکی ثقافت حکومت کے ہاتھوں میں محفوظ ہے ۔ صرف اسی طریقہ سے یعنی ہرفرقہ کو چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا یہ محسوس کرانے کے بعد ہی کہ اس کے سیاسی ، مذہبی اور ثقافتی مفادات محفوظ ہیں صحیح معنوں میں ایک جمہوری قومی اور طاقتور ہندوستان وجود میں آسکتا ہے ۔ ورنہ ملک میں امن اورہم آہنگی کی بجائے تلخی اور انتشار کا دور دورہ ہوگا ۔،،

آخر میں ہزا کسیلنسی نے فرمایا '' اس لئے میں حیدرآباد کے ہر باشندہ کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کی سر زمین '' سر زمین آزادی ،، ہے اور یہ کہ اعلی حضرت بندگان عالی کے دانشمندانہ اور مربیانہ دور حکمرانی میں یہ ملک زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ، خوش حال اور آسودہ حال ہوتا چلا جائیگا ،،۔

صدر اعظم بہادر ناندیڑ میں

صدر اعظم بہادر رائچور سے اپنی واپسی کے چوتھے روز ناندیڑ کے یک روزہ دورے پر روانہ ہوے ۔ ناندیڑ پر اپنی آمد کے ساتھ ہی اپنے ریلوے اسٹیشن کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور حکم دیا کہ اسٹیشن کی موجودہ عمارت کو منہدم کرکے اسکی جگہ ایک جدید عمارت تعمیر کی جائے جو عصری سہولتوں اور انتظامات سے آراستہ ہو ۔

خیر مقدمی سپاسنامہ

ٹاؤن ہال میں ناندیڑ کی مجلس بلدیہ ، مجلس ضلع اور انجمن ساہوکاران نے صدر اعظم بہادر کی خدمت میں ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا جس کا آپ نے مناسب جواب دیا ۔ صدر اعظم بہادر نے گنج کی تعمیر کی تجاویز میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس گنج کی تعمیر میں تقریباً (۲۰) لاکھ روپیہ صرف ہوگا ۔ جس کےلئے (۹) نو لاکھ روپیہ کی حدتک حکومت کی جانب سے امداد دی جائے گی اور بقیہ رقم مقامی طور پر مہیا کی جائے گی۔ سرمرزا اسمعیل نے اہل ناندیڑ کو مشورہ دیا کہ گنج کی تعمیر کےلئے وہ حکومت سے تین فیصد شرح سود والے قرضہ کی درخواست کریں اور آپنے یقین دلایا کہ اس درخواست پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا آپنے ناندیڑ میں ایک جدید ٹاون ہال کی تعمیر اور ایک کتب خانہ کے قیام کی ضرورت پر زور دیا ۔

مزدوروں کی نو آبادی

نئے گنج کی تعمیر کےلئے جو زمین منتخب کی جائے گی اس کا رقبہ کئی ایکر پر مشتمل ہوگا ایک ہسپتال جس میں دو سو (۲۰۰) مریضوں کا انتظام رہےگا اور اسکےساتھ ساتھ ایک زچگی خانہ بھی جس میں ایک سو مریضوں کا انتظام رہیگا تعمیر کیاجائےگا اسکے علاوہ مزدوروں کی ایک نو آبادی بھی قائم کی جائےگی جس پر تقریباً دو لاکھ روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا ۔

کنوؤں کی کھدائی

دیہات میں کنوؤں کی کھدائی کے متعلق مجلس ضلع کے مطالبہ کا جواب دیتے ہوے صدر اعظم بہادر نے اس سے اتفاق کیا کہ ہر موضع میں پینے کےلئے صاف پانی کا انتظام کرنا حکومت کے اولین فرائض میں داخل ہے ۔ اور محکمہ کندیدگی باؤلیات کو ہدایت دی کہ اس سلسلہ میں جوکام ہورہا ہے اس میں تیزی پیدا کی جائے آپ نے محکمہ ریلوے کے ڈپٹی ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت دی کہ ناندیڑ اور حیدرآباد کے درمیان آمد و رفت میں سہولتیں پیدا کرنے کےلئے محکمہ ریلوے مناسب انتظام کرے ۔

مرکز تحقیقات کپاس

ہزا کسلنسی نے مرکز تحقیقات کپاس کا معائنہ کیا جہاں لانبے ریشے والی گورانی کپاس اور امریکن کپاس کی ترقی کےلئے تجربات انجام دئیے جارہے ہیں ۔

اسکے بعد سر مرزا نے پرتیبھا نکاتین اسکول کامعائنه فرمایا جهاں آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامه پیش کیا گیا آپ نے مشیر تشکیل شهری کو حکم دیا که مدرسه کی نئی عمارت کا ایک نقشه مرتب کرکے پیش کریں آپ ایک دیول کو تشریف لے گئے جهاں جگت گرو دسرتی نے آپ کی خدمت میں برساد پیش کیا ۔

موریوں کی صفائی

صدر اعظم بهادر ایک مقامی درگاه پر تشریف لے گئے اسکے اطراف موریوں کی موجودگی سے آپ کو تکلیف محسوس هوئی اپ نے تعلقدار صاحب کو اس نواح کی صفائی اور ترقی کے لئے هدایت دیں ۔

گرودواره سکهاں کا معائنه

گرودواره اور اسکے راسته ایک دلحسپ منظر پیش کر رهے تهے جبکه صدر اعظم بهادر نے اس مقام کا معائنه کیا دو هزار سکهوں نے جو گرودواره کی زمین پر آباد هیں سر مرزا کا پر جوش استقبال کیا ۔ گرودواره پر صدر بجاری نے صدر اعظم بهادر کا استقبال کیا یهاں آپکی خدمت میں ایک سپاسنامه پیش کیا گیا جس میں آپ کی غیر جانبداری انصاف پسندی اور تدبر کو خراج تحسین ادا کیا گیا ۔ سپاسنامه میں اعلی حضرت بندگان عالی اور انکی حکومت کی طرف سے سکهوں کی جو سر پرستی کی جارهی هے اس کے لئے سکهوں کی جانب سے جذبات تشکر کا اظهار کیا گیا ۔

جواب

سپاسنامه کا جواب دیتے هوئے سرمرزا اسمعیل نے دو سکه قائدین سر جوگندر سنگه اور پریم ادیب سنگه کی وفات پرجن سے ایک طویل عرصه سے آپ کے ایک دوستانه تعلقات قائم تهے اظهار ملال کیا ۔

غیر متزلزل وفاداری

صدر اعظم بهادر نے شاه ذیجاه سے سکهوں کی غیر متزلزل وفا داری کا ذکر کرتے هوئے فرمایا که شاه‌ذیجاه کی یه دلی خواهش هے که انکی حکومت انکی سکه رعایا کی خوشحالی اور سود و بهبود کے لئے هر ممکنه انتظام کرے ۔ آپ نے یه بهی کها که وه شاه ذیجاه کے ارادوں کی تکمیل کے لئے اور انکے ضروریات اور عزائم سے شخصی طور پر واقف هونے کے لئے نانڈیڑ آئے هیں آپ نے انهیں مزید یقین دلایا که شاه ذیجاه کو اُن کی سود و بهبود سے همیشه گهری دلچسپی رهی هے اور هے ۔

هزاکسیلنسی نے درگاه حضرت مکه شاه‌ولی رح علیه کی زیارت فرمائی اور اسکے راستوں کی مرمت کے لئے هدایات دیں ۔

مها راج سے ملاقات

صدر اعظم بهادر نے ایک سادهو سے جو دریائے گوداوری کے کنارے رہ رهے هیں ملاقات کی عوام ازراه محبت و عقیدت انهیں مهاراج کے نام سے موسوم کرتے هیں مهاراج نے جواپنی عمرایک سوتیس سال بتلاتے هیں صدراعظم بهادر کے لئے دعا کی اور شاه ذیجاه اور انکی حکومت کاشکریه ادا کیا که یهاں پر انکی حفاظت کی جارهی هے یه بتانا باعث دلچسپی هوگا که مهاراج کو حکومت کی جانب سے کافی امداد مقرر هے اور انکی قیام‌گاه پر حفاظت کے لئے ایک سکه دسته متعین هے ۔

عثمان شاهی ملز کا معائنه

سر مرزا نے عثمان شاهی‌ملز کا معائنه فرمایا ۔ اس میں بیس (۲۰) هزار تکلے اورچهه سو راچهوں کا انتظام هے اوراس کار خانه میں سالانه ایک کروڑ روپیه کا پارچه تیارهوتا هے۔ صدراعظم بهادر نے ان‌انتظامات کے‌متعلق‌اظهار مسرت کیاجو تین هزار مزد وروں کے لئے کئے گئے هیں ان میں تیس سوعورتیں بهی شامل هیں ۔ مزد وروں کی نو آبادی کی تعمیر میں اندازه لگایا گیا هے که ساٹه لاکه روپیه کا صرفه عائدهوگا هزاکسلنسی نے هدایت دی که اعظم جاهی ملز کے مزد وروں کی نوآبادی کی طرح یهاں بهی مزدوروں کے لئے یک منزله مکانات بنوائے جائیں ۔

اس دورے کی ایک نمایاں خصوصیت یه تهی که صدر اعظم بهادر نے عوام کی ضروریات سے واقف هونے کے لئے ان سے راست اور شخصی ربط قائم کیا ۔

صنعتی مسائل

حکومت کے موقف کی وضاحت

"موجودہ صورت حال میں جن مشکلات اور جن شکوک و شبہات سے ہم دو چار ہیں اون کو دیکھتے ہوے آئندہ کام کی تکمیل میں ایوان صنعت و تجارت جیسے اہم ادارہ کی جانب سے تعاون و اشتراک کا یقین دلایا جانا یقیناً ہمت افزائی کا موجب ہے،، ہزاکسیلنسی سرمرزا اسمعیل صدراعظم باب حکومت سرکارعالی نے حیدرآباد کے ایوان تجارت و صنعت کے سالانہ عشائیہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ آپ نے مشترکہ مفاد کے مسائل میں مشترکہ سعی پرزور دیتے ہوے "بر سر پیکار فرقوں،، سے اپیل کی کہ اپنے اختلافات کا تصفیہ کرلیں اور اپنے وطن کی مشترکہ خدمت کےلئے آگے بڑھیں۔

صدر اعظم بہادر نے اس اجتماع کو مخاطب کرتے ہوے فرمایا " آپ کی خود اعتمادی اور امید افزا نقطۂ نظر فی الواقعی دل خوش کن ہیں۔ امن کی فتوحات بھی جنگ کی فتوحات سے کسی طرح کم شاندار نہیں ہوتیں اور یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ ترقی کی جدوجہد بھی ایک ایسی ہی قومی ضرورت ہے، جیسی کہ خود جنگ، اور یہ جنگ صرف اسی صورت میں جیتی جاسکتی ہے جبکہ افراد میں اپنی قومی ذمہ داری کا از سر نو احساس پیدا ہو جائے۔ مجھے مسرت ہے کہ حیدرآباد کے طبقہ تجار میں اس ذمہ داری کا احساس پایا جاتا ہے،،

" حکومتوں کو جن مسائل سے عہدہ برآ ہونا پڑرہا ہے ان میں مقدم ترین مسئلہ اقتصادی نظام کی بحالی کا ہے جسے جنگ نے پارہ پارہ کردیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں تجارت اور صنعت و حرفت کو نمایاں حصہ لینا چاہئے۔ ہندوستان میں روز افزوں قیمتوں کی وجہ سے اجرتیں بھی بڑھتی جارہی ہیں اور یہ مسئلہ دن بدن ایک سر انگیز صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ ملک میں نہ صرف معمولی اشیاء مایحتاج کی بلکہ غذا اور لباس جیسی ابتدائی ضروریات زندگی سے تعلق رکھنے والی چیزوں کی بھی قلت ہے مزدور پیشہ ہڑتالوں پر ہڑتالیں کررہے ہیں۔ ان میں شورش پھیل رہی ہے اور انہیں شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ ہمارے سامنے حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس سرانگیز صورت حال کو شکست دے کر اس مصیبت کو رفع کیا جائے اور اشیاء کی قیمتوں کو ایک مناسب سطح پر قائم کیا جائے اس کا واحد حل صنعتی ترقی کے ذریعہ پیداوار کے اضافہ میں مضمر ہے۔ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس کو فوراً حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ انحطاط و ابتری کو روکنے کے لئے صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کردیا جانا چاہئے۔ ہمیں نہ صرف صنعتی ترقی بلکہ عاجلانہ صنعتی ترقی کی ضرورت ہے۔ ہم کو صنعتی ترقی کی ضرورت صرف اس لئے نہیں ہے کہ اس کی بدولت صارفین اور پیدا کنندگان کی ضروریات کی تکمیل ہوسکے بلکہ اس لئے بھی کہ جہاں تک ہوسکے زراعت کی حیثیت بھی ایک صنعت کی ہوجائے۔،،

ہندوستان کو بیرونی امداد کی ضرورت

" اس مسئلہ سے متعلق آپ نے مختلف امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے صنعتی ترقی کے لئے ارزاں برق کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ میرے خیال میں آپ حضرات ان مساعی سے واقف ہیں جو حکومت اس بارے میں کررہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ صنعتی ترقی کا دار و مدار ارزاں برقی قوت کی فراہمی پر ہے۔ حیدرآباد اس خصوص میں بہت پیچھے ہے۔ لیکن حکومت کا ارادہ ہے کہ جلد سے جلد اس کمی کو پورا کردیا جائے۔ آپ نے لوہے

اور فولاد کی پیداوار کا ذکر کیا ھے ۔ آپ غالباً اس سے واقف ھیں کہ حیدرآبادی صنعتی و تجارتی وفد نے ، جس نے حال ھی میں یورپ اور امریکہ کا دورہ کیا ھے بیرونی صناعوں اور سر برآوردہ صنعت کاروں سے روابط قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی ھے اور اس نے ایک مشہور صنعتی ادارے کی فنی امداد بھی حاصل کر لی ھے۔ یہ ادارہ اپنے ماھرین فن کو عنقریب یہاں روانہ کررھا ھے ۔ یہ ماھرین لوھے اور فولاد کی پیداوار کے متعلق حکومت کی اسکیم کی جانچ پرتال کرکے رپورٹ پیش کریں گے ۔ اس بات کا سب کو علم ھے کہ صنعتی اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں سب سے بڑی رکاوٹ ضروری سامان کی کمی کی وجہ سے پیش آرھی ھے ۔ بدقسمتی سے ھندوستان کے اثاثہ جات اسٹرلنگ فاضلات میں پھنسے ھوے ھیں اور سردست برطانیہ اس موقف میں نہیں ھے کہ ھندوستان کی ضروریات مہیا کرسکے ۔ ھمارا دوسرا ذریعہ امریکہ ھے ۔ اس سلسلہ میں میں ڈالر کے تبادلہ کے مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاھتا ھوں ۔ آپ جانتے ھیں کہ سلطنت برطانیہ سے تعلق رکھنے والے جملہ ممالک کی ڈالر سے متعلق ضروریات کا دارومدار برطانیہ عظمی پر ھے ۔ جو ان ملکوں کی حد تک ڈالر کے سرمایہ کے لئے مقتدر حیثیت رکھتا ھے ۔ جہاں تک ان ملکوں میں ڈالر کے سرمایہ کی فراھمی کا تعلق ھے صورت حال کسی قدر غیر واضح ھے بہر حال یہ ظاھر ھے کہ برطانیہ اس موقف میں نہیں ھے کہ وہ ھندوستان کی ڈالر کی ضروریات کی تکمیل کرسکے۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع میں ڈالری سرمایہ (Pool) کی تحلیل عمل میں آنے والی ھے ۔ ممکن ھے کہ اس وقت ھندوستان کو بھی ان محفوظات میں سے حصہ مل جائے ۔ بہر صورت جب یہ سرمایہ تحلیل کردیا جائے گا تو ھندوستان کے اسٹرلنگ فاضلات کا ڈالروں میں تبادلہ ممکن ھوجائے گا ۔ اور ھندوستان کی ضروریات کی تکمیل ھوسکے گی ۔ برطانوی خزانہ کے عہدہ داروں کے متوقعہ دورہ سے جو ھندوستان کے اسٹرلنگ فاضلات پر بحث کرنے کے لئے آرھے ھیں بہت سے امور واضح ھوجائیں گے اور جو کچھ بھی تصفیہ ھو اُس سے اس مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی ،،۔

صبر اور انتظار کی ضرورت

'' صنعتی سامان سے قطع نظر ماھر کاری گروں اور فنی عملے کی کمی کا مسئلہ بھی حل طلب ھے کیونکہ بغیر ان کے مشینوں سے کام نہ لیا جاسکے گا ۔ اس مسئلہ کا یہ حل پیش کیا گیا ھے کہ مقامی لوگوں کی فنی صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ کاریگروں کی کافی تعداد کو فنی تربیت دی جائے ۔ حکومت سرکارعالی اپنی ذمہ داریوں کا کامل احساس رکھتی ھے اور ان سے عہدہ برآ ھونے کے لئے عملی اقدام کئے جارھے ھیں ۔ لیکن بڑی مشکل یہ ھے کہ باوجود اس کے کہ ھم صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے تیار ھیں ھمیں اس کی آزادی حاصل نہیں ھے ۔ ان حالات میں سوائے اس کے کیا جاسکتا ھے کہ ھم صبر و سکون سے کام لیں ،،۔

حل

'' یہاں پر برسبیل تذکرہ یہ بتلا دینا مناسب ھوگا کہ بین الاقوامی کانفرنس کی ابتدائی کمیٹی کے اجلاس نے جو تجارت اور فراھمی روزگار سے متعلق مسئلوں پر غور کرنے کے لئے حال ھی میں لندن میں منعقد ھوا تھا ، اس بنیادی ضرورت کو محسوس کرلیا ھے کہ پست اور افتادہ ممالک کی جن میں بلاشبہ ھندوستان بھی شامل ھے کی ترقی کے سامان مہیا کئے جائیں نیز یہ کہ ترقی یافتہ ممالک کا فرض ھے کہ وہ پست اور افتادہ ممالک کو مالی اور فنی امداد دیں ۔ اگر یہ امور بین الاقوامی تجارت اور فراھمی روزگار کے مجوزہ ادارہ کے منشور میں شامل کردئے جائیں تو دنیا کی تمام معاشی تکالیف کا ایک مستقل حل تلاش کرنے میں ان سے مدد ملے گی ۔ بہر حال یہ ایک مثالی حل ھے اور میں اس کا تذکرہ اسی پر ختم کرتا ھوں ،، ۔

مفاد عامہ کے اداروں پر نگرانی

''موجودہ زمانہ میں صنعتی پالیسی کا رجحان تمام صنعتوں کو قومی بنانے کی طرف ھے ۔ اگر چہ اس اصول کی تائید میں بالخصوص جہاں تک کلیدی صنعتوں کا تعلق ھے ۔ بہت کچھ کہا جاسکتا ھے تاھم حکومت سرکارعالی کا

یہ منشا نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی سخت یا قطعی قواعد مقرر کئے جائیں ۔ حکومت مفاد عامہ کے تمام اداروں پر نگرانی رکھے گی ۔ اور خانگی نگرانی میں صرف ایسی صنعتیں دیجائینگی جو بدلتے ہوے حالات کے لحاظ سے مناسب خیال کی جائیں ۔ کیونکہ ہمارا مقصد صرف صنعتی ترقی ہی نہیں ہے بلکہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اس صنعتی ترقی کی برکات سے جہاں تک ہوسکے عوام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور منصفانہ طور پر مستفید ہونے کا موقع دیا جائے ،،۔

پابندیوں کو باقی رکھنے کی ضرورت

'' آپ نے مختلف موضوعات کو چھیڑا ہے جن کے متعلق اس موقعہ پر تفصیلی اظہار خیال کرنا مشکل ہے ۔ پھر بھی ان میں سے میں ایک دو مسائل کا ذکر کرونگا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ زمانہ جنگ کی پابندیوں کو باقی رکھنے کے حامی نہیں ہیں یہ ممکن ہے کہ بعض پابندیاں برخاست کردی جانے کے قابل ہوں۔ لیکن ماہرین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ افراط زر کو روکنے کی یہی موثر تدابیر ہیں جن کو مزید مشکلات کا خطرہ مول لئے بغیر ہم برخاست نہیں کرسکتے ۔ یقیناً بعض حضرات اس سے مختلف رائے رکھتے ہوں گے لیکن یہ مقولہ نہایت دانشمندانہ ہے کہ ان دیکھے شیطان سے دیکھا بھالا شیطان بہر حال بہتر ہے ،،

حکومت اور معدنی وسائل

''آپ نے حکومت ہند کی مجوزہ معدنی حکمت عملی کا بھی ذکر کیا ہے ۔ میرے خیال میں جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ہے کسی قسم کا اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ قومی معدنی پالیسی کی کانفرنس میں جو حال ہی میں دہلی میں منعقد ہوئی تھی ، صرف معدنیات کے متعلق حکومت کی ملکیت کے اصول پر اتفاق کرلیا گیا ہے ۔ حکومت ہند اپنے قوانین کی مدد سے اس اصول کو صوبوں میں نافذ کرسکتی ہے اور صوبوں کے اہم معدنی مفادات اپنے قبضے میں لے سکتی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ممالک محروسہ کےلئے وہ ایسا کوئی قانون نہیں بناسکتی ۔ اس پالیسی کو روبہ عمل لانے کے لئے وقت درکار ہوگا ۔ خود آنربیل مسٹر بھا بھا کا کہنا ہے کہ ملک کی معدنی ترقی میں حکومت کی بڑھتی ہوئی دلچسپی سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ وہ (حکومت) معدنی یا ارضی کارروائیوں میں کوئی فوری حصہ لینا چاہتی ہے یا لے سکتی ہے ۔ معدنی معاشیات کے بڑے حصے کو ضرورتاً خانگی اداروں کے تفویض کرنا پڑےگا ۔ لیکن حکومت کی نگرانی اس پر قائم رہے گی ۔ حکومت سرکارعالی کو معدنیات کے تحفظ یا ان سے استفادہ کی کسی کل ہند اسکیم پر ، جس کی اساس حکومت کی ملکیت پر ہو حکومت ہند کے ساتھ گفت و شنید کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ اگر کوئی ایسی تجویز روبہ عمل آئے تو آپ اطمینان رکھیں ریاست کے وقار اور مرتبہ کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا ،،

متحدہ سعی

'' ہم ایک امتحانی دور سے گزر رہے ہیں ۔ ملک میں انقلابی تغیرات کا دور شروع ہورہا ہے ۔ یہ تغیرات ملک میں خوشحالی کا باعث بنیں گے ۔ یا انتشار اور مصیبت پر منتج ہوں گے ، اس کا فیصلہ صرف مستقبل ہی کرےگا ۔ لیکن میرا ایقان ہے کہ ملک کا ضمیر اس بات کا مطالبہ کررہا ہے کہ برسرپیکار فرقے اپنے اختلافات کا بہت جلد دوستانہ طریقہ پر تصفیہ کرلیں ۔ اور متحد ہو کر اپنے وطن کی ترقی اور عظمت کے لئے اس کی خدمت کریں ۔ کیونکہ ریاستیں بھی ہندوستان کا اسی قدر اہم جزو ہیں جس قدر کہ صوبے اور اس کی ترقی اور خوش حالی میں مساوی دلچسپی رکھتی ہیں اور کل ہند مسائل کے تصفیہ میں یہ اپنا واجبی حصہ ادا کریں گی ۔ اس لئے اس بات پر مزید زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ امن و ہم آہنگی کی فضا کو برقرار رکھنا ہمارا فرض اولین ہے ۔ بدقسمتی سے اور جگہوں کی طرح حیدرآباد میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اختلافات کو نمایاں کرنے ، مبالغہ آرائی سے کام لینے اور بے ضرر واقعات میں شرانگیزی کا پہلو پیدا کرنے اور کامل دوستی اور ہم آہنگی کی جگہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کے عادی ہیں ۔ یہی لوگ ترقی کے حقیقی دشمن ہیں ۔ یہ نہ تو عوام کی کوئی خدمت کرتے ہیں اور نہ نظم و نسق کی

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰)

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

آذر سنہ ۱۳۵۶ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں تھوک فروشی کے بازار میں قیمتیں نمایاں طور پر اضافہ کی طرف مائل رہیں - سونے کی قیمت میں بھی گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں مزید اضافہ ہوا اور چاندی کی قیمت کمی کی طرف مائل رہی - سکہ کلدار کی خریدی اور فروخت کی انتہائی شرحیں بالترتیب ۱۱۶ اور روپیہ ۸ آنہ ۲ پائی اور ۱۱۶ روپیہ ۹ آنہ ۲ پائی رہیں۔

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں کاروبار کرنے والے سرمایہ مشترکہ کے ۳۲ بنکوں کے واجبات اور اثاثہ جات کی مقدار بالترتیب ۲۲٫۴۰۸٫۴۳ لاکھ اور ۱٫۰۲۴٫۶۷ لاکھ روپے تک پہونچ گئی - ممالک محروسہ میں جملہ پیشگیوں اور پٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب ۵۹۳٫۷۴ لاکھ اور ۳۸٫۰۳ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کی آخری تاریخ پر حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب ۱۱٫۱۳ لاکھ اور ۱۲۳٫۷۶ لاکھ روپے تھی - گذشتہ ماہ یہ اعداد علی الترتیب ۲۷۲٫۳۶ لاکھ اور ۳۷۱٫۹۸ لاکھ روپے تھے -

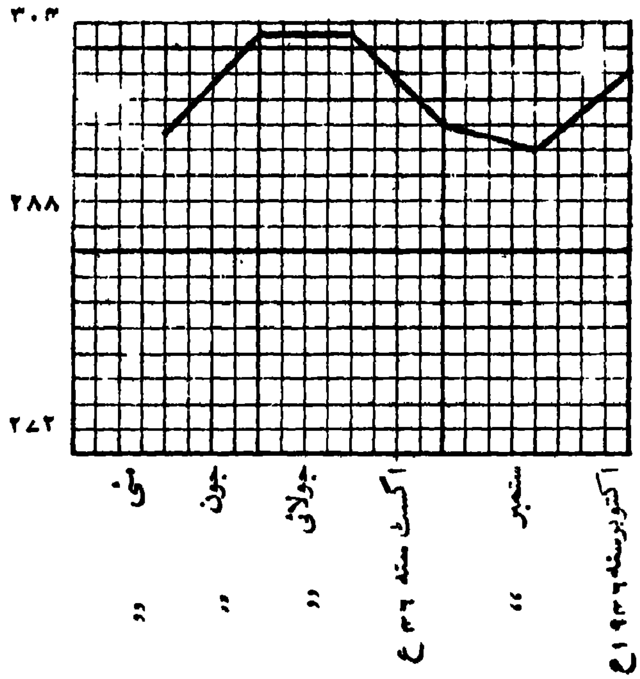
امداد باھمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باھمی کے جن ۲۳ بنکوں نے اطلاعات بھجوائی ھیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع میں ۱۸۰۰٫۷ ہزار تھی - ختم ماہ پر بنکوں ، انجمنوں ، حکومت ، انفرادی اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل‌شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار ۱۳۶٫۸ ہزار تھی - بنکوں میں ۳۵۹٫۸ ہزار روپے نقد موجود تھے -

نرخ تھوک فروشی

ماہ اگست سنہ ۱۹۳۹ع کی اساس پر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع کا عام اشاریہ ۳۰۲ اور ماہ ستمبر کا ۲۹۶ تھا - اور ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ع کی اساس پر اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع کا اشاریہ ۲۷۸ اور ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع کا اشاریہ ۲۶۷ تھا

مندرجہ ذیل ترسیم میں مئی سنہ ۱۹۴۶ء تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء نرخ تھوک فروشی کے عام رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔



نرخ چلر فروشی

زیر تبصرہ مہینے میں جوار تور اور نمک کی قیمتوں میں اضافہ اور دھان گیہوں باجرہ راگی اور مکئی کی قیمتوں میں ی واقع ہوئی موٹے چاول اور چنے کی قیمتیں غیر متبدل رہیں ۔ قیمتوں کا عام رجحان اضافہ کی طرف رہا ۔

حصص کے نرخ

ذیل کے تختہ میں سرکاری پرامیسری نوٹ اور حصص کی قیمتیں درج ہیں۔

تفصیلات		ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء آنہ روپیہ	جولائی سنہ ۱۹۴۶ء آنہ روپیہ
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۰-۱۴	۱۰۳-۵
,, ,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۴	۱۰۳-۵
بنک			
ی رگھو ناتھ مل بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ۵۰ ادا شدہ)	۵۴-۰-۰	۵۷-۰-۰
یدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۰-۰	۵۵-۰-۰
شیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۶۳-۸-۰	۱۶۷-۰-۰

ریلوے			
ریلوے سرکارعالی	۵ فیصد (۲۰ روپیه سکه ع)	۷۵۰-۰-۰	۱۰۰۰-۰-۰
ویلوے سرکارعالی		۵۰۵-۰-۰	۵۱۳-۰-۰
پارچه جات			
اعظم جاهی ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۵۴۴-۸-۰	۵۱۹-۰-۰
دیوان بهادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ سکه کلدار)	۳۷۵-۰-۰	۳۶۵-۰-۰
حیدرآباداسپننگ اینڈ ویونگ ملز	(۱۰۰ سکه کلدار)	۲۵۰-۰-۰	۲۳۹-۸-۰
عثمان شاهی ملز		۴۴۷-۸-۰	۴۴۱-۸-۰
شکر			
نظام شوگرفیکٹری معمولی	(۲۵روپیه سکه عثمانیه)	۶۱-۸-۰	۶۶-۰-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیه ادا شده ۱۵ روپیه)	۴۱-۱۲-۰	۴۴-۳-۰
نظام شوگرفیاکٹری	(۲۵ روپیه) ۵ فیصد	۳۶-۰-۰	۳۸-۰-۰
سالارجنگ شوگرفیاکٹری	(۵۰ روپیه ۳۵ ادا شده)	۳۱-۸-۰	۳۱-۰-۰
کمیکلز			
بابوکمیکلز	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۷-۸-۰	۷-۱-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۳۹-۸-۰	۳۹-۰-۰
کمیکلز اینڈ فارما سوٹیکلز	(۲۵ روپیه ،،	۳۱-۰-۰	۲۸-۴-۰
متفرق			
آلوین میٹلز	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۸۰-۰-۰	۸۳-۸-۰
دکن فلور	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۲۵)	۴۳-۰-۰	۴۵-۸-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ روپیه ،،)	۹۹۰-۰-۰	۴۸۰-۰-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی ۵ فیصد	(۵ فیصد	۱۰۷-۸-۰	۱۰۷-۸-۰
حیدرآباد ٹیزیز	(۵۰ روپیه ادا شده ۲۰)	۲۳-۸-۰	۲۵-۸-۰
نیشنل فوڈ	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۰-۱۰-۰	۸-۴-۰
سنگارینی کالریز	(۱۰ روپیه سکه کلدار)	۲۱-۰-۰	۲۰-۰-۰
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۲۷۸-۸-۰	۲۷۰-۸-۰
سرپور پیپرملز	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه ادا شده ۲۵)	۱۹۰-۰-۰	۱۸۵-۰-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۵۰ روپیه سکه عثمانیه)	۹۰-۰-۰	۷۹-۰-۰
تاج کیلے ورکس	(۱۰۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۱۳-۰-۰	۱۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۳-۸-۰	۱۳-۰-۰
تاج گلاس ورکس جدید	جدید	۱۳-۶-۰	۱۲-۱۲-۰
وزیر سلطان	(۱۰ روپیه سکه عثمانیه)	۱۰۱-۰-۰	۱۰۱-۰-۰
ویجٹیبل پراڈکٹس	(۱۰ روپیه سکه کلدار)	۱۶-۸-۰	۱۶-۶-۰
ویجٹیبل پراڈکٹس جدید	جدید	۱۵-۴-۰	۱۴-۴-۰

صنعتی پیداوار

دیاسلائی — زیرتبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ سرکارعالی کے دیاسلائی کے کارخانوں میں ۲۸ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں ۳۷ ہزار گروس ڈبے اور اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ۲۱ ہزار گروس ڈبے تیار کئے گئے۔

سمنٹ — زیر تبصرہ مہینے میں سمنٹ کی مجموعی پیدا وار ۷ء۱۴ ہزار ٹن رہی اس کے مقابلہ میں سابقہ مہینے میں اور سال گزشتہ کے متوازی مہینے میں بالترتیب ۲ء۱۷ ہزار ٹن اور ۹ء۱۴ ہزار ٹن رہی۔

شکر — شکر کی پیدا وار کا یہ موسم نہیں تھا۔

حمل و نقل کے اعداد

ریلوے — زیر تبصرہ مہینے میں بڑی اور چھوٹی پٹری کی ریلوے لائنوں پر ریلوے حمل ونقل اور ریلوے کی آمدنیاں علی الترتیب ۴ء۲۲ ، ۴۹ء۴۳ لاکھ اور ۴۹ء۴۳ لاکھ روپے رہیں - سابقہ ماہ میں اور سال گذشتہ کے متوازی مہینے میں یہ اعداد علی الترتیب ۴۶ء۲۴ لاکھ اور ۱۳ء۴۳ لاکھ روپے رہے۔

زیر تبصرہ مہینے میں ۴۳ء۱۸ لاکھ مسافروں نے ریل گاڑیوں سے سفر کیا - اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں ریل گاڑیوں کے مسافرین کی تعداد ۹۲ء۷ تھی۔

شوارعی حمل و نقل

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع میں اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی تخمینی آمدنی ۰۴ء۱۰ لاکھ روپے رہی - اکتوبر سنہ ۴۵ع میں یہ آمدنی ۹۲ء۷ لاکھ روپے تھی ماہ زیر رپورٹ میں موٹر سرویس کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد ۴۳ء۲۱ لاکھ رہی اور اسکے مقابلہ میں اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں یہ تعداد ۵۲ء۱۶ لاکھ تھی۔

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں سرمایہ مشترکہ کی پانچ کمپنیوں کو درج رجسٹر کیا گیا ان کے نام ان کا سرمایہ منظورہ ، جمع شدہ ، اور ادا شدہ حسب ذیل ہے۔

کمپنی کا نام	سرمایہ لاکھوں میں		
	سرمایہ مجوزہ	سرمایہ جمع شدہ	سرمایہ ادا شدہ
ڈومینین آئیل اینڈ ریفائنری لمیٹڈ	۲۰	۱۰	۰۰
تنگبھدرا انڈسٹریل اینڈ انجینیرنگ کارپوریشن لمیٹڈ	۱	۱	۰۰
فلم آباد لمیٹڈ	۱	۱	۰۰
السن برنیٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ	۱	۱	۰۰
یونائٹڈ انڈسٹریل کارپوریشن لمیٹڈ	۵ (کلدار)	۱ (کلدار)	۰۰

ممالک محروسہ میں مزدور طبقہ کے معیار زندگی کا اشاریہ

ممالک محروسہ سرکارعالی کے چھ مراکز بلدہ حیدرآباد ، سکندرآباد ، ورنگل ناندیڑ ، گلبرگہ ، نظام آباد اور اورنگ آباد ہر سال اگست سنہ ۱۹۴۳ع تا جولائی سنہ ۱۹۴۴ع کے دوران میں صنعتی مزدوروں کے خانگی مصارف کے حساب کتاب

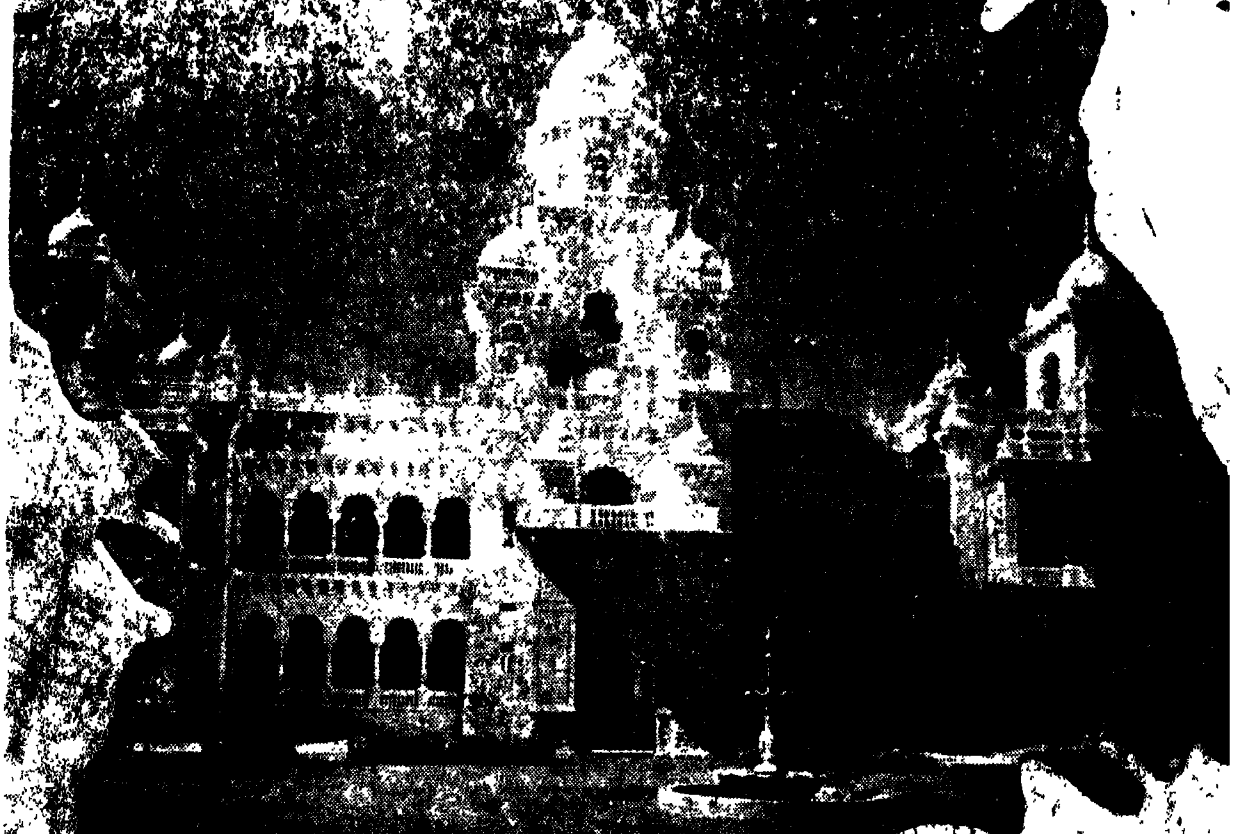
کے متعلق دریافت عمل میں لائی گئی تھی ۔ انہیں اعداد کو مزدور طبقه کے معیار زندگی کے اشاری اعداد کی تعئین کے لئے اساس قرار دیا گیا جو اشیا، مزدوروں کے خانگی موازنه میں شامل هیں، ان کے زمانه ماقبل جنگ کی قیمتوں کے متعلق کوئی داخله موجود نہیں ہے۔ اس لئے ملت مذکور میں حاصل شده اوسط قیمت مندرجه بالا صنعتی مراکز کے لئے (۱۰۰) فرض کیا گیا ہے۔

معیار زندگی کا اشاریه برائے جنوری سنه ۱۹۴۶ع تا اکتوبر سنه ۱۹۴۶ع

ماه جنوری سنه ۱۹۴۶ع میں بلده حیدرآباد ، ورنگل ، ناندیڑ ، گلبرگه ، نظام آباد ، اور اورنگ آباد کے صنعتی مراکز کے لئے معیار زندگی کا اشاریه بالترتیب ۱۱۱ ، ۱۱٦ ۱۳۵ ، ۱۰۰ ، ۱۱۲ ، اور ۱۱۳ رها اور ماه اکتوبر سنه ۱۹۴۶ع میں اس میں علی الترتیب ۸ ، ۱۳ ، ۱۰ ، ۱۴ ، ۹ اور ۱۲ اعشاریه کا اضافه هوا ممالک محروسه سرکار عالی کے اوسط اشاریه میں ۱۰ اعشاریه کا اضافه هوا ۔ مستقر هائے اضلاع پر اس اشاریه میں اضافه کی شرح بلده حیدرآباد کی به نسبت بہت بڑھی هوئی رهی جس کی وجه غالباً یه هے که بلده حیدرآباد افراط زر کے مقابله میں کے لئے انسدادی تدابیر کامیابی کے ساتھ روبه عمل لائی گئیں ۔


ہر وقت سفید
— زیادہ میلے حصّے بھی
آپ کے کپڑے کتنے عرصے تک چلیں گے یہ انکے زیادہ میلے حصّوں کے دھلوائی کے طریقہ پر منحصر رہے گا! یاد رکھئے گا، زیادہ میلے حصّے وہ ہیں جو کہ استعمال کرنے سے عموماً گھس جاتے ہیں اور اسی لئے ان کو سب سے پہلے نقصان پہنچتا ہے، جبکہ تھوڑا صابن لگانے کے بعد آپکے کپڑوں کو پانی میں بھگو کر اور پٹک کر صاف کیا جاتا ہے۔
آپ کے کپڑوں کو سنلائیٹ کے طریقہ سے دھلوائیے اور پٹکے جانیکے نقصان سے بچائیے۔
سنلائیٹ کے بھرپور خود بخود نکلنے والے جھاگ کو بھگوئے ہوئے کپڑوں میں کافی طرح سے سانئے سے وہ ہر وقت اُن کو سفید اور بغیر کسی نقصان کے بالکل صاف و ستھرا کر دیگا۔ یہ خالص صابن پٹکے جانیکے بغیر کپڑوں کا میل نکالتا ہے، انکو پنکھ کے مانند خوشنما کرتا ہے اور آپ کے ہاتھ بھی نرم و ملائم رکھتا ہے۔
یہ سنلائیٹ کے طریقہ سے دھویا گیا ہے!
سنلائیٹ صابن
SUNLIGHT SOAP
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات
حیدرآباد



فہرست مضامین

اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ف — مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صفحہ

احوال و اخبار	۱
مجلس مقننہ کا افتتاح	۵
توضیحات	۲۰
انسان کا اصلی جوہر "انانیت"	۲۳
سلطان العلوم کے ہاتھوں نظام کالج کے جشن الماس کا افتتاح	۳۳
ریلوے اور شوارعی حمل و نقل میں مزید ترقیاں	۴۳
حیدرآباد سوشل سرویس کا قیام	۴۷
تجرباتی اور تحقیقاتی مرکز "حیدرآباد"	۴۹

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق

عارضی ایوان مقننہ (ٹاون ہال)

جس میں مجلس مقننہ کی افتتاحی میقات منعقد ہوئی


بغیر کسی نقصان کے صاف و ستھرے
اور
سنلائیٹ کے ذریعہ سفید ہو گئے
— زیادہ میلے حصے بھی
آپ کے کپڑوں کے وہ حصے جو کثرت استعمال کرنے سے گھس جاتے ہیں، ان کی نگہداشت کیجئے! یہ وہی زیادہ میلے حصے ہیں، جنکو زیادہ نقصان پہنچتا ہے جبکہ آپکے کپڑوں کو تھوڑا صابن لگانیکے بعد پانی میں بھگو کر اور پٹک کر صاف کیا جاتا ہے۔
آپ کے کپڑے سنلائیٹ کے طریقہ سے دھلوایئے اور پٹکے جانے کے نقصان سے بچایئے۔
وہ زیادہ میلے حصے بھی سفید اور بالکل صاف و ستھرے ہو جاتے ہیں، جبکہ سنلائیٹ کے بھرپور و خود بخود نکلنے والے جھاگ کو ان بھگوئے ہوئے کپڑوں میں آہستگی سے سانئے سے کافی مقدار میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ خالص صابن آپکے پارچہ جات کیلئے عمدہ ہے۔ وہ انکو نئے کے مانند حسین کرتا ہے اور آپکے ہاتھ بھی نرم و ملائم رکھتا ہے۔
یہ سنلائیٹ کے طریقہ سے دھویا گیا ہے!
SUNLIGHT SOAP
سنلائیٹ صابن
S. 20-23 UD
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

U—1*

معلومات حیدرآباد

جلد ۷ | اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع | شمارہ ۶

احوال و اخبار

عہد نو کا آغاز ۔ جدید مجلس مقننہ کے افتتاح کے بعد حیدرآباد دستوری ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہوتا ہے ۔ ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل کے الفاظ میں یہ دستور "ایک شاندار بلکہ اوکھا نادرہ ہے"۔ شاندار اس لحاظ سے کہ یہ ترقی کی جانب بہت بڑا اقدام ہے اور انوکھا اس اعتبار سے کہ یہ ذمہ دارانہ حکومت کی کسی معروف شکل سے مماثلت نہیں رکھتا بلکہ اس کی تشکیل میں سیاسی نظریوں اور عام دستوری رواج کو نظر انداز کر کے نئی راہیں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دستور میں داخلی صورت حال کے حقائق کو محسوس کرتے ہوئے ان سے نمٹنے کے لئے ایک دلیرانہ سعی کی گئی ہے ۔ ملک کے مختلف اور متضاد عناصر کے نا قابل مفاہمت مطالبات میں مفاہمت پیدا کرنے کی اولین ضرورت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے اور یہ دستور ان عناصر کی عظیم ترین پیمانہ پر باہمی رضامندی کو ظاہر کرتا ہے ۔ درحقیقت یہ دستور متضاد سیاسی نظریوں اور مطالبات کے درمیان ایک سمجھوتہ ہے اور جیسا کہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ نے واضح کیا ہے "یہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ہی قابل عمل حل نظر آتا ہے"۔ اسی نکتہ میں اس کی حقیقی قدر و قیمت اور افادیت مضمر ہے ۔ اور اسی بنا پر یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ اسے خلوص کے ساتھ آزما کر دیکھا جائے ۔

اس دستور کا مقصد یہ ہے کہ مملکت آصفیہ کے نظم و نسق اور اس کے باشندوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ موثر تعاون اور اشتراک عمل قائم ہو ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے نئی مجلس مقننہ کو اہم ذریعہ بنایا جائے گا اس طرح عوام کے مشترکہ مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے مجلس مقننہ ایک طاقت ور آلہ ثابت ہوگی لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے (اور یہ شرط انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔) جبکہ نئے دستور کو صحیح جذبہ کے ساتھ چلانے کی کوشش کی جائے ۔ اور جماعتی و طبقہ واری مفادات کے مقابلے میں بہ حیثیت مجموعی اہل ملک کے مشترک مفاد کو ترجیح دی جائے ۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت سرکار عالی اپنی اہم حکمت عملی کی تشکیل اور اس کو روبہ عمل لانے میں عوام کے نمائندوں کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی ۔ یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰحضرت بندگان عالی کی دستاویز ہدایات میں حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مجلس مقننہ کی خواہشات سے مطابقت پذیری کا جذبہ پیدا کرے اور اسے برقرار رکھے ۔ اس طرح اراکین مقننہ پر بھی ایک اہم اخلاقی فریضہ عائد ہوتا ہے جو یہ ہے کہ انہیں اپنی اس ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا چاہئے کہ وہ نظم و نسق کو کارکردگی کے ساتھ چلانے میں حکومت کی مدد کریں ۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ جہاں ارکان مقننہ کو عوام کے حقوق کے امانت داروں کی حیثیت سے اون لوگوں کے حقیقی مفاد کے تحفظ کے لئے جن کی وہ نمایندگی کرتے ہوں، انتہائی کوشش

کرنی چاهئیے وهاں اس کے ساتھ هی ساتھ انہیں حکومت کی کارروائیوں اور حکمت عملی پر غیر ضروری تنقید یا شک و شبہ سے احتراز کرنا چاهئیے کیونکہ انہیں پہلے کی بہ نسبت اب حکومت کی کارروائیوں کا زیادہ قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا هے۔ اس حقیقت کے علم کے بعد کہ مملکت آصفیہ میں عوام اور حکومت کا مفاد بالکل یکساں هے انہیں چاهئیے کہ اور جگہوں پر جو کچھ هو رها هے اوس کی اندهی تقلید نہ کریں ۔ یہ احساس تحفظ همارا قیمتی ورثہ هے جو همیں ماضی سے حاصل هوا هے اور اس کو قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش میں همیں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا چاهئیے ۔

اپنے شہریوں سے بھی هماری ایک اپیل هے۔ جدید مقننہ نے همارے لئیے اس بات کا زبر دست موقع فراهم کردیا هے کہ هم اپنے قومی اور ثقافتی اتحاد اور یک جہتی کو آئندہ هر زمانہ میں برقرار رکھنے کے لئیے اپنی قوت، وحدت اور خلوص نیت کا مظاهرہ کریں اس کے لئیے لازمی شرط یہ هے کہ هم اپنے اختلافات کو دور کردیں ۔ موجودہ دور همیں دعوت مقابلہ دے رها هے همیں اس کے موثر مقابلے کے لئیے اپنے آپ کو هر طرح تیار کرلینا چاهئیے ۔ همارے نصب العین کے حصول کا یقینی طریقہ یہی هوگا کہ هم اوس روایاتی اتحاد اور هم آهنگی کو جو مملکت آصفیہ کے مختلف طبقوں میں پائی جاتی هے نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اس کو مزید تقویت دیں ۔ همیں تمام تفرقہ انگیز رجحانات کی طرف سے رخ پھیر لینا اور نااتفاقی اور کشیدگی سے پرهیز کرنا چاهئیے ۔ مختلف مذاهب کی پیروی کرنے والے اور مختلف سیاسی و معاشرتی نظریات کو ماننے والے عوام کو چاهئیے کہ اپنے جزوی اختلافات کو غرق کردینے کا مقدس عہد کرلیں اور مشترکہ نصب العین یعنی تمام حیدر آبادیوں کی مزید عظمت اور ترقی و خوش حالی کے حصول کے لئے دوش بدوش آگے بڑھیں۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے جدید دستور کے تحت مملکت آصفیہ کی ترقی اور خوش حالی کے متعلق جس رجائیت پسندی کا اظہار فرمایا هے اور اپنی عزیز اور وفادار رعایا سے جو اعلی توقعات وابستہ کی هیں همیں چاهئیے کہ اون کی تکمیل کے لئیے صدق دل سے کوشش کریں ۔

دانشمندانہ کارروائی ۔ حکومت سرکار عالی نے محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ کو علحدہ علحدہ کرکے جو اب تک ایک محکمہ کی حیثیت سے کام کرتے تھے ایک صحیح قدم اٹھایا هے ۔ اس کارروائی سے گذشتہ پچیس سال کے عمل درآمد کو ختم کردیا گیا هے جسکے تحت امراض کے علاج اور انسداد کے شعبے ایک دوسرے کے ساتھ ملادئے گئے تھے ۔

اس کارروائی کی ضرورت اس وجہ سے سمجھی گئی کہ محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ دونوں محکموں کی توسیع اور ترقی کی زبر دست اسکیموں کو جس قدر جلد هوسکے روبہ عمل لایا جائے ۔ متعدد طویل المیعاد منصوبوں کے علاوہ موجودہ هسپتالوں کی توسیع جدید هسپتالوں کے قیام کی، جہاں عام اور خاص امراض کا علاج کیا جائیگا اسکیمیں جلد از جلد شروع کی جانے والی هیں ۔ صحت عامہ کے شعبہ میں بھی امراض وبائی کے انسداد، صحت عامہ کی ترقی، مختلف غذائی اشیاء کی غذائیت کے متعلق تحقیقات، تجربہ خانوں کی تنظیم جدید اور محکمہ صحت عامہ کے عملہ کی تربیت کے لئیے، ایک ایسی هی مہم شروع کی جارهی هے ۔

امراض کے علاج اور انسداد، دونوں شعبوں کی مجوزہ توسیع اور ترقی کے مدنظر یہ ممکن هے کہ ان شعبوں کے اتحاد کو مزید بر قرار رکھنے سے بعض نظر اسکیموں کا کوئی نہ کوئی پہلو توجہ سے محروم رہ جائے ۔ اس طرح ایک علحدہ محکمہ صحت عامہ کا فوری قیام اس کے جداگانہ فرائض کے ساتھ ضروری سمجھا گیا ۔ اس سے محکمہ طبابت اور محکمہ صحت عامہ کو اس کا اچھی طرح موقع مل سکیگا کہ اپنے اپنے دائرہ عمل میں مجوزہ اسکیموں کو روبہ عمل لانے پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں ۔

مملکت کے لئیے تقویت کا ذریعہ ۔ هز اکسلنسی سر مرزا محمد اسمعیل نے جاگیردار کالج میں جو تقریر فرمائی هے، همیں توقع هے کہ، وہ همارے

دارون کو مملکت میں اپنے آئندہ موقف کے متعلق
کردے گی۔ صدر اعظم بہادر کی اس تقریر سے
حلقوں کے ان شکوک و شبہات کا بھی ازالہ ہو جائیگا
اگیری کمیشن کے قیام کا مقصد، اگر نظام جاگیری
مل خاتمہ نہیں تو کم از کم اس کی سخت ترین جانچ
اور تنقیح ضرور ہے۔ ان بے بنیاد شکوک اور غلط
ں کو دور کرنے کے لئے صدر اعظم بہادر نے اعلی حضرت
، عالی کے اون اعلی خیالات کا حوالہ دیا جو جشن
، کے موقع پر ظاہر فرمائے گئے تھے۔ اعلی حضرت
ر عالی نے تراحم خسروانہ ارشاد فرمایا تھا " میرا
ہ یہی اصول رہا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جاگیرات
رقرار رکھا جائے اور انہیں فنا ہونے سے بچالیا جائے "
رزا اسمعیل نے اس نقطہ نظر سے کامل اتفاق فرمایا
اپنے جاگیرداروں سے اپیل کی کہ زمانہ کی رفتار کو
یں اور اپنے آپ میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کریں،
طرح وہ مملکت کے لئے تقویت کا ذریعہ ثابت ہونگے
اعظم بہادر نے اس بات پر زور دیا کہ نظام جاگیری
کوئی جبز ترقی کے منافی نہیں ہے۔

سر مرزا اسمعیل نے جاگیردار کالج کی ذمہ داریوں کا
رہ کرتے ہوئے کہا کہ اس درسگاہ کو جو واضح فرض
م دینا ہے وہ یہ ہے کہ یہ وقت کی رفتار کو پہچانے
اپنے طلباء کے ذہن میں جو مستقبل میں جاگیردار بننے
ے ہیں یہ بات اچھی طرح راسخ کردے۔ صدر اعظم
ر نے اس تجویز کا بھی ذکر کیا کہ جاگیردار کالج کو
سہ عالیہ میں ضم کرکے اسے ایک پبلک اسکول میں
یل کردیا جائے گا۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ یہ تجویز
، جلد روبہ عمل آجائے گی اور یہ پبلک اسکول ایک
ت ثابت ہوگا کیونکہ اس صورت میں یہ عوام کے ایک
، بڑے طبقہ کی ضروریات کو پورا کر سکے گا جو موجودہ
رت میں جاگیردار کالج جیسے علحدہ اداروں سے مستفید
، ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ جاگیردار کالج کی
جودہ خصوصیت رفتار زمانہ سے مطابقت نہیں رکھتی،
ونکہ اس قسم کے ماحول میں تربیت پانے والے طلباء کا بنی نوع
سان کی عوامی جماعت سے کوئی ربط باقی نہیں رہ سکتا۔

مجوزہ پبلک اسکول کا مقصد یہ ہے کہ "سماج کے مختلف
طبقوں کے طلباء کے درمیان جو مصنوعی حدیں قائم ہیں
انہیں دور کردیا جائے انہیں ایک مشترک میدان عمل
میں مجتمع کیا جائے۔ یہ قابل ستائش مطمح نظر عوام کے
جملہ طبقات کے دلی تعاون کا مستحق ہے اور ہمیں توقع
ہے کہ ان کا تعاون عظیم ترین پیمانہ پر حاصل ہوگا۔

برخاست شدہ فوجیوں کے لئے روزگار کی فراہمی۔ ان اہم
مسائل میں جن سے حکومت

سرکار عالی اور ہندوستان کی دوسری انتظامی وحدتیں دوچار
ہیں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ برخاست شدہ فوجی
اشخاص اور کارکنوں کے لئے جو مختلف نوعیتوں کی فوجی
خدمات انجام دے رہے تھے کس طرح دوبارہ روزگار فراہم
کیا جائے۔ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ حکومت
سرکار عالی نے بعض حالات کی پیش قیاسی کرتے ہوئے زمانہ
مابعد جنگ کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک
خاص نظام قائم کردیا ایک مکمل محکمہ تنظیم مابعد جنگ میں
ایک دفتر تحصیل معیشت، اور معتمدی لیبر کے تحت ایک
امپلائمنٹ اکسچینج کا قیام اب تک عمل میں آچکا ہے
اس کے علاوہ حکومت سرکار عالی نے ایک علحدہ محکمہ
رسٹلمنٹ اینڈ امپلائمنٹ اور سول لیبر کار پس قائم کئے
ہیں جن کا مقصد برخاست شدہ فوجیوں کو اور دوسرے جنگی
کام کرنے والے افراد کے لئے دوبارہ روزگار فراہم کرنا ہے۔ یہ
محکمہ عام طور پر ملک میں بیروزگاری کے مسئلہ کو حل کرنے
کی کوشش بھی کررہا ہے حکومت سرکار عالی نے برخاست شدہ
فوجیوں کو شہری زندگی میں جذب کرنے کے متعلق جو
عملی قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ اس نے ایک اسکیم منظور کی
جسکی روسے انہیں فنی تربیت میں سہولتیں مہیا کیجائینگی
تجویز ہے کہ اس اسکیم کے تحت (۳۰۰) برخاست شدہ فوجیوں
کو برطانوی ہند کے مختلف فنی تربیت کے مراکز پر
بھیجا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ملک سرکار عالی میں
فنی تربیت کے جو انتظامات موجود ہیں ان میں مزید سہولتیں
پیدا کی جائیں۔ ملک سرکار عالی میں مختلف مراکز پر فنی
تربیت کا انتظام ہے جن میں کاچی گوڑہ ٹکنیکل سنٹر اورعثمانیہ

ٹکنیکل کالج ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اس اسکیم کے دو گونہ مقاصد ہیں (۱) ایسے اشخاص کو فنی تعلیم کی تکمیل کا موقع مل سکے جو دوران جنگ میں ان کے فوج میں شامل ہو جانے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی تھی۔ دوسرے اس اسکیم کے تحت انہیں ایسی تربیت دی جائے جو شہری زندگی میں ان کے لئے مفید ثابت ہو۔

اس امر پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ حکومت برخاست شدہ فوجیوں کو شہری پیشوں میں جذب کرنے کے لئے جو تدابیر بھی اختیار کرے گی یا اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اون میں کامیابی کا انحصار تمام متعلقہ لوگوں کے تعاون پر ہے۔

بدست ہمایونی اعلی حضرت جلالت الملک خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ عظیم الشان نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ

شاندار افتتاح

۲۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف

روز شنبہ دس ساعت

بڑی اور چھوٹی صنعتوں کے مالکوں نے اپنی صنعت کی نمائش کے لئے بڑے پیمانہ پر تیاری کی ہے سرکاری محکمے اپنی مفید ملک مصروفیتوں کو موثر طور سے نمایاں کریں گے۔ اضلاع کے امثال اپنی تیاریوں میں مسابقت کے کوشاں ہیں۔ نوین نمائش نہ صرف آرائش و سجاوٹ میں ممتاز ہوگی بلکہ سود مندی اور افادہ کا نشان ثابت ہوگی۔

تفصیلات کے لئے معتمد مجلس نمائش مکرم جاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن سے مراسلت کی جا سکتی ہے۔ (ٹیلیفون نمبر ۲۰۰۲)

مجلس مقننہ کا افتتاح

ملک کے مفادات اور نظم و نسق کے مابین قریبی تعاون و اشتراک عمل

" راعی اور رعایا کے درمیان مفاد اور اغراض کی یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے ساتھ حکومت کی مطابقت بڑی اچھی حکومت کا جوہر اصلی ہے۔ اور گذشتہ ۳۵ برس سے جب سے کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے ہاتھ میں آئی ہے میرا یہی اصول رہا ہے۔"

یہ خیالات اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے اپنے پیام شاہانہ میں ظاہر فرمائے ہیں جو حضور اقدس و اعلیٰ نے جدید مجلس مقننہ میں افتتاح کے موقع پر جو ہز اکسلنسی سر مرزا اسمٰعیل صدر اعظم بہادر کے ہاتھوں عمل میں آیا، ارکان مقننہ کے نام بمراحم خسروانہ روانہ فرمایا تھا۔

مرممہ اسکیم

مجلس مقننہ کے افتتاح سے مملکت آصفیہ کی دستوری ترقی کا جو باشندگان مملکت کی فطری صلاحیتوں کے عین مطابق ہے، ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ یاد ہوگا کہ اسکیم اصلاحات کا اعلان سنہ ۱۹۳۹ع میں ہوا تھا لیکن دوسری عالمگیر جنگ کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے اسے روبہ عمل نہیں لایا جاسکا۔ اب اس اسکیم کو نافذ العمل کیا گیا ہے لیکن ممالک محروسہ کی مختلف سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے پیش کردہ مطالبات کے مد نظر اس میں بعض ٹھوس ترمیمیں کی گئی ہیں۔ جیسا کہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ نے فرمایا ہے " اس دستور کے ذریعہ سر زمین دکن کے مختلف اور متضاد عناصر کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی جو مخلصانہ کوشش کی گئی ہے وہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ہی قابل عمل حل نظر آتی ہے"۔ اس اسکیم کی بنیادی خصوصیت مفاداتی و علاقہ واری نمائندگی، مشترک حلقہ ہائے انتخاب، اور ہندؤں اور مسلمانوں کی مساوی نمائندگی ہے۔

مقننہ کی ترکیب

جدید مجلس مقننہ کے ارکان کی کل تعداد (۱۳۲) ہے جن میں سے (۷۶) منتخب ۴۳ نامزد کردہ اور ۱۳ مقرر کردہ اراکین ہیں (۷۶) منتخبہ ارکان میں سے (۳۲) مفاد رراعت، ۴ مفاد جاگیرداران و صرفخاص داران، اور (۴) مفاد مزدوران کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بقیہ منتخب نشستیں مفاد ہائے تجارت صنعت، بینکنگ، قانون، طیلسانین، مقامی حکومت اور معاشداران کے درمیان تقسیم کی گئی ہیں۔ نامزدگی کے ذریعہ جن مفادات کی نمائندگی ہوتی ہے اون میں مفاد ہائے خواتین، امداد باہمی، صحافت، جامعہ، پست اقوام، لنگایت، عیسائی، سکھ اور پارسی شامل ہیں۔ مقننہ میں منتخب ارکان کو غیر منتخب ارکان کے مقابلہ میں (۲۰) ارکان کی واضح اکثریت حاصل ہے اور اسی طرح غیر سرکاری ارکان، سرکاری ارکان، کے مقابلہ میں (۵۸) کی اکثریت رکھتے ہیں۔

اختیارات

مقننہ کے اختیارات و وظائف میں کافی اضافہ کیا گیا ہے اور سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم میں جو موضوع مقننہ کے دائرہ اختیار سے باہر رکھے گئے تھے وہ اب اس کے اختیارات



ہز اگز الٹڈ ہائنس اعلی حضرت شہر یار دکن و برار

کی فہرست میں شامل کرلئے گئے ہیں - یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اعلی حضرت بندگان عالی نے ایک دستاویز ہدایات کے ذریعہ حکومت کو ہدایت فرمائی ہے کہ نئے دستور کو چلانے میں جذبہ مفاہمت و ہم آہنگی سے کام لیتے ہوئے مقننہ کی خواہشات سے مطابقت پیدا کیجائے - اس کے علاوہ حکومت کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ کسی قانون کے بارے میں توثیق یا تنسیخ کا حق اوس وقت تک استعمال نہ کیا جائے جب تک کہ اسے مقننہ میں دوبارہ غور کے لئے بھیجانہ گیا ہو - اس کے علاوہ دستاویز ہدایات میں محکوم ہے کہ حکومت ارکان مقننہ کو سوالات کرنے ، قراردادیں اور مسودہ ہائے قانون پیش کرنے کی خواہ وہ ایسے موضوعات ہی سے کیوں نہ متعلق ہوں جو مقننہ کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں ، اجازت دے - مرہمہ اسکم اصلاحات کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ عملی تجربہ کی روشنی میں دستور میں ترمیم یا نظرثانی کی گنجائش ہر وقت باقی رکھی گئی ہے۔

افتتاحی میقات

مجلس مقننہ کی افتتاحی میقات ٹاون ہال (باغ عامہ) میں منعقد ہوئی جس میں مجلس مقننہ کی اغراض کے لئے مناسب تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں - اجلاس کے موقع پر پبلک گیالریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں اور ساری کارروائی ایک ایسی سنجیدہ اور باوقار فضاء میں انجام کو پہونچی جو اس تاریخی موقع کے شایان شان تھی - قائد ایوان مسٹر ڈبلیو - وی گرگسن اور مختلف جماعتوں کے قائدین نے صدر مقننہ آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر کا پر جوش الفاظ میں استقبال کیا - قائد ایوان نے صدر مقننہ کو ایوان کی روایات کی تعمیر میں سرکاری بنچ کی طرف سے کامل تعاون کا یقین دلایا - دیگر جماعتی قائدین نے بھی قائد ایوان کی تقلید کی -

آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر نے ارکان مقننہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا -

" آج کا دن ممالک محروسہ سرکار عالی کی دستوری زندگی اور تاریخ میں ایک عظیم الشان اور یادگار دن ہے - اس ایوان میں مملکت ابد مدت کے مختلف مفادات اور تمام اہم طبقات کے نمایندوں کا یہ اجتماع ایک ایسا خوش آیند واقعہ ہے جس سے ایک طرف باشندگان مملکت کے ذہنوں میں ایک صحت بخش جمہوری رجحان کی نشوونما اور دوسری طرف عوام کی صلاح و فلاح کے لئے حکومت کے ساتھ ان کے اشتراک عمل کی مخلصانہ خواہش کا اظہار ہوتا ہے "

نیا تجربہ

" آج ہم جس دستور کے تحت یہاں جمع ہوے ہیں وہ ہندوستان بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک نیا تجربہ ہے - اور ہم اپنے شاہ ذیجاہ کے زیر بار احسان ہیں کہ حضور برنور نے بمراحم خسروی اس کے نفاذ کی منظوری صادر فرمائی اس دستور کے ذریعہ سر زمین دکن کے مختلف اور متضاد عناصر کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی جو مخلصانہ کوشش کی گئی ہے وہ ملک کے طول و عرض میں موجودہ فرقہ واری مسئلہ کا ایک ہی قابل عمل حل نظر آتی ہے - ایک ایسی مقننہ کی صدارت کرنا جواس بے مثل امتیاز کی حامل ہو ایک خاص اعزاز ہے اور میں بارگاہ خسروی میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ اس مجلس کے پہلے صدر کی حیثیت سے میرا انتخاب فرمایا ہے - میں ایوان کے قائد نیز مختلف مفادات کے نمایندوں کا بھی شکرگذار ہوں جنھوں نے آج میرا اس قدر عنایت اور مہربانی کے ساتھ ذکر کیا ہے اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اون کی توقعات اور شاہانہ اعتماد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے "

دعوت تعاون

صدر مقننہ نے ایوان کے ہر گوشہ سے اپنے مہتم بالشان فرائض اور ذمہ داریوں کی تکمیل میں تعاون کی اپیل کرتے ہوے کہا "میرے لئے اپنے عہدہ کے فرائض نئے ہیں لیکن مجھے قوی امید ہے کہ معزز اراکین کے پر خلوص اور دلی تعاون عمل کی مدد سے انہیں اپنی بہترین صلاحیت کے ساتھ اس طرح انجام دینے کی کوشش کرونگا جس سے ایوان کو طمانیت حاصل ہو۔"



آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر صدر مقننہ جدید مقننہ کی افتتاحی میقات میں شرکت کیلئے آ رہے ھیں

"اس ایوان کا کاروبار کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے
، کی ضرورت ہوگی کہ ہم سب بعض مخصوص روایات کی
ندی کریں اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں ۔ میں
ی حد تک اس ایوان کو اطمینان دلاتا ہوں کہ میں مقننہ
ہرمعزز رکن اور بہ حیثیت مجموعی ایوان کے وقار عزت
. حقوق کے تحفظ اور نگہداشت کی ممکنہ کوشش
ونگا مجھے توقع ہے کہ معزز اراکین بھی کرسئی صدارت
وقار کی حفاظت کرنے میں ایسی ہی سعی فرمائیں گے
حال چونکہ یہ اپنی نوعیت کی پہلی مقننہ ہے اورجبتک
، ایک دوسرے کا احترام نہ کریں اور ہم آہنگی اور
ی خیر سگالی کے ساتھ مل جل کر کام نہ کریں باشندگان
.ر آباد کی فلاح و بہبود کے لئے ہم کوئی قابل لحاظ
نہیں کر سکتے ۔ مجلس مقننہ کے صدر کی حیثیت سے میں
کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے فیصلوں میں بالکلیہ
. جانب دار رہونگا اور ایک طرف حکومت اور دوسری
، عوام کے نمایندوں کے درمیان توازن قائم رکھونگا۔"

پیام شاہانہ

ایک مختصر سے وقفہ کے بعد مقننہ کا اجلاس پھر منعقد
۔ اس موقع پر صدراعظم بہادر نے ارکان مقننہ کے نام
م شاہانہ پڑھکر سنانے کی عزت حاصل کی ۔ ایوان نے
ادہ ہوکر کامل توجہ اور ادب احترام کے ساتھ پیام
انہ کی سماعت کی عزت حاصل کی۔

اعلی حضرت بندگان عالی نے اپنے پیام شاہانہ میں
ہم خسروانہ ارشاد فرمایا " میرے جلوس کے
تیسویں سال میں ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ھ کی
س تاریخ ایک ایسی تاریخ ہے کہ جب بفضل ایزدی
ی یہ دیرینہ تمنا پوری ہوئی کہ میرے ملک کی رعایا اور
ی حکومت کے مابین زیادہ موثرطریقہ پرتعاون عمل پیدا ہو
ا اس مبارک اور یادگار موقع پرمیں ارکان مجلس مقننہ کو
ث حوصلہ افزا پیام بھیجتا ہوں ۔ "

مشترک مفاد

" راعی اور رعایا کے درمیان مفاد و اغراض کی
یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے ساتھ حکومت کی مطابقت
پذیری اچھی حکومت کا جو ہر اصلی ہے اورگذشتہ پینتیس
برس سے جب سے کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے
ہاتھ میں آئی ہے میرا یہی اصول رہا ہے۔ اس مدت میں
بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اورگو میری یہ دلی تمنا
تھی کہ کئی سال پہلے ہی اصلاحات کی ایک جامع اسکیم
کا نفاذ عمل میں آئے ۔ لیکن اسے ایسے حالات کے تحت
ملتوی کردینا پڑا جو متعدد حکومتوں کے دستور میں کئی
بنیادی تبدیلیوں کا باعث ہوئے ہیں اس پر آشوب زمانہ
میں حیدرآباد امن کا گہوارہ رہا ہے اور ساتھ ہی اس نے
اون ظالم اور جابر فرمان رواؤں کو نیچا دکھانے میں جو
تمام دنیا پر حکومت کرنا چاہتے تھے ایسا حصہ لیا
جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں ۔ اس دوران میں
دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور میری رعایا کی خواہشات
کی روشنی میں اس اسکیم پر مسلسل نظر ثانی کی جاتی رہی
ہے اور اب اس کو روبہ عمل لانے کا وقت آگیا ہے۔"

نوع انسانی کو ابھی کٹھن منزلیں طے کرنی ہیں

" اب امن کے قیام کے بعد دنیا کے لئے آزمائش کا
ایک نیا دور بھی شروع ہوگیا ہے یعنی اب تباہی اور
بربادی کے لئے نہیں بلکہ انسانی مسرت و خوشحالی کے
قیام کے لئے مسابقت ہو رہی ہے ۔ اسکیموں ، منصوبوں ،
اور تدابیر کی کثرت اور مختلف تصورات ، مذاہب ، ثقافتوں
اور فرقوں کے اختلافات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی
مشکلات اقوام عالم کو غور و فکر کی دعوت دے رہی
ہیں ۔ مختلف ممالک میں مختلف اقسام کے تغیرات عمل میں
آرہے ہیں جو بعض کے لئے رحمت اور بعض کے لئے زحمت
کا باعث ہیں ۔ کاروبار زندگی کے معمولی اور پر سکون
حالت پر واپس آنے سے پہلے نوع انسانی کو ابھی طویل
اور کٹھن منزلیں طے کرنی ہیں ۔"

خانوادۂ آصفی کا مطمح نظر

" اس انتشار کے عالم میں صرف ایک ہی مقصد
قابل حصول ہے اور وہ رعایا کی فلاح و بہبود ہے۔ یہی مقصد



ہز اکسیلنسی سر مرزا اسمٰعیل مقننہ کے افتتاحی اجلاس میں پیام شاہانہ پڑھ کر سنانے کی عزت حاصل کر رہے ہیں

خدا کے فضل سے خانوادہ آصفی کا مطمح نظر اور ساتھ ھی اس کی تقویت کا موجب رھا ھے اور انقلاب زمانہ کی وجہ سے بدلتے ھوئے حالات کے باوجود بھی یہی اصول انشاءاللہ آئندہ بھی قائم رھے گا ۔،،

صحیح جذبہ کی ضرورت

'' مجلس مقننہ کی غرض و غایت یہ ھے کہ میری رعایا اور حکومت کے درمیان مختلف مفادات کے نمایندوں کے ذریعہ زیادہ قریبی ربط پیدا کیا جائے اور اس ربط کو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز بنانے کی غرض سے میں نے اپنی حکومت کے نام جاری کردہ دستاویز ھدایات میں اس پر یہ فرض عائد کیا ھے کہ وہ مجلس مقننہ کی خواھشات سے مطابقت کا جذبہ پیدا کرے اور اس کو ترقی دے ۔ مجھے کامل یقین ھے کہ اگر اس مجلس کو صحیح طریقہ پر استعمال کیا جائے تو یہ اون کے لئے جو اپنے ساتھیوں کے مفادات کو آگے بڑھانا چاھتے ھیں انتہائی کار آمد اور طاقت ور آلہ ثابت ھوگی ۔ یہ کام ارکان مجلس مقننہ کا ھے کہ ان مواقع سے پوری طرح پر فائدہ اٹھائیں جو اپنے عزیز وطن کی فلاح و بھبود کو آگے بڑھانے کے لئے مہیا کئے گئے ھیں ۔،،

تعلقات کے استحکام کا ذریعہ

''جس کام کی انجام دھی آپ کے تفویض کی گئی ھے اسکے آغاز پر میں آپ کا خیر مقدم کرتا ھوں ۔ میری دعا ھے کہ یہ مجلس میرے اور میری عزیز رعایا کے باھمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور استوار کرنے کا ذریعہ بنے اور اللہ تعالی توفیق دے کہ وہ ھر چیز میں حیدرآباد کے بہترین مفاد ھی کو پیش نظر رکھے ۔ خدا ان نئی مساعی کو کامیاب کرے ۔ ''

صدر اعظم بہادر کی تقریر

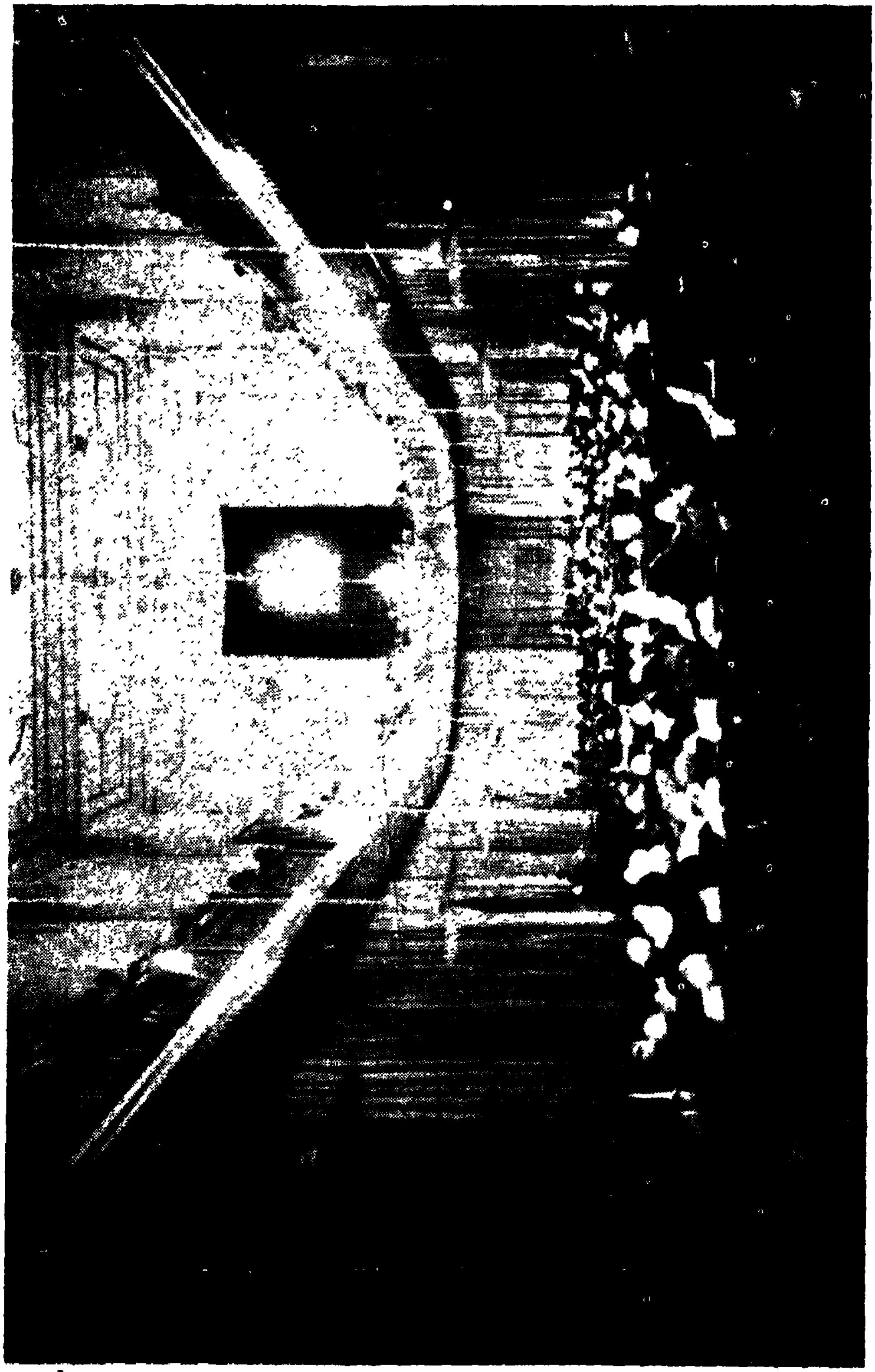
''کسی کا ۔ حتی کہ حکومت کا ۔ بھی یہ دعوی نہیں ھے کہ یہ دستور ترقی کی جانب ایک اقدام ایک شاندار تجربہ اور اگر آپ چاھیں تو ایک انوکھے تجربہ سے زیادہ کچھ اور بھی ھے'' یہ الفاظ سر مرزا محمد اسمعیل نے افتتاح مجلس مقننہ کے موقع پر اپنی تقریر کے دوران میں ارشاد فرمائے ۔ سر مرزا نے یہ بھی فرمایا ۔ '' اعلی حضرت بندگانعالی کے حکم سے آج حیدرآباد کی پہلی مجلس مقننہ کا افتتاح کرنا میرے لئے باعث افتخار ھے آپ نے ابھی ابھی پیام ھمایونی کو سماعت کرنے کی عزت حاصل کی اور مجھے یقین ھے کہ نئے دستور کے تحت ممالک محروسہ کی ترقی کے متعلق شاہ ذیجاہ کی رجائیت پسندی اور کامل اعتماد آپ کے دلوں میں صدائے بازگشت پیدا کرے گا ۔

حکیمانہ اقوال

'' بندگان عالی کے حکیمانہ اقوال حکمرانی کی دیرینہ اور موروثی روایات نیز اپنی رعایا کی نگہداشت کے طویل و شخصی تجربہ کے آئینہ دار ھیں ۔ اگر اس موقع پر میں اپنے مختلف النوع تجربات کے اظہار کی جسارت کروں جو مختلف ریاستوں کا نظم و نسق انجام دینے سے مجھے حاصل ھوئے ھیں تو بے محل نہ ھوگا ۔،،

پچھلے واقعات

''جیسا کہ آپ واقف ھیں حکومت کے ساتھ مملکت کے مختلف مفادات کے زیادہ موثر اشتراک کی ضرورت سنہ ۱۹۳۷ع میں محسوس کی گئی تاکہ حکومت ان کی ضروریات اور خواھشات سے مسلسل واقف رہ سکے ۔ چنانچہ اوس سال اعلی حضرت بندگان عالی نے بمراحم خسروانہ ایک کمیٹی اصلاحات مقرر فرمائی اور یہ مجلس اسی کمیٹی کی مساعی کا نتیجہ ھے ۔ اس کمیٹی کی مرتب کردہ اور باب حکومت کی منظورہ اسکیم اصلاحات کو سنہ ۱۹۳۹ع میں اعلی حضرت بندگان عالی نے شرف منظوری عطا فرمایا لیکن حالات جنگ کی وجہ سے اسے روبہ عمل نہیں لایا جاسکا ۔ اس دوران میں مرور زمانہ کا لحاظ کرتے ھوئے اور ممالک محروسہ کی مختلف سیاسی جماعتوں اور گروھوں کے پیش کردہ مطالبات کے مد نظر شاہ ذیجاہ کی منظوری سے اس اسکیم کی بعض اھم تفصیلات پر نظر ثانی کی گئی ۔ چنانچہ آئین مجلس مقننہ بابتہ سنہ ۱۹۴۶ع (سنہ ۱۳۵۶ف) اسی کا نتیجہ ھے ۔ یہ تمام امور اب تاریخ کا جزو بن چکے ھیں اور مجھے



جدید مقننہ کی افتتاحی میقات

انہیں دھرانے کی ضرورت نہیں - میں نے آج ان کا تذکرہ محض اس واقعہ پر زور دینے کی غرض سے کیا ہے کہ اوس وقت بھی جب کہ یہ اسکیم مرتب ہو رہی تھی اعلیٰحضرت بندگان عالی نے عوام کی خواہش کا لحاظ کرتے ہوئے اس میں کسی پس و پیش کے بغیر اہم تبدیلیاں منظور فرمائیں - اپنی رعایا کی جائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے شاہ ذیجاہ کی آمادگی کی اس سے زیادہ قابل اطمینان ضمانت اور کیا ہوسکتی ہے - لکھنے والا ہاتھ قسمت کی دیوی کی طرح بے پروا نہیں ہوتا اور نہ لکھے ہوئے الفاظ ہی ناقابل تغیر ہوتے ہیں - ایسی صورت میں دستور کے لچکدار اور ترقی پسند نہ ہونے کے متعلق غیر واقف کار حلقوں میں جو اندیشے ظاہر کئے گئے اور جو شبہات پھیلائے گئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں - ،،

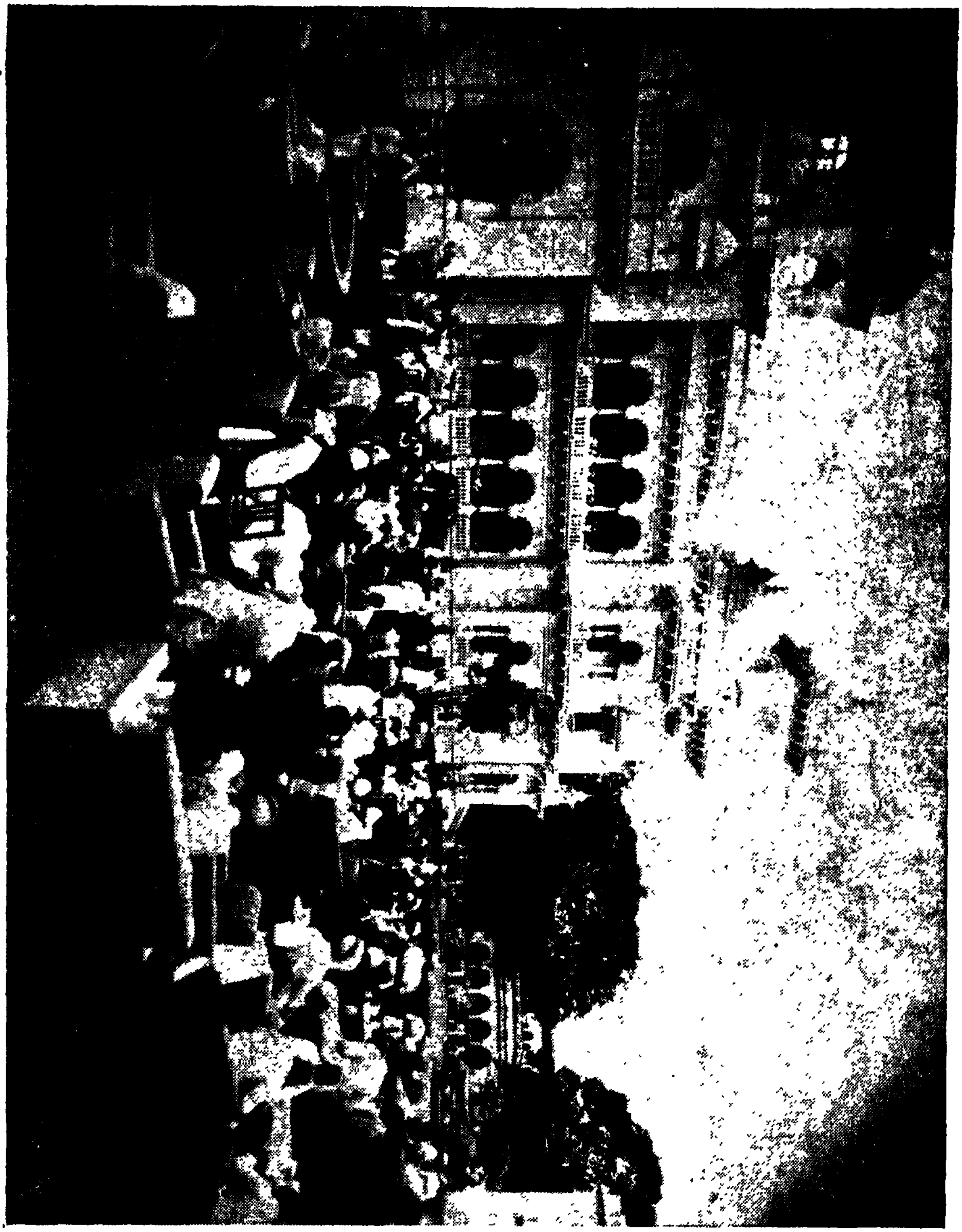
انوکھا تجربہ

'' کسی کا — حتی کہ حکومت کا — بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ دستور ترقی کی جانب ایک اقدام ایک شاندار تجربہ اور اگر آپ چاہیں تو ایک انوکھے تجربہ سے زیادہ کچھ اور بھی ہے - اور اس پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر غالباً اس کے انوکھے پن کی وجہ سے ہیں - ممکن ہے کہ یہ دستور ان لوگوں کو مایوس کن بلکہ بے معلوم ہو جو ایک خاص طریقہ سے سوچنے اورجمہوریت کے ایک رسمی اور مقررہ سانچے کو دیکھنے کے عادی ہیں - لیکن ان لوگوں کے لئے جو چیزوں کو حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں نیز آپ حضرات کے لئے جنہوں نے اس کو چلانے کی ذمہ داری قبول کی ہے یہ دستور زبردست اہمیت کا حامل ہے - بلا شبہ اس کے بعض پہلو ادھورے ہیں لیکن اس میں زیادہ مکمل ارتقاء کے امکانات موجود ہیں - یہ دستور جمہوریت کے کسی خیالی یا ناقابل عمل نظریہ سے ماخوذ نہیں ہے بلکہ ممالک محروسہ میں زندگی کے ٹھوس حقائق پر مبنی ہے - اگر یہ اس کی ظاہرا کمزوری ہے تو اسی میں اس کی حقیقی طاقت کا راز بھی پنہاں ہے - یہ وسٹ منسٹر یا نئی دھلی کے قائم کردہ نمونہ پر مرتب نہیں کیا گیا ہے بلکہ اپنی ایک علحدہ انفرادیت رکھتا ہے - آئین مجلس مقننہ میں اسی حدتک وسعت رکھی گئی ہے جس حدتک ممالک محروسہ کے معاشرتی یا تعلیمی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں - یہ استدلال کہ یہ حالات بہتر ہوسکتے تھے اصل مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا - اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے ایک ایسا دستور منظور فرمایا ہے جس کی موجودہ حالات اجازت دے سکتے تھے - ساتھ ہی حکومت سرکارعالی ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے موثر اور وسیع تدابیر اختیار کررہی ہے اور اس طرح مزید ترقی کےلئے راستہ ہموار کر رہی ہے - یہی ایک منطقی طریقہ معلوم ہوتا ہے جو عقل سلیم کے مطابق اور ترقی پسندانہ ہے - کمزور بنیادوں پر کسی بھاری عمارت کے کھڑا کردینے کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے - اس موقع پر لارڈ مارلی (Morley) کے مندرجہ ذیل خیالات موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہیں :-

'' سیاست ایک فن ہے - ظاہر ہے کہ ہر دوسرے فن کی طرح میدان سیاست میں بھی کامیابی کا دار و مدار استعمال شدنی اشیاء کے صحیح علم اور ایسی رعایت پر ہوتا ہے جس کا ملحوظ رکھا جانا ان اشیاء کی ہئیت ترکیبی کے پیش نظر ضروری ہے - اور پھر سب سے بڑھکر سیاست ایک ایسا فن ہے جس میں ترقی چھوٹی چھوٹی ترمیمات پر مبنی ہوتی ہے اس کے منتہائے کمال کے حصول کے لئے جلد بازی سے کام لینا گویا معاشرتی نظام کے ان اجزاء سے اپنی لاعلمی کا اظہار کرنا ہے جن سے سیاست داں کو سابقہ پڑتا ہے - کسی تخیل یا ارادہ میں بنیادی تبدیلی کے ماسوا ہر چیز کو حقارت سے دیکھنا بیوقوفی کی دلیل ہے ،، -

جمہوریت کی سیاسی اشکال

'' بنیادی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنا چاہئے اور جمہوریت ایک ایسے سیاسی طریقہ زندگی سے زیادہ کچھ اور نہیں ہے جو آزادی اور انصاف کی زندگی کے لئے دوسرے تمام معلومہ طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ ممد و معاون سمجھا گیا ہے - جمہوریت پر جدید زمانہ کے



ارکان مقننہ اور دیگر مہمانوں کو صدر اعظم کی طرف سے عصرانہ

انسان کو جو اعتماد ہے ہمیں اس سے بحث نہیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ جمہوریت کی روح لازمی طور پر ایک ایسی عاملہ میں مضمر نہیں ہے جو مقننہ کے آگے جوابدہ ہو۔ جمہوریت کے متعدد سیاسی اشکال ہوسکتے ہیں اور ہیں۔ جس طرح ہم افراد میں یکسانیت نہیں چاہتے اسی طرح حکومتوں میں یکسانیت پسند نہیں کرتے۔ لیکن اس کی شکل چاہے کچھ ہی ہو یہ بنیادی طور پر ایک ایسی حکومت ہوتی ہے جو احکام و فرامین کے ذریعہ نہیں بلکہ بحث و مباحثہ کے ذریعہ قائم کی گئی ہو۔ آپ کو سوالات اور ذیلی سوالات کرنے، سالانہ موازنہ پر بحث کرنے اور تحریکات پیش کرنے کا جو حق اور قانون بنانے اور اس میں ترمیم و تغیر کرنے کا جو اختیار حاصل ہے اس کی بدولت نئے دستور کے تحت آپ کو بلاشبہ جمہوریت کے بنیادی اصول حاصل ہوگئے ہیں۔ کسی قوم میں جمہوریت کا عملی اظہار قانون کی حکومت سے ہوتا ہے۔ ایک انگریز مصنف نے اس کی یوں تعریف کی ہے:— کہ انصاف کا نظام سارے ملک میں یکساں اور ایک ہی ہوتا ہے۔ ایک طرف تو تمام شہریوں کو شکایات کے ازالہ کے لئے اس کی اعانت طلب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور دوسری طرف حقوق کے غلط استعمال کی پاداش میں وہ مساویانہ طور پر اس کی سزاؤں کے تابع ہوتے ہیں اور کوئی شخص یا جماعت اس سے بالا تر یا کمتر نہیں سمجھی جاتی اور نہ کسی مخصوص اور استثنائی قسم کے عدالتی اختیار کی مستحق ہوتی ہے۔ چنانچہ حیدرآباد میں کامل طور پر قانون کی حکومت قائم ہے۔"

دعوت مقابلہ

"بہر حال مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ما بعد جنگ دنیا کے پس منظر میں "جمہوریت"، "ذمہ دار حکومت"، منبع اقتدار اعلی اور ایسے ہی دوسرے امور کے متعلق ہمارے نظریئے محض علمی دلچسپی کے حامل ہیں۔ اس زمانہ میں جو چیزیں ہمیں دعوت مقابلہ دے رہی ہیں ان میں مادی اعتبار سے عوام کا افلاس، ذہنی اعتبار سے ان کی جہالت، روحانی اعتبار سے باہمی بدگمانی اور نزاع شامل ہے۔ اس سہ گونہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں جمہوریت اور دفتریت یا ذمہ دار اور غیر ذمہ دار حکومت میں انتخاب کرنا نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ مقننہ میں اپنی اکثریت کا یقین ہوتے ہی ایک نام نہاد ذمہ دار حکومت انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرسکتی ہے اور عوام کے جذبات اور مفادات کو نظر انداز کرسکتی ہے۔ ہمیں نظریہ اور عمل کے درمیان ایک بہتر مستقبل کے لئے کام کرنے کی ضرورت اور موجودہ حقائق کو تسلیم کرنے والی قیادت اور ایک ایسی قیادت کے درمیان انتخاب کرنا ہے جو تیرنا سیکھنے سے پہلے کسی طرح پانی میں قدم رکھنے کے لئے آمادہ نہیں ہے ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو اپنا کام انجام دینے کا تہیہ کئے ہوتا ہیں اور دوسری طرف وہ ہیں جو دستوری نزاکتوں کے متعلق لامتناہی بحث و مباحثہ سے حظ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اپنا انتخاب کرلیا ہے اور میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ نے صحیح فیصلہ کیا ہے۔"

عبوری دور

"ہم جنگ سے امن کی طرف واپس ہونے والے عبوری دور سے گزر رہے ہیں - ہر چیز حرکت پذیر ہے اور جیسے جیسے حالات پیدا ہوتے جائیں ہمیں ان کا مخصوص تدابیر کے ذریعہ مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس وقت منطقی کمال پر اصرار کرنا ناعاقبت اندیشی کی انتہا ہے۔ جب ہماری قومی زندگی کا توازن پھر سے قائم ہو جائے گا تو دستوری نظام پر نظر ثانی کرنے کے لئے کافی وقت ہوگا۔ اس دوران میں ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے۔"

قانون کی حکومت

"حیدرآباد کے لئے فوری اور اساسی دلچسپی رکھنے والے مسائل پر گفتگو کرنے سے پہلے میرا جی چاہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے مشہور و معروف "اٹلانٹک چارٹر"، کا تذکرہ کروں۔ ہم میں سے کئی لوگ جو "اٹلانٹک چارٹر" میں بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق بنیادی تبدیلی کے خواہشمند ہیں اکثر اوقات اس ابتدائی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ اس معاملہ کو اپنے حقوق اور متوقعہ فوائد کے نقطہ نظر سے دیکھیں اور ان ذمہ داریوں کو ملحوظ نہ رکھیں جو ان

فوائد کے باعث ہم پر عاید ہوتی ہیں۔ یہ ماننا پڑے گا کہ یہ طرز عمل فطری ہے۔ پھر بھی مناسب ہوگا کہ ہم ان چار آزادیوں کے حدود و امکانات پر غور کریں جو ”اٹلانٹک چارٹر“ کی بنیاد ہیں۔ تحریر اور اظہار رائے کی آزادی مہذب سوسائیٹی کا جزو لاینفک ہے۔ لیکن کیا اس میں اس بات کی آزادی بھی شامل ہے کہ آپ اپنے ہمسایہ کو برا بھلا کہیں یا اس کے متعلق غلط بیانی کریں یا زیادہ ہوشیار طریقہ سے اس کی تقریر کا خلاصہ قلمبند کرنے میں کسی ضروری جزو کو نظر انداز کردیں یا اس سے آگے بڑھکر اس واقعہ کا ذکر ہی نہ کریں کہ اس نے کسی مباحثہ میں حصہ بھی لیا ہے؟ عبادت کی آزادی بھی سماج کا ایک لازمی جزو ہے۔ مگر کیا اس آزادی کے معنی یہ بھی ہیں کہ اس طرح عبادت کی جائے کہ دوسروں کے مذہبی احساسات کو ٹھیس لگے یا ایسے طور طریق اور رسم و رواج اختیار کئے جائیں جنہیں اسی مقام پر عبادت کرنے والے دوسرے اشخاص خلاف احکام مذہب تصور کرتے ہوں؟ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے سوالات سے کتنی بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ نیز کیا احتیاج سے آزادی کی بدولت ایک فاقہ کش کو چوری کرنے کا یا حکومت کو غریبوں میں تقسیم کرنے کے لئے امیروں کی املاک ضبط کرنے کا حق پیدا ہوجاتا ہے؟ نیز کسانوں سے غلہ کی جبری وصولی یا شہر کے رہنے والوں میں اس کی فروخت کو کس حد تک حق بہ جانب قرار دیا جاسکتا ہے؟ خوف سے آزادی کے ضمن میں، چاہے وہ خوف بیرونی دشمن کا ہو یا اندرونی ہنگاموں کا جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے وہ کسی قدر مختلف نوعیت کی ہے۔ قوم پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنا اور اپنے ارکین کا بچاؤ کرے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ دفاع کے اس کام میں اپنی شخصی خدمات پیش کرے یا ان کا معاوضہ ادا کرکے حصہ لے۔ اس معاملہ میں جمہوریت کا عملی مظہر قانون کی حکومت ہے۔“

مشکلات

”جب ہم ان سیدھی سادھی آزادیوں کی بجائے پیچیدہ قسم کی آزادیوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اور زیادہ مشکلات سے سابقہ پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر اجتماعی لین دین کی آزادی کو لیجئے۔ ایک طویل کشمکش کے بعد انگلستان میں مزدور سبھاؤں نے وسیع اختیارات حاصل کرلئے ہیں، یہاں تک کہ وہ حکومت کی پشت پناہ بن گئی ہیں اور آجرین نے انہیں صنعتوں کی تنظیم و رہنمائی میں اپنا شریک اور معاون تسلیم کرلیا ہے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ یہ کہ مزدور اپنے منتخب لیڈروں سے پیہم روگردانی اور ان کے مشورہ کے خلاف ہڑتالیں کر رہے ہیں۔ قوم کے دوسرے طبقات کی تکالیف سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ مثلاً اگر قوم کا وہ طبقہ جو اشیاء کی پیدا وار اور حمل و نقل سے متعلق ہے جمہوری نظام زندگی میں اپنا فرض ادا کرنے سے انکار کرے تو بھلا احتیاج سے آزادی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟

”اس کے علاوہ کام کے انتخاب کی آزادی کا مسئلہ بھی قابل غور ہے۔ جنگ سے پہلے کام کرنے کے حق کا مطالبہ کیا جاتا تھا۔ اب جبکہ کثرت سے کام موجود ہے قوم کے کسی طبقہ کو یہ ترغیب دینے کا سوال پیدا ہوتا کہ وہ ایسا کام کرے جو ناگوار اور مکروہ قسم کا ہے۔ ہم اس کا بلا تامل اعتراف کرسکتے ہیں کہ کانوں میں بہت سا کام ایسی نوعیت کا ہے جس کی انجام دہی کے لئے انسانوں کو مجبور نہیں کیا جانا چاہئے اور یہ کہ جس قدر جلد اختراعی صلاحیت رکھنے والا دماغ کوئلہ نکالنے کا متبادل طریقہ دریافت کرے اسی قدر اچھا ہے۔ لیکن کیا اس دوران میں لوگ سردی سے اکڑ کر مرجائیں اور کیا کسی ملک کے تمام صنعتی ادارے ایندھن کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند رہیں؟ ۔

”خود اپنے وطن سے زیادہ قریب ایک اور مثال کو لیجئے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ خاکروبوں کے طبقہ کو تعلیم دلانی چاہئے اور ان کے پست اور ذلت آمیز پیشہ سے انہیں نجات دلانا اور ان کی حالت کو سدھارنا چاہئے لیکن ایسا کرنے کے لئے ہمیں وسیع پیمانہ پر حفظان صحت کے اصولوں کو رواج دینا ہوگا۔ اس کے لئے کس قدر مدت درکار ہوگی؟ ۔ کیا اس دوران میں بہ حیثیت مجموعی قوم کا مفاد اسی

میں ہے کہ ایک جماعت کے طریقہ زندگی میں یکایک ایسی تبدیلی پیدا کی جائے جو باقی سب کے لئے تکلیف اور نقصان کا باعث ہو ؟ -

'' جان اسٹوورٹ مل (John Stuart Mill) کے الفاظ میں صرف وہی آزادی اس نام کی مستحق ہے کہ ہم اپنے طریقہ پر اپنے مفاد کے لئے کام کریں اور دوسروں کو اس سے محروم کرنے کی کوشش نہ کریں یا اس کے حصول کے لئے ان کے مساعی میں مزاحم نہ ہوں -''

انتہا پسندی

'' ہم نے ایک نئے طریقہ زندگی کے لئے نظری تدابیر تجویز کر لی ہیں جن کا دائرہ تمام جدید ایجادات کو ترک کرنے، کاشت کاری کے قدیم طریقے اختیار کرنے، سوت کاتنے اور کپڑا بننے اور عام طور پر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کی ایک انتہا سے لیکر تمام ایجادات کی حوصلہ افزائی کرنے، تمام صنعتوں کو میکانی بنانے اور حکومت کی نگرانی میں تمام وسائل پیداوار کی قومی بنیادوں اور معقول اصولوں پر تنظیم کرنے کی دوسری انتہا تک وسیع ہے -

'' سادگی میں ایک خاص دلکشی ہے اور متعدد افراد بلکہ جماعتوں کو بھی قدیم زمانہ کی سادہ زندگی بسر کرنے میں سکھ ملا ہے مگر کیا کسی قوم کے لئے یہ ممکن ہے؟ مثال کے طور پر صرف ایک دشواری کو لیجئے - ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے غذا کیسے حاصل کرسکتے ہیں ؟ اس ملک کو وہ تمام غذا کی ضرورت ہے جو وہ پیدا کرسکتا ہے - موسم بارش کی مختصر سی مدت میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم جدید قسم کے زرعی آلات استعمال کریں - میرے خیال میں یہی بات لباس پر بھی صادق آتی ہے - مزید برآں آپ اس منزل کا کیسے تعین کرینگے جہاں آپ ایجاد کی ترقی کو روک دینا چاہتے ہیں - یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے طریقوں میں اصلاح کی کوشش کرے اور اس طرح اپنا وقت بچائے - اگر ایسی اصلاح کی اجازت دی جائے تو عدم مساوات پھر پیدا ہوجائے گی اور ایجاد و اختراع میں قدیم مسابقت پھر سے شروع ہوجائے گی -

'' دوسری جانب ایک ایسا نظام ہے جس میں آزادی کی بجائے کارکردگی پر زور دیا جاتا ہے یہ ہوسکتا ہے کہ جوش و ولولہ اور صبر و تحمل سے کام لیکر ہم مادی فلاح و بہبود جلد حاصل کرلیں - لیکن کیا ہم اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں ؟ روس کی معاشی ترقی پر ایک حالیہ کتاب میں لکھا ہے :-'' اس نے دنیا کو وہ علم و تجربہ عطا کیا جس کے لئے اس کے باشندوں کو خون اور آنسوں کی صورت میں پوری پوری قیمت ادا کرنی پڑی - چونکہ ہم سب نے منظم ترقی کے اس راستہ پر چلنے کے لئے جس کے امکانات کا سب سے پہلے روس نے مظاہرہ کیا تھا ایک حد تک اپنے آپ کو پابند کرلیا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس سے سبق حاصل کریں- لیکن یہ امر لازمی نہیں ہے کہ انسان کی ہر نسل اور ملک پھر انہی آلام و مصائب سے دو چار ہو جو ابتدائی کامیابی کے لئے پیش آتے ہیں ''-

عوام کی فلاح و بہبود

'' اس مجلس مقننہ کو یہ غور کرنا ہوگا کہ عوام کی آزادی کو بھینٹ چڑھائے بغیر ان کی فلاح و بہبود کو کس طرح آگے بڑھایا جائے - میرا خیال ہے کہ یہاں ٹینی سن (Tennyson.) کے یہ الفاظ ہمارے رہنما ہونے چاہئیں '' جیسے جیسے نظائر قائم ہوے ہیں آزادی میں وسعت پیدا ہوتی جاتی ہے،، نظیر کیا ہے؟ ایک ایسے مسئلہ پر فیصلہ جو پہلے کبھی طے نہ ہوا ہو - میں آپ سے یہ کہوں گا کہ اس مقننہ جیسی کسی مجلس کا یہ فرض ہے کہ حقیقی آزادی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور ان ذمہ داریوں کو جو ان کے دور کرنے میں پیدا ہوتی ہیں تلاش کرے اور یکے بعد دیگرے ایسے فیصلے کرے جن سے رکاوٹیں دور اور ذمہ داریاں پوری ہوں - یہ فیصلے بہت جلد ایسے مجموعہ قانون کی شکل اختیار کرلیں گے جو تجربہ پر مبنی ہوگا اور خیالی نظریوں یا مبہم تصورات کے مقابلہ میں زیادہ مستحکم اور عوام کے لئے زیادہ مفید ہوگا -

میں یه دعوی کرنے کی جرأت کرتا ہوں که حکومت اسی اصول پر عمل کررهی هے ۔

همه جهتی ترقی

" همارے ذهن میں جو خیال سب سے زیاده جا گزیں هے وه یه هے که حیدر آباد کو هر حیثیت سے عظیم الشان ، خوشحال اور آزاد بنایا جائے ۔ اس کے لئے همیں فنی اور معاشرتی ترقی لیکن سب سے پهلے اعتماد اور خیر سگالی کے ماحول کی ضرورت هے اگر سنه ١٣٥٦ف کے موازنه پر ایک نظر بهی ڈالی جائے تو اس بات کا یقین هو جائےگا که حکومت اپنی ذمه داری سے غافل نہیں رهی هے ۔ آزادی کے لئے غالباً سب سے بڑی رکاوٹ جهالت هے اور اسی لئے تعلیم کو ایک ترجیحی مقام دیا گیا هے ۔ اولا بعض منتخب رقبوں میں لازمی ابتدائی تعلیم کی اسکیم کے نفاذ کا انتظام کیا گیا هے اور تعلیم کے اخراجات (٩٤) لاکھ روپے سے بڑھا کر (٢٥٩) لاکھ روپے کردئے گئے هیں ۔

صحت عامه کی اصلاح

"صحت عامه کی اصلاح کی غرض سے مزید دیهی دواخانوں کے قیام، مختلف شفاخانوں میں مقیم مریضوں کے لئے گنجایش میں اضافه اور اضلاع پر جزام کے مراکز اور کان ، ناك اور حلق کے جدید شفاخانوں کے قیام کے لئے رقمیں شریک کی گئی هیں جو سنه ١٣٤٨ف (١٩٣٩ع) کے اخراجات کے مقابله میں ١٦٢ فی صد زاید هیں ۔"

زرعی ترقی

" زرعی پروگرام میں تحقیقات ، اصلاح اجناس ، باغبانی، مظاهره نشر و اشاعت ، تعلیم ، خشک کاشت ، پشته بندی ، نکاسی پیداوار وغیره کے منصوبے شامل هیں ۔ ١٥ ٹریکٹروں کی خریدی کے لئے بهی رقمی گنجائش رکھی گئی هے ۔"

منظم ترقی

"ایک طرف تو ان اسکیموں کو روبه عمل لایا جارها هے جن کا اصل مقصد آزادی میں حائل هونے والی رکاوٹوں کو دور کرنا هے اور دوسری طرف ترقیات کی منصوبه بندی سے ، جسے مملکت کی دولت میں اضافه کرنے اور اس کے باشندوں کے معیار زندگی کو اونچا کرنے کے کسی بڑے اقدام کی بنیاد هونی چاهئے ، غفلت نہیں برتی گئی هے ترقیات کے منصوبه کے لئے جمله ٦٨٩٫٢٦ لاکھ روپے مختص کئے گئے هیں ۔ اس میں ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے علی الترتیب (١٠٦٫٠٤ لاکھ روپے اور ٦٣٫٦٠ لاکھ روپے ، آبپاشی کے بڑے پراجکٹوں میں تنگبهدرا پراجکٹ کے لئے (جس کے متعلق حال هی میں حکومت مدراس سے ایک معاهده هوا هے) (١٤٢٫١٤ لاکھ روپے ، نظام ساگر کی برقابی کی اسکیم کے لئے (٣٩٫٠٠) لاکھ روپے اور اسکیم ترقیات وادی گوداوری کے لئے (١٤٥٫٧٨) لاکھ روپے شامل هیں ۔ اس کے علاوه دوسرے کاموں کے لئے کافی گنجائشیں مهیا کی گئی هیں ۔ حکومت نے بڑی اور چهوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کی ضرورت کو بهی نظر انداز نہیں کیا چنانچه ممالك محروسه کی ضروریات اور قابل حصول اشیائے خام کی مناسبت سے پارچه کی متعدد گرنیوں کے قیام کے لئے تدابیر اختیار کی جارهی هیں سنه ١٣٥٦ف (١٩٤٧ع) میں صنعتوں کے اخراجات کا اندازه سنه ١٣٤٨ف (١٩٣٩ع) کے مقابله میں ١٠٥٣ فی صد زیاده هے ۔ همارے مقاصد کی عاجلانه تکمیل میں ایک بڑی رکاوٹ کاریگروں کی قلت هے ۔ یه ایک ایسی کمی هے جو سابق هندوستان کی طرح ممالك محروسه میں بهی پائی جاتی هے ۔ لیکن حکومت اس سلسله میں غافل نہیں هے ۔ تصفیه کیا گیا هے که تجربه کار انجینیروں ، ماهرین معاشیات اور منصوبه سازوں پر مشتمل ایک صنعتی اور فنی اداره قایم کیا جائے جو صنعتی اسکیموں کی تیاری کے علاوه ان کی جانچ کریگا اور صنعتوں کی ترقی سے متعلق امور کے بارے میں حکومت کو مشوره دیگا ۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت هونهار نو جوانوں کو فنی تربیت کے لئے هندوستان سے باهر بهیج رهی هے ۔ "

قریبی تعاون کی ضرورت

" ان تمام اسکیموں کو بروئے کار لانے میں حکومت آپ کے ساتھ قریبی تعاون کرتے هوئے کام کرنے کی خواهشمند هے جس کو عملی صورت دینے کے لئے یه مجلس مقننه

قائم کی گئی ہے۔ نیز وہ آپ کی عملی تائید کی متوقع ہے۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں سب سے پہلے پر امن ماحول اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے ۔ اس سلسلہ میں کامیابی کا انحصار صحیح قسم کی قیادت پر ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ اب حضرات میں جو مختلف مفادات کے نمایندہ ہیں اس کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوگی ۔ آپ کو مصمم ارادہ کے ساتھ تمام اختلافات کو دور کرنے کے لئیے رائے عامہ کو تربیت دینے ، باہمی اعتماد کو پھر سے قائم کرنے اور تعاون اور تعمیری خدمت کے جذبہ کو ترقی دینے کی پوری کوشش کرنی چاہئے ۔ آپ اپنے اثر کی بدولت یقیناً اس میں کامیاب ہونگے اور آپ کو جس قدر کامیابی حاصل ہوگی اسی قدر مزید ترقی ممکن ہوگی ۔''

مطمح نظر مشترکہ بھلاؤ

'' میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے صرف ایک بات اور کہنی چاہتا ہوں ۔ آپ نے جو ذمہ داری قبول کی ہے وہ آسان نہیں ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں ترقی کا راستہ ناہموار اور دشوار گزار ہوتا ہے تاہم اگر ہم عوام کی فلاح و بہبود کو ہمیشہ اپنا نصب العین بنائیں تو ان دشواریوں پر قابو پانا مشکل نہیں ہے۔ آپ کے راستہ میں مزید دشواری یہ ہے کہ آپ مختلف مفادات اور گروہوں کی نمایندگی کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ اگرچہ یہ مفادات ایک دوسرے سے مختلف ہیں پھر بھی وہ لازمی طور پر ایک دوسرے سے متصادم نہیں۔ البتہ ایسے مواقع پیدا ہوسکتے ہیں جب آپ اپنے جماعتی مفادات کو مشترکہ مفاد کا تابع کرکے ہی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوسکتے ہیں ۔ درحقیقت تمام مفادات ملک و مالک کے ساتھ اپنی مشترکہ اطاعت و وفاداری میں متحد ہیں اور اگر ہم سب مل جل کر کام کریں تو خاطر خواہ ترقی کی جا سکتی ہے۔

ہم آہنگی کی ضرورت

'' مجھے امید ہے کہ آج کا دن حیدرآباد کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کریگا ۔ سکون دشمن عوام کے شرمناک جھگڑوں سے دور جنہوں نے دوسرے مقامات پر سیاسی تصویر کے خد و خال بگاڑ دئے ہیں رعایا سرکار عالی کی معتدل خواہشات ہم آہنگی اور خیر سگالی کے راستہ سے کبھی بھٹکنے نہیں پائیں ۔ آپ اس عظیم الشان روایت کے وارث بھی ہیں اور امین بھی۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کو صداقت کو دیکھنے کی بصیرت اور اس پر قائم رہنے کی ہمت عطا کرے ۔

برطانوی پارلیمان کے افتتاح کے موقع پر ملک معظم جو دعا کرتے ہیں میں اسی دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ''میری دعا ہے کہ آپ کی مساعی میں فضل ایزدی شامل ہے'' ۔

توضیحات

حکومت سرکار عالی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اس تنقید کا جو اس کی حکمت عملی کے بعض پہلوؤں پر کی گئی ہے موثر طریقہ پر جواب دیا ہے اس پریس نوٹ کا مقصد یہ ہے کہ مملکت آصفیہ کے بہترین مفاد کی خاطر بعض تدابیر اختیار کرنے کی وجہ سے حکومت کی نیت کے متعلق جن غلط فہمیوں اور اندیشوں کا اظہار کیا گیا ہے ان کو رفع کردیا جائے۔

اس میں کہا گیا ہے

" یہ قیاس کہ حکومت سرکارعالی نے ہندوستان کے مجوزہ اتحاد میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے غیر صحیح ہے۔جو گفت و شنید نگوشئیٹنگ کمیٹی نے جس کے ایک رکن ہزاکسلنسی صدر اعظم بھی ہیں اب تک کی ہے وہ اس قرار داد پر مبنی تھی جو حال ہی میں متعدد ایسے اہم اداروں نے بالا تفاق منظور کی ہے جو ہندوستانی ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ اس قرار داد میں یہ امر واضح کردیا گیا ہے کہ گفت و شنید یا مجلس دستور ساز میں شرکت کرنے کے یہ معنی متصور نہ ہونگے کہ ریاستیں یا کوئی ایک ریاست اس بات کی پابند ہوگئی ہے کہ وہ ہندوستانی اتحاد میں شریک ہوگی اس لئے کہ یہ مسئلہ اسی وقت طے کیا جاسکے گا جبکہ مجوزہ اتحاد کی مکمل تصویر نمایاں ہوجائیگی۔

" یہ الزام کہ اس مملکت میں دستوری اصلاحات کی تجویز کو اس طرح بدل دیا گیا ہے کہ اس سے حضرت اقدس و اعلیٰ کا شاہی اقتدار متاثر ہو جائیگا اتنا ہی بے بنیاد ہے جتنا کہ مندرجہ بالا الزام ۔ اس قسم کی کوئی ترمیم سنہ ۱۹۳۹ء کے اعلان میں نہیں کی گئی ہے ۔ علیٰ ھذا کوئی کارروائی ایسی بھی نہیں کی گئی ہے جس سے کسی خاص طبقہ کے مفادات پر ملازمتوں کے معاملے میں کوئی برا اثر پڑسکے البتہ ایسے اقدامات کئے جارہے ہیں اور درحقیقت ایسا کرنا ضروری ہے جن سے ملازمتوں اور ترقیوں وغیرہ میں طریقہ کار منضبط ہو جائے تاکہ عزیزوں کی پاسداری اور بیجا رعایت اور ناجائز انتفاع اور اسی قسم کی کارروائیوں کا امکان باقی نہ رہے ۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے پبلک سروس کمیشن کا قیام ضروری سمجھا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال کم ازکم دو سال پہلے حکومت کو ہوا تھا۔ یہ بھی ضروری سمجھا گیا کہ کمیشن کا پہلا صدر کوئی ایسا شخص ہو جو مقامی اثرات سے بالا تر ہو اس لئے کہ کوئی پبلک سروس کمیشن صحیح طور پر کام نہیں کرسکتا اور نہ اسکی سفارشات قابل احترام ہوسکتی ہیں اگر وہ مقامی اثرات یا تعصبات سے متاثر ہو جائے ۔ یہ سوال کہ ایک ہندو غیر سرکاری رکن کے ساتھ ایک وظیفہ یاب یاب مسلم عہدہ دار کو کمیشن کا رکن بنایا گیا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو قابل بحث ہو اس لئے کہ پبلک سروس کمیشن کا منشاء یہ نہیں ہے اس میں سیاسی مشاغل رکھنے والے لوگ شریک کئے جائیں ۔ برطانوی ہند میں بھی عام طور پر وظیفہ یاب عہدہ داروں میں سے پبلک سروس کمیشن کے ارکان چنے جاتے ہیں ۔ جو غیر سرکاری ہندو منتخب کئے گئے ہیں ان کے متعلق ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ سیاسی یا فرقہ واری حلقوں میں کسی جماعت کے نمائندہ ہیں ۔ اس لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان کے تقرر کے بعد کسی غیر سرکاری مسلمان کے تقرر سے توازن قائم کیا جاتا۔ کمیشن کی اغراض جو آنریبل رکن فینانس نے بیان کئے ہیں بقول صاحب موصوف یہ ہیں کہ " سینیر اور اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھنے والے تجربہ کار لوگوں کو پورے وقت کے لئے بھرتی کے ذریعہ سے اور عملہ کی ضروریات کا لحاظ کرکے ملازمت میں داخل کیا جائے "، اور یہ کہ کمیشن ایک ایسا ادارہ ہو جو " کامل طور پر غیر جانبدار اورآزاد ہو اور جس سے تقررات اور ترقیوں کے معاملہ میں یہ طمانیت حاصل ہوسکے کہ اسکے فیصلے حقیقی اہلیت کے معیار پر مبنی ہونگے "۔

" یہ گمان محض مہمل ہے کہ ایسے سرکاری ملازمین کو جو " مملکت اور اسکے حکمران کے ساتھ وفا دار ہیں "

ایک ایک کر کے هٹایا جا رها هے ۔ عوام کو اس قسم کے بیانات سے خبر دار رهنا چاهئے جو ایسے غرض مندلوگوں کے زیر اثر شائع کئے جاتے هیں جن کی نافرمانی اور بےضابطگی کے باعث حکومت کو انکے خلاف کوئی اقدام کرنا پڑا هے۔

کمیشن جاگیرات کے متعلق یه امر قابل توجه هے که ایک ایسے کمیشن کے تقرر کی تجویز موجوده دورحکومت کے شروع هونے سے پہلے زیر غور آچکی تھی اور شروع هی سے یه سمجھا گیا تھا که جاگیرداروں اور بحیثیت مجموعی تمام مملکت کے لئے یهی مفید هوگا که کمیشن کا صدرنظم ونسق کا وسیع تجربه رکھتا هو اور ریاست کے کسی طبقے کے خلاف یاموافق هرقسم کے تعصبات سے مبرا هو ۔ جاگیرداروں کے اقتدارات کا سوال خصوصاً امن عامه اور قومی تعمیر کے کاموں کے سلسلے میں بہت بڑی اهمیت حاصل کرتا جاتا هے اور یه حقیقت بالکل عیاں هے که بحیثیت مجموعی مملکت کے نظم ونسق کی ترقی کا لحاظ کرتے هوے اس بات کی ضرورت هے کهاس سوال کو جسقدر جلد ممکن هو طے کیا جائے خصوصاً اس لئے که جاگیری علاقوں میں جو لوگ آباد هیں وه بالکل اسی طرح حضرت اقدس واعلی کی رعایا هیں جس طرح که مملکت کے دوسرے علاقوں کی آبادی ۔

" نه تو کسی بیرونی صدر اور نه بجائے خود کمیشن کے تقرر کے یه معنی هوسکتے هیں که یه مسئله متعلقه طبقے سے همدردی رکھے بغیر زیر غور لایا جائیگا ۔

" اردو کے متعلق حکومت کی پالیسی میں کوئی تغیر نہیں کیا گیا هے ۔ اردو کے علاوه دوسری ملکی زبانوں کو پرائیوٹ مدارس میں ثانوی تعلیم کی حدتک ذریعه تعلیم بنانے کے متعلق حکومت کے مسلک میں جو وسعت پیدا کی گئی هے اس کا فیصله گزشته دور حکومت میں کیاجاچکاتھا اور موجوده حکومت نے اپنے پیش رو کی اس سفارش کو قبول کیا ۔ یه بات یاد رکھنی چاهئے که هزاکسلنسی صدر اعظم نے اورنگ آباد میں ایک تقریر کرتے هوے اردو زبان کی اهمیت پر اس حیثیت سے زور دیا تھا که وهی اس مملکت کی قومی اور مشترکه زبان هے ۔ جہاں تک انجمن ترقی اردو کی گرانٹ کے التوا کا تعلق هے یه حقیقت ظاهر هے که اس نتیجے سے جو کافی ساده اور قابل فہم هے فرقه واری اغراض پوری کی جارهی هیں ۔ انجمن کے ارباب کار اس صورت حال سے اس لئے ناجائز فائده اٹھانا چاهتے هیں تاکه حکومت کی مزید نگرانی اور محاسبه سے بچ جائیں

" اداره ادبیات اردو جیسے ملکی ادارے بھی جنہیں انجمن کے مقابله میں بہت کم امداد معاوضه کی صورت میں مل رهی هے اس قسم کی شرائط کے پابند کئے گئے هیں یعنی ان کی انتظامی جماعتوں میں حکومت کو نمائندگی حاصل هو ۔ حکومت ان کے حسابات کی تنقیح کرسکے اور ان پر اپنے اخراجات کی اغراض کی صراحت لازم هو ۔ اس کے برخلاف انجمن ترقی اردو جو اسی قسم کے تمام دوسرے اداروں سے تقریباً چہار گنا زیاده امداد حاصل کررهی هے حکومت کی نگرانی اور محاسبه سے بڑی حد تک آزاد هے ۔ حکومت یه دیکھنا چاهتی هے اور یه اس کا فرض هے که وه معلوم کرے که اس کا (۴۵۰۰۰) هزار روپیه سالانه عطیه کس طرح خرچ کیا جا رها هے ۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکه اس کے متعلق شکایتیں وصول هوئی هیں ۔ واقعه یه هے که انجمن کا تقریباً تمام سرمایه حضرت اقدس و اعلی کی حکومت هی سے فراهم هوتا هے۔ اور اسی کے املاک میں کتابوں اور مخطوطات کا ایک بہت قیمتی ذخیره حکومت کے عطیات کے ذریعه سے جمع هوا هے جو بعد کو یہاں سے دهلی منتقل کردیا گیا ۔

" اس واقعه کی بنا پر که یه گرانقدر ذخیره منتقل کیا گیا اور نیز انجمن کے متعاقب طرز عمل کی بنا پر انجمن طیلسانین اور انجمن طلبا قدیم نے اعتراضات کئے اورحکومت کو اس امر پر توجه دلائی که زیاده سخت شرائط عائد کی جائیں اور تحقیقات کی جائے ۔ جاریه تحقیقات سے حکومت کی وه دلچسپی ظاهر هوتی هے جو اسے اس امر کی طمانیت حاصل کرنے سے هے که سرکاری رقوم جو اردو کی خدمت کے لئے محفوظ کی جاتی هیں صحیح طریقه پر صرف کی جاتی هیں ۔ کوئی حکومت بھی اس بات پر آماده نہیں هوسکتی که وه ۴۵ هزار روپیه کا گران قدر متوالی عطیه اس امر کے

متعلق اپنے کو وقتاً فوقتاً مطمئن کئے بغیر جاری رکھے کہ یہ ادارہ صحیح طریقہ پر کام کر رہا ہے خصوصاً اس حالت میں جب کہ موجودہ شرائط ناکافی پائے گئے ہیں ۔

" جہاں تک نظام کالج کے معاملہ کا تعلق ہے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بہت عرصہ پہلے ڈاکٹر میکنزی اور خان فضل محمد خان نے ان خرابیوں کی نشاندھی کی تھی جو اس کالج کو کسی بیرونی یونیورسٹی کے ما تحت رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اسی وقت حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نظام کالج کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے کردیا جائے لیکن ذریعہ تعلیم انگریزی کو باقی رکھا جائے ۔ اس کے بعد اور بھی زیادہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مملکت میں کم از کم ایک بڑا ادارہ ایسا ہو جو انگریزی جیسی ایک بین الاقوامی زبان میں تعلیم دے سکے ۔ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ حکومت کے دوسرے اداروں میں بھی انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنا دیا جائے گا یا یہ کہ جامعہ عثمانیہ کی بنیادی نوعیت یعنی اردو کا ذریعہ تعلیم کسی مفہوم میں بھی بدلا جائے بنیادی ضرورت یہ تھی کہ نظام کالج کو کسی ایسی یونیورسٹی سے ملحق نہ رہنے دیا جائے جس پر حکومت اور اہل ملک کی دونی نگرانی قائم نہ رہ سکے ۔ لہذا یہ اقدام ایسا ہے کہ اس پر اعتراض کرنے کے بجائے اس کی توصیف ہونی چاہئے ۔ یہ اقدام حکومت کے اس عام مسلک کے بالکل مطابق ہے جس کی غرض یہ ہے کہ مملکت کے اندرونی مسائل میں بیرونی اداروں کی تمام مداخلت کا سد باب اور مقابلہ کیا جائے ۔ ،،

معزز ناظرین !

آپ کو "معلومات حیدر آباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ اطلاعات سرکار عالی ۔ حیدر آباد دکن کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے ۔

انسان کا اصلی جوہر "انداز"

خطبہ تقسیم اسناد جامعہ عثمانیہ

" ایک حقیقی جامعہ کو ان خاص مضامین کی تعلیم کے علاوہ جن کے مطالعہ کے لئے طلبہ جامعہ میں شریک ہوتے ہوں اپنے طلباء میں زندگی اور کردار کے بعض اہم تر تنقیحات کے متعلق ایک خاص انداز فکر پیدا کرانے میں کامیاب ہونا چاہئے"۔ ان الفاظ میں حکومت ہند کے مشیر تعلیم سرجان سارجنٹ نے جامعہ عثمانیہ میں اپنے خطبۂ تقسیم اسناد کے دوران میں ایک جامعہ کے کام کی وضاحت کی۔ اس تقریب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ مسز سروجنی نائیڈو اور مولوی غلام یزدانی صاحب سابق ناظم آثار قدیمہ کو جامعہ عثمانیہ کی طرف سے ڈی ۔ لٹ کی اور مشہور سائنس داں سر سی۔ وی ۔ رامن کو ڈی۔یس ۔ سی کی اور سرجان سارجنٹ کو ایل ایل ۔ ڈی کی اعزازی ڈگریاں عطا کی گئیں۔

سر جان سارجنٹ کے خطبہ تقسیم اسناد کا بڑا حصہ جامعہ آکسفورڈ میں ان کی طالب علمی کے زمانہ کے واقعات پر مشتمل رہا ۔ صاحب موصوف نے اپنی جامعی زندگی کے کئی دلچسپ واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ جامعہ آکسفورڈ میں انہیں جو کچھ تجربات حاصل ہوئے ان سے ان کی عملی زندگی میں بہت فائدہ پہونچا ۔

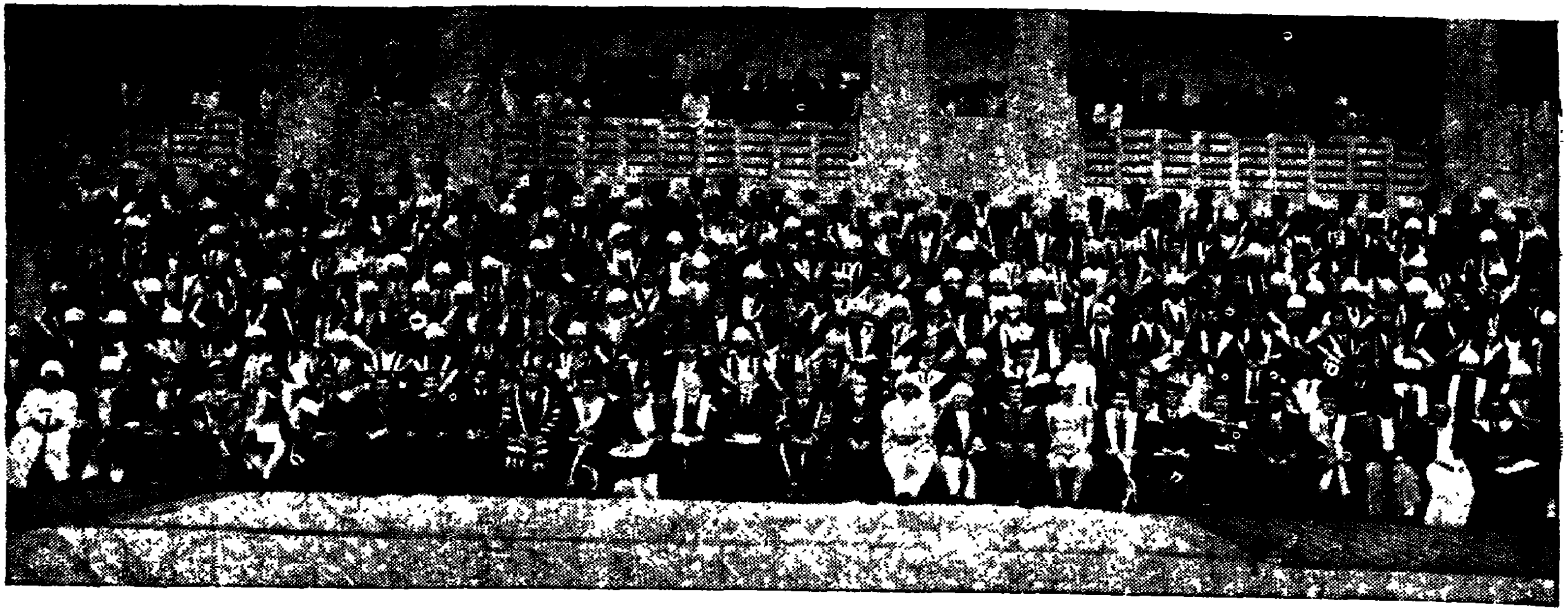
سر جان سارجنٹ نے حیدرآباد سے اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا " میرے لئے حیدرآباد آنا ہمیشہ مسرت کا باعث رہا ہے ۔ یہ سر زمین میرے لئے متعدد خوشگوار احساسات رکھتی ہے منجملہ ان کے سراکبر حیدری جیسی بڑی ہستی کی دلکش یاد بھی کچھ کم اہم نہیں ہے جو اس ملک کے میرے اولین اور بہترین دوستوں میں سے تھے۔ مجھ جیسے شخص کے لئے جو تعلیمی دلچسپی رکھتا ہو یہ امر باعث تقویت ہے کہ بانیان جامعہ کا عظیم الشان تصور بتدریج ایک حقیقت میں تبدیل ہوتا جارہا ہے۔"

جامعہ کا دائرہ عمل

اگر چہ میں اس موقع پر خطبات جلسہ اسناد کے فرسودہ طریق سے قطعی انحراف کرنا پسند کرتا ہوں تا ہم میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقعوں پر مقررین کے لئے ایک طرح واجب ہو جاتا ہے کہ وہ یا تو نوجوانوں کو غیر مطلوب مشورے دیں یا جامعہ کے مقاصد اور فرائض سے متعلق کچھ نہ کچھ اظہار خیال کریں ۔ لہذا میں اس ذمہ داری کے احترام کی کوشش کرونگا مگر اسے اپنے خاص طریقے سے ادا کرونگا ۔ شاید یہ کافی ہوگا کہ میں آپ کی توجہ کارڈنل نیومن کے ان الفاظ کی طرف مبذول کروں جن کے ذریعہ اس نے جامعہ کی تعریف کی ہے ۔ نیومن نے لکھا ہے کہ :—

" جامعہ کا مقصد یہ ہے کہ سماج کی عقلی حالت کو بلند کرے ، عوام کے ذہن کی نشو و نما کرے قومی مذاق کا تزکیہ کرے ، عوام کے حوصلوں کے لئے صحیح اصول فراہم کرے ، تخیلات زمانہ میں وسعت اور سنجیدگی پیدا کرے ، اور سیاسی اقتدار کے استعمال میں سہولتیں بہم پہنچائے، اورخانگی زندگی کے تعلقات میں نفاست پیدا کرے"

میں تو کیا مجھ سے زیادہ ہوشیار آدمی کے لئے بھی مذکورۂ بالا تعریف پر اضافہ کرنا مشکل ہوگا اور میں اس شاندار بیان کو غیر دلچسپ اور پیش پا افتادہ اقوال میں تبدیل کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کو جرم سمجھتا ہوں چنانچہ میں اس بیان کو آپ کے سامنے اس کی اصلی شکل میں ہی رہنے دونگا اور اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ اپنے تجربہ سے یہ واضح کرنے کی کوشش کروں کہ خود نیومن کے کالج اور جامعہ کا چار سال کے دوران میں خود میری ذات پر کیا اثر ہوا یا ہونا چاہئے تھا ۔ اس کے بعد آپ میرے تجربات سے خود اپنے تجربات کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور اپنے لئے یہ طے کرسکتے ہیں کہ میں جو کچھ کہنے والا ہوں یا جو کچھ حذف کر رہا ہوں آیا وہ آپ کی جامعی زندگی کے دوران میں یا زندگی کے وسیع تر شعبوں میں (جس میں آپ عنقریب قدم رکھنے والے ہیں) آپ کے لئے کس طرح مفید ہوسکتا ہے ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا یہ



ہز اکسیلنسی امیر جامعہ عثمانیہ ممتاز مہمان جن میں مسز سروجنی نائیڈو اور سر سی - وی رامن بھی شامل ہیں اور نئے طیلسانیون

طریقہ چنداں ہمت افزا نہیں معلوم ہوتا لیکن بعض موقعوں پر بالواسطہ اشارات بھی کچھ اہمیت رکھتے ہیں ۔ ‘‘

حقیقی فائدہ

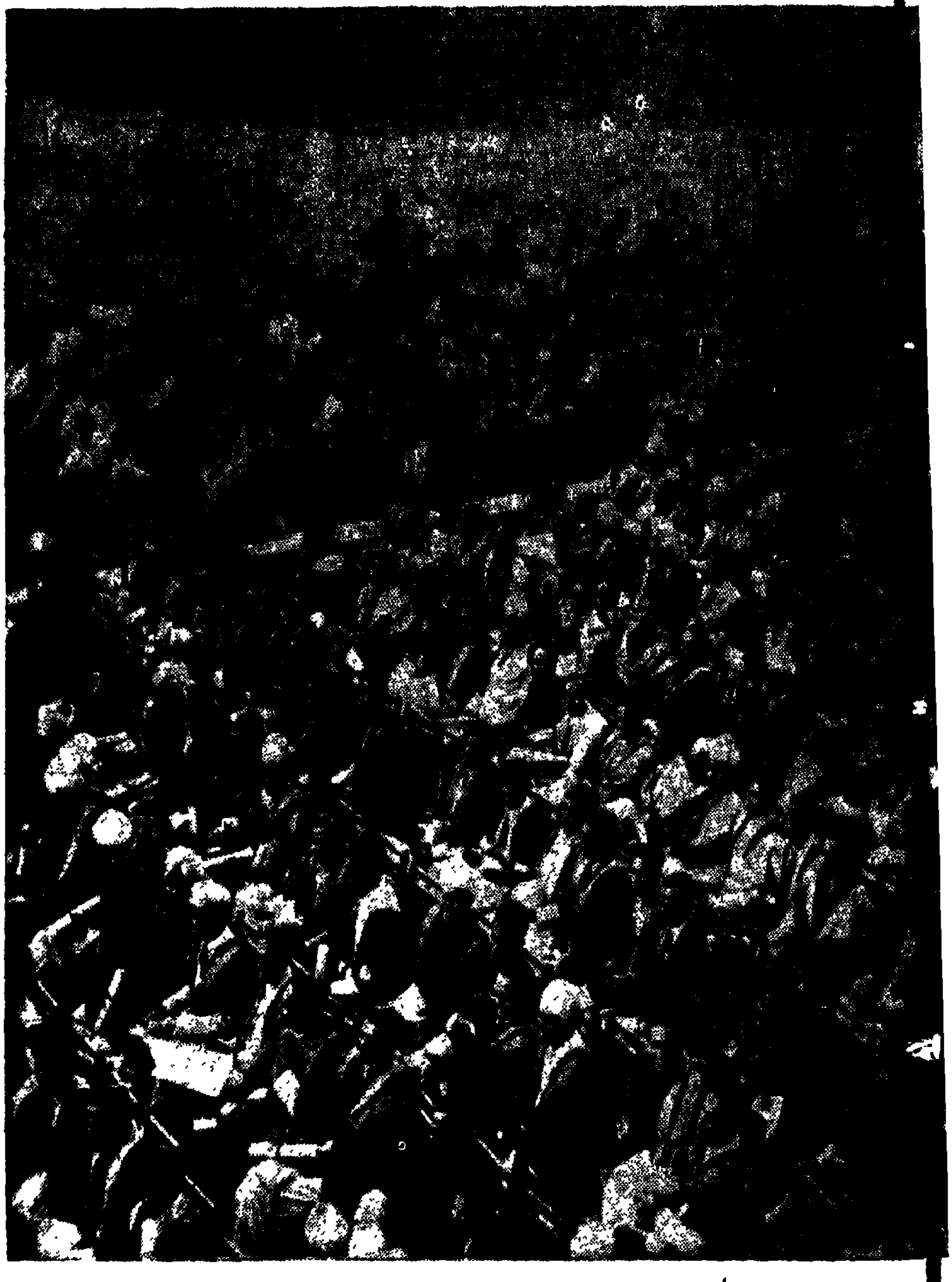
’’بعض اوقات جب کہ میں آتش دان کے پاس بیٹھ کر گزشتہ زمانے پر نظر ڈالتا ہوں چنانچہ اس طرح آتش دان کے پاس بیٹھنے سے گزشتہ واقعات کے تصور میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ شاید اس بنا پر کہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں بہت کم آتش دان پائے جاتے ہیں ہندوستانی زیادہ تر تجزیہ باطنی کے عادی ہوتے ہیں ۔ بہر حال اس وقت میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں نے اپنے قیام آکسفورڈ سے کیا حقیقی فائدہ حاصل کیا ۔ مجھے اس میں شبہ نہیں کہ میں نے وہاں سے بعض چیزیں حاصل کیں مثلاً ناقابل فراموش ایام مسرت و انبساط جن میں کا ہے ما ہے رنج کے موقعے بھی شامل تھے ، دوستانہ مراسم جو تیس سال گزر جانے کے بعد بھی اب تک مستحکم ہیں نیز خود اس مقام سے محبت اور وابستگی جس کے ساتھ یہ احساس موجود ہے کہ مادر جامعہ کے ساتھ میرا تعلق خواہ وہ کتنا ہی نیاز مندانہ کیوں نہ ہو اب تک برقرار ہے لیکن میں آج اس سے کچھ آگے بڑھ کر آپ کے ساتھ اس امر کی جستجو کرنا چاہتا ہوں کہ آکسفورڈ سے مجھے جو کچھ بھی توقعات تھیں اور جو شاید کسی حد تک مجھے وہاں حاصل بھی ہوگئیں آیا اس کو آپ بھی یہاں اپنے قیام کے زمانے میں حاصل کرنا پسند کرینگے ۔ ہمارے اختلافات نسل ۔ مذہب ۔ سن و سال زمان و مکان کو دیکھتے ہوئے میں بمشکل اس کی توقع کرسکتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کے ہم خیال ہوسکتے ہیں ۔ با ایں ہمہ مجھے ضرور تعجب ہوگا اگر ہمارے درمیان بعض تجربات اور مسائل اشتراک نہ پایا جائے ۔ ‘‘



ہز اکسلنسی امیر جامعۂ عثمانیہ مسز سروجنی نائیڈو کو ڈی ۔ لٹ کی اعزازی ڈگری عطا کر رہے ہیں



شمع برداران علم - جامعۂ



…ادیہ کا جلسہ تقسیم اسناد



سر سی - وی رامن ڈاکٹر 'اف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کرتے ہوئے امیر جامعہ سے مصافحہ کر رہے ہیں -

اسکول کی زندگی

"جب میں آکسفورڈ گیا تو میری عمر ۱۹ سال سے کچھ زاید تھی - میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ اس تاخیر کی وجہ مٹریکیولیشن کے امتحان میں ناکامی نہ تھی - واقعہ یہ ہے کہ میں مدرسہ کے آخری دو یا تین سال کے دوران میں (اور یہ مدرسہ لندن کے ایک بڑے " ڈے اسکول " کی حیثیت رکھتا تھا) میں امتحانات کے بوجھ سے کم وبیش آزاد تھا - اگر چہ اتنا ضرور تھا کہ جامعہ سے وظیفہ حاصل کرنے کے لئے اور اپنے اساتذہ کے مشورہ کے مطابق میں نے ایسے مضامین کے متعلق جن میں مجھے سب سے زیادہ دلچسپی تھی بہت وسیع مطالعہ جاری رکھا - میرا خیال ہے کہ اس سے مجھے بڑا فائدہ پہنچا کیونکہ اس کی وجہ سے منجملہ دیگر امور کے یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ بلند پایہ کتابیں جو بڑی اہمیت رکھتی ہیں - ان کا امتحانی نصاب میں شریک رہنا ہمیشہ ضروری نہیں - مجھے امید ہے کہ اگر ہمیں فوقانیہ مدارس کے نصاب کی مدت اور ہمارے جامعات میں طلبا' کے داخلہ کی مروجہ عمر بڑھانے میں کامیابی ہوجائے تو اس ملک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی ایسے ہی مواقع حاصل ہو جائینگے - اس ضمن میں بلاشبہ مجھ سے یہ کہا جائیگا کہ ہندوستانی طلبا' اور ان کے والدین کی بڑی اکثریت کے معاشی حالات کا یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنی رسمی تعلیم کم سے کم عمر میں ختم کرکے حصول معاش کا آغاز کردیں - یہ عذر شاید بڑی حدتک درست ہے - لیکن میرا خیال ہے اور میں ایک دن حقیقی اعداد و شمار کی مدد سے اس کی توثیق کی کوشش کرونگا کہ اوسطاً ایک ہندوستانی طالب العلم برطانوی طالب العلم کے مقابل

جامعہ میں بہت زیادہ وقت گزارتا ہے ۔ اصلی کام کے علاوہ مجھے اپنے مدرسہ کے زمانہ میں بعض ذمہ دارانہ خدمات بھی انجام دینے کا موقع ملا ۔ ایسے موقعے اس ملک میں بہت سے نوجوانوں کو نہیں ملتے ۔ امید ہے کہ اسے خودستائی پر محمول نہیں کیا جائیگا اور فی الحقیقت میری کوئی استثنائی حیثیت نہیں تھی ۔ میں مثال کے طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں مدرسہ میں عریف تھا ۔ وہاں کے دو کھیلوں کا کپتان تھا ۔ انجمن مباحثہ اور انجمن موسیقی کا خازن تھا اور مدرسے کی دوسری انجمنوں میں بھی عہدہ دار کی حیثیت رکھتا تھا چنانچہ جب میں آکسفورڈ گیا اور وہاں کے ناقابل اعتنا نووارد طلباء کے جم غفیر میں شامل ہوگیا تو اس وقت سے کم سے کم اپنے ادارہ سے وفاداری اور ایک دائمی برادری کی خدمت کا خیال میرے دلنشین ہونے لگا۔ مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ اپنے لئے اپنے کالج اور جامعہ میں کوئی مقتدر حیثیت حاصل کرنے کے لئے مجھے مناسب وقت کا منتظر رہ کر اپنی بہترین کوشش جاری رکھنی ہوگی ۔ اس طریق کار سے مجھے کوئی کارآمد چیز حاصل ہوئی یا نہیں اس کا فیصلہ میں آپ کی رائے پر چھوڑتا ہوں لیکن جب میں خود گذشتہ زمانہ پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے اس کا بہت احساس ہوتا ہے کہ میں نے بہت سا وقت ضایع کیا ۔ مثلاً جامعہ کے لکچروں میں میری حاضری نہایت بے قاعدہ اور اتفاقی طور پر ہوتی تھی اگر چہ میں اب بھی قطعی طور پر فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اگر میں ان میں حاضر رہتا تو اور زیادہ وقت ضائع نہیں ہوتا ۔ اس ملک میں آنے کے بعد سے مجھ پر اکثر یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ لکچروں سے غیر حاضری کی صورت میں مجھے کسی ہندوستانی جامعہ سے تو کبھی کوئی طیلسان حاصل نہ ہوتا ۔ لیکن خوش قسمتی سے میرے زمانہ میں آکسفورڈ میں عطائے طیلسان کے لئے لکچروں کی حاضری کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا ۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کسی امتحان میں لکچروں کی یاد داشتوں کو میکانی طور پر دھرا دینے کا طریقہ یقینی طور پر اس امر کا ضامن تھا کہ امتحان کی کامیابی میں طالب علم کو اعلی درجہ نہیں ملیگا ۔ مجھے جن ممتحنین سے سابقہ پڑا ان کی توجہ اس امر پر رہتی تھی کہ ان کے پیشر کردہ سوالات کے متعلق خود امیدواروں کے کیا خیالات تھے ۔ نہ کہ اس امر پر کہ امید واروں کو دوسروں کے خیالات کس حد تک یاد تھے ۔ مجھے یہ اعتراف بھی کرنا چاہئے کہ میں نے مختلف کھیلوں میں بہت زیادہ وقت صرف کیا ۔ گو اس کے ساتھ میں یہ بھی دعوی کرسکتا ہوں کہ میں نے اپنے آخری دو سال اور تعطیلات کے بیشتر حصہ میں خاصی محنت کی ۔ مزید برآں میرے زمانہ اور غالباً ما بعد زمانہ کے بیشتر طلباء کی طرح بعض اوقات میرا طرز عمل نہایت احمقانہ رہا ۔ آکسفورڈ میں چھوٹی موٹی شرارتیں بھی ہوتی رہتی تھیں جن میں میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہتا تھا ۔ مجموعی طور پر اتنے عرصہ دراز کے بعد بھی ان گزری ہوئی حماقتوں پر مجھے کوئی تاسف نہیں ۔ آدمی ان سے بھی زندگی کے متعلق کچھ نہ کچھ سبق حاصل کرتا ہے اور مجھے اب بھی یہ خواہش نہیں کہ نوجوان کندھوں پر بوڑھے سر رکھے جائیں ۔

قیمتی نعمت

"اب میں اپنی آکسفورڈ کی زندگی کے دوسرے پہلو کی طرف رجوع کرتا ہوں جو نسبتاً بہتر مانا جاتا ہے ۔ میرے خیال میں اس کے اندر سب سے زیادہ قابل قدر چیز وہاں کا ذاتی رابطہ تھا جسے ایک نسبتاً چھوٹے اقامتی کالج کی زندگی نے وہاں کے طلباء کے درمیان ممکن بلکہ لازمی بنا دیا تھا ۔ سب سے زیادہ قیمتی نعمت جو کسی کالج یا جامعہ سے اس کے اراکین کو حاصل ہوسکتی ہے وہ نہ تو اس کی مجوزہ نصابی کتابوں میں نہ لکچر کے کمروں میں اور نہ امتحان کے ہال میں موجود ہوتی ہے بلکہ وہ تازہ دم طباع اور وسیع القلب افراد کے روز مرہ کے غیر رسمی روابط میں پائی جاتی ہے ۔ معلوم نہیں کہ اس جامعہ کے کتنے طلباء اپنے اوقات فرصت کو سیاسیات ، مذہب اور ایسے ہی دوسرے مسائل کے متعلق بحث و مباحثہ میں گزارتے ہیں جو نوجوانوں کے دماغوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ، مثلاً کیا میں دریافت کرسکتا ہوں کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جن کے بحث مباحثے سنتے سنتے تھک کر ستارے غائب ہو جاتے ہوں ۔ شاید جامعہ کے ارباب اقتدار حفظان صحت

یا معاشی اسباب کی بنا پر اس قسم کے مشاغل کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے مجھے امید ہے کہ ان کا تدبر اس قسم کے طرز عمل کو اختیار کرنے سے انہیں روکے گا ۔ مجھے یاد ہے کہ یونانی عروض کے کسی نکتہ کے متعلق بحث و مباحثہ کے دوران میں میرے طرز استدلال سے میرا ایک ساتھی طالب علم ایسا عاجز آگیا کہ اس نے اپنے مشتعل جذبات کو جسمانی تشدد کے ذریعے فرو کرنے کی کوشش کی اور آکسفورڈ کے ایک دارالاقامہ کے صحن میں میرا تعاقب کیا یہاں تک کہ صبح نمو دار ہوگئی ۔ اس کے ایک گھنٹے کے بعد ہم پھر سے حسب سابق ایک دوسرے کے مخلص دوست بن گئے ۔ اب جب کہ اس واقعہ کو تیس سال سے زاید گزر چکے ہیں مجھے یہ واضح طور پر یاد ہے کہ اس یادگاری بحث میں میں نے کیا کہا تھا اور اس نے کیا کہا ۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید ہی میرے سنے ہوئے کسی لکچر کا میرے دل پر اتنا گہرا اور واضح اثر باقی رہا ہو جتنا کہ اس واقعہ کا ۔ یقیناً ہم جلیسوں کے درمیان بحث مباحثہ نہ صرف پر لطف ہوتا ہے بلکہ وہ صداقت کی دھار تیز کرتا ہے ۔ اپنے یا دوسروں کے کمروں میں گفتگوؤں کے علاوہ ہمارے لئے مختلف موضوعات مثلاً ادب ڈراما اور بحث و مباحثہ کے لئے بھی انجمنیں تھیں جیسا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کے یہاں بھی ہوں گی ۔ میرا خیال ہے کہ میں ہر ہفتہ اوسطاً اس قسم کے دو یا تین جلسوں میں شریک ہوتا تھا ۔ یہاں بھی ہمیں دوسرے ہم سے زیادہ وسیع دلچسپیاں اور وافر معلومات رکھنے والے حضرات سے تبادلہ خیال کا موقع ملتا تھا ۔ اس روشن تصویر کا ایک دوسرا اہم تر پہلو بھی تھا ۔ میرا بیان ہرگز مبالغہ آمیز نہیں سمجھا جائے اگر میں یہ کہوں کہ کلیہ آکسفورڈ میں عالم و فاضل اور پختہ کار اشخاص سے ربط پیدا کرنے کے قیمتی مواقع سے مجھے بہت فائدہ پہنچا ۔ اون اساتذہ کے علاوہ جو در حقیقت میرے کام کی نگرانی کرتے تھے اور مجھے جن کے ساتھ خانگی " ٹیوشن " کے سلسلہ میں ہر ہفتہ کئی گھنٹے گزارنا پڑتا تھا ہم میں سے ہر ایک کے لئے اخلاقی معلم بھی ہوا کرتا تھا ۔ میری خوش نصیبی سے میرے معلم اخلاق ایک بلند کردار صاحب تھے جو بعد میں نہ صرف میرے اتالیق بلکہ میرے ایک نہایت عزیز دوست بھی بن گئے ۔ مجھے یاد ہے کہ ان کے انتقال سے کچھ ہی عرصہ پہلے کالج سوسائٹی کے ایک جلسہ کے موقع پر مجھے ان کے جام صحت کی تجویز کا شرف حاصل ہوا ۔ ان کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے میں نے یہ کہا کہ وہ اپنی زندگی ہی میں پتھر اور دھات کے مجسموں کے مقابل اپنی ایک لطیف تر یادگار قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے قدیم شاگرد جہاں کہیں بھی ایک دوسرے سے ملیں خواہ وہ دنیا کے دور دراز گوشوں تک ہی کیوں نہ ہوں ، باہمی ملاقات کے چند منٹوں کے اندر ہی اپنے استاد کا ذکر خیر کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور وہ سب محبت سے ان کے ذاتی طرز تقریر اور ان کے حرکات و سکنات کی نقل اتارنے لگتے ہیں ۔ "

تعلیم بذریعہ تفریح

" آکسفورڈ کی زندگی کا دوسرا پہلو جو میرے خیال سے اس ملک میں بھی قابل تقلید ہوسکتا ہے یہ تھا کہ وہاں تعطیلات کے دوران میں مطالعہ کے لئے جماعتیں بنانے کا رواج تھا ۔ ان میں چند طلباء ایک پروفیسر یا مودب کے ساتھ اضلاع کے کسی فرحت بخش مقام یا ساحل سمندر پر جمع ہوکر وہاں مناسب کھیل اور تفریح کے ساتھ سنجیدہ مطالعہ اور مباحثہ بھی شامل کرلیتے تھے ۔ میں یہ تجویز کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جملہ ہندوستانی جامعات کے لئے یہ کار آمد ہوگا اگر وہ پہاڑوں یا معتدل آب و ہوا کے مقامات پر سادہ ، کم خرچ لیکن آرام دہ اقامت خانوں اور بنگلوں کا انتظام کریں جہاں کہ تعطیلات کے دوران میں اس قسم کی صحبتوں کا موقع حاصل ہو ۔

کردار

" آکسفورڈ نے مجھے ایک دوسری چیز سے بھی متاثر کیا ۔ وہ یہ تھی کہ وہاں اہم اخلاقی تنقیحات سے متعلق صائب رائے یا بالفاظ دیگر رائے جامعہ کو اہم سمجھا جاتا تھا ۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا دوسرے طلبا کی طرح ہم بھی بہت سے موقعوں پر انتہائی کم عقلی کے کام کرتے تھے



سر جان سار جنٹ اپنا خطبہ تقسیم اسناد سنا رہے ہیں

لیکن میرا خیال ہے کہ ساتھ ہی ساتھ ہم اس امر کا بھی شعور رکھتے تھے کہ پس منظر میں مسلمہ معیارات کردار موجو ہیں اور ان معیارات سے انحراف کی جرأت صرف ناعاقبت اندیش اور احمق اشخاص ہی کرینگے - ،،

انداز

"اس ساری بحث میں یہ حقیقت مضمر ہے کہ طلباء جن خاص مضامین کے مطالعہ کےلئے جامعہ میں شریک ہوے ہوں ان کو وہاں جو کچھ تعلیم دی جائے اس کے علاوہ حقیقی جامعہ کو اپنے طلباء میں زندگی اورکردار کے بعض اہم ترتنقیحات کے متعلق ایک خاص انداز فکر پیدا کرانے میں کامیاب ہونا چاہئے - اس " انداز فکر ،، کےلئے کسی خاص نام کا تعین نہایت مشکل ہے - میرے خیال سے اس کی تعبیر ایک لفظ " اسٹائل ،، یعنی " انداز ،، سے کی جاسکتی ہے .. یہ اصطلاح ایک فرانسیسی فلسفی نے انسان کے اصلی جوہر کے مفہوم میں استعمال کی ہے - یہ لفظ اس جبلی اور مشکل سے حاصل ہونے والے احساس قدر کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے موقع کی ضرورت کے لحاظ سے بروئے کار لایا جاسکے - مناسب ہوگا کہ میں مغربی تاریخ سے دو ایک مثالیں دیکر اپنا مفہوم واضح کردوں کہ "اسٹائل ،، یا " انداز ،، کے انتہائی مظاہر کیا ہوتے ہیں - جب تھرموپلے (Leonidas) کے مقام پر لیونیداس (Thermopytae) اپنے تین سو اسپارٹوی ہمراہیوں کے ساتھ ایرانی فوج سے محصور ہوگیا تو ایرانی فوج نے یہ نہایت تعجب کےساتھ دیکھا کہ محصورین اپنے آخری مقابلہ کےلئے نکلنے سے پہلے اپنے بالوں میں

تیل لگا رہے ہیں اور اپنے ہتیار کو جلادے رہے ہیں ۔ آپ میں سے بعض نے غالباً سر فلپ سڈنی کے متعلق سنا ہوگا کہ جب وہ لڑائی میں خطرناک طور پر زخمی ہوگئے تو انہوں نے پانی سے اپنی پیاس بجھانے سے اس بنا پر انکار کردیا کہ ان کے قریب ہی ایک دوسرا زخمی آدمی موجود تھا جسے پانی کی زیادہ ضرورت تھی۔ دور لیوں جائیے حالیہ زمانے ہی میں اسکاٹ کے آخری قطبی مہم (Polar Expedition) میں کپتان اوٹس نامی ایک شخص تھا جو آگے بڑھ کر برفانی طوفان کے اندر داخل ہوگیا جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اسے انہا کرلے جانے کی زحمت کی وجہ سے اس کے رفیقوں کے بچ نکلنے کے مواقع کم نہ ہوجائیں ۔ اس ملک سے اور دوسرے ممالک سے ایسی مثالیں باسانی پیش کی جاسکتی ہیں لیکن ہندوستانی مثالوں سے آپ میری نسبت زیادہ واقف ہونگے ۔ لہذا میں انہیں خود آپ کے لئے چھوڑے دیتا ہوں میری پیش کردہ مثالوں سے آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ زندگی اور موت کے نازک موقعوں پر ”اسٹائل“ یا ” انداز “ کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے بہت کم کو ایسے نازک حالات کے تحت ” اسٹائل “ کے مظاہرہ کی ضرورت پڑے گی لیکن روزمرہ زندگی میں ایسے بہت سے موقعے در پیش ہوں گے جب کہ آپ کو ایک فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی جس کی نوعیت کا دار و مدار اس امر پر ہوگا کہ آپ میں وہ ” انداز “ موجود ہے یا نہیں ۔ میں یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ کوئی ایک شخص جس میں مذکورۂ بالا خاصہ موجود ہو وہ کسی دوسرے شخص سے ناجائز فائدہ اٹھانے یا کوئی گمنام خط لکھنے یا اپنے ماتحت کے ساتھ نا واجب سلوک کرنے یا جانوروں کے ساتھ بے رحمی کرنے یا خوش منظر مقامات کو خراب کرنے یا اور ایسے ہی دوسرے افعال کا مرتکب ہوگا آپ کو اس امر کے ظاہر کرنے کے بیسوں مواقع ملیں گے کہ آپ کی جامعہ نے آپ کو یہ نیک خلص جسکی تعریف کرنا آسان نہیں عطا کی ہے یا نہیں اگر آپ ان مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں تو آپ کو بڑائی حاصل ہو جائیگی گو آپ کی بڑائی ویسی نہ ہو جیسی کہ عموماً دنیا بڑائی کے نام سے تعبیر کرتی ہے ۔ “

بگل کی آواز

” آپ جانتے ہیں کہ میں ایک معمر اقتدار پسند شخص ہوں ۔ بڑھاپے کو روکنا میرے بس کی بات نہیں اور اقتدار پسند کہلائے جانے میں میرے لئے کوئی شرم کی بات نہیں کیونکہ اگر ایک اقتدار پسند موقعوں سے فائدہ اٹھائے تو اسے خدمت خلق کے مواقع غالباً دوسروں کے مقابل بہت زیادہ حاصل ہوتے ہیں ۔ مجھے جس بات کی الجھن ہے اور آج سے تیس سال کے بعد شاید آپ کو بھی ایسی ہی الجھن کا سامنا ہوگا وہ یہ ہے کہ میری جامعہ نے جو اخلاقی معیارات بشمولیت ” انداز “ یا ” اسٹائل “ میرے سامنے پیش کئے تھے میں ان کے مطابق اپنی زندگی میں واقعی طور پر عامل بھی ہوا ہوں یا نہیں ۔ ایک اور اقتدار پسند شخص نے جو شاعر بھی تھا اور جسکے انتقال کو ایک دو سال ہی گزرے ہیں اس نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں بیان کیا ہے کہ ۔

” ہم یہاں بیٹھے ہیں اور ساری دنیا اور خود ہندوستان میں بگل کی صدائیں بلند ہیں ۔ گو ان میں سے چند بے سری آوازیں نکال رہے ہیں لیکن جن کے کان ہیں وہ پہچان لینگے کہ ان بگلوں میں سے اکثر ” روشنی گل کرو “ کی صدا نہیں بلکہ نئی دنیا کے لئے صدائے بیداری بلند کر رہے ہیں اور پیغام عمل دے رہے ہیں ۔ میں اپنی بہترین تمنا جو آپ کے لئے ظاہر کرسکتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب آپ کے کانوں میں یہ صدا پہنچے تو آپ اس کو سنیں اور شایان شان طریقے سے اس پر لبیک کہیں ۔

سلطان العلوم کے ھاتھوں نظام کالج کے جشن الماس کا افتتاح

اعلی حضرت بندگان عالی نے جنکی علم نوازی اور معارف پروری آپ کو علمی دنیا سے سلطان العلوم کا خطاب دلاچکی ہے بنفس نفیس نظام کالج کے جشن الماس کا افتتاح فرمایا۔ یہ جشن حال ھی میں نہایت شاندار پیمانے پر منایا گیا جو مملکت آصفیہ میں ترقی تعلیم کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے کیونکہ نظام کالج نے گذشتہ ۶۰ سال کے دوران میں مملکت آصفیہ میں علوم و فنون کی اشاعت اور تہذیب و تمدن کی ترقی میں ممتاز حصہ لیا ہے۔

تاریخی پس منظر

نظام کالج کی بنیاد سنه ۱۸۸۷ع میں سر سالارجنگ نے رکھی تھی۔ حیدرآباد کالج اور مدرسہ عالیہ کے انضمام سے یہ کالج قائم کیا گیا تھا۔ حیدرآباد کالج جامعہ مدراس سے ملحق تھا اور مدرسہ عالیہ ایک اقامتی درسگاہ تھی جس میں امرا اور اعلی عہدہ داروں کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ ابتدا نظام کالج اعلی حضرت بندگان عالی کی موجودہ قیامگاہ کنگ کوٹھی مبارک کے روبرو کی عمارت میں تھا جو "رمبولڈ کوٹھی" کے نام سے موسوم تھی۔ سنه ۱۹۱۴ع میں یہ اپنی موجودہ عمارت "آزاد گلشن" میں، جو اس سے پیشتر نواب فخر الملک بہادر کی قیام گاہ تھی منتقل ہوا۔ نظام کالج اپنی تاسیس کے بعد سے ابتک جامعہ مدراس سے ملحق رہا اور اب اس کو جامعہ عثمانیہ سے ملحق کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور سردست انگریزی کو اس کالج میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے بر قرار رکھا جائیگا۔

پروگرام

جشن الماس کے سلسلہ میں ایک دلچسپ پروگرام ترتیب دیا گیا تھا جو پانچ روز تک جاری رہا۔ اس میں ایک "گارڈن فیٹ"، ایک کل ہند اردو مباحثہ، ایک انگریزی مباحثہ، یوم کیہ، ایک ورائیٹی شو، کھیلوں کے دلچسپ مقابلے، اسپورٹس اور ایک عشائیہ شامل تھا۔ پروگرام کی ہر کارروائی پوری طرح کامیاب رہی۔ اس جشن کی مختلف کارروائیوں میں حصہ لینے والوں میں ھزھائینس شہزادہ برار، ھزاکسلنسی سر مرزا اسمعیل صدر اعظم باب حکومت سملکت آصفیہ، آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر شامل ھیں۔

رسم افتتاح

جب اعلی حضرت بندگان عالی جشن الماس کے افتتاح کے لئے نظام کالج تشریف لائے تو حضور اقدس اعلی کا پورے آداب شاھی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر نظام کالج کے اساتذہ اور سابق اور موجودہ طلباء کی جانب سے بارگاہ ھمایونی میں ایک سپاسنامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی گئی جس میں خانوادہ آصفی کے ساتھ جذبات عقیدت و وفا داری کا اظہار کیا گیا۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے سپاس نامہ کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے نظام کالج کی ان شصت سالہ خدمات پر جو اس نے مملکت آصفیہ کی ثقافتی روایات کی تعمیر میں انجام دی ھیں حوصلہ افزا الفاظ میں تبصرہ فرمایا۔

روایات

حضور اقدس واعلی اپنے براحم خسروانہ ارشاد فرمایا

"گذشتہ ۶۰ سال کی زندگی میں اس ادارے نے جو کامیابیاں حاصل کی ھیں اون پر وہ بلاشبہ فخر کرسکتا ہے۔ اس نے زندگی کے مختلف شعبوں ایسے افراد پیدا کئے جنھوں نے دنیا میں نمود حاصل کی اور اس مملکت کی تہذیبی روایات کو دوام عطا کیا۔ اس کالج کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے یکے بعد دیگرے ایسے متعدد اور قابل پرنسپلوں کی رہنمائی مسلسل حاصل ہوتی رھی جن میں سے اکثر انگلستان کے پبلک اسکولوں کی روایات سے مستفید ہوئے



اعلیٰ حضرت بندگان عالی نظام کالج کے جشن الماس کے افتتاح کے لئے تشریف لارہے ہیں

تھے اور جن سب نے انگلستان یا ہندوستان کی قدیم تر جامعات کے علمی پس منظر سے استفادہ کیا تھا ۔ ،،

شاندار خدمت

''ضبط و نظم اور وفا داری کی جو روح آپ کا اسکول اور کالج پیدا کرتا ہے اس کی رہنمائی میں آپ کے طلباء نے بہت سے شاندار طریقوں سے حیدرآباد کی خدمت کی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ پرنسپل اور اسٹاف اور سابقہ اور موجودہ طلباء ہمیشہ ان روایات کو پرورش کرینگے اور اوس کو ترقی دینگے ۔

احساس پسندگی

'' نظام کالج سنه ۱۸۸۷ع سے اس وقت تک مدراس یونیورسٹی سے ملحق رہا لیکن اب جبکہ وہ اس الحاق کو منقطع کر کے جامعہ عثمانیہ سے ملحق ہونے والا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ حکام مدراس یونیورسٹی نے جو کچھ اس کالج کے لئے خصوصاً اس کے اعلی معیار تعلیم کو قائم رکھنے کے لئے کیا ہے اس کے متعلق میرا گرم جوشانه احساس پسندیدگی ان حکام تک پہونچا دیا جائے ۔ ،،

مشرق اور مغرب کا امتزاج

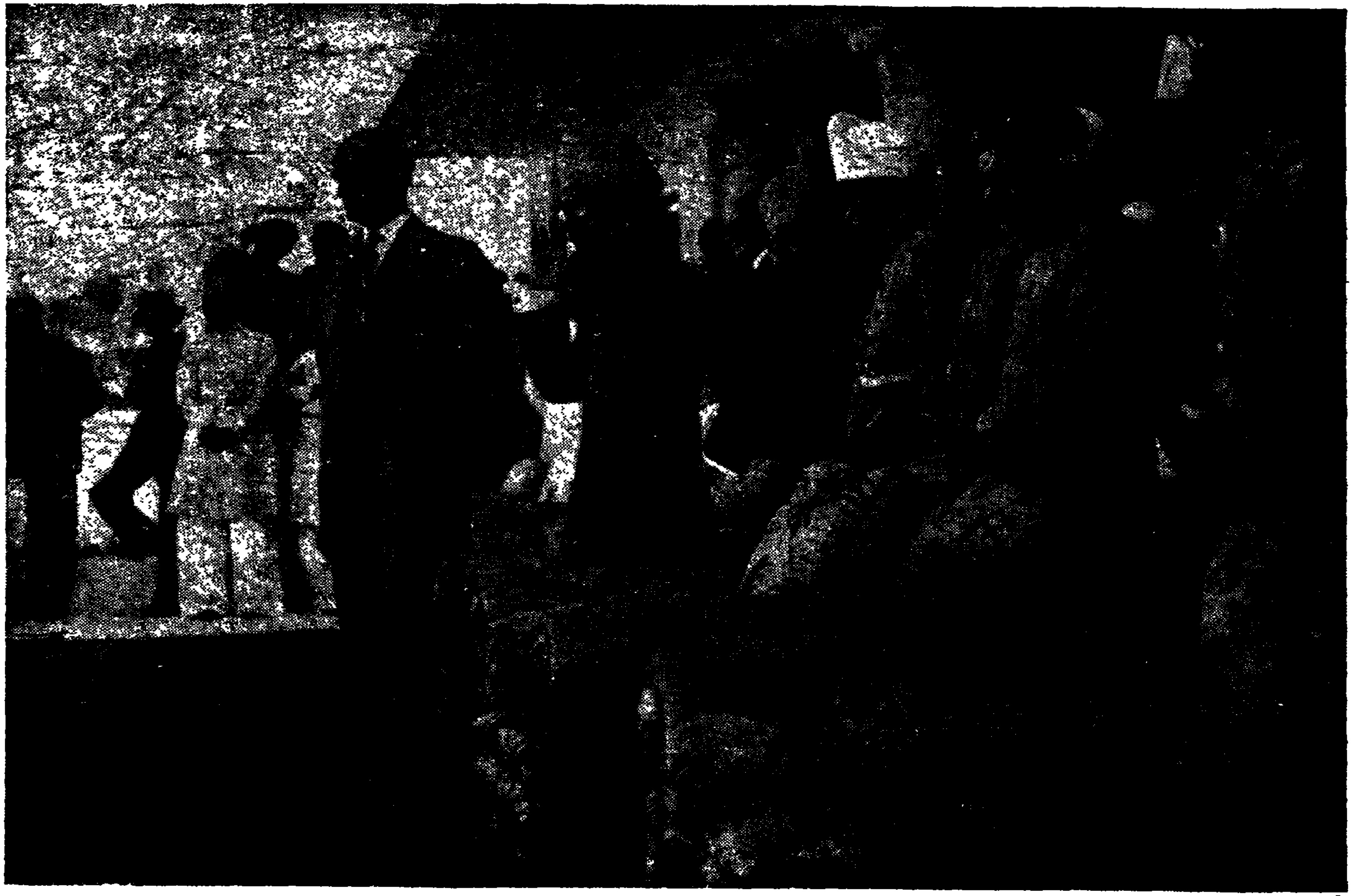
''میں اس امر کا خیر مقدم کرتا ہوں اب کہ آپ کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے ہوگا ۔ اس جامعہ کی امتیازی خصوصیت جو ہمارے لئے موجب فخر ہے یہ ہے کہ وہ اعلی تعلیم ہندوستان کی ممتاز زبانوں میں سے ایک زبان میں دیتی ہے ۔ اس کے ساتھ یہ بھی ایک فائدہ مند بات ہے کہ انگریزی جیسی بین الاقوامی زبان کو ہمارے اس مملکت کے ایک ممتاز تعلیمی ادارے میں بطور ذریعہ تعلیم قائم رکھا گیا ہے ۔ لہذا یہ طئے کیا گیا ہے کہ نظام کالج انگریزی کو اپنا ذریعہ تعلیم باقی رکھیگا ۔ جس وقت سے کہ (۲۸) سال قبل میں نے جامعہ عثمانیہ کو قائم کیا یہ جامعہ اعلی تعلیم کی روشنی غریب سے غریب گھروں میں پہونچاتی رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اوس سے نظام کالج کا الحاق اور ان دونوں کی روایات کا اتحاد ہر دو کی رہنمائی فلاح و بہبود کی طرف کریگا ۔ اور جامعہ کے ایک بڑے مقصد کو ترقی دیگا جو یہ ہے کہ مشرق و مغرب کی تہذیب میں جو کچھ بہترین ہے اسے ہم آہنگ کردیا جائے ۔،،

خیر مقدمی سپاس نامه

خیر مقدمی سپاس نامه میں نظام کالج کی تاسیس کے بعد سے اس وقت تک کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ '' یہ کوئی معمولی کارگزاری نہیں ہے کہ اس ادارہ نے گذشتہ ساٹھ سال کے دوران میں کنڈرگارٹن کی درجہ سے لے کر جامعی درجہ تک کی جماعتیں قائم کرکے اس عظیم الشان مملکت کے طبقہ نوجوانان کے ان افراد کو جو اس طبقہ کا نچوڑ کہے جاسکتے ہیں لڑکپن کے زمانہ سے سن رشد کو پہنچنے تک تعلیم و تربیت دی ہے ۔ اس کالج کے لائق اور ذہین فرزندوں کی جماعت سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ نظام کالج نے اپنا کام نہایت عمدگی اور خوبی سے انجام دیا ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہر اس شعبہ حیات میں جس میں انہیں کام کرنے کا موقع ملا ہے اپنے لئے ایک خاص جگہ پیدا کرلی ہے ،، ۔ یہاں کے قدیم طالب علموں کو جو انس اور محبت اس کالج کے ساتھ ہے وہ ایک خاص اور مثالی حیثیت کی مالک ہے ۔

دلی تمنا

اس سپاسنامه میں یہ بھی کہا گیا کہ '' نظام کالج کی علمی اور ثقافتی روایات ایک زبر دست قوت ثابت ہوئی ہیں ان روایات نے اس درسگاہ سے فیضیاب ہونے والوں کے کردار راست بازی اور جذبہ خدمت کی تعمیر کی ہے ۔ یہ وہ قوت ہے جس کی بنیاد خانوادہ شاہی سے جذبہ وفاداری پر قائم ہے ۔ یہ وہ قوت ہے جسنے حضرت اقدس واعلی کی منصفانه ، حکیمانه اور مربیانه رہبری میں حیدرآباد کو عصر حاضر کی ایک عظیم الشان مملکت کے درجہ تک پہنچانے میں زبر دست حصہ لیا ہے ۔ ہماری یہ دلی تمنا ہے کہ اس عظیم الشان قوت کو نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اب اوس جامعہ سے وابستہ ہوتے ہوئے جو حضرت اقدس و اعلی کے اسم گرامی سے موسوم اور بندگان عالی کو



اعلی حضرت بندگان عالی مدرسۂ عالیہ کے بوائے اسکوٹس کی سلامی قبول فرما رہے ہیں



اعلیٰ حضرت بندگان عالی اساتذہ و طلبائے نظام کالج کے سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں

حد درجہ عزیز ہے ، اس میں اضافہ کریں۔اس بلند مطمح نظر کے حصول کے لئے ہم حضرت اقدس و اعلی کی رہنمائی کے ملتجی ہیں اور اس امر کا یقین رکھتے ہوئے کہ شاہانہ رہنمائی سے ہمیں سرفراز فرمایا جائے گا ۔ جاں نثار درخواست کرتا ہے کہ اس کالج کے جشن الماس کا دست ہمایونی سے افتتاح فرما کر اس کی سرپرستی فرمائی جائے تاکہ اس سعادت اور برکت کی بدولت یہ مستقبل میں اپنی زندگی کا اس سے زیادہ قیمتی اور شاندار دور شروع کرے ۔ ،،

شاہی سلامی

اس سے پیشتر اعلی حضرت بندگان عالی نے مدرسہ عالیہ کے بوائے اسکوٹس اور کالج کے ٹریننگ کاریس کی طرف سے سلامی قبول فرمائی اور تحتانی درجہ کے طلباء کا جو نیلی شروانیوں میں ملبوس تھے مارچ پاسٹ ملاحظہ فرمایا ۔ اس مارچ پاسٹ میں ہمارے دونوں کم سن شہزادوں شہزادہ مکرم جاہ بہادر اور شہزادہ مفخم جاہ بہادر نے بھی بہ نفس نفیس حصہ لیا ۔

صدر اعظم بہادر کا خطبہ

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے یوم کلیہ نظام کالج اور جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت میں اس درس گاہ کی طویل اور شاندار تاریخ پر جامعہ مدراس کے تعلق سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا :-

" اس طرح آپ ایک طویل زمانہ تک ایک مستحکم کردار اور اعلی حیثیت والی جامعہ سے متعلق رہے ہیں اور اب آپ سے اس کا ساتھ چھوٹ جائیگا ۔ اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ایک کم حیثیت والی جامعہ سے ملحق ہوگئے ہیں بلکہ اس کے بالکل برعکس اب آپ کے لئے نئی راہیں کھل گئی ہیں ۔ لیکن یہ تبدیلی آپ کے لئے کچھ آسان نہ ہوگی جیسا میں نے ابھی کہا ہے انگریزی کا آپ کے لئے اب بھی بطور ذریعہ تعلیم باقی رہنا ایک ضروری امتیاز ہوگا جن میں شاید ہی کوئی کمی ہوسکے ۔ اس لئے کہ زبان انگریزی کی تعلیم کے بارے میں ہماری جامعہ جو کچھ بھی سعی کرے لیکن نظام کالج کو انگریزی سے ہمیشہ ایک لگاؤ باقی رہے گا ۔ اس سے مراد محض زباندانی نہیں ہے بلکہ اس کالج سے ایسے طیلسانین نکلیں گے جو مغرب سے گہرا ربط قایم رکھتے ہوئے ملک کی خدمت کرنے کے قابل ہونگے ۔ وہ اسی کالج کے طیلسانین ہونگے جو خیال و فکر کے اس تنوع اور تخلیقی قدروں سے آشنا ہوسکینگے جو انگریزی زبان میں وسیع پیمانے پر پائی جاتی ہیں اور جنکو سمجھنا مغرب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے آپ کو زبر دست سہولتیں اور واقع حاصل ہیں ۔ آپ کے وہ دوست بھی جن کا ذریعہ تعلیم اردو ہے ایک دوسری حیثیت سے بہت خوش قسمت ہیں ۔ اونکے لئے بہت کچھ آسانی ہے اور ایسے بہت سے کارنامے ہیں جن کی انجام دہی کے لئے انہیں خصوصی قابلیت و اہلیت حاصل ہوگی جس سے وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں ۔ لیکن آپ کی کچھ ذاتی ذمہ داری بھی ہے اور یہ آپ کی جماعت کی محدود تعداد کے متناسب ہے ۔ آپ نے اس کالج سے وابستہ ہوکر ایک حیثیت سے مملکت آصفیہ میں اپنے آپ کو زبان انگریزی کا امانت دار بنالیا ہے اور میں مطالعہ اور علمی مشاغل کے بارے میں جس چیز پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ صرف اپنی درسی کتابوں کے مطالعہ پرہی اکتفا کرنا چاہتے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ آپ اردو کتابیں ہی پڑھیں ۔ آپ کی انگریزی کا مقصد یہ ہے کہ آپ اسے وسیع پیمانہ پر استعمال کریں آپ نے انگریزی سے جو اتصال کرلیا ہے اس سے آپ کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے اولاً آپ انگریزی روز مرہ اور ادبی زبان سے انتہائی حدتک مانوس ہو جائیں ثانیاً کالج میں اور کالج کے زمانہ کے بعد انگریزی کے قابل قدر ادب کا جس میں ہر دور کی بہترین تحریریں شامل ہیں وسیع پیمانہ پر اور مسلسل مطالعہ کریں ۔ کیونکہ میں پھر یہ کہتا ہوں، کہ اس بارے میں ملک کے موجودہ وسائل کی حفاظت اور ان میں اضافہ کرنا بڑی حدتک آپ ہی کا کام ہے ،،۔

قومی زبان کی اہمیت

" میں نے اس تقریر میں اور چند روز پیشتر انجمن اتحاد طلباء جامعہ عثمانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک



اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی دائیں جانب سر مرزا محمد اسمٰعیل اور ہزہائنس شہزادی صاحبہ برار بائیں جانب ہزہائنس شہزادہ برار اور [illegible] ازیکٹنٹ بہادر (یہ تصویر نظام کالج کے جشن الماس کے افتتاح کے بعد لی گئی تھی)



ہز ہائنس شہزادہ برار جشن الماس نظام کالج کے جلسہ افتتاح میں شرکت کے لئے تشریف لارہے ہیں



ہزہائنس شہزادہ برار دولہا اور روورس کے درمیان ۔ آپ کے بائیں جانب آپ کے فرزند اکبر شہزادہ مکرم جاہ بہادر ہیں ۔

عالمی زبان کی حیثیت سے انگریزی زبان کی اهمیت پر زور دیا تھا ۔ اس سے میرے متعلق یه غلط فهمی نه پیدا هونی چاهئے که میں اردو کی اهمیت کو گھٹانا چاهتا هوں ۔ کوئی ملک جب تک که اوس کی اپنی کوئی قومی زبان نه هو ترقی کے مدارج پوری طرح طے نهیں کرسکتا اور هندوستان کے بارے میں اردو کے سوا (جسے بعض لوگ هندوستانی کے نام سے بھی موسوم کرتے هیں) میں کسی اور زبان کے متعلق یه خیال نهیں کرسکتا که وه هندوستان کی قومی زبان بن سکتی هے ۔ اس لئے یه بات انتهائی اهمیت رکھتی هے که آپ اردو میں کافی دستگاه پیدا کریں ۔ جن لوگوں کا ذریعه تعلیم اردو هے انهیں انگریزی میں بھی ملکه پیدا کرنا چاهئے کیونکه یه ایک مفید زبان هے اور آپ لوگوں کو جن کا ذریعه تعلیم انگریزی هے چاهئے که اردو میں بھی مهارت حاصل کریں ۔

وسیع تر دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت

" میری تمنا هے که آپ سب جو جامعه کے طالب علم هیں وسیع تر تربیت حاصل کریں ۔ وه صورت انتهائی یاس انگیز هوجاتی هے جب جامعی درجه کے ایک متعلم کا مطالعه صرف ایک اختیاری مضمون کی حد تک محدود هوکر ره جائے ۔ تعلیم اس کا نام نهیں هے ۔ اس کا علاج صرف یه هے که نصاب تعلیم کو اپنی جگه قائم رکھتے هوئے مطالعه اور باهمی بحث و مباحثه کے ذریعه علمی دلچسپی کے دائره کو وسیع تر کیا جائے اور یه مطالعه اور بحث و مباحثه همیشه اساتذه کی رهبری میں هونا چاهئے ، جن کا دائره معلومات همارے نصاب تعلیم سے یقینا وسیع هوتا هے ۔ ایک تعلیم یافته کی یه تعریف که وه ایک ایسا فرد هے که جو کچھ وه روزانه اخبارات میں پڑھتا هے اس کو سمجھتا بھی هے اور اس پر عمل بھی کرتا هے کسی قدر زیاده وسیع تو ضرور هے لیکن پھر بھی میری دلی تمنا هے که تمام طیلسانین اس معیار پر پورے اتریں هماری تعلیم ایسی هونی چاهئے جو همیں جغرافیه ، تاریخ ، معاشیات ، عمرانیات ، سیاسیات اور یهاں تک که ادب کے بنیادی مسائل سے بھی آشنا کرسکے ۔ ایک اچھا کالج ایسا مقام هونا چاهئے جس کی فضا ان باتوں سے معمور رهے خواه وه عام نصاب تعلیم میں شامل نهوں ۔ کوئی ایسا ذریعه هونا چاهئے جس کی مدد سے طلباء احتیاط کے ساتھ اپنی قوت فیصله کو استعمال کرتے هوئے ان باتوں میں دلچسپی لے سکیں ۔ اس میں کوئی شبه نهیں هے که خود نصاب تعلیم محتاج ترمیم هے ۔ اس واقعه کو پیش‌نظر رکھتے هوئے میری تجویز یه هے که اس کالج کا معینه طریق عمل یهی هونا چاهئے خواه اس میں کتنی هی مشکلات کیوں نه پیش آئیں که یه ایسے طیلسانین پیدا کرے جو بجا طور پر باخبر اور صاحب معلومات اشخاص کهلائے جاسکیں ۔ وه دانشمند هوں ، اپنے ذوق اور قوت فیصله کے بارے میں تربیت یافته هونے کے ساتھ ساتھ مساوی طور پر صاحب علم بھی هوں اس سے میرا مطلب یه نهیں هے که وه جو صرف امتحان میں کامیاب هوئے هوں ۔

وسیع النظری کی ضرورت

" یه بات نهایت مستحسن هوگی اگر میرے وه تمام نوجوان دوست جو اس جامعه میں تعلیم پاتے هیں اور ان کے معلمین انتهائی وسعت داماں کے اس ساده اصول کو اپنے مطالعه اور فکر و عمل کا رهبر بنائیں ۔ هندوستان جس چیز کی وجه سے آج اس قدر پیچھے ره گیا هے وه کسی نه کسی قسم کی حد بندی کے سوا کچھ اور نهیں هے ۔ دوسروں کو سمجھنے کی محدود طورپر کوشش کی جاتی هے اور انهیں سمجھنے کی خواهش بھی محدود هوتی هے اسی طرح ایک محدود همدردی ، محدود وفا داری ، محدود صداقت ، اور محدود ایمانداری کا مظاهره کیا جاتا هے ۔ هم تعلیم یافته لوگوں کو اپنے آپ میں ممکنه حد تک بڑائی پیدا کرنی چاهئے همیں یه کوشش کرنی چاهئے که مفاهمت اور همدردی کے جذبات سے اپنے اندر حقیقی عظمت پیدا کریں اور اس کے ساتھ هی ساتھ ذهنی اور عملی مسائل پر جهاں تک ممکن هو زیاده سے زیاده حاوی رهیں ۔ یهی وه چیز هے جس کی همیں حیدرآباد میں ضرورت هے اور میرا ایقان هے که صداقت اور فیاضی کا یه جذبه ترقی کر رها هے ۔ اگر همارے کالج

ریلوے اور شوارعی حمل و نقل میں مزید ترقیاں

منصوبہ بندی کی تکمیل

حیدرآباد اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتا ھے کہ اس نے ریلوے اور شوارعی حمل و نقل میں ایک اتحاد و اشتراک قائم کرکے اس میدان میں بھی اولیت حاصل کی ھے - حیدرآباد نے آج سے ۱۵ سال پیشتر سنہ ۱۹۳۲ع میں ھی یہ دلیرانہ اقدام کیا تھا اور آج یہ انتظام کارکردگی کی ایک اعلی منزل پر پہنچ گیا ھے - دوران جنگ میں مسلسل چھ سال تک آمد و رفت میں انتہائی غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے پیدا ھونے والی مشکلات کا محکمہ ریلوے نے جو کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا ھے اوس کا سبب یہ ھے کہ اس نے بڑی دور اندیشی سے کام لیکر حمل و نقل کا ایک متحدہ نظام جاری کر رکھا تھا - حالات جنگ کی وجہ سے حمل و نقل کے نظام پر جو غیر معمولی دباؤ پڑا اس کو اس نے آسانی سے برداشت کرلیا کیونکہ محکمہ ریلوے نے ان خیالات کی پیش قیاسی کرتے ھوئے ممکنہ مفاجاتی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اپنے وسائل محفوظ کرلئے تھے -

دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام سے بہت پہلے محکمہ ریلوے نے ریلوں اور شوارعی سروسوں کی توسیع کے متعلق مزید خاکے بنانے شروع کردئے تاکہ مابعدجنگ کی ضروریات کی تکمیل ھو سکے جدید ریلوے لائنوں کی تعمیر موجودہ ریلوں اور شوارعی سروسوں کی توسیع کے خاکے مکمل ھو سکے ھیں - ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں اندازہ لگایا گیا ھے کہ تقریبا (۱) کروڑ روپے کا صرفہ عائد ھوگا - جن میں وہ اخراجات بھی شامل ھیں جو مسافرین کے لئے مزید سہولتیں مہیا کرنے کے لئے درکار ھونگے جب یہ منصوبے روبہ عمل آجائیں گے تو ممالک محروسہ کے اکثر ایسے حصوں میں بھی ریل پہونچ جائیگی جو ابتک اس سے محروم تھے - یہ بات لازمی طور پر مملکت آصفیہ کی تیز تر معاشی ترقی کا باعث ھوگی - جس کا نتیجہ عوام کی خوشحالی کی شکل میں ظاھر ھوگا -

جدید ریلیں

جدید ریلوے لائنوں کی لمبائی اندازہ کا لگایا گیا ھے کہ (۵۰۷) میل ھوگی اور بہت ممکن ھے کہ (۶۰۰) میل سے بھی متجاوز ھو جائے جن کی تعمیر میں ۸ کروڑ روپے کا صرفہ ھوگا - حسب ذیل ریلوے لائنوں کا قیام زیر غور ھے۔

۱ - لاتور تا رام گنڈم یا پداپلی براہ اودگیر

نظام آباد و جگتیال چوڑی پٹری (۴۰.۲) میل - اس کے متعلق پیمائش عمل میں آچکی ہے - نقشے اور خاکے مکمل کرلئے گئے ہیں جن پر غور کیا جارہا ہے آمد ورفت کے متعلق پیش اندازے بھی مکمل کرلئے گئے ہیں - اس تجویز کو پوری طرح یا جزوی طور پر روبہ عمل لایا جائے گا -

۲ - لاتور تا کردو واڑی - چوڑی پٹری (۸۵ میل)

حکومت سرکار عالی نے بارسی لائٹ ریلوے کے اس حصہ کو جو لاتور اور کلم روڈ کے درمیان واقع اور بارسی لائٹ ریلوے کی شاخ لاتور کے نام سے موسوم ہے خرید لیا ہے- اور بارسی لائٹ ریلوے کی جانب سے اسے مکمل کیا جارہا ہے -

حکومت ہند اگر چاہے تو جنوری سنہ ۴۹ء تک بارسی لائٹ ریلوے کے بقیہ حصہ کو خرید سکتی ہے کردواڑی اور پہلے پروجکٹ کے درمیان ایک بڑی پٹری والی ریلوے لائن کی تعمیر کے متعلق حکومت ہند سے گفت و شنید شروع کردی گئی ہے-

۳ - رام گندم یا پدا پلی کے مشرق حصہ میں ریلوے
لائن کی توسیع - چوڑی پٹری طول (۱۷۳) میل

اس علاقہ میں ایک ریلوے لائن کی تعمیر کے لئے پیمائش عمل میں آچکی ہے -

۴ - ہنگولی تا پین گنگا - طول (۱۷) میل چھوٹی
شمالی ہند سے ملانے والی ریلوے لائن -

ممالک محروسہ سرکار عالی کی حد تک اس ریلوے لائن کی پیمائش عمل میں آرہی ہے- اور برطانوی ہند کے علاقے میں انڈین ریلوے بورڈ کی جانب سے یہ کام ہورہا ہے- اس لائن کی تعمیر سے راجپوتانہ اور دکن کے درمیان چھوٹی پٹری کی ایک مسلسل ریلوے لائن وجود میں آجائے گی -

۵ - بیڑ تا اورنگ آباد یا جالنہ - چوڑی پٹری
(۸۷ یا ۶۲ میل)

اس لائن کی تعمیر کے سلسلہ میں انجینرنگ پیمائش اور آمد و رفت کے متعلق تحقیقات جنگ سے پہلے عمل میں آچکی تھی - اب اس کام کو موجودہ حالات کے مطابق بتایا جارہا ہے - حکومت ہند بھی احمد نگر سے شیو گاؤں یا پیلہ پور تک ایک ریلوے لائن کی تعمیر پر غور کر رہی ہے۔ بیڑ اس رقبہ میں مرکزی مقام کی حیثیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ میں حکومت ہند سرکار عالی کے مابین بحث ہو چکی ہے۔ جی - آئی - پی ریلوے اور سرکار عالی کے محکمہ ریلوے کی جانب سے اس سلسلہ میں مواد فراہم کیا جارہا ہے جسکی تکمیل کے بعد مزید مباحث ہونگے

۶ - رقبہ جات لنگسگور و نلگنڈہ

ملک سرکار عالی کے ایسے مقامات جو اہم ہونے کے باوجود ریلوے لائن سے ۳۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہیں صرف نلگنڈہ اور لنگسگور میں پائے جاتے ہیں - تنگبھدرا پراجکٹ کے آغاز اور متوقعہ زرعی ترقی کے مدنظر لنگسگور کے رقبہ میں ریلوں کے تعمیر کے تجاویز پر دوبارہ غور کیا گیا - اور پیمائش عمل میں آرہی ہے - ضلع نلگنڈہ میں بھی اسی قسم کی پیمائش کا کام شروع کردیا گیا ہے۔

ریلوے کے متحرک ذخائر

گذشتہ چند سال کے عرصہ میں ریل گاڑیوں پر مسافرین کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ دیکھا گیا اور اختتام جنگ کے باوجود اس تعداد میں کوئی کمی نہیں پائی جارہی ہے- مسافرین کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے نشستوں کے معقول انتظام کی غرض سے بڑی پٹری کے (۴۳) اور چھوٹی پٹری کے (۴۲) ڈبے زائد حاصل کئے جارہے ہیں - چھوٹی لائن کے زاید سامان میں وہ ۱۴ ڈبے بھی شامل ہیں جو مدکھیڑ عادل آباد ریلوے لائن پر درکار ہوں گے

اگرچہ مسافر گاڑیوں کے مقابلہ میں مال گاڑیوں کی آمد و رفت کم رہی تاہم بڑی لائن پر نئی گاڑیاں مہیا کرنی پڑیں ان میں سے (۲۰۰) گاڑیاں آچکی ہیں اور مزید (۵۰) گاڑیوں کی تیاری کے لئے آرڈر دیا گیا ہے - مدکھیڑ عادل آباد ریلوے کے لئے مزید (۲۰۰) واگنوں کا آرڈر دیا گیا ہے -

دوران جنگ میں جو انجن سمندر پار بھیجے گئے تھے اور باقی ماندہ انجنوں میں جو کار آمد نہیں رہے تھے ان

بس کی بجائے (۱۰) جدید انجنوں کی تیاری کا آرڈر دیا گیا ہے۔ بڑی لائن پر ۴۵ - ۱۹۴۴ع کے درمیان میں مال گاڑیوں کے (۸) نئے انجن خریدے گئے اور مسافر گاڑیوں مزید (۴) انجنوں کی خریدی زیر غور ہے۔

ریلوے کے جملہ متحرک سامان کی مالیت تقریبا (۷۰) لاکھ روپے ہے اس میں وہ سامان شامل نہیں ہیں جو جدید ریلوے لائنوں کے لئے خریدا جائے گا۔ خود اسکی قیمت مزید (۷۰) لاکھ روپے ہوگی اسطرح ریلوے کے ذخائر کے جملہ مالیت کا اندازہ (۱۰۴) کروڑ تک کیا گیا ہے۔

حمل و نقل کی سہولتیں

ریل گاڑیوں کے ڈبوں کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ بنایا جارہا ہے۔ چھوٹے لائن پر ریلوں کے ڈبوں میں دو طرفہ نشستیں برقی پنکھے کافی روشنی پینے کے پانی اور بیت الخلاء کا سہولت بخش انتظام رہے گا۔ نازک یا آسانی سے ضائع ہوجانے والی اشیاء کے حمل و نقل میں پوری پوری احتیاط سے کام لیا جائے گا ان اشیاء کی ترسیل محفوظ پارسلوں یا سرد خانوں کے ذریعہ عمل میں آئے گی۔ اس مسئلہ میں ہمسایہ علاقوں کے محکمہ جات ریلوے سے مراسلت جاری ہے۔

گذشتہ چند سال کے عرصہ میں حمل و نقل کے شعبہ میں کام کا دباؤ بہت زیادہ ہوگیا یہاں تک کہ موجودہ سہولتیں بہت ناکافی ثابت ہوئیں۔ اس سلسلہ میں حمل ونقل کی وسیع اسکیمیں تیار کی گئی ہیں اور یہ منظور بھی ہوگئی ہیں۔ جن سے مستقل طور سے آسانیاں پیدا ہوجائینگی بعض مقامات پر انہیں روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ اور بعض مقامات پر یہ اسکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان کے تحت اسٹیشن سکندرآباد کے بڑی لائن اور چھوٹی لائن کے یارڈز توسیع کی جائے گی۔ ناگل پلی ملکھیڑ روڈ اور گنڈرائی مڑگو، ماکھوڑی، سروادی، مگت۔ گلاپلی چوڑاوا پر جائیں گے اس کے علاوہ رام گنڈم منچریال۔ مدھرا کاغذ نگر۔ ناوندگی۔ جمی کنٹہ اور مانک گڑھ پر مزید سائیڈنگ تیار کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں وقارآباد۔ اور قاضی پیٹھ پر بھی زائد پلیٹ فارم تیار کئے جائیں گے ان اسکیموں کی تکمیل میں انتہائی کفایت سے کام لینے کے باوجود (۱۱) لاکھ روپیہ کے مصارف عائد ہونگے۔ مزید برآں سکندرآباد منماڑ لائن اور دوسری لائنوں پر بھی وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں گی جن پر (۲۲) لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

شوارعی حمل و نقل کی ترقی

شوارعی حمل ونقل میں اور بالخصوص موٹر گاڑیوں میں سفر کرنے والے افراد کی تعداد میں زبر دست اضافہ ہوگیا اختتام جنگ سے قبل جدید بسوں کی خریدی کی کارروائی کی گئی تھی یہ بسیں اب حیدرآباد پہونچ رہی ہیں۔ اب تک (۳۰) دو منزلہ بسوں اور (۲۹۰) معمولی بسوں کے لئے آرڈر دیا گیا ہے۔ دو منزلہ بس میں (۵۶) اور معمولی بس میں (۳۶) نشستوں کا انتظام ہوتا ہے۔ قدیم بسوں کے بجائے یہی نئی بسیں چلائی جائیں گی اور ان کی تعداد کو (۲۹۰) سے بڑھا کر (۳۲۰) کردیا جائے گا۔ اس اثناء میں پرانی بسوں کے اخراج اور نئی بسوں کے استعمال سے پہلے عملی تجربہ کے ذریعہ اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ بسوں کے ذریعہ سفر کرنے کے متعلق عوام کے رجحان میں کس حدتک اضافہ ہوتا ہے مزید (۱۰۰) بسوں کی خریدی کے متعلق گفت و شنید جاری ہے۔

تین سال پیشتر غذائی اجناس کے حمل و نقل میں (۳۵) موٹر گاڑیاں استعمال ہوا کرتی تھیں اور اب ان کی تعداد (۲۲۰) ہوگئی ہے۔ سامان کے حمل و نقل کے متعلق عوام کی ضروریات کا مکمل جائزہ لیا گیا ہے۔ اور اب شوارعی حمل و نقل کی ایک مکمل اسکیم تیار کی جارہی ہے جس کے تحت تمام اہم مقامات پر اوٹ ایجنسیاں قائم کی جائیں گی۔

مجوزہ منصوبوں کو روبہ عمل لانے سے ممالک محروسہ میں موٹر بسوں کی تعداد (۵۶۳) سے بڑھکر (۱۰۰۰) تک پہونچ جائے گی۔ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں متعدد ورکشاپ اور نئے ڈپو قائم کئے جائیں گے تجویز ہے کہ بلدہ حیدرآباد اور سکندرآباد میں بسوں کا ایک ایک شاندار مرکز تعمیر کیا جائے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر بسوں کے مسافرین کے لئے سائبان تیار کئے جائیں۔

اس طرح ریلوے کے سرمایہ میں (۲ کروڑ سے زیادہ اضافہ ہو جائے گا - جس میں عملہ کے مکانات جن کی قیمت اندازاً (۳۰ لاکھ) روپے ہے شامل نہیں ہے -

اسٹیشنوں پر عوام کے لئے سہولتیں

اسٹیشنوں پر عوام کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں حسب ذیل امور کی تکمیل پیش نظر ہے۔ پلیٹ فارموں کی توسیع و بلندی، اون پر سائبان کی تعمیر، تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے انتظارگاہوں کی تعمیر، زنانہ انتظارگاہوں کی تعمیر، صفائی و حفظان صحت کے انتظامات، اسٹیشنوں کی عمارات کی توسیع و ترمیم، طعام خانوں کا قیام، تجارتی اسٹیشنوں پر تاجروں کے لئے علحدہ انتظارگاہوں کی تعمیر، فواکہات وغیرہ کے فروخت کا انتظام، درویشوں و سادھوؤں کے لئے علحدہ سائبان، اور حماموں کی تعمیر برقی روشنی کا انتظام، مال گودام کی توسیع و ترمیم اور جدید مال گوداموں کی تعمیر، مال گوداموں کے چبوتروں پر چھتوں کی تعمیر مال گوداموں کے راستوں کی مرمت، سامان لادنے کے لئے چبوتروں کی تعمیر نیز پینے کے پانی وغیرہ کا معقول انتظام کیا جائے گا۔

ریلوے لائن کے ایک تہائی حصہ پر پیمائش کا کام مکمل کر لیا گیا ہے جس کی بنا پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ (۲۷) لاکھ روپے کے صرفہ سے ریلوے کا پورا محکمہ بے شمار ترقیوں سے مستفید ہو سکتا ہے (۲) لاکھ کے مصارف سے پیش نظر ترقیوں کے خاکے مکمل کر لئے گئے ہیں مزید کئی اسکیموں کے جانچ پڑتال جاری ہے۔

یہ ارادہ بھی ہے کہ مسافروں اور سیاحوں کے آرام کے لئے حیدرآباد اسٹیشن پر ایک ہوٹل اور ممالک محروسہ کے مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر آرام خانے تیار کئے جائیں -

عملہ

گذشتہ سال ایک ملازم ریلوے کی تنخواہ سنہ ۱۹۳۸-۳۹ ع کے مقابلہ میں (۱۴) فیصد زاید تھی اور بالخصوص کم مواجب ملازمین کی تنخواہوں میں نمایاں اضافہ کیا گیا حکومت سرکار عالی تنخواہوں کے کمیشن کی سفارشات پر غور کریگی لیکن اس اثناء میں ملازمین ریلوے کے لئے مزید سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے - خصوصاً ان کے لئے رہائشی امکنہ کی تعمیر زیر غور ہے - ان مکانات میں حفظان صحت اور آب رسانی کا بہترین انتظام رہے گا -

تجدید

گذشتہ پانچ سال کے درمیان میں مد فرسودگی سے ریلوے کے ضروری سامان کی جو تجدید عمل میں لائی گئی اس میں تقریباً ۱،۴ ایک کروڑ روپے صرف ہوگا -

ضمنی انتظامات

ریلوے کی مختلف اسکیموں کے وجہ سے انتظامی کام میں بہت اضافہ ہوجائے گا - مثلاً ریلوے کے دفاتر میں کافی توسیع اور ترقی ہوگی انجنوں اور گاڑیوں کے کارخانوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی ابھی ان امور پر تفصیلی غور نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ ان انتظامات پر (۲۰) لاکھ روپیہ کے مصارف عائد ہونگے -

اختتام

ریلوے اور شوارعی حمل و نقل کی سروسوں کا موجود سرمایہ (۱۶،۲) کروڑ روپے ہے اور نئی اسکیموں کے روبہ عمل آنے کے بعد توقع ہے کہ اس میں (۸۰) فیصد اضافہ ہو جائے گا - یہ معلوم ہوگا کہ اتنے مصارف ملک کی ترقی جدید ریلوے لائنوں کی تعمیر اور شوارعی سروسوں کے قیام میں عائد ہونگے - انجنوں اور ریل گاڑیوں اور نئی بسوں کی فراہمی کے لئے ضروری کارروائی اختیار کی گئی ہے - جدید ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلہ میں پیمائشیں عمل میں آچکی ہیں۔ یہ لائین ملک کی ترقی میں ممد و معاون ہوں گی۔ اسٹیشنوں اور ریل گاڑیوں پر مسافرین کے آرام کے لئے کافی انتظامات عمل میں لائے جارہے ہیں - محکمہ ریلوے کے عملہ کے لئے رہائشی امکنہ کی فراہمی اور اس کی تربیت کے مسئلہ پر بھی توجہ کی جارہی ہے - اسطرح جدید ریل گاڑیوں کی وضع کے متعلق بھی گفت و شنید شروع ہو چکی ہے - مملکت آصفیہ میں تفریحی آمد و رفت کی ترقی کی اسکیموں پر بھی غور کیا جارہا ہے۔

حیدرآباد سوشل سروس کا قیام

هندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی سروس

حکومت سرکار عالی نے ایک سوشل سروس کیڈر قائم کرکے ترقی کی طرف ایک زبردست قدم بڑھایا ھے حیدرآباد سوشیل سروس محکمہ مالگزاری کی ایک جداگانہ شاخ کی حیثیت سے کام کریگی اور اپنی تمام تر توجہ دیہی علاقوں پر مرکوز رکھے گی - باشندگان ملک کے پس افتادہ طبقوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا اقدام ھے - مقصد یہ ھے کہ ایک طرف علمی عمرانی تحقیقات اور دوسری طرف حکومت اور پس افتادہ طبقوں کے درمیان ایک ربط قائم کیا جائے ضلع عادل آباد میں گونڈوں کی تعلیمی اسکیم کی کامیابی کے بعد نظر حکومت سرکار عالی نے یہ انوکھا تجربہ شروع کیا ھے۔

حکومت سرکار عالی نے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ عہدہ داروں پر مشتمل ایک سوشل سرویس کیڈر قائم کیا ھے جو محکمہ مالگزاری کی ایک شاخ کی حیثیت سے کام کریگا - اسطرح سماجی اصلاح کا کام بھی اصولی (سائینٹفک) منصوبہ بندی کے ذریعہ عمل میں لایا جائےگا اور آبادی کے پس افتادہ طبقوں میں امداد و بحالی کا کام انجام دینے کے لئے ایسے عہدہ داروں کی خدمات حاصل ہو سکیں گی جو دیہات سدھار کے کاموں میں مہارت رکھتے ہوں - صنعتی رقبوں میں سماجی اصلاح کا کام محکمہ لیبر کے لیبر ولفیر آفیسر انجام دینگے اور جدید قائم شدہ سوشل سروس اپنی توجہ بالکلیہ دیہی رقبوں پر مرکوز رکھے گی -

باقاعدہ تحقیقات کی ضرورت

یہ جدید سوشل سرویس بیرون سی فان فیوررھامنڈورف مشیر سرکار عالی برائے اقوام قدیم و پروفیسر اینتھراپالوجی (Anthropology) جامعہ عثمانیہ کے تحت رہے گی - صاحب موصوف گزشتہ سات سال سے قبائلی علاقوں میں جن میں شمال مشرق سرحد کے بعض قبائلی رقبے بھی شامل ہیں عمرانی تحقیقات میں مصروف ہیں اور حال ہی میں موصوف نے ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں قدیم باشندوں کی تعلیم اور بحالی کی اسکیمیں شروع کی ہیں - ضلع عادل آباد میں گونڈوں کی تعلیمی اسکیم کو جو کامیابی حاصل ہوئی ھے اس سے یہ واضح ہوتا ھے کہ اگر ہمارے یہاں کے دیہی رقبوں میں سماجی اصلاح کا کام اصولی طریقہ پر انجام دیا جائے تو بہت مفید اور قابل قدر نتائج بر آمد ہوسکتے ہیں اس سوشل سروس کی سرگرمیوں میں تحقیقاتی کام کو خاص اہمیت حاصل رہے گی اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ کسی منصوبہ کو روبہ عمل لانیکے قبل اس کے متعلق باقاعدہ اور وسیع پیمانہ پر تحقیقاتی کام جس کی مدت بعض صورتوں میں ایک سال سے زیادہ ہوگی تکمیل کو پہنچایا جائے اس لئے کہ ہر تعمیری کام کے لئے تحقیقاتی کام بہت ضروری ھے - سوشل سروس اور جامعہ عثمانیہ کے شعبہ انسانیات و عمرانیات کے درمیان قریبی ربط قائم رکھا جائےگا اور اس شعبہ کے طلباء کے لئے عملی اصولی کام کے لئے ایک وسیع میدان کھل جائےگا - سوشل سرویس اسکیم کے تحت اینتھراپالوجی کے طلباء کی کافی تعداد کو وظائف دئے جائیں گے -

دائرہ عمل

سوشل سرویس کی سرگرمیاں صرف قبائلی رقبوں تک ہی محدود نہ رہینگی۔ قدیم باشندوں کی تعلیمی اور معاشی اصلاح کے کاموں کی انجام دہی میں جو تجربات اور نتائج حاصل ہوئے ہیں ان سے دوسرے پس افتادہ طبقوں کی اصلاح میں فائدہ اٹھایا جائےگا۔ سوشل سرویس کے دائرہ میں عمل پست اقوام پست افتادہ دیہاتی مسلمان، بنجارے اور دوسرے گروہ جنکی تہذیبی اور معاشی اصلاح کے خاص مسائل موجود ہیں داخل ہونگے ان سب کو تعلیم اور معاشی امداد کے ساتھ ساتھ زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں اور حصول قرضہ اور فروخت پیداوار کے متعلق امداد باھمی کے اصولوں سے واقف کرانے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں قرض کے بارسے نجات مل سکے۔

درمیانی کڑی

سوشل سرویس کیڈر کے عہدہ دار کا فرض اولین یہ ہوگا کہ وہ دیہات کے پست افتادہ باشندوں اور حکومت کے درمیان ایک کڑی کا کام دیں وہ ان باشندوں کی مشکلات اورشکایات کے متعلق تحقیقات کر سکیں گے اور اون کی امداد کی تجاویز کو روبہ عمل لائیں گے۔ یہ عہدہ‌دار ناخواندہ دیہاتیوں کے سامنے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کریں گے۔ کاشتکار اور زرعی مزدور اپنے قانونی حقوق سے ناواقفیت کی وجہ سے ان مراعات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا جوا سے ترقی پسندانہ قوانین کے تحت حاصل ہیں اور اسطرح خود معاشی استحصال کا شکار بن جاتا ہے۔ سوشل سرویس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ پست افتادہ طبقہ کے اس جہالت کو دور کیا جائے اور عملی مثالوں کے ذریعہ ان پر یہ واضح کیا جائے کہ وہ بھی قانون کی حمایت حاصل کرسکتے ہیں اور حکومت ان کے مفادات کی بھی محافظ ہے۔

حصول اعتماد کی ضرورت

ہر قسم کے سماجی کام میں حصول اعتماد پہلا قدم ہوتا ہے اور موجودہ دور میں سوسائٹی کے اعلی طبقوں کی خیر سگالی اور جذبہ ایثار کے متعلق پست افتادہ طبقوں کے اعتماد میں افسوس ناک کمی پائی جاتی ہے لیکن اس کا اعتماد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عادل آباد کی مثال شاھد ہے کہ پانچ سال کے قلیل عرصہ میں قدیم اقوام کے افراد کو جو کس مپرسی اور بے توجہی کا شکار بنے ہوئے تھے او جو تمام بیرونی اشخاص کو شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے کسطرح مفید شہری بنا یا جا سکتا ہے۔

یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ قبائل اور پست اقوام کے ساتھ خصوصی برتاؤ کوئی مستقل حیثیت اختیار کرلیگا۔ صرف عبوری دور میں ان لوگوں کو ایسے عملہ کی امداد درکار ہوگی جو تہذیبی اصلاح کے کام میں تربیت یافتہ ہو۔ حیدرآباد سوشل سرویس کے عہدہ دار پست اقوام کی نگہبانی اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک یہ لوگ زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر اور اپنی موجودہ خامیوں کو دور کرکے خود اعتماد اور خوددار شہریوں کی حیثیت سے باشندگان مملکت میں اپنا واجبی مقام حاصل نہ کرلیں۔

حیدرآباد کا امتیاز

کئی اور ملکوں مثلا آسٹریلیا اوشینیا اور آفریقہ میں پست افتادہ آبادی پائی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں بھی ایک طویل عرصہ سے سماجی اصلاح کے ماہرین نظم و نسق کے قریبی ربط قائم کئیے ہوئے ہیں لیکن ھندوستان میں حیدرآباد پہلی مملکت ہے جس نے اصولی منصوبہ بندی کے ذریعہ سماجی اصلاح کا کام آغاز کرنے اور خالص علمی و عمرانی تحقیقات اور مملکت کے نظم و نسق کے درمیان ربط پیدا کرنے میں امتیاز حاصل کیا ہے۔

تجرباتی اور تحقیقاتی مرکز ۔ حیدرآباد

صدر اعظم بہادر کا خطبہ

صدر اعظم بہادر نے اراکین انجمن اتحاد طلبائے جامعہ عثمانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے سامنے بعض عملی تجاویز پیش کیں اور واضح کیا کہ طلبا کو کس طرح اپنی درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں کا مطالعہ کرکے اپنی معلومات کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہئیے اور کس طرح ان مضامین میں بھی جو ان کے معمولی نصاب میں شریک نہ ہوں گہری دلچسپی لینی چاہئیے ۔ صدر اعظم بہادر نے جامعہ عثمانیہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ طلبا کی اپنی زبان میں تعلیم آغاز کرنے کا سہرا اسی جامعہ کے سر ہے ۔

سر مرزا اسمعیل نے ایک عالمی زبان کی حیثیت سے انگریزی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں ہندوستانی جامعات کی انگریزی میں نمایاں طور پر ایک انحطاط پیدا ہوگیا ہے ۔ آپ نے اس واقعہ پر زور دیا کہ اردو ذریعہ تعلیم نے عام حیثیت سے طلبہ کے لئے مطالعہ میں زبردست سہولت پیدا کردی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اپیل بھی فرمائی کہ انہیں انگریزی زبان میں بھی کامل دستگاہ حاصل کرنی چاہئیے تاکہ " اس نقصان سے محفوظ رہیں جو نہ صرف علمی بلکہ عملی نقطہ نظر سے بہت زبردست اور اہم ہوگا ۔"

ہز اکسلنسی نے طلبا کو متنبہ فرمایا کہ وہ عملی سیاسیات میں حصہ نہ لیں اور آپ نے نظم و ضبط کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہی وہ کلید فتح ہے جس سے زندگی کے خزانے کھل سکتے ہیں ۔

ہز اکسلنسی نے فرمایا

" آپ کی جامعہ ایک ایسی جامعہ ہے جو ترقی کے لامحدود امکانات رکھتی ہے ۔ اس کو ہر ممکنہ سہولت ، شاندار عمارتیں ، اور مالی وسائل حاصل ہیں ۔ اسکے اساتذہ میں کئی باکمال اور فاضل ہستیاں شامل ہیں ۔ اس کا نظم و نسق عمدہ اور اسکی تعلیمی کارگزاری اچھی رہی ہے طلباء کی اپنی زبان میں تعلیم آغاز کرنے کا سہرا اسی جامعہ کے سر ہے اور اس حکمت عملی میں ابتدا ہی سے خاص نوعیت کی جو مشکلات اور دشواریاں پیش آئی ہیں اون کا اس نے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے ۔ اس مسئلہ میں اپنے حدود سے باہر بھی اس کی کچھ ذمہ داری ہے ۔ حال ہی میں بعض دوسری جامعات نے اسکی تقلید شروع کی ہے ۔ اور مزید کئی جامعات بھی ایسا ہی ارادہ رکھتی ہیں ۔ اگر جامعہ عثمانیہ میں ایک ہندوستانی

زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرنے کے خیال کی عمل بندیری ، اوس کے شاندار نتائج ، اور اس کو روبہ عمل لانے کے بہترین طریقہ کا مکمل مظاہرہ ہونو یہ بات دوسری جامعات کے لئے ہمت افزائی کا باعث ، اور ممدو معاون ہوگی - اس لحاظ سے حیدرآباد سارے ہندوستان کے لئے ایک تجربانی اور تحقیقاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے یوں تو جامعاتی تعلیم کے رہنماؤں کی عام رائے یہی ہے کہ یہ ایک صحیح حکمت عملی ہے - چنانچہ سنہ ۱۹۳۹ء میں بین الجامعاتی کانفرنس منعقدہ بمبئی میں بلا اختلاف اس اصول کو تسلیم کرلیا گیا - تا ہم ایک قابل لحاظ جماعت ایسی بھی موجود ہے جو مخالف رائے کی حامل ہے لیکن اختلاف کرنے والوں یا اس اصول کی صحت میں شبہہ کرنے والوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک جامعہ کی کامیاب مثال سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے - ''

انگریزی زبان کی اہمیت

اس موقع پر اس بات کو خاص طور پر واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ انگریزی کی بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انگریزی زبان سے طلبا کی واقفیت پر کوئی اثر پڑے - مجھے توقع ہے کہ آپ اس سے اتفاق کرینگے کہ انگریزی کے معیار میں انحطاط کا پیدا ہو جانا کسی ہندوستانی جامعہ کے لئے ایک سانحہ عظیم ہوگا - اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو فوری توجہ اور اصلاح کی محتاج ہوتی ہے - میں آگے بڑھکر یہاں تک کہونگا کہ موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ جذبات حب الوطنی اس شدت سے کارفرما ہیں کوئی ہندوستانی جامعہ ، جس میں انگریزی کی تعلیم پر کافی زور نہ دیا جاتا ہو جامعہ کی حیثیت سے ممتاز ہونے کا دعوی نہیں کرسکتی ہم ہزاروں درسی کتابوں اور سینکڑوں رسالوں کا ترجمہ کرسکتے ہیں لیکن ایک سنجیدہ طالب علم کے لئے ان سب سے گزر کر انگریزی میں وسیع مطالعہ کرنا ضروری ہے - اس پر لازم ہے کہ جہاں تک ممکن اور مفید ہو انگریزی زبان سے اچھی طرح مانوس ہو جائے - میں سمجھتا ہوں کہ اردو درسی کتابوں کے خیال کو عقیدت کی منزل تک پہونچا دیا جاتا ہے گویا ان کی فراہمی نے سارا مسئلہ حل کردیا گویا درسی کتابیں ہی طالب علم کی ذہنی تربیت کے لئے کافی ہیں - اگر کسی درسی کتاب کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ واقعی ایک نعمت ہے لیکن اس کے تحریک نصاب کرے جانے کے معنی یہ نہ سمجھے جانے چاہئیں کہ طلبا میں درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں کے مطالعہ کا رجحان جو پہلے ہی سے کم ہوتا ہے اور بھی کم ہوجائے طلبا کو اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی اردو درسی کتابوں کے ساتھ انگریزی کتابوں کے وسیع مطالعہ کے ذریعہ اپنی معلومات کے دائرہ کو بڑھائیں - میں دوسری زبانوں کے مقابلہ میں انگریزی کو اس لئے ترجیح دیتا ہوں کہ یہ ایک عالمگیر زبان بنتی جارہی ہے۔

ذہنی ارتباط

'' گزشتہ نصف صدی کے دوران میں ملک کی تمام جامعات کی انگریزی میں غیر معمولی انحطاط واقع ہوا ہے یہ بات کسی جامعی طالب علم کے لئے موجب ستائش نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے آپ کو صرف اپنی زبان تک ہی محدود رکھے اور ایک عالمی زبان سے اس کی واقفیت اپنے اسلاف کے مقابلے میں کمتر رہے - یہ ایک ایسی عالمی زبان ہے جو اسے اور اسکے ملک کو بالعموم ہر قسم کے مسائل میں اور بالخصوص ایک جامعہ کے لئے اولین اہمیت رکھنے والے ذہنی امور میں ساری دنیا سے مربوط رکھنے کا واحد ذریعہ ہے - ''

ایک اہم نقصان

''اس بارے میں موجودہ طلبا کو میں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ اردو ذریعہ تعلیم نے عام حیثیت سے آپ کے لئے مطالعہ میں زبردست سہولت پیدا کردی ہے - اس کے علاوہ اس میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہوسکتا کہ مطالعہ کے اغراض کے لئے اس کے مسلسل استعمال کی وجہ سے آپ دوسرے مقامات کے طلبا کے مقابلہ میں زیادہ واقف ہوگئے ہیں اور یہ اور اس کا ادب آپ کے لئے زیادہ باعث افتخار ہے - مزید برآں اکثر طلبا ایسے

بھی ھیں جن کی اپنی زبان اردو نہیں ھے - لیکن انہوں نے اس جامعہ کے تعلق کی بدولت یہ زبان سیکھی اور اسکی قدر و منزلت پہچانی ھے۔ یہ تمام امور زبردست اھمیت کے حامل ھیں - لیکن آپ کو انگریزی میں بھی کامل دستگاہ حاصل کرنی چاھئے ورنہ مجھے اندیشہ ھے کہ آپ کو نہ صرف علمی بلکہ عملی نقطہ نظر سے بھی زبردست نقصان برداشت کرنا پڑیگا - اس لئے آپ کو ابھی سے جبکہ آپ جامعہ میں ھیں کوشش کرنی چاھئے کہ جامعہ کی مدد سے اسکی تلافی کرلیں اگر ایسا نہ ھوا تو آگے چلکر جیسے جیسے آپ زندگی کی ایک منزل سے دوسری منزل پر پہونچتے جائیں گے آپ کو اس کوتاھی کا شدت کے ساتھ احساس ھوتا جائیگا"

محدود مطالعہ

"ابھی مجھے اس جامعہ کے نصاب تعلیم یا انتظامی امور کے مطالعہ کے لئے وقت نہیں ملا ھے - لیکن تمام ھندوستانی جامعات میں ایک اور اھم نقص پایا جاتا ھے جس کی طرف میں ارباب جامعہ اور طلبا کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ھوں وہ یہ ھے کہ طالب علم کے مطالعہ اور علمی دلچسپی کا دائرہ نہایت تنگ اور محدود ھوتا ھے۔ جن ھندوستانی جامعات سے میں واقف ھوں ان کا معمولی نصاب تعلیم ایسا نہیں ھے جو با خبر اور صاحب معلومات طیلسانین پیدا کرسکے۔ نہ صرف سائینس اور فنون کو ایک دوسرے سے بالکل علحدہ کردیا جاتا ھے بلکہ مضامین سائنس اور مضامین فنون میں بھی مضامین کا انتخاب اس طرح عمل میں آتا ھے کہ اسی نوع کے دوسرے مضامین بالکلیہ خارج ھو جاتے ھیں حالانکہ اون کے بغیر منتخبہ مضامین سے بھی صحیح واقفیت حاصل نہیں ھوسکتی. مثلاً اگر سائنس میں کسی شخص کی معلومات صرف طبعیات اور کیمیا تک محدود ھیں اوران کے پس منظر کے لئے اس نے دیگر مضامین سائینس کا کوئی مطالعہ ھی نہ کیا ھو تو ایسے شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اوس نے سائینس کی تعلیم پائی ھے اور نہ وہ کائنات کے متعلق تازہ ترین نظریات اور اون کی سائنٹفک تعبیروں کا کوئی تصور رکھ سکتا ھے جیسا کہ حقیقی معنوں میں سائینس کے ایک گراںبہا بٹ کو رکھنا چاھئے - اسی طرح ھمارے یہاں فنون کے نصاب تعلم میں بھی اسی تحدید پائی جاتی ھیں جو جزوی طور پر ایک علمی بے بصری کا باعث ھوتی ھیں - ھمیں اس کے علاج کی طرف متوجہ ھونا چاھئے بلکہ ایک قدم آگے بڑھکر یہ کوشش کرنی چاھئے کہ ایک سائینس داں میں انسانی ھمدردی کا جذبہ بیدار کیا جائے اور اسی طرح ایک غیر سائینسداں میں سائنس کا ذوق پیدا کیا جائے۔

"مطالعہ اور علمی دلچسپی کی یہ کوتاھیاں اور حد بندیاں، جن کا میں ذکر کررھا ھوں صرف ھندوستان ھی میں نہیں پائی جاتی ھیں بلکہ آپ دیگر ممالک مثلاً انگلستان کی کئی جامعات کے نصاب میں بھی یہی چیز پائینگے لیکن ھندوستان میں یہ اس لئے زیادہ اھمیت رکھتی ھیں کہ یہاں جامعات کے باھر روزمرہ کی زندگی میں ذھنی ترقی کا اثر نسبتاً کم ھے - انگلستان میں اس حدبندی کی طرف جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ھے زبردست رجحان پایا جاتا ھے - مثلاً میں آپ کی دعوت فکر کے لئے سر رچرڈ لیونگسٹن (Livingston) کے وہ الفاظ دھراتا ھوں جو موصوف نے تین سال پیشتر لندن میں اتحادی ممالک کے پروفیسروں کی ایک کانفرنس کو مخاطب کرتے ھوے کہے تھے -

" جامعات کو اپنے تمام طلبا سے یہ مطالبہ کرنا چاھئے کہ وہ اپنے مطالعہ کے اصل مضامین کے علاوہ ان بین مضامین کو (جو تعلیم یافتہ افراد کے لئے لابدی ھیں) یعنی تمدن، مذھب اور فلسفہ پر سائینس کے اثر کے متعلق خاص نصاب کا مطالعہ کریں۔ اور اس طرح زندگی کی بنیادی مسئلہ کے متعلق تھوڑی بہت معلومات حاصل کریں"۔

"موصوف یہ بھی کہتے ھیں :- " سائینس، معاشیات اور عمرانیات میں دنیا کو جس رھبری کی ضرورت تھی وہ اسے جامعات کی طرف سے حاصل ھوگئی ھے لیکن جامعات نے نیک و بد کے امتیاز میں دنیا کی کوئی رھبری نہیں کی - یہ زندگی کے میدان میں اچھے سیاسی فن دانوں

لیکن ادنی درجہ کے مدبرین کو بھیجتی ہیں ۔ ،،

صحیح طریقہ کار

"کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ سر رچرڈ لونگسٹن نے جس جامعاتی تربیت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ محض مہمل ہے اور ہندوستان اور بالخصوص اس جامعہ میں ناممکن ہے ؟ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ کا ایقان اس سے زیادہ قوی ہے کیونکہ تعلیم اسی کا نام ہے ۔ صحیح الفکری ، صحیح العملی ، اور صحیح جدوجہد کی زندگی کے لئے حقیقی تیاری ہی ہے ، یہ واقعہ کس قدر شاندار ہوگا اگر یہ جامعہ اپنے زبردست وسائل اور اپنی عالیہمتی کی بدولت اس مقصد کی تکمیل کے لئے آگے بڑھے اور اس بارے میں بھی دوسروں کی صحیح رہبری کرے ۔ ،،

تاریخی افسانے

"میں ایک اور تجویز بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس سے کم اعلی نوعیت کی ہے ۔ بلاشبہ طلباء کی ایک کثیر تعداد تاریخ کا مطالعہ کرتی ہے ۔ ایسی صورت میں تاریخی افسانوی ادب کا کوئی کتب خانہ کیوں نہ قائم کیا جائے ؟ تاریخ صرف حقایق ، واقعات ، اور تواریخ کا مجموعہ یا افراد اور پالیسیوں کا مرقع نہیں ہے ۔ اسے صرف درسی کتابوں کے ذریعہ ، چاہے وہ کتنی ہی اچھی ہوں یا اساتذہ کی یادداشتوں کے ذریعہ ، خواہ امتحانی نقطہ نظر سے ان کی اہمیت کتنی ہی بڑھی ہوئی ہو ، سمجھا نہیں جاسکتا ۔ اس سے میرا منشاء یہ کہنا نہیں ہے کہ تاریخ کے اساتذہ اس کے متعلق یہی رائے رکھتے یا ایسا ہی طرز عمل اختیار کرتے ہیں بلکہ میں یہ باور کرتا ہوں کہ ان کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ اپنے طلباء کے سامنے عہد ماضی کی جیتی جاگتی تصویریں ناقابل فراموش مناظر اور ایسی شخصیتیں جو اپنے کردار اور عمل میں قابل یقین حد تک انسانی معلوم ہوتی ہوں پیش کریں اور ایسی تاریخی کارروائیاں ان کے سامنے لائیں جو اگرچہ اب ہماری نظر میں واضح طور پر ناگزیر معلوم ہوتی ہوں لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئیے ان کی پیش بینی کرنا ممکن نہ تھا ۔ پھر بھی ہم پر امتحان کا خوف سوار رہتا ہے اس لئے متعلم یا استاد کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ اپنا سارا وقت تاریخ کا صحیح ادراک حاصل کرنے میں صرف کرے ۔ بہرحال ایسے تاریخی افسانوں کا ایک زبردست ذخیرہ موجود ہے جس میں ماضی کو حیات نو بخشی گئی ہے اور جو اپنے مناظر کی دلکشی کے باعث طالب علم کی توجہ کو اس طرح جذب کرلیتا ہے کہ ایک خشک ، مقالہ کے لئے ممکن نہیں ۔ ایسا کتب خانہ ان لوگوں کے لئے بھی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بن جائیگا جو تاریخ کے متعلم تو نہیں لیکن تعلیم یافتہ ہونے کی حیثیت سے اسکا کچھ ذوق ضرور رکھتے ہونگے ۔ اس کتب خانہ کے لئے کتابوں کا انتخاب مشکل ہوگا ۔ اس قسم کے کئی ناول محض فضول ہیں ۔ ایسا کوئی ناول جب تک اسکی صحیح قدر و قیمت معلوم نہ ہو اس کتب خانہ کے لئے منگوایا نہ جائے تاریخ انگریزی اور ہندوستانی زبانوں کے استاد اس قسم کی کتابوں کی بہترین فہرستیں پیش کرسکتے ہیں لیکن جہاں تک بیرونی ممالک (بشمول انگلستان) کی تاریخ کا تعلق ہے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ بیرونی مشورہ کے بغیر کوئی مناسب فہرست مرتب ہوسکیگی غالباً آکسفورڈ کے بلیک ول (Black well) اور کیمبرج کے ہیفر (Heffer) جیسے تاجران کتب کے مشورہ سے کتابوں کا اطمینان بخش انتخاب کیا جاسکتا ہے ۔ ،،

طلباء اور سیاسیات

"اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ ہم اپنے ملک میں ایک کٹھن لیکن دلچسپ دور سے گزر رہے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ ایسے زمانہ میں طلباء کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے ؟ کیا انہیں ان گرما گرم مباحث میں جن سے فضا معمور ہے عملی حصہ لینا چاہئے ؟ کیا انہیں ان طویل جلوسوں میں جھنڈیاں لیکر اور نعرے لگاتے ہوئے شریک ہونا چاہئے جو اکثر مواقع پر راستہ کو روک دیتے ہیں ؟ کیا وہ یہ گوارہ کرینگے کہ انہیں سیاسی کھیل میں پانسوں کی طرح استعمال کیا جائے ؟ کیا انہیں مدرسوں اور کالجوں کو خیرباد کہدینا چاہئے ؟ اور کیا انہیں قائدین کے حکم

شہادت کی جستجو میں قانون شکنی کرنا اور جیل جانا چاہئے ...رت کا مقام ہے کہ گزشتہ چند سال کے دوران میں جیل ...نے کا شوق بہت کچھ کم ہوگیا ہے ۔ لیکن اب بھی اس کا ...کان ہے کہ حب الوطنی کا اندھا جوش طلبا کو خطرناک اور فضول راستوں پر نہ ڈال دے ۔ بدقسمتی سے حب الوطنی نے عجیب و غریب شکلیں اختیار کرلی ہیں کبھی یہ تنگ نظری ...عال کی صورت میں رونما ہوتی ہے تو کبھی فرقہ واریت کے روپ میں دکھائی دیتی ہے ۔ میں اپنے نوجوان دوستوں سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جذبہ حب الوطنی ایک اعلیٰ جذبہ ...لیکن احساس شہریت اس سے بھی اعلیٰ و افضل ہے ۔ آمونڈہ ...ہریت کے معنی خدمت، اپنے ہمسایہ کی، سماج کی، ملک کی ...ر بنی نوع انسان کی خدمت کے ہیں ۔ اس طرح اس کا مفہوم ...ے زیادہ وسیع ہے ۔ حب الوطنی قومیت کا اصلی ...ہے ۔ قومیت کے مسالک کی جگہ رفتہ رفتہ لیکن یقینی ...ور پر بین الاقوامیت کا نظریہ زور پکڑتا جارہا ہے ۔ ...ملک کو اچھے شہریوں کی بہت ہی ضرورت ہے اس سے ...یسے کبھی نہ تھی آئندہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہزاروں ...تعداد میں اچھے کارکن درکار ہونگے ۔ ان کے گھر ان ...کے گاؤں ان کے شہر ان کی مخلصانہ خدمات کے طالب ہیں ...خواندہ پس افتادہ اور بیمار ان کی ہمدردانہ توجہ کے محتاج ...ہیں اور ترقیوں کے زبردست منصوبے اپنی تکمیل کے لئے ...ن کی مستعدی محنت اور ذہانت کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

آزادی جو ہم حاصل کریں گے محض ایک فریب ...ظر ثابت ہوگی اگر یہ عوام کو صحت اور خوشحالی عطا ...کرسکے ۔ آج کے طلبا پر جو کل کے شہری ہیں بڑی ...بھاری عاید ہوتی ہے کہ وہ ہماری نئی آزادی کے جسد میں ...سانی مسرتوں کی روح پھونکیں ۔ اس طرح طلبا کا یہ اولین ...یضہ ہے کہ وہ ان عظیم الشان امور کی تکمیل کے لئے جو ان ...کے سامنے ہیں جسمانی، اخلاقی، اور ذہنی اعتبار سے اپنے آپ ...کو ہر طرح تیار کرلیں ۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ طلبا ...کیلئے سیاسیات کو شجر ممنوعہ کی حیثیت دے دی جائے ...درحقیقت انہیں چاہئے کہ اپنی جائز حدود کے اندر رہتے ...ہوئے باہر جو کچھ ہو رہا ہے اسے ہوشیاری کے ساتھ ...سمجھنے کی کوشش کریں لیکن انہیں حد سے زیادہ جوش کے سیلاب میں بہہ نہ جانا چاہئے اور نہ ہی سیاسی پروپگنڈہ یا سیاسی سرگرمیوں میں عملی حصہ لینا چاہئے کیونکہ اسطرح وہ زبردست خطرہ مول لینگے ۔ اگر تہذیب و تمدن کے مندر کو سیاسی مباحث کے اکھاڑے میں تبدیل کردیا جائے تو یہ ایک انتہائی بدبختی ہوگی ۔ اگر جامعہ کی زندگی کے دوران میں طلبا کے نوخیز ذہنوں میں حقیقی ثقافت کی بنیادیں جو ایک حیثیت سے حقیقی شہریت کے مماثل ہے اچھی طرح اور صحیح طور پر استوار نہ کی جائیں اور اگر ان کی زندگی کے اس تعمیری دور میں ہمارے نوجوان مرد اور عورتیں اپنے آپ میں ایک متوازن ذہنیت سنجیدہ نقطہ نظر، رواداری، رفاقت اور باہمی تعاون کا جذبہ پیدا نہ کرسکیں تو وہ چند سال جو انہیں جامعہ میں گزارنے پڑتے ہیں محض ضائع جائینگے ۔ اگر وہ اپنی توانائیوں کو وقتی سیاسی ہنگاموں میں صرف کرتے رہیں تو یقیناً اپنی تعلیم کے اختتام پر اپنے آپ کو مایوسی اور نا امیدی کے دلدل میں پھنسا ہوا پائینگے ۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ آج ہندوستان میں اصل نزاع بیرونی اقتدار سے نجات کے مسئلہ پر نہیں بلکہ ایک دوسرے کے خوف سے آزادی حاصل کرنیکے مسئلہ پر ہے ۔ اگر صحیح جذبہ کے ساتھ کوشش کی جائے تو یہ کوئی ایسا ناقابل حل مسئلہ نہیں ہے صحیح جذبے یا یوں کہئے کہ معقولیت پسندی کے جذبے کی پرورش انتہائی اہمیت رکھتی ہے اور جامعہ ہی وہ مقام ہے جو اس جذبے کی پرورش تربیت اور ترقی کے لئے انتہائی موزوں ہے ۔ ہم اس میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ ہم تعلیم کے حقیقی مقصد یعنی شخصیت کی ترقی اور کردار کی تعمیر کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے اپنی جامعات میں اس بنیادی فرض سے مجرمانہ غفلت برتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آئے دن طلبا کے طبقہ میں نظم و ضبط کے فقدان کے تکلیف دہ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں ۔ ہمیں یہ لازمی طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ نظم و ضبط ہی وہ کلید فتح ہے جس سے زندگی کے خزانے کھل سکتے ہیں ۔ نظم و ضبط کے بغیر انسان ہوا میں ایک تنکے کے مماثل ہے انسانی معاملات میں جو چیزیں اعلیٰ خوبصورت اور پائیدار ہیں وہ سب

خیالی الفاظ اور اعمال کے نظم و ضبط ھی کا نتیجہ ھیں ھمارے ملک کے مستقبل کا تقاضا ھے کہ ھمارے نوجوانوں میں نظم و ضبط وفاداری اطاعت خود اعتمادی دوسروں کے پاس و لحاظ اور بے لوث خدمت کی عادتیں پیدا کی جائیں اور ان کو ترقی دیجائے - اس خصوص میں جامعات کو جو کام انجام دینا ھے وہ واضح ھے اور مجھے بھروسہ ھے کہ جامعہ عثمانیہ وقت کے تقاضہ کو محسوس کرتے ھوئے اس بارے میں اپنا واضح فرض ادا کریگی - ''

''میں آپ کو نہ نہیں بتاسکتا کہ مجھے آپ سب سے اور اس جامعہ کے ارتقاء اور وقار سے اور اس کے ارکان کی ذھنی اور ھر قسم کی ترقی اور فلاح سے کس قدر گہری دلچسپی ھے - اس جامعہ پر بہت کچھ منحصر ھے - اس کی فضاء اور ماحول اور اس کے مقاصد اور اسکا روزمرہ کا طریقہ کار ریاست کی سیاسی ، معاشرتی یہاں تک کہ شخصی زندگی پر بھی گہرا اثر ڈال سکتا ھے - روحانیت کے اعتبار سے جامعہ نوجوانوں کی ایک مقدس برادری ہوتی ھے - مجھے امید ھے کہ آپ اس نصب العین کو ھمیشہ پیش نظر رکھینگے اسی کے لئے زندہ رھینگے اور اس کے حصول میں ھمیشہ کوشاں رھینگے - مجھے آپ سے مل کر اور بار بار مل کر ھمیشہ مسرت ھوگی - جب کبھی مجھے موقع ملیگا میں آپ سے ملنے یہاں آونگا خواہ وہ چند لمحوں ھی کے لئے کیوں نہ ھو تا کہ میں آپ سے تبادلہ خیال کروں شبہات کو رفع کروں - موانعات کو دور کروں اور نہ صرف آپ کے آپس میں انفرادی اور اجتماعی میل جول بلکہ آپ کے اور معین امیر جامعہ کے درمیان جو اس جامعہ کے انتظامی صدر ھیں باھمی ارتباط کے مواقع پیدا کرنے میں آپ کی مدد اور رھنمائی کروں کیونکہ میں محسوس کرتا ھوں کہ بحیثیت امیر جامعہ ھونے کے یہ میرا فرض ھے -

مجھے امید بلکہ ایقان ھے کہ یہ جامعہ حقیقی بھائی چارہ اور اس اتحاد، یگانگت اور مفاھمت کا ایک نمونہ ھے جسکی اس پریشان حال دنیا اور ھمارے ملک کو بیحد ضرورت ھے -

---

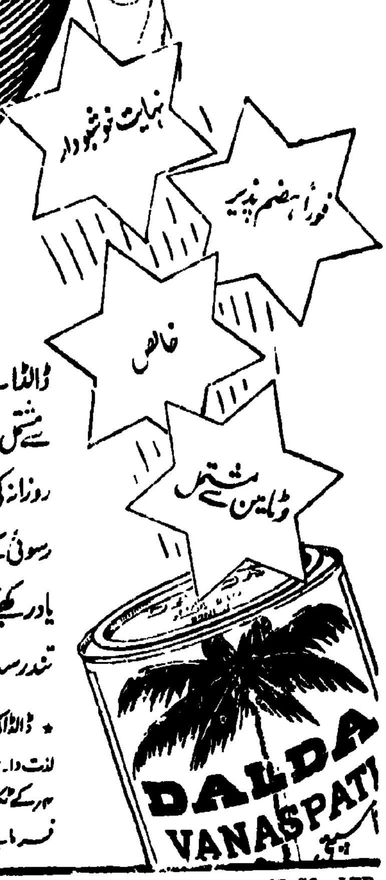
بسلسلہ صفحہ (۴۲)

کی فضاء ایسی ھی ھے تو پھر مستقبل محفوظ ھے - ''

سر مرزا نے اپنی تقریر ختم کرتے ھوئے طلباء نظام کالج سے پرجوش اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو مادر وطن کی خدمت کے لئے تیار کر لیں - آپ نے فرمایا '' حیدرآباد کو اس وقت اور اس سے زیادہ مستقبل قریب میں اپنے شہریوں کی بلا لحاظ مذھب و ملت مخلصانہ خدمت کی ضرورت ھے اور خود اس کے فرزندوں سے زیادہ اور کس سے یہ توقع کی جاسکتی ھے کہ وہ اپنی مادر وطن کی مخلصانہ اور بے غرضانہ خدمت کریں گے - اس لئے فرزندان و دختران حیدرآباد سے میں اپیل کرتا ھوں کہ اپنے کالج کے زمانے سے آپ پوری طرح استفادہ کرلیں اور ایک قابل قدر طریقہ پر اپنے وطن کی خدمت انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو ھر طرح تیار کرلیں -

ڈالڈا آپ کی دلپسند سبزی کو لذت دیتا ہے — اور آپ کو قوت بھی بخشتا ہے!





ڈالڈا سے پکائی ہوئی غذا کو ضایع نہیں کیا جائے گا! فوراً ہضم پذیر اور وٹامین سے مشتمل ڈالڈا انسادی رسوئی کو بھی اس کی شیرین لذت سے مالامال کرتا ہے۔ آپ کی روزانہ کی اکتانیوالی غذا سے نجات دلاتا ہے + ڈالڈا سے پکاؤ اور اس خالص رسوئی کے سامان کے مشہور مقوی صفت کی امداد سے اپنی غذا کو درست کیجئے ÷ یاد رکھیئے گا کہ ڈالڈا معمولی رسوئی کا سامان نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل وعیال کو تندرست رکھتا ہے اور اُنہیں زاید قوت بخشتا ہے +

★ ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زائد لذت دار ہندوستانی کھانا پکانے کے طریقے درج ہیں جوان کے جزو خوراک کے لئے چُنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے ۳ کے ٹکٹ Dept. B378 P. O. Box No. 353, Bombay, کے پتہ پر ارسال فرمایئے +

معلومات
حیدرآباد



جلد ۷ .... شمارہ ۱
آذر سنہ ۱۳۵۶ف ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع
شائع کردہ محکمۂ اطلاعات ۔ حیدرآباد دکن

۹ موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف

فہرست مضامین

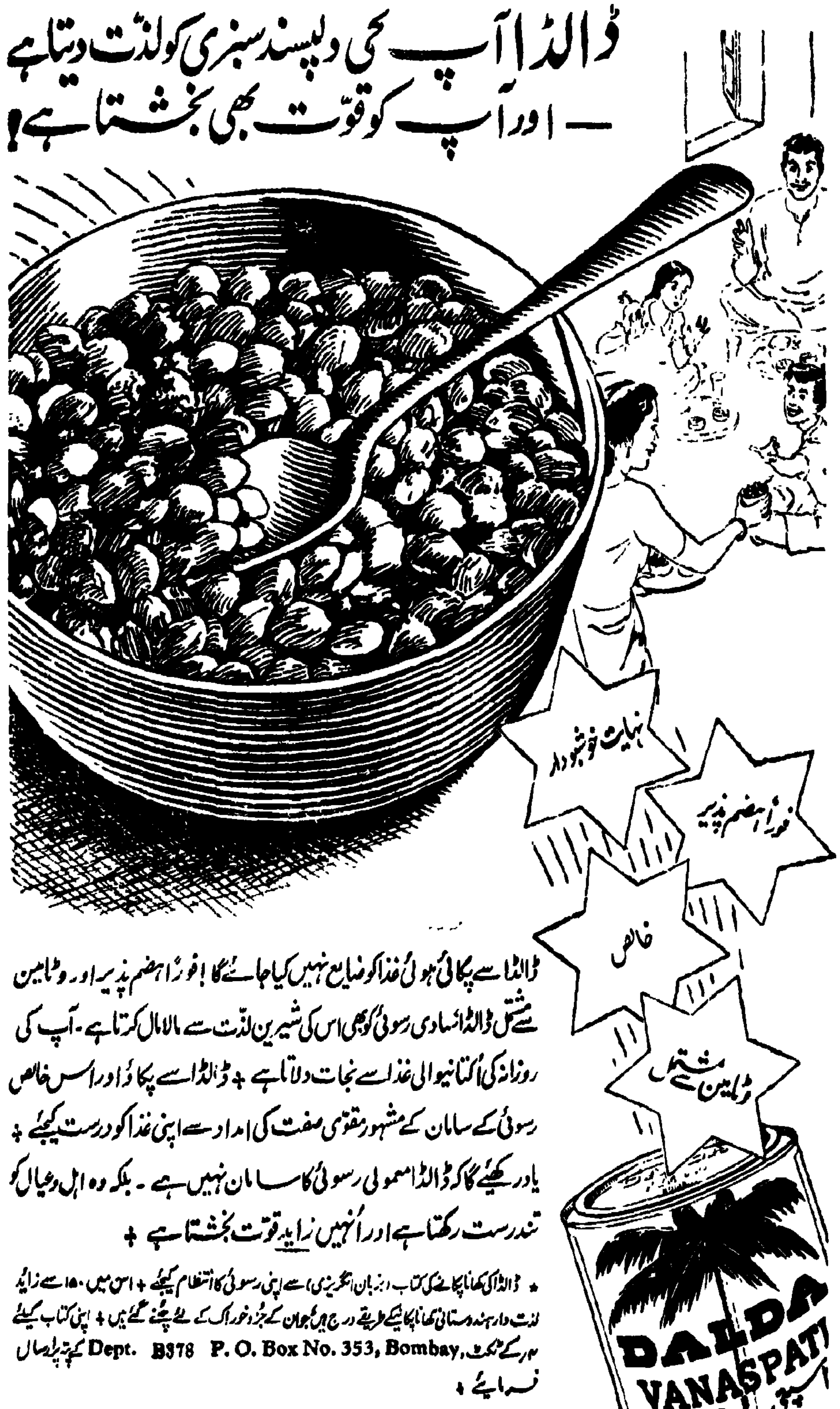
آذر سنہ ۱۳۵۶ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ع

	صفحہ
احوال و اخبار	۱
موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۶ف	۵
جنگی سپاهیوں کی واپسی	۱۳
ضلع کانفرسوں کے اجلاس	۲۰
کاروباری حالات کا ماهواری جائزہ ..	۲۳

اس رسالہ مین جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکارعالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

سرورق

بلدہ حیدرآباد کے ایک بازار کا منظر۔ پس منظر میں نئے پل کا گھنٹہ گھر نظر آرہا ہے جو کچھ عرصہ پہلے منہدم کردیا گیا۔


ڈالڈا آپ کی دلپسند سبزی کو لذّت دیتا ہے
— اور آپ کو قوّت بھی بخشتا ہے!
نہایت خوشبودار
فوراً ہضم پذیر
خالص
وٹامین سے مشتمل
ڈالڈا سے پکائی ہوئی غذا کو ضایع نہیں کیا جائے گا! فوراً ہضم پذیر اور وٹامین
سے مشتمل ڈالڈا انسادی رسوئی کو بھی اس کی شیرین لذّت سے مالامال کرتا ہے۔ آپ کی
روزانہ کی اُکتانیوالی غذا سے نجات دلاتا ہے + ڈالڈا سے پکاؤ اور اس خالص
رسوئی کے سامان کے مشہور مقوّی صفت کی امداد سے اپنی غذا کو درست کیجئے +
یاد رکھیئے گا کہ ڈالڈا معمولی رسوئی کا سامان نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل وعیال کو
تندرست رکھتا ہے اور انہیں زاید قوت بخشتا ہے +
* ڈالڈا کی کھانا پکانے کی کتاب (بزبان انگریزی) سے اپنی رسوئی کا انتظام کیجئے + اس میں ۱۵۰ سے زاید
لذت دار ہندوستانی کھانا پکانیکے طریقے درج ہیں جوان کے جزو خوراک کے لئے چُنے گئے ہیں + اپنی کتاب کیلئے
مہر کے ٹکٹ Dept. B378 P. O. Box No. 353, Bombay, کے پتہ پر ارسال
فرمایئے +
DALDA
VANASPATI
HVM. 49-23 UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD.

معلومات حیدرآباد

جلد ۷   آذر سنه ۱۳۵۶ف - اکتوبر سنه ۱۹۴۶ع   شمارہ ۱

احوال و اخبار

ہمارا نیا سال - آذر کی پہلی تاریخ سے حیدرآباد کا پرانا سال ختم اور نیا سال شروع ہوتا ہے - بدقسمتی سے یہ توقع کہ سنہ ۱۳۵۶ف گذشتہ سال کی بہ نسبت زیادہ سازگار حالات میں شروع ہوگا پوری نہیں ہوئی -

جیسا کہ ہم نے گزشتہ سال پیش گوئی کی تھی جنگ کے اختتام کے معنی ہماری مشکلات کے خاتمہ کے نہیں ہوے اس کے برعکس بعض اہم امور میں حالات بد سے بدتر ہوگئے جس کے نتیجہ کے طور پر اون تدابیر کو جاری رکھنا ضروری ہوگیا جو ریاست کے باشندوں کی عام فلاح وبہبود کے لئے اختیار کی گئی تھیں - مثلاً عام معاشی حالات اور خاص کر ریاست کی غذائی ضروریات کے معاملہ میں توازن قایم رکھنے کے لئے نگرانی سے متعلق مختلف احکام کو باقی رکھنا پڑا - حکومت حیدرآباد لائق ستائش ہے کہ اس نے ممالک محروسہ میں کسی امکانی غذائی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے بر وقت اور موثر تدابیر اختیار کیں - اس حکمت عملی کی وجہ سے حیدرآباد خشک سالی کے ان حالات سے بچ گیا جو ہمسایہ صوبوں اور ریاستوں میں پائے جاتے ہیں - اسی طرح ہمیں کپڑے اور عام استعمال کی دوسری چیزوں کی قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا - اس پر طرفہ یہ کہ تاجروں اور بیوپاریوں کے ایک خاص طبقہ میں نفع بازی کا رجحان نمایاں رہا جس کی وجہ سے عوام کی مصیبتوں میں کافی اضافہ ہوگیا ہے - حکومت نے ان مصائب کو کم کرنے کے لئے ممکنہ کوشش کی اور کررہی ہے -

غیرمعمولی حالات کے جاری رہنے کے باوجود حیدرآباد نے تمام سمتوں میں خاص کر ایک بہتر مستقبل کی منصوبہ بندی کے معاملہ میں اطمینان بخش ترقی کی - عوام کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کی غرض سے کئی اہم اسکیمیں تکمیل پاچکی ہیں اور ان میں سے بعض اہم اسکیموں پر کام شروع ہوچکا ہے - ممالک محروسہ میں تعلیم کی توسیع کے لئے ایک ۱۴ سالہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس پر ۵۰ کروڑ روپے کے مصارف عائد ہوں گے - بعض منتخبہ علاقوں میں ابتدائی جبری تعلیم کا نفاذ عمل میں آنے والا ہے - صحت عامہ کے سلسلہ میں دور افتادہ مواضعات کے باشندوں کو بھی طبی امداد بہم پہونچانے کے لئے خاکے تیار کئے گئے ہیں - علاقہ واری شفاخانوں اور اضلاع کے ہسپتالوں میں مختلف امراض کے اختصاصی علاج کے لئے ضروری سہولتیں مہیا کی جانے والی ہیں -

اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ خوشحال اور مطمئن دیہی آبادی ملک کا سب سے قیمتی اثاثہ ہوتی ہے، حکومت نے زرعی طبقہ کی فلاح و صلاح کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے جس پر اس کے نفاذ کے پہلے دس سال میں ۴۷،۷۲ کروڑ روپے کے اخراجات کا تخمینہ کیا گیا ہے - اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ زراعت میں مستقل اصلاحات کے ذریعہ، جن میں نکاسی پیداوار کا بہتر انتظام اور امداد باہمی کے اصولوں پر کاشت کا طریقہ شامل ہے؛ دیہی آبادی کے معیار زندگی کو اونچا کیا جائے - زراعتی ترقی کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر کردی جائے گی - بڑی اور گھریلو

صنعتوں کی توسیع و ترقی سے متعلق منصوبے تیار کرلئے گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں اسکیم ترقیات وادی گوداوری کا بطور خاص ذکر کیا جانا چاہئے ۔ یہ برقابی قوت اور آبپاشی کا ایک مشترکہ پراجکٹ ہے جس پر ۲۳ کروڑ روپئے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے ۔ اس اسکیم کے تحت ایک مثالی صنعتی شہر کا قیام پیش نظر ہے جس کے نواح میں بڑے پیمانہ پر متعدد صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔ اس اسکیم پر ابتدائی کام شروع ہوچکا ہے ۔ حکومت کی طرف سے جو صنعتی اور تجارتی وفد برطانیہ اور امریکہ کے صنعت کاروں سے روابط قایم کرنے اور ایسی مشینوں کی فرمایش کرنے کے لئے جو حیدرآباد کی صنعتی ترقی کے لئے درکار ہیں ان ممالک کو بھیجا گیا تھا اس نے اپنی مساعی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔

جیسا کہ ہمارے قارئین واقف ہیں حیدرآباد نے مستقبل قریب میں ریاست کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے ایک حوصلہ مندانہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے ۔ ممالک محروسہ معاشی ترقی کے زبردست امکانات کا حامل اور قدرتی ذخائر سے مالامال ہے ۔ اگرچہ کثیر محفوظات مہیا کئے گئے ہیں پھر بھی ظاہر ہے کہ یہ ان بڑی اسکیموں کو عملی صورت دینے کے لئے کافی نہ ہوں گے جو ریاست کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے مرتب کی گئی ہیں ۔ ہمیں اس کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ ہمارے موجودہ وسائل آمدنی ان کاموں کی تکمیل کے لئے کافی نہیں ہیں جو ہمیں انجام دینے ہیں ۔ اس کے معنی لازمی طور پر یہ ہوں گے کہ ان مختلف اسکیموں کی رقمی سبیل بندی کے لئے آمدنی کے تازہ وسائل سے کام لیا جائے جن کا مقصد حیدرآباد کو اس مرتبہ پر پہونچانا ہے جس کا وہ اپنے کثیر قدرتی وسائل کی وجہ سے مستحق ہے ۔

اس مشترکہ مقصد کی پیش رفت میں خاص طور ہم میں سے زیادہ متمول طبقوں کو ممکنہ قربانیاں دینی ہوں گی ۔ ہمیں اس بات کو محسوس کرنا چاہئے کہ ان معاملات میں اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم اتنی ہی ذمہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے جتنی کے حکومت پر ۔ یہ مسلمہ اور ناقابل تردید حقیقت ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہونی چاہئے کہ حیدرآباد میں حکومت اور عوام کے مفادات مشترک ہیں ۔ ہمیں ان اعلی وارفع مقاصد کو رہنما بنانا چاہئے جنہیں ہمارے شاہ ذیجاہ نے (جن کی زندگی ریاست میں بسنے والے لاکھوں نفوس کی خدمت کے لئے وقف ہے) اپنے پیش نظر رکھا ہے ۔ ان گراں بہا اور ناقابل تقسیم اثاثوں کی مدد سے ہم مسرت اور خوشحالی کی شاہراہ پر اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں ۔

یہ تبصرہ نامکمل رہ جائیگا اگر ریاست میں دستوری اصلاحات کی مرتبہ اسکیم کے نفاذ کا تذکرہ نہ کیا جائے ۔ حیدرآباد اپنی دستوری ترقی کی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہورہا ہے ۔ اصلاحات کی مرتبہ اسکیم کے تحت مقننہ کو ، جس میں منتخب شدہ اراکین کی اکثریت ہوگی، نئے اور اہم اختیارات و فرائض حاصل ہوں گے ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان اصلاحات کو کامیابی کے ساتھ چلائیں کیونکہ ان کے ذریعہ ریاست کے نظم ونسق اور عوام کے درمیان زیادہ قریبی اور راست ربط قایم ہوجائیگا ۔

قارئین کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے ہم ان الفاظ کو دہرائے بغیر نہیں رہ سکتے جو ہزاکسلنسی سرمرزا اسمعیل صدراعظم باب حکومت نے فرمائے تھے ۔ سال نو کے ایک پیام میں ہزاکسلنسی نے فرمایا ۔ ''ممکن ہے کہ ان کی (ہماری امیدوں اور تمناؤں کی) تکمیل میں ہمیں مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے لیکن ہمیں چاہئے کہ سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کریں اور باہمی اتحاد واتفاق اور یک جہتی کے ساتھ ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کی کوشش کریں جس کے مواقع ہمیں خدا کے فضل سے اس مبارک دور میں بدرجہ اتم حاصل ہیں ،،

اس طرح اتحاد اور یک جہتی ہماری اجتماعی زندگی اور جدو جہد کی رہنما ہونی چاہئے ۔

* * * *

دوستانہ تعلقات ۔ یہ امر ہمارے لئے موجب افتخار ہے کہ حیدرآباد نے سابقی ہندوستان کے لئے مذہبی ہم آہنگی اور فرقہ واری اتحاد کی ایک روشن مثال

قائم کی ہے ۔ یہ ہماری ایک نہایت گرانبہا میراث ہے جو ہمیں ماضی سے ملی ہے ۔ ہمارے اسلاف نے بین الفرقہ جاتی اتحاد و ہم آہنگی کی شاندار روایات کو قائم رکھنے کے لئے انتھک کوششیں کیں ۔ اس باب میں خانوادہ آصفی نے نمایاں حصہ لیا اور اس کے ممتاز ارکین خصوصاً حضرت بندگانعالی نے جو مثال قائم فرمائی ہے اس کی تقلید میں تمام حیدرآبادی مذہبی رواداری کو تمام دوسری چیزوں پر ترجیح دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ حیدرآباد اب بھی بڑی حد تک ان مناقشات اور اختلافات سے امان ہے جو ملک کے اکثر حصوں میں حیات عامہ کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں ۔ قطع نظر ان تدابیر کے جو ریاست میں آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان زیادہ قریبی ربط و تعاون پیدا کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہیں ریاست میں پائے جانے والے تمام مذاہب کے رہنماؤں نے مختلف فرقوں کے درمیان مفاہمت اور خیرسگالی کو ترقی دینے کے لئے ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا ہے جو انجمن پیشوایان مذاہب کے نام سے موسوم ہے ۔ اس انجمن نے اپنے مقصد کی سمت میں قابل قدر خدمت انجام دی ہے ۔ یہ اخوت انسانی کی تبلیغ کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی ۔ اس لئے یہ انجمن ان سب میں قدر و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے جو مختلف اہل مذاہب کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دینے کے حامی ہیں ۔

ہز اکسلنسی سر مرزا اسمعیل نے انجمن پیشوایان مذاہب کے زیر اہتمام منعقدکردہ ایک سماجی تقریب میں مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی ۔ انجمن کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے امید ظاہر فرمائی کہ انجمن کے مقاصد اور اس کا اثر ان تدابیر کے کامیاب نفاذ کے لئے ممد و معاون ہوگا جو ممالک محروسہ کے معاشی اور سیاسی مسائل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے اختیار کی جا رہی ہیں ۔ سر مرزا نے یہ بھی فرمایا کہ حیدرآباد میں ہمیں ایسی ہم آہنگی پیدا کرنے کے مواقع حاصل ہیں جو دوسروں کے لئے قابل تقلید ہوسکتی ہے ۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا :- ”اعلیٰ حضرت بندگانعالی کی یہ دلی تمنا ہے کہ ان کی رعایا کے ہرفرد کی مساوی حوصلہ افزائی کی جائے ، ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے لحاظ سے فلاح و بہبود حاصل ہو اور طمانیت قلب کے اکتساب کے امکانات حاصل رہیں ، آپس کی بدگمانیاں دور ہو جائیں اور دلوں میں بھی پیدا ہونےوالے خوف و خطر کا سدباب ہوجائے ۔“ حکومت سرکار عالی کا اس سے بہتر کوئی نصب العین نہیں ہوسکتا اور بجا طور پرآبادی کے تمام طبقوں کے باہمی تعاون اور حکومت کے ساتھ ان کے اشتراک عمل پر بھروسہ رکھتی ہے ۔

ہمیں یقین ہے کہ ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے آبادی کےمختلف طبقوں کے تعاون کے لئے جو اپیل کی ہے اس کا تمام حیدرآبادی بلا لحاظ مذہب و ملت خیر مقدم کریں گے ۔ اسی میں ان تمام پیچیدہ مسائل کا حل مضمر ہے جن سے ہم دو چار ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں ”اتحاد میں طاقت ہے اور نفاق میں تباہی“ ۔

• • • • • •

مزدوروں کی فلاح و بہبود - صنعتی ترقی کے اس دور میں مزدوروں کے مفادات کی بیشی رفت اور ملازمت سے متعلق مسائل بڑھتی ہوئی اہمیت حاصل کرتے جارہے ہیں ۔ وہ دن گذرگئے جب مزدور کو صنعتی ادارہ کے ایک جو تجر شریک کار کی حیثیت سے آسانی کے ساتھ نظر انداز کیا جاتا تھا اور محنت اور سرمایہ کے مشترکہ معاملات میں اس کی کوئی آواز نہ تھی ۔ اب اس نے اپنے لئے ایک ایسا مقام پیدا کرلیا ہے کہ اس کے مطالبوں کی طرف مناسب اور فوری توجہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ۔

حکومت سرکار عالی زمانہ کےساتھ ساتھ چلتی رہی ہے ۔ اس نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے اور سرمایہ اور محنت کے درمیان ایک خوشگوار توازن قائم رکھنے کے لئے تدابیر اختیار کی ہیں ۔ اس دانشمندانہ حکمت عملی کےمفید نتائج کو سبھوں نے محسوس کیا ہے ۔ ان کا عملی ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ ممالک محروسہ میں

محنت اور سرمایہ کے درمیان تنازعات نسبتاً کم اور غیر اہم ہیں ۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں ہمیں شدید اور خوف ناک نوعیت کے نزاعات سے سابقہ نہیں پڑتا ۔ اس خوشگوار صورت حال کے لئے تمام فریق یکساں طور پر تعریف اور ستائش کے مستحق ہیں ۔ آئینی مشاورتی مجلس مزدوران کے ایک حالیہ اجلاس میں آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر صدر المہام لیبر سرکار عالی نے ممالک محروسہ میں مزدوروں کے موقف پر تبصرہ فرمایا اور ان تدابیر پر روشنی ڈالی جو مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے اختیار کی گئی ہیں ۔ آپ نے تمام متعلقہ لوگوں سے اپیل کی وہ نہ تو حقائق کو نظر انداز کریں اور نہ دوسروں کی اندھی تقلید کریں ۔ نواب صاحب نے اس امر کا اعتراف فرمایا کہ ہمارا موجودہ معاشی نظام تنظیم جدید کا محتاج ہے۔ آپ نے مزدور کے معیار زندگی کو اونچا کرنے کی شاید ضرورت کو بلا تامل تسلیم کیا بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر فرمایا کہ زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مزدور ، جو سرمایہ دار کا سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے ، خسارہ میں نہ رہے۔ ساتھ ہی آپ نے ان طریقوں کی جذباتی تقلید کے خلاف بھی تنبیہ فرمائی جو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے دوسری جگہ اختیار کئے گئے ہیں ۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ تمام فریقوں ۔ محنت سرمایہ اور حکومت ۔ کو چاہئے کہ وہ عام انسانوں کے فائدہ کے لئے ملک کی صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کی مشترکہ جد و جہد شروع کریں ۔ نواب صاحب نے حاضرین کو یقین دلایا کہ حکومت مزدوروں کو خوشحال اور مطمئن زندگی بسر کرتا ہوا دیکھنے کی خواہش مند ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ممکنہ سعی کرے گی ۔

معلومات حیدر آباد میں

شائع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شائع کئے جاسکتے ہیں ۔

موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۶ ف

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے فیاضانہ گنجائشیں

صنعتی ترقی کی رفتار تیز کردی جائیگی

ریاست حیدرآباد کے پہلے ما بعد جنگ موازنہ میں خالص فاضلات کا اندازہ ۱۶۵،۰۰ لاکھ روپے کیا گیا ہے ۔ اندازہ آمدنی (۲۰۵۷،۶۴ لاکھ روپے) پچھلے سب اندازوں سے بڑا ہے اور سال ما قبل جنگ کے اندازہ سے ۱۲۵ فی صد زاید ہے ۔ سنہ ۱۳۵۶ ف کے اندازہ موازنہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ممالک محروسہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے جو مختلف اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں انہیں روبہ عمل لانے میں رقمی مشکلات کو حائل ہونے نہیں دیا جائے گا ۔ مستقبل کی ترقی اور منصوبہ بندی کے معاملہ میں حکومت کی پالیسی کا یہ قطعی اعلان اس کی اس خواہش کا آئینہ دار ہے کہ اون تمام اسکیموں کی تکمیل کو ترجیح دی جائے جو ریاست کی خوشحالی اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنے والی ہیں ۔

موازنہ میں ریاست کی صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے سے متعلق جو متعدد تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں حکومت کا یہ فیصلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ فنی صنعتی اور دیگر اسکیموں کی تیاری اور جانچ کے لئے ایک فنی صنعتی ادارہ قائم کیا جائے ۔

آنریبل نواب زاهد جنگ بہادر صدر المهام فینانس حکومت سرکارعالی نے مابعد جنگ کا پہلا موازنہ بابتہ سنہ ۱۳۵۶ ف (۴۷ - ۱۹۴۶ ع) ان خوش آیند الفاظ کے ساتھ پیش کیا ۔ ’’ایک شاندار مستقبل حیدرآباد کے لئے چشم براہ ہے اور وہ مستقبل کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کرسکتا ہے ،، اس موازنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ موجودہ دستور کے تحت یہ آخری موازنہ ہے ۔ کیونکہ آیندہ سال سے موازنہ مقننہ کے سامنے پیش ہوا کرے گا ۔

اخراجات پیمانہ کبیر

اندازہ موازنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے ممالک محروسہ کے معاشی ارتقاء اور سماجی و تعلیمی خدمات میں توسیع کی خاطر اخراجات پیمانہ کبیر کا تہیہ کرلیا ہے ۔ صدر المهام فینانس نے اس امر پر زور دیا کہ ’’ ملک کے لئے حقیقی اور بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ معاشی سرگرمی اور روزگار کو بلند معیار پر قایم رکھا جائے اور اس کے لئے اخراجات پیمانہ کبیر کم از کم اس وقت تک کے لئے ضروری ہیں جب تک صنعتی اسکیمیں چل نہ نکلیں ،، یہ بتاتے ہوئے کہ حیدرآباد زمانہ مابعد جنگ کا آغاز کثیر رقمی وسائل اور محصول اندازی کے کافی ذرائع کے ساتھ جنھیں اب تک ہاتھ نہیں لگایا گیا ہے کررہا ہے ، آنریبل نواب زاهد جنگ بہادر نے نظام محصول اندازی کی نئی تنظیم اور مستقبل قریب میں بالراست محصولوں کے نفاذ کے امکانات

کی جانب اشارہ کیا ۔ انہوں نے فرمایا :- " ہمارا طریقہ محصول اندازی کافی تقویت نئی تنظیم اور از سرنو ترتیب کا محتاج ہے ۔ سردست یہ تقریباً بالکلیہ بالواسطہ محاصل پر مشتمل ہے جن کا بار غریب اور ادنی متوسط طبقات پر بہت زیادہ پڑتا ہے ۔ حکومت سرکارعالی اس میں تبدیلی کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے اور اس مقصد کے لئے تجاویز پر غور کررہی ہے جب یہ تجاویز مکمل ہوجائینگی تو نفاذ سے قبل انہیں عوام کی تنقید کے لئے شایع کردیا جائےگا ۔ بعض دوسرے اعتبارات سے بھی ہمارا نظام محاصل از سر نو تنظیم کا محتاج ہے ۔ اسی طرح مقامی محاصل پر توجہ کی ضرورت ہے تا کہ مقامی سرگرمیوں کے لئے زائد وسائل مہیا ہوسکیں ۔

روایتی طریقه میں تبدیلی

موازنہ سنہ ١٣٥٦ ف میں محاصل اور سرمایہ کے مابین خرچ کی تقسیم اور اخراجات سرمایہ کی مالیاتی سبیل کے روایتی طریقہ میں ایک اہم تبدیلی کی گئی ہے ۔ ماقبل ہندوستان کی طرح اس معاملہ میں حیدرآباد بھی محتاط پالیسی پر عمل پیرا رہا ہے لیکن معاشی ترقی کے سلسلے میں جو کثیر اخراجات پیش نظر ہیں ان کے لحاظ سے اس پالیسی میں اب ترمیم ضروری ہو گئی ہے ۔ چنانچہ حکومت سرکارعالی نے تصفیہ کیا ہے کہ ان تمام اخراجات کا بار جو مادی اور مستقل نوعیت کے اثاثوں کی تخلیق کے لئے عائد ہوں سرمایہ پر ڈالا جائے بشرطیکہ یہ اثاثے ایسے ہوں جن سے ملک کی قوت پیداآوری میں بالواسط یا بلا واسطہ طور پر اضافہ ہونا ہو ۔ اس کے علاوہ سرمایہ میں محسوب شدنی تمام اخراجات کی پابجائی کے لئے قرضہ سے حاصل شدہ رقم استعمال کی جاسکے گی ۔

اندازہ موازنہ سنہ ١٣٥٦ ف (١٩٤٦-٤٧ ع)

آمدنی

گزشتہ سال کے مرممہ تخمینہ (٢٠٦٢،٢٨) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں اندازہ آمدنی (٢٠٥٧،٦٣) لاکھ روپیہ ہے ۔ (٤،٦٣) لاکھ روپیہ کی کمی مختلف ابواب میں کمی بیشی کے سبب ہوئی ہے ۔

خرچ

سنہ ١٣٥٥ ف (١٩٤٦-٤٧ ع) کے مرممہ تخمینہ (١٦٠٠،٨٢) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں موازنہ سنہ ١٣٥٦ ف (١٩٤٦-٤٧ ع) میں جملہ (١٩٧٩،١٢) لاکھ روپیہ کے خرچ کی گنجائش رکھی گئی ہے جن کے منجملہ (٢٠٠،١٩) لاکھ روپیہ توسیع تعلیم وطبی خدمات اور زرعی ترقی وغیرہ سے متعلق جدید ابواب خرچ کے لئے ہیں ۔ تجویز یہ ہے کہ اس خرچ کے منجملہ (١٨٩٢،٠٤) لاکھ روپیہ کی پابجائی محاصل جاریہ سے کی جائے اور ماباقی (٨٧،٠٨) لاکھ روپیہ کی پابجائی محفوظ قحط (Famine Insurance Fund) (٥٣،٣٧ لاکھ) ، محفوظ صنعتی (Industrial Trust Fund) (٨،٠٧ لاکھ)، روڈ فنڈ (Road Fund) (٥،٠٠ لاکھ) اور غیر سوخت شدنی گنجائشوں کی بچت (٢٠،٥٤ لاکھ) سے کی جائے ۔ اس طرح خالص فاضل آمدنی کا اندازہ (١٦٥،٦٠) لاکھ روپیہ ہے ۔

زاید گنجائشیں

تعلیمات کے لئے (٢٠٨،٩٧) لاکھ روپیہ امکنہ و رسل و رسائل کے لئے (١٣٦،٩٣) لاکھ روپیہ طبابت و صحت عامہ کے لئے (٨١،٠٠) لاکھ روپیہ اور صفائی و آرائش عامہ کے لئے (٦٢،٣٨) لاکھ روپیہ کی کثیر رقمی گنجائشوں کے علاوہ زراعت ، آبپاشی ، صنعت و حرفت وغیرہ جیسے مدات کے لئے کافی زائد رقوم مہیا کی گئی ہیں ۔ صفائی و آرائش عامہ کے تحت مجلس آرائش بلدہ کو غریب اور ادنی متوسط طبقات کے لئے نئے مکانات کی تعمیر کی غرض سے (٥،٠٠) لاکھ روپیہ کا قرضہ اور کارہائے آبرسانی بلدہ کی نئی تعمیر کے لئے (٦،٠٠) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے ۔ اس کے علاوہ موازنہ میں سررشتہ کندیدگی باولیات کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے (٣،٠٠) لاکھ روپیہ کی رقم شریک ہے ۔

موازنہ بیک نظر

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

ابواب	حقیقی				اندازہ موازنہ	مرمہ تخمینہ	اندازہ موازنہ
	سنہ ۱۳۵۱	سنہ ۱۳۵۲	سنہ ۱۳۵۳	سنہ ۱۳۵۴	سنہ ۱۳۵۵	سنہ ۱۳۵۵	سنہ ۱۳۵۶
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
جملہ آمدنی ابواب سرکاری	۹۵۳,۸۷	۱۱۹۸,۹۹	۱۶۳۶,۰۸	۱۸۲۸,۱۸	۱۵۸۲,۴۳	۲۰۶۲,۲۸	۲۰۵۷,۶۴
جملہ خرچ ابواب سرکاری	۱۰۵۲,۳۵	۱۱۶۷,۵۲	۱۲۲۱,۴۶	۱۴۳۳,۲۶	۱۷۲۰,۴۰	۱۶۰۰,۸۲	۱۹۷۹,۱۲
خرچ عایدشدنی بہ فنڈ و محفوظات	۱۶۶,۴۰	۳۴,۵۵	۹,۲۹	۸۵,۷۳	۱۷۱,۳۰	۷۱,۱۲	۸۷,۰۸
خالص خرچ ابواب سرکاری جس کا بار محاصل پر عاید کیا گیا	۸۹۵,۹۵	۱۱۶۲,۹۸	۱۲۱۲,۱۷	۱۳۴۷,۵۳	۱۵۴۹,۱۰	۱۵۲۹,۷۰	۱۸۹۲,۰۴
واصلات آمدنی	۵۷,۹۲	۳۶,۰۱	۴۳۳,۹۱	۴۸۰,۶۵	۳۳,۳۳	۵۳۲,۵۸	۱۶۵,۶۰
اخراجات سرمایہ	۴۳,۵۸	۳۰,۴۴	۲۵,۶۲	۴۱,۰۳	۲۲۱,۰۵	۲۰۲,۰۴	۶۸۹,۲۶

تعلیمات

گزشتہ سالوں کی طرح گنجائش موازنہ کے تعین میں تعلیم کو ترجیح دینے کی ضرورت پوری طرح محسوس کی گئی ہے۔ چونکہ گزشتہ سال کی نافذ شدہ اسکیموں کا پورا اثر سنہ ۱۳۵۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں محسوس ہوگا اس لئے ان کے مکمل نفاذ کے لئے سنہ ۱۳۵۶ف میں کثیر رقمی گنجائشیں مہیا کی گئی ہیں۔ جملہ گنجائش (۳۰۱,۷۶) لاکھ روپیہ کی ہے۔ چونکہ سررشتہ تعلیمات کے لئے بعض اسکیموں کو اواخر سنہ ۱۳۵۶ف میں شروع ہونے والے سال تعلیمی سے قبل نافذ کرنا مشکل ہوگا اس لئے جملہ (۴۲,۷۹) لاکھ روپیہ کی یکمشت منہائی کردی گئی ہے جس سے گنجائش (۲۵۸,۸۷) لاکھ روپیہ تک گھٹ گئی ہے۔ لیکن سررشتہ کو اس کی آزادی رہے گی کہ بشرط امکان سال زیر بحث کے پروگرام میں شامل کی ہوئی اسکیموں پر پورے (۳۰۱,۷۶) لاکھ روپیہ صرف کرے۔ ابواب خرچ میں ایک جدید اور اہم چیز جس کا تذکرہ ضروری ہے ابتدائی تعلیم ہے۔ بعض منتخب علاقوں میں ابتدائی جبری تعلیم کے نفاذ کے لئے (۱۰,۰۰) لاکھ روپیہ شریک ہیں۔

اس کے علاوہ موازنہ سنہ ۱۳۴۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں بیرون ملک کے وظائف تعلیمی کے لئے سال گزشتہ کے (۱۵,۰۰) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں جملہ (۴۵,۰۰) لاکھ روپیہ شریک ہیں۔ گنجائش وظائف تعلیمی سے سنہ ۱۳۵۵ف میں پورے طور پر استفادہ نہیں کیا جاسکا کیونکہ طلباء کو بیرونی جامعات میں داخلہ اور جہازوں میں جگہ نہ مل سکی۔ موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف (۴۷-۱۹۴۶ع) میں ان تمام منظورہ وظائف اور ڈپوٹیشن کے علاوہ مزید (۲,۰۰) وظائف اور ڈپوٹیشنس کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ زراعت و علاج حیوانات کے کالجوں کے لئے بھی موازنہ میں (۳,۰۰) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے۔

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے موازنہ سنہ ۱۳۵۶ف میں مزید رقمی گنجائشیں۔

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

سررشتہ		
مالگزاری	(۱) بہبودی پست اقوام	۳٫۰۰
جنگلات	(۲) افزائش صحرا	۱٫۹۷
تعلیمات	(۳) ابتدائی و ثانوی مدارس کا قیام اور تنظیم	۱۷٫۲۲
	(۴) لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے صنعتی اور فنی مدارس کا قیام اور تنظیم	۱۷٫۳۷
	(۵) تعلیم بالغان	۴٫۰۰
	(۶) جبری ابتدائی تعلیم	۱۰٫۰۰
	(۷) وظائف تعلیمی	۳۰٫۰۰
	(۸) جامعہ عثمانیہ اور دیگر کلیہ جات میں توسیع	۹٫۰۴
	(۹) استادوں اور استانیوں کی تربیت	۳٫۰۴
طبابت و صحت عامہ	(۱۰) شفا خانہ جات اضلاع میں جذام کے مراکز ..	۲٫۱۱
	(۱۱) کان، ناک اور حلق کے جدید شفا خانے	۲٫۰۰
	(۱۲) شفاخانوں میں نرسوں اور وارڈ بوائز وغیرہ کی تعداد میں اضافہ	۴٫۰۰
زراعت	(۱۳) اجتماعی کاشت کے لئے ٹریکٹرز کی خریداری	۹٫۲۳
صنعت و حرفت	(۱۴) شعبہ صنعتی انجنیری کے لئے رقمی گنجائش اور دیہی صنعتی ترقی مراکز وغیرہ کی توسیع	۲٫۰۰
	(۱۵) دستی پارچہ بافی	۱۹٫۳۵
معدنیات	(۱۶) کان کنی طلا	۲۵٫۰۰
تعمیرات	(۱۷) کارہائے آبپاشی تنگبھدرا	۱۳۲٫۱۴
	(۱۸) راجولی بنڈہ اینی کٹ پراجکٹ	۳۰٫۰۰
	(۱۹) سڑکوں کی تعمیر	۶۴٫۶۰
	(۲۰) برقابی اسکیم نظام ساگر	۳۹٫۰۰
	(۲۱) کارہائے آبرسانی بلدہ کی تعمیر جدید	۶٫۰۰
تنظیم ما بعد جنگ	(۲۲) اسکیم ترقیات وادی گوداوری	۱۴۵٫۷۸
ریلوے	(۲۳) تعمیر ریلوے	۱۰۶٫۰۴
حکومت مقامی	(۲۴) مقامی مجالس کے تحت قصبات اور شہروں کی آرائش ..	۲۵٫۰۰

طبابت و صحت عامہ

فنی عملہ کی قلت، نئی عمارتوں کی تعمیر میں دشواریوں توسیع سررشتہ کے اغراض کے لئے کلیہ طبیہ عثمانیہ سے کامیاب ہونے والے ڈاکٹروں اور نرسوں کی نسبتاً کم تعداد اور اسٹورز اور دیگر سازوسامان کی فراہمی میں دقتوں کے باعث سررشتہ طبابت و صحت عامہ کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔ ان مشکلات کے آئندہ سال بھی قائم رہنے کا امکان ہے گو یہ ممکن ہے کہ ان میں کسی قدر کمی ہوجائے۔ موازنہ میں ان تمام اسکیموں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے جو سنہ ۱۳۵۵ف میں شروع نہ کی جاسکیں یا نامکمل رہ گئی ہیں۔ ان کے علاوہ چند دوسری پسندیدہ اغراض مثلاً زائد دیہی دواخانوں کے قیام، مختلف شفاخانوں میں عملہ

کی تعداد اور مقیم مریضوں کے لئے گنجائش میں اضافہ، اضلاع پر جذام کے مراکز، کان ناک اور حلق کے نئے شفاخانوں اور انسداد امراض متعدی کےلئے زائد سہولتوں کی فراہمی کےلئے رقم بھی شریک ہیں۔ سررشتہ کے پاس چند دوسری اسکیمیں بھی ہیں۔ لیکن یہ ابھی اتنی مکمل نہیں ہوئی ہیں کہ ان کو موازنہ میں شریک کیا جاسکے۔ اگر دوران سال میں کافی ترقی کرلی جائے تو فراہمی گنجائش کےلئے خاص طور پر کارروائی کی جائے گی تا کہ ان کے نفاذ میں دیر نہ ہو۔

قومی تعمیری سرگرمیوں پر اخراجات کی رفتار

(۱۳۴۸ - ۱۳۵۶ف)

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

ابواب	سنہ ۱۳۴۸ف فصلی		سنہ ۱۳۵۶ فصلی		حقیقی خرچ سنہ ۱۳۴۸ف پر فیصد اضافہ
	خرچ	فیصد تناسب بہ آمدنی	خرچ	فیصد تناسب بہ آمدنی	
تعلیمات	۶۳,۹۵	۱۰,۲۷	۲۵۸,۹۷	۱۲,۵۸	۱۷۵,۶۴
طبابت و صحت عامہ	۳ ,۸۸	۳,۳۷	۸۱,۰۰	۳,۹۴	۱۶۲,۳۰
زراعت	۷,۶۷	,۸۳	۲۴,۵۸	۱,۱۹	۲۲۰,۴۶
علاج حیوانات	۵,۲۸	,۵۷	۱۸,۸۰	,۹۱	۲۵۶,۰۶
امداد باہمی	۴,۶۷	,۵۱	۱۱,۴۵	,۵۵	۱۴۵,۱۸
صفائی و آرائش عامہ	۲۸,۰۵	۳,۶۶	۶۲,۳۸	۳,۰۳	۱۲۲,۳۸
ابنیہ و شوارع	۷۷,۳۷	۸,۴۵	۱۳۶,۹۳	۶,۶۵	۷۶,۹۸
آبپاشی	۱۴,۶۴	۱,۶۰	۳۷,۵۰	۱,۸۲	۱۵۶,۱۴
صنعت و حرفت	۳,۹۲	,۴۲	۴۵,۲۲	۲,۱۹	۱۰۵۳,۵۷
قحط	۱۴,۴۴	۱,۵۷	۵۳,۳۷	۲,۵۹	۲۶۹,۵۹
	۲۸۰,۸۷	۳۱,۲۵	۷۳۰,۰۴	۳۵,۴۵	۱۵۹,۹۸

زراعت و علاج حیوانات

(۱۵) ٹریکٹروں کی خریدی اور دوسرے متعلقہ متوالی اخراجات کےلئے (۹,۱۳) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے۔ سررشتہ علاج حیوانات نے نسبتاً اچھی ترقی کی ہے اور افزائش نسل مویشیاں اور بھیڑوں کی پرورش وغیرہ سے متعلق کافی اسکیمیں شروع کرچکا ہے جو سررشتہ کے ما بعد جنگ منصوبوں کے ضمن میں منظور ہوئی تھیں۔

اخراجات سرمایہ

سنہ ۱۳۵۵ف کی گنجائش رقمی (۲۲۱,۰۵) لاکھ روپیہ کے مقابلہ میں (۶۸۹,۲۶) لاکھ روپیہ کے ابواب شریک ہیں۔ لیکن حقیقی خرچ (۵۰۰,۰۰) لاکھ روپیہ سے زیادہ ہونے کی توقع نہیں ہے۔ اہم ابواب یہ ہیں۔ تعمیر ریلوے (۱۰۶,۰۴) لاکھ روپے، کارہائے آبپاشی (۱۸۱,۵۰) لاکھ روپیہ جس کے منجملہ (۱۴۲,۱۴) لاکھ روپیہ تنگبھدرا پراجکٹ کےلئے مخصوص ہیں) برقابی اسکیم نظام ساگر (۳۹,۰۰ لاکھ روپیہ)، سڑکوں کی تعمیر (۶۴,۶۰ لاکھ روپیہ) کارہائے ترقیات تحت مجلس مقامی (۲۵,۰۰) لاکھ روپیہ اسکیم ترقیات وادی گوداوری (۱۴۵,۷۸ لاکھ روپیہ)، اور کارہائے سیول (۹۵,۷۴ لاکھ روپیہ)۔

ترقیات کی منصوبہ بندی

گزشتہ سالوں میں منصوبہ بندی کے کام میں کافی ترقی ہوئی اور بہت سی اسکیمیں نفاذ کے لئے سررشتہ جات متعلقہ کے سپرد کردی گئیں۔ سنہ ۱۳۵۵ف زیادہ تر اس

کام کےلئے وقف رہا کہ جہاں جہاں ضرورت تھی تفصیلی منصوبے تیار کئے جائیں اور جو منصوبے کافی ترقی کرچکے ہیں انہیں روبہ عمل لایا جائے۔ زرعی ترقیات کےلئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جو زرعی تحقیقات فصلوں کی اصلاح، باغبانی، مظاہرات، نشر و اشاعت، تعلیم، خشک زراعت، پشتہ بندی، نکاسی وغیرہ جیسے مسائل سے متعلق ہے۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ مستقبل قریب میں مکمل ہوجائےگا۔ لیکن اس کا اندیشہ ہے کہ اس کے نفاذ کا کام اس وقت تک زیادہ آگے نہ بڑھ سکےگا جب تک کہ تربیت یافتہ لوگ فراہم نہ ہو جائیں۔

طبابت وصحت عامہ کی توسیع کے منصوبوں پر بھور کمیٹی (Bhore Committee) کی بوٹ کی روشنی میں نظر ثانی کی جارہی ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم (جس میں فنی تعلیم بھی شامل ہے) کی توسیع کےلئے ایک سات سالہ اسکیم منظور کی جاچکی ہے اور سررشتہ تعلیمات نے وافر رقمی گنجائشوں کی مدد سے ان کا آغاز کردیا ہے۔ ابتائی جبری تعلیم کے نفاذ کےلئے ایک قانون منظور ہوچکا ہے اور آیندہ سال بعض علاقوں میں اسے شروع کرنے کا قصد ہے۔

رسل و رسائل

سڑکوں کے پروگرام کے تخمینے (رقمی ۳۳٫۳۲ کروڑ روپیہ) تیار کئے جاچکے ہیں اور پہلے ۵ سال کےلئے تقدیم کا خاکہ تیار کیا جارہا ہے۔ سررشتہ تعمیرات نے کام شروع کردیا ہے اور موازنہ میں مناسب رقمی گنجائش مہیا کی گئی ہے جو لازماً تعمیر کےلئے قابل حصول فنی انتظامات کی استعداد کے تابع ہوگی۔ شہروں میں مکانوں کی تعمیر کےلئے ایک دس سالہ پروگرام (رقمی ۱۰٫۰۰ کروڑ روپیہ) اور دیہاتوں میں اسی غرض کےلئے ایک پانچ سالہ پروگرام زیر غور ہے۔

صنعتی ترقی

صنعتوں کی منصوبہ بندی اور صنعتی اسکیموں کے نفاذ کے سلسلہ میں کافی ترقی کی جاچکی ہے۔ گھریلو صنعتوں مثلاً دستی پارچہ بافی، موزہ بافی، مرغبانی، روغن سازی، نمک سازی، "تسرسلک"، افزائش بط، دباغت وغیرہ کی توسیع کےلئے اسکیمیں تیار کی جاچکی ہیں جن میں سے بیشتر سررشتہ جات متعلقہ کےحوالے کردی گئی ہیں اور وہ کارروائی کررہے ہیں۔ دستی پارچہ بافی کی اسکیم قطعی طور پر منظور ہوچکی ہے۔

سوتی پارچہ بافی کے تین مراکز قایم کرنے کےلئے کارروائی کی جارہی ہے۔ ان میں (۷۰٫۰۰۰) تکلے ہوں گے مشینوں کی بہمرسانی کےلئے فرمائش کی جاچکی ہے۔ اپنی ضروریات اور قابل حصول اشیاے خام کے مدنظر ہمیں کم از کم تین یا چار مزید مراکز کی ضرورت ہے اور اس پہلو پر غور کیا جارہا ہے۔ جہاں تک مصنوعی ریشم کے کارخانے کا تعلق ہے ایک خانگی کمپنی (Acetate Process) کے اصول پر کام کرنے کےلئے مشنری وغیرہ کی فرمائش کرچکی ہے۔ توقع ہے کہ یہ کارخانہ دوسال میں چالو ہوجائےگا۔ ایک دوسری خانگی کمپنی مصنوعی ریشم کا ایک اور کارخانہ (Viscose process) کے اصول پر قایم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

تختہ سلک محفوظات بر ختم سنہ ۱۳۵۶ ف
(اعداد لاکھ روپیہ کوظاہر کرتے ہیں)

نام محفوظ	مقدار سلک
۱۔ محفوظ ترقیات مابعد جنگ	۳۷۶۹٫۵۸
۲۔ محفوظ برائے تحفظ قیمت تمسکات	۲۳۱٫۷۹
۳۔ محفوظ برائے استقامت سکہ عثمانیہ	۳۰۰٫۰۰
۴۔ محفوظ قحط	۲۴۸٫۶۸
۵۔ محفوظ برائے انفکاک قرضہ	۵۸۲٫۲۳
۶۔ محفوظ اماتی	۲۳۵٫۶۰

کارخانہ شکر سازی کی توسیع کا کام شروع کردیا گیا ہے اور مشنری کےلئے فرمائش کی جاچکی ہے۔ اسی طرح کارخانہ کاغذ سازی سرپور میں توسیع کی جارہی ہے تاکہ اخباری کاغذ تیار کیا جاسکے۔ یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اقدام ہوگا۔ نائٹروجنی کھاد کی تیاری کےلئے بھی ایک اسکیم مرتب کی جارہی ہے۔

قوت محرکہ

برقابی اور آبپاشی کی اسکیموں میں سے برقابی اسکیم نظام ساگر اور تنگبھدرا ، مانیر اور ڈنڈی کی آبپاشی کی اسکیمیں شروع کی جاچکی ہیں۔ وادی گوداوری میں حراری مشنری سے متعلق اسکیم بھی کافی آگے بڑھ چکی ہے اور قوت پیدا کرنے والی مشنری کے لئے فرمائش کی جاچکی ہے۔

اسکیم وادی گوداوری

جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے وادی گوداوری کے رقبہ کو خام اشیاء ، بہم رسانی آب اور کوئلے کی کانوں سے قربت کی بناء پر حیدرآباد کے تعمیری منصوبوں میں بے مثل آسانیاں حاصل ہیں ۔ اس لئے اس کی ترقیات کے لئے موازنہ میں (۱۳۵،۷۸) لاکھ روپیہ کی گنجائش شریک ہے ۔ سنہ ۱۳۵۵ ف میں حراری مشنری ، روغن سازی کی مشنری اور کاسٹک سوڈا کے کارخانے سے متعلق پیشگی ادائیوں کے لئے اور اس رقبہ میں ابتدائی پیمائشات وغیرہ کی غرض سے (۲،۰۰) لاکھ روپیہ منظور کئے گئے تھے ۔ انگلستان کے کارخانوں کو حراری مشنری کے لئے (۳،۵۳،۲۷۵) پونڈ کی فرمائش دی جاچکی ہے ۔ توقع ہے کہ سنہ ۱۹۴۸ء کے وسط سے یہ مشنری کام شروع کردے گی ۔ اس رقبہ کے لئے زرعی تحقیقاتی اسکیم بھی ، جس کی لاگت (۲۳،۰۰) لاکھ روپیہ ہوتی ہے ، منظور کی جاچکی ہے ۔ ترقیات کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے ایک وسیع الاقتدار "اتھارٹی" (Authority) کا قیام عمل میں آچکا ہے اور امید ہے کہ سنہ ۱۳۵۶ ف اور سنین مابعد میں اس جانب نمایاں ترقی ہوگی ۔

صنعتی و فنی ادارہ

حکومت حیدرآباد نے ترقیات کے لئے جو حوصلہ مندانہ پروگرام تیار کیا ہے اس کو عاجلانہ طور پر روبہ عمل لانے میں جو دشواریاں حائل ہیں اون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنریبل نواب زاہد جنگ بہادر نے معاشی ترقی اور تعلیمی و سماجی خدمات کے سلسلے میں خاکہ سازی (Designing) انتظام اور نگرانی کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی قلت کا خاص طور پر ذکر کیا ۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ دوسری رکاوٹ نفع آور ساز و سامان کی المناک قلت اور ہندوستان جیسے پس افتادہ ملک کے کثیر مطالبات کو پورا کرنے کے لئے امریکہ اور انگلستان کے کانوں کی معذوری ہے ۔ اس سلسلے میں صدر المہام فینانس نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت ان دونوں امور کا ضروری انتظام کررہی ہے ۔ اس نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ تجربہ کار انجنیروں ، ماہرین معاشیات اور منصوبہ سازوں پرمشتمل ایک صنعتی و فنی ادارہ قایم کیا جائے ۔ اس ادارہ کا کام یہ ہوگا کہ فنی اور صنعتی اسکیمیں تیار کرے اور اون کی جانچ کرے ۔ یہ ادارہ حکومت اور ایسے خانگی صناعوں کو جو صنعتوں کے قیام کے خواہشمند ہوں اور اس کی اہلیت بھی رکھتے ہوں مشورہ دے گا اور ابنائے ملک کی عام فلاح و بہبود کی اسکیمیں تیار کرنے اور ان کے متعلق مشورہ دینے کا بھی مجاز ہوگا ۔ جہاں تک نوجوانوں کی اعلی تربیت کا تعلق ہے حکومت سرکارعالی منتخبہ اشخاص کو بیرونی ممالک میں ٹریننگ کے لئے بھیجنے کے معاملہ میں پورا حصہ لے رہی ہے

نفع آور ساز و سامان کی قلت کے متعلق صدر المہام بہادر فینانس نے فرمایا کہ اس معاملہ میں حیدرآباد بالکلیہ ناکام نہیں رہا ہے ۔ ضروری سامان کے لئے فرمائشیں کی جاچکی ہیں اور مناسب تواریخ پر اس کی وصولی کی توقع ہے حیدرآباد کا صنعتی وفد جو اس وقت سلطنت متحدہ و ممالک متحدہ امریکہ کا دورہ کررہا ہے ، وہاں کے صناعوں سے روابط پیدا کرکے ان کی امداد حاصل کررہا ہے اور تعلقات استوار کررہا ہے ۔ ایسے تکلوں کا ایک ایسا ذریعہ معلوم کرنے میں کامیابی ہوگئی ہے جہاں ان کے غیرمعمولی طور پر قلیل مدت میں بہم پہونچائے جانے کا امکان ہے ۔ اس کے علاوہ لوہے اور فولاد کی پیداوار کے متعلق حیدرآباد کی اسکیم کے سلسلے میں ایک مصروف کمپنی کی فنی امداد بھی انہوں نے حاصل کرلی ہے۔ چنانچہ تین ماہرین حیدرآباد آرہے ہیں تاکہ پراجکٹ کی جانچ کرکے اس کے معاشی

مالیاتی اور فنی پہلوؤں کے متعلق رپورٹ پیش کریں ۔ وفد نے کھاد کی تیاری کی ایک اسکیم کو مکمل کرنے میں بھی کافی ترقی کرلی ہے ۔

نواب صدر المہام بہادر فینانس نے صورت حال کو اجمالی طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ " ہمارا موقف مشکل نہیں ہے بشرطیکہ ہم اپنے نظام محصولات کی اصلاح اور تنظیم کرلیں ۔ حکومت سرکارعالی نے تہیہ کرلیا ہے کہ کسی ایسی پسندیدہ سرگرمی کی راہ میں ، جس کےلئے ضروری عملہ اور ساز وسامان موجود ہے، رقمی مشکلات حائل نہ ہونے پائیں ۔ البتہ پروگرام میں تقدیم و تاخیر کا لحاظ ضروری ہوگا تاکہ پہلے انہی امور کی طرف توجہ کی جائے جنہیں درحقیقت اولیت حاصل ہے ۔ "

نگرانی براجرائی سرمایہ

اجرائی سرمایہ پر نگرانی کےلئے جو دستور العمل چار سال قبل نافذ کیا گیا تھا وہ ابھی تک نافذ ہے ۔ سنہ ۱۳۵۲ف سے سنہ ۱۳۵۵ف تک جملہ (۲۴۷,۰۰) لاکھ روپیہ کے سرمایہ کےلئے ۱۳۲ درخواستیں وصول ہوئیں جن کے منجملہ ۹۷ کمپنیوں کو (۱۲۰۳,۰۰) لاکھ روپیہ کے سرمایہ کی اجرائی کی اجازت دی گئی اور باقی کو اجازت دینے سے انکار کردیا گیا ۔ سنہ ۱۳۵۵ف میں پالیسی نرم کردی گئی اور ۶۴ وصول شدہ درخواستوں کے منجملہ ۳۸ درخواستیں ، جن کے سرمایہ کی مقدار (۳۳۳,۰۰) لاکھ روپیہ ہوتی ہے، قبول کرلی گئی ہیں ۔ اب (۱,۰۰) لاکھ روپیہ سے کم سرمایہ کی جدید اجرائی مختص اجازت کے بغیر عمل میں آسکتی ہے اور اس مد میں مزید وسعت کا سوال زیر غور ہے ۔ منصوبہ بندی کےلئے یہ لازمی ہے کہ سرمایہ کاریوں پر نگرانی قایم رہے تاکہ اس امر کا تیقن حاصل رہے کہ محصلہ وسائل بہترین قومی مفاد ہی پر استعمال ہورہے ہیں ۔ اگر نگرانی نہ رہے تو نہ صرف وسائل کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے بلکہ یہ حقیقی اور بڑا خطرہ بھی لاحق ہے کہ ترقی یکطرفہ نہ رہ جائے ۔ اسی بنا پر اجرائی سرمایہ پرنگرانی قایم رہے گی لیکن اب اس کا نفاذ زیادہ ترانسداد افراط زرکی غرض سے نہ ہوگا بلکہ قومی وسائل کے صحیح اور متوازن استعمال کے لئے ہوگا ۔

سکہ قرطاس

جیسا کہ اعداد ذیل سے واضح ہوگا سنہ ۱۳۵۵ف میں سکہ قرطاس زیر گشت میں نمایاں اضافہ ہوا ۔

سال	خالص زیر گشت نوٹوں کی قیمت (لاکھ روپیہ میں)
سنہ ۱۳۴۸ف	۱۴۳۸,۰۰
سنہ ۱۳۵۲ف	۳۰۱۰,۰۰
سنہ ۱۳۵۳ف	۳۴۲۰,۰۰
سنہ ۱۳۵۴ف	۳۷۸٦,۰۰
سنہ ۱۳۵۵ف (امرداد)	۴٦۵۲,۰۰

اس مسئلہ پر غور کرتے وقت یہ واقعہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ برطانوی سکے کےلئے برطانوی ہند اورحیدرآباد کے مابین کوئی مضبوط حد فاصل نہیں ہے ۔ متفقہ انتظامات کے تحت سکہ کلدار حیدرآباد میں آزادی سے چلتا ہے اس پر کوئی پابندیاں عائد نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ امر بالکل قدرتی ہے کہ وہ سکہ جو تمام ہندوستان میں چلتا ہے اور بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے ہمارے مقامی سکے کے مقابلے میں زیادہ مقبول ہو جائے ۔ حکومت سرکارعالی نے دوران جنگ میں اپنی ساکھ کو بہت بلند کرلیا ہے اور اس بنا پر میرے خیال میں صورت حال حیدرآباد کے حق میں بہتر ہوتی جارہی ہے ۔ اس کا ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ مقامی سکہ ،کلدار سکہ کی جگہ لیتا جارہا ہے ۔ بعض دوسرے اہم اسباب بھی مثلاً برطانوی ہند میں اعلی مالیت کے نوٹوں کی تنسیخ سنہ ۱۳۵۵ف میں کثیر اضافہ کے ذمہ دار ہیں ۔

اعداد تجارت

سنہ ۱۳۵۵ف میں تجارت کے اعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے جس کا سبب کچھ تو مونگ پھلی، ارنڈی وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ ہے اور کچھ مقداروں میں بیشی ہے ۔ تجارت کے اعداد حسب ذیل ہیں ۔

(اعداد لاکھ روپیہ کو ظاہر کرتے ہیں)

سال	درآمدات	برآمدات	جملہ تجارت
سنہ ۱۳۴۸ف	۱۴۶۸٫۶۷	۱۳۵۸٫۰۷	۲۸۲۶٫۷۴
سنہ ۱۳۴۹ف	۱۶۶۰٫۵۳	۱۶۸۶٫۳۵	۳۳۴۶٫۸۸
سنہ ۱۳۵۰ف	۱۶۶۲٫۲۳	۱۷۷۰٫۷۹	۳۴۳۳٫۰۲
سنہ ۱۳۵۱ف	۱۷۳۷٫۶۹	۱۴۵۹٫۵۰	۳۱۹۷٫۱۹
سنہ ۱۳۵۲ف	۳۷۲۳٫۳۵	۱۸۵۰٫۱۷	۴۲۲۳٫۵۲
سنہ ۱۳۵۳ف	۲۶۷۴٫۸۹	۳۳۱۵٫۴۰	۵۹۹۰٫۲۹
سنہ ۱۳۵۴ف	۲۳۵۶٫۸۷	۳۳۲۵٫۰۰	۵۶۸۱٫۸۷
آذر سنہ ۱۳۵۴ف تا امرداد ۵۴ف	۱۸۳۳٫۰۰	۲۲۵۵٫۲۸	۴۰۸۸٫۸۸
آذر سنہ ۱۳۵۵ف تا امرداد ۵۵ف	۲۲۶۰٫۷۹	۲۴۴۷٫۰۵	۴۷۰۷٫۸۴

مندرجہ بالا اعداد سے واضح ہوگا کہ ماہ امرداد سنہ ۱۳۵۵ف تک برآمدات کی مالیت درآمدات کی مالیت سے بقدر (۱۸۶٫۲۶) لاکھ روپیہ زاید رہی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ سکے میں اضافہ ہو۔ سکہ کلدار کے متعلق برطانوی ہند اور حیدرآباد کے مابین کوئی حد فاصل نہ ہونے کی وجہ سے سکہ کلدار کے مبادلہ میں سکہ عثمانیہ دینے سے انکار یا شرح مبادلہ میں اضافہ کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ اول الذکر کی درآمد میں اضافہ ہو۔

سرمایہ کاری

سال کے پہلے گیارہ ماہ میں حکومت نے (۲۳۳۱٫۸۱) لاکھ روپیہ کے جدید تمسکات وغیرہ خریدے۔ یہ کثیر رقم وصولات قرضہ، محفوظ سکہ قرطاس کی تمسکات سے متعلق سلک اور عام سلک نقدی پر مشتمل تھی۔ اس رقم کے منجملہ (۱۹۰۰٫۳۳) لاکھ روپیہ حکومت ہند کے تمسکات میں لگائے گئے اور باقی مصروف کمپنیوں کے فروخت پذیر حصص میں۔ دوران سال میں (۵٫۰۰) لاکھ روپیہ کلدار کے بلا سودی تمسکات اور سنگارینی کالریز کے ۶ فیصد والے (۱۰٫۰۰) لاکھ روپیہ قیمت ناصیہ کے ڈبنچرز اصل قیمت پر نقد کرلیے گئے۔ محفوظ صنعتی کے تمسکات وغیرہ سے قطع نظر حکومت ہند کے تمسکات، فروخت پذیر حصص اور ڈبنچرز کی شکل میں لگی ہوئی حکومت سرکارعالی کی جملہ رقم کی مقدار جو ختم سنہ ۱۳۵۴ف پر (۶۰۵۷٫۲۶) لاکھ روپیہ تھی اب (۸۳۲۳٫۲۸) لاکھ روپیہ ہے۔

آنریبل نواب زاہد جنگ بہادر نے آخر میں فرمایا کہ :-
"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد مستقبل کا مقابلہ پورے اعتماد کے ساتھ کرسکتا ہے۔ اسے نفع آور ساز و سامان اور ضروری فنی قابلیت رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے اور اگر اس بارے میں وہ وسعت نظر کے ساتھ آگے بڑھے تو خوف یا خسارہ کا کوئی احتمال نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف نفع ہی نفع ہے۔ اس خصوص میں تنگی نظر کے معنی یہ ہوں گے کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دشوار اور کٹھن مسافت طے کرنی ہے۔ اسے اپنی خدمات کی ازسرنو تنظیم کرنی ہے کیونکہ یہی اس کی قومی پالیسی کے عمل درآمد کا ذریعہ ہیں۔ اسے قربانیوں کے لئے اور مفادات حاصلہ کے غیر ضروری لحاظ سے اجتناب کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اگر ہم میں اعتماد، حوصلہ، جدوجہد اورقربانیوں کا جذبہ موجود ہے تو ایک شاندار مستقبل حیدرآباد کا انتظار کر رہا ہے۔ صرف گرفت کی دیر ہے۔"

جنگی سپاہیوں کی واپسی

عظیم الشان کارنامہ

مختلف فوجی دستوں کے جو سپاہی اور افسر ممالک محروسہ کے باہر جنگی خدمات انجام دیکر واپس ہوئے ہیں ان کا معائنہ فرماتے ہوئے ہزهائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکار عالی نے فرمایا :- "حیدرآباد کے لئے یہ امر خاص مسرت کا باعث ہے کہ دنیا کی عظیم ترین جنگ کے سلسلہ میں اس کے ہر یونٹ نے قابل قدر کام کیا ۔،، ہزهائی نس نے اپنے سپاہیوں کی ستائش فرمائی کہ انہوں نے نہایت مشکل حالات میں شاندار کارنامے انجام دے اور ملک و مالک کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا ثبوت دیا ۔

فوجی دستوں کو مخاطب کرکے ہزهائی نس شہزادہ برار نے فرمایا :- جنگی خدمت کے لئے جب فوج باقاعدہ کے یونٹ ملک سے باہر روانہ ہوئے تو میں تمھیں خدا حافظ کہنے آیا تھا ۔ اور دوران جنگ میں بھی مختلف مقامات پر میں نے تمھارا معائنہ کیا ۔ آج جب لڑائی ختم ہونے پر تم وطن واپس آئے ہو تو میں اس لئے آیا ہوں کہ تم سب کے صحت و سلامتی سے واپس آنے پر اپنی دلی مسرت ظاہر کروں اور تم کو مبارک باد دوں ۔

توپوں کی تعداد میں دوگنا اضافہ

" اے بیاٹری ،، تقریباً ساڑھے پانچ سال ملک سے باہر رہ کر برما و جاوا کے میدان جنگ میں شرکت کا فخر حاصل کرچکی ہے اور نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد واپس آئی ہے یہ یونٹ جب باہر گیا تو اس میں فقط چار توپیں تھیں ۔ مگر ان کی تعداد بعد میں آٹھ معین ہوئی ۔ میدان جنگ کی خدمات کے مدنظر گورنمنٹ آف انڈیا نے اس پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ آیندہ کے لئے بھی یہ تعداد قائم رہے ۔

تنظیم جدید

" فرسٹ لانسرز جب ملک سے باہر گیا تو گھوڑوں کے بجائے جدید آلات حرب سے آراستہ ہوکر نئی تنظیم عمل میں آئی ۔ کچھ عرصہ بعد (Middle East) اور عدن میں قیام رہا ۔ عدن سے فلسطین جانا ہوا جہاں پٹرول کے " پائپ لائنس،، کی حفاظت کا کام سپرد ہوا ۔ ان ممالک سے ہندوستانی کی تمام افواج کے ساتھ یہ یونٹ بھی واپس آیا ہے ۔

جنگل کی لڑائی کی تربیت

" سکنڈ لانسرز ابتداءً میں کوئٹہ بھیجا گیا ۔ اور وہاں جدید آلات حرب سے آراستہ ہوا ۔ اس کے بعد رسالپور میں نصف (Mechanized) اور نصف سواروں کی حیثیت سے جدید تنظیم کی گئی ۔ جنگل کی لڑائی کی خاص تربیت کھنڈوا میں حاصل کرنے کے بعد قبرص (Cyprus) جانے کا حکم ملا جہاں ایک سال عمدہ خدمت انجام دیکر یہ یونٹ واپس ہوا ہے ۔

غیر متزلزل وفاداری

" فرسٹ بٹالین لڑائی کے شروع ہوتے ہی ملایا بھیجی گئی اور وہاں جاپانیوں کے حملہ کے وقت بہادر جوانوں نے دشمن کے مقابلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی ۔ لیکن جب حالات نے مجبور کیا اور بالادست افسروں نے ہتیار رکھ دینے کا حکم دیا اس وقت یہ یونٹ دشمن کے ہاتھمیں گرفتار ہوا ۔ اور اس گرفتاری کے زمانہ میں بھی ہر قسم کی تکلیف کو صبر اور استقلال سے برداشت کرکے ملک ومالک سے پوری وفا داری کا ثبوت دیا جس کی تمام دنیا گواہ ہے ۔ چنانچہ جاپانیوں کی طرف حیدرآباد کا ایک سپاہی بھی نہیں گیا اور انصاری نے جس بہادری سے جان دی اس کا تذکرہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا ۔



ہز ہائی نس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم افواج سرکارعالی ان دستوں کے پریڈ کے موقع پر سلامی لے رہے ہیں
جو سمندر پار جنگی خدمات انجام دے کر ریاست کو واپس ہوئے ہیں۔
(فوٹو راجہ دین دیال)



ہز ہائی نس شہزادہ برار اپنے دونوں شہزادگان بلند اقبال (دائیں جانب)
شہزادہ نواب مکرم جاہ بہادر اور (بائیں جانب) شہزادہ نواب مفخم جاہ بہادر



اس تصویر میں (جو پریڈ کے بعد لی گئی تھی) ہز ہائی نس شہزادۂ برار مختلف یونٹوں کے افسروں کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔
(فوٹو راجہ دین دیال)



ہز ہائنس شہزادہ برار ریاستی فوج کے ان دستوں کے ساتھ استادہ ہیں جو سمندر پار خدمات انجام دے کر واپس ہوئے ہیں۔

پیام شاہانہ

" سکنڈ بٹالین سنہ ۱۹۴۰ء میں ملک کے باہر گئی اور کچھ عرصہ بعد عراق اور ایران میں قیام رہا ۔ اس یونٹ کے کام کی بہت تعریف ہوئی اور حضرت اقدس و اعلیٰ نے خاص طور پر مبارک باد کا پیام سرفراز فرمایا ۔

" تھرڈ بٹالین ہندوستان میں مختلف مقامات پرحفاظتی خدمات قابل قدرطور پر انجام دیتی رہی اور(Southsrn Army) کے کمانڈر نے اس یونٹ کے کام کی تعریف کی ۔

قابل قدر کام

" حیدرآباد کےلئے یہ امر خاص مسرت کا باعث ہے کہ دنیا کی عظیم ترین جنگ کے سلسلہ میں اس کے ہر یونٹ نے قابل قدر کام کیا ، ہر قسم کی سختی ہمت سے برداشت کی اور میدان جنگ میں شجاعت اور استقلال کے جوہر دکھائے ۔ تمہارے سود و بہبود میں شاہانہ دلچسپی پر تم سب کو فخر کرنا چاہئے اور حیدرآباد کا ہر فرد بشر اس پر مسرور ہے کہ تم نے شیطانی قوتوں کے خلاف کامیابی حاصل کی اور اب تم فتح و نصرت کا وہ ثمرہ پاؤگے جس کے تم حق دار ہو۔

"ہم ان کو نہیں بھلا سکتے.."

" مجھے اب ان لوگوں کی یاد دلانا ہے جنہوں نے ملک و مالک کی خاطر اپنی جان دی اور واپس وطن نہ آسکے ۔ ان کے اہل و عیال کی حفاظت ، پرورش ، تعلیم و تربیت حکومت اپنا فرض تصور کرتی ہے ۔ انہوں نے حلف وفاداری اٹھایا تھا اور مجھے ناز ہے کہ انہوں نے اس حلف کو پورا کیا ۔ زمانہ خواہ سیکڑوں کروٹیں بدلے ہم ان کو نہیں بھلا سکتے ۔ مجھے امید ہے کہ ان کی اولاد بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیگی اور اسی طرح نام پیدا کریگی ۔

بہادری کی موت

" یاد رکھو کہ اگر حلف وفا داری پر قائم ہو تو کوئی تم کو نہیں ہلا سکتا ۔ سپاہی کےلئے ایک ہی راستہ ہے وفاداری یا موت ۔ موت کا وقت ٹل نہیں سکتا خواہ میدان جنگ ہو یا آرام کا بستر ہو اور جب یہ صورت ہے تو سپاہی کیوں نہ بہادری کی موت کی عزت حاصل کرئے ۔ "

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

پربھنی

پربھنی کی سالانہ ضلع کانفرنس مسٹر غلام حیدر صوبہ دار اورنگ آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ اس میں مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جو مختلف مفادات کی نمایندگی کر رہے تھے اور ضلع کے تمام حصوں سے آئے تھے۔

اناج

اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں مسٹر غلام حیدر نے ضلع کے حالات پر اجناس خوردنی کے حصول اور تقسیم کے حوالہ خصوصی سے تبصرہ کیا اور فرمایا کہ اگر چہ جنگ ختم ہوکر ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے تا ہم حالات معمول پر واپس نہیں ہوئے ہیں ۔ انہوں نے تنبیہ کی کہ ہمیں مطمئن نہ ہونا چاہئے کیونکہ کامل سکون حاصل کرنے اور امن کی برکتوں سے مستفید ہونے سے پہلے ہمیں چند اور تکالیف برداشت کرنی ہونگی ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بیرونی ممالک سے درآمدات کی موقوفی کا ذکر کیا جس کی وجہ سے اشیاء ما یحتاج کی قلت ہوگئی تھی ۔ اس صورت حال سے فایدہ اٹھاتے ہوئے بعض خود غرض تاجروں اور بیوپاریوں نے نفع بازی شروع کردی ۔ اس غیر معاشرتی رجحان کو روکنے کے لئے حکومت نے نگرانی کے متعدد احکام نافذ کئے ۔

غذائی صورت حال

غذائی صورت حال کے متعلق صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ غذائی حدتک حیدرآباد بہ حیثیت مجموعی خود مکتفی ہے ۔ لیکن اجناس خوردنی کی قیمتوں پر موثر نگرانی قایم رکھنے کے لئے حکومت نے ان کے وافر ذخائر مہیا کرنے کا تصفیہ کیا اور اس مقصد کی پیش رفت میں لیوی اسکیم کا طریقہ نافذ کیا گیا ۔ لیوی کی شرح اور قیمتیں وغیرہ مناسب غور و خوض کے بعد اور مجلس مشاورت اغذیہ کے مشورہ سے مقرر کی گئیں ۔ صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ بعض مواضعات سے جانبداری اور لیوی کے غیر منصفانہ مطالبوں کی شکایتیں وصول ہوئی ہیں ۔ ان بدعنوانیوں کی ذمہ داری پنچ کمیٹیوں کے اراکین کے سوا کسی اور پر عاید نہیں ہوتی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض اطمینان بخش طور پر انجام نہیں دے رہے ہیں۔ مندوبین کو مخاطب کرکے انہوں نے فرمایا کہ یہ عوام کے نمایندوں کا مقدس فرض ہے کہ وہ اپنے متعلقہ مواضعات کے باشندوں کی صحیح رہنمائی کریں ۔

صوبہ دار صاحب نے مواضعات میں غلہ گوداموں کے قیام کا ذکر کیا اور ان فواید کی وضاحت کی جو ان گوداموں سے دیہاتیوں کو حاصل ہونگے ۔

مجالس مقامی

مقامی حکومت کے متعلق مسٹر غلام حیدر نے یہ امید ظاہر کی کہ نئے آئین کے تحت جو تعلقاتی کمیٹیاں قایم کیجانے والی ہیں وہ دیہی رقبوں میں صفائی اور آبرسانی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں گی ۔

آخر میں صوبہ دار صاحب نے تعلیم کی توسیع، صحت عامہ کی اصلاح اور قومی شاہراہوں کی تعمیر وغیرہ سے متعلق بعد جنگ اسکیموں کو عملی صورت دینے میں عوام کے تعاون کی ضرورت پر زور دیا ۔

ضلع کانفرنسوں کی افادیت

اس سے پہلے مسٹر سید علی اول تعلقدار نے مندوبین کا

خیر مقدم کرتے ہوئے ضلع کانفرنسوں کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ دیہاتیوں کو اس بات کاموقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ اپنی شکایتیں پیش کریں اور اپنی جائز ضروریات کی تکمیل کےلئے ضلع کے عہدہ داروں کی امداد طلب کریں - تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ نظم ونسق میں عوام کا اشتراک حاصل کرنے کےلئے حکومت نے ان کانفرنسوں کے انعقاد کےعلاوہ ہر سررشتہ میں ایک مشاورتی مجلس بھی تشکیل دی ہے - یہ مجالس مفید کام انجام دے رہی ہیں -

زمانہ جنگ کی پابندیاں جاری رہیں گی

جنگ کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جنگ کے زمانہ میں جو پابندیاں عاید کی گئی تھیں انہیں جاری رکھنا پڑا کیونکہ حالات کے معمول پر واپس ہونے کی توقع پوری نہیں ہوئی - اس کے برخلاف غذائی صورت حال ہمیشہ سے زیادہ نازک ہوگئی ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ بعض تاجروں اور بیوپاریوں میں نفع بازی کا رجحان ہے - تعلقدار صاحب نے ان احتیاطی تدابیر کا ذکر کیا جو ممالک محروسہ میں امکانی غذائی قلت سے بچاؤ کےلئے اختیار کی گئی ہیں - اسی طرح حکومت نے کپڑا اور دیگر اشیاء مایحتاج پر موثر نگرانی قایم کی ہے -

انجمن ہائے ترقیات

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ اتحادی اصول پر ہرتعلقہ میں ایک جمعیت ترقیات دیہی قایم کرکے ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے - اس جمعیت کی شاخیں ہر تعلقہ کے اہم مراکز پر کھولی گئی ہیں - اس کےعلاوہ ہرموضع میں ایک غلہ گودام اس غرض سے قائم کیا جارہا ہے کہ غلہ رکھنے کی مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں اور امداد باھمی کے اصول پر کاروبار انجام دیا جائے -

عوام کی تائید کےلئے اپیل

انہوں نے فرمایا کہ ضلع کا غذائی موقف بہت زیادہ امید افزا نہیں ہے ایک طرف ضلع کے چند علاقوں میں فصلیں متاثر ہوئی ہیں اور دوسری طرف جہاں فصلیں اچھی رہیں کاشتکاروں نے ذاتی منفعت کے جذبہ کے تحت غلہ چھپادیا تاکہ اسے چور بازار میں فروخت کریں - چور بازار کی سرگرمیوں کو روکنے کےلئے موثر تدابیر اختیار کی جارہی ہیں - اس کے علاوہ متاثرہ رقبوں میں غلہ کی ارزاں دوکانیں کھولی جارہی ہیں - امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد ایسی دوکانیں ضلع کے تمام حصوں میں قایم ہو جائیں گی - تعلقدار صاحب نے مندوبین سے اپیل کی کہ غذا اوردوسرے متعلقہ مسائل کو حل کرنے میں عہدہ داروں کا ھاتھ بٹائیں- انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاح و بہبود کے متعلق کسی اسکیم کو بھی عوام کی تائید اور اشتراک عمل کے بغیر کامیابی کے ساتھ روبہ عمل نہیں لایا جاسکتا -

کانفرنس کا پہلا اجلاس ختم ہونے سے پہلے تعلقدار صاحب نے ضلع کی رپورٹ کارگزاری سنہ ۱۳۵۴ف پڑھکر سنائی -

تعلیمی ترقی

تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئےانہوں نے فرمایا کہ ۲۶ امدادی مدرسوں کا نظم ونسق حکومت نے اپنے تحت لےلیاہے اور ۲۲ یک معلمی مدارس کو دو معلمی مدارس میں تبدیل کیا گیا ہے - اس ضلع میں پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کےلئے ایک امدادی مدرسہ اور ۶ سرکاری مدارس قایم ہیں جہاں ۳۹۹ طلباء تعلیم پاتے ہیں انجمن اساتذہ نے طلباء کے فائدہ کےلئے ایک گشتی کتب خانہ قایم کیا جو اردو اور مرھٹی کتابوں پر مشتمل ہے - اس سے ایک مفید مقصد کی تکمیل ہورہی ہے -

زرعی ترقی

محکمہ زراعت نے خود کاشتکاروں کی زمینات پر جوار کپاس اور مونگ پھلی کے ترقی یافتہ تخم پر تجربات کئے - مختلف مواقع پر زرعی مظاہروں کا انتظام کیا گیااوردیہاتیوں کو کاشت کے بہتر طریقہ بتائے گئے - "زیادہ غلہ اگاؤ" کی

مہم کے سلسلہ میں ۲۸۱ پلہ تخم گندم اور ۱۱۲ پلہ تخم جوار کاشتکاروں میں بطور تقاوی تقسیم کئے گئے ۔ کاشتکاروں کے بچوں کی تعلیم کا انتظام صدر مزرعہ پربھنی پر قایم رہا ۔ اور دوران سال میں دس طلباء نے تربیت حاصل کی ۔

تحریک امداد باہمی

ضلع میں تحریک امداد باہمی نے اطمینان بخش ترقی کی ہے ۔ یہاں دو صدر بنک قایم ہیں ایک پربھنی میں دوسرا ہنگولی میں ۔ دونوں بنکوں کا سرمایہ زیر استعمال اور سرمایہ ذاتی علی الترتیب ۶۵۳۱۱۷ روپے اور ۳۹۰۶۷۵ روپے ہے ۔ ضلع میں ۶۶ کارگزار زرعی انجمنیں قایم ہیں جن کے اراکین کی تعداد ۵۵۰۲ ہے ۔ ۶ انجمنہائے تنظیم دیہی کے علاوہ ضلع میں نکاسی پیداوار کی دو انجمنیں بھی قایم ہیں جو پربھنی اور سیلو میں کاروبار انجام دے رہی ہیں ۔

اطمینان بخش جوابات

دوسرے دن کا اجلاس زیادہ تر مندوبین کی پیش کردہ تحریکات اور تجاویز پر غور و خوض کے لئے وقف رہا جناب صدر نے مندوبین کے متعدد سوالات کے اطمینان بخش جوابات دئے اور وعدہ کیا کہ وہ ان کی شکایتوں کے ارتفاع اور ان کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ممکنہ کوشش کریں گے ۔

رائچور

رائچور کی سالانہ ضلع کانفرنس مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ کے ایوان میں مولوی حبیب محمد صاحب صوبہ دار گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔

اصلاحات

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر زین العابدین اول تعلقدار نے بتایا کہ ضلع کانفرنسیں حکومت اور عوام کے درمیان ربط قایم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں اب جبکہ دستوری اصلاحات کی اسکیم تقریباً پوری طرح نافذ کی جارہی ہے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے ۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اصلاحات کی اسکیم جو مفاداتی نمایندگی اور مشترکہ طریقہ انتخاب پر مبنی ہے بہترین قابل عمل حل ہے ۔ انہوں نے ضلع کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کو چلائیں اور ریاست کی روایات کو قایم رکھیں ۔ تعلقدار صاحب نے غیر سرکاری اراکین کی اکثریت پر مشتمل مجالس اضلاع کے قیام کا ذکر کیا جو کانفرنس کی منظور کردہ تحریکات کو عملی صورت دینے کے ذرائع اور طریقے تجویز کریں گی ۔ یہ مجالس حکومت کی اس خواہش کی آئینہ دار ہیں ۔ کہ عوام کی اہم ضروریات کو پورا کرنے میں ان کے نمایندوں کا زیادہ تعاون حاصل کیا جائے ۔

محکمہ جاتی سرگرمیاں

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے ضلع میں مختلف محکموں کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے محکمہ مال کے عہدہ داروں کی تعریف کی کہ انہوں نے غذائی صورت حال کو کامیابی کے ساتھ قابو میں رکھا ۔ اس بات کے لئے ممکنہ سعی کی جارہی ہے کہ غذائی قلت کی وجہ سے غریب سے غریب دیہاتی بھی بھوکا رہنے نہ پائے ۔ قحط سے متاثرہ تعلقوں میں حکومت نے تقریباً ۲۵ ہزار باشندوں کے لئے روزگار مہیا کیا ہے ۔ مقامی مزدوروں کو دو سڑکوں کی تعمیر کے لئے کام پر لگایا گیا ہے ۔ ایک سڑک کشتگی سے ہنسا گر تک اور دوسری کشتگی سے گیادی کمپ تک بنائی جارہی ہے ۔ یہ دونوں سڑکیں تعلقہ کشتگی کو الکل اور بیجاپور سے ملائیں گی ۔ اس کے علاوہ حکومت ۵۵۱۱۸۶ روپے کی حد تک مالگزاری کی معافی منظور کی ہے اس کے علاوہ ۱۵ ہزار روپے بطور تقاوی دئے گئے ہیں ۔ نیز حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ساڑھے پندرہ لاکھ روپے کے بقایا کو منسوخ کردے ۔

غذائی رسد

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ لیوی کے تحت وصول طلب غلہ کی مقدار ۲۷۷۳۱۳ من مقرر کی گئی تھی جس میں صرف ۱۹۴۷۵۴ من غلہ وصول ہوا ۔ تعلقہ جات کشتگی گنگاوتی اور مانوی میں غلہ کی صورت حال قابل اطمینان نہیں ہے ۔ معتمد صاحب رسد نے متاثرہ مقامات کا دورہ کیا اور کشتگی کو غلہ کی وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا ۔ دوسرے

تعلقہ جات میں لیوی کی شرحیں کم کردی گئی ہیں ۔ نیز لیوی کی وصولی میں کاشتکاروں کی انفرادی ضروریات اور حقیقی پیداوار کا بھی لحاظ کیا جارہا ہے ۔ ایسے امور میں مقامی مجالس اغذیہ کے اراکین کا مشورہ طلب کیا جاتا ہے کپڑے پر بھی نگرانی قایم ہے اور عوام کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ممکنہ کوشش کی جارہی ہے ۔

انسداد رشوت ستانی کے سلسلہ میں غیر سرکاری اراکین کی ایک ذیلی کمیٹی قایم کی گئی ہے۔اس کمیٹی نے ضلع کا دورہ کیا اورعہدہ داران دیہی میں رشوت ستانی کے متعدد واقعات کا پتہ چلایا ۔ ان اشخاص کے خلاف مناسب کارروائی کی گئی ۔

مقامی حکومت

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ مقامی مجالس اور ۹۰ دیہی پنچایتیں قایم کی گئی ہیں ۔ عوام کی صحت کی اصلاح کے لئے صفائی اور دیگر انتظامات کئے جارہے ہیں ۔ صنعتوں کے قیام کے لئے موزوں مقام کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ایک ''ٹاون ہال،، کتب خانہ ، بلدی مزدوروں کے مکانات نیز موریم اور سمنٹ کی سڑکوں کی تعمیر سے متعلق اسکیمیں زیرغور ہیں ۔

امداد باہمی کی انجمنیں

تعلقدار صاحب نے بتایا کہ محکمہ امداد باہمی اپنی سرگرمیوں کو وسعت دے رہا ہے۔ زرعی ، تجارتی اور محکمہ واری انجمنیں نہایت اطمینان بخش طریقہ پر کام انجام دے رہی ہیں ۔ تعلقہ واری جمعیت ہائے ترقیات نے حوصلہ مندانہ پروگرام مرتب کیا ہے جس میں نہ صرف زرعی پیداوار کی خرید و فروخت بلکہ دیہات سدھار کا کام بھی شامل ہے ۔

محکمہ تعلیمات

ضلع کے مختلف تعلیمی اداروں میں ۱۰ ہزار سے زاید طلبا تعلیم پارہے ہیں۔ ۲۶ نئے مدارس کھولے گئے ہیں اور حاجتمند طلبا کی امداد کے لئے ''پور فنڈ،، (Poor fund) قائم کیا گیا ہے۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے غذائی صورت حال پر تبصرہ کیا ۔ انہوں نے ان درمیانی اشخاص کی سرگرمیوں کی مذمت کی جو ذاتی اغراض کے تحت موجودہ غذائی قلت سے فایدہ اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں ۔ انہوں نے حاضرین کو یاد دلایا کہ اگرچہ جنگ ختم ہوگئی ہے پھر بھی صورت حال بہتر نہیں ہوئی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور نگرانی کے ان احکام کے نفاذ میں ہاتھ بٹائیں جو ملک کی عام بھلائی کے لئے بنائے گئے ہیں ۔ اگر حکومت کو یقین ہوتا کہ کاشتکار بازار میں اپنی پیداوار فروخت کرنے میں پس و پیش نہ کریں گے تو وہ لیوی کا طریقہ نافذ ہی نہ کرتی ۔ لیکن بعض لوگ غیر معمولی حالات سے نا جائز فائدہ اٹھارہے تھے ۔ اس لئے حکومت کو مداخلت کرنی پڑی تاہم انہوں نے یقین دلایا کہ اجناس خوردنی کو مقامی ضروریات پوری ہونے سے پہلے ضلع سے برآمد نہیں کیا جائے گا ۔

'' زیادہ غلہ اگاؤ ،، کی مہم

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ افتادہ مگر قابل کاشت اراضی پر پھر سے کاشت کرنے کی کوشش کریں گے انہیں زرلگان میں ۵۰ فی صد کی معافی اور تخم اور کھاد کی خریدی کے لئے تقاوی دی جائے گی۔ انہوں نے اجناس خوردنی کی بجائے اجناس تجارتی کی کاشت کرنے کے رجحان کی مذمت کی ۔

سہ پہر کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کی ہوئی تحریکوں پر بحث و تمحیص کے لئے مختص رہا ۔ ان تحریکوں کا تعلق زیادہ تر زرعی ترقی اور دیہی رقبوں میں حمل و نقل کی سہولتوں کے اضافہ سے تھا ۔

تبدیلی

اس سال کانفرنس کی کارروائی میں ایک اہم تبدیلی یہ کی گئی کہ جناب صدر کے بجائے متعلقہ محکمہ جات کے افسروں نے مندوبین کے سوالات کے جوابات دئے ۔

اس سے پہلے ایک قرار داد عقیدت منظور کی گئی جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفا داری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

کاروباری حالات کا ماہواری جائزہ

تیر سنہ ۱۳۵۵ف - مئی سنہ ۱۹۴۶ء

عام حالات

زیر تبصرہ مہینے میں سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا - سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں اپریل سنہ ۱۹۴۶ء میں ۱۰-۱۱۶-۱ روپیہ اور مئی سنہ ۱۹۴۶ء میں ۱۱-۱۱۶-۱ کے درمیان رہیں - تھوک فروشی کے بازار میں قیمتوں کا رجحان اضافہ کی طرف رہا - مئی ۱۹۴۶ء میں تھوک فروشی کا اشاریہ ۲۹۷ رہا حالانکہ اپریل اور مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں یہ اشاریہ ۲۸۱ اور ۲۷۶ تھا -

زیر گشت نوٹ

زیر تبصرہ مہینے میں جاری کردہ نوٹوں میں سے (۹۷,۱۷) فیصد نوٹوں کو زیر گشت لایا گیا - اس کے مقابلہ میں سابقہ ماہ میں (۹۶,۷۸) فیصد نوٹ گردش میں تھے -

بنک کاری کے اعداد

سرمایہ مشترکہ کی کمپنیاں - واجبات اور نقد اثاثہ جات

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں کاروبار کرنے والی مشترکہ سرمایہ کی ۲۱ کمپنیوں کے واجبات کی مقدار ۳۳۸۵,۰۷ لاکھ روپے نقد اثاثہ جات کی مقدار (۵۱۸,۶۲) لاکھ روپے تھی - ممالک محروسہ میں جملہ بینکیوں اور خرید شدہ یا بٹہ کاٹی ہوئی ہنڈیوں کی مقدار علی الترتیب (۱۰-۹,۰۷) لاکھ روپے اور ۱۰۸۳,۰ لاکھ روپے تھی -

حکومت کے نقد اثاثے

زیر تبصرہ مہینے کے آخری دن حیدرآباد اسٹیٹ بنک اور سرکاری خزانوں میں حکومت کے نقد اثاثوں کی مقدار علی الترتیب (۴۶۳,۰۸) لاکھ روپے اور (۲۷,۰۰۰) لاکھ روپے تھی -

امداد باہمی کے بنک اور انجمنیں

امداد باہمی کے جن ۹۱ بنکوں نے اطلاعات بھیجی ہیں ان کے سرمایہ اور محفوظات کی مجموعی مقدار (۱۴,۸۴,۰۰۰) روپے تھی - ختم ماہ پر بنکوں، انجمنوں، اور حکومت انفرادی طور پر اراکین اور دیگر اشخاص سے حاصل شدہ امانتوں اور قرضوں کی مقدار (۱۹۴۷,۰۰۰) روپے تھی - اراکین بنکوں اور انجمنوں سے وصول طلب قرضوں کی مقدار (۲,۰۵۰,۰۰) روپے تھی - بنکوں میں (۳۵۹۵۰,۰) روپے نقد موجود تھے -

نرخ تھوک فروشی

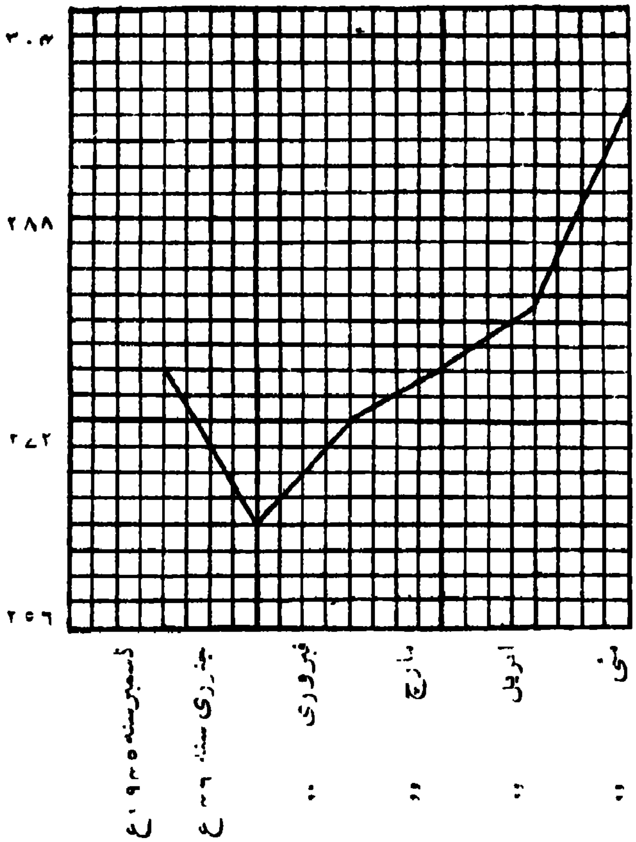
زیر تبصرہ مہینے میں غلہ کے اوسط اشاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - لیکن دالوں اور شکر کے اشاریوں میں علی الترتیب ۷ اور ۱۷ اعشاریہ اضافہ ہوا - پیاز، لال مرچ اور آلو کی قیمتوں میں قابل لحاظ اضافہ کی وجہ سے دوسری غذائی اشیاء کی اشاریہ میں ۲۸ اعشاریہ اضافہ ہوا - اس طرح تمام اغذیہ کا اشاریہ ۱۴ اعشاریہ بڑھ گیا - روغندار تخم، نباتاتی تیل، دوسری خام اور ساختہ اشیاء اور چمڑا اور کھال کے اوسط اشاریوں میں علی الترتیب ۲۵، ۱۵، ۴۷ اور ۱۱ اعشاریہ اضافہ ہوا - جس کے نتیجہ کے طور پر جملہ غیر غذائی اشیاء کا اشاریہ ۱۵ اعشاریہ بڑھ گیا - خام اور ساختہ کپاس کے اشاریوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

اگسٹ سنہ ۱۹۳۹ع کے عام اشاریہ کے حساب سے زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۲۹۷ رہا - اس کے مقابلہ میں گذشتہ ماہ میں یہ اشاریہ ۲۸۱ تھا - جولائی سنہ ۱۹۱۴ع کے عام اشاریہ کے حساب سے زیر تبصرہ مہینے کا عام اشاریہ ۲۶۶ رہا - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ یہ اشاریہ ۲۵۱ تھا -

مندرجہ ذیل تختہ میں بلدہ حیدرآباد میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کے عام اشاریوں کا مقابلہ کیا گیا ہے -

اشیاء	اشیاء کی تعداد	نمبر اشاریہ			(+) یا (-) بمقابلہ	
		مئی ۴۶ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع
غلہ	۱۰	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۹	..	-۵
دالیں	۶	۲۸۳	۲۷۶	۱۹۸	+۷	+۸۵
شکر	۲	۱۷۹	۱۶۰	۱۲۳	+۱۹	+۵۶
دیگر اغذیہ	۱۶	۲۷۷	۲۴۹	۲۴۷	+۲۸	+۳۰
جملہ اغذیہ	۳۴	۲۷۰	۲۵۶	۲۴۸	+۱۴	+۲۲
روغن دار تخم	۵	۴۱۶	۴۰۱	۲۵۲	+۱۵	+۱۶۴
نباتاتی تیل	۴	۴۱۷	۳۷۰	۲۷۳	+۴۷	+۱۴۴
خام کپاس	۱	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	..	..
ساختہ کپاس	۵	۳۲۳	۳۲۳	۲۹۰	..	+۳۳
چمڑا اور کھال	۲	۴۱۰	۳۹۹	۳۴۵	+۱۱	+۶۵
اشیاء تعمیر	۸	۲۳۹	۲۳۹	۲۷۸	..	-۳۹
دوسری خام اور ساختہ اشیاء	۷	۲۵۰	۲۲۵	۲۶۳	+۲۵	-۱۳
جملہ غیر غذائی اشیاء	۳۲	۳۳۰	۳۱۵	۲۷۴	+۱۵	+۵۶
عام اشاریہ	۶۶	۲۹۷	۲۸۱	۲۶۱	+۱۶	+۳۶

مندرجہ ذیل گراف سے ڈسمبر سنہ ۱۹۳۵ ع تا مئی سنہ ۱۹۳۶ع تھوک فروشی کی قیمتوں کے عام اشاریوں کا رجحان ظاہر ہوتا ہے :-



نرخ چلر فروشی

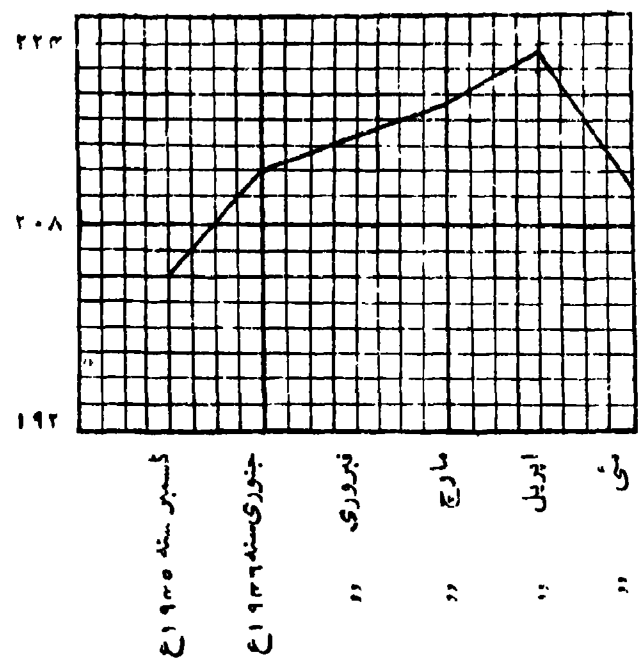
زیر تبصرہ مہینے میں جوار مکئی چنا اور تور کی قیمتوں میں اضافہ ہوا - دوسری اشیاء کی قیمتیں علی حالہ قایم رہیں - البتہ باجرہ کی قیمت میں کمی ہوئی - گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں عام رحجان کمی کی طرف رہا -

اوسط نرخ چلر فروشی فی روپیہ سکہ عثمانیہ سیروں اور چھٹانکوں میں معہ عشاریہ درج ذیل ہے -

اشیاء	اگست ۳۹ ع	نرخ برائے		اشاریہ بابتہ	
		مئی ۳۶ ع	اپریل ۳۶ ع	مئی ۳۶ ع	اپریل ۳۶ ع
موٹا چاول	۳ - ۷	۳ - ۳	۳ - ۲	۲۲۵	۲۳۰
دھان	۱۲ - ۱۴	۵ - ۷	۵ - ۳	۲۷۱	۲۸۴
گیہوں	۵ - ۷	۲ - ۸	۲ - ۷	۱۹۳	۳۰۰
جوار	۰ - ۱۰	۵ - ۵	۵ - ۶	۱۸۸	۱۸۶

باجره	۸ - ۱۰	۵ - ۲	۵ - ۲	۲۰۵	۲۰۵
راگی	۵ - ۱۱	۵ - ۱۰	۵ - ۹	۲۰۱	۲۰۳
مکئی	۱۳ - ۱۰	۵ - ۸	۶ - ۲	۱۹۷	۱۷۷
چنا	۱۰ - ۷	۳ - ۱	۳ - ۳	۲۴۹	۲۳۹
تور	۱ - ۱۰	۳ - ۱۵	۴ - ۰	۲۵۶	۲۵۲
نمک	۱۳ - ۸	۶ - ۱۳	۴ - ۹	۱۲۸	۱۳۴
عام اشاریه	..	..	..	۲۱۱	۲۲۱

۹ مندرجه ذیل گراف میں دسمبر سنه ۱۹۴۵ع تا مئی سنه ۱۹۴۶ع نرخ چلر فروشی کے عام اشاریوں کی صراحت کی گئی ہے ۔



سونے اور چاندی کے نرخ

زیر تبصره مہینے میں سونے کے کم ترین اور بیش ترین نرخ علی الترتیب ۱۲۱ روپے ۸ آنے اور ۱۲۹ روپے فی توله اور چاندی کے ۱۸۴ روپے اور ۲۰۰ روپے فی صد توله تھے ۔

مندرجہ ذیل تختے میں ڈسمبر سنہ ۱۹۴۵ع تا مئی سنہ ۱۹۴۶ع سونے اور چاندی کے کم ترین اور بیش ترین نرخوں کی صراحت کی گئی ہے :-

ماہ	سونا فی تولہ		چاندی فی صد تولہ	
	کم ترین	بیش ترین	کم ترین	بیش ترین
ڈسمبر سنہ ۴۵ع	۹۵-۰-۰	۹۹-۰-۰	۱۵۰-۰-۰	۱۵۷-۰-۰
جنوری سنہ ۴۶ع	۹۹-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۵۶-۰-۰	۱۶۳-۰-۰
فبروری سنہ ۴۶ع	۱۰۶-۰-۰	۱۱۲-۰-۰	۱۶۳-۰-۰	۱۷۰-۰-۰
مارچ سنہ ۴۶ع	۱۰۷-۰-۰	۱۱۳-۰-۰	۱۶۷-۰-۰	۱۸۰-۰-۰
اپریل سنہ ۴۶ع	۱۱۸-۰-۰	۱۲۱-۰-۰	۱۸۱-۰-۰	۱۸۱-۳-۰
مئی سنہ ۴۶ع	۱۲۱-۸-۰	۱۲۹-۰-۰	۱۸۳-۰-۰	۲۰۰-۰-۰

کلدار شرح مبادلہ

زیر تبصرہ مہینے میں سکہ کلدار کی خریدی کی شرحیں ۶-۰-۱۱۶ روپے اور ۰-۱۱-۱۱۶ کے درمیان رہیں اور فروخت کی شرحیں ۶-۱۱-۱۱۶ اور ۰-۱۲-۱۱۶ کے درمیان رہی۔

حصص کے نرخ

اپریل اور مئی کے آخری دن سرکاری پرامیسری نوٹ اور دوسرے کمپنیوں کے حصص کے جو نرخ تھے وہ درج ذیل ہیں۔

تفصیلات		اپریل سنہ ۱۹۴۶ع (روپیہ آنہ)	مئی سنہ ۱۹۴۶ع (روپیہ آنہ)
سرکاری تمسکات			
پرامیسری نوٹ حکومت سرکارعالی	۲½ فی صد	۱۰۱-۰	۱۱۰-۱۳
,, ,, ,,	۳½ فی صد	۱۰۳-۱۰	۱۰۳-۱۰
بنک			
حیدرآباد بنک	(۵۰ روپیہ سکہ ع)	۵۰-۳	۵۰-۳
اسٹیٹ بنک	(۱۰۰ روپیہ سکہ ع)	۱۵۹-۰	۱۶۲-۰
ریلویز			
ریلوے سرکارعالی	۵ فی صد (۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۷۵۰-۰	۷۵۰-۰
,, ,,	۶ فی صد (۲۵۰ ,, ,,)	۵۰۵-۰	۵۰۵-۰
پارچہ جات			
اعظم جاہی ملز	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۹۱۵-۰	۳۸۰-۰
دیوان بہادر رام گوپال ملز	(۳۰۰ ,, سکہ کلدار)	۹۶۰-۰	۱۰۵۳-۰
محبوب شاہی گلبرگہ ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۲۶۵۰-۰	۲۷۶۰-۶۰
عثمان شاہی ملز	(۱۰۰ ,, ,,)	۳۰۸-۸	۳۱۶-۰

شکر			
نظام شوگر فیاکٹری معمولی	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۵۹-۰	۶۰-۸
,, ,, ترجیحی	(۲۵ ,, ,,)	۳۶-۰	۳۶-۰
سالار جنگ شوگر فیاکٹری	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اداشدہ ۲۰ روپیہ)	۱۹-۱۲	۲۰-۸
کمیکلز			
باہو کمیکلز	(۱۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ادا شدہ ۸ روپیہ)	۸-۲½	۸-۰
کمیکلز اینڈ فرٹیلائزرس	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۷-۰	۴۲-۴
کمیکلز اینڈ فارما سیوٹکلیز	(۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۴۲-۸	۳۳-۰
متفرق			
الوین میٹلز	(۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۴-۰	۱۱۴-۸
دکن فلوُر	(۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ)	۱۱۵-۰	۱۱۵-۰
حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی	(۱۰۰ ,, ,,)	۶۱۷-۰	۷۰۰-۰
,, ,, ۵ فیصد قرض		۱۰۷-۰	۱۰۷-۰
حیدرآباد لینریز	(۵۰ ,, ,, ادا شدہ ۲۰ روپیہ)	۲۸-۸	۲۸-۸
نشنل نوڈ	(۱۰ ,, ,,)	۱۰-۱۰	۱۰-۱۰
سنکارینی کالریز	(۱۰ ,, کلدار)	۱۹-۰	۱۹-۸
سرپور پیپر ملز	(۱۰۰ ,, عثمانیہ)	۲۲۴-۰	۲۴۹-۰
اسٹارچ پراڈکٹس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۰۴-۰	۸۵-۰
تاج کلے ورکس	(۱۰۰ ,, ,,)	۱۱۲-۸	۱۱۱-۸
تاج گلاس ورکس	(۱۰ ,, ,,)	۱۳-۱۲½	۱۵-۱
وزیر سلطان	(۱۰ ,, ,,)	۹۵-۰	۱۴-۱۳
ویجیٹیبل پراڈکٹس جدید	(۱۰ ,, ,,)	۱۳-۸	۱۵-۰
,, ,, قدیم			

صنعتی پیداوار

دیاسلائی - زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ کی دیا سلائی کی گرنیوں میں ۲۵۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے۔ اس کے مقابلے میں سابقہ مہینے میں ۵۶۰۰۰ گروس ڈبے اور پچھلے سال اسی مہینے میں ۲۱۰۰۰ گروس ڈبے تیار کئے گئے تھے۔

سمنٹ - مئی سنہ ۱۹۴۶ء میں سمنٹ کی مجموعی پیدا وار ۱۶ ہزار ٹن تھی جو ابریل سنہ ۱۹۴۶ء اور مئی سنہ ۱۹۴۵ء کی پیدا وار کے مقابلہ میں علی الترتیب دو ہزار اور چھ ہزار ٹن زیادہ ہے۔

شکر - مئی سنہ ۱۹۴۶ء میں ریاست میں تین ہزار ہنڈرڈویٹ شکر تیار ہوئی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ اور پچھلے سال اسی مہینے میں تیار شدہ شکر کی مقدار علی الترتیب ۲۷ ہزار اور ۲۱ ہزار ہنڈرڈویٹ تھی۔

تجارتی اعداد :— بلدہ حیدرآباد میں اجناس خوردنی کی درآمد

زیر تبصرہ مہینے میں بلدہ حیدرآباد میں ۳۶ ہزار پلہ چاول درآمد کیا گیا ۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال اسی ماہ میں درآمد شدہ چاول کی مقدار ۵۲ ہزار پلہ تھی ۔ زیر تبصرہ مہینے میں ۲۰ ہزار پلہ گیہوں اور ۵۱ ہزار پلہ جوار درآمد کی گئی ۔ اس کے برخلاف مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ان کی مقدار علی الترتیب ۱۳ ہزار اور ۳۴ ہزار پلہ تھی ۔

برطانوی ہند ہندوستانی ریاستوں اور ممالک محروسہ کے مختلف مقاموں سے بلدہ حیدرآباد میں جو اجناس خوردنی درآمد کی گئیں ان کی مقدار ذیل میں درج ذیل ہیں ۔

اشیاء		جملہ درآمد بدوران (پلوں میں)	
		مئی سنہ ۱۹۴۶ع	مئی سنہ ۱۹۴۵ع
گیہوں	..	۲۰۳۶۴	۱۳۲۴۱
آٹا	..	۱۶	..
دھان	..	۸۲	..
چاول	..	۳۶۶۸۵	۵۲۲۹۰
جوار	..	۵۱۷۸۶	۳۴۶۷۳
باجرا	..	۹۴	۶۹۳۰
راگی	..	۶۲	..
ماش	..	۵۴۱	۲۰۰۰
چنا	..	۱۰۹۶	۱۱۵۷
گھی (من)	..	۴۲۲	۲۰۹
چائے	..	۸۰۸	۲۲۴۹
شکر	..	۶۹۲۴	۶۲۱۱

کپاس کے اعداد

کپاس کی افتتاحی شرحیں فی پلہ ۴۶ روپے اور ۸-۶۸ روپے کے درمیان اور روئی کی فی پلہ ۴-۱۳۰ روپے اور ۱۳۲ روپے کے درمیان رہیں ۔ کپاس کی اختتامی شرحیں فی پلہ ۳۸ روپے سے ۳۷ روپے تک اور روئی کی فی پلہ ۱۰۰ روپے سے ۴-۱۰۵ روپے تک رہیں ۔

کپاس کی برآمد

ذیل کے تختہ میں ممالک محروسہ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ کپاس کی برآمد کے اعداد (پلوں میں) درج ہیں ۔

نوعیت		ریل کے ذریعہ		سڑک کے ذریعہ	
		مئی سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع	مئی سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (پریس کی ہوئی)	..	۲۹۳۹۷	۲۳۲۱۴	۵۶۴۴	۲۸۸۰
بنولہ نکالی ہوئی کپاس (بلا پریس کئے)	..	۱۵۵	۱۳۵	۲۱۵۵	۵۶۹۶
کپاس جس سے بنولہ نہیں نکالا گیا	..	۱۹۹	..	۶۰۰	۱۰
جملہ	..	۲۹۸۵۱	۲۳۳۴۹	۹۰۹۹	۸۵۸۶
تھانوں کی مجموعی تعداد فی گٹھا ۴۰۰ پونڈ		۱۷۹۱۰	۱۴۰۰۹	۵۴۵۹	۵۱۵۳

پریس کی ہوئی کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپاس صاف اور پریس کرنے والی کرنیوں میں ۱۰ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی۔ اس کے برخلاف گزشتہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی مہینے میں ۴۰ ہزار اور ۱۲٫۱ ہزار گٹھے کپاس پریس کی گئی تھی۔

ساختہ کپاس

زیر تبصرہ مہینے میں کپڑے کی مجموعی پیداوار ۳۴۴٫۰ لاکھ گز تھی جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں ۶٫۵۲ لاکھ گز زیادہ پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلہ میں ۴۳٫۶ لاکھ گز کم ہے۔

زیر تبصرہ مہینے میں سوت کی پیداوار ۱۸٫۶۸ لاکھ پونڈ تھی۔ اس کے مقابلہ میں اپریل ۴۶ع میں ۱۷٫۸۸ لاکھ پونڈ اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں ۱۸٫۸۹ لاکھ پونڈ سوت تیار ہوا تھا۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں مئی سنہ ۱۹۴۶ع اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کپڑے اور سوت کے اعداد (ہزاروں میں) بتائے گئے ہیں۔

اشیاء	مئی ۴۶ع	اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع	(+) یا (−) بمقابلہ	
				اپریل ۴۶ع	مئی ۴۵ع
کپڑا (گز)	۳۷۷۸٫۱	۳۷۷۸٫۱	۴۶۷۹٫۳	−۶۵۲٫۶	−۴۴۸٫۶
سوت پونڈ	۱۸۶۰٫۲	۱۷۸۸٫۳	۱۸۸۹٫۹	−۷۹٫۸	−۲۱٫۰

کرنیوں میں صرفہ

مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں ممالک محروسہ کی کرنیوں میں ۲۲٫۹۵ لاکھ پونڈ کپاس صرف ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں صرف شدہ کپاس کی مقدار علی الترتیب ۲۲٫۱۴ لاکھ پونڈ اور ۲۴٫۰۵ لاکھ پونڈ تھی۔

ذیل کے تختہ میں کپاس کے صرفہ کے اعداد ہزاروں میں درج ہیں :-

تفصیلات		کپاس کا صرفہ بدوران			(+) یا (-) بمقابلہ	
		مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۵ع
پریس کی ہوئی	..	۲۱۳۵,۹	۲۰۲۴,۰	۲۲۸۰,۰	-۱۱۱,۹	-۱۴۴,۱
بلا پریس کئے	..	۱۶۰,۰	۱۹۰,۸	۱۲۵,۰	-۳۰,۸	+۳۵,۰
جملہ	..	۲۲۹۵,۹	۲۲۱۴,۸	۲۴۰۵,۰	+۸۱,۱	-۱۰۹,۱

حمل و نقل

زیر تبصرہ مہینے میں حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جملہ آمدنی ۴۹,۸۰ لاکھ روپے تھی جو گزشتہ ماہ اور پچھلے سال کے اسی ماہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۴,۵۴ لاکھ اور ۴,۷۵ لاکھ روپے زیادہ ہے - ریلوے کے ذریعہ اسیاء کی حمل و نقل سے حاصل شدہ آمدنی کی مقدار ۲۳,۷۹ لاکھ روپے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ ماہ اور پچھلے سال اسی مہینے میں علی الترتیب ۲۳,۸۷ لاکھ اور ۲۲,۶۴ لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی - ریل کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی تعداد (۲,۰۱) لاکھ تھی اور جو اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع کے مقابلہ میں علی الترتیب ۱,۳۰ لاکھ اور ۲,۲۴ لاکھ زیادہ ہے -

شارعی حمل و نقل

مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں شارعی حمل و نقل کے ذریعہ ۹,۹۵ لاکھ روپے آمدنی ہوئی - اس کے مقابلہ میں پچھلے مہینے میں ۸,۶۴ لاکھ روپے اور گزشتہ سال اسی ماہ میں ۸,۶۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی - زیر تبصرہ مہینے میں سڑک سے سفر کرنے والوں کی تعداد ۲,۰۸,۸۸ لاکھ تھی اس کے مقابلہ میں اپریل سنہ ۱۹۴۶ع اور مئی سنہ ۱۹۴۵ع میں علی الترتیب ۱۹,۶۲ لاکھ اور ۱۷,۴۴ لاکھ مسافروں نے بسوں کے ذریعہ سفر کیا تھا -

ماہانہ آمدنی اور خرچ

ذیل کے تختہ میں اپریل اور مئی سنہ ۱۹۴۶ع میں بعض مدات کے تحت سرکاری آمدنی و خرچ کی تفصیلات درج ہیں -

مدات		آمدنی		خرچ	
		مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع	مئی سنہ ۴۶ع	اپریل سنہ ۴۶ع
مالگزاری	..	۳۸۶	۸۹۹۵	۲۲۶	۷۹۷
جنگلات	..	۶۲۰	۸۸۷	۹۲	۸۴
کروڑگیری	..	۲۶۳۶	۲۷۹۴	۳۹	۴۴

آبکاری	۵۰۴۹	۵۰۰۹	۳۳۷	۲۶۲
اسٹامپ اور رجسٹریشن	۲۷۴	۳۷۶	۲۴	۳۰
قرضہ	۲۸۲۱	۱۰۷۱	۴۰۷	۱۷۹۴
سکہ	۱	۹	۷۷	۲۹
ٹپہ	۱۸۹	۲۰۹	۱۰۰	۱۴۱
کشوری نظم و نسق	۹	۷	۴۸۳	۵۰۴
پولیس	۳۴	۲	۵۷۲	۶۴۹
تعلیمات	۳۲	۶۱	۹۸۱	۲۰۹۱
طبابت	۱۴	۱۱	۳۷۱	۳۱۶
زراعت	۸	۱۰	۱۳۵	۱۱۶
بلدیہ و صحت عامہ	۳	۲	۸۶	۱۰۶
عمارات	۱	۱۳	۶۹۷	۸۶۶
آبپاشی	۴	۹۰	۱۳۱	۹۲
ریلوے	۱۳۳۳	..		۱۳۰
متفرق	۱۰۰	۴۶۸	۱۰۰	۳

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

زیر تبصرہ مہینے میں ممالک محروسہ میں مشترکہ سرمایہ کی چار کمپنیوں کی رجسٹری عمل میں آئی ۔


اور اُس نے
لائف بوائے کی عادت
سیکھی ہے!
وہ اب ماں کا ہاتھ بٹانے لگی ہے اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی ضروری باتوں کو سیکھ رہی ہے لیکن ماں نے لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کے متعلق سبق دیکر اُس کی بڑی مدد کی ہے اور اس طریقہ سے میل کے اُس خطرہ سے جو ہر گھر میں خوشحالی اور تندرستی کو لاحق رہتا ہے اُسے محفوظ کردیا ہے۔
LIFEBUOY
SOAP
لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED